

TIGHT BINDING BOOK

**TEXT PROBLEM  
WITHIN THE  
BOOK ONLY  
TEXT FLY WITHIN  
THE BOOK ONLY**

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_188013**

UNIVERSAL  
LIBRARY



# OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۳۸

Accession No. P۲۵۵۵

Author د تی

سولم

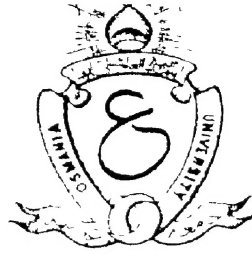
Title

تاریخ عثمان قسیم

This book should be returned on or before the date last marked below.

---





نیشنل بک ٹرسٹ، انڈیا

# نیاخ یونان قسیم

جلد چہارم

تالیف

پروفیسر اڈولف ہولم

ترجمہ

پروفیسر محمد مارون خاں شروانی ایم۔ اے (آکسن) بیرسٹر لا

صدر شعبہ تاریخ جامعہ عثمانیہ - رفیق (فیلو) جامعہ عثمانیہ

ممتحن جامعات علیگڑھ پنجاب، ناگپور، ممبئی، مدراس

۱۳۵۵ھ ۱۳۵۶ھ ۱۳۵۷ھ

طبعہ خانہ عثمانيہ

یہ کتاب مسز سیکلن اینڈ کمپنی پبلشرز کی اجازت سے  
جن کو حق اشاعت حاصل ہے اردو میں ترجمہ کر کے  
طبع و شائع کی گئی ہے۔

# فہرست مضامین

## تاریخ یونان قدیم (جلد چہارم)

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	دیباچہ	۱
۲	تہیہ	۳
۳	یادداشت متعلق تہیہ ۲۳۳ ق م سے ۳۱۶ ق م تک مکمل مہدک نام۔	۱۰
۴	باب اول - سکذر کے جانشینوں کے حالات یونیس کی وفات تک -	۱۴
۵	باب دوم - سکذر کے جانشینوں کے حالات سلیوکوس کی وفات تک (۳۱۶ ق م تا ۲۸۱ ق م)	۶۵
۶	باب سوم - اس عہد کی ممتاز شخصیتیں۔	۱۰۴
۷	یادداشت -	۱۴۱
۸	باب چہارم - کلثوم کا حملہ :- ایشیائے کوچک کے جغرافیائی خصوصیات اور اس کی تاریخ -	۱۴۲
۹	باب پنجم - دنیائے یونان کی سیاسی کیفیت تقریباً ۳۰۰ ق م میں -	۱۶۳
۱۰	باب ششم - یونانیوں کا تمدن	۲۱۹
۱۱	باب ہفتم - اکاتھو کلیس	۲۵۳
۱۲	باب ہشتم - پرموسس، اہلی اور سلی میں -	۲۶۶
۱۳	باب نہم - مشرقی ممالک اور یونان ۳۰۰ ق م سے ۲۴۴ ق م تک شام اور مصر کے امین اور شمس - پرموسس کی وفات	

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۴	۱۲۸۰ - انتی گوٹوس گوناٹاس؛ جنگ خرمیوڈنز - باب دہم - مشرق اور یونان ۱۲۸۱ ق م سے ۱۲۸۲ ق م تک - شام اور مصر کے مابین آویزشیں - یونان کی لگیں - آٹاکوس؛ آگسٹس ۱۲۸۲ - کلیوٹیس؛ انتی گوٹوس دوسون -	۲۸۰
۱۵	۱۲۸۵ - باب یازدہم - رومن اور یونانی ۱۲۸۶ ق م تک پہلی فنیقی جنگ -	۳۲۲
۱۶	۱۲۸۱ - یادداشت -	۳۸۱
۱۷	۱۲۸۱ - باب دوازدہم - دنیائے یونان تقریباً ۱۲۸۲ ق م میں (۱) دیار مغرب اور ارض یونان -	۳۸۲
۱۸	۱۲۸۲ - یادداشت -	۴۱۲
۱۹	۱۲۸۲ - باب سیزدہم - دنیائے یونان تقریباً ۱۲۸۲ ق م میں (۲) دیار مشرق -	۴۱۳
۲۰	۱۲۸۲ - باب چہار دہم - دنیائے یونان، بالخصوص ملوکی درباروں میں - تہذیب و تمدن کی کیفیت (۱۲۸۲ ق م تا ۱۲۸۱ ق م)	۴۵۸
۲۱	۱۲۸۲ - یادداشت -	۴۸۲
۲۲	۱۲۸۲ - باب گانزدہم - رومن عہد کی ابتدا - اٹاکوس اور فلیوٹس؛ لیگ والی جنگ - دوسری فنیقی جنگ؛ سرقوسہ؛ فلوپونے سن - ۱۲۸۲ ق م	۴۸۳
۲۳	۱۲۸۲ - باب شانزدہم - مشرقی معاملات؛ یونان؛ فیلقوس کی روم کے اتحاد - ۱۲۸۲ ق م تا ۱۲۸۱ ق م -	۵۰۸
۲۴	۱۲۸۲ - باب ہفدہم - رومنوں کی آویزش، اٹاکوس؛ ایتولیوں اور ناپلیوں کے ساتھ ۱۲۸۲ ق م تا ۱۲۸۱ ق م -	۵۳۰
۲۵	۱۲۸۲ - باب ہشودہم - روما اور پرسیوں ۱۲۸۱ ق م تا ۱۲۸۰ ق م؛ مشرق تقریباً ۱۲۸۱ ق م میں -	۵۵۵
۲۶	۱۲۸۱ - باب نوزدہم - تاراجی کوئٹہ؛ دنیائے یونان، خصوصاً مشرق کی حالت	







بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## دیباچہ

اس جلد میں سکندر کی وفات سے جنگ اکتیوم تک یورپ کی اور بحیرہ روم کے دوسری جانب کی یونانی زندگی اور یونانی فسر کا حال بیان کیا گیا ہے اور میری دانست میں یہ پہلی مرتبہ ہے کہ کسی جلد میں اس کا تفصیل ذکر کیا گیا ہو۔ اگر غور کیا جائے تو یہ اس خیال کا گویا بدیہی نتیجہ ہے جس کے تحت سکندر کو تاریخ یونان ہی کا فرد قرار دیا گیا ہے اور میری رائے یہ ہے کہ اگر گروٹ اس عظیم الشان فرمانروا کے ساتھ معاندانہ سلوک نہ کرتا اور اس کا ذکر اس قدر تاثر کے ساتھ نہ کرتا تو وہ بھی اسی نتیجے پر پہنچتا۔ ابتدائیں میں نے چاہا تھا کہ میں ۱۷۱۴ ق م پر اپنے بیان کو ختم کر دوں لیکن خود میرے پیش کردہ حالات سے معلوم ہو جائے گا کہ میں اس سلسلہ سے آگے کیوں بڑھ گیا۔ زمانے اور فاصلے کی وسعت ہی کی وجہ سے ایک نہایت اہم نتیجہ برآمد ہوا، وہ یہ کہ اس عہد کی دنیا نے یونان بالخصوص اس زمانے کے آزاد بلدیات کی شہری زندگی کا صحیح اندازہ ممکن ہو گیا۔ ساتھ ہی جہاں تک میرے معلومات کا تعلق ہے، اس وقت تک کسی نے روما اور یونانیوں

کے باہمی تعلقات کا صحیح اندازہ نہیں کیا۔ یہاں مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس موضوع پر میں اپنی رائے کی توثیق بعض نہایت ممتاز علماء کی آراء کی مخالفت کے بغیر نہیں کر سکا۔

اس کے علاوہ دوسرے امور کے اعتبار سے بھی اس جلد میں بہت سی نئی باتیں ملیں گی۔ میں نے ایشیائے کوچک کے معاملات پر خاص توجہ کی ہے اور یہ زمانہ حال کے خیالات کے عین مطابق ہے پچیسویں باب سے ستائیسویں باب تک کے لئے رائے تلاش

Th. Reinach کی کتاب تھری ڈائس یوپاتور "Mithridate Eupator" نے گویا میری بربری کی ہے اس لئے کہ یہ کتاب تاریخ قدیم کی ان کتابوں میں سے ایک ہے جو صحیح معیار پر پوری اترتی ہوں اور نہ صرف علمیت کے اعتبار سے ہی بلکہ سلاست بیان کے لحاظ سے بھی ایک ممتاز کتاب ہے۔ اس کے برخلاف میں نے اسکندریہ کی اہمیت کو مناسب حدود کے اندر محدود کر دیا ہے۔ آخر میں یہ بیان کرنا مناسب ہے کہ بادشاہوں اور رومنوں کی ماتحتی میں یونانیوں کو سوراہی اختیار حاصل ہونا ایک اہم تاریخی واقعہ ہے چنانچہ اس عہد قدیم کی مفصل تاریخ کا مطالعہ میرے نزدیک نہایت سودمند ثابت ہوگا۔

بہت سی باتیں ایسی بھی ہیں جن پر ذرا زیادہ تفصیل تبصرہ کیا جاسکتا تھا لیکن میری دانست میں سکندر کی وفات کے بعد کا زمانہ عروج یونان کے عہد کے زیادہ تفصیل کا مستحق نہیں تھا۔

# تہمید

تاریخ یونان کی اس چوتھی اور آخری جلد میں یونانی مقدونی عہد کا ذکر ہے جس میں ایک طرف تو بادشاہ اور دوسری طرف یونانی لیگیں ممتاز ہیں، اور یہ عہد سکندر کی وفات سے لے کر آخری مقدونی ملوکیت کے الحاق سلطنت روماتاک جاری رہتا ہے۔ یہ عہد وہ ہے جسے تاریخ یونانیوں نے شامل کر کے کبھی بھی تبصرہ نہیں کیا گیا ہے، لیکن ساتھ ہی ہمارے نزدیک اس کا مفصل تذکرہ ہر آئین مناسب ہے۔ بلاشبہ اس مضمون کو تاریخی اعتبار سے بیان کرنا کچھ آسان کام نہیں اسلئے کہ اس میں ہم ایسی سلطنتوں اور ملتوں کے دو چار ہوتے ہیں جو ایک دوسرے سے بالکل آزاد تھیں اور ہمیں ایسے ممالک بھی ملتے ہیں جن میں یونانیوں کی آبادی صرف جزوی ہی تھی۔ خوش قسمتی سے یونانی تمدن نے، جس کا ان سب پر کم و بیش گہرا اثر پڑا تھا، ان میں ایک اندرونی توحید کی کیفیت پیدا کر دی تھی، اور دراصل اسی تمدن کے تدیرجی انتشار کا تسلسل بیان کرنے میں عہد زیر بحث کی خوبصورتی نظر آتی ہے۔ لیکن اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہمارا واحد نصب العین

یہ ہو گا کہ اس عہد کے تہذیب و تمدن کی تاریخ بیان کر دے اس لئے کہ تاریخ یونان کا تخیل اس اصول کے بالکل منافی ہے، اور واقعاً اس عہد میں بھی دنیا کے یونان کی سیاسی حیثیت برابر برقرار رہتی ہے۔ زمانہ مابعد میں ایک عہد ایسا ضرور آیا جب اس ملک کی سیاسی اہمیت کا آخر کار خاتمہ ہو گیا اور یونانیت صرف ایک مطمئن قوت کا نام رہ گیا، لیکن یہ عہد ہمارے حدود سے باہر ہو گا، چنانچہ سلسلہ ق م میں ہم نے اپنی کتاب ختم کر دی ہے۔ بلاشبہ اس کے بعد بھی بعض یونانی جمہوریتوں نے اپنی آزادی محفوظ رکھی، جن میں جزیرہ رھوڈس سے نمایاں ہے، لیکن ایسے خطے مستثنیات سے ہیں، اور حقیقت میں ممالک عالم کی سیاسی کیفیت ایسی ریاست کے وجود کی وجہ سے شہہ بھر بھی متاثر نہیں ہوتی جس کا سلطنت روم سے مجسمہ دیسا ہی تعلق تھا جیسا آج کل سان مارینو کا سلطنت اٹلی سے ہے۔ محض اسی قسم کے اسباب کی بنا پر ہم اس عہد کے آخری حصے پر زیادہ وقت صرف نہیں کر سکتے۔ جب پومپئی خاندان سلیو کو س کی لرزہ بر اندام سلطنت پر آخری کاری زخم لگاتا ہے تو ہمارے تاریخی دلچسپی کا مرکز خود رومن سپہ سالار کے ذاتی خصائص رہ جاتے ہیں، اور ان خصائص کا نہایت مشروح و بسیط تذکرہ کسی بھی تاریخ روم میں کافی وضاحت سے لکھا ہوا ملے گا۔ ہمارے نزدیک آخری کلیویاتر کی حکومت کی اہمیت اس سے بھی کم ہے اور اس پر مفصل تبصرہ کرنا محض تضييع اوقات ہوگی۔ اس کے برعکس گو متھری ڈائس یوپا تو ایرانی الاصل تھا، لیکن تاریخ یونان کے مقاصد کے لئے اس کا تمدن اور اس کے حوصلے نہایت درجہ دلچسپ ہیں اسی لئے ہم نے اس کے سوانح حیات کو ذرا تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ہم اس تصنیف کو دوسروں پر چھوڑتے ہیں کہ ہم نے سلسلہ ق م سے سلسلہ ق م تک کی ان ملکوں کے ارتقاء کا حال جن میں یونانی

تمدن سرایت کئے ہوئے تھا، اور جو فتوحات مقدونیہ کی وجہ سے عدم سے وجود میں آئی تھیں، یا ان فتوحات کے باوجود برابر اپنی اپنی جگہ قائم رہنے میں کامیاب ہوئی تھیں، اور ان کے مختلف مسائل کا ذکر صحیح انداز سے کیا گیا ہے یا نہیں، حکم از کم ہم تو یہ ضرور کہیں گے کہ ہم نے جس قسم کی کوشش کی ہے وہ ضرور رکئے جانے کے قابل تھی۔

میں چاہتا ہوں کہ میں ناظرین کے سامنے ان مدارج کا ذکر کروں جو میری دانست میں دُنیا کے یونان کے ارتقار میں پیش آئے ہوں گے۔ میدان میں اترتے ہی ہمارے سامنے سیاسی، قومی اور مرکزی قوتوں اور لہروں کا ایک بحر زخار آجاتا ہے۔ سیاسیات میں ہمیں ملوکی اور جمہوری اصولوں کے مابین کشمکش کی کیفیت نظر آتی ہے، قومی آزادی اور حوصلوں کے سلسلے میں مشرق و مغرب دست و گریبان دکھائی دیتے ہیں، اور یہ تباہی اس باہمی آویزش کے بالکل مطابق ہے جو میان تمدن میں علی العموم نظر آتا ہے۔ پھر بہت سے اضلاع و رقبہ جات میں یونانی عناصر بالکل مرکب ہیں۔ یہ سب باتیں ہمیں ملحوظ رکھنا پڑیں گی۔ گو مختلف ممالک کے کسی ایک عہد میں ان سب باتوں میں یکسانی نہیں پائی جاتی، تاہم بعض قطعی اور معین لہروں ایسی ہیں جو عالمگیر طور پر نظر آتی ہیں اور ان کی وجہ سے ہر ایک تاریخی دور میں چند ایسے مخصوص امتیازات پائے جاتے ہیں جو سسلی سے دریائے سندھ تک تمام دُنیا کے یونان میں ملتے ہیں۔ ان مشترک کیفیات کو پیش نظر رکھ کر میں نے سلسلہ ق م سے سلسلہ ق م تک کی تاریخ کو تین مختلف حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

(۱) یونانیوں کی بڑھتی ہوئی اہمیت، خصوصاً بین الاقوامی نقطہ نظر سے سلسلہ ق م تا سلسلہ ق م۔ یہ عہد دیادونچی، پرموس، ارٹوس، اور کلیونیس کا عہد ہے، اور اس کا ذکر پہلے باب سے چودھویں

باب تک کیا گیا ہے۔

(۲) یونانی امور میں رومنوں کی فیصلہ کن مداخلت، سن ۲۲۰ ق م سے۔ یہاں ہم تیتوس کو نکیتوس، فلوپوس کے من، ایمیلیوس پولوس اور اورپولی بیوس جیسی ہستیوں کے دو چار ہوتے ہیں۔ باب ۲ تا باب ۲۹۔

(۳) سن ۱۹۰ ق م سے مشرق کی اہمیت کا احیاء۔ اس زمانے کا ممتاز ترین شخص متھری داتیس ہے، باب ۲ تا باب ۲۹۔ ذرا نظر غائر ڈالی جائے تو ہر عہد مفصلہ بالا کے دو دو حصے کئے جاسکتے ہیں:-

عہد (۱) :- ۱۔ سکندر کے کارناموں کے باعث ملوک کی اصول کی اہمیت، از سن ۳۲۳ ق م تا سن ۱۰۰ ق م۔ سکندر کی وفات کے بعد یہ اصول یونانیت کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ ابواب ۱ تا ۳۔

۲۔ یونانی اصول آزادی کی طرف رد عمل۔ ایشیا میں غالیوں کے چھاپوں اور یورپی یونان میں لیگوں کے قیام کی وجہ سے اُسے فروغ پہنچتا ہے۔ تاہم یورپی یونان میں آزادی کی طرف جو میلان تھا اُس میں گڑبادیں پیدا ہو جاتی ہیں اور مقدونیہ اس کا ایک حد تک خاتمہ کر دیتا ہے۔ سن ۱۰۰ ق م تا سن ۱۰۰ ق م۔ ابواب ۴ تا ۱۴۔

عہد (۲) :- ۳۔ میدان سیاسیات میں رومن قوم مقدونیہ کے خلاف اُترتی ہے اور اپنے اثرات سے اُسے بے دخل کر کے یونانیوں کو آزاد چھوڑ دیتی ہے۔ سن ۱۰۰ ق م تا سن ۹۰ ق م۔ انطاکوس سوم ایشیائے کوچک اور یونان میں مقدونی ملوک کی اصول کا احیاء کرنا چاہتا ہے

لیکن ناکام ہوتا ہے۔ اب رومن ایشیائے کوچک میں بھی اپنے قدم جما لیتے ہیں۔ ۹۷ ق م تا ۸۹ ق م۔

۴۔ ابواب ۱۷ تا ۱۷۔  
مقدونیہ کے خلاف کشمکش کی وجہ سے رومنوں کو خود مختار یونانی ریاستوں کے خلاف بھی اترنا پڑتا ہے، اور یہ ریاستیں فطرتاً ایسی قوم کے خلاف ہو جاتی ہیں جو انکی دانست میں مقدونیہ کا جانشین بننا چاہتی ہے۔ مشرق میں انطاکیہ چہارم تمدن یونان کو پھیلاتا ہے لیکن اسے کہیں بھی زیادہ کامیابی نہیں ہوتی۔ ۸۹ ق م تا ۸۷ ق م۔ ابواب ۱۸ تا ۲۴۔

عہد (۳) :- ۵۔ سب سے پہلے تو مشرق میں ایک طرح کا سیاسی رد عمل رونما ہوتا ہے، لیکن یہ وہ مشرق ہے جو اس وقت تک برابر یونانی تہذیب و تمدن سے متاثر ہو رہا ہے اور دراصل صرف روما ہی کا مخالف ہے۔ لیکن فتح و نصرت کا سہرا آخر کار روما ہی کے سر رہتا ہے۔ ۸۷ ق م تا ۸۶ ق م۔ ابواب ۲۵ تا ۲۷۔

۶۔ یولیوس قیصر کے عالمی شان کا رہائے نمایاں کے بعد انتہائی یہ کوشش کرتا ہے کہ یونانی دلدل کی متزلزل بنیادوں پر ایک یونانی مشرقی اور زراں بعد ایک رومانی مشرقی سلطنت قائم کرے۔ لیکن آگسٹس کے زمانے میں روما از سر نو تمام تمدن مغربی دنیا کا مالک بن جاتا ہے اور عرصہ دراز تک یونان محض معیار تمدن کے طور پر باقی رہتا ہے۔ ۶۳ ق م تا ۳ ق م۔ ابواب ۲۸ و ۲۹۔

الغرض جس زمانے کا اس جلد میں ذکر کیا گیا ہے اُس میں مختلف

قوتوں کے عمل و رد عمل سے دو چار ہوتے ہیں اور ہمیں باہمی متناقضوں اور آویزشوں کے نتائج قلمبند کرنے پڑتے ہیں۔ پہلے، یعنی بالکل پہلے یونانی عہد میں لموکی اصول کے عمل (حصہ ۱، ابواب ۱ تا ۳) اور آزادی کے رد عمل (حصہ ۲، ابواب ۴ تا ۱۴) کا سامنا ہوتا ہے؛ دوسرے یعنی رومن عہد روم کے عمل (حصہ ۳، ابواب ۱۵ تا ۱۷) اور یونان کے رد عمل کی وجہ سے ممتاز ہے (حصہ ۴ جس میں سیاسی نقطہ نظر سے ابواب ۱۸ تا ۱۹ میں اور ذہنی نقطہ نظر سے ابواب ۲۰ تا ۲۴ میں بحث کی گئی ہے)؛ تیسرے یعنی مشرقی عہد میں مشرق کی کوششیں (حصہ ۵ ابواب ۲۵ تا ۲۷) اور روم کی فاتحانہ مخالف کوشش نمایاں ہیں (حصہ ۶ ابواب ۲۸ تا ۲۹)۔

اس دور میں ذہنی تمدن کے ارتقاء کی روشنی سے ذرا زیادہ پیچیدہ ہے یعنی موضوع زیر بحث اور اس کی ذہنی پیداوار کی شکلوں میں ہمیشہ تطابق نہیں ہوتا۔ سنسکرت میں تو ادبیات ترقی پذیر ہیں لیکن اُس وقت سے اس میں تنزل کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور صورت ظاہری میں خاص طور پر بے ربطی نظر آتی ہے۔ جہاں تک ہم حکم لگانے کے اہل ہیں، پولی بیوس کی جو دوسری صدی ق م کے یونانی ادیبوں میں بہترین سمجھا جاتا ہے، زبان بھی ایسی اچھی نہیں ہے۔ بعض ادبی شاخوں میں تصنیف و تالیف کا سلسلہ ہی منقطع ہو جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ زمانہ ہر شعبہ زندگی کے لئے نہایت ہی کشمکش کا زمانہ تھا۔ لیکن جب آخر کار مہر لگ جاتی ہے، جب ہر شخص کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یونانی شہروں کی سیاسی اہمیت ہمیشہ کے لئے فنا ہو گئی ہے تو پھر یونانیوں کی ادبی زندگی کا از سر نو احیا ہوتا ہے جس کے ساتھ ہی ظاہر صورت ادبی میں بھی یونانی کمال حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن ہم اس احیاء کا صرف سرسری ذکر ہی کریں گے اس لئے کہ یونانی ادبیات کی نئی بہار کا زمانہ دراصل



سلطنت روم کے عروج کا زمانہ ہے۔ سکندر کی وفات کے بعد فنون لطیفہ میں بڑی بھاری ترقی ہوئی اور اس میں ایشیا و یورپی یونان تک سے بازی لے گیا۔ تا آنکہ آخری صدی ق م میں یونان کے پرانے مرکز کو پھر وہی قدیم فوقیت حاصل ہو گئی۔ ان سب میدانوں میں سلسلہ ق م سے سلسلہ ق م تک کے مکمل عہد میں خطہ یونان میں بڑی بھاری چلت پھرت نمایاں ہوتی ہے۔ اس مکمل دور کے نام کی بابت اس تہذیب کے سلسلے میں جو یادداشت ناظرین کے سامنے پیش کی گئی ہے اُسے دیکھنا چاہئے۔

اب ہم مختلف واقعات کا ذکر کریں گے۔ ابتداء ہی میں ہمارے سامنے جو منظر آتا ہے اُس میں تقریباً غیر محدود افراتفری نظر آتی ہے جو رفتہ رفتہ مستقلاً نہ صورت حال میں تبدیل ہوتی جاتی ہے۔

## یادداشتیں

### سلسلہ ۲۳ م سے سلسلہ ۲۴ م تک کے مکمل عہد کا نام

کچھ عرصے تک الفاظ ”ہیلے نٹاک“ (”مائل یونانیت“) اور ”ہیلے نزم“ (یونانیت) عام طور پر استعمال کئے جاتے تھے، لیکن آجکل ”عہد اسکندریہ“ زیادہ مقبول معلوم ہوتا ہے۔ اول الذکر الفاظ ڈروائے سن کے استناد کی وجہ سے مروج ہوئے تھے، لیکن گروٹ اپنی کتاب کے باب ۹۴ میں اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتا ہے اور اسی طرح سے بعض دوسرے مصنف، مثلاً پوتیر Pottier بھی اسے پسند نہیں کرتے (”پختہ مٹی کے مجسمے“ Sta tuettes de terre cuite پیرس ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۱۵) ہمارے نزدیک ”ہیلے نٹاک“ اور ”ہیلے نزم“ کے الفاظ درست نہیں ہیں اس لئے کہ Hellenistikos سرے سے یونانی زبان کا لفظ ہی نہیں، اور Hellenismos کے معنی تمدن یونانی کے ہیں، اور ظاہر ہے کہ ”ہیلے نزم“ یعنی ”یونانیت“ کی تاریخ سے محض اُس زمانے کی تاریخ مراد نہیں ہو سکتی جس سے پہلے بھی صدی یا صدی تک یونانیت اپنی مکمل حالت میں مروج تھی۔ الغرض اب اس عہد کے لئے ”ہیلے نزم“ کا لفظ جو صرف دعو کے اعتبار سے درست ہے،

استعمال نہیں کیا جاتا، لیکن دوسرے لفظ یعنی "ہیلے نٹسک" جس کا یونانی زبان میں پتا نہیں، قائم رکھا گیا ہے اور اس سے مراد اُن عناصر سے لی جاتی ہے جو اصل میں یونانی ہیں لیکن جن پر بربری اثرات پڑے ہیں، چنانچہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس سے سکندر کے بعد کا یونانی تمدن مراد لیا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر اس لفظ کی غلط تشکیل کو نظر انداز بھی کیا جائے تاہم اُس کے مفروضہ معنی اُس زمانے کی زندگی کے مظاہروں کے مطابق نہیں۔ سکندر کے بعد یونانی ادبیات پر تو بربری اثرات بہت کم پڑے، فنون لطیفہ پر اس سے بھی کم اور ایتھنز کی زندگی اور خصائص بالکلیہ ان اثرات سے آزاد رہے۔ الغرض سکندر کے بعد کے یونانی تمدن کو "یونانی کے بجائے" مائل بہ یونانیت" کہنے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی، اور صحیح معنی میں دیکھا جائے تو "ہیلے نٹسک" کے لفظ کا انطباق صرف ایسے ممالک کے تمدن پر کیا جاسکتا ہے (جیسے ملک شام) جن میں ایسا یونانی تمدن رائج تھا جو بربری کمبوٹ سے بھرا ہوا تھا اور ظاہر ہے کہ دمشق کے کسی باشندے کا تمدن اُس کے زمانے میں یونانی تمدن کا میاں نہیں قرار دیا جاسکتا۔ شیورر Schueret

اپنی کتاب "تاریخ قوم یہود" Geschichte des juedischer Volkes میں ۲۶، ۲ میں بالکل ٹھیک کہتا ہے کہ "مائل بہ یونانیت" تمدن یونانی تمدن کے خلاف اس لاطنکی تمدن کا نام ہے جس نے جلد غیر ملکی تمدنوں کے عملی عناصر کو جذب کر لیا ہو۔ اس خیال کے مطابق اراتوس یا پولی بیوس، ابی توروس یا مناندر، یا پرگاموم کے حاشیے کا تعمیر کار ان میں سے کوئی بھی محض "مائل بہ یونانیت" نہیں کہا جاسکتا اسلئے کہ ان میں سے ہر ایک کامل یونانی ہے۔ ان باتوں کے تحت لفظ "ہیلے نٹسک" کی ساخت پر اُس کی تردید یا تائید کا دار و مدار ہے حقیقت یہ ہے کہ جس طرح یونانی زبان میں لفظ "ایٹیکس تیکوس" Attikistikos (مائل بہ اٹیکائیت) یا "آرخائستیکوس" Archaistikos

## یادداشتیں

### ۲۳ ق م سے ۳۳ ق م تک کے مکمل عہد کا نام

کچھ عرصے تک الفاظ ”ہیلے نکسک“ (”مائل یونانیت“) اور ”ہیلے نزم“ (یونانیت) عام طور پر استعمال کئے جاتے تھے، لیکن آج کل ”عہد اسکندریہ“ زیادہ مقبول معلوم ہوتا ہے۔ اول الذکر الفاظ ڈروائے سن کے استناد کی وجہ سے مروج ہوئے تھے، لیکن گروٹ اپنی کتاب کے باب ۹۴ میں اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتا ہے اور اسی طرح سے بعض دوسرے مصنف، مثلاً پوتیر Pottier بھی اسے پسند نہیں کرتے (”پختہ مٹی کے مجسمے“ Sta tuettes de terre cuite پیرس ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۱۵) ہمارے نزدیک ”ہیلے نکسک“ اور ”ہیلے نزم“ کے الفاظ درست نہیں ہیں اس لئے کہ Hellenistikos سرے سے یونانی زبان کا لفظ ہی نہیں، اور Hellenismos کے معنی تمدن یونانی کے ہیں، اور ظاہر ہے کہ ہیلے نزم یعنی ”یونانیت“ کی تاریخ سے محض اُس زمانے کی تاریخ مراد نہیں ہو سکتی جس سے پہلے بھی صدی یا صدی تک یونانیت اپنی مکمل حالت میں مروج تھی۔ الغرض اب اس عہد کے لئے ”ہیلے نزم“ کا لفظ جو صرف و نحو کے اعتبار سے درست ہے،

استعمال نہیں کیا جاتا، لیکن دوسرا لفظ یعنی ”ہیلے نٹاک“ جس کا یونانی زبان میں پتا نہیں، قائم رکھا گیا ہے اور اس سے مراد ان عناصر سے لی جاتی ہے جو اصل میں یونانی ہیں لیکن جن پر بربری اثرات پڑے ہیں، چنانچہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس سے سکندر کے بعد کا یونانی تمدن مراد لیا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر اس لفظ کی غلط تشکیل کو نظر انداز بھی کیا جائے تاہم اس کے مفروضہ معنی اس زمانے کی زندگی کے مظاہروں کے مطابق نہیں۔ سکندر کے بعد یونانی ادبیات پر تو بربری اثرات بہت کم پڑے، فنون لطیفہ پر اس سے بھی کم اور ایتھنز کی زندگی اور خصائص بالکلیہ ان اثرات سے آزاد رہے۔ الغرض سکندر کے بعد کے یونانی تمدن کو ”یونانی کے بجائے“ مائل بہ یونانیت“ کہنے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی اور صریح معنی میں دیکھا جائے تو ”ہیلے نٹاک“ کے لفظ کا انطباق صرف ایسے ممالک کے تمدن پر کیا جاسکتا ہے (جیسے ملک شام) جن میں ایسا یونانی تمدن رائج تھا جو بربری کھوٹ سے بھرا ہوا تھا اور ظاہر ہے کہ دمشق کے کسی باشندے کا تمدن اس کے زمانے میں یونانی تمدن کا معیار نہیں قرار دیا جاسکتا۔ شیورر Schueret اپنی کتاب ”تاریخ قوم یہود“ Geschichte des juedischer Volkes ۲، ۲۶ میں بالکل ٹھیک کہتا ہے کہ ”مائل بہ یونانیت“ تمدن یونانی تمدن کے خلاف اس لاطینی تمدن کا نام ہے جس نے جلد غیر ملکی تمدنوں کے عملی عناصر کو جذب کر لیا ہو۔ اس خیال کے مطابق اراتوس یا پولی بیوس، انی تھوروس یا مناندر، یا پرگاموم کے حاشیے کا تعمیر کار ان میں سے کوئی بھی محض ”مائل بہ یونانیت“ نہیں کہا جاسکتا اس لئے کہ ان میں سے ہر ایک کامل یونانی ہے۔ ان باتوں کے تحت لفظ ”ہیلے نٹاک“ کی ساخت پر اس کی تردید یا تائید کا دار و مدار ہے، حقیقت یہ ہے کہ جس طرح یونانی زبان میں لفظ ”ایکس تیکوس“ Attikistikos (مائل بہ اٹیکائیت) یا ”آرخائستیکوس“ Archaistikos

("مائل بہ قدامت") نہیں ملے اسی طرح اس میں لفظ "ہیلے نستکوس" Hellenistikos کا بھی پتا نہیں، حالانکہ اس زبان میں الفاظ "ہیلے نستی" Hellenisti "یونانی روش کے مطابق" "ایکستہ" Attikisti ("ایسکاٹی زبان میں") اور "آرخااستی" Archaisti ملتے ہیں اور اگر لفظ "آرخااستک" سے اس چیز کا مفہوم ادا ہو سکتا ہے جو جدید موسیقی جس میں قدامت کا بھی کوئی پہلو ہو تو پھر جس وقت لفظ "ہیلے نستک" یہ صرف یونانی انجیل Septuagint کے لئے جس کے الفاظ اور موضوع دونوں نیم بربری ہیں صحیح معنے میں استعمال نہیں کیا جاتا اس لئے کہ تھیوکریتوس جسے "مائل بہ یونانیت" سمجھا جاتا ہے اتنا ہی یونانی تھا جیسے یورپی پریس، اور فنون لطیفہ، ادبیات اور سیاسی زندگی میں جتنی بھی ممتاز مستیاں ہو گزری ہیں سب کی یہی کیفیت ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ لفظ "ہیلے نستی کوس" ایک دوسرے لفظ "ہیلے نستیز" Hellenistes سے بنا ہے جس سے مراد ایک ایسی یہودی سے لی جاتی ہے جو یونانی بولتا ہو، لیکن مناسب یہی ہوتا کہ یہ لفظ مستشرقین کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے اس لئے کہ کم از کم تاریخ یونان میں یہ نہایت ہی مغالطہ آمیز ہے۔ ڈروائے سن کی کتاب میں لفظ "ہیلے نستوس" اور جلد ۲ و ۳ کے مخصوص ابواب کے ناموں کے مابین باہمی تضاد معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ ان ابواب کی سرخیاں اور نفس مضمون ایک دوسرے کے بالکل مطابق ہیں اور ڈروائے سن محض فرمانروایان عہد کے حالات بیان کرتا ہے؛ لیکن اس نے اپنے موضوع کا عام نام جو "یونانیت" Hellenismus رکھا ہے اس کے بموجب اسے اس زمانے کے تمدن (یا کم از کم اسکندریہ کی تہذیب) کا حال بیان کرنا چاہئے تھا، لیکن اس کی تاریخ سے اور اس لفظ کے مفہوم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لفظ "ہیلے نستیز" کے معانی میں جو تنوع پایا جاتا ہے وہ اس وقت سے ظاہر ہوتا ہے

کہ شہنشاہ یوکیان اسے اور بت پرستی کو مترادف سمجھتا تھا۔ دیکھو بواسی اے  
 ”بت پرستی کا خاتمہ“ Boissier : Le fin du Paganisme ۱، ۹۳۔

بعض مورخوں کی رائے یہ ہے کہ مسیح ق م کے بعد کے  
 واقعات کی توہین لفظ ”ہیلے نسطک“ سے نہیں کرنی چاہئے، چنانچہ  
 ایسے لوگ جیسے کرسٹ Chrish و سوزے میل Susemihl اس

عہد کو ”اسکندر دی“ کا لقب دیتے ہیں۔ منجملہ دوسروں کے نوکمان  
 Volkman نے پاؤلی کی ”محیط المحيط“ Pauly's R. E. ۱، ۴۴۴ میں

اس کے سبب پر بحث کی ہے؛ وہ کہتا ہے کہ اسکندریہ نے اس  
 عہد کی ذہنی ترقی میں ایک خاص امتیاز حاصل کیا۔ لیکن ہمارے  
 نزدیک اس استدلال میں ایک بڑا بعماری مغالطہ ہے؛ اور خود  
 نوکمان تسلیم کرتا ہے کہ اسکندریہ نے فلسفہ، خطابت اور تاریخ نویسی  
 میں ترقی نہیں کی اور علی العموم عروض و قافیہ کی صرف ایک شاخ  
 میں اس نے مہارت پیدا کی تھی، اور اس کے علاوہ صرف

علوم فطری اور صرف و نحو کے میدان میں کچھ کمال نظر آتا تھا۔  
 الغرض اگر دوسرے مقامات کے لوگوں نے بعض ایسے شبہ جات علوم  
 میں کمال حاصل کیا تھا جن کا اسکندریہ میں نشو و نما نہیں ہو سکا تو پھر  
 ہم یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اسکندریہ رہبر تھا اور اس عہد کو اسی کے ساتھ  
 منسوب ہونا چاہئے؟ سروری ناٹک کا اسکندریہ سے اس قدر کم

رہاؤ ہے کہ سنوی تسلسل کے برخلاف کرسٹ اس کا ذکر عہد اسکندر دی  
 کے بعد کرتا ہے۔ اسی طرح پولی بیوس کے پاس کوئی ایسی چیز نظر نہیں  
 آتی جسے ”اسکندر دی“ کہا جاسکے، اور اسکندریہ کے اہم ترین شاعر  
 یعنی تھیوکرٹیوس کا اس شہر سے بہت کم اندرونی تعلق نظر آتا ہے۔ الغرض  
 ہم اس خیال پر قائم ہیں کہ اسکندریہ کی اہمیت میں بہت کچھ مبالغہ آمیزی  
 کی گئی ہے، اور اس شہر میں جس شاخ علمی میں ترقی کی گئی وہ خالص  
 حکمیات کی شاخ تھی۔ ظاہر ہے کہ مسیح ق م سے مسیح ق م تک

حکمیات ہی یونانی زندگی کا واحد معیار نہیں قرار دیا جاسکتا، چنانچہ اس عہد کو ”عہد اسکندر وی“ قرار دینا کسی طرح مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ ہمارے نزدیک اس لفظ کے استرداد کی ایک خاص وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ عہد زیر بحث کے جو خصائص تھے اُن کا اس کی وجہ سے صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا۔ اسکندریہ صرف حکمیات ہی کا نہیں بلکہ ملوک کی اصول کا بھی گویا قائم مقام ہے اور اس اصول کی ترویج کا گویا مرکز ہے۔ اگر اُس عہد میں اس اصول کا ہر جگہ بول بالا ہوتا اور طور بہو میں نہیں بلکہ اندرونی کیفیات میں بھی ملوک کی اصول کو فروغ ہوتا تو بھی ہم اس عہد کو اسکندر وی کہہ سکتے تھے۔ لیکن واقعہ اس سے مختلف ہے۔ عین اسی زمانے میں جمہوری اور ملوک کی اصول کے باہم مناقشہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور اس میں جمہوری اصول کو تھوڑی بہت کامیابی حاصل ہوتی ہے تا آنکہ آخر کار یہی ملوکیت کو منلوب کر لیتا ہے۔ علاوہ ازیں اُس زمانے میں ملوک کی اصول کا راستہ دنیا کی مادی حیثیت کی طرف یعنی قوت و اقتدار اور عیش و آرام کی طرف لے جاتا ہے۔ اگر جمہوریتوں کا بھی میلان اسی طرف ہوتا تو پھر ہم شاید اس عہد کو ”اسکندر وی“ کا لقب دیتے، اور نو لکھمان کو تو یقیناً ہے کہ ہر جگہ مادیت ہی غالب تھی۔ لیکن یہ بھی منالطہ ہے، اور اصلی واقعہ یہ ہے کہ آزادی کی عالمی فتنی جو جمہوری یونانیوں میں پائی جاتی تھی وہ اسکندریہ کے ملوک میلانات کا مقابلہ کرتی ہے، اور ان میلانات کا مستقیم جیسے پسید زمانے میں ہی خاتمہ ہو جاتا ہے، چنانچہ اس نقطہ نظر سے بھی اس عہد کو اسکندریہ کی طرف منسوب کرنا کسی طرح ٹھیک نہیں اور اس سے غلط انتاج ہونا یقینی اور لائیدی ہے۔ نیز دیکھو اسی کتاب کا باب ۱۴، حاشیہ ۱۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس عہد کا کیا نام رکھا جائے۔ ہم اسے ”عہد مقدونی“ کہیں تو مناسب ہو گا۔ ہم اس امر سے



واقف ہیں کہ سکندر کے جانشینوں کی عین خواہش تھی کہ وہ مقدونوی بن کر رہیں۔ انتیگونوس سوم اپنے آپ کو مقدونوی کہتا ہے (دیکھو ڈٹن برگر ۲۰۵) اور یہی کیفیت بطلانس کی بھی تھی (پٹو سانیاس ۱۰۷)۔ ہمارے نزدیک یہ نام اس نام سے جس پر ابھی بحث کی گئی ہے بہتر ہے اس لئے کہ اس میں ہم قابل و فریس سلیو کو سیون کو شامل کر سکتے ہیں؛ لیکن یہاں بھی مشکل یہ پیش آتی ہے کہ اس سے بھی صرف ایک ہی میلان یعنی ملوکیت سے مراد لی جاسکتی ہے درآئحالیکہ اس عہد کی خصوصیات سے یہ ہے کہ اس میں یونان میں وقتی اور مستقل لیگیں قائم ہوئیں، چنانچہ اس عہد کا نام بادشاہوں اور لیگوں کا عہد قرار دیا جاسکتا ہے، یا ہم اسے یونانی مقدونوی سلسلہ ممالک کا عہد کہہ سکتے ہیں۔ بہر حال جو کچھ ادیر بیان کیا گیا ہے اُسے میں چند الفاظ میں یوں ادا کر دیں گا: اگر سلسلہ ق م سے سلسلہ ق م تک کے زمانے کی یونانی زندگی کی خصوصیات میں حکمیات، درباری شاعری، فنون صنعتی، مطلق العنانی، اور بدکاری ممتاز و نمایاں سمجھی جائیں تو اس کو ”اسکندروی“ کہنا بیجا نہ ہوگا؛ لیکن اگر اس جلد کے استدلال کے مطابق اُس عہد کے یونانیوں میں اب بھی فلسفہ، قومی شاعری، فنون واقعی، محنت و کاوش، سواراج، اور اخلاق کی بہتری کی کوشش پائی جاتی ہے تو پھر اسے ”یونانی مقدونوی“ عہد یا ”بادشاہوں اور لیگوں کا عہد“ کہا جانا چاہیئے۔

مہانی اپنی کتاب ”مسائل تاریخ یونان“ Mahaffy Problems in Greek History (لندن ۱۸۹۷ء) سے ”یونان بعد عہد سکندر“

کہتا ہے لیکن یہ نام جرمن زبان میں بڑا انوکھا معلوم ہوتا ہے۔ سلسلہ ق م سے ایک ارتقائی دور کا آغاز ہوتا ہے اس لئے کہ اس کے بعد روماء جلد یونانی مقدونوی ریاستوں کو ہضم

کر لیتا ہے۔

میں ابواب ۱ و ۲ کے اسناد تفصیل سے بیان نہیں کر سکتا،  
اور ناظرین کو ڈروا کے سن اور نیزے Niese کی کتابوں کو دیکھنا  
چاہئے جو اپنی صحت اور تکمیل کے لئے ممتاز ہیں، بلکہ اس کی بجائے  
میں نے صرف چند اہم واقعات کے انتخاب پر اکتفا کیا ہے۔

---

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# تاریخ یونان

جلد چہارم

## باب اول

سکندر کے جانشینوں کے حالات یونیس کی وفات تک

سکندر کی موت اُس کی ساختہ پرداختہ سلطنت کے لئے نہایت ہی بے وقت ثابت ہوئی۔ اُس کی ہمیشہ یہ کوشش رہی تھی کہ اُس کے مختلف حصوں کو ایک دوسرے کے ساتھ بالکل مربوط و مخلوط کر دے، لیکن اس میں کامیابی کے لئے وقت اور محنت دونوں درکار تھے، اور اگر بالفرض اُس کی عمر اُس کے ساتھ وفا بھی کرتی تاہم یہ نہیں کہا جاسکتا تھا کہ اُسے پوری کامیابی حاصل ہو ہی جائیگی پہلے یورپ کو دیکھیے، یہاں اگر یونانی قوم کو نظر انداز کر دیا جائے جو مجبوراً سکندر کا ساتھ دینے پر آمادہ ہو گئی تھی، تو مقدونیہ باقی رہ جاتا ہے جس میں تھریس کے مختلف النوع باشندوں کا اضافہ کر دیا گیا تھا۔ اب ایشیا اور افریقہ آئیے جہاں ایک چھوڑ پانچ ایسے مرکز موجود تھے جنہیں اپنی اپنی تہذیب و تمدن میں کمال حاصل تھا، مینی ایشیا کے کوچک، جس کے بیشتر حصے میں یونانی تمدن رائج تھا،

باب

فینقیہ، شام، بابل و اشور جو سامی تمدن کے گہوارے تھے، مدیہ ایران اور ہختر جو آریائی تمدن کے مولد و مسکن تھے، پنجاب جو ہندی تمدن سے متاثر تھا اور مصر جہاں خود اُس کا تمدن سرایت کئے ہوئے تھا۔ ان سب مرکزوں کے علاوہ ایسی قومیں بھی نظر آتی تھیں جو یونانیوں، سامیوں اور آریائیوں سے ملتی جلتی ضرورتیں لیکن جن کا ان سے براہ راست کوئی تعلق نہیں تھا، جیسے لیبیہ، لیبیہ، افریقیہ اور کلیکیہ کے باشندے۔ اب سوال یہ تھا کہ وہ اندرونی توحید جس کے بدون اس وسیع سلطنت کا استحکام ناممکن تھا، کیسے قائم ہو سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی سلطنت جو اتنے مختلف النوع حصوں سے مرکب ہو، محض بیرونی اثرات کی بنا پر قائم نہیں رہ سکتی بلکہ اس کے لئے بعض اخلاقی عناصر کا وجود لازمی تھا۔ پھر دوسرا سوال یہ تھا کہ آیا ان سب مختلف النوع تمدنوں میں سے کسی ایک کا بول بالا ہونے والا ہے یا ہر ایک اپنے اپنے حلقے میں انفرادی طور پر اثر پذیر رہیگا؟ پھر کیا یہ ممکن تھا کہ ان میں چند تمدنوں کو ایک دوسرے کیساتھ بالکلیہ مخلوط کر دیا جائے؟ اگر سکندر زنج رہتا تو شاید وہ ارسطو، طالیس اور اپنے دوسرے یونانی صلاح کاروں کے مشورے سے عملی سیاسیات کے اُن پیچیدہ مسائل کو حل کر لیتا، بشرطیکہ انہیں اُن کے سلب و کمال کا خیال ہوتا۔ واقعہ یہ ہے کہ اُس کے ہم نشینوں میں صرف سلیو کو س ہی ایسا شخص تھا جسے ان کی اہمیت کا اندازہ تھا، اور اُس کے جانشینوں میں سب سے کم عمر اور خود اُس کے برابر تھا۔ لیکن سکندر کی وفات کے بعد ہی بہت جلد اُس کی سلطنت کے حصے بخرے ہو گئے اور اس کے حل کی مطلق کوشش نہیں کی گئی۔ یہ عجیب بات ہے کہ اس سلطنت کی تقسیم اندرونی بغاوتوں اور شورشوں کی وجہ سے نہیں ہوئی بلکہ اس کا شیرازہ محض اُن لوگوں کی باہمی نزاعات اور خود غرضانہ کارروائیوں کی وجہ سے بکھرا۔

اُس کی سلطنت کے گویا مالک بن بیٹھے تھے۔ اس کے مرنے پر نہ تو بابل کوئی اس کا رشتہ دار ایسا تھا جو ہر و لعزیز ہو اور نہ تخت و تاج کا کوئی مناسب وارث ہی تھا، چنانچہ اُس کی تمام میراث اُس کے سپہ سالاروں ہی کے ہاتھ لگی۔ روشنک حاملہ ضرورتی، لیکن اگر اُس کے اولاد زینہ بھی ہوئی تاہم اُس بچے کی تخت نشینی تک ایک بڑا زمانہ گزر جائے گا، اور اس دوران میں انتظامات کا تئیں کرنے کا بار سپہ سالاروں کے کندھوں پر پڑا۔ ان سپہ سالاروں کی کیفیت یہ تھی کہ پچھلی ہمت میں لاثانی فتح حاصل ہونے کے باعث وہ اپنی قابلیت میں بہت کچھ مبالغہ کرنے لگے تھے اور ان کیلئے ایک دوسرے کے ساتھ تقابل کرنا بالکل نامکن ہو گیا تھا؛ دوسرے کسی کو یہ خیال بھی نہ تھا کہ سکندر اس قدر جلد مر جائے گا، چنانچہ وہ خود بھی اس کام کی تکمیل کرنے کے لئے تیار نہ تھے جسے اتمام کو پہنچانا اس درجہ ضروری تھا۔ بلاشبہ ابتداء میں تو ان میں سے کسی سلطنت کے ٹکڑے کرنے کا خیال بھی نہ ہوا ہوگا، لیکن جو چیز اس سے بھی زیادہ بعید از قیاس تھی وہ یہ کہ اُسے خود سکندر سے اصول پر چلایا جائے۔ گو ان سپہ سالاروں میں سے بعض ضرور ایسے تھے جو مرنے والے بادشاہ کے اصول کو خوب سمجھے ہوئے تھے، لیکن کوئی ایسا نہ تھا جس کا دوسروں پر اثر ہوتا۔ سکندر فاتح بھی تھا اور منظم بھی؛ اب علاوہ چند استثنیات کے فتح کا دروازہ تو بالکل بند ہو گیا، لیکن تنظیم کا سوال، جو ابھی آدھا ہی سلجھنے پایا تھا، وہاں کا وہیں رہنے دیا گیا، بلکہ اس کے برعکس ہر سپہ سالار کا فوری اور مخصوص مقصد یہ ہو گیا کہ خود اپنا طبقہ اقتدار پیدا کرے اور اُسے خود اپنی تدبیروں کا آماجگاہ بنائے۔

لیکن جو مسئلہ فوری توجہ کے قابل تھا اور جو ہر شخص کے پیش نظر تھا وہ یہی تھا کہ سلطنت کا کام کیسے انصرام کو پہنچے گا، اور اس

باب

بارے میں جو امور قرار پائے اُن کے نفاذ میں بے حد تعجل سے کام لیا گیا۔ اعمیائیت پسند سوارے کے ساتھ متفق ہو کر چھ سربراہانِ سرے سپہ سالاروں یعنی پردکاس، لیونائوس، بطلمیوس، لیسسی، مانخوس، فیثون اور ارسطو نوؤس نے یہ طے کیا کہ اگر روشنائی کے بیٹا پیدا ہوا تو اُس کی تولیت کے فرائض کو ایشیا میں پردکاس اور لیونائوس، اور یورپ میں انتی پاترا اور کراتیرس ادا کریں گے، لیکن انھوں نے غالباً کسی فوری انتظام کی بابت اپنی رائے کا اظہار نہیں کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی ایسا نہ تھا جو کسی دوسرے کی ماتحتی اختیار کرنا پسند کرتا، اور ہر ایک سمجھتا تھا کہ بالآخر اسی کا اثر دوسروں کے اثرات پر فائق ہو جائے گا۔ پھر سوال یہ تھا کہ آیا مذکورہ بالا تصفیہ آئندہ کے لئے کافی ہوگا؟ ممکن ہے کہ آئندہ سرے سے کوئی بادشاہ نہ ہو، اور ہو بھی تو کسی قسم کی متحدہ حکومت کے انتظام کا ذکر بھی نہیں تھا بلکہ اندازہ یہی تھا کہ اس کی بجائے سپہ سالاروں کی ایک اعمیائی جماعت برسرِ اقتدار ہوگی اور یہ بھی ممکن تھا شاید خود سلطنت ہی کے حصے بخرے کر دئے جائیں۔ اس آخری طرزِ کار کی مخالفت مقدونوی پیدل جتھے نے کی جو نسبتاً کم تر اعمیائیت پسند اور زیادہ تر ملوکیت پرست تھے، اور انکی خواہش تھی کہ خانوادہ فیلقوس کا کوئی رکن فوراً تخت نشین ہو جائے۔ انکی نظر فی الحال سکند کے ایک علاقائی بھائی ارحیدائیوس پر پڑتی تھی جو نیم خطی ساتھ اور جس نے سکندر کی تخت نشینی سے پہلے کی سیاسی گروہ بندیوں میں تھوڑا بہت حصہ لیا تھا۔ نیم خطی ہی سہی لیکن ارحیدائیوس کے تخت پر بیٹھنے سے ایک طرح کا امکان تھا کہ تمام سلطنت متفق رہے گی۔ بہر حال ان مختلف النوع خیالات و دعاوی کی وجہ سے سکندر کی لاش پر ایک نہایت ہی بد نما جھگڑا پیدا ہو گیا۔ سپہ سالاروں نے ایک سربراہانِ سرے مقدونوی مسمی میلیداروس کو جتھے سے بات چیت

یاب کرنے کے لئے بھیجا، لیکن وہ خود اُس کا ہمنوا بن گیا اور اگر یونینیس  
مفاہمت نہ کر دیتا تو ایک شدید جنگ ہو جاتی۔ یونینیس سکندر  
کا وزیر رہ چکا تھا جس کی وجہ سے اُس کے ذہن میں تو حد سلطنت  
کا خیال دوسروں کی بہ نسبت زیادہ تھا اور اپنے ساتھیوں  
کے برخلاف وہ خود کسی رتبے کا خواہاں نہیں تھا۔ بلاشبہ اس  
چالاک یونانی سے مقدونوی ذل سے نفرت کرتے تھے، لیکن  
وہ وقتی طور پر اُس کی تحریک سے متفق ہو گئے جس قرار داد پر فریقین  
متفق ہوئے اُس میں جیتنے کی خواہشات کا لحاظ رکھا گیا چنانچہ  
ارحیدایوس فیلقوس کے خطاب سے سربراہ اُسے مسند شاہی  
ہو گیا اور پردکاس کو خلیا رخ کی حیثیت سے اعلیٰ ترین سیاسی  
وفوجی اختیارات حاصل ہوئے۔ عوام کا خیال تھا کہ اپنے بہتر مرگ  
پر سکندر نے اپنی مہر کی انگوٹھی اُسے دے کر انصرا م سلطنت  
تغویا اُس کے سپرد کر دیا ہے۔ چونکہ زمام حکومت اس طرح ایک  
شخص واحد کے قبضے میں آگئی اس طرح یہ قرار داد فی الجملہ  
سیہ سالاروں کی تحریک سے بہتر تھی۔ نئے خلیا رخ نے سب سے  
پہلے تو میلیا گروس کا کام تمام کیا اور اس کے بعد اپنے ساتھیوں  
کو نئے انتظام سے مطمئن کرنے کی کوشش کی۔ اُس نے

۱۔ پیتادیوس کی ایک غلطی کی وجہ سے سکندر اصغر کو بھی اُسے گوس کہتے تھے  
دیکھو ڈروائے سن ۲، ۱۳۱۔

پردکاس نے سکندر کی یادداشتوں سے اُس کی تبادیل متعلق جنگ،  
مذہب و تمدن کا اعلان کیا لیکن فوج نے اُسے منظور نہیں کیا۔ دیودوروس  
۱۸، ۴۔

سکندر کی موت سے تھوڑے عرصے پہلے ارسطاطلیس نے اُسکے  
سیاسی خیالات پر اثر ڈالنے کی کوشش کی، اور نسن Nissen کا خیال ہے

## باب

”محافظ سلطنت“ کا خطاب لے کر جس سے اعلیٰ ترین اختیارات

بعثتہ حاشیہ منقولہ گزشتہ۔ (”ارسطا طالیس کی سیاسی تحریریں“ Die Staatschriften des Aristoteles; Rhein. Mus. ۱۸۹۲ء ص ۱۶۱) کہ یہ کتاب ”ایتھنز کی دولت عامہ Athenaion politela سے ظاہر ہوتا ہے جو ۳۰۷ ق م کے اوائل میں شائع ہوئی تھی۔ گمان کیا جاتا ہے کہ ارسطا طالیس کی خواہش تھی کہ سکندر یونانی ”پولس“ یا شہری مملکت کو ایک عظیم الشان آزاد مملکت کا مرکز بنا دے۔

عہد دل اور صوبوں کی تقسیم:- ڈرواے سن ۱۰۲، ۱۳ وغیرہ؛ رائخے: ”سکندر کی موت کے بعد واقعات باہل Aem Reiche: De rebus post Al. Mortis Babyl. gestis ۱۸۵۷ء؛ بالخصوص سانتو: صوبوں کی تقسیم Szanto: Die Ueberlieferung der Satrapienviertel سکندر کی وفات کے بعد nach Al. Tode Arch.-epig. Mittheil ۱۱۵ aus Desterreich۔ باوجودیکہ ہمارے پاس اس واقعے کے چھ بیانات دیودوروس، جسن، کرتیوس، آریں، دیکسی پوس اور اوروزیوس کے قلم سے موجود ہیں، تاہم بہت سے امور ایسے ہیں جن میں ابھی تک وضاحت کی ضرورت ہے، اور ان میں پردکاس کا خطاب ”محافظ سلطنت“ بھی شامل ہے۔ ڈرواے سن (۲۳، ۱۰۲) کا خیال ہے کہ اس کا خطاب ”منتظم مطلق النان“ تھا اور یہ وہی خطاب ہے جو اس کے جانشین انتی پاتر کو دیا گیا (دیودوروس ۳۹، ۱۸)۔ دیودوروس (۲، ۱۸) اسے ”منتظم سلطنت“ کہتا ہے، اور دیکسی پوس ”سرپرستی سلطنت“ اور ”قیادت سلطنت“ کراتیروس کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اس لقب کا صحیح مطلب ظاہر کرنے کے لئے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ بعلیہوس چہارم کی صفر سنی کے ایام میں اکاتھو کلیس اور سوسی موس، جو اس کی جگہ مصر پر حکومت کرتے ہیں، انھیں پولی بیوس (۶۳، ۵) ”قائمین سلطنت“ کا لقب دیتا ہے۔ دیودوروس ۳، ۱۸ میں پردکاس کی طرف ”سیادت مطلق“



کی طرف ایک قسم کا اشارہ تھا) اپنی جگہ سلیو کو س کو خلیا رخی کے باب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ منسوب کی جاتی ہے، جس سے وضاحت نہیں ہوتی۔  
 ان سب باتوں سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ نہ صرف لقب بلکہ پردکاس  
 کے مناصب کا بھی پورے طور پر تعین نہیں ہوا تھا، اور یہ کیفیت حالات  
 و واقعات کے بالکل مطابق تھی۔ وائمی بادشاہ بھی اپنے اقتدار کا مظاہرہ  
 حتی الامکان اپنے افعال سے کرتے تھے اور یہی حالت ان کے قائم مقاموں  
 کی تھی۔ لیکن اس موقع پر ابہام کے دو اسباب تھے۔ اول تو ایسے عہدہ داروں  
 کے اختیارات کا تعین کرنا مشکل تھا جن میں آپس میں اختلاف ہو اس لئے کہ  
 یہ سب عہدہ دار ایک ایسے نظام کے تحت مقرر کئے گئے تھے جس کا نفاذ  
 اب ہونے والا تھا، دوسرے فریقین میں سے کسی کی خواہش نہ تھی کہ ابھی  
 فی الفور اختیارات و مناصب کا صحیح تعین ہو جائے۔ یہ بمنزلہ ایک عارضی  
 صلح کے تھا جسے ہر شخص جلد از جلد موقع پا کر توڑنے کے لئے تیار تھا، اور  
 اسی لئے اہم ترین امور کو تاریکی میں رکھا گیا تھا، چنانچہ یہ بالکل ممکن تھا کہ  
 مقدونی لشکر کی سپہ سالاری کی بابت تنازعات پیدا ہو جائیں چونکہ اقتدار انکی  
 کا دار و مدار مقدونی لشکر پر تھا، ہر ایک سپہ سالار ”اپنی ملی تمیس“  
 استراتیے کو اس یا صوبہ دار صرف اسی حد تک مباحب اقتدار تھا جس حد  
 تک فوج اس کے احکام کی تابع تھی۔ صورت حال تقریباً ویسی ہی تھی جیسی  
 جرمانیوں کے ترک وطن کے زمانے میں۔

انٹی گونوس کی حیثیت بہت اہم اس لئے تھی کہ وہ ایسے صوبے پر  
 حکمران تھا جہاں پہنچ کر راستے پھٹتے تھے اور اندرون ایشیا کو جاتے تھے اور  
 اس طرح ایشیا اور مقدونیہ کے باہمی رسل و رسائل کی گنجی اُسی کے قبضے میں  
 تھی۔ یہ طے پایا تھا کہ فیلقوس ارسید یوس اپنی شادی پکسوداروس والی کاریہ  
 کی بیٹی سے کرے گا، لیکن پھر سکندر کی نگاہ اُس پر پڑ گئی، اور بالآخر اُس نے  
 ایک ایرانی سے نکاح کر لیا، دروازے سن ۹۶۱ء۔

بلیبل

عہدے پر فائز کیا جس کا جائزہ لیتے ہی موثر الذکر نے انتی پاتر کے بیٹے کا سندر کو اپنا شریک مقرر کیا۔ اسی طرح دوسرے سرداروں کو مختلف صوبے سپرد کر کے خوش کیا گیا، اور وہ نہ صرف پہلے کی بہ نسبت زیادہ آزاد ہو گئے بلکہ کم از کم فی الوقت پردکاس ان کا سدراہ بھی نہیں رہا۔ بطلمیوس نے مصر مانگا اور یہ صوبہ اُسے مل گیا۔ اُس نے پردکاس کی تحریک تقسیم صوبہ جات کی اسی لئے تائید کی تھی کہ یہ صوبہ جس کا انتظام نسبتاً آسان تھا، اُسے مل جائے۔ وہ اپنے اکثر ساتھیوں سے زیادہ عقلمند تھا، چنانچہ اُس نے کبھی تمام سلطنت یا اُس کے بیشتر حصے پر دانت نہیں جمائے۔ اسی طرح شام پر لادومیدون، کلیکیہ پر فلوتاس، افریقیہ علیٰ پر انتیگونوس (جو اس حصے پر پہلے ہی سے قابض تھا) ہیلیس پونٹی افروجیہ پر لیوناتوس، تھریس پر لیزی مانخوس، اور کاپادوسیہ دیفلانگونہ پر یومنیس (جو پردکاس کے ساتھیوں میں سے تھا) فائز ہوئے۔ ابھی تک ملک کاپادوسیہ وناں کے ملکی حکمران آریارٹھس ہی کے قبضے میں تھا، اور سلطنت میں اُس کا الحاق کرنا ابھی باقی تھا۔ مقدونیہ خاص انتی پاتر کو دیا گیا، نیز یونان کی ٹگرانی کا کام بھی سپرد کیا گیا اور کراتیروس کو ”محافظ سلطنت“ کا خطاب دیا گیا۔ سلطنت کا مشرقی حصہ پہلے کی طرح پرانے صوبہ داروں ہی کے متعلق رہا۔ سکندر کی موت پر جو کچھ لشکر میدان میں تھا وہ سب پردکاس کی اعلیٰ ترین کمان میں دے دیا گیا، لیکن ساتھ ہی مختلف مقدونی سپہ سالاروں کو بھی فوجی دستے حوالے کئے گئے، اور وہ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ عہدوں کی تقسیم کے لئے دیکھو نیز ۱۹۵، ۱۹۹ نوآبادیوں کے قیام اور بت خانوں کی تعمیر کا خیال سکندر کے دل میں پیدا ہوا تھا۔ لیکن اب اسے برآمدہ کر دیا گیا؛ (دیکھو ڈروائے سن، ۱۹۸)۔

اس قدر تعداد میں کہ شاید خود سکندر اس کا روادار نہ ہوتا۔ ان دستوں کے قیام کی وجہ سے وہ قدیم ایرانی صوبہ داروں کے مسائل ہو گئے، لیکن اگر نظر غائر سے دیکھا جائے تو توحد کے اصول سے گریز اس سے بھی زائد تھا اس لئے کہ یہ صوبہ دار متحد و نوی تھے جو متحد و نوی سپاہیوں کی گویا انفسری کرتے تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ متحد و نوی لشکر کی کھیاں کی تقسیم گویا سلطنت ہی کی تقسیم کا پیش خیمہ تھا، اور اس میں کسی قسم کا توحد قائم کرنے سے پہلے ضرورت اس بات کی تھی کہ نئے صوبہ داروں کے اختیارات میں کمی کی جائے۔

اسی دوران میں روشنک کے بطن سے (جس نے اس سے پہلے سکندر کی دوسری بیوی یعنی دارا کی بیٹی استاتیرہ کو جان سے مروا ڈالا تھا) ایک فرزند تولد ہوا جس کی بادشاہی کا فوراً اعلان کر دیا گیا، اور جسے سکندر کے نام سے شاہ فیلقوس کے بازو میں جگہ ملی۔ یہ بالکل بین تھا کہ ایک نیم خطبی اور ایک شیر خوار بچہ ایسی سلطنت پر کسی طرح حکومت نہیں کر سکتے تھے جس میں سیکڑوں مختلف عناصر پائے جاتے ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ سکندر کے جنازے کے آخری رسوم میں ان ہی سب واقعات کے باعث سخت تعویق ہوئی تھی۔

سکندر کی وفات سے یونانیوں کو موقع ہاتھ آیا اور انہوں نے مشرق اور مغرب دونوں میں بغاوت کر دی۔ سب سے پہلے تو مشرق میں ان بیس ہزار پیدل سپاہ نے، جسے سکندر نے جیحون و سیحون کے کنارے پر آباد کیا تھا، علم بلند کر دیا اور مغرب کی طرف اپنے وطن مالوف کی طرف چل دئے۔ اس پر پردکاس نے ان کے مقابلے کے لئے فیشون کو روانہ کیا اور اسے حکم دیا کہ وہ ان میں سے ہر ایک متنافس کو قتل کر دے۔ اس نے باغیوں کو

باب

شکست تو دے دی، لیکن اُن کے قتل عام سے باز آیا۔ تاہم اسی اثنا میں جب وہ اُن کی جان بچانے والا ہی تھا، مقدونی سپاہی اُن پوٹوٹ پڑے اور ان میں سے ایک ایک کو قتل کر ڈالا تاکہ مال غنیمت پر حسب دلخواہ قبضہ ہو سکے۔

اس سے بھی زیادہ خطرناک خود دیار یونان میں یونانیوں کی بغاوت تھی جس میں ایٹھنز اور ایتولیا نے یکجہاں عناصر کی سرکردگی کی۔ سکندر کے حکم سے جو جلا وطن شہری واپس آئے تھے اُنکی واپسی کی وجہ سے انہیں دو ملکیتوں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچتا تھا، اور یہی دو ایسی قومیں جنہیں آزادی کا احساس نسبتاً زیادہ تھا، گو اس احساس کے اسباب جداگانہ تھے۔ ایٹھنز تو اس لئے آزادی کا دلدادہ تھا کہ ابھی تک اُسے اپنی پرانی عظمت کی یاد تازہ تھی اور وہی یونان میں سب سے زیادہ متمددان مملکت گنی جانی تھی، اور ایتولی ابھی تک نیم بربری تھے، چنانچہ وہ کسی کا دست نگر رہنا پسند نہیں کرتے تھے۔ الغرض سکندر کی موت کے بعد یونانیوں کی عام حالت کچھ ایسی بالوس کن نہیں تھی، اور ایٹھنز کے پاس جو وسائل جنگی تھے وہ پچھلے چند سال سے کہیں بہتر تھے۔ ایک ایٹھنز مسی لیوس تھینیس یونانی اجیر سپاہیوں کے ایک بڑے لشکر کو ایشیا سے یورپ لایا اور راستے میں اُسے اس تھے ناروم لے گیا جو اس قسم کے جانبا زوں کا ہمیشہ سے آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ یہاں پہنچ کر اس نے اپنی خدمات اپنے وطن مالوف کے سامنے مقدونیہ کے خلاف فوج کشی کے لئے پیش کیں۔ اُدھر ایٹھنز ہارپالوس کے پسماندہ روپے کے ذریعے سے، جس کی واپسی کا

۲۵ باہتھر میں یونانیوں کی بغاوت؛ ڈروائے سن ۴۲۱، ۴۲۰، نیزے، ۱۹۹

ابھی تک کوئی سوال نہیں اٹھایا گیا تھا، اجیر سپاہی باسانی مہیا کر سکتا تھا، گو اس رقم کی مقدار کچھ ایسی زیادہ نہ تھی۔ الغرض آٹھ ہزار تجربہ کار سپاہی فوج میں بھرتی ہو گئے جنہیں لیوس تھینیس ایتولیاہ ہو کر لے گیا۔ ایتولیاہ میں اُسے سات ہزار اور مل گئے اور اب متحد افواج نے مقدونیہ کے خلاف تھر موپلی کا رخ کیا۔ اس کے علاوہ ایتھنز یوں نے تمام یونانیوں کو دعوت دی کہ وہ مسلح ہو کر آزادی کے علم کے نیچے جمع ہوں۔ ابتدا میں تو بہت سے شمالی یونانیوں نے اس کے جواب میں لبیک کہا۔ چونکہ انہی پاتر کے لشکر کی تعداد صرف پندرہ ہزار تھی اس لئے یونانیوں کو کامیابی کی تھوڑی بہت امید تھی اور یہی وجہ تھی کہ اس جنگ کو ”جنگ یونان“ کہنا کچھ ایسا نامناسب نہیں تھا۔ انہی پاتر کم امید تھے کہ اُسے گرائیروس کی پوری مدد ملے گی، لیکن منوخر الذکر ابھی تک ایشیا ہی میں تھا (جلد ۳، باب ۲۶)۔ انہی پاتر کی قوت کا تمام وکمال دار و مدار اُس کے بیڑے اور وافر خزانہ و وسائل پر تھا، بہر حال ابتدا میں تو سب باتیں حسبِ دلخواہ طے پائیں۔ بیوتی مقدونیہ کے ہمنوا تھے، چنانچہ انہوں نے ساڑھے پانچ ہزار شہریوں اور دو ہزار اجیر سپاہیوں کی فوج کو لے کر اُن کی مدد سے ایتھنز یوں کو شمال کی طرف پیش قدمی کرنے سے روک دیا۔ لیکن لیوس تھینیس فوراً تھر موپلی سے نکل کر اُن پر ٹوٹ پڑا اور انہیں پلائیہ کے میدان میں شکست دے دی۔ اس کے بعد تھر موپلی کے درے پر انہی پاتر کی مختصر فوج کو تھیسالوی سوار کے کئی دغاکی وجہ سے ایتھنز یوں کے ہاتھوں پھر شکست پہنچی اور انہی پاتر کو قلعہ لامیہ میں جو سپرخیوس کی وادی میں واقع تھا، پناہ گزیں ہونا پڑا۔ اُس نے اس قلعے کی نہایت ہی قابلیت کے ساتھ حفاظت کی اور ابتدا میں اپنے حریفوں کو شمال کی طرف بڑھنے سے روک دیا۔ اس وقت

تک یونانیوں کو ہر جگہ کامیابی ہی کامیابی ہوئی تھی، اور اب انھیں یہ خیال پیدا ہوا کہ اپنے ان ہموطنوں کو بھی بغاوت میں شمول کی ترغیب دی جائے جنھوں نے اس وقت تک اس تحریک میں کوئی حصہ نہیں لیا ہے۔ اول تو ایٹھنزی سفیروں نے کوشش کی کہ ہیلوپونیز میں ان کے ساتھ مل جائیں اور جلاوطن دیوس تھیس کی تائید سے انھیں اپنے مقصد میں کامیابی ہوئی۔ لیکن ہیلوپونیزیوں نے زبانی جمع و خرچ کے علاوہ عملاً کچھ نہیں کیا، اور جنگ غیرونیہ کی طرح انھوں نے اپنی شکل بھی نہیں دکھائی۔ شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ اگر کورنٹھوس کا مقدونوی دستہ انھیں ایک خوفناک سدراہ معلوم ہوتا تھا۔ لیوس تھیس نے متواتر چھاپوں کے ذریعے سے لامیہ پر قبضہ کرنا چاہا، لیکن نہ صرف اسے کامیابی ہی حاصل نہیں ہوئی بلکہ وہ خود بھی سیدان کارزار میں کام آیا۔ اس کے بعد بجائے اس کے کہ ایٹھنزی فوکیون کو، جو واقعاً اس عہدے کے لئے مناسب ترین شخص تھا، اس کا جانشین مقرر کرتے، انھوں نے ایک دوسرے شہری مسمی انتی فلیوس کو سپہ سالار مقرر کیا اور ساتھ ہی دیوس تھیس کو بھی جلا وطنی سے واپس بلالیا۔ جس وقت یہ خطاب ساحل ایٹھنزی پر اُترا ہے تو اسے نہایت ہی جوش و خروش سے خوش آمدید کیا گیا، اور چونکہ ابھی تک اس کا جرمانہ ادا نہیں ہوا تھا اس لئے قرار پایا کہ زیوس سوتر کی قربان گاہ کی ترمین پر جو روپیہ خرچ ہوا ہے وہ اسی کے متعلق قرار دیا جائے۔ لیکن اس کے بعد یونانیوں کو جنگ میں کامیابی نہیں ہوئی۔ انتی پائٹر نے پروکاس کی ہدایت کے بموجب کا پادوسیہ یونانیوں کے لئے فتح کرنے کے بجائے لامیہ پر حربہ کرنا مناسب سمجھا، اور اب اس کی مدد کے لئے لیونائٹس بھی آگیا۔ لیکن وہ پہلے ہی حملے میں

مقتول ہوا۔ اب انتی پاتر نے فوراً ہی اُس کے سپاہیوں کو اپنی ماتحتی میں لے لیا، اور اپنی قوت میں اس جدید اضافے کی وجہ سے وہ خیال کرنے لگا کہ وہ لاسیہ کے محاصرے اور تھسلی و مقدونیہ کے میدانوں دونوں کے لئے تیار ہے۔ اب کراتیروس بھی انتی پاتر کے کیسوں میں آگیا، چنانچہ متحدہ افواج کی تعداد دشمن کے لشکر سے بڑھ گئی، اور یہ سب مل کر کراتیروس کے مقام پر یونانیوں پر ٹوٹ پڑے۔ اس لڑائی میں یونانیوں کے طرفدار تھسالونی سوار نے مقدونی سوار کے شکست دی، لیکن آخر کار مقدونی جیتے۔ یونانیوں کو نیا دکھا دیا (۲۲ ق م)۔ اس میں شبہ نہیں کہ یونانیوں کے لئے یہ ایک بڑی روک تھام تھی۔ لیکن اس کا بدل ناممکن نہیں تھا، اور یونانیوں کی مایوسی کی اب بھی کوئی وجہ نہیں تھی۔ لیکن انھوں نے یہی مناسب سمجھا کہ فزلق ثانی سے صلح کے لئے گفت و شنود کی ابتدا کریں، اور جب انتی پاتر نے کمال ہوشیاری سے یہ اعلان کیا کہ وہ یونانیوں کی کسی لیگ کو تسلیم نہیں کرتا بلکہ اس کی بجائے وہ ہر یونانی ریاست سے فرداً فرداً گفتگو کرنے کے لئے تیار ہے، تو لیگ کا خاتمہ کر دیا گیا اور مختلف دستوں نے اپنے اپنے گھر کی راہ لی۔

الغرض تھسلی کا مقدونیہ میں الحاق کر دیا گیا، اور ایتھنز نے بھی دوسری ریاستوں کی طرح علیحدہ گفتگو شروع کر دی۔ اسی دوران میں مقدونی بیڑے نے دریائے اخیس لاؤس کے دہانے پر ایجنی نادائے کے قریب شکست دی اور رھامنوس آکر لنگر ڈال دیا جس کی وجہ سے ایتھنز اور بھی زیادہ خوف زدہ ہو گئے۔ الغرض ایتھنز یوں نے فوکیون کو سفارت پر روانہ کیا، اور دوسری سفارت میں اکادمی کے صدر زیموکراتیس ساکن خالکدون نے بھی، جس کی عزت مقدونی بھی

باب

کرتے تھے، حصہ لیا۔ انتی پاتر کی شرائط نہایت سخت تھیں، یعنی یہ کہ ایٹھنزی مقدونیہ کے مخالف فزلق کے رہبروں کو مقدونیہ کے حوالے کر دیں اور اپنے دستور میں مقدونیہ کی مرضی کے مطابق تبدیلیاں کر دیں۔ آخر کار ایٹھنزی کو ہتھیار ڈال دینے پڑے، لیکن جن مدبروں کو انتی پاتر نے طلب کیا تھا وہ سب کے سب فرار ہو گئے۔ ستمبر ۲۲ ق م میں مقدونی سفیروں نے مونیخہ کے قلعے پر قبضہ کر لیا۔ خود ایٹھنز لوں نے فرار شدہ شہریوں کو سزائے موت کا مستحق قرار دیا، اور انتی پاتر نے ان کی تجویز کی تعمیل کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ ان میں سے بعض (مثلاً ہی پریدیس) انی گینا کے حرم ایاکوس میں گرفتار ہوئے اور انکا بمقام کلیونائے کام تمام کر دیا گیا۔ دیوس تھنیس کا لوریہ بھاگ گیا، جہاں اُس کا تعاقب ایک ایٹھنزی آرخیاں ساکن تھو رخی نے کیا جو انتی پاتر کا مستند علیہ تھا، اور اُس نے دھمکیاں دے کر اور وعدہ وعید کر کے یہ سمجھایا کہ مناسب یہی ہے کہ وہ اس کے ساتھ چلے۔ دیوس تھنیس نے اول تو اُسے اُس کے کمال کے بیکار ضائع جانے کے طعنے دئے اور پھر آخر الامر زہر کھا کر خود کشی کر لی۔ الغرض اس طرح اُن لوگوں کو جن جن کو جنفوں نے آزادی کے احساس کو زندہ رکھا تھا، راستے میں سے ہٹا دیا گیا، اور مقدونیہ کی مخالفت کا جذبہ بالکلیہ مردہ کر دیا گیا۔ اب جبکہ نہ فیلیقوس باقی تھا نہ سکندر، جو تہذیب و تمدن کی نشر و اشاعت کر کے، یہی لوگ ایک نہایت قابل تعریف کام انجام دے رہے تھے۔ انتی پاتر نے دستور ایٹھنزی میں یہ تبدیلیاں کرنی چاہئیں کہ حقوق شہریت آئندہ صرف انھیں ایٹھنز لوں کو حاصل رہیں جو بیس مینا گئے یعنی دو ہزار درہم کی جائیداد پر قابض ہوں، اور اس تبدیلی کو دستور ایٹھنزی کے احیاء کا لقب دیا گیا۔ ان لوگوں میں سے جن کے حقوق سلب



کئے گئے تھے، بہت سے تمھریں چلے گئے۔ اپنے خارجی مقبوضات میں سے ایٹھنز کو اور پوس، امبروس اور ساموس چھوڑ دینے پڑے، اور اُن کے حقدار مالکوں نے آکر اُن پر قبضہ کر لیا۔ ایٹھنز خود لیمنوس پر برابر قابض رہا۔ الغرض یونانیوں کی فن حرب میں وہ مہارت کام نہیں آئی جو انھیں سنین ماضیہ میں حاصل ہو گئی تھی اور ہمارے نزدیک اس ناکامی کا اہلی باعیت فوجی ناقابلیت نہیں بلکہ سیاسی نااہلیت تھی۔ اُن کے اتحاد و اتفاق کا طمطراق ایک واحد حملے کی تاب بھی نہ لاسکا تھا اور مقدونیہ کے قابل ترین دشمن راستے میں سے ہٹا دئے گئے تھے۔ انتی پاتر کو یہ خیال ضرور ہوا ہوگا کہ اگر میرے ممتاز مخالفوں کا خاتمہ کر دیا گیا تو میں محفوظ و مامون ہو جاؤں گا، چنانچہ اب فاتحوں نے اپنے اتحاد کو باہمی مناکحت و ازدواج کے ذریعے سے مستحکم کر لیا یعنی کراتیروس نے انتی پاتر کی لڑکی فیملہ سے شادی کر لی۔

۱۱ جنگ لامیہ؛ ڈروائے سن، ۲، ۱، ۲۹ وغیرہ؛ کرافٹ، Kraftt، پاؤلی کی محیط المحيط جلد ۴، ۲۲ تا ۴، ۴ میں؛ شیفر: "جنگ لامیہ" Schaeffer؛ Der lamische Krieg، گیس، ۱۸۸۶ء۔ نیز دیکھو ہرمان: "ملکت قدیمہ" اشاعت ٹومر Thumser {۱۳۴؛ شیفر: "دیوس تھیس" ۳، ۲۵۱-۲۵۲۔

ایٹھنز یوں کا خود دارانہ حکم جس کی اہمیت کا ڈروائے سن بھی اندازہ کرتا ہے؛ دیودوروس ۱۸، ۱۰۔ نیز مقابلہ کرو "مجموعہ نوشتہائے اٹیکا" C. I. Att. جلد ۲، ۱۸۴۔

لیوس تھیس ایٹھنری تھا؛ دیودوروس ۱۸، ۹۔ اب سے کچھ مدت پہلے عام خیال یہ تھا کہ یہ وہی لیوس تھیس ہے جو فن خطابت اور فن سپہ سالاری میں ممتاز تھا اور جو لاکھ قہم میں مقدونیہ بھاگ گیا تھا (شیفر: "دیوس تھیس" ۱۳۳)؛ لیکن اب اس خیال کا کوئی پیر و نہیں رہا، اور یہاں ہمیں یہ بھی یاد

باب

ایتولہ والوں نے ابھی تک اطاعت قبول نہیں کی تھی چنانچہ

بقیہ ماشیہ رصفوہ گزشتہ رکھنا چاہئے کہ ۳۶۱ ق م کا سپہ سالار شانداب ۳۲۲ ق م میں اتنا بڑھا ہوتا کہ وہ جنگ لامیہ میں کوئی ممتاز حصہ بمشکل لے سکتا؛ دیکھو شیفر: "دیوس تھیس" ۳، ۳۷۵۔ لیکن اس میں بھی شبہ نہیں کہ فوکیون ابھی ۳۲۲ ق م کے قریب ہی قریب پیدا ہوا تھا اور ۳۲۲ ق م میں وہ بہت مہم تھا تاہم لیوس تھیس کے بعد فوکیون اس کا جانشین مقرر ہوا؛ چنانچہ ممکن ہے کہ ۳۲۲ ق م والا لیوس تھیس وہی ہو جس کا ذکر ۳۶۱ ق م میں پڑھنے میں آتا ہے۔

ہی پریوس کا خطبہ جو اُس نے لیوس تھیس اور اس کے ساتھیوں کے جنازے پر پڑھا تھا؛ شیفر: "دیوس تھیس" ۳، ۳۷۵۔

دیوس تھیس کی وفات؛ شیفر: "دیوس تھیس" ۳، ۳۷۴۔ وہ ۱۶ پیناپیسون، اولمپیا ۳۷۱، یعنی ۱۲ اکتوبر ۳۲۲ ق م کو مرا۔ اُس نے اپنے طویل سیاسی زندگی میں فیلقوس کی جس شدت کے ساتھ مخالفت کی اس کی وجہ سے ایٹھنزا اور اُس کے طیفوں کی عزت ہم عصروں اور زمانہ مابعد کے مورخوں کے دل میں پیدا ہو گئی، چنانچہ اُس کا وطن اس کے ساتھ جو کچھ نہ کرتا تھوڑا تھا، گویہ بھی ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ بعض مرتبہ وہ نہایت لغو کارروائیاں کر کے اپنے شہر کو بدنام کرنے میں بھی کسر نہیں چھوڑتا تھا۔ لیکن ہمارے نزدیک اُس کی مقدونیہ کی آخری مخالفت ہر آئین تعریف کے قابل ہے۔ انتی پاتر کے ساتھ جنگ، وہ انتی پاتر جس کا مقصد بالکل وہی تھا جو دیوس تھیس بالکل غلط فیلقوس کے ساتھ منسوب کیا کرتا تھا، یعنی ایٹھنزا کی تسخیر، یہ جنگ نہ صرف انصاف کے مطابق اور مع سرائی کے قابل تھی بلکہ اس جنگ میں کامیابی کی بھی امید تھی، اور اس جنگ میں دیوس تھیس نے جو بھی کوششیں کیں اُن سے اُس کی زندگی کا اختتام نہایت قابل تعریف انداز سے ہوا۔ بڑے بڑے سیاست دانوں،

باب

اب اُن کی باری آئی؛ لیکن ایشیائی معاملات اور سہ سالاروں کے مابین سیادت کے مسئلے کے الجھاؤ نے ہر شخص کی توجہ مبذول کر لی تھی، ذی اقتدار لوگوں کے درمیان جو جھگڑے خفتہ تھے وہ اب بیدار ہو گئے۔ پردکاس چاہتا تھا کہ سلطنت کی وحدت کے اصول پر زور دے جس کا وہ گویا قائم مقام تھا، لیکن اُس کے دوسرے ساتھی اسے پسند نہیں کرتے تھے، چنانچہ اُس کے اور ان صوبہ داروں کے مابین اختلافات پیدا ہو گئے جنہوں نے اپنے اپنے صوبوں میں تقریباً آزاد حکومت قائم کر لی تھی اور محافظ سلطنت کے لئے صرف عام نگرانی کا شعبہ چھوڑ دیا تھا۔ اپنی خود مختاری میں سب سے زیادہ غلوانتی گونوس والی افروجیہ اور بطلیموس والی مصر کو تھا۔ ان میں سے اول الذکر نے کاپادوسیہ کو فتح کرنے کے لئے فوج بھیجا کرنے سے قطعاً انکار کر دیا، چنانچہ یونانیس پہلے سے بھی زیادہ پردکاس کا دوست اور ہم نوا بن گیا اور اُس نے پردکاس کو بہت سی ایسی باتیں بتائیں جو لیونائوس نے اُسے راز میں بتائی تھیں۔ اب انتی پاتر کو معلوم ہوا کہ لیونائوس صرف اسی لئے یورپ نہیں گیا تھا کہ انتی پاتر نے اس سے مدد چاہی تھی بلکہ واقعہ یہ تھا کہ سکندر والی ایپائروس کی بیوہ یعنی سکندر اعظم کی بہن کلیوپاترا نے (جو سیاسیات میں حصہ لینے کی دل سے خواہاں تھی) اُسے شادی کا

بقیہ ماشیہ صنف گزشتہ۔ جسے اڈکول، گلیڈسٹن اور دیوس تھیس کے انفرادی افعال ہمیشہ اعلیٰ ترین نہیں ہوتے، اور جب کبھی وہ اپنے میار سے گرجائیں تو ہمیں انکی تحریک کا پورا پورا احتی حاصل ہے؛ لیکن دیوس تھیس جیسا شخص اپنی زندگی کا خاتمہ ایسے انداز سے کرتا ہے جو اُسکے تمام پیشرو افعال کے مطابق ہے، تو پھر ہم اُسکی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اُس نے ایک اعلیٰ معیار نظر کی قربان گاہ پر اپنے آپ کو چڑھا دیا۔

باب

پیام بھیجا تھا۔ یہ وہ باتیں تھیں جو لیونائاس نے کاپادوسیا کی فتح میں مدد نہ دینے کے عذر کے طور پر یونینس کو راز میں بتائی تھیں۔ اس کے بعد بجائے اس کے کہ لیونائوس یونینس کی براہ راست یا بالواسطہ مدد کرتا، وہ تھوڑے سے سپاہی اور بہت سارے سپاہیوں نے کیریڈکاس کے پاس بھاگ گیا، اور اُس نے واقعات کا صحیح اندازہ کر کے یہ فرض کر لیا کہ اگر کیریڈکاس کو کلیویاترا اور لیونائوس کے راز و نیاز کا علم ہو گیا تو اُسے بہت کچھ مدد مل سکے گی اس لئے کہ جو شخص بھی کلیویاترا کا شوہر ہوگا اس کی اہمیت میں معتد بہ اضافہ ہو جائے گا۔ بہر حال کیریڈکاس یہ قصہ سُن کر یونینس کا دل سے ممتون ہو گیا اور اس کے بعد ہر بات میں اُس کی رائے لینے لگا۔ اس اتحاد کا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں نے مل کر اریار تھیس شاہ کلیکیہ کو مغلوب کر لیا جس کے بعد (سلاطین ق م میں) یونینس کیریڈکاس کے ساتھ کلیکیہ میں رہ پڑا۔ لیونائوس کی موت کے بعد کیریڈکاس نے انتیگونوس کو مقدونیوں کی عدالت کے سامنے حاضر ہونے کا حکم دیا جس سے میراد دراصل خود کیریڈکاس کی فوج کے سامنے انتیگونوس کی حاضری سے نفی تاکہ وہ اپنی حرکات کا جواب دے؛ ساتھ ہی افروجیہ کا راستہ صاف کرنے کی غرض سے اُس نے لاراندہ اور ازاورا کے شہروں پر قبضہ کر لیا جو اُس وقت تک آزاد تھے۔ اس کے بعد وہ اس سے بھی زیادہ پیچیدہ امور طے کرنے کے لئے تیار ہوا جس کی وجہ سے مقدونیوں کے مابین تنازعات پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئے۔

اس وقت تک جملہ امور کا دار و مدار سپہ سالاروں ہی پر تھا، جو ہمیشہ ایک دوسرے سے پر خاش رکھتے تھے اور کسی دوسرے نواح سے ان میں سے کسی کو مدد نہیں ملی تھی۔ لیکن

اب خاندان شاہی میدان سیاسیات پر دوبارہ نمودار ہوتا ہے۔ باب  
واقعہ یہ ہے کہ اگر اس خاندان کے افراد اب بھی خاموش رہتے تو  
یہ یقیناً نہایت تھیر آفریں ہوتا۔ اس طرف پہلا قدم کلیویا ترا نے  
اُس وقت بڑھایا جب اُس نے لیونا توُس کو شادی کا پیام دیا،  
اور اس میں شبہ نہیں کہ اولمپیا س نے بھی اس طرف ضرور اشارہ  
کیا ہوگا۔ لیونا توُس کی موت کے بعد یہ بوڑھی ملکہ میدان سیاسیات  
میں علی الاعلان نمودار ہوئی ہے اور اب کلیویا ترا کو پردکاس  
کے سامنے پیش کرتی ہے۔ اس سے ذرا پہلے پردکاس نے انہی پاترا  
کی بیٹی نقیہ کے ساتھ شادی کی تھی، لیکن ظاہر ہے کہ یہ دوسرے  
نکاح کے منافی نہیں ہو سکتی تھی اور اولمپیا س پردکاس کے  
فائدے ہی کو ملحوظ رکھنے پر مجبور تھی۔ لیکن قبل اس کے کہ وہ اس  
مسئلے کو طے کرے، اسے ایک اور اشکال کا سد باب کرنا  
ضروری تھا۔ خاندان شاہی کی بیگمات میں اولمپیا س اور  
کلیویا ترا سے زیادہ کوئی حوصلہ مند نہ تھی۔ فیلقوس کی بیٹی سی نانا  
جو امین تاس کی بیوی تھی اور جو موخر الذکر کے باپ پردکاس  
کی موت کے بعد ۳۵۰ ق م میں دعویٰ ارتخت و تاج ہو سکتی تھی،  
اپنی بیٹی یوریدیس کا فیلقوس ارمیدایوس کے ساتھ نکاح کر کے  
اسے ملکہ متحدہ بنانا چاہتی تھی، اور اگر اُس کی چال چل جاتی تو  
اس کا رتبہ اولمپیا س کی بیٹی سے پردکاس کے ساتھ نکاح کرنے  
کے بعد بھی بڑھا ہوا ہوتا۔ ظاہر ہے کہ پردکاس اس مناکحت کے  
خلاف تھا، اس لئے کہ فیلقوس جیسے نیم خبطی بادشاہ کا ایک  
چالاک عورت کے ساتھ شادی کرنا خالی از خطرہ نہ تھا۔ الغرض  
جب سینانہ یوریدیس کو لے کر فوج سمیت تھریس میں ہو کر ایشیا  
آئی تو پردکاس نے اپنے بھائی الکستاس سے اُس پر حملہ کرا دیا اور  
اُس نے سینانہ کے ٹکڑے اڑا دیے۔ لیکن اس کی کامیابی کا

باب

اس جگہ خاتمہ ہو گیا، اور اُس کے سپاہیوں نے اُسے مجبور کیا کہ وہ یوریدیس اور بادشاہ کی مناکحت میں مانع نہ ہو۔ بہر حال اسکے بعد اُس نے خود بھی اپنے نکاح کا معاملہ آگے بڑھایا اور فوراً کلیہ پاترا سے نکاح کر لیا جو اُس وقت ساردس میں مقیم تھی۔ اُس کی دوسری منکوہ یعنی انتی پاتر کی بیٹی اب اپنے ماتھے چلی گئی۔

ان سب واقعات نے مقدونیوں کے باہمی تنازعات میں اور بھی اضافہ کر دیا۔ سپہ سالاروں کے جھگڑوں کی شدت خاندان شاہی کے جھگڑوں کی وجہ سے بڑھ گئی، اور اگر بالفرض اول الذکر میں کمی بھی ہو گئی ہوتی تو ثانی الذکر انھیں المضاعف کرنے کے لئے بالکل کافی تھے۔ خاندان شاہی میں اولمپیاں اور یوریدیس، جو دو مختلف شاخوں کی قائم مقام تھیں، ایک دوسری کی نہایت سختی کے ساتھ مد مقابل بنی ہوئی تھیں۔ سپہ سالاروں میں پردکاس یونینس کے علاوہ سب ہی کا مخالف تھا۔ اب پردکاس نے اولمپیاں کے ساتھ رشتہ پیدا کر لیا، اور یوریدیس ارمی دیوس کی بیوی بن گئی۔ ابتداء میں تو ان باتوں کی وجہ سے پردکاس کی حیثیت میں، جس نے سینانہ کو نوک شمشیر سے علحدہ کر دیا تھا، اس قدر اضافہ ہو گیا کہ انتی گونوس اٹھارے سے نکل آیا اور اولمپیاں کے مخالف انتی پاتر کے پاس بھاگ گیا۔ انکا دوسرا نتیجہ یہ ہوا کہ پردکاس کو اپنی کامیابی کا پہلے سے زیادہ یقین ہو گیا، اور وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ جس طرح اُس نے اپنے ایک مد مقابل کا خاتمہ کر دیا تھا اسی طرح وہ اپنے دوسرے حریف کو بھی انجام کو پہنچائے گا۔ بطلمیوس، صوبہ دار مصر، اتنا ذی اقتدار ہو گیا تھا کہ اُس نے سر نہ تنک کو محض اپنے قوت بازو سے فتح کر لیا تھا، چنانچہ اُس کی سرکوبی بھی لازم تھی۔ لیکن چونکہ عقلمند بطلمیوس نے انتی گونوس سے بھی کم شکایت کا موقع دیا تھا



باب

یونینس پر مغرب کی جانب سے انتی پاترو کراتیروس نے اور مشرق کی طرف سے ارمنستان کے صوبہ وارنیو بطلمیوس نے حملہ کر دیا۔ اُس نے سب سے پہلے تو نیو بطلمیوس کو شکست دی جس پر اُسے انتی پاترو کراتیروس کے پاس پناہ لینا پڑی۔ اس کے بعد انھوں نے یہ انتظام کیا کہ انتی پاترو کلیکیہ روانہ ہو اور کراتیروس یونینس سے لڑنے کے لئے نیو بطلمیوس کے ساتھ آگے کو بڑھے جس سے اصلی مقصد یہ تھا کہ کارڈیہ والے کا قلع قمع تھا کراتیروس بغیر انتی پاترو کی مدد کے کرے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر یونینس کے مقدونی سپاہیوں کو معلوم ہو جاتا کہ ہر دلعزیز کراتیروس اُس کی مخالفت کر رہا ہے تو وہ اپنے کماندار کو وہاں کا وہیں چھوڑ دیتے، چنانچہ یونینس نے برابر اپنی فوج سے یہ چھپائے رکھا کہ اُنکا مقابل کون ہے۔ فریقین میں جو فیصلہ کن جنگ ہوئی اُس میں یونینس کا سوارہ منظم و منصور رہا، اور گو اُس کے دشمن کا مقدونی جتنے کی کمر ٹوٹ نہ سکی تاہم کراتیروس اور نیو بطلمیوس دونوں لڑائی میں کام آئے اور سیدان آخر کار یونینس ہی کے ہاتھ رہا۔ جتنا جواب بے سراسرہ گیا تھا، پر دھکاس سے جالا اور اُس کی وفاداری کا وعدہ کر لیا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ لارندہ و ازور کی تسخیر؛ دیودوروس ۱۸، ۲۲؛ ان کے محل وقوع کے لئے دیکھو سٹیریٹ کے ”ہیم ولف“ کے لئے کیمپرٹ کا نقشہ، بوسٹن، ۱۸۸۵ء۔ نیز دیکھو نیزے ۱، ۲۱۲ تا ۲۲۳۔ ص ۲۸ Art. Succ. معلوم ہوتا ہے کہ بطلمیوس نے فوج کے تھپیے کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔ سکندر کا دفن نیزے ۱، ۲۱۷۔ اُس کی لاش کو بجائے زیوس عمون کے میم فیس لائے اور یہاں سے اسکندریہ لے گئے۔

تری پارادیسوس کے انتظامات؛ دیودوروس ۱۸، ۳۹ مقابلہ کروسانو کا سلام جس کا حوالہ حاشیہ میں دیا گیا ہے، جیکب جوبل ایشیائی صوبوں کی حالت ہی ہرگی جہاں لائی صوبوں کی تھی۔



لیکن اس سے مقدونویوں کا واحد مقصد یہ تھا کہ وہ اپنے آپ کو ایک مشکل سے نکال لیں، اور جب خطرہ فرو ہو گیا تو وہ نکل کر سیدھے اسی پاتر کی طرف چل دئے۔ ان تمام واقعات سے یونانیوں کو نظر آ گیا کہ اگر انھیں مسلسل فتوحات حاصل نہیں ہوئیں تو ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔

لیکن مصر میں نتیجہ بالکل خلاف امید نکلا۔ یہاں پردکاس خود اپنے بل بوتے پر لڑائیاں لڑ رہا تھا۔ جب بطلیموس خط دریا کے نیل کی نہایت فراست اور بہادری سے حفاظت کر رہا تھا تو پردکاس اپنے سپاہیوں کی قوت کو بیکا جمع کر کے اپنے سپاہیوں کی قوت کو زائل کر رہا تھا، اور آخر کار خود اسی کے افسروں نے جن میں سلیوکوس بھی شامل تھا، اُسے قتل کر دیا۔ اب مقدونوی فوج سب کی سب بطلیموس کی مطیع ہو گئی، اور اگر ان کی چلتی تو اُسے یقیناً متولی سلطنت کا رتبہ حاصل ہو جاتا۔ لیکن اُس نے یہ خطرناک عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا، اور اپنی جگہ دو شخصوں کی سفارش کی، یعنی فیشون ساکن مدیہ کی اور سپہ سالار ارھی دیوس کی، چنانچہ اب ان دونوں کو مشترکاً متولی سلطنت بنا یا گیا۔ اب تولیت محض برائے بیت رہ گئی، اور یونانیس کی فتوحات بالکل بے کار ثابت ہوئیں، اس لئے کہ بغیر کسی مقدونوی کی صیانت کے یہ کار دیہ والا کسی شہار و قطار میں نہیں تھا۔ آخر کار اسلمہ ق م میں اُس کے اور پردکاس کے بعض دوستوں کے خلاف نبرائے موت کا حکم سنا دیا گیا۔ بعض خلفشاروں کے بعد جس کی بانی مہانی یوریدیس تھی، فیشون اور ارھی دیوس کی جگہ ملک شام میں معمر انتی پاتر متولی بنا یا گیا، اور وہ اور انتی گونوس دونوں اسی ملک کی طرف روانہ ہوئے۔ گوانتی پاتر یوری دیس کے دشمن کا

باب

باب

دشمن تھا، لیکن اس بیچین عورت نے، جس نے اپنے افعال سے یہ دکھا دیا تھا کہ اُس میں سیاسی قابلیت اتنی نہیں تھی جتنا سیاسیات کا شوق، اُسے تقریباً معزول کر دیا۔ لیکن انٹی گونوس کی مدد سے وہ اپنے نئے عہدے سے برابر چمٹا رہا اور آخر کار مقدونی جتنے نے اُس کے تقرر کی توثیق کر دی۔

۳۲۰ ق م میں تری پارادیسوس میں اعزازوں اور ولایتوں کی جدید تقسیم کی گئی، اور اس تقسیم میں سب سے نتیجہ خیز بات یہ ہوئی کہ بابل اسیلوکوس کو تفویض کیا گیا۔ علاوہ ازیں انٹی گونوس سپہ سالار بنایا گیا، کا سندر خلیا رخ رہا، انٹی گنیس آگریر اس پدائے کے حبش کے کماندار کو ملک سوس ملا، نکاتور کو کا پادوسیہ، فیشون کو مدیہ کا صوبہ اور شرقی صوبوں کی کمان تفویض ہوئی۔ اس تقسیم کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب علاوہ مختلف صوبہ داروں کے اور تمام سلطنت کے منتظم کے ایک خلیا رخ، ایک سپہ سالار، ایک سپہ سالار صوبجات شرقی، ایک کماندار حبش کا اضافہ ہوا جن میں سے خلیا رخ کے سوائے ہر ایک کے متعلق ایک ایک صوبے کا انتظام بھی رکھا گیا۔ اس سے کرپے اور نیم چڑھے کی مثل صادق آگئی، اس لئے کہ اب جدید مسئلہ زیر بحث یہ ہو گیا کہ سپہ سالاروں کو صوبہ داروں کے خلاف اور صوبہ داروں کو خلیا رخ کے خلاف کیا کیا حقوق حاصل ہوں گے؛ ظاہر ہے کہ ان دونوں سوالوں کا جواب صرف میدان جنگ ہی میں دیا جاسکتا تھا۔ انٹی پاتر اس افراتفری کے اضافہ کرنے میں ممد نہیں ہوا، بلکہ اُس کے طرز عمل کو خود اُس کے میلانات اور پردکاس کے حالات نے گویا متعین کیا۔ اگر پردکاس نے اپنی تولیت کے زمانے میں بہت کچھ چلت پھرت دکھائی تھی تو معمر انٹی پاتر اس کا بالکل عکس ثابت ہوا تھا، اور اُس نے

اب ان سب توقعات کو گویا پورا کر دکھایا تھا جو اُس کے تقرر کے وقت اُس کے ساتھ وابستہ کی گئی تھیں۔ اُس نے اپنی توجہ کلیہً مقدونیہ اور یونان پر مبذول رکھی، اور ایشیا کے لئے کچھ نہیں کیا۔ وہ اس بات سے اچھی طرح سے واقف تھا کہ اب سکندر کی موت کے بعد اُس کی عظیم الشان سلطنت کے قیام کی اس سے بھی کم امید تھی جتنی اُس کی زندگی کے دوران میں۔

صرف ایک شخص نے اس سلطنت کے بقا کی کوشش کی، اور یہ یونینس تھا۔ یونینس دراصل اُس نظام سے باہر تھا جو سب سالاروں نے تیار کیا تھا۔ اُسے سترائے موت کا ستحق گردانا گیا ہو، لیکن اُس پر قابو پانا دوسری بات تھی، اور یہ کچھ آسان کام نہیں تھا۔ اگر پردکاس کے تمام پیر و اُس کا حکم مان لیتے تو میدان یقیناً اُس کے ہاتھ رہتا، اس لئے کہ اُس نے اپنے افعال سے یہ ثابت کر دیا تھا کہ وہ سکندر کے سب سے عقلمند جانشینوں میں سے ہے۔ لیکن کسی نے کھلے دل سے اس کی مدد نہیں کی، اور بالآخر اُس کا زوال یقینی ہو گیا۔ اُس کے لئے سب سے مشکل کام یہ تھا کہ مقدونی سپاہیوں کو مقدونی سپہ سالاروں

۳۵ یونینس؛ نیزے، ۱، ۲۲۵ نوراکے محل وقوع کا (جس کا نام استرابو کے نزدیک نیرواسوس پڑ گیا) ابھی تک تعین نہیں ہوا۔ ہملٹن اور سٹیمرٹ ("سفرنامہ" Starret: Journey بوسٹن، ۱۸۸۸ء صفحہ ۳۲۲۔ یہ زنجبار کلیسیا کے بلند تر قلعے کا نام ہے جو ارگایوس نامی پہاڑ کے جنوب و مغرب میں واقع ہے؛ لیکن ریمزے Ramsay کے نزدیک یہ ذرا زیادہ مغرب میں ہو گا۔ As Min. ۳۰۸ اور اس انتاج میں اس کا دار و مدار استرابو ۱۲، ۵۳ پر ہے۔ انٹیگونوس الکسانس کو پسیدیا میں نیچا دکھاتا ہے؛ نیزے، ۱، ۲۳۱۔ یونینس نوراکے سے فرار ہوتا ہے؛ ایضاً ۲۳۸۔

باب

کے خلاف لڑائے، چنانچہ انھوں نے اُسے بہت سے مواقع پر  
دغا دی اور آخر کار انھیں کے فریب سے اُس کا کام تمام ہوا۔  
اُس نے اپنے قدم ایشیا میں اُس وقت تک جمائے رکھے جب تک  
کہ انتی گونوس سپولونڈیس کو، جو یونینس کے سوار کے کا ایک  
افسر تھا، رشوت نہ دے دی چنانچہ عین لڑائی کے ہنگامے میں  
وہ انتی گونوس کی طرف چلا گیا جس کی وجہ سے (۳۲۰ ق م میں)  
یونینس کو شکست ہو گئی۔ یونینس نے ارمنستان بھاگ جانے کی  
کوشش کی، لیکن اس کا راستہ روک دیا گیا اور وہ لیکاؤنیہ اور کاپادوسیہ  
کے درمیان نورانامی ناقابل تسخیر قلعے میں پناہ لینے پر مجبور ہوا۔ یہاں  
انتی گونوس نے اُس سے گفت و شنود شروع کی، لیکن باہمی مفاہمت  
کی کوئی شکل نظر نہیں آئی۔ انتی گونوس کے ساتھ سمجھوتہ کرنے پر  
غالباً یونینس انتی پاتر کے پاس چلے جانے کو ترجیح دیتا تھا، اور  
اسی مقصد کے حصول کے لئے اُس نے سب سے روٹی موس ساکن کاریہ  
کو یورپ روانہ کیا۔ اسی دوران میں ایشیا میں حالات و واقعات  
نے مستقل صورت اختیار کرنی شروع کر دی یعنی انتی گونوس نے  
پسیدیا اور بطلیموس نے شام پر قبضہ کر لیا۔ الغرض اگر یونینس کے  
خاتمے کو نظر انداز کر لیا جائے تو اُس وقت ایشیا اور یورپ دونوں میں  
مقوڑا بہت امن و امان پیدا ہوا ہی تھا کہ ۳۱۹ ق م میں انتی پاتر کی  
کی موت کی وجہ سے بساط سیاست میں از سر نو پیچیدگیاں  
پیدا ہو گئیں۔

۳۱۹ انتی پاتر کا اختتام؛ ذرا کے سن ۱۷۷، ۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۷۱، ۱۷۰، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۷، ۱۶۶، ۱۶۵، ۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۵۸، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱، ۰، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲

انتی پاتر نے اپنے بیٹے یعنی خلیارخ کا ساندرو کو اپنا جانشین مقرر کرنے کی بجائے اپنے ایک پرانے فوجی ساتھی کو نامزد کیا جس کا نام پولیس پرخون یا پولی پرخون تھا، اور جو مقدونیہ کے مغربی صوبے یعنی تیم فایہ کا باشندہ تھا۔ ظاہر ہے کہ اسے نام نہاد مرکزی اقتدار میں مزید کمی پیدا ہو گئی۔ انتی پاتر کو تمام مقدونیہ کی قوم و فتن کی نظر سے دیکھتی تھی، اور اگر وہ چاہتا تو مرکزی انتظام کے لئے بہت کچھ کر جاتا، لیکن پولیس پرخون کا مقدونیہ سے باہر مطلق کسی قسم کا اثر نہیں تھا، اور مقدونیہ میں بھی اسے بہت کم لوگ مانتے تھے۔ انتی پاتر کو یقیناً اس قسم کی صورت حال کا علم ہو گیا۔ کاساندر اپنی توہین و تذلیل کا خار کھائے ہوئے تھا، لہذا وہ اپنے باپ کے مرنے ہی انتی گونوس کے پاس چلا گیا تاکہ ایشیا میں مقیم کراپے حریف پولیس پرخون کی مخالفت کرے۔ یہ گویا ایک نئی ہڈی تھی جو سپہ سالاروں اور مقدونیوں کے سامنے پھینک دی گئی تھی۔ پولیس پرخون نے اپنے چاروں طرف مدد کے لئے دیکھا، اور کہیں کہیں سے اُسے مدد مل بھی گئی۔ سب سے پہلے تو اُس نے یونانیوں کے سامنے ہاتھ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ پولیس پرخون کے سپرد ہوا، لیکن اس "دلی" کے فرائض خود اُسپر چھوڑ دئے گئے، اور یہ ویسے بھی فطرتاً مناسب تھا کہ جس کسی کو اس کے کام میں عملی دلچسپی نہ ہو وہ اُس کی طرف مطلق توجہ نہ کرے۔

فوکیوں کا خاتمہ؛ ڈروائے سن ۲۰۱، ۲۰۲ وغیرہ جہاں پلوٹارک کی "حیات فوکیوں" ۳۲ وغیرہ کا اتباع کیا گیا ہے؛ دیودوروس ۱۹، ۱۰۰؛ فیوس؛ پولی اسے نوس ۳، "Ael. V. H. ۴، ۳۔ نیز مقابلہ کردہ ہرمان ٹومز؛ "ملکت قدیمہ" ۱۳۴، اور نیز ۲۳۳۔

فوکیوں حق پرست مدبروں کیلئے گویا ایک نوہ تھا اور ہر طرح کی فضول خرچی کا بڑا انتقام تھا؛ لیکن اُس میں انسانوں کا رہبر بننے کی قابلیت نہیں تھی۔

باب

پھیلایا۔ یونانیوں کے ساتھ سکندر کے جانشینوں نے اتنا بُرا سلوک کیا تھا کہ اب انھیں پولیس پر خون بسا غنیمت معلوم ہوا، گو اس وقت تک اس نے اُن سے محض وعدے و وعید ہی کئے تھے۔ شاہ فیلقوس کے نام سے پولیس پر خون نے اعلان کیا کہ یونانی اپنے اُن پرانے دستوروں کو از سر نو رائج کر سکتے ہیں جو سکندر کے زمانے میں نافذ تھے؛ اس کے علاوہ جلاوطنوں کو واپس آنے کی اجازت مل گئی اور ایٹھنر سے ساموس کے الحاق کا وعدہ کر لیا گیا اس طرح اُس نے گویا ہر فریق کو خوش رکھنے کی کوشش کی اور یہ اسے خیال بھی پیدا نہیں ہوا کہ اُس کے مختلف وعدے ایک دوسرے کے موافق ہیں یا منافی۔ چونکہ کا سندر عدیدی دساتیر کی طرف مائل تھا اس لئے اس اعلان میں گویا عمومیوں ہی کو مخاطب کیا گیا تھا، اور ہم عنقریب دیکھیں گے کہ آخر اس کا کیا نتیجہ نکلا۔ اس کے بعد وہ اولمپیاں کی طرف متوجہ ہوا، جو اس وقت ایپائروس میں سکونت پذیر تھی، اور اس طرح اُس نے پردکاس کے قدم بہ قدم چلنے کی کوشش کی۔ اولمپیاں اور انتی پاتر کی کبھی نہیں بنی تھی، اور اسی لئے اس کے واسطے کا سندر کے مخالفوں کا ساتھ دینا ضروری تھا۔ جیسے ہی ہوا۔ بہر حال پولیس پر خون کو جو مدیونائیوں اور اولمپیاں کی طرف سے دی گئی وہ اُس کے کسی کام نہیں آئی۔ یونانی اس بات کو اچھی طرح سے جانتے تھے کہ وہ دوسرے مقدونیوں سے زیادہ ان کا دوست نہیں ہے، رہی اولمپیاں، تو اُس کے پاس اول تو سرے سے مادی قوت تھی ہی نہیں، دوسرے اگر پولیس پر خون کی وجہ سے وہ گمنامی سے نکل بھی آئی تو اسے یوریدیس کی علانیہ مخالفت کے واسطے تیار رہنا پڑے گا۔ یہ بالکل ناممکن معلوم ہوتا تھا کہ کوئی شخص ایک طرف تو اولمپیاں کی رہبری قبول کرے اور دوسری جانب خود یوریدیس

کے شوہر کے نام سے حکومت بھی کرے، جو دونوں بادشاہوں میں اکیلا صحیح الذہن سمجھا جاسکتا تھا۔ ہم عنقریب دیکھیں گے کہ اس تجربے کو سخت ناکامی ہوئی۔ لیکن فی الفور تو اولمپیاں کی خلیت کی وجہ سے اس ملک (یعنی ایشیا) میں مقوڑی بہت تبدیلی ہوئی جہاں پولیس پر خون کی مادی قوت کا اثر نہیں تھا۔ یہاں اولمپیاں اُس کے ادرویونیس کے مابین مفاہمت کرنے کیلئے بیچ میں پڑ گئی۔ ان دونوں نے بہادر یونیس سے کہا کہ تم یورپ میں پولیس پر خون کی مدد کرو، ورنہ ایشیا میں انٹی گونوس کے خلاف شاہ فیلقوس اور شاہ سکندر کی پشت پناہی کرو۔ اس کے ساتھ ہی جیش خاص یعنی آرگی راس پدائے کی کمان اور خزانہ عامرہ کے خرچ کرنے کا اختیار (جو اُس وقت تک کلیکیہ کے پہاڑی قلعہ کینوا میں تھا) اُس کے تفویض کیا گیا کہ رومیہ والے کسے لئے یہ اختیار گویا چھپرہ بھاڑ کر آئے اور ان سے اُسے وہ سب باتیں حاصل ہو گئیں جو وہ انتی پاتر سے حاصل کرنا چاہتا تھا۔ ہمیں یہ معلوم نہیں کہ آیا اسے ان شرائط کا علم نوراہی میں ہو گیا تھا یا نہیں، لیکن وہ وہیں مقیم تھا کہ اُس کے پاس اُس کے دوست ہتے رونیوس کے ذریعے سے انٹی گونوس سے مزید گفت و شنود شروع ہوئی جن کے ذریعے سے اُسے یہ علم ہوا کہ انتی پاتر کی موت کے بعد سیاسی بساط میں متعدد تبدیلیاں ہو گئی ہیں۔ اُس نے جزوی ترمیمات کے بعد جمہور شرائط منظور کر لیں، جس پر اُسے نوراہی سے نکلنے کی اجازت مل گئی۔ یہاں سے نکلنے کے بعد اُس نے اعلان کر دیا کہ وہ ایشیا میں حقوق شالانہ کی حفاظت کرے گا، اور چونکہ اولمپیاں اور پولیس پر خون کے باہمی مخالف نے اگرچہ اس پدائے پر یقیناً اثر ڈالا ہو گا اس لئے انھوں نے اب یونیس کو اپنا سردار تسلیم کر لیا۔ اب اُسے لازم تھا کہ اپنی قسمت کو مضبوطی

بایں

باب

کے ساتھ پکڑے رہے اور جیش کی مشتبہ وفاداری کو مستقل  
 شکل دے دے۔ اس میں اُس نے بڑی بڑی ترکیبیں چلائیں۔  
 اُس نے اپنے عہدہ داروں سے کہا کہ سکندر اُس کے پاس  
 خواب میں آیا ہے اور اُس نے خواہش ظاہر کی ہے کہ وہی  
 برابر سپہ سالار بننا رہے۔ اس لئے اُس نے ہدایت کی کہ ایک  
 خیمہ آویزاں کیا جائے اور اُس پر ایک سنہری تخت رکھ کر اُس پر  
 شاہی اعزاز و مراتب کے نشانات رکھ دئے جائیں تاکہ فوج والے  
 ہر صبح کو اس ڈیرے میں جا کر سکندر کے نام کا ہون کریں اور اُسے  
 روحانی اثرات کے تحت اپنے جملہ امور انجام کو پہنچائیں۔  
 سپاہیوں نے اُس کی ہدایت کو منظور کر لیا اور کچھ مدت تک  
 برابر اُس پر عمل کرتے رہے۔ ساتھ ہی روز بروز اُن کے دل پر  
 خود یونانیس کی قابلیت کا اثر بڑھتا گیا، اور ابتدا میں اُنھوں  
 نے دل کھول کر اس بے غرض عقلمند اور ملنسار سپہ سالار کا کہنا  
 مانا۔ اُس نے ایک لشکر بھی جمع کر لیا۔ انہی گونوس نے چاہا کہ اُسکے  
 سپاہیوں کو اُس سے برگشتہ کر دے، لیکن وہ اُن کے بیچ میں آیا  
 اور اعلان کیا کہ بھائیو، میری جان تمھارے قبضے میں ہے، لیکن  
 مجھے تم سے دُور ہر بھی خوف نہیں۔ اس کا سپاہیوں پر بہت برا  
 اثر پڑا اور کم از کم فی الوقت تو وہ برابر اُس کے وفادار رہی رہے  
 (سکندر ق م)۔

اسی اثنا میں یورپ میں عجیب و غریب واقعات رونما  
 ہو رہے تھے۔ پولیس پر خون کے اعلان سے ایتھنز میں شورش  
 کی سی کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔ اعمیانی حکومت کا دار و مدار جو قوتوں  
 کی سرکردگی میں تھی، نکانور اور اُس کے کا ساندری جیش پر تھا  
 جو مؤبنی خیال میں مقیم تھا، لیکن خاص ایتھنز میں ایک بھی غیر ملکی  
 سپاہی نہیں تھا، جس کی وجہ سے پولیس پر خون کے اعلان کی وجہ سے



جو تہ تیغ پیدا ہوا تھا اُس کا اظہار ملن تھا، بالخصوص اُس وقت جب اُس کا بیٹا سکندر ایٹھنہ کے قریب پہنچا۔ اب نکاتوں نے پرائیوس پر بھی قبضہ کر لیا، اور چونکہ عام خیال کے بموجب فوکیون کو اُسے باز رکھنا چاہئے تھا اس لئے اُس کی (یعنی فوکیون کی) حیثیت میں پہلے سے بھی زیادہ زوال آگیا اسے عہدہ استراتی گوس سے ہٹا دیا گیا، اور وہ خود سکندر کے پاس چلا گیا جس نے اُسے اسپینیاپ کے پاس تھرموپلی کے قریب فارسی گائے کے مقام کو روانہ کر دیا۔ یہاں ایٹھنہ کے عمومی گروہ کی طرف سے سفارت بھی آئی، اور شاہ فیلقوس کے روبرو سفیروں اور فوکیون کے درمیان جو مکالمہ ہوا اس کے بعد مستولی نے فوکیون اور اُس کے دوستوں کو پابجوالاں جواب دہی کے لئے ایٹھنہ بھیج دیا۔ یہاں پہنچ کر لوگوں نے اس بوڑھے سپہ سالار کو سزائے موت کا مستحق ٹھہرانا، اور (سلسلہ قلم) میں اُسے زہر کا پیالہ پینا پڑا۔ اُس شخص کی موت جس نے اپنی تمام عمر شہر کی وفاداری اور خدمت میں صرف کر دی تھی، اور جس کی عمر اب اسی سال سے متجاوز تھی، ایٹھنہ کے نام پر ایک نہایت ہی بد نما داغ ہے۔ اس سے قاتلوں کو بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچا، اس لئے کہ کاساندر نے ایٹھنہ کا پیچھا اب بھی نہیں چھوڑا۔ اُس نے اٹیکا آکر پولیس پر خون کو ایٹھنہ کے بندر گاہ پر قبضہ کرنے سے روک دیا۔ پولیس پر خون نے سمجھا کہ شاہ اُسے پیلوپونیز میں زیادہ کامیابی حاصل ہو سکے، لیکن یہاں میگالوپولس کی عریدی حکومت نے اُسے شہ دے دی اور اس کے علاوہ اُس کے بیڑے کو نکاتور کی سیادت میں اتنی گونوس اور کاساندر نے بیزنطہ کے قریب شکست دے دی۔ آخر پولیس پر خون کی یہ حالت ہو گئی کہ اُس نے یہی غنیمت سمجھا کہ وہ مغربی مقدونیہ میں دشمن کے خلاف قدم جمائے رکھے، ایٹھنہ

باب

از سر نو کا سندر کے اقتدار میں آگیا، جس نے فوراً ٹکا نور کو، جسے وہ خطرناک سمجھتا تھا، موت کے گھاٹ اتارا اور اس کے بعد مشائی فلسفی دیمتریوس ساکن فالیرون کو اپنا قائم مقام مقرر کر کے خود مقدونیہ کی راہ لی۔ (۱۸۱ ق م) دیمتریوس نے بالکل ایک عقل مند دنیا دار کی حیثیت سے اپنے مادی فائدے، شہر کے مفاد اور اپنے آقا کی سود و ہیود کو پیش نظر رکھ کر دس سال تک حکمرانی کی۔ ہم بہت جلد پھر اُس کی طرف رجوع ہوں گے۔

خاندان شاہی میں ایسے مرد تو نہ تھے جو ایک دوسرے کے مد مقابل بنتے، لیکن اس قبیلے کی عورتوں کی باہمی حسد کی وجہ سے سرزمین یورپ میں اُس کا بالکل خاتمہ ہو گیا، اور اس کے دعاوی کے آخری پشت پناہ کے خاتمے کی وجہ سے ایشیا میں بھی اُس کا نشان باقی نہ رہا۔ اولمپیاں اور یورپی دیس کا برتاؤ جہنم اس قسم کا تھا جیسے فریڈے گنڈے اور برکون بلڈ نے کیا تھا، اور یہ دونوں اُن سے بہت کچھ مشابہ تھے۔ یورپی دیس نے فطرتاً پولیس پر خون اور اولمپیاں کی باہمی مخالفت کے خلاف اپنے غصے کا اظہار کیا؛ پولیس پر خون کو وہ ایک بیکار شخص سمجھتی تھی

۷۷ میں نے دیمتریوس کی حکومت پر باب ۲ میں بحث کی ہے۔ رسمی طور پر اس کا ایٹھنز یوں ہی نے انتخاب کیا تھا؛ ”مجموعہ نوشتہ جات ایٹیکا“ C. I. A. ۲، ۵۸۴ = کس ۱۳۹؛ مقابلہ کر دیو دوروس ۱۸، ۷۴۔ کیو ہلر کے خیال میں اس کا خطاب ”ایپی ستائیس“ یا ”پرو ستائیس“ تھا۔ دوسون نے براخی لاس کو اس پر مامور کیا تھا؛ اس کا خطاب پولی بیوس ۲۰، ۵ کے نزدیک ”ایپی ستائیس“ تھا۔ دیو دوروس (۱۸، ۷۴؛ ۲۰، ۴۵) دیمتریوس کو ”ایپی میلی تیس“ یعنی ”فتنم“ قرار دیتا ہے۔

اور اُس کا خیال تھا کہ اُس میں کوئی کام انجام دینے کا مطلق مادہ  
 نہیں ہے۔ وہ جا کر کا سندر سے مل گئی جس نے ایٹھنر میں  
 اپنی قابلیت کا ثبوت دیا تھا اور اُسے فیلقوس سے متولی سلطنت  
 مقرر کر دیا۔ اس کا گمان تھا کہ اُس کے ہاتھ میں اب تک ترپ  
 کا پتہ موجود ہے جسے کھیل کر وہ بازی لیجائیگی۔ متولی سلطنت  
 مقرر کرنے کا یہ تیسرا طریقہ تھا، اس لئے کہ پرد کا س اور انتی پاتر  
 کو تو فوج نے مقرر کیا تھا، پولیس پر خون کو انتی پاتر نے اور  
 اب کا سندر کے تقرر کا باعث نیم خطبی بادشاہ اور اس کی  
 بیوی تھے! معلوم ہوتا ہے کہ اپنی مسلسل چالوں کے ذریعے  
 سے یوریدیس نے سب ہی کو اپنے آپ سے متنفر کر دیا تھا،  
 اور ان سب میں سب سے زیادہ متنفر کا سندر تھا۔ پہلے تو  
 یوری دیس نے انتی پاتر کے خلاف سازش کی تھی، اس کے بعد  
 پولیس پر خون کی مدد قبول کر لی تھی، جو کا سندر کا دشمن تھا، اور  
 موخر الذکر کو معلوم تھا کہ اگر وہ اب پھر کا سندر کی طرف متوجہ  
 ہوئی تو پھر وہ اتنی ہی جلد اُس سے برگشتہ بھی ہو سکتی ہے، چنانچہ  
 کا سندر بھی اُس کا رہن منت نہیں تھا۔ جب تک کا سندر  
 مقدونیہ میں رہا، اُس وقت تک وہ بالکل محفوظ تھی، لیکن جب  
 وہ پھر یونان کی طرف گیا اور تھبز کا از سر نو احیا کیا اور مشرق میں  
 اپنی سیادت کا سکہ بٹھایا، اور جب اُدھر نیم ایپاروسی پولیس پر خون  
 اور اُس کے پر و مغرب میں اپنا حکم چلا رہے تھے تو یوریدیس کی  
 قسمت پر ٹھٹھک گئی اور اُس کا خاتمہ قریب آگیا۔ اولمپیاس  
 ایپاروس سے مقدونیہ آئی اور یوری دیس ایک فوج لے کر  
 اُس سے لڑنے کے لئے نکلی۔ لیکن کوئی ایسا وفادار مقدونی  
 ملنا نامکن تھا جو سکندر کی والدہ پر اپنے ہتھیار اٹھائے، بالخصوص  
 جب حکم دیے والی ایک عورت ہو۔ الغرض جتنے سپاہی تھے

بابل

وہ سب کے سب اولمپیا س کی طرف چلے گئے، اور اُن کی مدد سے اُس نے فیلقوس اور یوری دیس دونوں پر طرح طرح کے عذاب نازل کئے اور آخر کار فیلقوس کو تو تیروں کا نشانہ بنایا۔ جب یوری دیس اُس کی سختیوں اور شدتِ تعب سے تنگ آیا تو اُسے بھی اجازت مل گئی کہ وہ خود اپنے محلے میں پھانسی ڈال کر خودکشی کرے! اولمپیا س خاص طور پر کا ساندرا اور اُس کے خاندان سے متنفر تھی اور اُسے اس کا یقین تھا کہ اُس کے بیٹے یعنی سکندر اعظم کو کا ساندرا کے بھائی یو لاس نے زہر دے کے مار ڈالا تھا۔ اب اُسے اس کا یقین ہو گیا کہ اس بد معاش خاندان سے انتقام لینے کا وقت آ گیا ہے۔ لیکن کا ساندرا کے مقدونیہ واپس آتے ہی اولمپیا س کی قوت کا خاتمہ ہو گیا۔ اول تو کا ساندرا نے اس عورت کا پیدنا میں محاصرہ کر لیا۔ رفتہ رفتہ اولمپیا س کا سامان ختم ہو گیا تو اُس نے جہاز پر بیٹھ کر فرار ہونا چاہا، لیکن وہ جہاز جس میں اولمپیا س روانہ ہونے والی تھی اُسے کا ساندرا کے حکم سے علحدہ کر دیا گیا، اور آخر کار (۳۲۶ ق م میں) اُسے اطاعت قبول کرنی پڑی۔ کا ساندرا نے اُس کی جان بخشی کا وعدہ کر لیا تھا، لیکن اس کے اشارے سے اُس کے مقتول دوستوں کے رشتہ داروں سے یہ چال چلی کہ انھوں نے اُس بوڑھی ملکہ کا مواخذہ کیا، جس پر فوج نے اُس کی سزائے موت کا حکم سنایا۔ لیکن کوئی سیاہی ایسا نہ تھا جو سکندر کی مان کو جان سے مارنے کے لئے تیار ہوتا، اس لئے جو مستفیث تھے خود انھوں نے یہ فرض اپنے ذمے لے کر اُسے سنگسار کر دیا۔ حال ہی میں روشناس اور اولمپیا س کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا تھا، چنانچہ کا ساندرا نے اُسے اور شاہ سکندر دونوں کو نظر بند کر دیا۔ اس کے بعد اُسے فیلقوس کی ایک بیٹی قسسالونیس سے نکاح کر لیا اور اس طرح وہ

باب

خود بھی تخت مقدونیہ کا دعویٰ ابرن کیا۔ تقریباً اسی زمانے میں، جب سکندر کی والدہ کو یورپ میں سنگسار کر گیا تھا، اُس کے وفادار وزیر کا ایشیا میں کام تمام کر دیا گیا۔ کچھ مدت تک اُس نے مختلف صوبہ داروں کی پشت پناہی کر کے اپنا اقتدار قائم رکھا تھا۔ فیتون اپنے اقتدار کو صوبہ داروں کے برطرف کرنے میں صرف کر رہا تھا، اور یونانیوں نے اس موقع کو غنیمت جان کر اُن کے موافق مداخلت شروع کر دی۔ صورت حال نے کچھ عجب پلٹا رکھا تھا، یعنی مرکزی طاقت کا قائم مقام صوبہ داروں کے اقتدار کو قائم رکھنا چاہتا تھا۔ اس کی فی یہ تھی کہ کسی نہ کسی طرح سے سلطنت کی وحدت کو قائم رکھا جائے، جس وحدت کے دشمن صوبہ دار نہ تھے بلکہ سپہ سالار تھے۔ یونانیوں نے ایک لشکر جمع کیا جس میں سکندر کے درمنا یعنی پیوکتاس کی ایک خاص حیثیت تھی۔ اس کے خلاف انتی گونوس اور سیلیوکس نکلے۔ فریقین میں نہایت سخت سخت آویزشیں ہوئیں، میران کا رزار ملک سوس سے فارس کو منتقل ہو گیا، اور علی العموم یونانیوں ہی کو کامیابی رہی لیکن ایک موقع پر جب انتی گونوس کے سپاہی اس کے کمپوٹی لوٹ مار کر رہے تھے، اور حبش خاص یعنی آگرگی راس پداے کا تمام سامان تقریباً لٹ چکا تھا، تو اسی رسالے نے دشمن کو پیام بھیجا کہ اگر ان کا سامان چھوڑ دیا جائے تو وہ اپنے سپہ سالار کو اُس کے حوالے کر دیں گے۔ اس پر ان کا سامان فوراً چھوڑ دیا گیا، اور ساتھ ہی ساتھ پیوکتاس بھی دشمن سے جا ملا۔ جیسا یونانیوں نے انتی گونوس کے قبضے میں آگیا تو اُس کے حکم سے اول الذکر کو قتل کر دیا گیا۔ اور اس طرح اعیانی مقدونیوں کا کارادیہ کے بیچ ذات سے پھیلا چھوٹا جس کی قابلیت اور فراست کی وجہ سے انھیں نیچا دیکھنا پڑا تھا۔ اب

بابل مقدونی محض اپنے وسائل کو کام میں لا کر ایک دوسرے پر وار کرنے کے لئے آزاد تھے۔ سب سے پہلے تو تماشکاہ سے خدارغائب ہوتے ہیں، یعنی پیوکتاس کا خاشاکہ کر دیا جاتا ہے، اور حبش آرمی راس پدا کے کی برخاشگی عمل میں آتی ہے۔ زمانہ مابعد میں پریتوری حبش، ”بینی عسکری“ اور ”ملوک“ بھی عین اس وقت برخاست کئے گئے تھے جب ان کی قوت ضرورت سے زائد بڑھ گئی تھی۔ اب حلیفوں کی باری آئی۔ انتی گونوس کسی مد مقابل کا روادار نہیں تھا، چنانچہ اُس نے فیثولن پر غداری کا الزام لگایا اور اُسے موت کے گھاٹ اُتر دیا اور یہ دیکھ کر سلیو کو س بھی فرار ہو گیا۔<sup>۱۵</sup>

یونانیس کی موت سے اتحاد سلطنت اور سکندر کے قدرتی جانشینوں کا مسئلہ ہمیشہ کے لئے فنا ہو گیا، اور اب شاہی خاندان میں جو افتخاری پھیل گئی تھی اُس کے اعتبار سے کسی قسم کی کوشش بالکل بے سود تھی۔ یہ ظاہر تھا کہ شیرخوار سکندر کا بہت جلد خاتمہ کر دیا جائے گا، اور خالی تخت و تاج کسی جیتے جاگتے بادشاہ کی جگہ نہیں لے سکتا تھا۔ لیکن اگر یونانیس کو سکندر کا واحد جانشین

۱۵۔ یونانیس کے آخری ایام ذکر وائے سن ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷،

بننے کی آرزو تھی بھی اور اُس میں وہ ناکام ہوا، تو یہ لازم نہیں آتا تھا۔  
 کوئی مقدونی بھی سکندر کی جانشینی نہیں کر سکے گا۔ انتیگو نوں  
 اس میں کوشاں تھا، اور جب اُس نے سلیو کو س، فیثون اور  
 پیوگستاس کو کوڑے کی طرح جھاڑ دیا تو اُس نے اپنے مقصد  
 کے حصول میں پہلا قدم بڑھایا۔ اب صوبہ دار افروجیہ کے  
 حوصلے جو سپہ سالار ایشیا بھی بن گیا تھا، باقی تمام سپہ سالاروں  
 کے سامنے عیاں ہو گئے، اور یہ ایک فطری امر تھا کہ جطرح سے  
 ہو سکے وہ اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرے۔ انتیگو نوں  
 کی مزید حوصلہ مندانہ جانباڑیاں اُس کی موت اور اُس کے بعد  
 جو "جانشینان" سکندر باقی رہے تھے، اُن کے حالات ہم آئندہ  
 باب میں بیان کریں گے۔

یا دوست سلیق باب (۱)

باب اٹاھ، یعنی ۲۳ سلسلہ ق م سے تقریباً سن ۱۸۰ ق م تک کے اسناد۔ اُس عہد و نیز اُن عہدوں کی تاریخ کا جن کا اس جلد میں ذکر ہے، واحد مسلسل بیان یوستی نوس Justinus میں ہے جو اپنی تصنیف کی تیرہویں کتاب میں ۲۳ سلسلہ ق م سے ۱۸۰ ق م تک، کتاب ۴ میں ۱۷۰ ق م تک، کتاب ۵ میں ۱۶۰ ق م تک، کتاب ۶ میں ۱۵۰ ق م تک کرتا ہے اور کتاب ۷ سے کتاب ۱۰ تک دیا ر مغرب کا بیان کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی تروگوس کے متعلقہ کتبوں کی تمہیدوں میں بھی مسلسل بیانات ملتے ہیں۔ یوستی نوس کا مقصد یہ تھا کہ موثر زبان میں سنسنی خیز واقعات کا اعادہ کرے، اور اقتباسات کی صحت یا عدم صحت کی اُسے مطلق پروانہ نہ تھی۔ ڈروائس نے سن کو بعض مرتبہ اُس پریٹر اغصہ آتا ہے۔ اُس کی ایک دلخوش کن خصوصیت یہ ہے کہ وہ لیسی ماخوس اور سلیمو کوس جیسے بادشاہوں اور سرنہ جیسے شہروں دونوں کے متعلق افسانہ جات سے بحث کرتا ہے۔ جیسا گٹشمیٹ Gutschmidt رسالہ Rhein Mus. ۳، ۹۲ء میں کہتا ہے، تروگوس نے اگلے



یادداشت  
متعلق باب

کے ایک ہمعصر یعنی تمام گنیس کی تحریروں سے استفادہ حاصل کیا ہے جس کی بابت واخسموٹھ Wachsmuth نے رسالہ Rhein. Mus. ۶، ۱۹۱۷ء میں اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ تروگوس کی بابت قدیم رسالوں میں سے ہیروں Heeren کا رسالہ بھی ہے، جو فریڈرک Frotscher کی اشاعت یوستی نوس جلد ۱ میں طبع ہوا ہے تمام گنیس نے عموماً بادشاہوں کا ذکر کیا ہے، اور اس میں شبہ نہیں کہ اُس نے انھیں نسل کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے۔ ان کے علاوہ تروگوس کا دارودار ایفوروس، تھیوپومپوس، تھیائوس، فیلارخوس، پولی بیوس اور پوسی دونیوس پر بھی ہے، لیکن ممکن ہے کہ تاریخ عالم کا عام نقشہ اسی کے ذہن سے نکلا ہو۔ وہ ہمیشہ تاریخ عامہ کے اہم واقعات کو چن لیتا تھا، اور بربری اقوام کو نظر انداز نہیں کرتا تھا۔ کچھ شانتز: "تاریخ ادبیات روما" Schanz, Geschichte der roem. Litt. میونخ، ۱۹۰۷ء ج ۱ ص ۲۸ - شانتز واخسموٹھ کی رائے کے خلاف اپنی رائے کا اظہار کرتا ہے کہ تروگوس نے کسی یونانی کتاب کو، جس میں تاریخ عالم پر بحث تھی، اپنے پیش نظر رکھ لیا ہوگا، اس لئے کہ جب وہ حیوانیات پر بحث کرتا ہے تو دوسروں کے خیالات کو محض جمع کر لینے پر اکتفا کرتا ہے، لیکن ہمارے نزدیک شانتز ذرا راستے سے ہٹ گیا ہے، اس لئے کہ یہ بالکل ممکن ہے کہ میدان موالید ثلاثہ میں کوئی شخص محض نقال ہو، لیکن میدان تاریخ میں اُس کی بالکل علحدگی شخصی حیثیت ہو۔ ایسے لوگ بہت کم ملیں گے جنہیں ہر شعبہ علم میں کمال حاصل ہو۔

اپنی کتاب میں دیودوروس ۱۱ء ق م تک، کتاب ۱۹ میں ۱۱ء ق م تک اور کتاب ۲۰ میں ۱۱ء ق م تک جاتا ہے۔ اُسکی کتاب کے باقی ماندہ حصوں کے محض اجزاء باقی ہیں، لیکن ہم جانتے ہیں کہ کتاب ۲۱ میں ۱۱ء ق م تک کا ذکر تھا، اُس کی اور

یادداشت  
متعلق باب

پلوٹارک کے بنیادی اسناد ایک ہی ہیں، یعنی ہنرے رونی موسس و دورس۔ نیز دیکھو متعاقب، ابواب ۱۵ و ۹۔

پلوٹارک کی سوانح عمریات یومنیس، دیمتریوس اور پرموس کا تعلق اس عہد سے ہے، اور ساتھ ہی اس کے اخلاقیات Moralism میں بھی بہت کچھ مواد موجود ہے۔ اول الذکر کیلئے منجملہ دیگر کتب کے دیکھو، شوہرٹ: "یومنیس، دیمتریوس و پرموس کی سوانح عمریوں کے ماخذ" A. Schubert: Die

Quellen Plutarchs in der Lebensb. des Eum. Dem und P

Jahrb. f. class. Phil. لایپزگ شہداء، جریدہ لسانیات قدیم

تتمہ ۱۰۔ "بطور ایک علمی مصنف اور عمدہ جذبات والے شخص کے"

(دیکھو فون ولامودتزیو لینڈورف: انٹی گورنوس ساکن کارستوس

(۲۱۰ V. Willamowitz Moellendorff: Antig V. Karystos

پلوٹارک نے اپنی استاد کی لفظاً لفظاً نقل نہیں کی۔ دیکھو بالا۔

کورنیلئوس نیپوس کی حیات یومنیس کا اسی عہد سے تعلق

ہے؛ دیکھو نپرڈ کے لوپوس Nipperday Lupus کی اشاعت۔

فوتیوس Photius میں آئین اور میمون کے اقتباسات دئے

ہوئے ہیں۔ آئین نے سکندر کے بعد کے زمانے پر دست

کتا میں لکھی تھیں۔ ڈیڈوٹ Didot نے اپنی "آئین" میں فوتیوس

کے صفحہ ۹ کو چھپایا ہے۔ اس کتاب میں انٹی پاتر کے یورسپ

واپس آنے، یعنی مسئلہ قہر کا بیان ہے۔ رائیترن شٹاٹن

Reitzenstein نے اس کا ایک جزو دیشیکان کے مسودے سے

لے کر Ber. Phil. Abhandlung ۳ میں شائع کیا ہے؛ مقابلہ

کر دیکھو ہلر: روداد اکادمی برلن Sitzungs Berl. Akad. ۱۸۹۹

صفحہ ۵۵؛ ۱۸۹۱ء صفحہ ۳۶۔

میسمون ساکن ہرقلیہ نے بھی جو غالباً دوسری صدی عیسوی

یادداشت  
مشتق بابا

کے ابتداء میں تھا، ہر قلیہ کی ایک تاریخ لکھی ہے۔ Phot. cod. میں کتاب ۹ تا ۱۲ (سلسلہ تاسکہ ق م) کے اقتباسات مندرج ہیں، اور یہ منجملہ دوسرے امور کے لی زیرِ ملاحظہ اور گالی کے حالات کے لئے نہایت کارآمد ہیں؛ میولر، اجزائے تاریخ یونان " Mueller: Frag. H. Gr ۲  $\frac{525}{585}$  فوتیوس Cod ۸۲ میں دیکھی پوس کی کتاب " مابعد سکندر " (تیسری صدی عیسوی) کا ایک جزو ہے؛ میولر، ۳، ۲۶۷ وغیرہ۔ مقابلہ کروڈروائے سن ۱۰۲، ۲۶۷۔ دیکھی پوس کا دار و مدار کلیتہً آریں پر ہے۔ مفصلہ بالامصطفیوں کے بیانات کی بنیاد مفصلہ ذیل اسناد پر ہے جو واقعات کے ہم عصر تھے:۔ مئے رونی موس ساکن کارڈیہ، جس نے دیودوروس ۱۸، ۲۲ کے مطابق "جانشینان سکندر" کی تاریخ لکھی، اور جس نے دیونیسیوس ساکن مالی کارناسوس کے نزدیک "تذکرہ تابعین سکندر" مرتب کیا تھا۔ مقابلہ کروڈروائے سن ۱۰۲، ۲۶۷۔ Susemuhl: Gesch. der Griech. Litt تاریخ ادبیات یونان جلد ۱، ۵۶۰ تا ۵۶۳ و ۵۷۰، میولر، ۲، ۴۵ وغیرہ۔ مئے رونی موس یونانیوں کا ہموطن تھا اور ابتداء میں اُس کا ملازم بھی تھا؛ لیکن اُسکی موت کے بعد وہ انتیگونوس، پولیورکریس اور گوناتاس کی ملازمت میں شریک ہو گیا۔ ہمیں اس کا یقین ہے کہ اُس نے سلسلہ ق م تک کے واقعات قلمبند کئے تھے۔ پٹوسانیاس (۱، ۹، ۸) کے نزدیک وہ غیر جاندار نہیں تھا، لیکن اب عام طور پر اُس پر اتنا دیکھا جاتا ہے۔

دورس ساکن ساموس، جس کی بابت مشہور تھا کہ وہ الکبیا دیس کی اولاد کے ہے، یہ سلسلہ ق م کے قریب پیدا ہوا اور چھوٹے تباہ ساموس کا خود سر رہا۔ منجملہ دیگر تصانیف کے اُسکی "تواریخ" بھی ہے جو تیسریں جلدوں میں منقسم ہے اور حبش

یادداشت  
متعلق باب

سلسلہ ق م سے کم از کم سلسلہ ق م تک کے حالات لکھے ہیں۔  
مقابلہ کرو سوزے میل ۱، ۵۸۵ء، جس کے حوالوں پر تھو برٹ  
کی کتاب "ماخذ پلوٹارک" Schubert: Ueber die Quellen  
Plutarchs اور اس کی "اکاتھولیس" کا اضافہ کرنا چاہئے (دیکھو  
نیچے باب)؛ میوکر ۲، ۴۶۶۔

اگاتھارخیدیس ساکن کنیدوس نے جو ایک اچھا  
جغرافیہ داں تھا، واقعات سے ذرا گریز کیا۔ اس نے بھی سکندر  
کے جانشینوں کا ذکر اپنی تاریخی تصانیف میں کیا۔ دیکھو سوزے میل  
۶۸۵؛ میوکر ۳، ۱۹۰۔  
ایٹھنز کے لئے "فال گو" فلوخروس کی "ایٹیکائی" تصنیف

اہم تھی۔ اس کو گوناتاس نے جان سے مروا ڈالا؛ سوزے میل ۱،  
۵۹۹، ۵۹۹۔ نیز دیکھو کراتیروس کی تصنیف جو گوناتاس کا  
علائی بھائی تھا؛ سوزے میل ۱، ۵۹۹۔ دوسری مخصوص  
تاریخوں میں سے دیوٹر یوس ساکن بیزنطہ، جس میں گالاتائے  
کا ذکر دیکھا جائے اور نیم فس ساکن ہرقلیہ اس شہر اور جانشینان سکندر  
کے لئے دونوں کے واسطے دیکھو سوزے میل ۱، ۶۲۰۔  
اسناد کے متعلق جملہ امور کے لئے دیکھو واخسموتہ:

"تہید میدان تاریخ یونان Wachsmuth: Einleitung in das  
Stadium der alten Geschichte لاہنگ ۱۸۹۵ء جیس (مثلاً)  
دیو دوروس پر ایک عمیق نقادانہ نظر ڈالی گئی ہے۔

دیو جانش لیرتیوس نے یونانی قوم کے ممتاز ادیبوں کے  
حالات جو لکھے ہیں وہ بھی اہم ہیں۔ اس کی تصانیف کے لئے  
دیکھو فون ولاموٹز: "انٹی گونوس ساکن کارستوس" برلن ۱۸۸۷ء۔

Susemihl نے اپنی کتاب "تاریخ ادبیات یونان در زمانہ اسکندریہ"  
Von Willamowitz: Antigonos V. Karystos سوزے میل

یادداشت  
متعلق باب

Gesch. der griechischen Litteratur in der Alexandrinerzeit

دو جلد، لائپزگ ۱۸۹۱ء۔

بہت سے نوشتے مشہور و معروف مجموعوں میں اور بعض مختلف رسالوں میں شائع ہوئے ہیں اور ان کے اقتباسات ہکس کے کتابچے Hick's Manual اور ڈکن برگر کی "دلائل" Dittenbereer : Sylloge میں دئے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد

کھدائیاں ہوئیں جن سے ہماری معلومات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ تمثیلاً پرگامم کی کھدائی کو لیبے "نوشتہ جات پرگامم" Inschriften

Von Pergamum جسے فرینک Fraenkel نے شائع کیا ہے، جلد ۱

برلن ۱۸۹۱ء۔ اس کے ساتھ ان نوشتوں کی ایک نہایت عمدہ

تفسیر بھی ہے۔ اس کے ساتھ ہی مختلف لوگوں نے ان ممالک

میں محض تحقیقات کی خاطر سفر کئے ہیں۔ ان میں سے مفصلہ ذیل

ممتاز ہیں :- سٹیرٹ : ایشیائے کوچک میں نوشتہ جات سیاحت

Sterret: An Epigraphical Journey Asia Minor

۱۸۸۵ء، ایشیائے کوچک میں وولف کی مہم The wolf

Expedition to Asia Minor ۱۸۸۸ء، ان سے بہت سی

معلومات کا اضافہ ہوتا ہے۔ پیٹن اور ہکس Paton and Hicks

کی کتاب "نوشتہ جات کوس" Inscription of Cos (اکسفر ۱۸۹۱ء)

تین علم نوشتہ جات اور تاریخ کے ادغام میں ایک قابل قدر

کوشش کی گئی ہے۔

اس جلد میں میں ناظرین کی توجہ اکثر سکوں کی طرف مبذول

کر دی گئی۔ علم سکوکیات پر مفصلہ ذیل کتابوں کا ذکر مناسب

ہو گا :- نوادر خانہ برطانیہ کے نفیس مجموعوں کی حال کی شائع شدہ

فہرستیں، برلن کے مجموعوں کی فہرست اور پیرس کے مجموعے کی

فہرست، جلد ۱، بابلون، "ملوک شام" Babelon, Rois De Syrie

یادداشت  
متعلق باب

۸۹۰ء؛ سکندر اور لی زسی ماخوس کے سکوں پر لکھنے کی تصانیف کو پین ہاگن ۸۵۰ء؛ امہوف، سکس، رائٹاش اور بایلوں کی تحریریں مختلف جرائد میں دوسرے علماء کے مضامین اور ہیڈ "Head: Historia Numorum" کے سرور  
۸۸۰ء۔ اس عہد کی بابت معلومات میں ان سیاحتوں سے بہت کچھ اضافہ ہوا ہے جو علماء نے ان ممالک میں گئے۔ ہم نوختہ جات کے سلسلے میں ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ یونانی قدیمیات کے شعبے میں ۸۸۳ء سے ۸۹۰ء تک جو اکتشافات ہوئے ہیں ان پر رائٹاش نے اپنی کتاب "وقائع مشرقیہ" Sal. Reinach: Chroniques d'Orient میں بحث کی ہے (پریس ۱۸۹۱ء)۔

عہد زیر بحث میں سب سے اہم کتاب ڈروائے سن کی قابل تعریف "تاریخ یونانیت" Droysen: Geschichte des Hellenismus ہے، جس کی جلد ۲ جانشینانی سکندر اور جلد ۳ تالیف Epigoni کے لئے مختص ہے (گوتاش ۱۸۸۰ء)۔ ڈروائے سن صرف سنہ ۲۲۰ ق م تک جاتا ہے؛ مثلاً مقابلہ کرو جلد ۲، ۱۹۱ء حاشیہ اول۔ میں باب ۹ کے حواشی میں اس کے نفیس طرز استدلال پر بحث کروں گا۔ یہاں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس نے بادشاہوں کی تاریخ لکھنے کا جو طریقہ اختیار کیا ہے اس کی وجہ سے وہ اس قسم کی تاریخ دنیائے یونان لکھنے پر قادر نہیں ہو سکا ہے جیسی میں لکھ رہا ہوں، گو اسی قسم کی تاریخ لکھنے کی اس میں بدرجہ اتم قابلیت تھی۔ وہ اپنے طریقے کے مطابق غیر معروف یا قابل نفرت افراد کے کاموں پر، جن کا سیاسیات پر اثر طرا، بہت کچھ ٹھٹھا کا ہے لیکن اس نے مشکل سے ان اہم ذہنی تحریکات کا حوالہ بھی دیا ہے جن کی اہمیت کا اسے پورا اندازہ تھا (مقابلہ کرو ۳، ۱، ۳۳۵-۱ اور اس جلد کا باب ۱۰، حاشیہ ۴) مثلاً وہ تحریک جس کی وجہ سے

مسک رواقین کی ابتدا ہوئی۔ حکمرانوں اور اُن کے خدام کی طرف اس میلان کی وجہ یہ ہے کہ (جیسا ہم باب ۲، حاشیہ ۸ میں دیکھیں گے) اس نے اہم ترین جمہوریتوں میں سے ایک، یعنی ایتھنز، کے شہریوں کو عادلانہ نظر سے نہیں دیکھا۔ ہم اس کتاب کی جلد ۳ میں دیکھ چکے ہیں کہ پانچویں صدی ق م کے ایتھنز یوں سے بھی موثر خوں نے اچھا سلوک نہیں کیا، اور یہی وجہ ہے کہ ڈروائے سن کے زمانے سے دیا دوختی اور اپنی گونی کے جمہوریت پسند معاصرین کی طرف برابر بے انصافی کا برتاؤ کیا جا رہا ہے۔ اس نقطہ نظر سے چل کر ڈروائے سن اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ سکندر کے عہد کے بعد بھی تاجدار ہی تاریخ کا اہم ترین عنصر نہیں، چنانچہ اس نے اپنی تمام تر توجہ اُن کی سازشوں کے سلبھاؤ پر اور اپنی قابلیت اُن کے حالات بیان کرنے پر صرف کی۔ اصل میں سکندر کی جو اہمیت تھی اُس کی وجہ سے وہ سمجھا کہ اُس کے جانشین بھی اتنے ہی اہم ہوں گے، چنانچہ اس عالی منہ ذہنی تموج کو، جن کا اُسے بالکل صحیح اندازہ تھا، اُس نے ثانوی حیثیت دے دی۔ اغلب امر یہ ہے کہ جیسا جیسا زمانہ زیر بحث گورتا گیا اور تاجدار اخلاقی اعتبار سے بیکار اور سیاسی اعتبار سے غیر اہم ہوتے گئے، ویسے ہی اُسے صحیح حالات کا احساس ہوتا گیا اور آخر کار باوجود سیاسی تاریخ کی طرف اس کا میلان ہونے کے اُس نے اپنی تاریخ ایک خاص نقطے پر آ کر ختم کر دی۔ دیکھو اُس کا ایک نہایت ہی قابل لحاظ فقرہ جسے باب ۱۰، حاشیہ ۴ میں نقل کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ جو شخص ڈروائے سن کی پیروی کر کے سکندر کے بعد کے یونان کی تاریخ کو تاجداروں کی تاریخ کا مترادف قرار دے وہ مشکل سے سترہم ق م کے بعد کے زمانے تک بڑھ سکتا ہے، اس لئے کہ اُس کے بعد سرزمین یونان کے سیاسیات اور حربیات کا ایک اور

یادداشت  
متعلق باب

یادداشت  
متعلق باب

ہیرورین جاتا ہے، یعنی روما۔ حقیقت یہ ہے کہ ڈروائے سن کی  
کڑی موم سین میں مل جاتی ہے۔ اس کے برعکس وہ جو میرے  
ساتھ متفق ہیں اور سمجھتے ہیں کہ سلسلہ ق م کے بعد بھی  
تاریخ یونان کا موضوع یونانی قوم ہی ہے، جو مسالہ سے مشرق بعید  
تک کے ممالک تک پھیلی ہوئی ہے اور جس کی سیاسی تنظیم  
ہر ملک میں تقریباً یکساں ہے، وہ اس کو تسلیم کریں گے کہ  
میری یہ کوشش کہ اس قوم کی سلطنت روما میں انجذاب  
کے وقت تک کی تاریخ لکھی جائے، حق بجانب ہے، اور اگر  
ان کی دانست میں یہ کوشش (جو اپنی نوع کی پھیلی ہے) نہایت  
ہی ناقص رہ گئی ہے، تو امید ہے کہ وہ میرے ساتھ نامہربانی  
کا سلوک نہیں کریں گے۔ تاریخ تمدن پر جسے ڈروائے نے  
بالکل چھوڑ دیا ہے، مہانی نے اپنی کتاب ”یونانی زندگی اور فکر“  
Mahaffy: Greek life & thought ۱۸۸۵ء میں بحث کی ہے جو  
سلسلہ ق م سے سلسلہ ق م تک کی تاریخ ہے۔ دیکھو اس کی کتاب  
”سلطنت سکندر“ The Empire of Alexander لندن ۱۸۸۵ء،  
نیز ”سلطنت بطالسمہ“ The Empire of the Ptolernies لندن  
۱۸۹۵ء جو ایک نہایت ہی نفیس کتاب ہے۔

دیوریونی: ”تاریخ اہل یونان“ Duruy: Histoire des Grecs

جلد ۳۔

شپنگل: قدیمات ایران Spiegel: Eran. Alterthumkunde  
جلد ۳۔ لائپزگ ۱۸۷۸ء، نیز: ”تاریخ ریاستہائے یونان و مقدونیہ“  
Benedict Nicse: Geschichte der Griechen und Makedonischen

Staaten جلد ۱، گوتا ۱۸۹۳ء، ص ۱۹۰۔

کٹس و ہرنزبرگ کی تصانیف کے لئے دیکھو تحت  
باب ۹۔



شوارک: ”عمومیت“ Schvarcz: Die Demokratie جلد ۱  
 لائپزگ ۱۸۸۲ء۔ پیوٹھمان Poelhman (میولر کا کتابچہ جلد ۳)  
 مختصر اور پُر معلومات ہے۔  
 اس جلد کے مکمل معلومات کے لئے دیکھو و سودا  
 Wissowa کی جدید اشاعت پاؤلی: ”محیط المحیط“ Pauly R E  
 مضامین انتی کونوس، انطاکوس، انتی پاتر، ایپانوس، اراتوس،  
 اریوس، ارستینون، اریانوس، وغیرہ۔  
 حال کے نقشہ جات میں اہم ترین کیپرٹ Kiepert کے  
 نقشے ہیں، بالخصوص اُس کا ”مغربی ایشیائے کوچک“ کا  
 مخصوص نقشہ ”Spezialkarte vom westlichen Kleinasien“ برلن  
 ۱۸۹۱ء؛ اس میں ۱۵ نقشے ہیں، اور ساتھ ہی مختلف سیاحتوں  
 کے راستوں کے لئے بھی نقشے دئے ہوئے ہیں، مثلاً کاپادوسیہ  
 کا نقشہ سٹیرٹ کے راستے کے لئے، پام فلیلیہ، پیریہ اور لیکاونیہ  
 کا نقشہ ولف کے سیاحت نامے کے لئے۔  
 امہوف بلومر کی کتاب: ”یونانی اور نیم یونانی اقوام کے  
 سکوں پر تصاویر“ Imhoof Blumer: Portraetokepfe auf  
 ant. Muenzen hellen. und hellenisirter Voelker لائپزگ  
 ۱۸۸۵ء۔

سکندر نے ایک سلطنت قائم کی تھی، لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے  
 کہ ہمارے دل میں سلطنت کی جو تصویر کھینچی ہوئی ہے، یعنی وہ  
 جس کے حدود معین ہوں اور جس کی اہمیت ملکی ہو، اس سے  
 یونانی آشنانہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ یونانی زبان میں سلطنت کیلئے  
 کوئی لفظ نہیں ملتا۔ اُن کے یہاں الفاظ عد آر خے، اور بازی لئہ  
 ضرور ہیں، لیکن ان سے مراد ایک شخص یا کسی مخصوص شہر کی حکومت

یادداشت  
متعلق باب

کے ہیں۔ وہ زمانہ ابعد تک میں، یعنی عہد بنی نطہ میں بھی، اس  
 مفہوم سے گریز کرتے ہیں۔ اس زمانے میں ہم ایسے الفاظ سے  
 دوچار ہوتے ہیں جیسے ”پرسیکا“ ”رومانیکا“ ”رومن دولت علامہ“  
 اسی طرح سلطنت کے حصول یعنی صوبوں کے لئے یونانی  
 میں کوئی لفظ نہیں تھا۔ دیودوروس (۱۸) بھی انھیں ”ساتراپی“  
 کہتا ہے، دیون کاسیوس (۱۵، ۱۲) ایتھنز یعنی قبیلہ۔ نیز خورانی  
 یعنی ملک اور ”تھے مانا“ بھی ملتے ہیں۔ ان سب باتوں سے  
 یہ ثابت ہوتا ہے کہ یونانی اس تخیل سے واقف نہ تھے کہ کوئی  
 بڑا ملک کسی ایک واحد حکومت کے ماتحت رہ سکتا ہے،  
 اور درحقیقت ان کے نزدیک سب سے اہم اور ممتاز ادارات  
 انفرادی سیاسی مجموعے، شہر، قبیلے (پولس، ایٹھوس) تھے۔  
 میں نے بار بار اس کتاب میں اس واقعے کی طرف توجہ  
 دلائی ہے۔ انتظامی مرکزیت دراصل زمانہ حال کی ایجاد ہے۔

## باب دوم

سکندر کے جانشینوں کے حالات سلیوکس کی وفات تک

سلسلہ ۳۱۶ء تا ۳۸۵ء ق م

انتیگونوس کے پرانے رفیق کار اُس کی حرص و آزار اُسکی درشت مزاجی کی وجہ سے اُس کے خلاف ہو گئے۔ جب اُس نے سلیوکس کو جلاوطن کیا تو وہ بطلمیوس کے دربار میں پناہ گزیں ہو گیا جہاں سے اُس نے اپنے حریف کے خلاف بچپنی پھیلانی شروع کی۔ بطلمیوس، لیزمی ماخوس ساکن تھریس اور کاساندر نے انتیگونوس سے یہ کہلا بھیجا کہ یونانیس کی شکست سے جو فوائد حاصل ہوئے ہیں اُن کے تم تنہا مستحق نہیں ہو بلکہ ہم بھی اُس کے حقدار ہیں؛ یہ پیغام سن کر انتیگونوس نے یہ جواب دیا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں بطلمیوس کے خلاف فوج کشی کروں اس لئے کہ اُس نے سلیوکس کو اپنے یہاں پناہ دینے سے میرے اقتدار کو بھیس

باب

لگائی ہے۔ اصل میں انتی گونوس کا مقصد یہ تھا کہ ایک بڑا راستہ کر کے اپنے مخالفوں کو بالکل بے یار و مددگار کر دے اور اس کے بعد شام بلکہ ممکن ہو تو مصر کو زیر کرے، چنانچہ اُس نے اپنے اس طرز کار کو لشکر کے ایک بڑے اجتماع کے سامنے پیش کیا جو پولیس پر خون کے بیٹے سکندر کے اعزاز میں ہوا تھا، اور اسی اجتماع کے روبرو مونتراندز نے کا سندر کے خلاف استفاشا بھی دائر کیا۔ انتی گونوس نے فوج سے کہا کہ وہ کا سندر سے شاہ سکندر کی جوائنٹی کا مطالبہ کوں، اور اگر وہ اس سے انکار کرے تو پھر اُسے دشمن سلطنت قرار دیا جائے، رہے یونانی، تو وہ سب کے سب آزادی کے مستحق تھے۔ فوج نے

۱۸، ۵۶ (ڈروائے سی ۲، ۱۸۸۱)؛ انتی گونوس کی طرف سے؛ دیودوروس ۱۹، ۶۱ (ڈروائے سی ۲۲، ۱۱)؛ بطلیموس کی طرف سے؛ دیودوروس ۱۹، ۶۲ (ڈروائے سی ۲۲، ۱۵)؛ کا سندر، بطلیموس، لیزری مانوس اور اور انتی گونوس کی طرف سے متفقہ طور پر (۱۵، ۲۱)؛ دیودوروس ۱۰۵۔ ان سب اعلانات کے ذریعے سے ایشیا اور یونان دونوں کے یونانی بلدیات کی آزادی تسلیم کی گئی (۱۹، ۶۱)۔ پولی بوس ۵، ۹۰ سے معلوم ہوتا ہے کہ ”ہیلینس“ جمہوریت پسند یونانیوں کو کہتے تھے، برخلاف باڑی لکیس کے جو جمہوریتوں کے شہری نہ تھے، خواہ وہ کہیں بھی رہیں۔ میرے نزدیک گیلبرڈ Gaelbler کی رائے دیر تھراے (19 Erethriai) غلط ہے کہ اس سے ملک یونان مراد تھی، اور نیزے مجھ سے متفق ہے (۱، ۲، ۴، ۵)۔ ان اعلانات کے ذریعے سے تمام یونانیوں کو ”آزاد“ اور ”خود مختار“ تسلیم کر لیا گیا (۱۹، ۶۱) اور جہاں تک اصول کا تعلق ہے، یہ صورت حال برابر رومن سلطنت کے زمانے تک جاری رہی۔ ظاہر ہے کہ واقعات

## فیرا ان تحریکات کے مطابق قرار دے دیں منظور کریں چنانچہ

باب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اس نظریے کے مطابق نہ تھے، اور خود اس نظریے سے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ پہلا سوال تو یہ تھا کہ یونانی قوم کا ظاہری میاں کیا تھا؟ بلاشبہ یورپ میں یا ایشیا کے ان شہروں میں جو ابی دوس، ایفی سوس کی طرح قدیم الایام سے یونانی چلے آتے تھے کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہ تھی؛ لیکن یہ حکم کاؤنوس، سیلگ، سولی وغیرہ پر نہیں لگایا جاسکتا تھا اور جب کبھی ایسے بلدیات نے خود مختاری اور آزادی کی غرض سے یونانی ہونے کا دعویٰ کیا تو بادشاہ نے ہمیشہ انہیں یہ جواب دیا کہ تم بربری ہو اور تمہیں ہمارے حکم کے ماتحت رہنا پڑے گا، چنانچہ انہیں ہمیشہ اپنا سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ پھر ان شہروں کی حیثیت کیا تھی جو بادشاہوں نے آباد کر کے اپنے ناموں سے انہیں معنون کیا تھا؟ خود بادشاہوں کا خیال تھا کہ یہ شہر ان شہروں سے بالکل علیحدہ ہیں انہیں یونانی ہونے کی وجہ سے قانوناً آزاد ہونے کا حق ہے۔ لیکن یہاں کے باشندوں نے بھی اسی طرح سے اپنے یونانی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ واضح ہو کہ ان شہروں میں ان کے موستوں کی پوجا ہونے کی وجہ سے یہ خواہی خواہی خاندان شاہی کے دست بگر سمجھے جاتے تھے، گویہ یا درکھنا چاہئے کہ ان کے باشندے بھی تو یونانی ہی تھے اور ان میں بھی خود مختاری کی دلیسی ہی خواہش تھی جیسی دوسرے یونانیوں میں؛ ان کے اس جذبے کو اس درجہ ترقی ہوئی کہ اس عہد کے اختتام پر جس پر ہم تبصرہ کر رہے ہیں، ان کی کوشش سے سلطنت شامیہ شہری جمہوریتوں کی شکل میں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی (دیکھو ابواب ۵، ۲۰ وغیرہ)۔ علاوہ انہیں آج بھی ایسے ملکوں کی مثالیں ملتی ہیں جو خود مختار بھی ہوں اور کسی دوسری ملک کے دست بگر بھی، جیسے عہد نامہ برلن کے بعد بلغاریہ، جو برائے نام باب عالی کے ماتحت تھا لیکن فی الواقع آزاد تھا۔ دوسری صدی ق م کے اختتام پر انطاکیہ، لاؤدیسہ وغیرہ کا

باب

انتی گونوس نے شمال اور جنوب میں جنگ شروع کر دی۔ شہر صور کے علاوہ فنیقیہ کے کسی شہر نے اُس کی مطلق مدافعت نہیں کی، اور اس شہر کے سوائے تمام ملک آسانی سے اُس کے قبضے میں آ گیا۔ ایشیا کے کوحاک میں اُس نے اپنے بھتیجے بطلمیوس کو اپنا قائم مقام مقرر کیا، اور اس محاذ میں اُس کے اور مصری بیڑے کے مابین، جس کا حکم دار سلیوکوس تھا، ڈسپیٹر ہوئی جس میں اُسے نیچا دیکھنا نہیں پڑا۔ یہ خاص ارض یونان میں

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ نشانان سور یہ کے ساتھ بالکل اسی قسم کا تعلق تھا، چنانچہ یہ حکم لگایا جاسکتا ہے کہ قدیم یونانی شہر تو خود مختار بھی ہیں اور دو نگرانی سے آزاد می، لیکن وہ بلدیات جن کی تاسیس بادشاہوں نے کی وہ خود مختاری اور نگرانی سے آزاد می، دونوں کی کوشش کرتے ہیں اور یہ نسبت قدیم بلدیات کے انہیں خود مختاری نسبت زیادہ حاصل ہوجاتی ہے۔ ان امور سے ہم یونانی بادشاہوں کے متعلق یونانیوں کے جو خیالات تھے ان کا اندازہ کر سکتے ہیں اور یہ امر تاریخ میں نہایت اہم ہے۔ یونانیوں کے نزدیک بادشاہوں کی مطلق کوئی قانونی حیثیت نہیں تھی۔ پولس یا شہر کے اندر تو بادشاہ کی مطلق کوئی حیثیت نہیں تھی، اور اس سے باہر اس کی وہی حیثیت تھی جس کا مختلف عہد ناموں کے ذریعے سے تین ہوا تھا۔ ملکی اقتدار کا خیال یونانیوں سے بہت بعید ہے۔ نیز دیکھو

پوئل مان Poehlmann کی کتاب ”بنیادی اصول“ Grundzuege

صفحہ ۲۵۶۔

۱۶ میں بطلمیوس اول کے متعلق بہت کچھ مواد ہے۔ انتی گونوس کے بھتیجے بطلمیوس کے لئے، جو پہلے تو کاساندر اور پھر اپنے ہمنام فرمانروائے مصر کے پاس بھاگ جاتا ہے، اور جسے مصر کا حکمران آخر ٹھکانے لگا دیتا ہے، دیکھو نوشتہ مندرجہ ”مجموعہ نوشتہ جات اکیا C. I. A.

پس پولیس پر خون کو برابر میدان جنگ میں فتح ہوتی رہی تا آنکہ خود اس کا بیٹا اس سے علیحدہ ہو کر کاساندر سے مل گیا (۳۱۶ ق م)۔ اب بطلمیوس نے بھی جو انتی گونوس سے اپنے آپ کو کچھ کم نہیں سمجھتا تھا، یونان کی آزادی کا اعلان کر دیا، گوان دونوں آزادی دہندوں کو اس کی شتمہ بھر بھی پر، انہیں تھی سلطہ ق م کے واقعات میں یہ بیان کرنا کافی معلوم ہوتا ہے کہ انتی گونوس نے پندرہ مہینے کے محاصرے کے بعد آخر کار شہر صور کو بھی فتح کر لیا، اور ادھر ایشیائے کوچک اور یونان دونوں میں برابر جنگ جاری رہی جس میں کبھی ایک فریق کا اور کبھی دوسرے کا پلڑا جمع کار یا سلطہ ق م میں بھی صورت حال میں کچھ زیادہ تبدیلی نہیں ہوئی اور اسی سال میں سب سے نمایاں واقعہ یہ تھا کہ انتی گونوس نے جو بیڑا روانہ کیا تھا اس نے جزیرہ یو بیہ پہنچ کر اس کا ایک حصہ فتح کر لیا، ادھر بطلمیوس نے مصر پر اپنے پاؤں جمائے اور قبرص کو بھی تسخیر کر لیا۔ ۳۱۲ ق م میں انتی گونوس کے بھتیجے نے خائکس اور وسطی یونان کے ایک حصے پر قبضہ کر لیا۔ بطلمیوس ایک بڑا لشکر لے کر غارہ گیا اور وہاں پہنچ کر انتی گونوس کے بیٹے دیمتریوس کو شکست دے دی جسکی وجہ سے جنگ کی بساط میں گونہ تبدیلی پیدا ہو گئی۔ ادھر بطلمیوس نے فنیقیہ پر قبضہ کر کے سلیو کو سکو آٹھ سو پیدل اور دو سو سوار لے کر بابل کی طرف روانہ کیا۔ راستے میں اس کی چھوٹی سی فوج میں ہر لمحہ اضافہ ہوتا گیا اور آخر کار بابل پہنچ کر یہ اس شہر پر قابض ہو گیا اس کے بعد اس نے مدیہ کے صوبہ دار نکاتور کو

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ جلد ۲، صفحہ ۲۶۶ = کس Hieks ۱۴۱ ص حاشی -  
 ۳۱۵ ق م سے ۳۱۲ ق م تک کے لئے دیکھو نیزے Niese ۲۶۳  
 ۲۹۲

شکست دی جس کی وجہ سے اُس کی فتوحات پہلے سے زیادہ مستحکم ہو گئیں۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ غالباً اُسے اس وقت نہیں بلکہ اُس کے بہت بعد یہ خیال پیدا ہوا کہ اپنی حکومت کی ابتدا فتح بابل سے قرار دے اور اسی واقعے سے جدید سنہ سلیو کوس کی ابتدا مقرر کی جائے۔ لیکن بطلمیوس کو دیمتریوس کے ہاتھوں شام کے شہر میسوس کے قریب زک پہنچی جس کے بعد انتی گونوس اور اُس کا بیٹا اُس کی بجائے فنقیہہ رقباض ہو گئے۔ چونکہ انتی گونوس کو مصر پر حملہ کرنے کی ہمت نہیں تھی اور ساتھ ہی وہ ایک ضرب ضرور لگانا چاہتا تھا اس لئے اُس نے اپنے بیٹے کو نباطیوں کے ملک پر چڑھائی کرنے کے لئے روانہ کیا جو عرب انجریں آباد تھے۔ اس سے صرف یہی نتیجہ نکلا کہ یہ قوم بظاہر مغلوب ہو گئی۔ اُدھر اسلک ق م میں انتی گونوس نے سلیو کوس کو بابل سے نکال دیا۔ اب ہمارے کان یک بیک ایک صلحاے کی آواز سے آشنا ہوتے ہیں جو اسلک ق م ہی میں کا سامندر بطلمیوس ولیزی ناخوس اور دوسری جانب انتی گونوس کے مابین ہونا بتایا جاتا ہے جس میں یہ طے پایا کہ روشنک کے بیٹے سکندر کے سن بلوغ تک یورپ میں کا سامندر سترا تی گوس کے خزانے انجام دے ولیزی ناخوس تھریس پر حکومت کرے، بطلمیوس، مصر، کبھی دغرب کا والی ہو اور انتی گونوس کے سپرد تمام ایشیائے کوچک کر دی جائے، رہے یونانی، تو انھیں آزادی مل جانی چاہئے۔ اس صلح نامے میں دو چیزیں مبہم ہیں؛ ایک تو یہ کہ آخر یہ ہوا کیسے، اور دوسرے آیا اس کی جملہ شرائط کا ہمیں علم بھی ہے؟ پھر سلیو کوس کی بابت آخر کیا طے پایا؟ کیا اسکا اس وقت میں واقعہ کوئی ذکر تھا؟ کیا بطلمیوس نے اُسے شکست میں

سنہ سلیو کوس کی ابتدا یکم اکتوبر اسلک ق م (۱۱۱۷ء) قرار دے سن ۲، ۲، ۵۱۷ء؛ بابلون؛ "شمال سورہ": Babelon: Rois de Syrie صفحہ ۱۷۰۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ خاندان سلیو کوس کے اقتدار کے اسباب میں سے یہ بھی تھا کہ بطلمیوس نے سلیو کوس کی مدد کی تھی۔ اس سنہ کو سب سے پہلے فنقیہہ ہی کام میں لائے۔



چھوڑ دیا؟ ہمارے نزدیک بطلیموس کے لئے یہ نامکن نہ تھا کہ وہ سلیوکوں سے کنارہ کشی اختیار کرے یہ

اس صلح نامے کے اسباب و شرائط پر تاریکی کا پردہ پڑا ہونے کے ساتھ یہ بھی بنیاد مشتبہ و مشکوک ہے کہ آخر اسے کس بہانے سے اور کب توڑا گیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جنگ سلسلہ ق م میں بھی جاری ہے اور ہم سے کہا جاتا ہے کہ بطلیموس والی مقصد نے کلیکیہ کے بعض اضلاع انٹی گونوس سے فتح کر لئے اور ساتھ ہی کاساندر اور لیزری ماخوس والے شہر مل کو اپنی مدد کے لئے طلب کیا۔ سلسلہ ق م کے صلح نامے کے بعد کاساندر نے روشناس اور اس کے بیٹے سکندر دونوں کا کام تمام کر دیا، لیکن چونکہ اس حکمران کی زندگی اور اس کے اوصاف کی طرف کسی کی بھی توجہ نہیں تھی اس لئے ان دونوں کے قتل کا کسی پر کوئی خاص اثر نہیں پڑا۔ سکندر کے خاندان کا ایک دوسرا فرد ہرقل ولد بارسینہ تھا جو سکندر اصغر کے برابر صحیح النسب نہیں تھا؛ اب اسے پولیس پر خون پر کھانم کی گوشہ نشینی سے میدان کارزار میں کھینچ لایا اور اسے سلطنت کا جائز وارث ہونے کا اعلان کر کے بظاہر اس کے لئے ایک معتد بہ لشکر جمع کیا جس میں شرکت کے لئے ایقولیہ والوں نے بھی اپنا ایک رسالہ بھیجا لیکن ہرقل کی ترقی ہی اس کے خاتمے کا پیش خیمہ تھی اس لئے کہ چند ہی روز بعد پولیس پر خون نے اس کے ذریعے سے کاساندر سے

سلسلہ ق م والے صلح نامے میں سلیوکوس کا مطلق ذکر نہیں؛ دیودوروس ۱۹، ۵۱-۱۰ دیودوروس کے بیان میں ۲۰، ۵۳ (یعنی سلسلہ ق م) تک سلیوکوس کا اس کے بعد ذکر نہیں آتا جہاں اس کی بابت کہا گیا ہے کہ وہ حال ہی میں اسے صوبہ دار مقرر کیا گیا تھا لیکن ہمارے نزدیک اس سے سلسلہ ق م سے دیودوروس کے بیان مطلق ۱۹، ۱۰۰ سے مراد ہوگی۔ دیودوروس ۱۶، ۱۰ میں جنگ کا حال بیان کرتے کرتے کچھ اور بیان کرنے لگتا ہے لیکن سلسلہ ق م (۱۹۲۰) میں اسی موضوع کی طرف پھر آتا ہے۔

باب

چند مراعات حاصل کیں، اور اس سے نہ صرف پیلوپونیز کی سیادت بلکہ تمام سلطنت کی حکومت کا وعدہ اس شرط پر کر لیا کہ وہ ہر قتل کو راستے سے ہٹا دے گا۔ اس شرط کو پولیس پر خون نے منسلک قہر میں پورا کر دکھایا، جس کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ کاساندر نے بھی اپنے وعدے کا ایک جزو پورا کر دیا۔ اس کے بعد کم از کم ہمیں اس کی اطلاع نہیں پہنچی کہ اُس نے پولیس پر خون کا خاتمہ بھی ساتھ ہی ساتھ کر دیا۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ متولی سلطنت تماشاکاہ تاریخ سے بلا کسی قسم کا نشان چھوڑے ہوئے خود سلطنت کے اختتام سے صرف دو سال پیشتر غائب ہو جاتا ہے۔

منسلک قہر میں بطلمیوس کو مزید کامیابی ہوئی، یعنی اُس نے جنوب و مغربی ایشیائے کوچک میں رانختوس کاؤٹوس اور قاسےس پر قبضہ کر کے اپنی حکومت کو مستحکم کر لیا۔ اُس نے میندوس سے اندروس گیا، جا کر اُسے ”آزاد“ کرتا ہوا بحری راستے سے یونان پہنچا جہاں کراتے سی پولس نے منسلک قہر میں کورنٹھ و سکیون اُس کے حوالے کر دیے۔ ابتداء میں تو اس کا یہ ارادہ تھا کہ چند دوسرے یونانی شہروں کو بھی ”آزاد“ کرائے لیکن کچھ ہی زمانہ گزرنے پایا تھا کہ اُس نے یہی بہتر سمجھا کہ کاساندر سے صلح کر لے اور ان دونوں میں یہ قرار پایا کہ جو کچھ جس کے پاس ہے اسے وہ اپنے ہی قبضے میں رکھے۔ اس کے برعکس اسے اپنی دوسری تدبیر میں جس سے تھوڑا بہت فائدہ مقصود تھا، ناکامی ہوئی۔ سکندر کی بہن کلیوپاٹرا کی جس نے ساروس کو اپنا مسکن بنالیا تھا، یہ خواہش تھی کہ بطلمیوس سے

باب

نکاح کر لے۔ اس سے پہلے بھی اُس نے اپنا عقد کرنے کی  
 کوشش کی تھی (دیکھو اوپر باب ۱) لیکن اُس میں اُسے کامیابی  
 نہیں ہوئی تھی؛ اب اسے پھر خیال پیدا ہوا کہ کسی حکمراں ہی  
 سے عقد کرنا چاہئے، اور ادھر خود بطلمیوس نے ایسے مذاقے  
 کو خود اپنے حق میں مفید و کارآمد سمجھا۔ اس مقصد کے حصول  
 کے لئے کلیو پاترا ساردس سے جانا چاہتی تھی لیکن اسے انہی گونوس  
 نے باز رکھا، اور اس کے چند ہی روز بعد کچھ عورتوں نے اُس کا  
 کام تمام کر دیا جنہیں انہی گونوس نے کافی سزا دی اور حکم دیا کہ  
 مقتولہ کا جنازہ نہایت شان و شوکت سے اٹھایا جائے۔  
 یہاں تو بطلمیوس کو ناکامی ہوئی، لیکن ادھر افریقیہ میں اُسے سرنہ  
 کی تسخیر کی وجہ سے گویا اس مذک کا بدل مل گیا۔ مسئلہ ق م میں  
 اُس کے مقرر کردہ صوبہ دار نے بغاوت کر دی تھی، لیکن  
 اگاتھو کلیس نے باغی صوبہ دار کا کام تمام کر دیا تھا، اور اب  
 بطلمیوس کے سوتیلے بیٹے ماگاس نے اُس کی طرف سے ازسرنو  
 سرنہ پر قبضہ کر لیا (دیکھو ابواب ۵ و ۷)۔ گویا اس وقت  
 یعنی مسئلہ ق م کے قریب صورت حال کچھ اس نوع کی تھی کہ  
 بطلمیوس سرنہ، قبرص، اجزائے لکیہ و کاریہ، کوس، اندروس،  
 سکیون و کورنتھ پر قابض ہونے کی وجہ سے طاقتور بن گیا  
 تھا، کا سندر مقدونیہ کا حاکم تھا اور اُسے ایپاگروس میں کسی  
 قسم کی مخالفت سے دوچار ہونا نہیں پڑا تھا۔ دوسرے  
 اب بھی اس کے قبضہ میں یوبیہ، تھبر، ایتھنز، میکا لوپولس تھے۔

سرنہ پر ماگاس کا قبضہ مسئلہ ق م میں ہوا۔ Suld. "دیپتروس" اس سے  
 معلوم ہوتا ہے کہ ماگاس نے مسئلہ ق م سے مسئلہ ق م تک حکومت کی ہوگی۔  
 مقدونیوں نے ایولیہ کے خلاف اکارنائیہ کو، بیوتیہ کے خلاف تھبر کو اور  
 آرکیڈیا کے خلاف میکا لوپولس کو مدد دی؛ ڈروائے سن ۲۲، ۲۳۔

باب

لیزی مافوس نے اپنے قبضہ ہیلیس پونت کو کارویہ کے مشرق میں لیزی مافوس کی آباد کاری کر کے مستحکم کر لیا تھا۔ ان تینوں حکمرانوں کے خلاف انہی گونوس بالکل ایک تہ تھا تھا اور ساتھ ہی اسے اپنے عقب میں بھی خطرہ لگا ہوا تھا، اس لئے کہ سلیو کوس نے بابل پر از سر نو قبضہ کر لیا تھا، چنانچہ اسے اس کی ضرورت پیش آئی کہ وہ کوئی ایسا فعل کرے جس سے بلا دیونان میں ایک قسم کی سنسنی پیدا ہو جائے، اور اس نے یہ خیال جمایا کہ ایٹھنر پر حملہ کرنا چاہئے جو یونان کا گویا ایک طرح کا مرکز بنا ہوا تھا۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ یہاں کا سائدر کے قائم مقام

۱۱۰۰ سنہ ق م میں یونانیوں کی جو ذہنی و اخلاقی حالت تھی اسے ڈروائے سن نے مفصلہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے (۲، ۲، ۱۰۲): ”عوام الناس مفلوک الحال تھے، ان میں اخلاق کی خوب نہ تھی، وہ اپنے مہبودوں اور اپنے ملک کی طرف سے بالکل بے پروا تھے اور ان کی اٹھتی ہوئی نسل کو اس زمانے کے محبوب و مرغوب فلسفیوں نے بگاڑ دیا تھا، ہمارے نزدیک اس مقولے کا کوئی حصہ بھی درست نہیں ہے۔ پہلے حصے کی عدم صحت کا ثبوت اس موقع پر نہیں دیا جاسکتا، اور اس قسم کے کلیہ آمیز حکم کی تردید کرنے میں ہمیشہ مشکل پڑتی ہے۔ لیکن میرے بیان کا ایک ایک لفظ ڈروائے سن کے خیال کی تردید سمجھنا چاہئے۔ ڈروائے سن کے فقرے کا دوسرا حصہ جو فلسفیوں کے خراب اثرات سے متعلق ہے، اس میں تھوڑی بہت قطعیت ہونے کی وجہ سے اس پر بحث کیجا سکتی ہے۔ یہاں ہمیں فرض کرنا پڑتا ہے کہ ڈروائے سن کی مراد ”رواقیوں“ کے مرکز یعنی سوا کی تائیس سے پہلے کے زمانے سے ہوگی اس لئے کہ اس مسلک کی تائیس کے بعد ”بگاڑنے“ کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ حکم اس سے پہلے کے زمانے پر بھی نہیں لگایا جاسکتا۔ ہمارے پاس اس کا کیا ثبوت ہے؟

کی حیثیت سے دیمتریوس ساکن فالیروم حاکم تھا، اُس نے اپنی وہ سالہ باب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ اکادمیوں، مشائیوں، کلیبیوں اور میکاریوں نے اُس زمانے کے نوجوانوں کو بیکار اٹھا ہمارا تو یہ خیال ہے کہ اگر ڈروائے سن کے پیش نظر کوئی وزنی وجہ نہ ہوتی تو اُسے ہرگز اس قسم کا حکم نہیں لگانا چاہئے تھا، مگر مفصل ذیل امور سے معلوم ہو گا کہ یہ خیالات محض ذاتی جذبات پر مبنی تھے۔ وہ آگے بڑھ کر چند دوسرے عجیب خیالات کا اظہار کرتا ہے، صفحہ ۱۰۳ پر وہ ایشیائی و جزائری یونان کو، ”جو جماعتی خود مختاری کے قہر میں جا پھنسے تھے،“ یہ نسبت بد اخلاق آزاد یونانی کے کہیں بہتر تھے۔ لیکن یہ واقعے کے خلاف ہے کہ ایشیا اور جزائر کے یونانی ”جماعتی آزادی“ کے قہر میں جا پھنسے تھے۔ قانونی اعتبار سے وہ اتنے ہی آزاد تھے جتنا خود ایتھنز اور واقلاً بھی انہیں اُس کے کچھ کم آزادی حاصل نہیں تھی، بلکہ ان میں سے بعض نے تو میدان سیاست میں اتنے ہی اعلیٰ دارفہ فرائض انجام دئے جیسے ایتھنز نے۔ یہاں ہم صرف ابی دوس (ڈروائے سن ۲۰۲، ۲۰۱ و ۲۱۱) اور رھوڈز کا ذکر کافی سمجھتے ہیں۔ اگر یہاں کے باشندے ایتھنز یوں سے زیادہ خوش تھے تو اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ان کی چلت پھرت محض جماعتی جدوجہد تک محدود تھی، لیکن ظہوری نقطہ نظر سے ڈروائے سن کا مطلب اس وقت بالکل سمجھ میں نہیں آتا جب وہ یہ کہتا ہے کہ دیار مغرب میں صورت حال اس سے بہت بہتر تھی، اگلا تھو کلیس کی فرماں روائی میں سسلی والے چین و اطینان سے زندگی بسر کرتے تھے، اور ”اپنی منظم اور عاقلانہ انتظام کی وجہ سے تارنٹوم کے طرز عمل سے چھوٹے چھوٹے شہروں کی تائید و پشت پناہی ظاہر ہوتی ہے۔“ واقعہ یہ ہے کہ عیش پسند تارنٹوم دوسروں کو مدد دینا تو کجا، خود اپنا بچاؤ بھی نہیں کر سکتا تھا، اور یکے بعد دیگرے کبھی کسی ایپائروسی اور کبھی کسی اسپارٹی کو اُسے بلانا پڑتا تھا، رہا سسلی، تو ہمیں اگلا تھو کلیس کے عہد میں اس جزیرے میں شتمہ بھر بھی خوشی و عزتی کا پتا نہیں چلتا۔ میرا خیال ہے کہ میں نے ان خیالات کے

حکومت کے دوران میں شہر کی دولت و ثروت میں ضرور اضافہ کیا، لیکن خود اپنی خرابی اخلاق کی وجہ سے شہر والوں کے خصائل کو پست کر دیا، اور اُس پر طرفہ یہ کہ ایک حقیقی خود سرکار روپ بھر کر جاسوسوں اور خفیہ عمال کے ذریعے سے اُن کے عیش و عشرت کو سختی کے ساتھ دبانے کی کوشش کی۔ لیکن شہریوں نے اُس کی حکومت کے ساتھ روادار نہ برتاؤ کیا، بلکہ بعض تو واقعی اُس سے خوش تھے، لیکن وہ اتھینزی جنھیں پرانی روایات کی یاد تازہ تھی وہ اپنے محبوب و مالوف شہر کو اس قبیح دیکھ کر شرمسار ہوئے تھے جس میں وہ گر گیا تھا، اور وہ ایسے شخص کا حکم ماننے کو اول درجے کی ذلت و تعبت سمجھتے تھے جس نے اس وقت تک میدان جنگ میں کوئی کارناما یا انجام نہیں دیا تھا اور جو خود اپنی رائے پر عمل کرنے کی بجائے کاساندر کا حکم ماننے پر مجبور تھا۔ اُن کا خیال تھا کہ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ بے بنیاد ہونے کا ثبوت دے دیا ہے، اور میرے نزدیک یہ محض کہنے والے کے ذاتی جذبات سے زیادہ کسی چیز پر مبنی نہیں ہیں، اس لئے کہ اول تو ان کا پیش کرنے والا اول درجے کے علماء سے ہے، اور دوسرے اُن کو غلط ثابت کر کے میں نے ایک اور بات کو صاف کر دیا ہے، وہ یہ کہ جس زمین پر ان خیالات کا نشو و نما ہوتا ہے یعنی اس یونان کی بد اخلاقی جو واقعا آزادی کی جدوجہد میں لگا ہوا ہے، اس زمین کا وجود دراصل محض تخیل سے باہر نہیں ہے۔ نیز دیکھو حاشی باب ۶۔

۹۹ دیمتریوس ساکن فالیروم کے لئے مقابلہ کرو وہ تحریرات جن کا ہرمان ٹومزرا "ملکت قدیمہ" Hermann-Thumser: Staatsalt ۱۳۵ میں ذکر ہے۔

اس شخص کو شوارکز "عمومیت" Schwarez: Die Demokratie لائپزگ

۸۸۲ (۱۸۸۲ء) اور خون و لاما و قز ("انتی گونوس ساکن کاریسٹوس" Willamowitz

Antigonos von Karystos صفحہ ۱۸۴) نے بہت کچھ بڑھا دیا ہے۔

اگر وہ کسی طرح اپنی کھوئی ہوئی آزادی حاصل کر لیں تو ایسی حالت میں

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ ولامووتز کہتا ہے کہ دیمتریوس نے ملک کو محفوظ کیا، اس میں امن و امان رائج کیا، فرقہ وارانہ آزادی کی کیفیت سے کام چلانے کا صحیح راستہ بتایا، وہی وہ شخص تھا جس نے سب سے پہلے لوگوں کی تعلیم کو مملکت کا فرض قرار دیا اور "اپنی بیا کو سرکاری ادارہ بنادیا" جب سے ارسطاطالیس کی کتاب "دستور ایٹنز" دستیاب ہوئی ہے اُس وقت سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ایفی بیا کو دیمتریوس نے سرکاری جامہ پہنایا، اس لئے کہ ۳۲۳ء جیسے جیسے زمانے میں بھی ایفی بیا کی یہی نوعیت تھی۔ ولامووتز کہتا ہے کہ دیمتریوس ہی نے مدارس فلسفہ میں تعلیم کے آزادانہ پیرائے کو مستحکم کر دیا۔ لیکن یہ واقعے کے خلاف ہے اس لئے کہ کسی غیر ملکی حکمران کا ایک عہدہ دار ایٹنز کے کسی ادارے کو بھی مستحکم نہیں کر سکتا تھا۔ اس میں شبہ نہیں کہ اُس نے آزادی تعلیم کی حفاظت ضرور کی لیکن اس کی بنیاد اور اس کا استحکام محض ایٹنز والوں کے صحیح جذبات پر منحصر تھا۔ اسی طرح یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اسی نے امن و امان قائم کیا، اس لئے کہ یہ دیمتریوس جیسے عہدہ دار پر منحصر نہیں تھا بلکہ اس کا زار و بار اُس کے آقا اور منحصر حکمرانوں پر تھا۔ لیکن ہے کہ اُس کے عہد میں ایٹنز میں امن و امان رہا ہو جہاں تک کہ اُس میں کسی قسم کا اختلال پیدا نہیں کیا۔ تاہم، کے مقابلوں کی از سر نو تعلیم بھی اسی کے ساتھ منسوب کی جاتی ہے۔ کوہلر Koehler ۲

۲۳۵؛ میولر: "تاسا گاہ قدیم" Mueller, Buehnen Alterthum, ۲۲ دیمتریوس نے ضرور ۳۹۰ ق م میں عید دیونیسیہ کی صدارت کی، اور کچھ عرصے کے بعد ہم ادارہ اگونوتھیزیا ("نگرانی لعب") سے دوچار ہوتے ہیں، چنانچہ ممکن ہے کہ یہ تبدیلی اُسی نے کی ہو۔ لیکن ان دونوں ادارات کے درمیان جو فرق ہے وہ یہ ہے کہ خورجیگیا تو ایک "لمی تو ریجیا" یا خدمت عامہ سمجھی جاتی تھی اور اگونوتھیزیا کی نوعیت ایک عہدے کی تھی اس جدت کا سبب یہ تھا کہ

باب انھیں اپنے محبوبوں کا شکر گزار ہونے کا موقع مل جائے گا، اور

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ مختلف عیدوں اور تہواروں کے موقعوں پر کافی اشخاص چند دینے کے لئے تیار نہیں ہوتے تھے، لیکن چونکہ یہ عیدیں ہر نوع منعقد ہونی ضرورتیں اس لئے خود موم نے خرچ کیا کواپنے سر لے لیا اور ایک —  
 جگران لب ("اگونیٹیلٹس") کو متحرک کیا جو ایک ذمہ دار عہدہ دار ہوتا تھا تاکہ وہ مختلف مدارج کی نگرانی کرے۔ اس سے دو صورت حال یاد آتی ہے جس کا الزام یوبولوس پر لگایا گیا تھا (جلد ۳ باب ۱۵، حاشیہ ۵) اور اب مملکت کو اسی طرح روپیہ ہتیا کرنا پڑتا تھا، درانحالیکہ اب دیمتریوس کے عہد میں صرف مرفہ الحال شہریوں کو رائے دی کا حق باقی رہ گیا تھا۔ چنانچہ اگر اس طبقے کے سرے عیدوں اور تہواروں کے اخراجات برداشت کرنے کا بار ہٹالیا گیا اور ان کی بجائے اس کا بار خزانہ عامرہ پر ڈالا گیا تو اس سے مرفہ الحال طبقے کی طرف صریح میلان ظاہر ہوتا ہے، اور ہمیں یہ سنی کرنا چاہیے کہ ہمیں اس منظور نظر طبقے نے ایک قدم آگے بڑھا کر یہ طے کیا کہ ان کے مرئی اور سرپرست کے ۳۶۰ مجسمے نصب کئے جائیں، اور اس کا خسر چہ خزانہ عامرہ سے دلایا جائے۔ اس میں شبہ نہیں کہ حال میں اس تمام قصبے کو بالکل دوسرا جامہ پہنانے کی کوشش کی گئی ہے اور دیمتریوس اور مرفہ الحال طبقے کو سراہا گیا ہے۔ یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ مملکت پر نہیں بلکہ اس "جگران لب" پر جملہ اخراجات کی ذمہ داری عائد ہوتی تھی، اور اس مفروضے کی تائید میں ایجنسیوں کی وہ تجویز عوام میں پیش کی جاتی ہے جو پٹی دیس کے لئے منظور کی گئی تھی ("مجموعہ نوشتہ جات اٹیکا C I. A. ۲ = ۳۱۴ = ڈیٹی برگ ۴۳۱") جس میں اس شخص کی اس لئے تعریف و توصیف کی گئی تھی کہ اس نے معذ اپنی جیب سے اس وقت بہت روپیہ خرچ کیا تھا جب وہ "جگران لب" تھا۔ اس نقطہ نظر سے اخراجات کا بار خزانہ عامرہ پر مطلق نہیں پڑتا تھا۔ لیکن ہماری رائے میں یہ درست نہیں ہے، دیکھو ڈیٹی برگ ۱۱۱ اور ہرمان ٹورمر Hermann-Thurmer. ۱۲۱



اگر بیرونی حکمرانوں کے طرز عمل کی تائید ضروری سمجھی گئی تو کم از کم یہ باب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اول تو یہ مفروضہ پایہ ثبوت ہی کو نہیں پہنچا، اور دوسرے یہ فی نفسہ ناممکنات سے ہے، اور یہ ایسی بات ہے جو اس سے پہلے کسی کے ذہن میں نہیں آئی۔ فلیس دیس کے اعزاز سے کوئی ثبوت نہیں ملتا، اس لئے کہ اُس کا اعزاز محض اس لئے کیا گیا کہ اُس نے یہ روپیہ خود اپنی جیب سے خرچ کیا تھا جس پر وہ مجبور نہیں تھا۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اُس کے عہدے کی ذمہ داری ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ رقوم عامہ کے خرچ کا وہ ذمہ دار تھا، اور درحقیقت اُس نے صرف یہ کیا کہ اس رقم میں خود اپنی جیب سے اضافہ کر دیا۔ اور پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ عموم کے خورگیئے سے مننی یہی ہیں کہ عموم پر روپیہ ادا کرنے کا فرض عائد ہوتا ہے۔ لیکن، جیسا اوپر کہہ چکا ہوں یہ مفروضہ ناممکنات سے بھی ہے، اس لئے کہ ایک ایسی مملکت جس میں ایک آدمہ جن ایسے لوگ نہ نکلیں جو اپنی جیب سے سنگینوں کی اجرت دے سکیں تو وہ ہر سال ایک شخص واحد کو کیسے خرچ دے سکتی ہے کہ وہ اس رقم کو جو پہلے دس بارہ لوگوں کی جیبوں سے نکلتی تھی، خود اپنی جیب سے نکال دے۔ ہم یہ نتیجہ نکالنے پر حق بجانب ہیں کہ اگر نو تعمیر یا یا نگرانِ لب کے عہدے کے قیام کی وجہ سے اخراجات عید کا بار خزانہ عامہ پر پڑ گیا، اور اگر دیمتریوس ہی نے یہ تبدیلی کی تھی تو اُسے اچھی طرح سے اس کا علم ہو گا کہ اس سے کس طبقے کو فائدہ پہنچتا ہے، اور مرفہ الحال طبقہ اپنے فوائد کو خوب اچھی طرح سے پہچانتا تھا۔ لیکن دیمتریوس نے انظارِ تنقید کی بہت کوشش کی۔ اُس نے اعداد و شمار

کے خیال کو ترقی دی Atth. ۶، ۶۷، ۶؛ بلوخ: "مردم شماری Beloch:

Bevoelkerung صفحہ ۵۷۰۔ اُسے "بگراہائے قانون Nomophylakes

کا تقریر کیا اور Syne. ۲۷، ۳ میں تو اُسے تیسرا تیغزنی مقفل "گردنا گیا ہے۔ انکی خواہش تھی کہ لوگ اُسے سولوں اصغر سمجھیں۔ اُس نے خاص طور پر مقبروں کے خرچ تمسیر کو مدد دکنکی کوشش کی (سسرود Cicero: De Legg, ۶۶۶)

باب

حکمران شاہ مقدونیہ سے کہیں زیادہ دور افتادہ اور اُن سے بدرجہا کم ظالم تھے

بقیہ ماشیہ صفحہ گزشتہ۔ جس کی وجہ سے فنون لطیفہ کو مقتدیہ نقصان پہنچا؛  
 دیکھو "جریدہ لسانیات برلن" Berl. Phil. Woch. ۱۸۹۲ء، صفحہ ۸۷-۸۸۔  
 سسر و کھتا ہے کہ اس مقصد کے لئے اُس نے ایک اور عہدہ دار مقرر کیا، جس سے  
 دیمتریوس کے عہدوں میں اضافہ کرنے کی خصوصیت کا اظہار ہوتا ہے۔ سسر و  
 De off. ۶۰۲ میں قارقلیس کو اُس لئے برا بھلا کہتا ہے کہ اُس نے "اسقدر  
 روپیہ پار تھے نوں کا صدر دروازہ بنانے میں صرف کر دیا تھا" جس سے  
 دیمتریوس کا مبلغ نظاصاف ظاہر ہو جاتا ہے، اور اس پر وہ تہامیت اطمینان سے  
 خود اپنے ۳۶۰ مجسموں کی تنصیب کی قرارداد کو تسلیم کر لیتا ہے؛ اظاہر ہے  
 کہ اس صرف میں روپیہ خرچ کرنا ایک بالکل دوسری بات تھی۔ معلوم ہوتا  
 ہے کہ اُسے اس واقعہ کا جو اکثر یونانیوں کے لئے اظہار من اشمس تھا، اندازہ  
 ہی نہ تھا کہ ایجنٹر کی عظمت دو جذبات پر مبنی تھی، ایک تو آزادی سے عشق اور  
 دوسرے خوبصورتی سے محبت۔ کہا جاتا ہے کہ اُس کے عہد حکومت میں  
 ایجنٹری غیر ملکوں کا خیال پہلے سے بہت کم کرتے تھے، لیکن اس کی اصلی وجہ  
 یہ تھی کہ جس قدر بھی چالوسی ملن تھی وہ خود اپنی ہی کرتا تھا۔ بحیثیت ذی علم  
 ہونے کے اُس میں قابلیت کی کمی تھی اور اگر یہ امر واقعہ ہے کہ وہی نوادر خانہ اسکندریہ  
 کا موسس تھا تو اُس کی عظمت میں کس کو کلام ہو سکتا ہے؛ لیکن کسی دوسرے  
 لحاظ سے اُس کی شخصیت میں غلو نہیں پایا جاتا۔ اُسے تین چیزیں مرغوب تھیں؛  
 علم و عیش تو اپنے لئے اور سخت توبہ تا دیب غربا کے واسطے۔ وہ ایک ایسا  
 منہ دنیا دار تھا جو گویا ماسٹر کے محافظ کا روپ بھرے ہوئے تھا،  
 اور یہ وہ نوع ہے جس کی مثالیں ہمارے زمانے میں بہت سی ہیں۔

لیکرگوس کی زندگی سے غیر ملکی بادشاہ کے اس بد اخلاق قائم مقام سے  
 ایک قسم کا قیاس سنا ہے۔ لیکرگوس خوبصورت اور ذلیل کا گویا پیاری تھا،  
 اور اُس کے ساتھ ایک اول درجے کا مصلی جمہوری مدبر تھا جس نے ایجنٹری اپنی

چنانچہ ایسی حالت میں انھیں اس کا موقع ملنا آسان تھا کہ وہ اپنی  
قرار دادوں کو پرانے طریقے سے منظور کر لیں۔ ان سب باتوں  
کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب دیمتریوس ولد انتی گونوس جو اپنے بہنام ساکن فالیروم  
کی طرح بہادر و خوب و اور قابل شخص تھا، اس سوئیوم کے قریب  
سنسکرتی م میں ایک بڑا بیڑا، روپیہ اور سپاہی لے کر نمودار ہوا  
اور سنتریوں کی اس غلطی کی وجہ سے کہ انھوں نے اس کے جہازوں  
کو مصری جہاز سمجھا، وہ پرائیوس میں پچیس کشتیوں سمیت لنگر انداز  
ہو گیا تو اُسے وہاں کے لوگوں نے نہایت گرجوشتی سے خوش آمد  
کہا۔ چند چھوٹی موٹی مدبھیڑوں کے بعد دیمتریوس ساکن فالیروم  
نے اس سے لوگوں کی حفاظت کرنے کے لئے استدعا کی اور  
خود اس کے بعد اپنے وطن واپس چلا گیا۔ انتی گونوس کے بیٹے  
نے میکارا اور قلندہ موئی خبیہ جس پر مقدونی قابض تھے، سفر  
کر لیا، اور ستمبر سنسکرتی م میں وہ ایٹھنز میں بعد ششم و خدم داخل  
ہو گیا۔ اُس نے شہریوں سے وعدہ کیا کہ میں جہاز بنانے کے لئے

بعینہ حاشیہ گزشتہ - مہربانی آمیز عہد کے آثار چھوڑ گیا ہے۔ اس کے لئے  
دیکھو دیور باخ، "خطابت فیکرگوس" Duerrbach: L'Orateur

Lycurgue پیرس، سنہ ۱۸۹۷ء، ککرتیوس: "تاریخ بلدیہ ایٹھنز" E. Curtius  
Die Stadtgeschichte von Athen برلن سنہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۲۱۳ وغیرہ و صفحہ

۲۲۵ وغیرہ۔

سنہ دیمتریوس پولیورکیمیسیس الکبیا دیس کی طرح میں جہاز لے کر پرائیوس آتا ہے  
دپولیا ٹیمپوس ۶۷ء -

ایٹھنز یوں کی طرف سے انتی گونوس و دیمتریوس کی عزت، حکومت، بلدیہ ایٹھنز

Wachsmuth: Stadt Athen - ۶۱۲/۱

جیلوں کا مختصر بیان، مہربانی ٹرمز ۱۲۰ -

باب

لکڑی اور کھانے کے لئے اناج کا انتظام کروا سکا۔ اس کے بعد  
 کا سائدر کے پیروؤں کا مواخذہ کیا گیا، لیکن حکم صرف انہیں کے  
 خلاف سنایا گیا جو غائب تھے؛ اور ان سب کو رہا کر دیا گیا جو حاضر تھے  
 جن میں سے ایک مشہور شاعر متاثر بھی تھا۔ لیکن اگر لوگوں نے  
 انتقام لینے میں اعتدال دکھایا تو ساتھ ہی اپنے بچانے والے اور  
 اس کے والد کی اطاعت پذیری میں وہ حد سے بہت تجاوز کر گئے۔  
 انکے اعزاز میں دو جدید قبیلے یعنی انٹی گونوس و دیمتریوس بنائے گئے؛  
 نیز دیمتریوس کے نام پر ہمیشہ کا ایک دن اور ایک میلہ موسوم کیا گیا  
 اور انٹی گونوس و دیمتریوس دونوں کو بادشاہ اور مہبود کے خطابات  
 پیش کئے گئے۔ غرض آزاد شدہ ایجنٹوں نے تقریباً آٹھ سو  
 غلامانہ انداز میں سالار دیمتریوس کے ساتھ رہنا دیکھا جتنا  
 حلقہ بھوش ایجنٹوں نے دیمتریوس ساکن فالیروم کے ساتھ کیا تھا  
 اور یہ حکمران یونان کے سب سے زیادہ علمی مرکز میں اتنے ہی آرام  
 و اطمینان کے ساتھ رہنے لگا جتنا کوئی فلسفی رہتا۔ ایجنٹ کی آزادی  
 کا بجنسہ وہی نتیجہ نکلا جو انٹی گونوس سمجھے ہوئے تھا۔ اس کی وجہ  
 سے کا سائدر کا اقتدار اتنی بڑی نظروں سے دیکھا جانے لگا کہ  
 ایسی دور رس والوں نے ہمت کر کے اس کے آلہ کار شاہ الکتاس  
 کو جان سے مار ڈالا اور اس کے بھتیجے یعنی ایاکداس کے بیٹے پر موص  
 کو تخت پر بٹھا دیا۔ اگر انٹی گونوس دیمتریوس کو نہ بلا لیتا تو اس کی وجہ  
 سے سب زمین یونان میں جگہ جگہ انقلاب رونما ہو جاتا۔ لیکن  
 انٹی گونوس کی خواہش تھی کہ وہ بطلیموس کے خلاف جو قبرص میں  
 ایک بڑا لشکر جمع کر رہا تھا، کارروائی کرے۔ دیمتریوس نے رموز  
 والوں سے مصر کے خلاف محالفے کے لئے کہا، لیکن انھوں نے  
 غمہ جاندار رہنے کا اعلان کر دیا، اور دیمتریوس نے اپنے دل میں  
 یہ گمان لیا کہ موقع طے نہ ہو وہ ان کی سرکوبی میں کس نہیں اٹھا رکھے گا۔

باب

اس کے بعد اس نے سالامیس کا محاصرہ کیا، جس پر بطلیموس کا بھائی  
 مینے لادوس قابض تھا۔ اب خود بطلیموس ایک بہت بڑا بیڑا لے کر  
 آسمو جو دہوا۔ دیمتریوس نے اُسے شکست فاحش دی، یعنی چالیس  
 جہازوں کو تو گرفتار کیا، اسی سے زیادہ ڈبو دئے، آٹھ ہزار سے  
 زیادہ سپاہی جو ایک سو بار برداری کے جہازوں پر تھے قید کئے  
 اور بیشمار مال غنیمت پر قبضہ کیا۔ ان قیدیوں میں سے ایک بانسری لوانز  
 لامیہ نامی بھی تھی جو بہت جلد فلاح کی منظور نظروں لگی۔ جب مینے لادوس نے  
 سالامیس کی کنجیاں فلاحوں کے حوالے کر دیں پر تمام قبرص نے  
 ہتھیار ڈال دئے اُس وقت انہی گونوس دریائے اورونٹیس کے  
 دبانے پر پڑا ہوا تھا۔ یہاں دیمتریوس کا فرستادہ ارسطو دیموس  
 ساکن بلطہ جہاز پر سے اتر ا اور اُسے ”شاہ انہی گونوس“ کہہ کر مبارکباد  
 دی، جس پر ہر گس وناکس ہمزبان ہو کر ”شاہ انہی گونوس زندہ باد“ چلا  
 اُسے اور تمام جنگل ان کے فلک شکاف نعروں سے گونج اٹھا۔  
 انہی گونوس نے ”شاہ“ دیمتریوس کا شکریہ ادا کیا۔ اصل میں وہ یہ چاہتا  
 تھا کہ اس طرح سکندر کی سی مطلق العنان حکومت کو اپنے ملک میں  
 رواج دے، لیکن اُس کے حریف اسے سخت ناپسند کرتے تھے،  
 اور بطلیموس، سلوکوس، لیزیماخوس اور کاساندرس سے ہر ایک  
 بادشاہ بن بیٹھا جب نوبت یہاں تک پہنچی کہ جب ہر قلیہ جیسے چھوٹے سے  
 شہر کے خود سر دیونیسیوس نے بھی خطاب شاہی اختیار کیا تو محسوس  
 ہونے لگا کہ اب سکندر کی سلطنت کا بالکل ہی خاتمہ ہونے کو ہے۔

۱۲۰۰ دیمتریوس ۱۲۰۰ زہرہ بکتر ایضاً روانہ کرتا ہے؛ ڈیروائے سن ۲، ۲، ۱۳۵-۱۳۶  
 موٹف کا خیال ہے (۱۴۱) کہ اُسی زمانے میں ہفلا گونیا، پونٹوس اور اتر دینیہ نے  
 بھی شاہی خطاب اختیار کئے ہوں گے۔ ان ملک کی بابت جو کچھ اُس نے  
 کہا ہے وہ بھی قابل مطالعہ ہے۔ سکوں سے اس کا پتا لگتا ہے کہ انہی گونوس اور

باب

انتی گونوس بہت کچھ کر چکا تھا، لیکن ابھی ایک نہایت ضروری چیز یعنی مصر کی فتح باقی تھی، اور اس کی تکمیل کے لئے اس نے ایک بیڑا اور ایک عالی شان لشکر لے کر دریائے نیل کی پیلوزیوم والی شاخ کی طرف بھیجا جس کے بائیں کنارے پر بطلیموس کا قبضہ تھا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اس وقت تک راستہ روکے رہے جب تک دیترویس مغرب کی طرف اتر کر مصریوں کے عقب میں حملہ نہ کر دے۔ لیکن طوفان کے باعث دیترویس اپنے جہازوں پر سے نہیں اتر سکا اور اُسے اپنی فوج کی طرف چلا جانا پڑا۔ اس زک کے بعد انتی گونوس کو چار ونا چار اپنے قدم موڑ دینے پڑے۔ یہ سچ ہے کہ وہ اپنی زندگی کے دن پر وکاس کی طرح ختم کرنے نہیں چاہتا تھا، لیکن اتنے ترک و احتشام کے ساتھ تیار ہی کے بعد حملہ تک نہ کرنا کچھ زیادہ خوش آمد نہ تھا۔ (تسلطہ ق م)۔

پھر بچ اب اُس کی یہ خواہش تھی کہ کسی دوسری جگہ اُسے کچھ نہ کچھ معاوضہ مل جائے۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ رھوڈز والوں نے اُسے ساتھ مصر کے خلاف تعامل کرنے سے صاف انکار کر دیا تھا، اور گو وہ علی العموم اُس کے ساتھ اچھی طرح سے پیش آتے تھے، مگر بطلیموس کے خلاف ہتھیار اٹھانے پر وہ اس لئے راضی نہیں

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ دیترویس کی سلطنتیں ایک دوسرے سے ممتاز تھیں، ہیڈ "تاریخ مسکوکیات" H.N. صفحہ ۲۰۱ و صفحہ ۲۰۲۔ چودہویں صدی کے ایک طرف نشستہ یا استادہ پوسیدون کی جو شبیہ ہے وہ نہایت نفیس ہے۔ دیترویس پولیورکنیس کے سونے اور چاندی کے سگوں پر ساموئیل کی تختہ دیوی کے مجسمے کی جو اس وقت نواور خاندانوں میں ہے، نقل ہے، ہیڈ، "تاریخ مسکوکیات" ۲۰۲، شبیہ ۱۳۲۔ نیز دیکھو باب ۲۱، عقب۔

مصر پر حملے کے لئے نیزے Niese جلد ۱ ص ۲۲۲۔  
۳۲۲

ہوتے تھے کہ اُن کا اقتدار اور اُن کی ثروت دونوں اسکندریہ کیسے تجارت کرنے پر منحصر تھی۔ اب انہی گونوس نے یہ تہیہ کر لیا کہ انھیں اس انکار کی خاطر خواہ سزا دے گا۔ اس کا خیال تھا کہ جزیرے والوں کو حلیف شکل سے مل سکیں گے چنانچہ وہ با سانی تمام انھیں مغلوب کر لے گا۔ اس میں شبہ نہیں کہ رھو دوزیوں کو حلیف نہیں ملے لیکن باوجود اس کے بھی وہ انھیں مغلوب نہیں کر سکا۔ دیمتریوس ایک پُر شکوہ بیڑا لے کر جس میں دو سو جنگی جہاز، ایک سو تتریاں بار برداری کے جہاز ایک ہزار بحری قزاقی کی کشتیاں اور تجارتی جہاز تھے، رھو دوز کے مقابل بندرگاہ لوریہا پہنچا، اور وہاں سے پھر ایک مرتبہ جزیرے والوں سے کہلا بھیجا کہ وہ مصر کے خلاف مخالفہ کرنے کے لئے تیار ہوں تو آئیں۔ اس پر بھی گفت و شنود ہوئی اور وہ راضی بھی ہو گئے۔ لیکن جب دیمتریوس نے ایک سو سربراہ اور وہ شہریوں کو بطور رعنا کے طلب کیا اور ساتھ ہی اس کا اعلان کیا کہ وہ اپنے جنگی جہاز خاص بندرگاہ رھو دوز میں لیمایگا تو انھیں اس بات کا یقین ہو گیا کہ وہ انھیں کلائیہ مغلوب کرنے کا خواہاں ہے، چنانچہ انھوں نے آخر تک مدافعت کرنے کی ٹھان لی۔ یہ سن کر دیمتریوس نے شہر کا محاصرہ کر لیا، اور یہ محاصرہ اپنی اس خصوصیت کی وجہ سے تاریخ یونان میں ممتاز ہے کہ ایسے حملہ آوروں نے اپنا کام نہایت دانائی سے انجام دینے کی کوشش کی اور محصورین

۱۲۔ محاصرہ رھوڈز؛ دیو دورس، ۲۰، ۸۱/۲ (مستقیم)؛ ۹۱ (مستقیم)

Torr. Rhodes in ancient times

**Torr. Rhodes** in ancient times

کیپرٹ؟ ہیللاس Kiepert: Hellas نقشہ ۸ جزیرے کا نقشہ، کیپرٹ: ہرنزلی

الشائے کوچک Kiepert: Westl. Kleinas. ۱۵- نیز دیکھو باب ۲۲ حاشیہ ۱-

باب

بھی اسی جانبازی اور شدت کے ساتھ مدافعت کرتے رہے۔ یہ محاصرہ سترہ سال تک قائم رہا۔ آخر کار برابری جاری رہا۔ رھوڑیوں کی کیفیت اس لئے اور بھی ناقابل اطمینان تھی کہ ان کے جنگی بیڑے کے کمزور ہونے کی وجہ سے دیوتریوس کو سمندر پر تفوق حاصل تھا۔ لیکن وہ پیدائشی ملاح ہونے کی وجہ سے تنہا جہازوں کو ادھر ادھر لئے پھرتے تھے، چنانچہ محض فن جہاز رانی میں بیکار ہونے کی وجہ سے وہ کاساندر، لیزری باخوس اور بطیلیوس کے پاس پیام بھیجنے میں کامیاب ہو گئے۔ انھوں نے ان فرمانرواؤں سے کہلوایا کہ وہ بڑی مشکل میں آ پھنسے ہیں اور انھیں امداد کی شدید ضرورت ہے۔ اس کے جواب میں انھیں ہر طرف سے اطمینان بخش جواب ملے، لیکن خاطر خواہ امداد کہیں سے بھی نہیں آئی۔ آخر کار انھیں اطراف بلدہ سے بھی دست برداری دے دینی پڑی۔ ہمیں یہ دیکھنے سے بڑا تعجب ہوتا ہے کہ ان کے پاس صرف سات ہزار جنگجو، چھ ہزار شہری اور ایک ہزار کاریگر تھے اور ان کے علاوہ انھوں نے غلاموں کو بھی مسلح کر لیا تھا۔ ظاہر ہے کہ اتنے کم سپاہی صرف ایک مختصر رقبے ہی کے لئے بکار آمد ہو سکتے تھے۔ شہریوں میں جوش کا یہ عالم تھا کہ عورتوں نے نہایت جرأت اور ہمت کرنے میں صرف مردوں کے دل ہی نہیں بڑے بلکہ فصیل پر لڑائی میں بھی ان کی مدد کی۔ پہلے تو دیوتریوس نے سمندر کی طرف سے حملہ کیا تاکہ وہ بندرگاہ پر قبضہ کر کے شہر میں آسانی داخل ہو سکے۔ اُس نے بیرونی بندرگاہ کو مستقر کر لیا لیکن اندرونی حصے پر وہ قبضہ نہیں کر سکا اور آخر کار اُسے بیرونی حصے سے بھی دست بردار ہو جانا پڑا۔ اس کے بعد اُس نے خشکی کی طرف سے حملہ کیا اور اس میں محاصرے کی وہ سب ترکیبیں طے جن کا انھیں علم تھا۔ اُس کی جنگی کلوں میں سب سے غیر معمولی ایک نل مسمی ہیلے پولس تھی جو ۴۰ قدم طویل ۴۰ قدم عریض اور



۵۰۔ اقدم اونجا ایک منارہ متاجو آٹھ عظیم الشان پیسوں پر ہر طرف گھومتا تھا اور جس کے گھمانے کے لئے ۳۰۰ لوگ درکار ہوتے تھے۔ اس منارے کی نو منزلیں تھیں جو ہر طرح کے آلات حرب سے معمور تھیں۔ نیلے پولس کے علاوہ سرنجیس لگانے کے چار مسقف آلے تھے اور دو عظیم الشان مہینق ایک سو نو سے قدم لمبے جن میں سے ہر ایک کو کام میں لگانے کے لئے ایک ایک ہزار آدمیوں کی ضرورت ہوتی تھی، تفصیل پر حملہ کرنے کے لئے حاضر تھے۔ یہ سب آلے کام میں لائے گئے اور دیواروں کے برج اور مختلف حصے گرنے لگے، لیکن جو حصہ گرا اس کے عقب میں ایک جدید دیوار نظر آئی جو رھوڈزیوں نے نہایت سرعت سے بنائی تھی۔ دراصل انھوں نے احتیاطاً خود اس جدید دیوار کے پیچھے ایک تیسری دیوار بھی تعمیر کی تھی تاکہ اگر یہ بھی گر جائے تو بھی کچھ مضائقہ نہ ہو۔ انھوں نے چھوٹی چھوٹی بحری مہمات کے ذریعے سے دشمن کو بہت کچھ نقصان پہنچایا۔ ان کے حلیف حکمرانوں نے ان کی مدد کے لئے انارخ روانہ کیا، اور بطلیموس نے توڈیرس ہزار سپاہیوں کی کمک بھی روانہ کی۔ ایک موقع پر دیہتریوس شہر پر قبضہ کرتے کرتے رہ گیا۔ ہوا یہ کہ اس کی فوج کی ایک پلٹن تفصیل کے ایک سوراخ میں ہو کر تماشا گاہ میں گھس کر وہاں ایستادہ ہو گئی۔ فوج کی اس کامیابی پر جو بحران ہوا اگر اس میں دیوار کی مدافعت چھوڑ کر رھوڈزی تماشا گاہ کی حفاظت میں لگ جاتے تو ممکن ہے کہ دیوار پر دھاوا بول کر دیہتریوس اس پر قبضہ کر لیتا، لیکن انھوں نے تا دیب کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا اور صرف اتنے ہی سپاہیوں کو تماشا گاہ کی طرف بھیجا جتنوں کی وہاں قطعی ضرورت تھی، اور ان کے ذریعے سے ان گھس آئیواول کو تھکا کر آخر کار انھیں شدید نقصان کیساتھ پسپائی پر مجبور کر دیا۔ رھوڈز از سر نو محفوظ ہو گیا، لیکن حالات کچھ اس قسم کے تھے کہ مثل دوسرے

باب

قلعوں کے جن پر ایک بڑا بھاری جبری لشکر حملہ کر رہا ہو، رھوڈز کا بھی خاتمہ ہو جاتا اگر انتی گونوس نے محض ظاہری اطاعت قبول کر کے محاصرہ اٹھالینے کا حکم نہ دے دیا ہوتا۔ اصل میں ایتھولیوں اور ایتھیزیوں پر کا ساندہ دباؤ ڈال رہا تھا۔ بہر حال رھوڈزی تھوڈزی بہت مراعات حاصل کر کے ”جان بچی اور لاکھوں پائے“ کے مصداق خوش ہو گئے۔ انھوں نے انتی گونوس کے ساتھ مجاہدے کا اعلان کر دیا، لیکن ساتھ ہی بطلیسوس کے ساتھ تعلقات کو آپس کے شرائط سے مستثنیٰ کر دیا اور مزید برآں یہ شرط کر لی کہ ان کے شہر میں بادشاہ کا کوئی دستہ مقیم نہیں رہے گا۔ وہ ایک سو شہری پر عمال کی طور پر دینے کے لئے ضرور تیار ہو گئے، لیکن ان میں سے ایک بھی سربراہ و ردہ نہیں تھا۔ یہ صلحنامہ جس پر سنسکرت م میں دستخط ہوئے، رھوڈزیوں کی عاقبت اور بے زعمانہ انداز کے بالکل مطابق تھا، اور اس میں جو اصول مدنظر تھا وہ یہی تھا کہ اصولی معاملات میں تو آزادی قائم رہے لیکن فروعات میں تسلیم خم کر لیا جائے۔ انتی گونوس کے لئے یہ عہد نامہ ایک طرح کی شکست کے مترادف تھا۔ رھوڈز ان حکمرانوں کا جنھوں نے اُس کی پریشانی کے زمانے میں مدد دی تھی، بالکل اسی طرح مرہون منت ہوا جیسے اگر بجائے خود اُس کی قوت بازو کے انھوں نے اسے بچایا ہوتا۔ جب رھوڈزیوں نے زیوس عمون سے استفسار کیا کہ آیا انھیں شاہ بطلیسوس کی عزت کسی دیوتا کی طرح کرنی چاہئے تو وہاں سے اُس کا جواب اثبات میں ملا۔ انھوں نے ایک مقدس ایوان کو اُس کے نام پر معنون کیا، اُس کے اعزاز میں بھیج گئے اور اُسے ”سوتر“ یا ”محافظ“ کا لقب دیا حقیقت یہ ہے کہ ان واقعات کے بعد رھوڈز کی غیر جانبداری مسلم ہو گئی۔

شاہ رھوڈزیوں نے بطلیسوس کے اعزاز میں جو کچھ کیا اُس سے اس قسم کے افعال کی

اسی دوران میں کا سائدر نے یوہیہ و بیوتیہ تسخیر کر لیا تھا، اور اب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ صحیح قیمت اور معانی کا اندازہ لگانے میں آسانی ہوتی ہے اور اسی طرح کے مواقع ایٹھنز یوں کا طرز عمل ہماری سمجھ میں آ جاتا ہے۔ یہ امر اس لئے اور بھی زیادہ اہم ہے کہ علی العموم ایٹھنز یوں کو اخلاقی نقطہ نظر سے برا بھلا کہا جاتا ہے کہ وہ بعض مرتبہ غیر ملکیوں کی بہت کچھ تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ لیکن ہمیں یہ معلوم ہے کہ رھوڈزیوں نے اس وقت بھی اتنی تو مندی موجود تھی جتنی کسی انسان میں ممکن ہے اور اسی وجہ سے وہ مشنہ ق م اور سنہ ق م اس قدر شدت کے ساتھ مداخلت کر سکے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب ایٹھنز کسی غیر ملکی حکمران کو بین الاقوامی خوش خلقی کے اصول کے تحت مجبور کا رتبہ دیتے تھے تو یہ ان کے مذہب میں اس خطا ط کی ضرورت دلیل ہے لیکن اس سے ان کے عشق آزادی میں کسی قسم کی کمی ثابت نہیں ہوتی؛ اور بحسنہ ہی حکم ایٹھنز یوں پر اس وقت عائد کیا جاسکتا ہے۔ جب انھوں نے دیمتریوس اور انٹیگونیس کو اپنا مجبور قرار دیا۔ ہماری دانست میں اس سے کہیں بدتر ان کا یہ فعل تھا کہ انھوں نے ایک بھائی شہری کے اعزاز میں سیکڑوں حصے نصب کر دیئے ہیں۔ یہ امر نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کہ ہمارے زمانے میں بھی اس اصول کا اتباع کیا جاتا ہے اور غیر ملکی بادشاہ کی عزت و توقیر میں مبالغہ آمیزی سے کام لیا جاتا ہے۔ یسائدر کے زمانے سے یہ بھی الاقوامی خوش خلقی کا معمول سمجھا جاتا تھا کہ کسی بڑے غیر ملکی کو دیوتا کا رتبہ دیا جائے اور کو ایک ٹیپوس خلائی نیوس کے نام پر یونانیوں میں بہت سے بت خانے منوں سکے گئے تھے (موم، ۲، ۴۱۷)۔ نیز دیکھو حاشیہ ۱۱؛ باب ۳؛ باب ۴؛ حاشیہ ۱؛ باب ۱۳؛ حاشیہ ۳۔

آجکل بھی یونانی اسے ہم وطنوں سے زیادہ غیر ملکیوں کی رعایت کرتے ہیں

دیکھو جہانی: مسائل تاریخ یونان " Mahaffy: Problems in Greek History

صفحہ ۸۰:- "آج بھی یونانی صاف طور پر اس کا اعلان کرتے ہیں کہ وہ کبھی یہ گوارا نہیں کریں گے کہ کوئی یونانی ان کا بادشاہ بن جائے اس لئے کہ آزادی اور مساوات

باب

دیتروئس نے بھی یونانی کا رخ کیا۔ لیکن کاساندر کو موسم خزاں سنسکھ ق م میں اپنی جدید فتوحات کے دست بردار ہونا پڑا۔ یہ نو طمر فاتح یہاں سے ایٹھنز گیا تاکہ موسم سرما عیش و عشرت اور آرام سے بسر کرے۔ سنسکھ ق م میں اُس نے پیلوپونیز اور اکرڈ کو انتھوس فتح کیا، سکیون کو مستحکم کیا (جس کے بعد کچھ مدت کے لئے اس شہر کا نام دیتروئس پڑ گیا) اور کورنتھ کی کانگریس نے اُسے ”سپر دار یونانیاں“ کا خطاب پیش کیا۔ ساتھ ہی اُسے کور کا کراپر قبضہ حاصل ہو گیا جس پر اسپارٹا کلیو منیس نہایت بری طور پر حکومت کر رہا تھا، اور لیوکاس پر بھی اُسی کی حکومت ہو گئی۔ سنسکھ ق م کا موسم سرما اُس نے حسب معمول ایٹھنز ہی میں بسر کیا، جہاں کے باشندوں نے اُس کی اور اُن لوگوں کی جو اُس کے منظور نظر تھے وفاق شاری کی وجہ سے اپنے آپ کو پہلے سے بھی زیادہ ذلیل کیا۔ اس کے بعد اُس نے خود مقدونیہ کو اپنا ہدف بنایا، لیکن یہاں اُسے ایک نئے مخالف سے مقابلہ کرنا پڑا، جس میں کاساندر، لیزری ماخوس، بطلمیوس اور سلیو کوکس شامل تھے۔

بقیہ حافیہ صفحہ گزشتہ کا تقاضا ہی یہ ہے کہ وہ خود اپنے میں سے کسی کو اس قدر اعلیٰ درجے پر نہ پہنچائیں۔ ہم اس امر پر متعاقب بحث کریں گے کہ کس طرح یونانی اپنے اندرونی حالات میں بھی غیر ملکیوں کو بیخ مقرر کرتے تھے۔ مقابلہ کروبیور لٹے؛ ”سکندر اور اُس کے جانشینوں کے الوہی السناتہ“

Aem Beurlier: De

divinis honoribus quos accep Alex. et succ. ejus)

’پیرس سنسکھ او۔

سنسکھ دیودوروس ۲۰، ۱۰۲۔ اسی طرح سکیون والے اتالوس کی تعظیم و توقیر کرتے ہیں؛ یونی یوس ۱۸، ۱۷، ۱۶۔ فنی ولا سودوز کا خیال بالکل درست ہے (انٹا گوئوس والی کارسوس“ Von Willamowitz: Ant. v. Kar. ۱۹) کہ وہ چار سال جنگ جس کا ذکر نقلی پلوٹارک کی کتاب ”دس مقبروں کی سوانح عمری“ میں ہے

سلیو کو اس نے دریائے سندھ کے کناروں پر جو ملک تھا اسے پانچ سو جنگی ہاتھیوں کے معاوضے میں مہاراجہ چندرگپت کو (جو دریائے گنگا سے دریائے سندھ تک کا مالک تھا) دے دیا۔ اس داد و ستد کی وجہ سے اُسے اپنی مشرقی سرحد کی طرف سے اطمینان ہو گیا، اور ساتھ ہی اُس کے پاس ہاتھیوں کی اتنی بڑی ٹولی آگئی جو ممکن ہے کہ جنگ کا پانسہ پلٹ دے۔ اب وہ باطمینان تمام اپنے پرانے حریف انٹی گونوس کے خلاف کمر بستہ ہو گیا۔ اس مہم کی ابتداء لیزمی ماخوس نے کی۔ اُسے شہر لیزمی ماخیم سے ہیلیس پونٹ کو عبور کیا، اور اپنی دوس پرنا کام حملہ کرنے کے بعد جنوب و مشرقی سمت میں اندرون ملک کی طرف پھرا جہاں اُس نے انٹی گونوس کے قلعہ سی نادہ پر قبضہ کر لیا جس میں خزانہ بھرا ہوا تھا۔ رفتہ رفتہ اس نواح میں صرف ساردس ہی ایسا مقام رہ گیا جس پر انٹی گونوس کا پرچم لہراتا ہو۔ اب انٹی گونوس شام سے ایشیائے کوچک کی طرف چلا، اور کوشش کی کہ کھلے میدان میں جہاں اُسے کامیابی کی پوری امید تھی، جنگ آزما ہو۔ لیکن اُس کا چالاک دشمن پتیرا بدل کر الگ ہو گیا تاکہ سلیو کو اس کے آنے تک یوں ہی پڑا رہے۔ ادھر لیزمی ماخوس نے ہرقلیہ کے اہم شہر پر

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ دراصل مسئلہ ق م سے پہلے ہوئی تھی؛ گو اس خیال کی تائید کلنٹن Clinton کرتا ہے، ڈروائے سن کو اس سے اختلاف ہے۔ دیکھو اڈلک:

”نقلی یوہاڈک کی موکفہ سوانح عمریوں میں دونوشتوں کی اصلیت“ Radek:

Ueber die Echtheit Zweier Urk. in ps. Phut. Bioi, etc.

مطالعات و آثار ۱۹۱۰ء جس میں اس جنگ کو ۲۰۰ ق م میں بتایا گیا ہے یہاں ڈومر Hermann

Thumser (۱۳۵۰؛ نیزے Niese ۳۳۳۱ء حاشیہ ۱۔ لیکن دیکھو سجاکار یوہا کا مضمون) جو یہ لسانیات ۱۹۱۰ء صفحہ ۱۴ Stachakarew in Phil. Woch

باب

قبضہ کر لیا، جس کی متولیہ یعنی شاہ دیونی سیوس کی بیوہ اماشیرس نے اس کے ساتھ نکاح کر لیا۔ بطلمیوس بھی میدان میں کو در شام کے ایک حصے پر قابض ہو گیا تھا جہاں اس نے یہ ظاہر کیا کہ سلیو کو اس اور لیزری مانخوس کو شکست ہو گئی ہے، اور شام میں فوجی دسے چھوڑ کر مصر کی راہ لی۔ سلسلہ ق م میں دیمتریوس تھسلی گیا اور اُدھر سے اس سے جنگ آزما ہونے کی خاطر کاساندر بھی اس طرف بڑھا، لیکن لڑائی ہونے ہی کو تھی کہ دیمتریوس کو اس کے باپ نے واپس بلالیا اور اسے کاساندر کے ساتھ صلح کرنی پڑی۔ ہمیں اس صلح نامے کی شرائط کا صرف یہ علم ہے کہ اس میں بھی پہلے کی طرح یونانیوں کی آزادی کا راگ لگایا گیا۔ دیمتریوس کی مہم ابتدا ہی سے کامیاب رہی۔ وہ یہاں سے ایشیا گیا، جہاں اس نے ایفی سوس اور بعض ہیلیس پونت کے شہروں کو فتح کیا اور لیزری مانخوس کے عقب میں موسم سرما بابر کرنے کے لئے پڑاؤ ڈال دیا۔ اُدھر اپائروس میں کاساندر نے پرخوس کی جگہ ایک دوسرے مولوسی شاہزادے نیو بطلمیوس کو تخت پر بٹھایا جو کلیویا ترا کا بھتیجا اور اولیپاس کے رشتے سے اس کا پوتا بھی تھا، اور ساتھ ہی اس نے ایشیا کو بھی حکم روانہ کی۔ یہ سب جھگڑا آخر کار سلسلہ ق م میں میدان ایسوس کی فیصلہ کن لڑائی میں طے ہوا۔ یہ مقام اس جگہ واقع تھا جہاں انتی گونوس نے تینتیس سال مسلسل حکمرانی کی تھی۔ اس لڑائی میں حلیف اپنے ہاتھیوں کی وجہ سے دیمتریوس کو انتی گونوس اور لشکر سے علیحدہ کرنے اور موٹیرا ذکر کو مکمل شکست دینے میں کامیاب ہو گئے۔ خود انتی گونوس لڑائی میں کام آیا، اور دیمتریوس پانچ ہزار پیادوں اور چار ہزار سواروں کو ساتھ لے کر ایفی سوس بھاگ گیا۔

۵۱۱۔ بنادہ (تصنیف جفوت) کے لئے دیکھو حاشیٰ باب ۱۳۔ ایسوس زمانہ ابجد کے

بارب

انٹی گونوس کی سلطنت کا تو خاتمہ ہو گیا، لیکن کیا یہ ممکن نہ تھا کہ دیمتریوس ایک نئی سلطنت کی بنیاد ڈالے؟ اب بھی اس کے پاس جہازوں کا جو بیڑا تھا وہ سمندر کا گویا مالک تھا، وہ اب بھی مورسیدا قبرص، بعض جزائر بحیرہ کو رتنہ جیسے اہم شہر اور جنوبی تھسالی پر قابض تھا۔ اگراں مقامات کے علاوہ وہ کسی طرح سے ایتھنز پر بھی قدم جمائے رہے تو پھر ایک ذمی اقتدار حکمران بننے میں مطلق کوئی کسر باقی نہیں رہے گی اس لئے کہ اس گئے گزرے زمانے میں بھی ایک شہر ایتھنز کا نام سیکڑوں سپاہیوں کے ناموں کے مماثل سمجھا جاتا تھا لیکن خود ایتھنز یوں کی یہ خواہش نہیں تھی کہ وہ دیمتریوس کی قوت میں

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ شہر حرلیہ کی جگہ جسے آج کل چالی کہتے ہیں، واقع تھا، کیپرٹ مغربی ایشیائے کوچک Kiepert Westl Klein. ۹؛ یا ممکن ہے کہ موجودہ سکلی کے محل وقوع پر اس جگہ ہو (ریمرزے A. M. ۴۳۴) جہاں اندرون ایشیا سے آئی ہوئی دو سڑکیں ایک تو قدیم شاہراہ شمالی اور دوسری قافلوں کی سڑک ایک دوسرے سے ملتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انٹی گونوس یہ چاہتا تھا کہ ان دونوں سڑکوں پر سے جو لشکر آئیں وہ ایک دوسرے سے ملنے نہ پائیں، لیکن وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب نہیں ہوا۔

اس میدان کی اہمیت کیلئے دیکھو راوے: "لڈیہ" Radet: Lydie صفحہ ۷۷، معلوم ہوتا ہے کہ سلیوکوس شمال مغرب سے آکر انٹی گونوس کے پڑاؤ کے شمال میں لیزی ماخوس سے آکر مل گیا ہوگا۔ جنگ کے بعد شام کے متعلق کا ساندز، لیزی ماخوس اور سلیوکوس نے جو سمجھوتہ کیا اس کے لئے دیکھو پولی بیوس ۵، ۶۷۔ سلیوکوس کو بیشک سب سے بڑا حصہ ملا، لیکن ساتھ ہی ہیں یہ بھولنا نہیں چاہئے اس فتح کا دار و مدار بہت بڑی حد تک اُسکی امداد پر تھا۔ ہمارے نزدیک اُس نے شام پر براہ راست حملہ کر نیکی جگہ بابل سے کا پادوسیا و افرو جیہ میں ہو کر اس میدان میں آنا جس کا انتخاب لیزی ماخوس اور انٹی گونوس نے کیا تھا، بہت بڑی دور اندیشی اور حربی چال پر مبنی تھا۔

ایک اضافے کا باعث ہوں، چنانچہ انھوں نے اُس سے یہ کہلوایا جسکا کہ آئندہ وہ بادشاہوں اور حکمرانوں کے باہمی مناقشوں میں بالکل غیر جانبدار رہیں گے۔ ساتھ ہی رموز کی حکمت عملی انھیں کچھ پسند سی آگئی۔ دیمتریوس نے اُس کے اس طرز عمل کو بہت ہی احسان فراموشی پر معمول کیا۔ وہ بھی سکندر کی طرح ایٹھنز کو مرکز عالم سمجھے ہوئے تھا، لیکن وہ اس رمز سے آگاہ نہ تھا کہ اس زوال کے عہد میں بھی یونانی اپنی آزادی کو سیاسی زندگی کا جزو لاینفک سمجھتے تھے۔

بہر حال فاتحوں، یعنی لیزی ماخوس اور سلیوکوس نے مفتوحہ علاقوں کو آپس میں تقسیم کر لیا۔ اس تقسیم میں سلیوکوس کو نسبتاً زیادہ علاقہ ملا، یعنی اقرو جیہ تک۔ ایشیا، جس میں سے صرف کلیکیہ کا سائدر کے بھائی پلستارخوس کے لئے وقف رہی۔ کا سائدر کو سلطنت یورپ کے استو کام پر مطمئن ہونا پڑا۔ یہ بھی طے کیا گیا کہ ملک شام بطلمیوس کو نہیں بلکہ سلیوکوس ہی کو ملے گا اس لئے کہ بطلمیوس نے انٹی گونوس کے خلاف کوئی کار نمایاں انجام نہیں دیا تھا۔ لیکن اس انتظام کی وجہ سے پیچیدگیاں اور بھی زیادہ بڑھ گئیں۔ شمالی ایشیائے کوچک میں زبوسے تیس والی، بقیہ نیہ، اریارائیس والی کا پادوسہ، تھمرا دائیس والی، فیللاگونہ و پونٹوس (افشین) پہلے سے بھی زیادہ آزاد و خود مختار ہو گئے تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ممالک میں قدیم ایرانی دستور العمل کی طرف میلان پیدا ہو چلا تھا، اور اس میلان میں ایک خاص وجہ سے اور بھی زیادہ تحریک پیدا ہو گئی، وہ یہ کہ کا پادوسہ و پونٹوس کے حکمران اپنے آپ کو امرا و شرفائے ایران کا جانشین سمجھتے تھے۔

سلیوکوس کو جو علاقہ ملا تھا وہ بانی دونوں کے علاقے سے اس قدر وسیع تھا کہ یہ دونوں اس سے حسد کرنے لگے اور بہت جلد اُس کے خلاف متحد و متفق ہو گئے، اور اس اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ ایک خاندانی معاقدے کے ذریعے سے ہوا یعنی لیزی ماخوس نے بطلمیوس



باب کی بیٹی اسی نوے کے ساتھ شادی کر لی۔ اس مناکحت کا نتیجہ یہ ہوا کہ سلیوکوس نے دیمتریوس کے ساتھ جو سمندر اور جزائر کا فسر ماروا تھا، صلح کر لی، اور اُس کی بیٹی سترائونیکا کے ساتھ عقد کر لیا۔ یہ سب سلیوکوس دیمتریوس کلیکیہ میں لشکر انداز ہوا اور کیندہ کے شاہی خزانے کے مالیتی پر قبضہ کر لیا۔ لیکن سلیوکوس اور دیمتریوس کے عہدہ تعلق دیر پا نہیں ثابت ہوئے۔ دیمتریوس نے اپنے جدید خسر سے کہا کہ وہ کلپک یا صور کو اُس کے حوالے کر دے، جس کا جواب اُسے نفی میں ملا۔ اس کے بعد دیمتریوس نے بطلمیوس کی بیٹی بطلمیس کے ساتھ بھی نکاح کر لیا۔ لیکن فی الوقت لڑائی صرف یونان ہی میں شروع ہوئی۔ ہوا یہ کہ سن ۲۹ ق م میں کاساندر کے انتقال پر پہلے تو اُس کا کمزور بیٹا فیلقوس اور اُس کے بعد اُس کا دوسرا بیٹا ایسی پاتر تخت نشین ہوا۔ اس زمانے میں ایتھنز میں دو عمومی رہبر تھے؛ ایک تو دیموس کینیس کا بھتیجا دیو خاریس، جس کی تعریف و توصیف کے طومار باندھے جاتے تھے، اور جو اپنے جمہوری جذبات پر ہمیشہ تفاخر کرنے کے ساتھ ہی مقدونیہ کے سامنے دست استمداد بڑھانے میں مطلق مضائقہ نہیں سمجھتا تھا؛ اور

۱۶ دیمتریوس کلیکیہ بلکہ شاید یکہ اور کاریہ کو فتح کر لیتا ہے؛ دلا موہنزہ ۱۹۔  
نوشتوں کے ذریعے اُسی عہد کے دوسرے واقعات کی تفصیل؛  
پس ۱۵۱ء "مجموعہ نوشتہ جات ایٹکا" ۲، ۱۹۷؛ پس ۱۵۳  
سوئڈاس دلا لوس کے نزدیک کہنہ اور انا زبہ ایک ہی مقام کے  
دو نام ہیں؛ سترابو کہتا ہے کہ یہ مارسوس کے قریب اُغیانے کے اوپر ایک  
قلعہ تھا (۱۴، ۶۷)؛ دیکھو ڈوائے سن ۱۲، ۱۹۷؛ نیز دیکھو مینولیا انا زبہ  
پادری کے محیط الحیط ۱، ۱۶۹ میں۔ کلیکیہ کی اس وادی میں بہرہ سہ سی بیسی چوٹیاں  
ہیں جن پر آسانی قلعے بن سکتے ہیں۔

باب

دوسرے لاکھاریس جس نے دیمتریوس کے اٹیکہ آنے اور ایلیموسس  
در معامتوس پر قابض ہونے کے بعد ایتھنز پر قبضہ کر لیا تھا، اور  
شاید اس لئے کہ اُس نے محصورین میں ایک نہایت سخت تادیبی  
کیفیت قائم کی، اُسے خود سرکہہ کر مورد ملامت بنایا گیا۔ ایتھنز  
کو آخر سرکار بھوکا مار کر ہتھیار ڈالنے پر مجبور کیا گیا، اور  
فاتح نے نہایت اطمینان سے الزامات کی بوجھارا اپنے پیارے  
ایتھیزیوں پر سے ہٹا کر اُس خود سرکہہ کی طرف منتقل کر دی۔ شہریوں  
نے اُس پر مرجا واہ واہ کے نعروں کے ساتھ موتی خبیہ اور  
پرائیموس تحفہ اُس کے حوالے کر دئے جن پر اُس نے پہلے ہی سے  
قبضہ کر رکھا تھا، اور اس طرح انھوں نے گویا ظاہری رکھ رکھاؤ  
کو قائم کرنے دیا (۲۹۷ ق م)۔

الغرض دیمتریوس ایک مرتبہ پھر ایتھنز کا مالک بن گیا، اور اب اس  
شہر کو مرکز بنا کر اس نے تمام دیار یونان کی فتح کی تیاریاں شروع  
کر دیں۔ سیکلوپونیز میں اسپارٹانے نہایت شدت کے ساتھ  
اُس کی مخالفت کی، اور جواب کے طور پر اسپارٹیوں نے آرگڈیا  
پر حملہ کر دیا۔ دیمتریوس اُن سے جنگ آزما ہوا اور انھیں شکست  
دے دی۔ لیکن فوراً ہی اپنے قدم پٹا کر سیدھا مقدونیہ میں گھس  
گیا۔ یہاں اُسے بہت کچھ منافع کی امید تھی، اور چونکہ اُسے ایشیائیں  
بڑے بڑے نقصانات اٹھانے پڑے تھے اس لئے یہ اُس کے لئے  
ضروری بھی تھا۔ لیزری ماخوس و سلیوکوس نے ایشیائے کوچک  
کے شہروں پر، اور بطلمیوس نے قبرص پر قبضہ کر رکھا تھا، اور  
صرف سلائس ہی ایسا مقام تھا جس پر اُس کی طرف سے اُس کی

۲۹۷ ق م لاکھاریس و لاکھاریس کے لئے دیکھو باب ۳۔ بہار ۲۹۷ ق م میں ایتھنز  
اور دیمتریوس کے مابین صلح، فون و لائودوتز، ۲۳۷۔

بیوی فیلکہ مدافعت کر رہی تھی۔ اب واقعات مقدونیہ کی وجہ سے اُسے  
 یہ موقع مل گیا کہ جو کچھ اُس نے کھویا ہے اُس کا معاوضہ یورپ میں  
 حاصل کرے۔ تھسالیونیکہ جو فیلقوس کی بیٹی تھی، اپنے فرزند سکندر  
 سے بہت محبت کرتی تھی، چنانچہ انتی پاتر اور اس سکندر کے درمیان  
 جھگڑا ہوا تھا اور انتی پاتر نے تھسالیونیکہ کو مملکت عدم پہنچا دیا تھا۔  
 سکندر دیمتریوس سے مدد کا خواہاں ہوا، لیکن چونکہ موخر الذکر فی الفور  
 مدد کرنے سے معذور تھا اسی وجہ سے وہ بھاگ گیا جہاں پر ہوس  
 حال ہی میں مصر سے کمک لے کر آیا تھا۔ ابتداء میں تو پر ہوس اور  
 نیوبلیسیوس دونوں مل کر مٹی کی سلطنت بنے تھے، لیکن جب اُس نے  
 دیکھا کہ اُس کا چچا زاد بھائی اُس کا کام تمام کر دیتا چاہتا ہے تو وہ فوراً  
 ایک وار میں اپنے حریف کو تلوار کے گھاٹ اتار کر خود بلا شرکت غیرے  
 اباروس کا بادشاہ بن بیٹھا۔ انتی پاتر اپنے خسر لیزی ماخوس کے پاس  
 گیا لیکن پھر اپنے بھائی (سکندر) کے ساتھ اُس کا ملاپ ہو گیا۔  
 اب دیمتریوس مقدونیہ آتا ہے اور اُس کا آنا سکندر کے لئے  
 نہایت سیئہ وقت ثابت ہوتا ہے اس میں شبہ نہیں کہ خود سکندر  
 اُس کے آنے کا باعث ہوا تھا لیکن اب وہ اُس کے آنے سے  
 خوش نہ تھا اور اُس کی عین خواہش یہ تھی کہ وہ کسی طرح سے واپس  
 چلا جائے۔ آخر کار اُس نے سوچا کہ اس سے جارہ کار نہیں کہ  
 اُس زمانے کے حکمرانوں کی عام عادت کے مطابق اُس کا خاتمہ  
 کر دے؛ لیکن دیمتریوس کو اس کی ہوا لگ گئی اور پہلا وار اسی نے  
 کر کے سکندر ہی کا خاتمہ کر دیا۔ اس کے بعد وہ مقدونی اعیانوں  
 کی دوستی کا دم بھرنے لگا، اور انھیں خوش رکھنے کے لئے اُس نے  
 ان تمام امور کو شمار کیا جن کے باعث خاندان انتی پاتر نے  
 فیلقوس و سکندر کو نقصان پہنچایا تھا۔ بہر حال دیمتریوس کی خداداد  
 قابلیت سے مرعوب ہو کر اہل مقدونیہ نے اُسے سلطانہ قیام میں

باب

اپنا بادشاہ تسلیم کر لیا۔

لیکن اُس کے لئے یہ بعید تھا کہ وہ اپنے مقبوضات سے امن و امان اور خاموشی کے ساتھ استفادہ حاصل کیا کرے اس لئے کہ فطرتاً اُسے ہر روزنت نئے رزمگاہ کی ضرورت تھی۔ پہلا ملک جس کی طرف اُس نے اب اپنی توجہ مبذول کی وہ یونان تھا۔ لاخاریس شہر تھبزی میں رہتا تھا، اور اس شہر سے دیمتریوس سے مخالفت تھی، چنانچہ اُس نے اُس کو مغلوب کرنے کی غرض سے تھے رونیوس ساکن کارڈیہ کو بیوتیہ کا صوبہ دار مقرر کیا۔ ادھر ایتھنز میں یہ تدبیر سوچی گئی کہ کسی طرح پرائیوس کے مقدونی لشکر کو زیر کیا جائے، لیکن اس تدبیر کا قبل از وقت انکشاف ہو جانیکے باعث دیمتریوس نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ خاص شہر کے اندر میوز خانے میں پڑاؤ ڈال دے۔ بات یہ ہے کہ گیتائی قوم نے لیزبی ماخوس کو گرفتار کر لیا تھا جس کی وجہ سے دیمتریوس کے کام میں بہت کچھ سہولت ہو گئی تھی، اور گو کچھ مدت کے بعد لیزبی ماخوس آزاد ہو گیا، لیکن فوجی نقطہ نظر سے شاہ تھریس کی اب کوئی اہمیت باقی نہیں رہی تھی۔ ادھر بیوتیہ نے از سر نو بنیادت کردی لیکن یہ فرو کردی گئی، اور دیمتریوس کے بیٹے انتی گونوس گوناتاس کے بیچ میں بڑ جانے کی وجہ سے بادشاہ نے باغیوں کے ساتھ لطف و کرم کا یرتا ڈال دیا۔ اب یونان میں صرف اسپارٹا وایتولیکہ ہی ایسے خطے باقی رہ گئے تھے جو دیمتریوس کے ماتحت نہ ہوں، اور چونکہ ایتولیکہ کے قبضے میں دلفی کی جملہ شاہراہیں تھیں اس لئے دیمتریوس نے اس بہانے سے سنہ ۲۹۱ ق م کا فیثومی تہوار ایتھنز میں منایا۔ رفتہ رفتہ دیمتریوس کی شہرت چار دہائے عالم میں پھیل گئی۔ اٹاکھو کلیس والی سرفوسہ اور اُس کی بیٹی لانا سہ نے، جو پڑھوس کی بیوی تھی، اُس کے ساتھ سیاسی تعلقات پیدا کر لئے (دیکھو باب ۷) عقب، نیز اُس نے انقیوم کے گرفتار شدہ بحری قزاقوں کو روم واپس

کر دیا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس شہر کی سیاسی اہمیت سے بخوبی بائیں واقف تھا۔ اس لئے مسلسل جنگ لایا اور لازمی تھی، لیکن نہیں حکومت کرنے کی مطلق قابلیت نہیں تھی۔ اس نے مقدونیہ کے ساتھ نہایت سختی اور شدت کا برتاؤ کیا، اور جب پرموس نے مقدونیہ پر حملہ کیا تو دیمتریوس نے اسے فرار ہونے پر مجبور کیا۔ اسے کوہ پیلون کے دامن میں شہر دیمتریاس جو قائم کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے کس قدر جغرافیائی معلومات تھی، اس لئے کہ اس شہر سے وہ ہمیشہ یونانی دیونان کو جاسکتا تھا اور بندرگاہ فیتوتس سے کام لے سکتا تھا۔ اس کا آخری خیال یہ تھا کہ اس کے لئے پرموس کے ساتھ محالف کرنا مفید مطلب ہوگا۔ واقعہ یہ ہے کہ دونوں حکمرانوں میں بھینس اور حوصلہ مندی کوٹ کوٹ کر بھری تھی اور یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ مولوسی حکمران تو دیار مغربی پر اور مقدونی فرماں روا مشرقی ملکوں پر حکومت کرے تو مناسب ہے۔ الغرض دونوں کے مابین ایک عہد نامے پر دستخط ہوئے اور اس کے بعد دیمتریوس نے ایشیا پر حملہ کرنے کے لئے نہایت وسیع تیاریاں شروع کر دیں۔ ظاہر ہے کہ پرانے حلیفوں کیلئے یہ سب باعث خلفشار تھا، اس لئے کہ یہ سب، مثلاً لیزری ماخوس، سلیوکوس اور بطلمیوس ایک دوسرے سے کچھ اچھا سلوک نہیں کرتے تھے، اور تیرہ برس پہلے انھیں انٹیگونیوس کے خلاف جو اتحاد قائم کرنا پڑا تھا اس کی یاد ان کے دلوں میں تازہ ہو گئی۔ ان تاجداروں کے علاوہ بیزنطہ، کینیکوس اور رھوڈز کی آزاد ریاستیں بھی دیمتریوس کے مخالف تھیں اس لئے کہ بظاہر اگر اسے کامیابی حاصل ہو گئی تو پھر

۱۸ سترابو، ۲، ۳۲؛ نیز ۱، ۳۷۱۔

۱۹ جنوبی مقدونیہ میں دیمتریوس کی تیاریوں اور یہاں سے جو ہم جاننے والی تھی اس سے میٹوسی روایات کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ دیکھو فون ولاموتز، ۲۰۳۔

باب

سمندر پر آزادانہ آمد و رفت نامکن ہو جائے گی۔ (سہ ق م)۔ اُسکے مخالفوں نے ایک تدبیر ایسی سوچی کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے، وہ یہ کہ انھوں نے پرمھوس کو اُس کی مخالفت پر آمادہ کیا، چنانچہ شاہ اپاروس اُن کی باتوں میں آگیا اور اُس نے دیمتریوس سے دست کشی اختیار کر لی۔ موخر الذکر ابھی ابھی تھریس کے خلاف فوج کشی کر کے اپنے بیٹے انتی گونوس گوناتاس کو یونان روانہ کر رہی چکا تھا کہ اُسے خبر ملی کہ پرمھوس نے مقدونیہ پر حملہ کر کے شہر برویا پر قبضہ کر لیا ہے اور ادھر ایک مصری بیڑا یونانی سمندر میں گشت لگا رہا ہے۔ یہ سنتے ہی وہ سیدھا پرمھوس کے مقابلے کے لئے چلا۔ لیکن تصفیہ معاملات کے لئے کسی لڑائی کی ضرورت ہی نہ تھی اس لئے کہ مسلسل مہتوں اور جاں بازیوں سے تنگ آکر مقدونیہ پرمھوس کی طرف چلے گئے۔ الغرض دیمتریوس کو فرار ہونا پڑا اور وہ یونان میں انتی گونوس سے جا ملا۔ ظاہر ہے کہ اُس کی حیثیت کچھ ایسی زیادہ مایوس کن نہیں تھی، لیکن بہت سے لوگ اُسے درحقیقت مایوس کن سمجھتے تھے، چنانچہ اُس کی بیوی فیلہ، جس سے وہ کئی مرتبہ پہلے اپنی بے اعتنائی کا اظہار کر چکا تھا، اپنے شوہر کی مشکلات اور شومی قسمت سے اس درجہ متاثر ہوئی کہ آخر اُس نے زہر کھا کر خود کشی کر لی۔ پرمھوس اب شاہ مقدونیہ بن گیا، لیکن وہ اس ملک پر بلا شرکت غیرے حکمرانی نہیں کر سکا بلکہ اسے اُس کا ایک حصہ لیزی ماخوس کے حوالے کرنا پڑا، جس نے جملہ دعاوی کا گویا خاتمہ کرنے کے لئے انتی پاتر کے آخری زندہ جانشین یعنی خود اپنے داماد انتی پاتر کو جان سے مروا ڈالا۔ تیمنزیوں نے اس جدید صورت حال سے نہایت جرأت اور فراست کے ساتھ کام نکالا، یعنی انھوں نے تیمیو فراستوس کے دوست اولپیو دوروس کی سیادت میں میوز خانے پر دھاوا کر کے اُس پر قبضہ کر لیا۔ بلاشبہ اُس پر

خود دیمتریوس نے بڑے کر ایتھنز یوں کو دق کرنا شروع کیا، لیکن (پلوٹارک کی روایت کے بموجب) اُس نے فلسفی کراتیس کے کہنے سے محاصرہ اٹھالیا۔ اصل واقعہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے طرز عمل پر پیرھوس کے آنے کا ضرور اثر پڑا ہوگا۔ آخر کار پیرھوس اور دیمتریوس کے مابین ایک سمجھوتا ہو گیا لیکن اس سمجھوتے کی شرائط کا ہمیں علم نہیں؛ اغلب امر یہ ہے کہ اپائروس کے بادشاہ نے دیمتریوس کو یونان کا بادشاہ تسلیم کر لیا ہوگا۔ لیکن پچیس بادشاہ کو شفی نہیں ہوئی، بلکہ اُس نے اپنی پرانی تجویز کے مطابق لیزی باخوس سے ایشیا واپس لینے کی دل میں ٹھکانی۔ ملطہ پہنچے پر ذرا دل خوش کرنے کے لئے اُس نے فیڈ بنت بطلمیوس کی بھانجی بطلمیاس کے ساتھ، جو اُس سے پہلے سے منسوب تھی، نکاح کر لیا، اور اس کے بعد وہ اندرون ایشیائے کوچک کی طرف چل دیا۔ یہ واقعہ ۳۳۶ ق م کا ہے۔ یہ امر تعجب آفریں ہے اس لئے

۳۳۶ ق م کراتیس کا بیج میں پڑنا؛ فون دلامودرتز ۲۰۶ - معلوم ہوتا ہے کہ پرائیوس پر دیمتریوس ہی کا قبضہ رہا۔ اودولیکوں ساکن پالونہ اور سپارتوکوس ساکن بوسفوروس نے ایتھنز کی تائید کی تھی؛ ہکس ۱۵۷؛ فون دلامودرتز ۲۰۶۔ ان واقعات کے لئے دیکھو ہیرمان لومر ۱۳۵، جہاں تمام حوالے دئے ہوئے ہیں۔

۳۳۶ دیمتریوس نے اندرون ایشیائے کوچک کی طرف جو چلا ہے، تو اس سے بہت سے ایسے مسائل پیش آتے ہیں جن پر زمانہ حال کے مؤرخوں نے کافی توجہ نہیں کی ہے، اور خود ڈروائے سن نے بھی محض پلوٹارک کے بیان کو ذرا موخر پیرائے میں بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے لیکن اس بیان کے بعض عجیب حقائق کی توجیہ نہیں کی۔ پلوٹارک Dem ۴۷ میں کہتا ہے کہ ”اب وہ پیچھے کی طرف مڑا“ جس کے بعد وہ طرسوس پہنچ جاتا ہے؛ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس سے پہلے دیمتریوس آخر کہاں تھا؟ شاید وہ میدان طلیکیہ میں پہنچ گیا ہو۔ جب ڈروائے سن اس مہم کا خاکہ بیان کرتا ہے تو اس مسئلے کو نہیں چھیڑتا۔ پھر ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر دیمتریوس کہاں جانا

باب کہ اب جبکہ وہ مقدونیہ پر قابض نہیں رہا تھا اُس کا تعلق بہ نسبت خشکی کے سمندر سے کہیں زیادہ بڑھ کر تھا؛ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ اُس کا اصلی ارادہ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ چاہتا تھا؟ کیا واقعی ارمنستان جانا چاہتا تھا؟ اور پھر وہ اس ملک تک کیوں نہیں پہنچا؟ ڈروائس ۲، ۲، ۳۰۵ کے نزدیک وہ اپنی خواہش کے خلاف سیدھی راہ سے ہٹا دیا گیا، اور یہی کم و بیش پلوٹارک کی رائے بھی ہے جو بایں الفاظ یہ کہتا ہے کہ اُس کے سپاہیوں نے ارمنستان کی طرف بڑھنے سے انکار کر دیا۔ لیکن ہم یہ فرض کر سکتے ہیں کہ ابتداء ہی سے دیوتریس کلیکیہ ہی جانا چاہتا تھا اس لئے کہ اول تو اُس کا بیڑا یونان سے کم لے کر اُسے پہنچا سکتا تھا اور دوسرے وہ اپنے دماغ سے اس ملک کو فتح کر سکتا تھا۔ اگر واقعی اُس کی یہی خواہش تھی تو اس کے لئے اُسے مکمل راز میں رکھنا ضروری تھا تاکہ لوگوں کے دلوں سے شک و شبہ بالکل دور ہو جائے اور اُس کے لئے یہی بہتر تھا کہ دنیا سمجھے کہ وہ مجبوراً کلیکیہ جا رہا ہے۔ اس کے برعکس یہ بھی ناممکن نہ تھا کہ وہ واقعی ارمنستان یا مدیہ جانا چاہتا ہو۔ ہمارے نزدیک ایک واقعہ ایسا ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ یہ ہم ایسی سیٹھانہ نہ تھی جیسی وہ ظاہر ہوتی ہے۔ دیوتریس نے متھراداتیس کی جاں بچائی تھی، وہی متھراداتیس جواب کس قیس کے لقب سے پونٹوس کے تخت پر بیٹھا تھا، اور بلاشبہ اپنے نواح میں نہایت قوی اور ذی اختیار تھا۔ اب جو سُرک ارمنستان و مدیہ جاتی تھی وہ پونٹوس کے پائے تخت کو مانا میں ہو کر گزرتی تھی، چنانچہ اگر دیوتریس ارمنستان و مدیہ میں اپنی قسمت لڑانا چاہتا تھا تو اُسے متھراداتیس کی مدد یعنی ضروری اور لازمی تھی، اور اس تدبیر کے حصول کے دوران میں دیوتریس نے ضرور اپنے پرانے دوست کی مدد پر اپنے زعم میں سنجیدہ کیا ہو گا۔ ممکن ہے کہ اُس کے سپاہیوں نے اس قدر دور فسادہ ہم میں حصہ لینے سے انکار کر دیا ہو اور اسی وجہ سے اُسے اپنے قدم پلٹانے پڑے ہوں؛ مگر یہ بھی تو ممکن ہے کہ جب وہ کچھ دور بلکہ شائد کا پادوسیہ پہنچ گیا تو اُس وقت اُسے یہ اطلاع ملی کہ متھراداتیس خواہ مجبوراً ورنہ از خود اس کی مدد کرنے سے گریز کر رہا ہے، اور یہ سن کر وہ سیدھا کلیکیہ کو چلا گیا۔ اس کا ہمیں پورے طور پر علم نہیں کہ وہ کہاں تک پہنچا تھا؛



یہ تھا کہ کسی نہ کسی طرح سے ارمنستان پہنچ جائے۔ بہر حال بجائے اپنی منزل مقصود  
 کے وہ کسی نہ کسی طرح سے کلیکیہ پہنچ گیا جہاں اسے سلیوکوس سے مقابلہ  
 کرنا پڑا اور آخر کار سوائے ہتھیار ڈالنے کے اس کے پاس کوئی چارہ کار  
 باقی نہیں رہا۔ لیکن دیوتریوس کے لئے یہ بالکل ناممکن تھا کہ وہ اپنی زندگی  
 کے باقی ماندہ آیام خاموشی سے گزار دے۔ چنانچہ اس نے لڑائی  
 از سر نو شروع کر دی اور ضلع حلب میں جسے اس زمانے میں کامیسس  
 کہتے تھے، جاگھسا۔ دونوں فرماں رواؤں کے درمیان لڑائی ہونے  
 ہوتے ہی گئی، لیکن سلیوکوس فزوق ثانی کی فوج کے روبرو گیا اور ایک  
 تقریر کر کے اسے اپنے سے ملا لیا۔ اب سلیوکوس کی نظر میں دیوتریوس  
 کا اتنا ہی رتبہ باقی رہ گیا تھا جتنا دو سال پیشتر پرموس سے آویزش  
 کے زمانے میں، اور اس میں دوسروں کو اپنی طرف کھینچنے کی مطلق  
 قابلیت نہیں رہی تھی۔ الغرض بہت جلد یعنی سلسلہ ق م میں اسے  
 پھر ہتھیار ڈال دینے پڑے۔ اُسے دریائے اورونٹیس کے کنارے  
 شہر اپامیا لے گئے جہاں اس نے اپنی زندگی کے باقی ماندہ دن شرب  
 و کباب میں گزارے، اور آخر کار سلسلہ ق م میں اس نے راہی عدم کو  
 لبیک کہا۔ لوگوں نے سلیوکوس پر یہ الزام رکھا کہ اس نے آہستہ آہستہ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ پلوٹارک دریائے لیکوس سے کوچ کی بابت کوئی قطعی بات  
 بیان نہیں کرتا، اور نہ ہمیں یہ معلوم ہے کہ کون سا دریائے لیکوس مراد ہے۔ میں نے ان امور کو  
 اس لئے بیان کیا ہے کہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ ڈروائے سن کے بعد بھی جانشینانِ تختہ  
 کی بابت بعض ایسے امور ہیں جو مفصل بحث کے محتاج ہیں۔ لیکن ان پر تفصیل سے بحث  
 کرنا ہمارا کام نہیں۔ سلیوکوس کا ساڈ خانہ اپامیا میں واقع تھا اور یہی وجہ تھی کہ دیوتریوس  
 کا وہاں دل لگ گیا اس لئے کہ وہ یہاں جتنا چاہتا کھوڑے پر سوار ہوتا۔ یہ تھی ایسی بات جس کا  
 اب تک لحاظ نہیں کیا گیا۔

سنوٹ کا عدم تین؛ ڈروائے سن ۲، ۳، ۱۰۔

باب

اپنے حریف کا خون چوس لیا ہے، در انحالیکہ اُس میں سرے سے کسی قسم کی شرارت کی اہلیت ہی باقی نہیں رہی تھی۔ یہ واقعہ ہے کہ دیمتریوس نے اپنے قوائے ذہنیہ و قوائے جسمانیہ دونوں کا ستیاناس کر دیا تھا۔ پر صحت بھی جس نے اُسے مقدونیہ سے نکالا تھا، زیادہ مدت تک اس ملک کو اپنے قبضے میں نہیں رکھ سکا اس لئے کہ اُسی زمانے میں لیزی ماخوس اُسے شکست دے کر مقدونیہ و تھیسلی کے بڑے حصے پر قابض ہو گیا۔

الغرض ۲۸۵ ق م میں تماشاکار یونان پر صرف تین ذی اقتدار حکمران باقی رہ گئے تھے، یعنی لیزی ماخوس، سلیوکوس اور بطلمیوس، جن میں سے موخر الذکر کی عمر تو ۸۲ برس کی ہو گئی تھی، لیزی ماخوس کی ۶۷ برس کی اور سلیوکوس کی ۶۸ سال کی۔ بطلمیوس نے توان و اوقات کے بہت جلد بعد معاملات دنیوی سے کنارہ کش ہو کر اپنی سلطنت اپنے چھوٹے بیٹے یعنی ۳۰ سالہ بطلمیوس فلا دیلفوس کے سپرد کر دی اور اس طرح اپنے بڑے بیٹے بطلمیوس کیرانوس کی عمر ۳۰ سال کی تھی محبوب الارث قرار دیا۔ اس پر کیرانوس فوراً لیزی ماخوس کی طرف چلا گیا۔ اُس سے لیزی ماخوس سے عزیز دارانہ تعلقات پہلے ہی سے تھے، یعنی لیزی ماخوس کے بیٹے اگا تھو کلیس اُس کی حقیقی بہن لیساندرہ کا شوہر تھا اور خود لیزی ماخوس بطلمیوس اکبر کی دوسری بیٹی ارسی نوئے سے منسوب تھا۔ لیکن کیرانوس کے آنے سے خاندان لیزی ماخوس کا ستارہ گہنا گیا۔ اُس نے ارسی نوئے سے سازش کر کے اگا تھو کلیس کی اُس کے باپ کے سامنے شکایت کی جس پر باپ نے بیٹے کو پہلے توقید کیا اور پھر اُس کا کام تمام ہی کرادیا۔ اس سے بادشاہ کو بڑا بھاری نقصان پہنچا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب فلیتائروس ساکن تیوس جو قلعہ پرگامم میں لیزی ماخوس کے نوہزار تالنت کی حفاظت پر مامور تھا، اس سے برکشتہ ہو گیا تھا، اور یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ وہ آئندہ سے

سلیو کوس کے ساتھ جا ملے گا، اس نے ماریالوس کے قدم بہ قدم چل کر یہ روپیہ خود اپنی جیب میں رکھ لیا تھا۔ کیرانوس بھی خود لیزری مانخوس کی نظر سے بچ گیا اور سلیو کوس کی طرف چلا گیا، جس کے دربار میں لیزری مانخوس کا بیٹا سکندر بھی موجود تھا۔ اب خود اپنے ہی کرتوت کی وجہ سے لیزری مانخوس بالکل بے یار و مددگار ہو گیا اور گواہوں نے اپنی بیٹی ارسی نوئے کو بٹلیہوس فلا دیلفوس کے پاس نکاح کی غرض سے روانہ کیا، لیکن اس سے اسے کوئی سیاسی فائدہ نہیں ہوا۔ سلیو کوس اس سے جنگ آزما ہوا، ہیلیس پونتی افروجیہ کے میدان کورون میں لیزری مانخوس کو شکست ہوئی اور ساتھ ہی اس کا خاتمہ بھی ہو گیا۔ (سلسلہ ق م) ۲۱۵

تھریس و مقدونیہ دونوں پر سلیو کوس ہی کا قبضہ تھا۔ علوم ہوتا ہے کہ اس کی خواہش یہ تھی کہ وہ اپنی زندگی کے آخری ایام اپنے وطن مالوف مقدونیہ کے بادشاہ کی حیثیت سے بسر کرے جس کی یاد اس نے ایشیا میں متعدد نئے شہر آباد کر کے تازہ کی تھی۔ غالباً اسی غرض سے وہ یورپ کی طرف چلا لیکن جب وہ لیزری مانخہ پنیا نو کیرانوس نے اسے قتل کر دیا، اور اپنی انتہائی سراسیمگی کی حالت میں فوج نے اسے اپنا حکمران تسلیم کر لیا (سلسلہ ق م)۔ اس کے بعد کیرانوس آگے بڑھا اور تھریس و مقدونیہ پر بھی قابض ہو گیا۔ ادھر ایشیا میں سلیو کوس کے بیٹے انطاکوس نے بہت سول کو اپنا جانبدار بنالیا، اور فلے تائروس نے سلیو کوس کی نعش کو، جسے اس نے کیرانوس سے خرید لیا تھا، انطاکوس کے پاس روانہ کر دیا۔ انٹی گونوس اس

۲۱۵ جنگ ”میدان کورون“ میں لڑی گئی Porph. Eust. Sch. ۲۳۳/۱ لیکن اس وقت تک عین نحل وقوع کا قیق نہیں ہوا ہے App. Syr. ۶۲ کے نزدیک یہ مقام افروجیہ میں ہیلیس پونتی کے قریب تھا۔ پرگھاکم کیلئے دیکھو ابواب ۵/۱۳، ۲۱۔

باب

قابل نہ تھا کہ سرزمین یونان کو کیرانوس کی مخالفت کے لئے میدان کارزار بنائے۔ ممکن ہے کہ یہ محوس جنگ آزما ہوتا، لیکن عین اُسی زمانے میں اپاکرئوس کا یہ بادشاہ تارنٹوم کی طلب پر اٹلی کی مہم سر کرنے کی تیاریاں کر رہا تھا اور زمینوں حکمران یعنی کیرانوس، انطاگوس اور انتیگونوس اُسے روپے، جہاز اور فوج سے اُس کی مدد کر رہے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ سب کے سب اُس کے چلے جانے سے بہت ہی خوش تھے۔<sup>۱۱۷</sup> اپنی حکومت کی بنیاد مضبوط کرنے کی غرض سے کیرانوس نے اپنی بہن ارسی نوے کے ساتھ جس سے مل کر اُس نے اگاتھو کلیس کا حوالہ ہی میں خاتمہ کیا تھا، خود نکاح کر لیا! اور اس طرح اس کے بھائی، جو شاید تھریس کے دعویدار ہو جاتے، اُس کے قابو میں آ گئے، جنہیں اُس نے خود اُن کی ماں کے روبرو قتل کر ڈالا! یہ واقعات منسلق ق م کے ہیں۔

اب جبکہ ایک اور اہم واقعہ ظہور میں آنے والا ہے تو ہم یہاں ذرا توقف کرتے ہیں اور ایک خاص نقطہ نظر سے اُس عہد کی خصوصیات بیان کرتے ہیں۔

۱۱۷ انتیگونوس ایتھلیوں کا حلیف تھا۔ منسلق ق م میں آریوس والی اسپارٹا نے ایک بیک اُن کے خلاف فوج کشی کی لیکن اُسے پسپا ہونا پڑا۔ ہمیں اس کا علم نہیں کہ درپردہ کس قسم کی پیچیدگیاں تھیں جو اس حرکت کا باعث ہوئیں۔ پوہلمان Poehlmann کا خیال ہے کہ مصر نے اسپارٹا کو بیڑ کا یا ہوگا۔ دیکھو باب ۱۲، حاشیہ ۷۔

# باب سوم

## اس عہد کی ممتاز شخصیتیں

سلسلہ ق م سے سلسلہ ق م تک کا زمانہ بڑے بھاری اختلال کا زمانہ ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے جب وہ سلطنت جو طرح طرح کے مصائب جھیل چکی تھی اور اب گویا حالت نزع میں گرفتار تھی، آخر کار متعدد چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم ہو جاتی ہے جن میں سے سب سے نمایاں ریاستیں خالص یونانی ہیں اور جن ملکوں کو سکندر نے فتح کیا تھا ان میں یونانی تہذیب و تمدن کا بول بالا ہوتا ہے۔ لیکن ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس پہلے سال مدت میں جن کے حالات ہم نے نہایت ہی اختصار کے ساتھ بیان کئے ہیں، یونانی تمدن کا انتشار ان کا نمایاں ترین واقعہ نہیں قرار دیا جاسکتا، بلکہ اگر ہم دیکھیں تو اس عہد کا سب سے زیادہ قابل لحاظ واقعہ یہ ہے کہ اس میں فرد کو پہلی مرتبہ وہ اہمیت دی گئی جو اُسے قدیم زمانے میں حاصل نہیں تھی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اُس زمانے میں چند ممتاز افراد کی خواہش، ارادہ اور مفاد ہر چیز کا محور بن گیا ہے، اور گواہ اقوام کی خواہشات اور فوائد کا بعض مرتبہ ضرور لحاظ رکھا جاتا ہے، لیکن علی العموم اُسے مطلق پیش نظر نہیں رکھا

باب

جاتا۔ اس عہد کے حکمرانوں کی حیثیت پرانے سوراؤں کی سی ہے، اور عوام الناس قدیم الایام کی طرح معاملات عامہ میں نہایت ہی ثانوی حصہ لیتے ہیں۔ صرف دو ملکوں، یعنی یونان اور ایشیائے کوچک میں تو سمجھ آگے بڑھتی ہے، لیکن اُسے شاذ و نادر ہی کامیابی حاصل ہوتی ہے، گو ایک مرتبہ رھوڈز میں اُس کی کامیابی نہایت غیر معمولی ہے۔ لیکن ہماری دانست میں وہ مصنف غلطی پر ہیں جو کہتے ہیں کہ قوم میں وہ پہلی سی مردانگی باقی نہیں رہی تھی۔

جو اخصاص صفِ اول میں آتے ہیں وہ ایک معنی کر کے ”خود ساختہ“ کہلائے جاسکتے ہیں، اس لئے کہ انھیں جو رتبہ حاصل ہوا وہ اُن کے حسب نسب کی وجہ سے نہیں بلکہ اُن کی ذاتی قابلیت کی وجہ سے حاصل ہوا تھا۔ لیکن ہمیں اُن کے عروج کی کیفیت کو غلط معنی پہنا کر یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ یہ اپنے عروج سے بے خبر تھے۔ سکندر کے چانشینوں کی نیولین کے مارشلوں سے تشبیہ دی جاتی ہے، گو اس میں حقیقت کا تھوڑا بہت عنصر ضرور ہے، لیکن جو واقعی فرق ہے وہ بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ نیولین خود ایک ”نودولتا“ تھا، اور اُس کے قابل ترین مارشلوں میں سے ایک بھٹیاریے کا دوسرا خدمتگار کا اور تیسرا سائیس کالز کا تھا۔ اس کے برعکس سکندر لوٹروں کا شہزادہ تھا اور اُس کے اکثر سپہ سالار ملک کے بہترین خاندانوں کے رکن تھے۔ لیکن اپنے سردار کی موت کے بعد جو کچھ رتبہ انھیں حاصل ہوا وہ خود اپنی ذاتی قابلیت کی وجہ سے تھا، اور چونکہ ان میں آپس میں ہمیشہ نفاق و شقاق برپا رہتا تھا اس لئے انھیں اپنا درجہ قائم رکھنا اور بھی زیادہ مشکل ہو گیا تھا۔ یہ ایک ایسا تنازع للبقا تھا جس میں ضرر

لے عام معلومات کے لئے دیکھو ڈوائے سن خاکہ اے خصائص، و نیز مہانی :

”زندگی و فکر“ Mahaffy : Life and thought باب ۳ و ۴۔

اعلیٰ ترین خصائص کو غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ فی نفسہ اس واقعے سے  
 کہ دو مشہور بادشاہ یعنی لیری مائوس و انتی گونوس ایسے اپنے  
 بڑھاپے میں میدان جنگ میں لڑتے ہوئے مارے گئے،  
 اس زمانے کی جرأت اور بہادری کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان  
 لوگوں کے خصائص میں ایک قابل ذکر خصوصیت یہ ہے کہ  
 ان کی زندگی پر مذہب کا کوئی خاص اثر نہیں تھا، جس کی وجہ یہ  
 تھی کہ یونانی مذہب کا دار و مدار یا تو محض رسوم پر تھا ورنہ اسکی  
 حیثیت سیاسی تھی؛ چونکہ مذہب خارجی اعمال پر مشتمل تھا اسلئے  
 اس کا اخلاق انسانی پر کوئی اثر نہیں پڑتا تھا، اور چونکہ اس کا تعلق  
 براہ راست مملکت سے تھا اس لئے بادشاہ اس سے جیسا  
 جی چاہے کام لے سکتے تھے، اور ان کے اس فعل سے خود  
 اصول مذہب پر کچھ زیادہ اثر نہیں پڑتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان  
 واقعات سے تین سو سال بعد تک کسی نئے مذہب کی ضرورت  
 ہی محسوس نہیں ہوئی، گو اس ابتدائی زمانے ہی میں یونانیوں نے  
 زندہ انسانوں کو معبودوں کے زمرے میں رکھ کر اپنے مذہب  
 کی قدر و قیمت کا خاتمہ کر دیا تھا۔

الغرض، مذہب جیسا کچھ بھی تھا، اس سے لوگوں کی معاشری  
 حالت میں مطلق کچھ فرق پیدا نہیں ہوا، بلکہ اس سے صرف یہی  
 ہوا کہ حکمرانوں کی خود غرضی میں اضافہ ہو گیا، اور انھوں نے اپنا  
 حسب و نسب، علامات اور خوابوں کی تعبیروں کے ذریعے سے  
 اپنے غرض و مطلب کے حصول کی کوشش کی۔ چونکہ عوام الناس  
 کے عقائد اب بھی راسخ تھے اس لئے اس قسم کی ادبام پرستی کے  
 مظاہروں سے ان کا کام نکل آتا تھا۔ مثلاً سلیوکس نے اپنا الوہی  
 نسب ثابت کرنے کی کوشش کی، اور یونیس نے (ذرا انحراف  
 کے ساتھ) اپنی الوہی ماموریت جتائی۔ جب کبھی سکندر کے

باب

جانشین سپہ سالاروں اور بادشاہوں نے حسب حال انسانی طرز عمل اختیار کیا، تو یہ تو ذاتی اغراض کے لئے ورنہ اپنے فلسفیانہ عقائد کی بنیاد پر، اور ہمیں ان کا ممنون ہونا چاہئے اس لئے کہ یہ عہد جانبازیوں کے واسطے اس قدر مفید مطلب تھا کہ محض فوری فائدے کو اپنے طرز عمل کا واحد معیار بنانے سے گریز کرنے کیلئے بڑی بھاری اخلاقی قوت کی ضرورت تھی۔

ان میں جو لوگ ذی اثر کہے جاسکتے ہیں وہ سب کے سب مقدونوی ہیں، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ان کے اوصاف میں تشدد کا عنصر غالب ہے۔ لیکن یونانی تمدن نے شاہ فیلقوس تک کے مصاحبوں میں گھر کر لیا تھا، اور یہ بھی اپنے روزمرہ کی بود و ماند میں بعض یونانی طریقوں پر بالالتزام عمل کرتے ہیں۔ ان قاعدوں کی ترویج عین اس زمانے میں ہوئی اور اسے یونانی تعلیم و تربیت کا نتیجہ سمجھنا چاہئے۔ مثال کے طور پر حکمرانوں کے باہمی میل جول کے طرز کو لیجئے جس میں بہت کچھ ادب و لحاظ مد نظر رکھا جاتا تھا، اور یہی ادب و لحاظ بعد میں چل کر جملہ دیار یورپ میں رواج پا گیا۔ لیکن جب ہم بیرونی سطح سے ذرا نیچے اترتے ہیں تو پھر ہم بربریت ہی بربریت سے دوچار ہوتے ہیں، اور اس کے ضمن میں یہ فرمانروا مرد و بچی فرنگیوں سے کچھ بہتر ثابت نہیں ہوتے۔ اس سے بھی زیادہ ہم رنگی اس عہد اور اطالوی نشاۃ ثانیہ میں پائی جاتی ہے، جہاں غایت سنگ دلانہ خود غرضی پر تمدن کا صرف ہلکا سا خول چڑھ گیا تھا۔

فرد کی بڑھتی ہوئی اہمیت کا ایک مظاہرہ عورتوں کی حیثیت سے ہوتا ہے جو عہد زیر بحث میں معاملات عامہ میں ممتاز حصہ لیتی ہیں، اور اس سے بھی نشاۃ ثانیہ کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ اس باب کے باقی ماندہ حصے میں ہم جانشینان سکندریں سے



ممتاز ترین کا حال بیان کریں گے اور ان کے ”چند تابعین“ کا ذکر کرتے ہوئے بعض جمہوریتوں اور چند غیر معمولی عورتوں سے ناظرین کو شناسا کریں گے یہ

سے دیا دوغی اور اپنی گونی (”جانشین“ و ”تابعین“) کے انفاظ ہتے رونی موس ساکن کا ردیہ ہی نے ان جتنی میں استعمال کئے تھے، دیکھو، بالا، یادداشت باب ۱؛ نیز مطالعہ کرو ڈروائے سن ۱، ۳؛ اوزے نز؛ کیندوس کا چٹکلہ،

Usener-Epigramm von Knidos صفحہ ۳۶۔ اصل میں ”اپنی گونی“ تنہر کے ساتھ حملہ آوروں کے بیٹوں کا نام تھا، اور ۲۲ ق م کے افراد کو یہ نام دینا دراصل ڈروائے سن کا کام ہے۔ دیودوروس تیسری صدی ق م کے وسط کے حالات بیان کرتے ہوئے یہ لفظ استعمال نہیں کرتا۔

ان کے علاوہ دوسرے ”تابعین“ کے لئے دیکھو عقب، باب ۵،

حاشیہ ۳۔

جانشینان سکندر اور ان کے تابعین دونوں نے اس رتبے کو مستحکم کرنے کی جان توڑ کوششیں کیں جنہیں انھوں نے بزرگ شمشیر حاصل کیا تھا۔ اول تو یہ اصول قائم کیا گیا کہ منصب ”بادشاہی“ ورثہ کے علاوہ دوسرے طریقوں سے بھی حاصل ہو سکتا ہے، اور قابل ترین اشخاص اس کے اہل ہوتے ہیں (کیولرڈ) ”روداد اکاڈمی برلن“ Koehler Sitzungsber. Berl. Akad. ۱۸۹۱ء

۲۶ فروری)۔ انٹی گونوس، کا ساندرو وغیرہ نے اپنے دعاوی کو اسی اصول پر مبنی کیا اور اپنے افعال کو حق بجانب ٹھہرایا۔ لیکن چونکہ کسی خاص فرد کی قابلیت مشتبہ ہوتی تھی اس لئے ”بادشاہ“ کے علاوہ دوسرے خطابات نکالے گئے اور یہ خطابات اُس زمانے کے حالات کا اس وجہ سے جز دلایہ نفاک ہو گئے کہ ناقابل حکمرانوں کی تعداد میں روز افزوں ترقی ہو رہی تھی۔ لیکن یہ حوصلہ مند افراد کے لئے کافی نہیں تھا، چنانچہ موروثی حق کو پھر کھینچ لایا گیا اور اس پر خانہ ساز الوہی حقوق کا اضافہ بھی کیا گیا۔ بادشاہ یا تو فیلقوس پدر سکندر کی

باب

سب سے پہلے ہم دو شخصوں، یعنی پردکاس اور کراتیروس کو نظر انداز کئے دیئے ہیں، اس لئے کہ پردکاس نے تو بہت ہی کم دن چین سے حکومت کی، اور گودہ قابل ہو لیکن اپنی انتہائی منکسر المزاجی کی وجہ سے وہ تمام سلطنت پر حکومت کرنے کا اہل ثابت نہیں ہوا اور کراتیروس بے وقت وفات پا گیا۔ ان دونوں کے بعد پہلا نمبر انتی پاتر کا آتا ہے۔ جو دیا دوجی یا جانشینان سکندر میں سب سے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ نسل سے تھے جیسے بطلیموس، ورنہ مقدونی خاندان شاہی کے دوسرے ارکان تھے، جیسے انتیگونوس کے جانشین (پولی بیوس ۱۰۷ء؛ بطالسم، سائیروس، حصہ ۲۱، میور، ۳، ۱۶۵)؛ اور بعض کو مہبودوں کی نسل سے سمجھا جاتا تھا (مثلاً سلپوکوسی) اور بعض مرتبہ دونوں اہلیتیں، یعنی ذاتی قابلیت اور الہی حقوق دونوں کو ملانے کی کوشش کی جاتی تھی (جیسے پوسے میروس) سنہ کیا؛ دیکھو باب ۶)۔ اگر خود زیوس ایک خوش قسمت بادشاہ تھا تو پھر سائیر کو حقدار حکمران بننے میں کیا امر مانع ہو سکتا تھا؟

پولی بیوس (۱۲۷ء) نے سکندر کے سپہ سالاروں کی تعریف و توصیف کی ہے، لیکن اس نے لفظ ”اسی کی طرح“ جو استعمال کئے ہیں وہ درست نہیں اس لئے کہ خود وہی دوسرے پاروں میں سکندر کو ان سب سے زیادہ قابل بتاتا ہے۔

مہافنی (زندگی صفحہ ۶۷) نے بھی سکندر کے مارشلوں اور دیا دوجی کے درمیان ممانعت دکھائی ہے۔

سکندر پردکاس؛ پلوٹارک Al. Virt. ۱۱ میں اس کے بعض نہایت نفیس الفاظ نقل کئے گئے ہیں۔

سکندر فون ولامودتر Ant. V. Kar ۱۸۵ انتی پاتر کو ”نیل“ کا لقب دیتا ہے۔

وہ بطلیموس کی طرح نہایت چالاک تھا، اور ملکیت کی اہمیت یا خود اپنے اقتدار کی طرف سے اسے کوئی شکوک نہیں تھے۔ اور اسی وجہ سے اس کی شخصیت کا نسبتہ اچھا پڑتا ہے۔ وہ سکندر کے دعاوی الوہیت کا مخالف تھا۔

معمّر تھا۔ ۱۹۳ ق م میں اپنی موت کے وقت اُس کی عمر اسی برس کی تھی، اس لئے جس وقت سکندر نے ایشیا کی طرف قدم بڑھایا ہے اُس وقت وہ ۶۳ سال کا اور تخت نشینی فیلقوس کے وقت ۲۰ سال کا ہوگا۔ انتی پاتریر نے طرز کا مقدونومی تھا، اور اسے یونانی تمدن یا عام فتوحات کی حکمت عملی ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی، بلکہ اُسے ایشیا کی بجائے اپنے وطن مالوف مقدونہ کی زیادہ پروا تھی۔ وہ مبالغہ آمیزی یا غلو کو بالکل پسند نہیں کرتا تھا، چنانچہ جب سکندر کے غیاب میں یہ یورپی حصہ جات سلطنت پر حکومت کرتا تھا تو اپنی بے لطف طبیعت کی وجہ سے اُسے بار بار اولمپیا سے جھگڑے مول لینے پڑے۔ وہ اپنے ملک کے دشمنوں کو سزا دینے میں ذرا دریغ نہیں کرتا تھا، اور اُس کے برے سلوک کی بدیہی مثال وہ برٹلو ہے جو اُس نے جنگ لامیہ کے بعد ایٹھنزی مجتبان وطن کے ساتھ رد کر رکھا۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ خود غرض تھا یا کہ اُس نے اپنے خاندان والوں کو غیر معمولی فائدہ پہنچایا تھا، اگر ایسا ہوتا تو وہ اپنا جانشین اپنے بیٹے کا ساند رکھ کر بجائے ایک معمّر شخص پولیس پر خون کو کیوں مقرر کرتا۔

عمر کے اعتبار سے دوسرا نمبر انتی گونوس کا ہے جس کے باپ کا نام فیلقوس تھا اور جو ۵۸۵ ق م میں پیدا ہوا تھا، چنانچہ وہ شاہ فیلقوس سے عمر میں بڑا اور دیوس تھنسیس کا ہم عمر تھا۔ اس نے اپنی عملی زندگی نسبت دیر میں شروع کی۔ سب سے پہلے اسے سکندر نے افرودیہ کا صوبہ دار مقرر کیا، اور چونکہ یہ صوبہ ایشیائے کوچک کے وسطی صحرائے مغرب میں واقع تھا اور مشرق کی دو شاہراہیں ہمیں سجھتی تھیں (دیکھو باب ۴) اس لیے یہ بہت ہی اہم صوبہ تھا۔ بہر حال سکندر کی وفات تک انتی گونوس اس اہم عہدہ پر فائز رہا، لیکن اس نے مہمات ایشیائیں کوئی

باب

قابلِ قدر حصہ نہیں لیا، اور سلکت در کی وفات کے بعد تک، یعنی ۶۲ برس کی عمر تک وہ سیاسیات کی صفِ اول میں نہیں آیا۔ وہ بھاری بھر کم ضرور تھا لیکن ایک چشم تھا جس کی وجہ سے اسے لوگ ”غلطان چشم“ کہتے تھے۔ انتی گونوس بڑا ہوشیار اور با اصول شخص تھا اور روپیہ جمع کرنے میں مشاق تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی سالانہ آمدنی گیارہ ہزار تالنت تھی، اور اس کے خزانے کا اندازہ ۳۵ ہزار تالنت کیا گیا ہے۔ وہ حاضر جواب تھا، اور بہت سی کہاوتیں اس کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ وہ خوش خلق ضرور تھا، لیکن اگر کوئی اس کے ایک چشم ہونے پر ہنسی اڑاتا تو وہ اس کا روادار نہ ہوتا، چنانچہ جب فیوس کے سونستانی تھیوکرمیوس نے اس کی تضحیک کی تو اسے اپنی زندگی سے ہاتھ دھونا پڑا۔ یہ نسبت سپہ سالاری کے انتی گونوس کو تنظیم کا زیادہ ملکہ تھا۔ اُس نے یونانیوں کو لڑ کر نہیں بلکہ دغا فریب سے مغلوب کیا۔ مصر کے خلاف اُس نے کوئی کار نمایاں انجام نہیں دیا، اور ہمارا خیال ہے کہ وہ لیری ماخوس و سیلوکوس کے جنگل میں صرف اسی وجہ سے پھنس گیا کہ اس نے ان پر علیحدہ علیحدہ حملے نہیں کئے۔ اسے اپنے بیٹے دیوتریوس پر مکمل اعتماد تھا، اور ان دونوں کے باہمی تعلقات نہایت اچھے تھے۔ جنگِ اپسوس کے واقعات سے اس اعتماد کا پتا لگتا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اُس میں ذہنی اطمینان کا کس قدر مادہ تھا، کہتے ہیں کہ اس معرکے میں جب دشمن اسے چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھا تو اُس کے مصاحبوں نے اُس سے کہا کہ جہاں پناہ غنیمت آپ کی طرف بڑھ رہا ہے، اُس نے معاً جواب دیا کہ

بڑھنے دو، میرا بیٹا مجھے آکر بچالے گا، اور اسی انتظار میں اُس نے لڑکھڑکی جان دے دی! یہ افرو جیہ میں اپنا نام چھوڑ کر مرا! لکھا ہے کہ اُس کی موت کے بعد کسی نے ایک کسان کو زمین کھودنے دیکھا اور پوچھا کہ بھائی کیا کر رہے ہو تو اُس نے جواب دیا کہ میں انٹی گونوس کو ڈھونڈ رہا ہوں!۔

انٹی گونوس کے بعد بطلمیوس کو لیجیے جو اسی نوے اور طبقہ ادنیٰ کے ایک شخص مسیٰ لاگوس کا بیٹا تھا، جو عام طور پر یہ مشہور تھا کہ وہ خود شاہ فیلقوس کے نطفے سے پیدا ہے اور اگر ہم مختلف تاریخوں پر غور کریں تو یہ استدلال بعید از قیاس معلوم نہیں ہوتا۔ وہ ۳۶ ق م میں پیدا ہوا تھا۔ وہ بہادر، تنومند، قابل اعتماد اور سکندر کا وفا شعار ملازم تھا۔ اسی نے بیسوس کو قید کیا تھا۔ اُس نے مصر کی حقیقی اہمیت کا اندازہ کر کے سکندر کی موت کے بعد ہی اُس پر قبضہ کر لیا، اور کبھی مکمل سلطنت پر قبضہ کرنے کا خیال بھی دل میں نہیں لایا، جس سے اُس کی زیر کی اور ہوشیاری کا ثبوت ملتا ہے۔ فرماؤ اے مصر کی حیثیت سے اُس نے پہلے تو پردہ کا س اور اسکے بعد انٹی گونوس

۵۷ بطلمیوس۔ کلیس Cless نے پاؤلی کی ”مخط“ Pauly's R. E. ۱۶۶

۱۶۹ میں اس کا پورا حال لکھا ہے۔ خطاب ”محافظ“، پیٹوسانیاس ۶، ۱۹ (رحوڈزیوں کی شکرگزاری)؛ Arr. ۶، ۱۱، ۸ (جہاں یہ غلط بیانی کی گئی ہے کہ یہ خطاب سکندر کے چھڑانے کی وجہ سے ملا تھا)؛ ۲۱ ق م میں اس خطاب کا اُس نے بیٹے نے اعلان کر لیا؛ فہرست نوادر غائبہ برطانیہ، ”بطلمیوس“ صفحہ XXXX مقابلہ کرو کیوہلر؛ روداد اکادمیہ برلن، فروری ۱۸۹۱ء۔ پکارڈنز ۲۰ ابواب جدیدہ صفحہ ۵۲ میں کہتا ہے کہ بطلمیوس اقل سے زیادہ نصف مزاج حکمران مشکل سے ملے گا، لیکن مجھے اُس کے انصاف کی کوئی خاص مثال نہیں ملی۔

باب

و دیمتریوس کی جو مقاومت کی اس سے اُس کی ہمت اور تدبیر کا اندازہ ہوتا ہے۔ اُس نے کتابیں تصنیف کر کے علمی میدان میں بھی اپنا نام پیدا کیا، چنانچہ اُس کی تاریخ سکندر اعظم اُس کے ہم عصروں میں بہت مقبول تھی۔ اُس نے فلا دیلفوس کے حق میں تخت سے دست برداری دے کر اپنی بے غرضی کا ثبوت دیا اور اس واقعے کے دو سال بعد یعنی ۳۳۵ ق م میں ۸۳ برس کی عمر پا کر راہی ملک عدم ہوا۔ سکندر کے جانشینوں نے جو شاہی خاندان قائم کئے اُن میں سب سے طویل خاندان بطلیسوس ہی کا تھا جس نے مصر پر تقریباً تین سو برس حکومت کی جس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ اُس کے بانی نے جو طرز حکومت قائم کیا تھا وہ ملک کے حسب حال تھا۔

لیزی مانوس، جو اگاتھو کلیس ساکن تھیلی کا بیٹا تھا، لائق م میں پیدا ہوا تھا۔ وہ بادشاہ کے جیش حفاظت کا رکن تھا، اور

۱۷ لیزی مانوس، کلیس Cless کا مضمون پاؤلی کی تحیٹ میں ۴، ۱۳۰، اس کے متعلق جو واقعات ہیں وہ پوسانیاس ۱، ۹، ۱۰ میں ملیں گے۔ وہ سکندر کے سررشتے کا ایک بہادر رکن تھا۔ اسے تھریس کا جائزہ دار بنایا گیا، اور اس حیثیت سے اُسے سات سال تک بربریوں سے جنگ آزمانی کرنی پڑی جس میں سے سب سے ممتاز اور لیبی سیو تھیس سوم تھا، اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ۱۱۱ ق م تک انتیگونوس کے مد مقابل کی حیثیت سے فرقی آویزشوں میں شریک نہیں ہوا۔ دیودوروس ۱۹، ۷۷ کے مطابق وہ بیزنٹیوں کو انتیگونوس کے ساتھ ملنے سے باز رکھتا ہے۔ جنگ اپوس کے بعد اُس نے جو ہوشیاری دکھائی اُس کے لئے دیکھو کلیس، ۱۱۱ ق م۔

شہر لیزی مانوس نے جسے اپ گزالی کہتے ہیں، ہمسایہ کار دیہ کی جگہ لے لی۔ یہ شہر سطح سمندر سے تقریباً ۶۰۰ فٹ بلند تھا اور بحر تھریس اور

باب

نہ صرف فطرتاً بہادر تھا بلکہ تدبیر جنگی میں بھی کامل تھا۔ اُسے انتی گونوس کے ساتھ جنگ کے دوران میں کسی فیصلہ کن معرکے سے گریز کر کے اپنی سپہ سالارانہ قابلیت کا ثبوت دیا اور چونکہ انتی گونوس کی فوج اُس کی فوج سے زیادہ تھی اس لئے سلیو کوس کے آنے تک وہ اپنے حریف سے دست و گریبان نہیں ہوا۔ وہ ایک نفیس خطے پر قابض تھا جس میں تھریس ویشائے کوچک کا ایک حصہ شامل تھا، اور ساتھ ہی اُس نے اپنے خزانے میں ایک بڑی رقم جمع کر لی تھی جس کا غار و فی لاکس کے موقع پر مضحکہ اڑایا

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ ہیلیس پونت دونوں سے اس کا فاصلہ سادہ تھا۔ درانتی لیکہ کارویہ کا تعلق صرف بحر تھریس سے تھا، ہیلیس پونت سے نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ایشیا کی اہمیت پہلے سے بہت بڑھ گئی تھی۔

پلوٹارک: "دیوموس تھیس" ۲۵ میں لیزیاخوس کو "گازونی لاکس" کا لقب دیا ہے۔ پرگام میں نوہزار تالانت کا خزانہ تھا (جسے قلعے تائروس نے غنیمت کر لیا)؛ پولی اسے (۴۹۴) نے ساردس میں بھی اس فرماں روا کے ایک خزانے کا ذکر کیا ہے اور استرابو (۳۱۹، ۷) سے تری زس (تھریس) میں ایک اور خزانے کا پتا چلتا ہے۔ لیزیاخوس نے تبھی نیہ کے شہر انتی گونیہ کا نام بدل کر اپنی بیوی کے نام پر نقیہ رکھا۔ اس کے علاوہ اس نے کئی شہر آباد بھی کئے؛ ان کے لئے دیکھو

کون۔ "قدیم بلدیات کے محل وقوع" Kuhn : Entstehung der

Staedte der Alten لائپزگ ۱۸۷۸ء، ص ۳۳۵۔

لیزیماخوس فلسفیوں کو نکال باہر کرتا ہے Ath ۱۳، ص ۶۱۰۔

ل، میوکر سے کتابچہ ۳، ص ۴۴۴ میں پولمان Poehlman نے ٹھیک کہا

ہے کہ لیزیاخوس کے سکوں سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جن شہروں نے انھیں رائج کیا وہ اس کے دست نگہ ہوں گے، بلکہ صرف اس خاص نوع کے سکوں کی مقبولیت کا پتا لگتا ہے

لیزیماخوس کے لئے دیکھو نیزے Niese ۱، ص ۳۹۶۔

۳۹۹۔

باب

گیا۔ انٹی گونوس اور سلیوکوس کی طرح اُس نے نئے شہر آباد کرنے کی اہمیت تسلیم کی، چنانچہ اُس نے ہیلیس پونت پر لیزی ماخیہ آباد کیا اور سمرنا کی از سر نو تعمیر کا حکم دیا۔ وہ قطر تا جلاب زر تھا، اور جب اُس نے ایشیائے کوچک کے کنارے کے شہروں میں اپنے سکوں کی نقل مروج دیکھی ہوگی تو اُسے ضرور اطمینان ہوا ہوگا۔ لیکن امتداد زمانہ سے اُس کی طبیعت میں تنگ خیالی ہی نہیں بلکہ کمینہ بن بھی آتا گیا جس کی وجہ سے آخر کار خود اُس کا کام تمام ہو گیا۔ اُس نے خود لاکھ کرایہ خط پر محسوس کو بھیجا اور اُسے دھوکے میں ڈالنے کے لئے یہ ظاہر کرایا کہ یہ خط بطلمیوس کے پاس سے آیا ہے، اُس نے سلیوکوس کو دو ہزار تالنت اس شرط پر دیئے کا وعدہ کیا کہ وہ دیمتریوس کا خاتمہ کر دے گا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے پرانے ساتھی سے کس قدر کم واقف تھا۔ اُس نے کیرانوس کی باتوں کا یقین کر کے اپنے نہایت ہی قابل بیٹے اگاتھولیس کو جان سے مروا ڈالا، اور مقدونیہ پر قبضہ کرنے کی غرض سے اپنے داماد انٹی پاتر کا خاتمہ کر دیا۔ اس کے مظالم کی وجہ سے اُس کے ساتھیوں نے اُس کا ساتھ چھوڑ دیا، اور جب وہ میدان جنگ میں مارا گیا ہے تو سوائے ایک جاندار کے کسی نے اُس کی لاش کی طرف التفات نہ کیا، اور وہ جاندار اُس کا کتھا تھا۔

سلیوکوس، جو لاؤڈیکے اور سپہ سالار انطاکوس کا (یا جیسا اُس کے خوشامدی کہتے تھے، اپولو کا) بیٹا تھا، ۳۵۳ ق م میں پیدا ہوا۔ سلیوکوس بڑا طاقتور شخص تھا، اور قصہ مشہور ہے کہ ایک مرتبہ

۳۵۷ سلیوکوس، ہیلیس، پاؤلی، ۶، ۱، ۹۲۳، ۹۳۶؛ بابلون؛ شاہان سوریه: Babelon

XXXIX - جہاں تک میری معلومات

Rois de Syrie

کا تعلق ہے، اس لنگریس جس کا تعلق اپولو سے فرض کیا جاتا ہے (جسٹ ۱۵، ۴)



اُس نے خود سکندر کے سامنے ایک جنگلی سانڈ کو نیچا دکھایا تھا۔ بابل وہ پردکاس کے اثر کی وجہ سے خلیارخ مقرر ہوا تھا۔ لیکن وہ وقت بھی آیا جب اُس نے خود پردکاس کے خون میں اپنے ہاتھ رنگنے سے گریز نہیں کیا۔ وہ زیرک اور مستقل مزاج تھا، اور لوگ اُسے سکندر کے سپہ سالاروں میں بہترین تصور کرتے تھے۔ ساتھ ہی اُس میں اعلیٰ درجے کی انتظامی قابلیت بھی تھی۔ اُس نے شہر آباد کئے، کاشتکاری، افزائش نسل اسپاں، تجارت اور فنون لطیفہ سب ہی کی سرپرستی کی اور سب ہی کو فروغ دیا۔ انطاکوس کی بیماری کے قصے سے، جس کی طرف ہم ناظرین کی توجہ عنقریب مبذول کروں گے، اُس کی اچھی خصلت کا اظہار ہوتا ہے، اور

بقیہ حاشیہ صفحہ مکرشتہ۔ اور اپولون کوئی تعلق نہیں۔ بابل کے سگنوں پر پہلی مرتبہ انگریزوں کی شکل جو بنائی جاتی ہے وہ اُس وقت جب سلیوکوس صوبہ دار مازائیوس کے جانشین کی حیثیت سے وہاں سکے ڈھالتا ہے۔ مقابلہ کرد App. Syr ۵۶ کا فقرہ (جسے بالون Babelon نے نقل کیا ہے) جس کے مطابق سلیوکوس کی ماں کو لنگر والی انگوٹھی ملتی ہے جسے سلیوکوس نے دریائے فرات کے قریب ٹھما دیا تھا، اور اس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ اُس کی قسمت میں اس دریا کی حکومت لکھی ہے۔ مجھے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس دریا کا تعلق بابل سے ہوتا تھا۔

افسانے، جسٹن ۵۴۱۔ انیس سے بعض لیزی ماخوس کے افسانوں کے مطابق سلیوکوس ایک ساحل پر غلبہ پاتا ہے (App. Syr ۵۶) لیزی ماخوس ایک شیر کو مغلوب کرتا ہے (جسٹن ۵۳۱) دونوں کے سروں پر افتاقا کپڑا باندھ دیا جاتا ہے، اور اسے آئندہ ملکیت کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔ سگنوں پر سلیوکوس کی نشانی سینگوں والا گھوڑا ہے۔ بالون چین ضبیہوں کو سلیوکوس کی بتاتا ہے اُنکے سینک بھی ہیں اور پٹی بھی۔ سکندر کی طرح سلیوکوس ایتھنز کے تحائف کی بوجھل کرتا ہے؛ کیریوس؛ بلدی تاریخ Curtius : Stadtgesch ۲۴۲۔

باب

اُس میں جو فطری شرافت تھی اُس کا اندازہ اس واقعے سے کیا جاسکتا ہے کہ جب اُس نے میدان میں لیزی ماخوس کو نچا دکھایا ہے تو اُس نے یہ خواہش ظاہر کی کہ اپنی زندگی کے آخری ایام اُس نے وطن مالوف مقدونیہ میں کاٹنے کی اجازت دی جائے۔ اُس نے کیرائوس نے جو دھوکا دیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسکی ذہنیت کی سطح اس قابلِ نفرت شخص کی ذہنی سطح سے کہیں ارفع و اعلیٰ تھی۔ جن لوگوں کا ہمیں بیان کرنا ہے اُن میں صرف یونینیس ہی ایسا ہے جو نسلا یونانی تھا۔ وہ کارڈیہ کا باشندہ تھا، اور تقریباً سترہ سو ق م میں پیدا ہوا تھا۔ سکندر کے عہد میں وہ ایک ذمی اثر عہدے پر ضرور ممتاز تھا، لیکن اُس کے رتبے کو ہم درخشاں نہیں سمجھ سکتے۔ (دیکھو جلد ۳، باب ۲) نہ اُس زمانے میں اُسے ایک قابلِ سپاہی سمجھا جاتا تھا بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ سکندر کی موت تک اُسکی سپاہیانہ قابلیت خفیہ ہی تھی لیکن اس واقعے کے بعد اُس نے اپنے آپ کو عمدہ سپاہی اور دور اندیش سپہ سالار اور آزمودہ کار مدبر ثابت کر دکھایا۔ وہ اس فن سے واقف تھا کہ سپاہیوں کے احساسات کو کس طرح سے کام میں لانا چاہئے اور ان پر کس طرح اثر ڈالنا چاہئے، اور یہ اُس کے سکندر والے خیمے کو نصب کرنے کے واقعے سے ظاہر ہوتا ہے۔ جب انتی گونوس نے اُسے نیچا دکھانا چاہا تو اُسے اس کے لئے مکر و فریب کرنا پڑا۔ حقیقت یہ ہے کہ اُس نے تو حد سلطنت کے اصول اور خاندان شاہی کی پشت پناہی کر کے اپنے راستے میں گویا کانٹے بولے۔ اگر وہ دوسروں کی تحریکات کو سنتا، جو اُسے اپنا جانبدار بنانا چاہتے تھے تو شاید اُس کی جان بچ جاتی۔ اخلاقی اعتبار سے وہ بہترین مقدونیوں جیسے سلیوکوس، بطلمیوس اور انتی گونوس سے کچھ کم نہ تھا، اور سپہ سالار و مدبر کی حیثیت سے بطلمیوس و انتی گونوس کا کم از کم ہم مرتبہ ضرور تھا، بلکہ شاید انتی گونوس سے تو بڑھا ہی ہوا تھا۔ اُس پر اختلافی

زمانے میں اُس کی ہستی یونانیوں کے لئے قابل فخر تھی۔ دوسرے  
 سپہ سالاروں کے برخلاف اُس کی بدقسمتی یہ تھی کہ قوم اُس کا ساتھ  
 دینے کے لئے تیار نہ تھی، درآئیکہ اُس کے دوسرے ساتھی  
 محض اپنا مقدمہ و نوبی حسب نسب جتلا کر ملک کے ہر حصے سے  
 اپنے ہمنوا جمع کر سکتے تھے۔ اس آخری بڑے یونانی سپہ سالار نے  
 اپنے آپ کو ایسے مقصد سے وابستہ کر کے جو نصف ناکام ہو چکا  
 تھا، اور اُس پر خود اپنی قربانی چڑھا کر یہ ثابت کر دیا کہ یونانیوں میں  
 اب بھی مطمحیت اور وفاداری کی روح باقی ہے، اور اب بھی وہ  
 مقدمہ و نیوں پر سبقت لئے ہوئے ہیں۔ چونکہ آجکل یونانی خصائص  
 کے ساتھ تعصب کا برتاؤ کیا جاتا ہے اس لئے ہمیں ناظروں کی  
 توجہ اس خاص بات کی طرف مبذول کرنی ضروری تھی۔ سرسیرف  
 سکندر کے جانشینوں کے بعد ہم ان کے تابعین کی طرف  
 متوجہ ہوتے ہیں، اور ان دونوں کے درمیان کا سائنڈر بنز ایک  
 کڑی کے ہے۔ سائنڈر انتی پاتر کا بیٹا تھا۔ وہ تقریباً ۱۷۰ ق م  
 میں پیدا ہوا اور اس طرح سلیمو کوس کا کم و بیش ہم عمر تھا۔ وہ فطرتاً  
 درشت مزاج اور ضدی واقع ہوا تھا۔ ایشیا جانے کے بعد

۹۰ کا سائنڈر۔ فول دلا سو ویز کے نزدیک وہ ہر کام ٹھنڈے دل سے ادر  
 سمجھ کر کرتا تھا لیکن Art. 7. 27 اور پلوٹارک "سکندر" ۴ کے مطابق وہ  
 جوشیلا تھا، اور اُس کے جذبات مشکل سے قابو میں آتے تھے، اور بعض مرتبہ واقعات کے  
 گزر جانے کے بعد بھی وہ اپنے اپنے سے باہر ہو جاتا تھا۔ اسکی رعایا کے لئے یہ  
 قسمت کی بات تھی کہ اسکی حکومت کبھی مستحکم نہیں ہوتی، گو نون ولامو ویز کا خیال ہے کہ وہ بادشاہ  
 رہتا تو کٹھنی قوم اتنا نقصان نہ پہنچاتی لیکن ہمیں یہ باور کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ وہ اسکی  
 مدافعت کے انوس سے زیادہ کر سکتا، اور ہم عام نقطہ نظر سے کہہ سکتے ہیں کہ اس زمانے  
 کے دوسرے حکمرانوں کی طرح اس فرمانروا کی موت سے ملک کو کوئی زیادہ نقصان نہیں پہنچا۔

بابک

اُس کے ساتھ سکندر نے اچھا برتاؤ نہیں کیا، اور اُس کی حکومت کے اختتام پر بھی اُس کا طریقہ کچھ اچھا نہیں رہا، جس کی وجہ سے جب تک وہ زندہ رہا برابر اُس کے دل میں بادشاہ کی طرف غنیمت و غضب کی آگ بھڑکتی رہی، اور بادشاہ کی موت کے بعد اُس نے شاہی خاندان سے انتقام لیا۔ اُس کے اور اولمپیاں کے باہمی تعلقات پہلے ہی سے خراب تھے، چنانچہ موثر الذکر نے اپنے حریف کے خاندان کے ساتھ بھی بہت برا سلوک کیا۔ یہی وجہ تھی کہ اُس نے اولمپیاں، سکندر اصغر اور اُس کی ماں روشنا کو جان سے مروا ڈالا، اور پولیس پر خون کو اس پر آمادہ کیا کہ وہ سکندر کے دوسرے بیٹے ہرقل کا بھی خاتمہ کر دے۔ وہ سولہ ق م میں دق سے مر گیا۔ اُس کے بڑے بیٹے میں تو باپ کا کمزور نظام جسمانی گویا عود کر آیا تھا، اور باقی جو اولاد تھی اُس میں انتی پاتر کی سرد مہری اور تندہی جو کاساندر میں سخت گیری اور تشدد کی صفت میں منقلب ہو گئی تھی، اب ادنیٰ درجے کے ظلم و ستم کی شکل میں تبدیل ہو گئی۔ بڑا بیٹا فیلقوس تو چار مہینے سلطنت کرنے کے بعد وفات پا گیا، باقی دو میں سے انتی پاتر نے تو اپنی ماں ہی کو قتل کر دیا اور اُس کے بعد اپنے خسر لیزی ماخوس کے حکم سے اپنے جرم کی پاداش کو پہنچا، تیسرا بیٹا سکندر چاہتا تھا کہ دیمتریوس کو مروا ڈالے لیکن موقع پا کر دیمتریوس ہی نے اُس کا کام تمام کر ڈالا۔ اس طرح انتی پاتر کے خاندان کا صفایا ہو گیا، اور اس کے خاتمے سے مقدونیہ کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا۔

جس طرح کاساندر میں انتی پاتر کے تمام خصائل اپنی پوری شدت اور ابتری کی حالت میں موجود تھے اسی طرح دیمتریوس میں انتی گونوس کی عادتیں مبالغہ آمیزی کے ساتھ بھری تھیں، لیکن

فرق صرف یہ ہے کہ اُس میں انٹی گونوس کی خود غرضی یا اُس کی عمدہ باطلہ صفات کا شائبہ بھی نہ تھا بلکہ وہ ایک خور و جوان تھا۔ اُس کی تدبیریں عظیم الشان تھیں، وہ اپنے دشمنوں، مثلاً بطلمیوس کے ساتھ شجیعانہ برتاؤ پسند کرتا تھا، اور اپنے دوستوں، مثلاً متھمرا داتیس کے ساتھ ایشیا رکرتا تھا اور جو کچھ کرتا تھا سوچ بچار کر کے کرتا تھا۔ وہ طبعاً آرام طلب تھا، لیکن صرف اُس وقت عیش و عشرت میں مبتلا ہوتا تھا جب اُسے تفکرات نہ ہوتے اور اطمینانِ چین کیساتھ زندگی بسر کر سکتا۔ اُسے نہ صرف اپنے ذاتی رکھ رکھاؤ بلکہ فوجی

نلہ دیمتریوس۔ اس دلچسپ شخص کا ہمدردانہ خاکہ فون دلامووتر، ۸ میں ملے گا۔

Hermann Thumser : Staat salt

مقابلہ کردہ ہرمان تو مزید "ملکت قدیم" ۱۳۵۔ اس کا افسوس ہے کہ واقعات کے جلد جلد پیش آنے کی وجہ سے دیمتریوس کو کافی تعلیم نہیں ملی، لیکن اس کے بغیر بھی وہ کیا بلحاظ انسان کے اور کیا بلحاظ مہتر کے الکیا دیں سے کہیں برتر ہے، گو ان دونوں میں بہت سے خصائص مشترک ہیں۔ وہ اگر کسی کا ہمنوا ہو جاتا تو اُس کے ساتھ ہمیشہ شجیعانہ اور وفادارانہ برتاؤ کرتا، اور اس کے برعکس اگر ہم الکیا دیں کو دیکھیں تو ان صفات کے فقدان کی وجہ سے اس کا اثر ہمارے دلوں پر نہایت بُرا ہوتا ہے۔ لیکن رفتہ رفتہ دیمتریوس کے اخلاقی توازن میں بھی خامی پیدا ہو گئی، مثلاً دیکھو پلٹمارک، دیمتریوس ۴۳ میں جہاں اس کی بہ نسبت اس کے بیٹے میں جذبہ انسانیت زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ امر بھی قابلِ لحاظ ہے کہ باپ تو اپنی زندگی کے اختتام پر لیشیائے کوچک میں سرفروشانہ مہم سر کرتا ہے، اور بیٹا یونانی صوبوں پر اس قدر خاموشی کے ساتھ حکومت کرتا ہے کہ اگر بعد میں وہ یونان کو فتح مقدونیہ کا مہم کرتے بناتا تو شاید کسی کو معلوم بھی نہ ہوتا کہ وہ یونان پر قابض ہے۔ تاریخ یونان کے نقطہ نظر سے دیمتریوس کو اتھنز کے ساتھ جو لگاؤ اور اُنس تھا اس کی وجہ سے اُس کی اہمیت کچھ کم نہیں ہے۔

باب

تیار یوں میں بھی ظاہری بناوٹ کی طرف رجحان تھا، مثلاً کہیں محاصرہ کر رہا ہو تو اُس کا سب سے بڑا مقصد یہ ہوتا تھا کہ اپنی قوت کا مظاہرہ بڑے پیمانے پر کرے، چنانچہ جب اُسے رھو ڈز کے محاصرے میں ناکامی ہوئی تو اُس نے یہ سوچ کر اپنے ضمیمہ کو اطمینان دے لیا کہ خیر اس سے پہلے کسی نے ایسے محاصرے کی ہمت ہی نہیں کی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اُس نے رھو ڈزیوں کو ہیلے پولس تحفہ دے کر شہر والوں کی کامیابی پر گویا مہر ثبت کر دی۔ اس کا لقب ”پولیورکی تیس“ یعنی ”محاصرہ کن“ مشہور ہو گیا، اور یہ بالکل درست بھی تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ سپہ سالاری میں وہ اپنے باپ سے کچھ بہتر نہیں تھا۔ امتداد زمانہ سے اس کے نقائص بڑھتے ہی گئے، اور اپنے تملون کی وجہ سے وہ ملک پر اطمینان سے حکومت کرنے کے قابل نہیں رہا بادشاہ قدیم بننے کے بعد اُس کا مقصد یہ ہو گیا کہ حکمران کے بے کیف فرائض کا بوجھ اٹھائے بغیر شاہی تزک و احتشام کے ساتھ رہے۔ اسکے پاس جو درخواستیں آتی تھیں انھیں وہ پانی میں پھینک دیتا تھا۔ لیکن ساتھ ہی وہ خوش خلق بھی تھا، چنانچہ اُس کے خلق کی ایک مثال لکھی ہے کہ ایک مرتبہ جب ایک بڑھیا نے اُسے بُرا بھلا کہا تو وہ فوراً اپنے فرائض منصبی پورے کرنے کے لئے تیار ہو گیا اور کچھ مدت تک اچھی طرح سے حکومت کرنے لگا۔ اُس نے بہت سی باتوں میں سکندر اعظم کا اتباع کیا، مثلاً اُس کی طرح اسے بھی ایٹھنز سے عشق تھا، جہاں وہ بار بار جاتا تھا، گو اُس کا یہ جانا صرف ذہنی ارتفاع کے لئے نہیں تھا، اور جیسے سکندر نے گرانی کوس کے بال غنیمت سے ایٹھنز کو زرہ بکتر روانہ کئے تھے اسی طرح اس نے بھی سالامس سے روانہ کئے۔ بعض کے نزدیک وہ بہت سکندر کے الکبیا دیس سے زیادہ مشابہ تھا، نہیں تو کم از کم اُس کے پرائیوس میں اُترنے اور اُس کی خانگی زندگی سے ہمیں الکبیا دیس

کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ بلاشبہ وہ اتنا اچھا سیاست دان نہ تھا جیسا باب  
 الکبیا دیس، لیکن وہ اُس سے کہیں زیادہ عالی منش اور خوش خلق تھا۔  
 الکبیا دیس کے برخلاف اُس نے اپنے آپ کو مغلوب ہو جانے  
 دیا اور یہی بس اُس کا خاتمہ تھا۔ ہمارے نزدیک اُس نے ایتھنز یوں  
 کے ساتھ جو برتاؤ کیا وہ اُسے نہایت ناشکرانہ معلوم ہوا ہو۔ وہ  
 باب بھی اچھا تھا اور بیٹا بھی اُس خود غرضانہ عہد میں یہ ایک  
 نہایت ہی قابل تعریف بات تھی۔ وہ سلسلہ ق م میں پیدا ہوا تھا  
 اور صرف ۵۳ برس کی عمر میں سلسلہ ق م میں مر گیا۔ کچھ عرصے کے لئے  
 وہ سمندر کا مالک اور بحری ڈاکوؤں کا حکمران بن گیا تھا، اور جب  
 اُسے اپنے ہتھیار ڈال دینے پڑے تو اُس نے ملک میں لوٹ مار  
 کا پیشہ اختیار کر لیا۔ اس زمانے میں انفرادیت کو جو عروج حاصل ہوا  
 تھا اس کا پورا منظر ہرہ دیمتریوس میں ہو گیا، اور اُس کے افعال میں  
 یہ نسبت اپنے حریفوں کے انانیت کے اظہار میں جو کمی نظر آتی ہے  
 اس کی وجہ سے اُس نے گویا اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری۔ واقعہ  
 یہ ہے کہ زمانے کی کچھ اس قسم کی حالت ہو گئی تھی کہ بے مقصد شخص  
 خواہ کتنا ہی قابل کیوں نہ ہو کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ دیمتریوس اپنے  
 زمانے کا گویا سرفروش مبارز تھا اور اریوستو کے اسلوب میں کسی  
 رزمیہ تالیف کا آسانی سے موضوع بن سکتا تھا۔ اُس کی صفات  
 کے مد نظر اگر ہم اُسے پیر نابالغ کا لقب دیں تو یہ غلط نہ ہوگا۔

ہم بطلمیوس اول کے بیٹے اور جانشین کا حال کچھ دیر بعد بیان  
 کریں گے۔ وہ انطا کوں و لد سلیو کوں کی طرح (جس کا مستقب  
 ذکر کیا جائے گا) میدان جنگ میں کاربائے نمایاں کا انتخاب نہ  
 تھا جتنا کسی موروثی ملک پر امن و امان سے حکومت کرنے کا۔ وہ  
 تابعی ضرور ہے، لیکن ایک دوسرے، شاید صحیح تر معنی میں لغت  
 کا جہاں تک اعتبار ہے، ”تابعین“ یعنی فرزندان جانشینان سکندر

بایک

میں جنھوں نے اپنے آباء کا کام چاہے کم ہی قابلیت کے ساتھ جاری رکھا، ہمیں بطلمیوس کیرانوس کو شریک کرنا چاہئے۔ اُس کے باپ نے اُس کے خصائل کا صحیح اندازہ کر کے اُس سے تخت سے محروم کر دیا۔ فضائے تاریخ میں کیرانوس مصر چھوڑنے کے بعد ہی نمودار ہوتا ہے۔ اُس وقت اس کی عمر تیس سال کی ہوگی۔ اس کے افعال سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس قسم کا شخص تھا۔ وہ لیزی ماخوس کے پاس بھاگ جاتا ہے، جس کی بیوی خود اُس کی بہن ارسی نوئے تھی، اس بہن سے ناجائز تعلق پیدا کر لیتا ہے تاکہ بادشاہ کے بیٹے کو انجام کو پہنچا سکے، آخر اس بیٹے کا خاتمہ کر دیتا ہے، پھر سلیو کو اس کے پاس بھاگ جاتا ہے اور اُس کا بھی خاتمہ کر کے اپنے آپ کو مقدونیہ و تھریس کا مالک بنا لیتا ہے، خود اپنی ماں جالی بہن ارسی نوئے سے نکاح کر لیتا ہے، اور اس کے بچوں، یعنی اپنے بھانجوں کو اُس کے دوہرو صرف اس لئے مار ڈالتا ہے کہ وہ تھریس کے جائز وارث ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ غالیوں نے مقدونہ میں اُسے نشانہ تیغ بنایا، اور ہم اس نتیجے پر خواہی خواہی پہنچتے ہیں کہ غالیوں کا حملہ بے فائدہ نہیں ثابت ہوا۔ ہمیں یہ سوچ کر تھر تھری آتی ہے کہ دوہراں قیام مصر میں اس بدبخت نے کیا کیا نہ کیا ہوگا کہ اُس کے باپ نے فلا دیلفوس کی والدہ کی خوشامد اور درخواست کو مان کر کیرانوس کو محروم الارث کر دیا۔

۱۔ بطلمیوس کیرانوس۔ ڈروائے سن نے اپنی کتاب ۲، ۲۳۹ میں جینیوس کا نام لکھا ہے۔ تقاطع فقرے کا مکمل ترجمہ کر دیا ہے جس میں اُس نے ارسی نوئے کے بچوں کے قتل کا حال بیان کیا ہے، (۲، ۲۳۹) اور اس سے اس عہد کے اشخاص پر زبردست روشنی ملنے کی کوشش کی ہے ہمارے نزدیک جینیوس میں اس قسم کی جو تفصیل مندرج ہے اُس کی وقعت تقاطع سے زیادہ نہیں۔



پولیس پر خون کے خصائل کا بیان کرنے کے لئے جو معلومات  
درا کر ہیں اُنہیں پرہم حاوی نہیں ہیں، اور پرہموس کا ذکر متعاقب  
کیا جائے گا۔

جمہوریت پسند مدبروں میں ہم یہاں صرف ایٹھنزیوں کا شمار  
کر سکتے ہیں۔ دیوس تھنیس اور فوکیون کا اس عہد سے کوئی تعلق  
نہیں اس لئے کہ ان دونوں کی زندگی کے صرف آخری ایام اس  
عہد میں آئے ہیں، اور یہی کیفیت ہی پریدیس کی ہے۔ بلاشبہ  
دیما دیس جنگ خیر و نیہ تک سیاسیات کی صفِ اول میں نہیں  
آتا، لیکن اس کے بعد وہ نسبتہ گمنام زندگی بسر کرنے کے بعد  
تماشا گاہ سے غائب ہو جاتا ہے۔ دیوس تھنیس کا بھتیجا دیو خاریس  
کا نام آج تک اس توصیفی تحریک کی وجہ سے جو اس کے بیٹے  
لاخیس نے کی تھی، اُس وقت تک محو نہیں ہوا۔ اس تحریک میں  
اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اُس نے صرف جمہوریہ کی مدد  
کی، اور ساتھ ہی کمالِ سادگی سے اس کا بھی اعادہ کیا گیا ہے کہ  
اُس نے ایٹھنزر کے لئے شاہانِ مقدونیہ سے روپیہ حاصل کیا۔  
تمائیوس نے اُس کی بُرائی اور پولی بیوس نے اُس کی تعریف کی ہے،  
لیکن موخر الذکر کی تعریف کرنے سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ اُس کی موافقت میں  
اُسے کسی خاص واقعے کا علم ہوگا۔

ایٹھنزیوں اور دیتمیریوس کی باہمی جنگ کے دوران میں لاخاریس  
نے اپنے آپ کو خود سر نہالیا تھا لیکن جو الزامات اُس کے سر تھوپے جاتے  
ہیں اُن کا وہ ہمارے نزدیک مستحق نہیں تھا۔ بلاشبہ اسپرخرزائے کی  
چوری کا الزام لگایا جاتا ہے، لیکن اس کے برعکس یہ بھی واقعہ ہے کہ اس نے  
مخصوص شہروں میں مسلسل تادیبی کیفیت قائم رکھی اور زمانہ قحط میں موٹا کھلایا، جس کی

۱۔ جمہوریہ مدبر، ہرٹال ڈیوڈ، ۱۳۵۰ - فون دلاموڈز ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔



ایک کیا جائے گا، اور ان میں پہلا نمبر اُس شیطان صفت ملکہ اولمپیاس کا ہے۔ اُس ملکہ کو اپنی زندگی میں، بچپن سے موت تک کیا کیا تجربے نہ ہوئے ہوں گے! اُس کا شوہر اُس سے کنارکشی اختیار کرتا ہے، پھر اُس کے بیٹے کی لاشانی کا میا بیوں کی ابتدا ہوتی ہے، جس سے اولمپیاس کو اس وجہ سے کوئی خاص مسرت نہیں ہوتی کہ وہ خود مقدونیہ پر حکومت کرنا چاہتی تھی اور ظاہر ہے کہ یہ انتی پاتر کو پسند نہیں تھا۔ پھر سکندر اپنی نوجوانی ہی میں مر جاتا ہے، جس سے اولمپیاس کی سب خوشیوں پر گویا پانی پھر جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنے میکے یعنی ایپائروس چلی جاتی ہے، لیکن وہاں قیام کو نیکی بجائے وہ پھر واپس مقدونیہ آکر یہاں مظالم کی بوچھاڑ کرتی ہے، اور آخر کار نہایت ہی بھیاناک طریقے سے ماری جاتی ہے۔ وہ ایک ایسی ہستی ہے جس کے سامنے تنقید کا منہ بالکل بند ہو جاتا ہے۔

اولمپیاس کی سی چلت پھرت کینانہ اور یوریدیس میں بھی تھی۔ ان عورتوں کی بابت اس کتاب کے پہلے باب میں کافی لکھا جا چکا ہے۔ کینانہ ایک دلیر، قد آور عورت تھی، چنانچہ جب الیریا کیساتھ جنگ ہوئی تو اُس نے ملکہ الیریا کو، جو لڑائی میں شریک تھی خود اپنے ہاتھ سے تہ تیغ کیا۔ لکے تاس برادر پر دکا س کو ایسے مقدونیہ کی شکل سے مل سکتے تھے جو فیالمقوس کی بیٹی پر وار کرنے پر راضی ہوتے۔ کینانہ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ ڈروائے سن (۲۰۴، ۲۰۲) کہتا ہے کہ جب اماترسس نے لیزیا ماغوس سے نکاح کیا ہے اُس وقت وہ ”بزرگی“ کی حد کو پہنچ گئی تھی لیکن اس کے باوجود اُس نے بادشاہ کو ”شیشے میں اتار لیا“ حقیقت یہ ہے کہ اس ہوشیار بادشاہ کو تو مالدار شہر ہرقلیہ نے شیشے میں اتار رکھا تھا۔ یہ عجیب بات ہے کہ اُس زمانے کے فرزندوں کو آجکل صرف اعلیٰ خصائل کا حامل ہی نہیں بلکہ اس قدر جذبات والا سمجھا جاتا ہے کہ انھیں راتیں کے دردیوں کے اشخاص سے مہالہقت دی جاتی ہے۔

باب

اور اُس کی بیٹی یوریدیس کے مابین جس نے نیم مجنوں بادشاہ کیساتھ تعلق کر کے سیاسی اثر پیدا کیا، بہت کچھ مائلت پائی جاتی ہے۔  
مکسالونیکے، جو فیلقوس کی فیرائے والی بیوی کے بطن سے پیدا تھی، کاساندر کی ملکہ بنی۔ کاساندر نے یہ رشتہ اس لئے پیدا کیا کہ اُس کے خیال کے مطابق اُس کی وجہ سے مقدونوی اُسکی عزت کرنے لگیں گے۔ اس ملکہ نے شہر کا نام بدل کر اپنے نام پر مکسالونیکا رکھا جو اب سالونیکا کے نام سے مشہور ہے۔ اُس کے زمانے میں جو باہمی تنازعات ہوئے اُن سب میں اُس نے حصہ لیا، اور چونکہ اُس کے بیٹے انتی پاتر کو یہ پسند نہ تھا کہ وہ اُس کے بھائی سکندر کی ہم نوائی کرے اس لئے اُس نے اپنی ماں پر ماتمہ صاف کیا اور اسے جان سے مار ڈالا۔

اس سے ذرا پہلے، یعنی شنگتی م میں فیلقوس کی ایک دوسری بیٹی کلیوپاترا کا (جو اولمپیا کی بیٹی تھی) خاتمہ ہو چکا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُسے اپنی ماں کے یہی جذبات میں سے بہت زیادہ ورثے میں لے ہوں گے، اس لئے کہ جب وہ اپنے ماموں سکندر والی ایپائروس کی بیوہ ہوئی، اور لیوناتوس و پروکساس دونوں کی قبل از وقت موت کی وجہ سے نکاح نہ کر سکنے کی وجہ سے اپنی دیرینہ خواہش پوری نہ کر سکی تو لیزی ماخوس و کاساندر کے نکاح کے پیاموں کو ٹھکرا کر وہ ساروس چلی گئی تاکہ اپنی زندگی کے باقی ماندہ اُتیام وہیں گزار دے۔ وہاں اُسے خیال پیدا ہوا کہ بطلمیوس کیساتھ نکاح کرنا چاہئے، لیکن قبل اس کے کہ وہ ایسا کر سکے، انتی کونوس نے (حسب تفصیل بالا) اُسے ملک عدم پہنچا دیا۔

ہمیں روشنی کی بابت جو کچھ کہنا تھا ہم اس سے پہلے ہی کہہ چکے ہیں۔

فیلہ دختر انتی پاتر کے حالات سے انسانی دلچسپی سوجزن ہوتی ہے۔

اُس نے پہلے کرا تیر دس اور اُس کے بعد پولیور کی تیس سے شادی کی۔ اُس نے اپنے ممتاز شوہر کی بے شمار لغزشوں کو نظر انداز کر دیا اور جب اُس نے دیکھا کہ وہ اپنا پرانا رتبہ قائم نہیں رکھ سکا تو شہسوار ق م میں ایسے آپ کو ہلاک کر دیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس واقعے سے ایک سال بعد دیمتریوس اسی فیلہ کی بھانجی بطیلیاس کے ساتھ جو بطلیموس اور یوریس کی بیٹی ہے، بعد ترک و اشتام نکاح کر لیتا ہے، اور اس شان و شوکت سے اُس عہد و نیز اس شخص کے خصائص کا صحیح اندازہ ہوتا ہے۔ فیلہ اور دیمتریوس کا بیٹا وہ عقلمند اور قابل انتی گونوس گونائاس تھا جس نے بعد میں تاریخ یونان میں نام پیدا کیا، اور کرا تیر دس کے نطفے سے اُس کے جو بیٹا ہوا وہ مورخ کرا تیر دس ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ اسی نوے جو بطلیموس اول کی بیٹی تھی، نہایت ہوشیار اور سازشی طبیعت کی عورت ہو گئی۔ اُسکی شادی لیزی ماخوس سے ہوئی تھی۔ اُس نے اپنے سوتیلے بھائی کیرانوس سے مل کر اپنے سوتیلے بیٹے اگاتھو کلیس کو مار ڈالا اور اس کے بعد خود اپنے بھائی کیرانوس سے نکاح کر کے اُسے شیر کر دیا تا آنکہ اس نے خود اُس کے بچوں کو جان سے مار ڈالا۔ اس وقت تک اُس نے اس کا کافی ثبوت دیا تھا کہ وہ سازشوں کے معاملے میں بچتا ہے، لیکن اپنی زندگی کے آخری ایام میں اُس نے اپنی دور اندیشی کا بھی ثبوت دے دیا۔ وہ مصر گئی اور وہاں اپنے حقیقی بھائی بطلیموس م کی بیوی بن کر اُس پر پورا قابو حاصل کر لیا۔ اس عورت کا حقیقی تعلق زمانہ بالعد سے ہے۔

نہج [خدا جانے حقیقی بھائی کی بیوی بنا کس حد تک دور اندیشی پر دلالت کر رہا ہے! مترجم اردو]

باب

کراتے سی پولس، جو پولیس پر خون کے بیٹے سکندر کی بیوی تھی، بڑی تنومند اور زبردست عورت تھی۔ جب اس کا شوہر ملکہ قہر میں قتل ہوا، اور شہر سکیون، جو اس کے قلمزدیں شامل تھا، باغی ہو گیا، تو وہ خود ایک فوج لے کر گئی اور باغیوں کو شکست دے کر ان میں سے تیس کو سولی دے دی۔ اس کے بعد اُس نے پاترے کو اپنا مسکن بنالیا۔ ایک مرتبہ اُس کے ساتھ ملاقات کے دوران میں دیملریوس گرفتار ہونے سے بال بال بچ گیا۔

اماسترس ایک معزز ایرانی بیگم تھی جس کی شادی سپاہیوں کی اُس عظیم الشان مجلس مناکحت میں کراتیروس کے ساتھ ہوئی تھی جو سکندر اعظم نے منعقد کی تھی۔ کچھ مدت کے بعد کراتیروس نے اُسے دیونیسیوس والی ہرقلیہ کے حوالے کر دیا، اور اس جدید معاقدے کی وجہ سے اُس کا رتبہ اتنا بڑھا کہ گو وہ صرف چھوٹے ہی سے رقبے پر حکومت کرتا تھا، لیکن اُسے بجائے خود سر کے لقب شاہی اختیار کرنے کی ہمت ہو گئی۔ دیونیسیوس کی موت کے بعد سن رسیدہ اماسترس نے لیزیماخوس کے ساتھ نکاح کر لیا، اور اپنے شوہر کے دل میں گھر پیدا کر لیا۔ لیکن باوجود اس عزت کے جو لیزیماخوس اپنی نئی مناکحت کی کرتا تھا، ان دونوں نے ایک دوسرے سے کنارہ کشی اختیار کر لی اور لیزیماخوس نے اسی نوے سے نکاح کر لیا، جس کے بعد اماسترس ہرقلیہ چلی گئی جہاں بالآخر خود اُسی کے دو بیٹوں یعنی کلیارخوس اور اوگ قہر میں نے اُسے جان سے مار ڈالا۔ جب لیزیماخوس نے اس واقعے کو سنا تو اس نے پلٹ کر ان دونوں مادر کشوں کو قتل کر دیا۔ اس ایرانی خاتون کی پرورش آزادی کی فضا میں نہیں ہوئی تھی، اور یہی وجہ تھی کہ اُس نے اپنی دو طلاقیوں کو نہایت خاموشی کے ساتھ برداشت کیا۔ اسکے برعکس روشنگر کو، جس کا نشوونما سختاریہ کے پہاڑی قلعوں میں ہوا تھا،

اپنی مدد خود کرتی آتی تھی، چنانچہ اُس نے اپنی سوکن یعنی سکندر کی دوسری بیوی کا خاتمہ کر کے ہی آرام لیا۔

اگر ہم اُس عہد کے متعلق صحیح اندازہ لگانے کے لئے واقعات مثلاً کربلا سے نتائج اخذ کرنا چاہیں، تو نظر غائر دوڑانے سے معلوم ہوگا کہ اس میں بڑے بڑے تضاد و تباہی موجود ہیں اور گھسپ اندھیرے کے ساتھ ساتھ کہیں کہیں روشنی کی جھلک بھی معلوم دیتی ہے۔ تاریکی اور نکبت تو ہر چار طرف چھائی ہی ہوئی ہے۔ جہاں ذاتی اغراض آجاتے ہیں وہاں دوسروں کی جان کی مطلق پروا نہیں لگتی جاتی۔ اگر اس عہد کے بہترین اشخاص کے کروتے ایسے ہوں تو بدترین کا تو کیا ہی ذکر ہے! ممکن ہے کہ انتیگونوس نے کچھ سوچنے کے بعد سیاسی ضرورت کی وجہ سے اپنے قیدی یونانیوں کا خاتمہ کر دیا ہو، لیکن ساردس میں کلیویا ترائے کے قتل کی مطلق ضرورت نہیں تھی۔ بطلمیوس نے نکھو کلیس شاہزادہ ساردس اور بطلمیوس برادرزادہ انتیگونوس کو خود کشی پر اس لئے مجبور کیا کہ اُس کے نزدیک یہ علم بغاوت بلند کرنا چاہتے تھے خود سلیوکوں نے پردہ کاس کے خون میں اپنے ہاتھ رنگے۔ اپولو دوروس ساکن کا ساندریہ ایک ظالم و سفاک خود سر کی مثال پیش کرتا ہے۔ ارگمی اس پیدائش کے طرز عمل سے جنھوں نے یونانیوں کو صرف اپنے اطمینان خاطر کی وجہ سے اس کے دشمنوں کے حوالے کر دیا، انتہائی دغا بازی کی مثال معلوم ہوتی ہے۔ اس عہد کا تباریک ترین پہلو یہ ہے کہ والدین اولاد کے اور اولاد والدین کی دشمن نظر آتے ہیں۔ لیزیماخوس اپنے بیٹے اگاتھو کلیس کو جان سے مار ڈالتا ہے، کلیارخوس اور اوکساتھیریس ساکنان ہرقلیہ اپنی حقیقی ماں اماسترس کا خاتمہ کر دیتے ہیں، انتی پاترشاہ مقدونیہ اپنی ماں تھسالونیکا کو ملک عدم پہنچاتا ہے۔ یہی جذبات کے اس اندوہناک

مظاہرے کا خوش آئند تبائن انتی گونوس کے اہل خاندان کے باہمی تعلقات سے نظر آتا ہے۔ اُس کے اور دیمتریوس کے درمیان مکمل اعتماد ہے اور باپ اپنے بیٹے پر پورا اعتبار کرتا ہے۔ جنگ ایسوس میں اپنی موت سے چند لمحے قبل تک اسے اسکا یقین ہے کہ اُس کا بیٹا اُسے دشمن کے زرخے سے نکال لے گا۔ دیمتریوس اس کے لئے ہمیشہ تیار رہتا ہے کہ جو کچھ بھی وہ کرے اپنے باپ کے حکم کے مطابق کرے اور خود اپنی ذاتی غرض مطلب کی پروا نہیں کرتا۔ اسی طرح سلیوکوس اور اپنے بیٹے انطاکوس کے درمیان بھی پورا اعتبار و اعتماد تھا۔ اس کے متعلق ایک قصہ مشہور ہے جس میں دشمنیات کی جھلک معلوم ہوتی ہے کہ جب انطاکوس بیمار ہوا تو حکیم ایرازستراتوس نے یہ تشخیص کی کہ اُس کے مرض کا اصلی باعث اُس کا اپنی سوتیلی ماں ستراتونیس کے ساتھ عشق ہے، جو دیمتریوس وفیلہ کی بیٹی تھی جب اُس نے سلیوکوس سے یہ حال بیان کیا تو اُس نے فوراً اپنی بیوی کو اپنے بیٹے کے سپرد کر دیا اور ساتھ ہی اُسے اپنی سلطنت کے مشرقی حصے کا صوبہ دار بنا دیا۔ مقدونیہ، شام اور مصر کی تاریخ میں ایسے اتفاق و اتحاد کی مثالیں کم نظر آتی ہیں۔ یہاں بھی مطلق العنانی کے برے نتیجے پیدا ہوتے ہیں، اور آخر میں ان خاندانوں کا اور بی تھینہ، کا پادوسیہ اور پونٹوس کے حکمرانوں کا جو حشر ہوتا ہے اس کے وہ اپنی انتہائی خود غرضی اور بد اخلاقی کی وجہ سے

۱۵ سلیوکوس و انطاکوس Sus ۱، ۷۹۹۔ پرسی ہکارڈس: ”ابواب جدید“

صفحہ ۲۵۴۔

۱۶ [لیکن کیا ایسا اتفاق قابل رشک ہے، جس کے تحت باپ اپنی بیوی کو اپنے بیٹے کے حوالے کر دے! مترجم اُردو]۔



باب ۲

پورے طور پر مستحق تھے۔ صرف پرگام ہی ایسی سلطنت ہے جہاں کے حکمرانوں میں یونانی خون کافی مقدار میں دوڑتا تھا اور جہاں کے فرماؤ و اوّل کا طرز عمل ان بربری ریاستوں کے ذرا بہتر ہے۔

اس تاریک عہد کی تاریخ کا ذرہ زیادہ دل خوش کن پہلو یہ ہے کہ کم از کم بہتر قسم کے فرماں روا اپنے دشمنوں سے برا سلوک روا نہیں رکھتے۔ فیلقوس اور سکندر دونوں نے ایٹھنز کیساتھ عہدہ برتاؤ کر کے آئندہ کے لئے ایک مثال قائم کر دی تھی۔ انکے جانشینوں میں سے بطلیموس اور دیمتریوس نے برابر یہ سلسلہ قائم رکھا، اور موخر الذکر اپنے باپ کے قدم بقدم چلا۔ سلسلہ ق م میں جنگ غازہ کے بعد بطلیموس نے قیدیوں، خدمتکاروں اور گرفتار شدہ اسباب کو دیمتریوس کے پاس یہ کہہ کر واپس بھیج دیا کہ نوجوان سپہ سالار نے جو ہمت و جرأت دکھائی ہے اُس کی مبارکباد دینا اور کہنا یہ سب تمہارا ہے اس لئے تم ہی کو مبارک ہو؛ اور اسی سال میں جنگ میوس کے بعد جس میں دیمتریوس کو فتح ہوئی تھی، اُس نے یہی سلوک بطلیموس والوں کے ساتھ کیا، اور سپہ سالار کلیس کو، جسے اُس نے گرفتار کر لیا تھا، شاہ مصر کے پاس واپس کر دیا۔ اسی طرح محاصرہ رھوڈز کے وقت فریقین نے ایک دوسرے کا بید خیالی رکھا، اور ایک طرف تو رھوڈزیوں نے انٹیگونوس اور دیمتریوس کے مجسموں کو دیسا کا دیسا ہی رہنے دیا اور دوسری جانب دیمتریوس نے رھوڈزیوں کو سلام کہلوایا اور، پہلے پولس انیس تحفہ نذر کر دیا۔ اسی قسم کے خیال کی ایک دوسری مثال یہ بھی ہے کہ رھوڈز کا وہ حصہ جس میں پرتو کلیس نامی نقاش رہتا تھا، صرف اسی کی وجہ سے نذر آتش نہیں کیا گیا، حالانکہ اُس کا جلا دینا محاصرہ کرنے والوں کے مفید مطلب ہوتا۔

باب

مناکحت کے مسئلے میں فرمانروا فیلقوس کا اتباع کر کے جتنی چاہے شادیاں کرتے ہیں؛ فرق صرف اتنا ہے کہ جہاں فیلقوس صرف اپنی ذاتی خواہش سے عورتوں کو محل میں داخل کرتا تھا وہاں سکندر کے جانشین سیاسی اغراض بھی ملحوظ رکھتے ہیں، اور کبھی خانوادہ شاہی کے کبھی دوسرے دیادونیوں کے خاندانوں سے سلسلہ مناکحت قائم کرتے ہیں۔ یہ معاقدے دراصل باہمی تعلقات کا گویا مظاہرہ ہیں، اور وہ صرف اُسی وقت تک باقی رہتی ہیں جب تک تعلقات اچھے رہتے ہیں، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ شاہزادیاں اپنے شوہروں اور سرالیوں کو برابر تبدیل کرتی رہتی ہیں، اور اپنی قسمت اچھی سمجھتی ہیں اگر شکر رنجی کی صورت میں انھیں طلاق ہی دیجائے، جان سے نہ ماراجائے۔ دمیتریوس پولیورکیس نے جو شادیاں کیں وہ محض اس لئے کہ وہ صرف ایک بیوی پرکتفا کرنا نہیں چاہتا تھا۔ سوتیلے بھائی بہنوں میں اکثر نفیض رہتے ہیں۔ رہا بہن بھائیوں کی باہمی مناکحت کا مسئلہ، تو اس کی مثالیں قدیم مصر کی تاریخ میں بھی ملتی ہیں۔

یورپ اور ایشیادونیوں کی سلطنتوں کی افواج میں حبیر سپاہیوں کی اہمیت بڑھتی جاتی ہے، اور صورت حال تقریباً

تجرب ہے کہ فاضل مصنف نے ایسی کریم کو جس کے پڑھنے سے روکنے کے کھڑے ہوتے ہیں اس طرح سرسری طور پر بیان کرنے پرکتفا کیا ہے [مترجم اردو] ۱۱۱ مقدونی فوج۔ سلج قوم کی سکندر کے زمانے میں بڑی اہمیت تھی اور نہ صرف وہ بادشاہ کی پشت پناہ تھی بلکہ اُس کا یادشاہ پر اثر بھی تھا، اسے بادشاہ کو واپسی پر مجبور کیا، مقدونیوں کو یک جہتی تسلیم کرایا، اور پرانے سپاہیوں کو واپسی کی اجازت دلوائی۔ سکندر اعظم کی موت کے بعد بھی صورت حال میں مدت دراز تک تبدیلی نہیں ہوئی، اور فوج بادشاہ کی

وہی ہوتی جاتی ہے جو سکندر سے پہلے تھی۔ پھر بحری قزاقی عام ہے۔ باب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ پشت و پناہ بنی رہی، لیکن بعض مرتبہ اُس کی آقا بھی بن جاتی تھی۔ وہی تھی جس نے ارمنی دیوس کو تخت پر بٹھایا، جس نے پردکاس کی خواہش کے خلاف بطلمیوس کو بری کیا، جس نے پردکاس کے قتل کی تائید کی، یونیس فریب کی سب چالیں چل کر ہی اُس پر حاوی ہو سکا، مگر بہت ہی جلد وہ اُس سے باغی ہو گئی۔ لیکن ارمنی اُس پدے کے متکبرانہ برتاؤ سے فرماں رواؤں کو یقین ہو گیا کہ آئندہ اُن کے لئے مقدونی سپاہیوں پر زیادہ انحصار کرنا ٹھیک نہیں۔ پھر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جتنے غاصب فرماں روا تھے اُن کے دعاوی کی حیثیت بالکل مساوی تھی، اور خود مقدونیہ میں فوج کبھی ایک کی پشت پناہی کرتی تھی کبھی دوسرے کی، چنانچہ دیادوخی اس نتیجے پر پہنچے کہ اُن کے لئے اجیر سپاہی بھی وقت پر کام آسکتے ہیں۔ حقیقی تناسب یہ تھا کہ ”عمومی بادشاہ: عمومی فرج“۔ غاصب فرماں روا: اجیر سپاہی۔ بدین اسباب قومی فوج کی اہمیت مقدونیہ میں بہت کم ہو جاتی ہے، اور خود انٹی گونوس کے جانشینوں کا بھی اپنی بیرونی مہمات میں اجیر سپاہیوں پر ہی دارومدار ہے۔

اجیر سپاہیوں میں ہر ایک نسل کے افراد موجود تھے۔ یونانیوں میں سب سے زیادہ اجیر سپاہی کریٹ اور ایولیہ کے تھے، اور انہیں میں سے اجیروں سے اکثر سپہ سالار بھی نکلتے تھے۔ کریٹیوں کے لئے دیکھو پولی بیوس ۸، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳

باب ۱ اور یہ قزاق اور اجیر سپاہی اکثر ایک ہی ہوتے ہیں جو موقع و محل کے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - ایٹولی بحری قزاقی میں حصہ لیتے تھے - وہ "قزاق" (یا جیسے بعض مرتبہ انھیں موسوم کیا تھا) "پٹی راتائی" یا "سندر پر کوشاں" بناتے تھے - اجیر سپاہیوں اور بحری قزاقی کے باہمی تعلق کے لئے دیکھو استرابو ۱۰، ۷۷-۷۸ - بے روزگار سپاہی جن کے پاس کچھ روپیہ جمع ہو جاتا تھا، ایک جہاز خرید کر بحری قزاقی کرنے لگتے اور وقت آنے پر پھر فوج میں بھرتی ہو جاتے یا دشاہوں کے بڑے بڑے سپہ سالاران قزاقوں کے سردار بن جاتے تھے، جیسے امینیاں جسے پرموس کے مقابلے کے لئے انتیخونوس نے بھیجا تھا (ڈر دا - سن ۱۷۳، ۲۱۲)؛ اُس نے کاساندیریہ کے خلاف جو ہم سر کی اُس کے لئے دیکھو ڈر دا - سن ۱۷۳، ۱۹۹ - دیکھو باب ۵ - اس واقعے کے لئے کہ مقدونیہ کی طرف سے بھی بحری قزاقی کو مدد پہنچی - پولیورکریٹس نے سنہ ۱۷۳ میں ان قزاقوں کو رھوڈز کے خلاف روانہ کیا - بطلمیوس اول نے بھی انطاکیوس اول کے خلاف بحری قزاقوں سے کام لیا؛ پٹوسانیاں، ۱۷۳ - فیلقوس پنجم شاہ مقدونیہ کا دوست دیمتریوس ساکن فاروس بحری قزاقی کرتا ہے؛ پولی بیوس، ۱۷۳، ۱۹۹ - قزاقوں کا سردار نکاندر انطاکیوس سوم کے امیر البحر پوسے نیداس کی سرکردگی میں رھوڈزیوں سے لڑتا ہے؛ لیوی ۳، ۱۱ - مقابلہ کردستان؛ "بحری قزاقی زمانہ قدیم میں Stein -

Ueber Piraterie im Alterthum ۱۸۹۱ء اور گوپیاریتی؛ "گو رتینا کے قوانین

Comparetti: Commentary on the laws of Gortyna

کی،

جدول ۲۵، پنچائی کی مجلس علمیہ کی مبلد عمارت قدیمہ، جلد ۳

Monumenti antichi di Accad. dei Lincei An. V. Kar بعض مملکتیں اور افراد

دوسرے کاردار کے طور پر بحری قزاقی کرتی ہیں - ایٹولی، پولی بیوس ۴، ۱۷۳ - جہاں حال کے زمانے کے ان بحر قزاقوں سے مماثلت پائی جاتی ہے -

جوانی مملکتوں کے اشارے سے بحری قزاقی کرتے پھر تے ہوں - فیلقوس کی

باب

کے اعتبار سے اپنا پیشہ بدلتے رہتے ہیں۔  
 یہ عجیب و غریب بات ہے کہ وحدت سلطنت کی آخری  
 نشانی یہ ہے کہ بہت سے قلعوں میں خزانہ جمع ہے، جسے متحد  
 سلطنت کی ہلاک سمجھا جاتا ہے اور جسے بادشاہ بننے کے بعد  
 بھی مختلف سپہ سالار ہاتھ نہیں لگا سکتے۔ ان قلعوں میں ایک  
 کینڈرا بھی تھا جو کلیکیہ میں واقع تھا۔ اس میں سترہ ق م تک

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ بحری قزاقی جلد ۳، باب ۱۵، حاشیہ ۷۔ اگاتھو کلیس  
 اقوام یانی کی اور پیوستی سے بحری قزاقی کے لئے مخالف کر لیتا ہے۔  
 دیودوروس ۲۱، ۴۔ نائیس ساکن اسپارٹا؛ پولی بیوس ۱۳، ۸؛ فیلقوس  
 ۵؛ پولی بیوس ۱۸، ۴؛ فیلقوس پنجم نے تو یہ ہمت کی تھی کہ ”بدکاری“  
 اور مخالفت قانون کے نام پر قبربان گاہیں بنائیں، اور ادھر اُسکے  
 آقا نے اعلان کیا کہ میں صرف دیوتاؤں سے ڈرتا ہوں! دیکھو باب ۲۱  
 حاشیہ ۴۔

تیسری صدی ق م میں ایشیائے کوچک کا جنوبی ساحل، جو بحری قزاقی  
 کا آماجگاہ بن جاتا ہے، اس قدر پیش پیش نہیں ہے، اس لئے کہ مصر کی  
 بڑھتی ہوئی طاقت نے انھیں زیادہ نقصان نہیں پہنچانے دیا۔ نیز  
 رومنوں اور اٹھاکوس کے درمیان جو صلح نامہ ہوا تھا اس کے نتائج کیلئے  
 دیکھو ابواب ۱۷، ۱۹، حاشیہ ۱۰۔

ہمارے زمانے میں بحری قزاقی کے آزاد شہروں کے اخلاق پر جو برا اثر پڑا  
 اُس میں مبالغہ کیا جاتا ہے۔ بلاشبہ اجیر سپاہیوں کے سردار شاہی درباروں  
 میں ٹھسک سے چلتے تھے اور اجیر سپاہی شہروں میں چکر لگاتے تھے،  
 لیکن ہمارے نزدیک آزاد بلدیات کی حالت جداگانہ تھی، اور انھیں میں تو جہاں ذہنی  
 ارتقاء کی بہت قدر کی جاتی تھی، انکا سامنے نہ بھی مشکل تھا۔ یہی کیفیت رنہوڈر کی تھی جہاں لوگ  
 بیرونی تہذیب کے خواہاں تھے۔ ایٹولی اور کیٹی بہت کچھ مال غنیمت اپنے ساتھ گھڑ لاتے تھے۔

باب ۱  
 خزانہ موجود تھا جس کے مالقی ۱۲۰۰ تالنت پر سنسکہ ق م میں ڈیوٹر بوس  
 قبضہ کر لیتا ہے۔ اس زمانے میں ہر شخص روپیہ جمع کرتا ہے۔  
 لیزنی ماخوس کا خزانہ پر کاظم میں تھا، اور ہم دیکھیں گے کہ  
 زمانہ مابعد میں متھرا داتیس نے پونتوس میں ۵۷ جگہ خزانے  
 جمع کئے۔

---

## یادداشت

اس عہد کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے ہمیں سکندر اور اسکے جانشینوں کے مابین جو فرق ہے اُسے نظر انداز نہیں کرنا چاہئے؛ نہ سکندر کی بے مثل عظمت کی وجہ سے اُس کے جانشینوں کی طرف غیر معمولی خوبیاں منسوب کرنی چاہئیں نہ یہ سمجھنا چاہئے کہ ان کے ذریعے سے یونان کو کوئی خاص فائدہ پہنچا۔ سکندر کی ایسی ذات تھی جس نے یونان کے لئے ایک جدید عہد کی بنیاد ڈالی، اور ساتھ ہی ہمارے نزدیک وہ انسانیت کا اچھا خاصا نمونہ تھا؛ اس کے برعکس دیا دوحی انسانیت پرست تھے، جنہوں نے ظاہری امور تک میں اس نمونے کی نقالی کی۔ ہم صرف اس لئے انہیں اپنے دماغ میں جگہ دیتے ہیں کہ انہوں نے تمدن کی پشت پناہی کی، بالخصوص سلیو کو سیوں نے یونانی شہری زندگی کو فروغ دیا، جس کی وجہ سے آزادی اور تمدن کو بھی فائدہ پہنچا۔ بطلمیوسوں نے حکمیات کو فروغ دیا، لیکن ان کا رتبہ سلیو کو سیوں سے ذرا کم ہے۔ انتی گونوسیوں کا نمبر سب سے کمتر ہے۔ میں نے جلد ۳ باب ۲ میں اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اس قوم یونان کی تاریخ میں جو،

نمایاں طور پر ایک جمہوریت پسند قوم تھی، سکندر کا وہی رتبہ ہے جو بہترین خود سروں کا تھا، اس لئے کہ اپنے اعلیٰ وارفع جوش کے ساتھ اس نے یونانیوں کو بربریوں کے تفوق سے نجات دی اور ایک بڑے رقبے میں یونانی تہذیب و تمدن کو معزز و مفتخر کیا۔ اسی آخری بات پر ہمیں اس کے جانشینوں پر اپنے حکم کو مبنی کرنا پڑے گا۔ جہاں تک انھوں نے ایشیا اور مصر میں یونانی تمدن کو فروغ پہنچایا۔ وہاں تک ہم ان کی تعریف کریں گے، لیکن میرے نزدیک یہ امر خارج از بحث ہے کہ انھوں نے یونان قدیم کو کسی قسم کا فائدہ پہنچایا ہو۔





باب

غالوی یا کلٹی جو یونانیوں اور لاطینیوں کے نسلی بھائی بند تھے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ پیوسانیاس کے بیان کے مآخذ ایسکا کی مصنف ہیں جن کے بیانات ممکن ہے کہ اس تک تھائیوس کے ذریعے سے پہنچے ہوں اور یہی کیفیت دیودوروس اور جینیوس کی بھی ہے۔ دیودوروس ۲۲، ۴، ۹؛ جینیوس ۲۴، ۲۵، ۱، ۲؛ Prol. ۲۴ جینیوس میں یورپ اور ایشیا کے کلٹوں کا ذکر ہے، لیوی ۳۸، ۱۶ میں صرف ایشیائی کلٹوں کا بیان ہے۔ میمنون ۱۹ (سیولر ۳۵) میں ملک کے تینوں قبائل کے مابین تقسیم کا بالکل حد اگانہ بیان ہے۔

زمانہ حال کے مولف: پاؤلی کی "محیط" جلد ۳ ص ۶۰۲ میں مؤثر کار

کا مضمون Galli، جہاں ویرنسڈورف Thierry Wernsdorff تیری وغیرہ کی تصانیف کے اقتباسات دئے ہوئے ہیں ۱۰۔ خمسہ

W. A. Schmidt : De font. "مآخذ قدما برائے بیانات مملکت کلٹ"

vet. auctor. in enarrandis enped. a Gallis برلن ۱۸۳۶ء؛ مضامین

تاریخ قدیم Ritter: Abh. z. alten Gesch. - رٹر: جغرافیہ

۵۹۶، ۱۱۸ Erdkunde ڈروائے سن ۲۲، ۳۰، ۳؛ ۸۵، ۸۶

ڈروائے سن کا خیال ہے کہ حکمرانوں کے باہمی جھگڑوں کے درمیان کلٹ حملہ محض ایک وقفہ سمجھنا چاہئے، چنانچہ وہ اس کے واقعات و نتائج کے ساتھ پورے طور پر انصاف نہیں کر سکتا۔ ہمارے نزدیک کلٹوں کے ایشیائی حملے کی واقعی اہمیت ان کے اس سے مشہور تر اور دلچسپ حملہ اٹلی سے بہت زیادہ ہے۔ شیوالیر: "غالویوں کا حملہ یونان پر"

Chevalier : Die Einælle der Gallier in Griechenland

۸۵۸ء: ایشیا کے کوچا میں غالوی "Gallier in Kleinasien"

پراگ ۱۸۵۳ء۔ واکسموت: کلٹوں کی دیلنی کے مقام پر شکست

Histor zaitschreft جریدہ تاریخی Waehsmuth : die Niederlage der Kelten vor

Delphi

کچھ صدی پہلے مشرق سے مغرب کی طرف چلے گئے تھے اور  
وہاں پہنچ کر غالبہ و برطانیہ پر قابض ہو گئے تھے۔ لیکن پانچویں  
صدی ق م ہی میں اُن کی آگاہ کاٹولیوں نے دوبارہ مشرق کا  
راستہ اختیار کیا، اور وہاں سے جنوب کی طرف چل دیے۔  
ان میں سے بعض تو کوہ الب کو عبور کر کے دادئی پو میں آ گئے  
اور بعض اس پہاڑ کے شمالی علاقوں کو قطع کر کے دریائے ڈینیوب  
کے وسطی علاقوں میں پھیل گئے۔ اول الذکر گروہ نے سنہ ۴۹۰ ق م  
میں وسطی اٹلی اور خاص شہر روما کو فتح کرنے کی کوشش کی، لیکن  
ثانی الذکر گروہ اپنے مساکن سے سو سال بعد تک نہیں چلے اور  
جب وہ مشرق کی طرف آئے تو مقدونیہ اور یونان جیسے متملک  
مالک کے لئے نہایت خطرناک ثابت ہوئے۔ اٹلی میں اس  
قوم کو دو جگہ زک پہنچی تھی، ایک تو سنہ ۲۸۲ ق م میں سینیونیوں کے  
ہاتھ اور دوسرے جھیل دادئی مونیوم کے مقام پر، جہاں

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ جریدہ تاریخی Histor Zeitschrift جلد ۱۰۔

مقابلہ کر دیا کاغذات کا جو فقرہ و پر کا تم کی عمارتوں کے اکتشاف  
و تفہیم کے بعد منضبط ہوئے ہیں جن میں سے پر کا تم کے متعلقہ کاغذات  
کے اقتباسات باب ۲۱ میں مذکور ہیں۔ کالاتیہ کے متعلق مقابلہ کرو خاص کر پرو  
ایگٹوم و دیلبے۔ کالاتیہ میں آثاری جستجو Perrot, Guilanme et Delbet:

Explor archeol de la Galatie پیرس ۱۸۶۳ء، جلد ۲، ہومان

و پنشنائن: ایشیا کے کوچک و شمالی شام میں سیاحت Humann und

Puchstein: Reisen in Kleinas. u. Nordsyrien برلن سنہ ۱۸۹۰ء۔ نیز

دیکھو عقب، باب ۱۳، حاشیہ ۴، باب ۲۱ حاشیہ ۴ (سکجات ایفی سوس)  
ایفی سوس کے سلسلے میں کرتھوش نے بت خانے کا جو تعلق دکھایا ہے اور سمرنا  
کی تشبیہ دونوں کو خیال میں رکھنا چاہئے۔

باب

غالوی اور اٹلی و رومی متحد تھے، رومنوں کے ہاتھ، اور جو غالوی وہاں سے بھاگ یونان آئے ہوں گے اُن کی وجہ سے یہاں کے غالویوں کو بہت مدد پہنچی ہوگی۔ جب مشرقی غالویوں کے ساتھ یہ شکست خوردہ اطالوی غالوی بھی مل گئے تو انھیں یہ محسوس ہونے لگا کہ جس ملک میں وہ آباد ہیں وہ اُن کی ضروریات کے لئے نہایت ہی مختصر ہے۔

اٹلی اور جزیرہ نمائے بلقان میں اگر بھی غالویوں کی بھینپی اور جنگ جو یا نہ خصلت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ وہ گلہ بانی کو کاشتکاری پر ترجیح دیتے تھے، تزک و احتشام اور مال غنیمت کے دل سے شائق تھے، اور جو کچھ ملتا تھا اُسے فوراً ہی خرچ کر دیتے تھے۔ اُن کی تدبیروں میں یونانیوں اور مقدونیوں کی سی ہوشیاری نہیں تھی، اور جب اُن کا غنیم سے مقابلہ ہوتا تھا تو وہ پورے زور کے ساتھ اُس پر حربہ کر بیٹھتے تھے۔ اگر ہم فروسیت کے معنی شجاعت اور حبت تزک کے لیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اُن کے خصلت میں فروسیانہ عنصر بھی شامل تھا، لیکن ان میں وہ لطیف جذبات بالکل مفقود تھے جو فروسیت کی گویا جان ہیں۔ یہ جزیرہ نمائے بلقان آکر بہت سے مقدونیوں اور ایپائیروسیوں، مثلاً ڈیمتریوس اور پرمیوس سے دوچار ہوتے ہیں، اور جب ہم دونوں فریق کا مقابلہ کرتے ہیں تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ان کے مقابلے میں حملہ آوروں کی مبارزیت نہایت ہی ادنیٰ قسم کی تھی۔

نہ ق م ہی میں بلقانی علاقوں میں حرکت شروع ہو گئی تھی، اور کٹلون نے دریائے مارگوس یا مور اوہ کے کناروں پر درجو دیا۔ ڈینیوب کا معاون ہے اور زنجیرہ اور سیلوس پر جو ایجنک سے کچھ زیادہ دور نہ تھا، اپنی بستیاں آباد کر لی تھیں۔ لیکن نہ ق م میں وہ اور آگے بڑھے۔ انھوں نے دیکھا کہ یونانی مقدونی دنیا اپنے

باب

آپس کے جھگڑوں ٹنٹوں کی وجہ سے اپنی تمام تر قوت صرف کر رہی ہے اور اس نتیجے پر پہنچے کہ اُن کی جیسی زور دار اور جبری قوم آسانی کیساتھ اُن کا خاتمہ کر دے گی۔ یہ سوچ کر وہ جنوبی اور مشرقی سمت کی طرف چل دئے۔

مقدونیہ و یونان کے کلہی حملے، اُن کی ترقی، اور ایشیائے کوچک میں اُن کے آباد ہونے کے واقعات کو قدامت نے نہایت ناقص انداز سے منضبط کیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ہمارے پاس کسی قدیم مصنف کے قلم سے نکلی ہوئی ایسی کوئی مسلسل تصنیف نہیں ہے، اور اس سے بھی عجیب بات یہ ہے کہ ہم کسی ایسے شخص سے دوچار نہیں ہوتے جس نے کلموں کی مخالفت میں کوئی کار نمایاں انجام دیا ہو اور جس کی سوانح عمری میں اس قوم کے حالات بیان کئے گئے ہوں جب وہ مقدونیہ اور یونان پہنچے تو پرمیسوس اُلمی میں مصروف پیکار تھا اور ایشیائے کوچک میں آئے تو دیمتریوس کو مرے ہوئے کئی سال گزر چکے تھے۔ یہ دونوں باتیں اُن کے مفید مطلب مقاصد اس لئے کہ ہم جانتے ہیں کہ اگر دیمتریوس زندہ ہوتا تو ان بدنیسیوں کے کچلنے کا مسئلہ اُس کے لئے اتنا ہی پسندیدہ ہوتا جیسے پرچوریشیہ دل کا مسلمانوں کے خلاف جنگ ہائے صلیبی میں لڑنا۔ باقی جن فرماں رواؤں نے اُن کی واقعی مخالفت کی وہ ایسے بڑے بہادر نہ تھے۔ انتیگونوس گوناٹاس نے چند واقعات سے فائدہ اٹھا کر انہیں سے بعض کو ضرر و شکست دی، ہم اُن کا رروائیوں سے واقف نہیں جو اٹاکوس سوتر نے اُن کے خلاف کیں، اور اگر اتالوسیوں نے غالویوں کے خلاف شمشیر برہنہ نہ کی ہوتی اور خود علوم و فنون کے عاشق نہ ہوتے تو شاید ان حملہ آوروں کی بابت واحد واقعہ ہمیں یہ معلوم ہوتا کہ وہ زمانہ مابعد میں ایشیائے کوچک کے ایک حصے پر قابض تھے۔ یونانی جمہوریتوں نے ان کے خلاف جو کچھ

باب

جدوجہد کی اُس کا پتا ہمیں افسانوں سے لگتا ہے۔ ان سب باتوں سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ہمیں غالیوں کے حملہ یونان کی بابت بہت ہی کم معلومات حاصل ہیں، حالانکہ ایشیائے کوچک میں انہوں نے جس مقام پر نوآبادی قائم کی وہ تاریخ عالم کا ایک نہایت ہی اہم موقع ہے جس کی اہمیت کا اس وقت تک کافی اندازہ نہیں کیا گیا۔ بہر حال جو کچھ بھی ہمیں معلوم ہے اُس کا پتا سفسملہ ذیل بیان سے لگے گا۔

۲۹۰ ق م میں کلٹوں نے اپنے تھریسی مسکن جمیورڈے اور تین ٹولیوں میں منقسم ہو گئے۔ ایک ٹولی تو کیرے تھریوس کی ماتحتی میں تھریسیوں اور ترائی بالیوں کے خلاف، دوسری برینوس و آکی خوریوس کی سیادت میں ملک پونیہ کی طرف اور تیسری بولکیوس کی پھرائی میں مقدونیہ و ایریہ کی جانب چلی۔ ان میں سے اس آخری ٹولی نے کیرانوس کو گرفتار کر دیا اور اُسے قتل کر کے اسکا پیرنیزے پر آویزاں کر دیا۔ اس شخص کی موت سے جس کا خوف ہر شخص پر طاری تھا، اور باوجود اپنی بد طبیعتی کے نہایت بہادر مشہور تھا، مقدونیہ میں بڑا بھاری خلعشار مچیل گیا، اور اس کے بعد اس کے ملک میں کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہا جو ملک کی مہسری کا اہل ہوتا۔ بے حال و بے جان مقدونیہ پر جو کلٹوں کے حملوں کے لئے گویا وقف تھا، کیرانوس کا بھائی میلہاگر، کاساندر کا بھتیجا انتی پاتر، اور سوس تھنیں نامی ایک سپہ سالار نے باری باری سے حکومت کی۔ ۲۹۰ ق م میں کلٹوں نے پھر ایک بڑی مہم سر کی۔ ان میں سے ایک حصہ کو لے کر تولیو نوریوس اور لوتاریوس کی سرکردگی میں مشرق کی طرف چلے، اور ان کا بیشتر حصہ برینوس اور آکی خوریوس کی سیادت میں جنوب کا رخ کر کے تھسلی کو تاراج کرنے ہوئے تھرموپلی پہنچا۔ اسی مقام پر یونانیوں نے ان کی کچھ

مداخلت کی، اور افسانوی بیانات کے بموجب یہاں یونانیوں نے باب جنگ ہائے ایران کے سے شجاعانہ کارہائے نمایاں انجام دئے۔ یہاں دشمن نے زرکسنز کے حملے کی طرح پہاڑوں پر ہو کر کوچ کرنے سے یونانیوں کو اپنے عقب میں لے لیا اور اُسی طرح یونانیوں کو ایک ایٹھنزی بیڑے نے بجایا۔ علاوہ ایٹھنزیوں، بیوتیوں، فوکسیوں اور کچھ مقدونیوں کے ایتولیوں نے بھی تھرموپلی پر بربری حملہ آوروں کی مداخلت کیلئے کچھ فوج روانہ کی تھی۔ جب سپاہیوں نے سنا کہ خود اُن کے ملک ایتولیا پر سکلتوں نے حملہ کر کے شہر کالیوم کو تاراج کر دیا ہے، تو وہ اس درے پر سے گھر کی طرف چل دئے۔ ایتولیوں اور حملہ آوروں کے مابین نہایت ہی گھمسان جنگ ہوئی، چنانچہ جتنے لوگوں نے اس ملک پر حملہ کیا تھا اُس میں سے صرف نصف تعداد بچ کر نکلی۔ بریٹوس اور اُس کے ساتھیوں نے تھرموپلی سے دلفی کی راہ لی، لیکن یہاں کے زلزلوں اور زمین کے سمندر میں پھسل جانے کی وجہ سے وہ ہراساں ہو گئے؛ بعض تو قتل ہوئے، اور قصہ بیان کیا جاتا ہے کہ باقیوں نے ایک روز رات کے وقت پاگل پن کے دورے میں ایک دوسرے کا خاتمہ کر دیا، اور جو اس خون ریزی سے بچ سکے وہ واپس شمال کی طرف چل دئے۔ بریٹوس بھی زخمی ہو گیا تھا، اور چونکہ اُسے اب زندگی کی تمنا نہیں تھی اس لئے اُس نے شراب میں زہر ملا کر پی لیا اور اس طرح اپنی جان دے دی۔ یہ تو وہ قصہ ہے جو یونانیوں میں مشہور تھا، لیکن واقعہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لیڈرے مال غنیمت لے کر تھریس واپس چلے گئے ہوں گے۔

ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ اہل تمام قصے میں ایک طرح کا رزمہ مختصر پایا جاتا ہے، اور جب ہم غالوبوں کی مزید ترقی پر نظر ڈالتے ہیں تو صورت حال بالکل اُسی نوع کی نظر آتی ہے جیسے جنگ ٹروائے کے بعد یونانیوں کی تھی۔ ہمیں اس عہد کی بابت صرف جزوی معلومات

باب

حاصل ہیں۔ کہتے ہیں کہ کلٹوں کے گروہ نے بلقان میں ایک سلطنت قائم کی جس کا صدر مقام تیلس تھا؛ ایک دوسرا گروہ تقریبی خرسونیز میں لیزری ماخیہ کے قریب انتی گونوس گوناس کے مقابل آیا، لیکن وہاں شکستہ ق م میں اسے شکست فاحش ملی۔ اس کار نمایاں کی وجہ سے گوناس مقدونیوں میں اس قدر مقبول ہو گیا کہ دوسرے مناسب رہبروں کے فقدان کی حالت میں انھوں نے اسی کو اپنا بادشاہ تسلیم کر لیا۔ لیکن ہم دیکھیں گے کہ اس کا یہ زور بہت دن تک قائم نہیں رہا۔ کلٹوں کا میلان اب بھی خانہ بدوشی کی طرف تھا، اور وہ اب پروپونٹس اور بوسفورس میں لیونوروس اور لوتاریوس کی سیادت میں بھرے ہوئے تھے۔ سیزنظہ کو اچھی طرح سے ویران و برباد کر کے انھوں نے ایشیا میں جانے کا تہیہ کیا جہاں لوٹ مار کے مواقع اس سے کہیں بہتر تھے۔ اس میں وہ اول تو خود اپنی کوشش کی وجہ سے، مگر زیادہ تر نکومدیس شاہ بھی نیہ کی مدد سے کامیاب ہوئے۔ نکومدیس اپنے بھائیوں کے ساتھ خانہ جنگی میں مبتلا تھا۔ چنانچہ اس نے شکستہ ق م میں پہلے تو ان کے ساتھ ایک عہد نامہ کیا اور پھر انھیں اپنے ملک میں بلالیا۔ یہ عہد نامہ میمون میں مذکور ہے، اور اس کے ذریعے سے فریقین نے یہ طے کیا کہ نکومدیس اور اس کے جانشینوں سے کلٹوں کی ہمیشہ ہمیش دوستی رہے گی، اور اس کی مرضی کے بدون وہ کسی دوسرے کی ملازمت اختیار نہیں کریں گے، لیکن ضرورت پڑے تو وہ سیزنظہ

۲۔ لیزری ماخیہ کے مقام پر شکستہ ق م میں گوناس کی کامیابی؛ جسی نوس ۲۵، ۲۶؛

Diog. La. ۱۶۱، ۲۔ اس کے بعد اس نے ایسے کٹے چالے لجن چریاں دیوتا

Imhoof Mon. Gr. ۱۶۸، ماخیہ

کی شبیہ تھی؛ اہوف؛ سنگ جات یونان

Usener Epigramm Von Knidos

۱، دیزیز؛ کنیدوس والا جٹکٹہ،



باب

خالکھون، ہرقلیہ، تیانہ اور کیوس والوں کو مدد پہنچا سکیں گے۔ اس عہد نامے پر سترہ سرداروں نے دستخط کئے۔ ہم اس بات سے واقف ہیں کہ اس پر عمل ہوتا رہا، اور نہ صرف سلطنت بخشیہ قائم رہی بلکہ بہت سے شہر بھی مامون رہے۔ ہم جانتے ہیں کہ بیزنطہ پر زمانہ مابعد میں غالویوں نے مظالم ڈھائے، لیکن یہ یورپی غالوی تھے۔ جو لوگ ایشیا جا کر بسے انھیں دوسری قوموں کی اراضی کو دل بھر کر لوٹ مار کرنے کی اجازت دی گئی اور سال بسال انھوں نے اس اجازت سے تاحدا مسکان فائدہ اٹھایا۔ اسی زمانے میں ان کے اور ان کی عورتوں کے آباد ہونے کے لئے انھیں وہ اراضی مل گئی جو بعد میں چل کر گالاتیہ کا حصہ بن گئی، اور انھوں نے اس اراضی کو اپنا مرکز بنا کر چاروں طرف کے ملک پر خوب چھاپے مارے۔ انھوں نے اپنے تین قبیلے بنائے تھے جنھوں نے ایک ایک حصہ ملک اپنے لئے مختص کر لیا تھا، یعنی تروکیوں نے ہیلیس پونٹ، تو سٹوبویوں نے ایونیہ اور تنگتو سائیوں نے اندرون ملک کا علاقہ۔ علاوہ ازیں جس نے انھیں نوکر رکھنا چاہا اس کی ملازمت میں یہ شامل ہو گئے، اور انطاکوس مجھے راکس جیسے حکمرانوں کے کم و بیش آزاد حلیفوں کے طور پر ان کے دشمنوں کے مقابلے میں لڑے۔ یہ رفتہ رفتہ

سہ کلٹ سرنہ کے خلاف بطلموس کو مدد دیتے ہیں، ڈروائے سن ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳ اور اس کے مد مقابل دیتیریوس کی خدمت میں، ڈروائے سن ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸،

باب

(خصوصاً شاہان پر گام کی شکست کی وجہ سے) ان کی چلت پھرت اس علاقے میں محدود ہو گئی جسے انھوں نے اپنا مسکن بنالیا تھا، یا یوں کہو کہ جس کے قبضے کے لئے ان سے کہا گیا تھا اور جس پر ان کے قبضے کو ایشیائے کوچک کے فرماں رواؤں، بالخصوص سلیو کو سیوں اور شاہان کا پادوسیہ دیونٹوس نے زمانہ مابعد میں تسلیم کر لیا تھا۔ یہ وہ ملک تھا جو بالائی سنگا ر یوس اور وسطی ہالیس کے کناروں پر واقع تھا۔ یہ مرتفع تھا، اس میں درختوں کی کمی تھی، جنوبی علاقہ اکثر صحرائی اور زمین نمکین تھی جو بہ نسبت کاشتکاری کے چراگاہ کے لئے زیادہ موزوں تھی۔ یہاں تو سٹوبائی پیسٹونوس کے قریب، ٹکتوساگیس انگورہ کے نواح میں، اور حردومی مشرق میں تادیوم کے قریب آباد ہو گئے یہ عام طور پر انھیں کالاتی کہتے تھے۔ لیکن زمانہ مابعد میں رومن انھیں غالوی یونانی کہہ کر پکارنے لگے۔ ہم اس قوم کے سیاسی ادارات کا ذکر تیرھویں باب میں کریں گے۔

اس قوم کی کامیابی کا واقعی سبب اس کے خصائص ہیں۔ یہ جنوب کی طرف مقدونیہ اور سسلی میں ہو کر جو گزرے تو اس کی اصلی وجہ یہ تھی کہ ان ممالک میں شہروں کی تعداد نسبت کم تھی، انھوں نے کیردنوس کو جو شکست دی اور اُسے قتل کیا اس کی وجہ سے ان سے ہر شخص بے حد خوف کھاتا رہتا تھا اور کوئی مرد ایسا نہ تھا جو کھلے میدان میں ان سے رزم آزمائی کر سکتا۔ خود وہ کبھی شہروں پر حملہ نہیں کرتے تھے، جس کا اصلی راز یہ تھا کہ خود اپنے بچاؤ کے لئے

۱۱۱ تادیوم کے محل وقوع کی بابت میرے نزدیک کیپرٹ اور ریمزے ٹھیک

ہیں اور ہرشفیلڈ غلط۔ دیکھو رٹے ناں Chron. d'or ۲۲ (۲) ۸۱۱

پر گام نامہ ذیلے تو سٹوبائیوں کو تو سٹو اگی کہتے تھے دیکھو فرنیکل: "مکتوبات"

اُن کے پاس لکڑی کی ڈھالوں کے سوائے کچھ نہ تھا۔ ان تمام اسباب کئی وجہ سے وہ کھلے میدان پر ٹڈی دُل کی طرح چھا گئے۔ لیکن جوں ہی وہ یونان کے شہروں اور پہاڑی زنجیروں تک پہنچے، اور بالخصوص جب انھیں درہ تھرموپلی میں ہو کر گزرنے میں دقت پیش آئی تو اُن کی قوت کا بس خاتمہ ہو گیا، اور وہ کوہ ایتہ کے شہر ہرقلیہ پر بھی حملہ نہ کر سکے۔ انھوں نے صرف ایک شہر یعنی کالیوم پر قبضہ کیا جو نہایت ہی مختصر آبادی تھی، اور یہاں والوں پر نہایت ہی ظالمانہ برتاؤ کیا، اس لئے کہ انھیں اس پہاڑی علاقے میں کھانے کو کچھ نہیں ملا تھا، اور بھوکے بھیڑیوں کی طرح جو کچھ اُن کے سامنے آیا بس اسی پر لوٹ پڑے۔ آخر کار جب اُن کے لئے کچھ بھی باقی نہیں رہا تو وہ شمال کی طرف واپس چلے گئے۔

جزیرہ نمائے بلقان اور ایشیائے کوچک میں کلہوں کی تاریخ کو تین عہدوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ سب سے پہلے تو بحیثیت ایک قوم کے وہ بڑی بڑی فتوحات کی کوشش کرتے ہیں، لیکن اس میں وہ ناکام رہتے ہیں اور انھیں ایشیائے کوچک کے صرف ایک حصے پر قناعت کرنی پڑتی ہے۔ یہ عہد نہایت مختصر ہے اور تقریباً شش ق م میں ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد ایک طرف تو وہ خود اپنے ملک کو مرکز بنا کر چار طرف چھاپے مارتے رہتے ہیں اور دوسری جانب غیر ملکی حکمرانوں کی ملازمت میں تھوڑی یا بہت تہاد میں شامل ہو کر اپنی دولت میں اضافہ کرتے ہیں۔ ہمیں وہ دور پ، افریقہ، ایشیائینوں بڑا غظموں میں نظر آتے ہیں، ہم انھیں پر محوس اور اس کے دشمن دیمتریوچوں دونوں کی فوج میں دیکھتے ہیں، اور وہ مقدونیہ و ایشیائے کوچک اور مصر تینوں ملکوں کے درباروں

باب

میں دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن ان سب باتوں کی وجہ سے انکی تعداد میں روز بروز کمی ہوتی جاتی ہے۔ وہ اکثر غدر کر دیتے ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں تلوار کے گھاٹ اُتار دئے جاتے ہیں۔ اب ان کی تاریخ کا تیسرا دور شروع ہوتا ہے، اور وہ دوسری اور پہلی صدی ق م میں اپنے افروچی اور کاپادوسی حدبوں کے کم و بیش بے چین نواسیوں کے روپ میں نظر آتے ہیں۔ الغرض ان کی اہمیت رفتہ رفتہ کم ہوتی جاتی ہے۔ ایک بات اس وقت تک علی العموم نظر انداز کر دی گئی ہے، وہ یہ کہ ان کا محض اس ملک میں آباد رہنا ہی ایک طرح پر کافی اہم ہے، اور یہ اسی وقت سمجھ میں آ سکتا ہے جب ہم ایشیائے کوچک کی ساخت پر غور کریں۔

ایشیائے کوچک کی ساخت؛ رٹر: "جغرافیہ" Ritter: Erdkunde  
۳، ۱، ۸ وغیرہ ۶۱ وغیرہ (جہاں وسطی سطح مرتفع اور اُس میں گزرنے کی شکلات کا ذکر کیا گیا ہے)۔ رٹر کی دو جلدوں میں وہ تمام مواد جمع کر دیا گیا ہے جسکی بابت سترہ سو سال تک معلومات حاصل تھیں، لیکن ان میں مغربی دھعلاؤ کا ذکر نہیں۔ ان دھعلاؤں سے بعض کا ذکر رادے کی کتاب: "ملک لیدیہ اور دنیا کے یونان بزناہ مرناویاں" Radet: La Lydie et le monde grec au

temps des Mermnades (پیرس، ۱۹۳۷ء) میں تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ایشیائے کوچک کے قدیم جغرافیہ کے لئے کیرٹ: "کتاب درسی" Kiepert: Lehrbuch  
۸۹ وغیرہ؛ لولینگ کا مضمون ۱، میولر جلد ۳ میں Lolling in A. Mueller  
جہاں ادبی حوالے دئے ہوئے ہیں؛ ریمز:

"ایشیائے کوچک کا تاریخی جغرافیہ" Ramsay: Historical Geography  
of Asia Minor لندن ۱۹۰۷ء۔ دراصل یہ آخری کتاب ایشیائے کوچک کا تاریخی جغرافیہ نہیں بلکہ اس ملک کی جغرافیہ تحقیقات کا ایک نفیس ذخیرہ ہے، اور یہ ایسی چیز ہے جو کسی طالب حقیقت کے مطالعے کے لئے

ایشیائے کوچک ایک ایسی سطح مرتفع ہے جس کے چاروں طرف کوہستانی زنجیرے ہیں اور وسط میں ایک میدان ہے، اور اگر اس واقعے کو نظر انداز کر دیا جائے کہ اس کے تین طرف سمندر ہے اور اس کے بہترین اور زرخیز ترين قطعے ساحل کے محاذ میں ہیں تو اس کا مقابلہ سرزمین ایران کے ساتھ کیا جاسکتا ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ بید ضروری ہے؛ لیکن بزمہ نقشوں کے (جیسے کپہرٹ کے نقشے میں) اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ خود ریمزے نے اپنی کتاب میں نقشے دئے ہیں لیکن یہ اس وجہ سے بیکار ہیں کہ ان میں نہ تو خطوط کنٹور ہیں اور نہ زمانہ حال کے نام۔ اس کتاب کی تعریف کرنا آسان ہے، اس کا مطالعہ مشکل۔ مقابلہ کرو مفصل بیان جو گ۔ ہرشفیلڈ نے برکن کے ہفتہ وار جریدہ لسانیات G. Henschfeld,

۱۸۹۱ء میں دیا ہے۔ شاید اسی وقت کی وجہ سے ایک چیز پر اس وقت تک غور نہیں کیا گیا وہ یہ کہ ریمزے نے ایک طرف تو ایرانی شاہراہ کی طرف اس قدر توجہ کی ہے لیکن ساتھ ہی ہیروڈوٹس ۵۲۵ء میں کلیکیہ کے ”حدود“ کا بالکل غلط اندازہ کیا ہے، اور اسی وجہ سے ”مراہ شاہی“ کے خطوط غلط کھینچے ہیں، جس کی وجہ سے وہ کپہرٹ سے ناقص تر ہے۔ نیز دیکھو متعاقب، باب ۵ حاشیہ ۹۔ مقابلہ کرو ”کتابچہ ایشیائے کوچک“ اور اے تھفاز ایران وغیرہ جو زیر ادارت میجر جنرل سر چارلس ولسن (لندن) مرے، ۱۸۹۵ء شائع ہوئی ہے اور جسکی تیاری میں ہوگر قطع اور ریمزے نے تعامل کیا ہے۔ اس کتاب میں جو نفیس نقشے اور دواشارے دئے ہوئے ہیں انکی وجہ سے یہ کتاب ریمزے کی کتاب کا ایک لطیف تتمہ بن جاتی ہے اور اسکی مدد سے یہ آخری کتاب کا آسانی کے ساتھ مطالعہ کیا جاسکتا ہے بدین سبب میں نے اسکی ضرورت نہیں سمجھی کہ ہر قدیم شہر کے لئے کتابچے کے اقتباسات دوں پہلے اشارے میں تمام قدیم نام دئے ہوئے ہیں اسلئے یہ بیکار ہوتا۔ بارے نزدیک اسوقت ایشیائے کوچک کے جغرافیے کے مطالعے کی واسطے سر چارلس ولسن کی کتاب سے بہتر کسی چیز سے مدد نہیں مل سکتی۔

باب

اس کی ابتداء دریائے فرات کے مغرب میں ایک پہاڑی ملک سے ہوتی ہے، جس میں سے مختلف دریا نکل کر تین مختلف سمندروں میں جاگرتے ہیں، یعنی اگا پیسوس، مالکیس اور ایرس بحیرہ اسود میں، پیراموس اور ساروس بحیرہ روم میں، اور بعض ندیاں دریائے فرات کے ذریعے سے بحر ہند میں۔ اس پہاڑی علاقے سے زنجیرہ انٹی توروں شمال و مشرق سے جنوب و مغرب کی طرف ان دو چشموں کے درمیان میں ہو کر جاتا ہے جو مل کر دریائے سارم بن جاتے ہیں۔ انٹی توروں کے مغرب میں کوہ توروں آتا ہے جس کا رخ بھی اسی طرح جنوب و مشرق کی طرف کو ہے، اور اس کے بعد یہ مغرب کی طرف گھوم کر حدب ایشیائے کوچک کی جنوبی سرحد بن جاتا ہے۔ اس حدب کے شمالی حصے میں ایک زنجیرہ واقع ہے جس کا کوئی خاص نام نہیں اور جو اتنا بلند بھی نہیں ہے جتنا توروں؛ اسی میں ہو کر وہ دریائے تکلتے میں جو اندر نی حدب میں ہو کر جاری ہوتے ہیں۔ یہ حدب شمال اور مغرب کی طرف جھکا ہوا ہے جس کے باعث جو دریا شمال کی طرف نہیں بہتے ان کا رخ مغرب کی جانب ہے۔ یہ فطری طور پر کئی حصوں میں منقسم ہیں جن کے چار بڑے بڑے خطے سمجھنے چاہئیں؛ ایک ذرا بڑا مغرب کی طرف اور تین ذرا اچھوٹے چھوٹے مشرق کی جانب یہ تین مفصلہ ذیل ہیں: اول تو کا پادوسیہ کی سطح مرتفع، جو قیوم جو الاکھی کوہ ارگائیوس کے چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے، اور جس کا رقبہ تقریباً ۱۰۰ مربع میل اور اوسط اونچائی سطح سمندر سے ۸۰۰۰ فٹ ہے؛ دوسرے ہنس کے شمال و مشرق میں میدان مالکیس جو بعد میں کا پادوسیہ اور پونتوس کی سلطنتوں میں منقسم ہو گیا، اور جس کا رقبہ بھی خطہ اول کے برابر اور اونچائی ۳۵۰۰ فٹ ہے؛ تیسرے شمال و مغرب میں کالاتیہ کی سطح مرتفع جو دریائے مالکیس کے مشرق تک جاتی ہے

باب

اور جو ترذ کمیوں کا مسکن تھا؛ یہ بھی سطح سمندر سے تقریباً ۳۵۰۰ فٹ بلند ہے۔ گالاتیہ کا مغربی حصہ جو دریائے بالیس کے بائیں جانب ہے، ذرا زیادہ پہاڑی ہے اور یہ جو تھے حدب کے قریب ہی واقع ہے۔ اُس جو تھے خطے کا رقبہ تقریباً ۷۰۰ مربع میل ہے اور یہ جنوب و مشرق سے شمال و مغرب کی طرف یعنی کلیکیا اور اس سے تقریباً بتھنیہ کی سرحد تک ایک طرف اور کوہستان گالاتیہ تک دوسری طرف جاتا ہے، اور اسی میں دریائے ساگار یوس کے بالائی حصے پر تو تسوبولی اور تکتو ساکی اقوام کا مسکن تھا۔ اس سطح مرتفع کو اکثر حدب لیکاؤنیہ یا حدب قونیہ (”و او نیوم“) کہتے ہیں۔ اس کے مغربی جانب پہاڑوں کا ایک زنجیرہ ہے جو اسے دو رقبوں سے علیحدہ کر دیتا ہے، یعنی ایک طرف جنوب میں پسیدیہ اور ازدریہ کی بلند وادیوں سے جن میں عمیق جھیلیں پائی جاتی ہیں، اور دوسری طرف شمال میں میاندر اور ہرموس کے پندھاروں سے، یعنی اُن حصوں سے جن کا مدت دراز تک یونان کے ساتھ گہرا تعلق رہا تھا۔ مشرق میں طرہ کی بڑی نمکین جھیل ہے۔ یہ حدب جو سمندر سے اوسطاً ۳۳۰۰ فٹ بلند ہے، پنجر اور بے درخت زمین سے بھرا ہے اور موسم گرما میں پانی نہ ہونے کی وجہ سے بیابان بنا رہتا ہے، لیکن موسم سرما میں اُس پر مویشی ہی مویشی نظر آتے ہیں۔ مذکورہ بالا زنجیرے کے دامن میں ایک پرانی کاروانی سڑک شمال و مغرب سے جنوب و مشرق کی طرف جاتی ہے اور کلیکیہ اور لیدیہ کو ایک دوسرے سے ملاتی ہے۔ یہ سڑک جن علاقوں میں ہو کر گزرتی ہے وہ آباد نہیں اور چونکہ گرجیوں میں پانی کا نشان بھی نہیں ہوتا اس لئے اُس پر ہو کر صرف چاروں ہی میں گزر سکتے ہیں۔ لیکن باوجودیکہ یہ آباد نہیں تاہم یہ ناخوشگوار بھی نہیں ہیں اس لئے کہ ان میں کوئی ایسی فطری مرسا نہیں ملتی

باب

جو علی العموم ہاڑی علاقوں میں نظر آتی ہیں۔ ساتھ ہی یہ تہا  
مسافر کے لئے خالی از خطرہ بھی نہیں ہے۔ چاروں طرف کا  
ملک ایک طرح کا صحرا ہے اور قرب و جوار کے حصوں کو  
ایک دوسرے سے جدا کر دیتا ہے ان قطعوں پر صرف وہی قافلے  
گزر سکتے ہیں جنہوں نے اپنی حفاظت کا سامان کر لیا ہو، اور صرف  
وہی سلطنت ان کی حفاظت کر سکتی ہے جو قوت والی اور  
ذی اقتدار ہو۔ فہمندا اقوام کے راستے میں یہ خطے حائل ہوتے  
ہیں اس لئے کہ ان میں کافی غذا کا بندوبست نہیں ہو سکتا۔  
سلطنت ایران یقیناً ایک نہایت قوی سلطنت تھی، لیکن  
یہ سڑک افرو جیہ ولیدیہ کے سرکاری کاموں کے لئے استعمال  
نہیں کی جاتی تھی، بلکہ سرکاری کاروبار ایک دوسری شمالی  
سڑک کے ذریعے سے انجام دے جاتے تھے جو منبع میاندر  
سے تقریباً خط مستقیم پر پیسی نوس اور انگورہ کو، اور وہاں سے  
گالاتیہ کی سطح مرتفع میں پیتیریہ (بونغاز کوئی) کو، اور وہاں سے  
مشرقی سمت میں کوماننا (پونٹوس) کو جاتی تھی۔ اس آخری مقام  
سے اس کی دو شاخیں ہو جاتی تھیں، ایک ارمنستان کی طرف  
جاتی تھی اور دوسری دریائے فرات کی جانب۔ یہ راستہ شمال  
کی طرف ایشیائے کوچک کے وسطی حصے کا دور کرتا ہوا ان مقامات  
سے ہو کر نکلتا تھا جو نسبتاً آباد تھے۔

اسی ملک کے ایک حصے پر گالاتائے قابض ہو گئے۔  
تمدن کے پرانے مراکز، مثلاً پیسی نوس جہاں ”آم الآلہہ“ کی پوجا  
کی جاتی تھی، انگورہ و پیتیریہ جہاں پہاڑی محشمے کندہ تھے، سب سب  
ان کے قبضے میں آ گئے۔ تیسری صدی ق م کے بیشتر حصے میں  
ان میں اور ان کے تمدن ہمسایوں میں آمیزش ہوئی۔ ہمارے  
پاس یہ فرض کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ ایونی یونانیوں اور کلیکیہ



و شام کے مقدونیوں کے درمیان اُن کے ملک میں ہو کر امن و امان سے آمد و رفت اور رسل و رسائل ممکن تھے؛ لہذا ہم حکم لگا سکتے ہیں کہ ایشیا میں جو گاللاتا کے آباد ہوئے انھیں کی وجہ سے ایشیائے کوچک دو سیاسی حصوں میں منقسم ہو گیا، اور انھیں کی وجہ سے یونانیوں اور مقدونیوں نے جنوبی راستہ اختیار کیا تھا۔ اس جنوبی راستے پر جو شہر آباد ہوئے اُن کے ناموں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ان واقعات کے بعد میں آباد کئے گئے ہوں گے، جیسے نیسہ، انطاکیہ، لاؤدیکیہ، اپامیا، یولیہ، فیلومیلیوم، لاؤدیکہ کاتاکلیکوینیہ وغیرہ، در انخالیکہ شمالی شہروں کے ناموں سے اُن کی قدامت عیاں ہوتی ہے۔ لیکن ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جنوبی شاہراہ کے دونوں طرف شہروں کے آباد ہونے میں بہت مدت لگ گئی ہوگی، اور یہ بھی کہ صدی ق م کے دوران میں صرف مسلح آدمیوں کے بڑے بڑے قافلے ہی اس راستے پر ہو کر امن و امان سے گزر سکتے تھے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا ایشیائے کوچک کی تقسیم عام تہذیب و تمدن کے منشاء کے مطابق تھی یا مخالف۔ ہماری رائے یہ ہے کہ یہ اُس کے مخالف نہیں تھی۔ خاندان سلیوکوس کے حکمران شہری مملکتوں کو پسند کرتے ہوں گے۔ لیکن امتداد زمانہ سے اُن کا میلان مطلق العنانی کی طرف ہو گیا ہوگا؛ ساتھ ہی ساتھ ان بادشاہوں کو جس قسم کی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا اس سے شہری آبادی کو فروغ نہ پہنچا ہوگا۔ ان ریاستوں کے باہمی تعلقات کے ختم ہو جانے کی وجہ سے جو ایشیائے کوچک کے وسط میں واقع تھیں، ان میں سے ہر ایک خود اپنے اصول کے مطابق ترقی کرنے کے قابل ہو گئی، اور ہم دیکھتے ہیں کہ باقاعدہ و منظم اور یونٹوس میں یونانی قوم امن و امان کے ساتھ ترقی کرتی رہی۔ گاللاتا

باب

کے تعلقات شاہانِ بھی نئیہ کے ساتھ نہایت اچھے تھے۔ یہ بادشاہ نسلا تو بربری تھے، لیکن ان میں یونانیت سرایت کئے ہوئے تھی، اور یہ ہمسایہ یونانی شہروں کے ساتھ دوستانہ طریق برتتے تھے، جیسا ان کے اور گالاتا کے کے باہمی عہد نامے کے ذریعے سے ظاہر ہوتا ہے۔ گالاتا کے آنے سے یہ فائدہ ہوا کہ انھوں نے ایک طرح سے قدیم زمانے کے سب سے اہم بحری راستے کو آزاد کر دیا۔ جب یہ راستہ بطلمیوس کیر و نوس کے قبضے میں تھا تو یہ خطرہ پیدا ہو چلا تھا کہ اُس کے ذریعے سے ہمسایہ اور بعید یونانی آزاد ریاستوں کو حلقہٴ تجوش بنایا جائیگا۔ جب یہ ناممکن ہو گیا کہ ایسی بڑی سلطنت قائم کی جائے جس میں بیزنطہ اور اسکے مقابل کا ایشیائے کوچک کا ساحل دونوں شامل ہوں تو پھر بیزنطہ ہرقلیہ، کنیری کوس اور ابی دوس آزاد رہنے میں کوئی مضائقہ نہ تھا، اور بحیرہ اسود کے ساحلوں کیساتھ تجارت کو بھی آزادی مل سکتی تھی گالاتیوں کو عقب کے ملک میں آباد ہونے کی اجازت دے کر اور غالیوں سے جو عہد نامے ہوں ان میں تجارتی بلدیات کو شامل کر کے ممکن تھا کہ شاہانِ بھی نئیہ یہ دعویٰ کر سکیں کہ خواہ غیر شعوری طور پر ہی سہی، انھوں نے بہر حال اس نواح میں آزادی کو محفوظ رکھا ہے۔ جیسنہ اسی قسم کے اثرات ساحلی علاقے پر مصری اقتدار کے مستحکم ہونے کے پرے تھے، اور یہ استحکام بھی غالیوں کے حملہ ایشیائے کوچک کی وجہ سے ہی ممکن ہو گیا تھا اس کی بابت مفصلہ ذیل ذکر متاقب کیا جائے گا۔ اس نواح میں بطالسہ مالک نہیں بلکہ ایک طرح پر محافظ و محرومی تھے۔ رصوڈز کے ساتھ ان کے جو تعلقات تھے ان کی وجہ سے اس نگرانی کا بلدی آزادی پر بہت اچھا اثر پڑا جو خاص طور پر تجارتی معاملات پر بہت گہرا تھا۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ بربری غالیوں کی اسی طرح سے ایشیا میں بند

تھے جیسے کوئی بیرونی نامیاتی یا غیر نامیاتی جو ہر کسی زندہ جسم میں چلا جائے اور وہاں بالکلیہ مقید ہو جانے کی وجہ سے کسی قسم کا نقصان نہ پہنچا سکے۔ مجلس کا دروازہ کھلا اور قیدی نکلا۔ لیکن انجام کار میں یہ غالوی ایشیائے کوچک کی آبادی کے ساتھ بالکل گھل مل گئے۔

جس طرح چارلس اعظم کی سلطنت پر نارمنوں، اسلافیوں اور ہنوں نے جو حملے کئے ان سے ثابت ہو گیا کہ اب اس سلطنت کا دراصل وجود باقی نہیں رہا، گونڈا ہر یہ سلطنت برابر قائم تھی، اسی طرح سے غالوی حملے کی وجہ سے یہ معلوم ہو گیا کہ اب سلطنت سکندری میں مطلق جان باقی نہیں ہے۔ جب ہم اس خاص پہلو پر غور کریں تو یہ بات نہایت قابل لحاظ معلوم ہوتی ہے کہ غالوی حملہ آوروں کو سکندر اعظم کے ملک میں ناکامی نہیں ہوئی بلکہ یونان میں، جو محض دوسرے درجے کا ماتحت ملک بن کر تھا۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ اس کا خاص سبب یہ تھا کہ یہ بربری شہروں پر حملہ کرنے کے اہل نہ تھے، لیکن ساتھ ہی اس سے مختلف بلدیات کی اہمیت کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ نیز دیمتریوس نے رھوڈز پر جو حملہ کیا اس سے بھی ان کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔ دیمتریوس نے حملہ مروجہ آفات حرب کو کام میں لا کر اس شہر کو مستحضر کرنے کی کوشش کی، لیکن اس میں وہ صرف اس لئے ناکام ہوا کہ رھوڈز کے شہریوں نے اس کی مداخلت کی جان توڑ کوشش کی۔ الغرض سکندر کے عہد کے بعد بھی شہری آزادی کے عناصر قدیم اقوام کی حفاظت کی ناقابل شکست ضمانت کے ساتھ ہی یہ اس مملکتی انظم کا ایک اہم جزو بھی بنے رہے جن کی تاریخ سے ہم آئندہ چند صدیوں میں دو چار ہوں گے۔ سکندر کی مہمات کا جو نتیجہ نکلا، یہ تھا کہ متعدد مملکتیں قائم ہو گئیں جن پر یونانیت

باب

کا غلبہ تھا، اور جن کا ذہنی اعتبار سے ایک دوسرے کے ساتھ تعلق تھا۔ ان واقعات کو سمجھنے کے لئے جنہیں ہم تحریریں لائیں گے اس کی ضرورت ہے کہ مشرق میں جو اہم مملکتیں نظر آتی ہیں ان کی بابت معلومات بہم پہنچائیں، چنانچہ یہ معلومات آئندہ باب میں ناظرین کے سامنے پیش کی جائیں گی۔

۱۴ میں نے کھٹوں کے حملوں اور ہموں اور حکمرانوں کی کامیابیوں کی بابت جو نقطہ نظر اختیار کیا ہے وہ دوسروں کے نقطہ نظر سے مختلف ہے۔ حکمرانوں کی کامیابیوں کی بابت دروازے سن حسب ذیل رائے کا اظہار کرتا ہے: "اگر ان جنگی بہائم سے یونان کو ان حرکات سے بچانا مقصود تھا جو ان سے ایشیائے کوچک میں سرزد ہوئیں تو پھر اسی کو ایسے طاقتور مقدونیہ کی ضرورت تھی جو اسے قلعے کی طرح محفوظ رکھ سکے، اور انٹی گونوس فلاح لیزی ماخیہ ہی ایسا شخص تھا جو بربریوں کی مدافعت کر سکتا تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ قدیم دفاع میں کہیں انٹی گونوس کے اس کار نمایاں کا تذکرہ نہیں ملتا، بلکہ ان میں صرف اس کا ذکر سننے میں آتا ہے کہ اُس نے کس طرح کا ساندریہ میں پولودوروس کی قوت کا خاتمہ کیا، الغرض خود دروازے سن تسلیم کرتا ہے کہ انٹی گونوس کے بربریوں سے یونان کو محفوظ رکھنے کا کہیں بھی تذکرہ نہیں ملتا، لیکن اُس کے نزدیک اُس کے کام اور لیزی ماخیہ اور کا ساندریہ کی کامیابیاں اتنی اہم ہیں کہ وہ اُس کے سر یونانی کی حفاظت کا سہارا لگتا ہے،

# بانتخبہ

## دنیاۓ یونان کی سیاسی کیفیت تقریباً ۳۰۰ ق م میں

سپہ داران سکندری کے تماشا گاہ دنیا سے چلے جانے کے بعد ایک بڑی حد تک قدیم حالات از سر نو عود کر آئے، یعنی سیاسی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ گو قدما اس کی بابت ایک لفظ بھی زبان سے نہیں نکالتے۔ لیکن اگر ہم غور کریں تو انتی کونوس نے لیزی ماخیہ میں بہت کم اور کاساندریہ میں کچھ بھی نہیں کر دکھایا۔ لیزی ماخیہ میں غاکویوں پر وہ ایک بیک ٹوٹ پڑتا ہے؛ (جسٹی فوس ۲۵، ۲۶؛ مقابلہ کرو Diog. La. ۲، ۱۴۰ اور ڈروائے سن

۱۶۳، ۱۶۴)۔ مکر و فریب اور ذرا سی خوش قسمتی سے اس قسم کی کامیابی آسانی سے ہو سکتی ہے؛ لیکن اس طرح کا فاتح جنگی اعتبار سے سہرا نہیں کہا جاسکتا۔ اس قسم کی چال بازی تاریخ کے درخشاں جنگی کامیابیوں میں شمار نہیں کی جاسکتی۔ رما کاساندریہ سو اُس سے تو اُس نے نہیں بلکہ اُس کے خفیہ مددگار امینیا س نے مسخر کیا تھا، اور وہ بھی چال چل کر؛ پولی اے فوس ۶، ۱۸۔ ان سب

ب

اعتبار سے ایشیا اور یورپ ایک دوسرے سے پھر علیحدہ ہو گئے اور

بقیہ حاشیہ مصنفہ گزشتہ۔ معرکوں سے غالوی مقدونیہ و یونان پر حملہ کرنے سے باز نہیں رکھے جاسکتے تھے۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ واپس نہیں آئے، لیکن اسکی وجہ ایک تو یہ تھی کہ تھرموپلی کے مقام پر ان کی مدافعت اچھی طرح سے ہوئی تھی، اور دوسرے ایسے ملک میں جو شہر ذل سے بھرا ہوا تھا انھیں کھانے کے لئے کیا مل سکتا تھا، اور تیسرے ان میں سے بہت سوں کے ایشیا وغیرہ چلے جانے کی وجہ سے وہ کمزور ہو گئے تھے۔ اس سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ غالویوں کو یونان سے باہر رکھنے کا سہرا حادث زمانہ اور یونانیوں کی شجاعت کے سر رکھنا چاہیئے نہ کہ مقدونی بادشاہوں کے سر۔ اصل میں اس مورخ نے یونانیوں کے کارناموں کو نظر انداز اور مقدونی بادشاہوں کے ایسے کارناموں کو سراہا ہے جن کا ذکر تک نہیں، تو اس کی وجہ وہی بے بنیاد مفروضہ ہے کہ اُس عہد کے جمہوریت پسند لائق ہو گئے تھے اور انکی توانائی میں کمی پیدا ہو گئی تھی۔ پولی بیوس ۹، ۳۵ میں اکا رنانی لیزی کوس کہتا ہے کہ مقدونیہ کے ہاتھوں یونان کی حفاظت اس واقعے سے سمجھ میں آتی ہے کہ جب کیر و نوس کی موت کے بعد غالویوں کو مقدونیوں کا ڈر نہیں رہا تو وہ فوراً یونان پر ٹوٹ پڑے؛ اس سے ہم قطعی نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ مقدونیوں نے تہذیب و تمدن کو غالویوں سے بچانے کے لئے کچھ بھی نہیں کیا۔ لیزی کوس کو کیر و نوس کے جانشینوں کی کسی کامیابی کا قطعی علم نہیں ورنہ وہ اس کا ضرور ذکر کرتا۔ الغرض اُس نے جو استدلال کیا ہے وہ اسی طرح کا ہے کہ اگر ڈاکوسی کائوں پر حملہ کوس تو کائوں والوں کی حفاظت دراصل وہ پہلا سپاہی کرتا ہے جو ان سے سب سے پہلے برسرِ پیکار ہوتا ہے، دراصل لیکہ یہ کائوں والے خود اپنی قوت سے چند ڈاکوؤں کو مار ڈالتے ہیں اور باقی کو بھگا دیتے ہیں۔ اگر ہم یہ استدلال تسلیم کر لیں تو مقدونیوں کے پرانے اور نئے مداحوں کو برسرِ حق ماننا پڑے گا۔ ساتھ ہی یہ واقعہ ہے کہ مقدونی بادشاہوں

باب مقرر سلطنت ایران کے زمانے سے بھی زیادہ (جس کی جگہ اب خاندان سلیوکوس نے لے لی تھی) ایشیا سے آزاد ہو گیا۔ لیکن دراصل ہر چیز میں ایک بدیہی فرق پیدا ہو چکا تھا، اس لئے کہ مصر میں اب ایک یونانی خاندان حکمران تھا اور سلطنت سلیوکوس کی بنیاد یونانی مقدونی قومیت پر تھی جس میں یونانی عنصر کو تفوق حاصل تھا، چنانچہ بیرونی منفردیت کے پردے میں اب پہلے سے زیادہ اندرونی توحید کی کیفیت تھی۔ ہم مختلف مملکتوں کے اس ڈھیلے ڈھالے مجموعے کے مختلف حصوں کا بیان کریں گے اور ان میں سے سب سے پہلے یورپی مملکتوں کو لیں گے۔

مقدونیا میں، جو ایشیا کے فاتحوں کا جنم بھوم تھا، باوجود قابل لوگوں کے ملک سے چلے جانے کے اب بھی بہت کچھ قوت و جرأت باقی تھی، اور کٹھڑوں کے حملے کے کوئی مستقل آثار باقی نہیں رہے تھے۔ ظاہر ہے کہ اس ملک میں جو لوگ باقی تھے ان میں

بقیہ ماشیہ سفحہ گزشتہ نے اتھنزوں سے زیادہ کر دکھایا، لیکن اس کے لیے اسباب ہیں، مثلاً مقدونیوں کا واقعی میلان، امینیا س جیسے شخص کے تعلقات، جس نے بے شمار اجیر سپاہیوں کو ان کے لئے مہیا کیا، اور اس اصول کا یہ تعاشا انطباق کہ جنگ کو اپنی ضروریات خود مہیا کرنی ہوں گی۔ اگر ایک خود مختار مملکت چاہتی ہے تو بھی وہ ایسے حرکات نہ کر سکتی اس لئے کہ اس کا طرز عمل آزادی کے اصول کے منافی ہوتا۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ غالوی ایسے گے گورے بربری نہ تھے جیسا فرض

کر لیا جاتا ہے۔ مسالہ سے دوسری صدی ق م کی ابتدا تک ان کے تعلقات جاری تھے، مکتوبہ لمپسا کوس "Inscript von Lampsacos" روداد اتھنز Athen

Mitthail "تمہ، تا صغیر ۹۹، جس کا اقتباس ڈون نے اپنی کتاب "کوہ الپ کے دروں

"Duhn: Benutzung der Alpenpaesse 38. not."

کا استعمال

"Heidelb: Jahrb. II" میں کیا ہے۔

باب

بھی بہت سے جبری اور بہادر ہوں گے۔ ہم اس بات سے واقف ہیں کہ لشکر سکندری کے سپاہی مقدونیہ واپس جانے کے دل سے خواہاں تھے، اور اپنی قوت کے انتہائی عروج کے زمانے میں بھی اپنے اپنے گھروں کی واپسی میں زور دینے میں باک نہیں کرتے تھے۔ علی العموم مقدونیوں اور ان کے حکمرانوں کے مابین جو تعلقات تھے وہ بالکل قدیم وضع کے تھے۔ ان کا فطری میلان ملوکیت کی طرف تھا، اور انہیں اکثر عیان تخت و تاج کے موافق یا مخالف فیصلہ کرنا پڑتا تھا، جس کی وجہ سے بعض مرتبہ وہ واقعی صاحب تخت کی مخالفت کرنے میں بھی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے، اور جب خانوادہ سکندری کا بالکل صفایا ہو گیا اس وقت یہ صورت حال پہلے سے بھی زیادہ عام ہو گئی۔ انکھوں نے اس وقت تک پریکٹس کا حکم مانا جب تک وہ قابلیت کی ساتھ حکومت کرتا رہا، اور انہی گونوس کے سامنے اس لئے تسلیم خم کیا کہ اس کی قابلیت پریکٹس سے بھی زیادہ مسئلہ تھی، گواسکے علاوہ معلوم ہوتا ہے کہ تینے گونوس کی عزیزداری کی وجہ سے بھی انہی گونوس کو پیش کیا گیا تھا۔ مقدونیہ کی اندرونی حالت میں بھی کوئی بڑا فرق پیدا نہیں ہوا۔ اب بھی دیہاتی زندگی کو قدیم زمانے کی طرح تقویق حاصل تھا اور چونکہ مقدونیہ میں شہروں کے اذریے سے یونانی تمدن کے انتشار سے کوئی خاص فائدہ متصور نہ تھا اس لئے نئے شہر بہت کم آباد کئے گئے تھے۔ مقدونیہ کا پائے تخت اب بھی پیلا ہی تھا لیکن ممتاز ترین بلدیات میں اس کا شمار نہیں ہوتا تھا۔ مقدونیہ کا اثر تھریس، ایپاروس، تھسلی اور یونان میں پھیلا ہوا تھا۔ اگر کبھی مقدونیہ کے فرماں روا کی یہ خواہش ہوتی کہ مشرق، شمال اور مغرب کے حملہ آوروں کی طرف سے اپنے ملک کو بچائے رکھے اور ساتھ ہی ارض یونان پر بھی اثر ڈالے، تو



اس کی ضرورت تھی کہ وہ وسائل ملکی کی خاص نگرانی رکھے، خصوصاً  
 اس لئے کہ مشرقی حکمرانوں کے برخلاف اس کا ملک متمول نہیں تھا۔  
 اس کے اقتدار کا دار و مدار اس کی رعایا کی تنومندی اور قوت  
 پر تھا، چنانچہ فوجی خدمت لازمی تھی، اور پہلے کی طرح مقدونی  
 جتنا اب بھی ایک خوفناک آلہ حرب بنا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ  
 انتیگونوس کی خدمت میں اجیر سپاہی بھی تھے، لیکن اغلب امر یہ ہے  
 کہ بجائے باضابطہ مشاہرے کے انھیں خانگی بحری قزاقی کے ذریعے  
 پیٹ بھرنے کی اجازت دیدی جاتی تھی۔

اگر لیزی یا خوس کا ستارہ بلند رہتا تو شاید تعزیریں اپنی تہذیب  
 و تمدن کو قائم رکھ سکتا، لیکن اب یہ کم و بیش بربریت لئے ہوئے  
 قوموں، مثلاً تھریسیوں، کلڈوں، گیتاؤں وغیرہ کا مسکن بن گیا تھا،  
 جن کے خلاف ساحلی آزادیونانی ریاستوں کو اپنا سر بچانے میں مشکل  
 پیش آتی تھی۔ ان ریاستوں کا سرگردہ شہر بیزنطہ تھا، جس نے فیلقوس

لہ کا ساندرنے مفصل ذیل میں شہر آباد کئے:۔ کا ساندریہ، اولینتھوس کی جبکہ،  
 اور انوپولس راس آتھوس پر جسے الگوار خوس برادر کا ساندرنے بسایا، تھسالونیکہ  
 تھرنے کی جبکہ۔ مقابلہ کروڈروائے سن ۲، ۱، ۲۵۰، اور تھسالونیکہ کے واسطے  
 سافل Tafel کا بیض مضمون "تھسالونیکہ" De Thessalonica برائے لکھنا۔  
 لیکن بہت جلد مقدونیہ کے بادشاہوں نے شہر آباد کرنا چھوڑ دیا۔ انتیگونوس گزناتک  
 کے لئے ڈروائے سن ۳، ۱، ۸۷ وغیرہ، فون ولاموتز: انتیگونوس ساکی کاسیتوس  
 von Willam. Antig. v. Karystos ۲۱۱ وغیرہ ۲۶۰ (مدت سلطنت)۔

لیوی ۴۲، ۵۲ کہتا ہے کہ عالمگیر فوجی خدمت "ان لوگوں پر  
 لازم تھی جو تدبیر جنگ میں تربیت یافتہ ہوں" ڈروائے سن ۳، ۱، ۹۰۔  
 زراعتی فصل کے موقع پر فوج کی برخاستگی (بولکی بیوس ۴، ۶۶) سے بھی معلوم  
 ہوتا ہے کہ فوج قومیت کا رنگ لئے ہوئے تھی۔

باب

کے حلوں کی نہایت شدت سے مدافعت کی تھی، اور جہاں باوجود پہلے ہی سہی مرفہ الحالی کے عیش و عشرت میں کمی اور آزادی کے جذبے میں بیشی پیدا ہو گئی تھی۔ اس قسم کے ملک میں کسی تمدن بادشاہ کے لئے شہروں کا وجود اتنا اہم تھا کہ لیزی ماخوس نے چند بلدیات آباد کر کے اپنا نام چار دہاک عالم میں مشہور کر دیا۔ اس کی سلطنت میں ایشیائے کوچک کا ایک حصہ بھی شامل تھا، اور اس کی قوت کا دار و مدار اسی حصے پر تھا اس لئے کہ محض یورپی تھریس، جو شمال میں غیر محفوظ اور چاروں طرف سے بربری اقوام کے حملوں کے لئے کھلا ہوا ہوا مستقل طور پر ویسے بھی آزاد و مرفہ الحال نہیں رہ سکتا، اور اس وقت تو بزنطیہ بھی اس کے قبضے میں نہیں تھا۔ الغرض لیزی ماخوس کی موت پر سلطنت تھریس کا خاتمہ ہو گیا۔ یہ ملک آزادی کے لئے اس قدر ناموزوں تھا کہ بہت جلد مصر اور آخر میں دور دراز شہر ایتولیا کا اسپرتر بھی نہیں بلکہ اس کے بعض حصوں پر قبضہ بھی ہو گیا۔ ہمارے نزدیک یہ صورت حال تمدن کے لئے فی الجملہ مفید ہی تھی، اس لئے کہ اب لیجکٹن اور بحیرہ اسود کے مابین بحری شاہراہ پر ایسی جمہوریتوں اور چھوٹی چھوٹی مملکتوں کا ایک سلسلہ قائم ہو گیا تھا جنہیں تجارت میں مداخلت کی مطلق اہلیت نہیں تھی۔ یہ مقدونیہ کے شمال میں دردانی آباد تھے، اور مغرب میں الیریا کیوں کا ملک تھا جنہوں نے مقدونیہ کو چین سے نہیں بیٹھنے دیا۔ یہ ذرا جنوب میں ساحل اڈریاٹک پر ایپائروس آتا ہے جس کے

۲۷ تھریس۔ لیزی ماخوس کے لئے حاشی باب ۳ دیکھیے جائیں۔ فریک Frick نے ایک نفیس مضمون لکھا ہے جو اپریل ۱۹۲۱ء وغیرہ میں مندرج ہے۔

۲۸ دردانی۔ دیکھو ڈروائے سن ۱۳، ۸۸، کیپرٹ، ۱۹۹۶ء۔ اس زمانے میں دردانیوں پر شاہ مونونیوس حکمران تھا جس کے دیراکی نوع کے سکے موجود ہیں، یہاں:

”تاریخ مسکوکات Head, H. N. ۲۶۷-

باب

قبیلے (جو تھیوپوس کے نزدیک ۱۴۵ تھے) عہد زیر بحث میں متحد تھے۔ اس کے مغربی و جنوبی حصے میں اضلاع خاؤنیہ و تھیسپروتیہ، اور اُس کے شمال و مشرقی گوشے میں ضلع مولوس تھا۔ یہ سب قبیلے مولوسی شاہ پرھوس کے ماتحت تھے جس کے کارناموں کا متعاقب ذکر کیا جائے گا۔ پرھوس نے اپنا صدر مقام شہر امبرسیہ کو بنایا جسے سکندر و لاکسا سندر نے اُس کے حوالے کر دیا تھا۔ ایپائروس والے اپنے ہمسایہ مقدونیوں کو چین سے نہیں بٹھینے دیتے تھے۔

اپنے اندرونی معاملات میں ملک تھسلی آزاد تھا، لیکن سیاسی اعتبار سے غالباً اس کی اب بھی وہی کیفیت تھی جو فیلقوس کے عہد میں تھی۔ یعنی اُس پر مقدونی افرالوت تھا، اور اُس کا قلدہ دیمتریاس جسے دیمتریوس نے تعمیر کیا تھا، اب بھی مقدونیوں کے قبضے میں تھا۔ ساتھ ہی یہ یاد رکھنا چاہئے کہ تھسلی میں ایک فریق ایسا بھی تھا جو مقدونی تفوق کے مخالف تھا۔

وسطی یونان میں دو ملکیتیں یعنی ایٹینز اور ایتولیا ممتاز تھیں۔ ۳۶۶ ق م میں ایٹینزیوں نے اولیمپود و روس کی سرکردگی میں میوزانہ پر جس پر مقدونی علم بلند تھا، حملہ کر کے قبضہ کر لیا، اور اس طرح خارجی دباؤ سے آزاد ہو گیا۔ ۳۶۹ ق م میں ایٹینزیوں نے غالویوں کے خلاف فوج اور بیڑے دونوں کے ذریعے سے نہایت زور کے ساتھ مداخلت کی تھی۔ ان کے اور ایتولیا کے باہمی تعلقات ۴۰ سال پیشتر سے نہایت دوستانہ تھے، جب دونوں نے ہنربان

۴ ایپائروس۔ ڈروائے سن ۳، ۱، ۹۴: امبرسیہ پرھوس کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

مرلیک Merleker نے اسی ملک، خاندان اور باشندوں پر متحدہ مضامین لکھے ہیں جو کیونگز برگ سے ۱۸۵۴ء، ۱۸۵۵ء اور ۱۸۵۶ء میں شائع ہوئے ہیں۔

۵ تھسلی۔ ڈروائے سن ۳، ۱، ۹۲: ہرتز برگ Hertzbug ۱۰۸۶۔

باب

ہو کر باوجود سکندر کے صریح احکام کے ساموس اور اوائے نیادائے کو مقدونیوں کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ دیکھو جلد ۳ صفحہ ۳۶۵) یہ ہم باب ۱۲ میں ایتولیا کا مفصل ذکر کریں گے، یہاں یہ کہنا کافی ہے کہ ان کے قبضے میں خلیج مالوس اور بیوتی سرحد تک تمام وسطی یونان تھا۔ وہی درہ تھرموپلی اور ”لیگ ہمسائیاں“ پر قابو یافتہ تھے، اور کلٹ قوم کی مدافعت کر کے انھوں نے موخر الذکر کی بڑی بیماری خدشت انجام دی تھی۔ ایتولیوں کے بعد لیگ کی مجلس میں ایٹنز کا اقتدار سب سے زیادہ تھا۔ لیٹنز وایتولیا نے غالبوں سے محفوظ رہنے کی یادگار کے طور پر ایک نئی عید سوتیر یہ قائم کر کے لیگ کے انتشار تمدن کے کام میں خاص دلچسپی لی۔ اس عید کو تمام دیار یونان میں دلچسپی کی نظر سے

۱۔ ایٹنز۔ ڈروائے سن ۱۰۳، ۹۵) جس رائے کا اظہار کرتا ہے اس سے ایٹنز کی حالت زبون معلوم ہوتی ہے۔ قلمی ہے کہ میوز خانے کی تسخیر کے بعد کچھ مدت کیلئے پرائیوس میں ایک مقدونی لشکر قیام رہا ہو، ڈروائے سن ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴

دیکھا گیا اور ہر جگہ اس خاص دن نائٹک کے کھیل ہونے لگے۔ یہی وجہ ہے کہ اس اسفکیتیونی انجمن نے دیونی سیوس کے نقاشوں کو خاص اپنی نگرانی میں لے لیا۔ اب گویا امفک تیونی لیگ میں مقدونہ کی جگہ ایتولیہ نے لے لی تھی اور اس طرح مقدونہ کو یونان پر مادی اور روحانی جو مواقع تھے وہ جاتے رہے تھے۔ اب اگر وہ وسطی یونان پر حملہ کرنا چاہتا تو اس کے لئے درہ تھرموپلی کو عبور کرنا محال ہو جاتا، بلکہ وہاں پہنچنے کے لئے اسے یوہیہ ہو کر جانا پڑتا جہاں کے بلدیات خالکس و کارستوس اس کے قبضے میں تھے۔ پھر اس کے لئے کوئی ایسا طریقہ باقی نہیں رہا تھا کہ مذہبی سردار کی حیثیت سے وہ یونان کے نام سے کوئی قراردادیں منظور کر سکے۔ نیز اسے آزاد یونان کے ساتھ کوئی اندرونی تعلق بھی باقی نہیں رہا تھا۔ ان سب باتوں پر نظر ڈال کر ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ایتولیوں نے امفک تیونی لیگ کو جو از سر نو منظم کیا تو اس کے لئے وہ تمام یونان کے شکرے کی مستحق تھے۔ ہم اس سے واقف ہیں کہ ایتولیوں اور اکالنائیوں میں ازلی دشمنی تھی جس کی وجہ سے اکالنائیوں کا فطری میلان مقدونہ کی جانب تھا چنانچہ اس وقت میں انھوں نے کاساندر کی صلاح سے چند بڑے شہروں میں جن میں سے ایک تھراتوس بھی تھا اپنے آپ کو مرکوز کر لیا۔ سلاطین م میں کاساندر نے تھبر کی آزادی کا احیاء کر کے بیوتیہ کے ایک حصے کو مقدونہ کا ہمنوا بنالیا تھا، گو اسی میلان کا نتیجہ یہ نکلا کہ باقی سب بیوتی مخالفین مقدونہ کی صف میں شامل ہو گئے۔ اس ضمن میں آخری بات یہ کہنی ہے کہ لاکاریس نے تھبر ہی میں پناہ لی تھی، اور یہی شہر دیکتریس پولیور کی تیس کے خلاف نہایت بہادری سے لڑا تھا۔ ۷

باب

پیلوپونیز پر مقدونیہ کا کم از کم اتنا اثر ضرور تھا جتنا وسطی یونان پر تھا، اور اُس نے اپنی قوت و اقتدار کا مظاہرہ اگر کوئی تھوس کی قلعہ بندی کر کے کیا۔ اس کے طرفدار کو رنمہ، سکیون، آرگوس، مسینیہ، ایلس اور آرکیڈیا کا ایک حصہ تھا جس میں میگالوپولس بھی شامل تھا، لیکن دوسری طرف تقریباً ۱۸۰ ق م میں اکائیہ نے آزادی کا راگ الاپنا شروع کر دیا۔ مقدونیہ مختلف شہروں میں اپنے اثر کو خود سر مقرر کر کے مستحکم کر رہا تھا۔ اس قسم کے وسیع الارسیاسیات میں اسپارٹا کو کسی قسم کی مداخلت کرنا پسند نہیں تھا، اور اسی لئے اُس نے اپنی حیثیت بالکل آزادانہ رکھی تھی۔ ۱۹۰ ق م میں اُس نے دیمتریوس کے خلاف اور اس کے بعد انتیگونوس گوناتاس کے خلاف ہتھیار اٹھائے، اور ابولودوروس والی کاساندریہ کی پشت پناہی کی۔ اُس نے کلیونیوموس کی سرکردگی میں انتیگونوس کے خلاف بہت کچھ سرگرمی دکھائی جس کا ذکر اس کتاب کے نویں باب میں کیا جائے گا۔ ہم اسی باب میں یہ بھی دیکھیں گے کہ کم از کم ایک موقع پر اسپارٹا کلیونیوموس کے مد مقابل آریوس کی ماتحتی میں انتیگونوس گوناتاس کا طرفدار بن گیا۔ اُس زمانے میں لقونیہ کو بھی اہمیت حاصل ہوتی ہے، اس لئے کہ عمال سلطنت کی اجازت سے اُس کے جنوبی حصے خصوصاً اس سے ناروم میں ہر طرح کے لوگ اکٹھے ہوتے رہتے تھے اور حکومت اُن سے جو چاہتی خدمت لیتی رہتی تھی۔ ہم ناظرین کی توجہ اس طرف کئی مرتبہ مبذول کر چکے ہیں۔ یہی کیفیت جزیرہ کریٹ کی بھی ہے جہاں کی جمہوریتوں کو مکمل آزادی حاصل تھی۔ ان ممالک کے تعلقات مصر و سیرین سے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اختلاط اکارنانیہ، دیودورس ۱۹، ۶۷؛ بوسولٹ ۲، ۷۵۔

بیوتیہ۔ ڈورداغے سن ۱۰۳، ۱۳ تا ۹۵؛ زمانہ مابعد پولی بیوس ۲۰، ۶ تا ۶۱؛

بوسولٹ ۱۱، ۲۶۳۔

نہایت اچھے ہیں، اور یہی کیفیت ایتولیا کی بھی ہے جسے اجیر سپاہیوں  
 اور بحری لڑائی کی طرف خاص میلان تھا۔  
 اگر ہم مقدونیا کے اثر کا اندازہ کرنا چاہیں تو ہمیں شمال سے جنوب  
 کی طرف دو اتر چھ خطوط کھینچنے پڑیں گے۔ شمال و مشرق سے جنوب  
 و مغرب کی طرف آؤ تو مقدونیا کے حلقہ اثر میں یونان، بیوتیا، کوزتھ،  
 سکیون، آرگوس، جنوبی آرکیڈیا اور سینٹیا شامل نظر آئیں گے؛ اس کے  
 مغرب میں ایتولیا، مع دیلفی و تھرموپلی کے آزاد تھے، لیکن اکارناتیا  
 از سر نو مقدونیا کا مہنوا بن گیا ہے۔ اس کے مشرق میں ایٹینا و اسپارٹا  
 مقدونیا کے ماتحت نہیں اور ان مقامات پر اب مصر اپنا اثر قائم  
 کرنا چاہتا ہے۔

جزائر مدور میں مقدونیا و مصر کے اثرات ایک دوسرے  
 کے خلاف برسرِ پیکار ہیں، لیکن آخر کار مصر ہی کو تفوق حاصل ہوتا  
 ہے گو بعد میں جزیرے والے اپنی ایک متحدہ جمہوریہ قائم کر لیتے ہیں  
 (دیکھو باب ۲۳)۔

ہم یہ نتیجہ نکالنے میں حق بجانب ہیں کہ یونانیوں کی عام کیفیت  
 کو کسی حالت میں مایوسانہ نہیں کہا جاسکتا۔ اور چونکہ مقدونیا کی

۵۵ اسپارٹا۔ ڈروائے سن ۴۳۱، ۲۰۰۔ کلیونی موس نے مصر کا ساتھ دیا اور  
 انٹی گونیسیوں کی مخالفت کی۔ اٹلی سے واپسی پر اس نے کورکا رافع کیا، لیکن  
 تقریباً سترہ ق م میں اسے دیمتریوس نے نکال دیا؛ ڈروائے سن ۲۰۲، ۱۹۰۔  
 بعد ازاں وہ دیمتریوس کے دشمن لاکاریس کی معیت میں تھبر چنچا۔ اس کے بعد  
 اُس نے انٹی گونیسیوں کے خلاف اسپارٹا کے ساتھ اور پھر مصر کے حلیف  
 پر مھوس کے ساتھ سازش کی۔ کلیونی موس کا مد مقابل آریوس تھا، جس کے مشتبہ  
 طرز عمل کے لئے دیکھو یادداشت اے متعلق باب ۹۔

کریٹ کے لئے دیکھو سترالو ۱۰، ۴۷۷۔

باب

حالت کچھ قابل رشک نہ تھی اس لئے اگر ان میں ذرا زیادہ سیاسی اتفاق ہوتا تو وہ غالباً آپسے کندھوں سے متحد و نوی جو اتار کر پھینک دیتے۔  
اب ایشیا کی طرف آئیے۔ ہم یہاں کی سب سے زیادہ اہم

۹۔ ایشیائے کوچک کا جغرافیہ۔ دیکھو حواشی باب ۴۔ لونگ Lolling نے  
۱۰۔ میوئر A. Mueller ۲۴۹۳ میں قدیم تصانیف کا مخلص پیش کر دیا ہے، لیکن  
اس کے بعد حال ہی میں ایشیائے کوچک کی تحقیقات میں بڑی بھاری ترقی ہوئی  
ہے، لونگ نے اس کا بھی خاکہ دے دیا ہے (۱، ۱، ۹، ۹ وغیرہ) اور لٹل  
Reinach نے بھی اپنی کتاب "تو قائع مشرقی" Chroniques L'Orient

میں جو ابتداءً جدید آثاریات Revue Archeologique میں چھپی تھی اور  
اب ایک علمہ مجلہ کی شکل میں شائع ہوئی ہے، اس کا مفصل بیان کیا ہے۔  
اس میدان میں ہر سال مزید ترقی ہوتی ہے۔ عین حال میں مفصلہ ذیل علماء  
میدان تحقیقات ایشیائے کوچک میں ممتاز ہیں: رگہ۔ ہیرشفلد G. Hirschfeld

بین ڈورف Benndorf، نی مان Niemann، لاکوروسکی Lauckoronski  
پیٹرسن Petersen، پاتون Paton (کاریہ، دلکیہ، پنیلیہ، پیدیہ) ہومان

ہومانن Humann، پخشٹائن Puchstein (کالاتیہ، کوماگینیہ، ریمزے Ramsay)  
ہوگارتھ Hogarth (بالخصوص ازوجیہ) سیریت Sterreth (وسطی و جنوبی

ایشیائے کوچک) بنت Bent، ہیبرڈے Heberdey، ولہلم Wilhelm  
(ہلیکیہ) نیز نابریکیوس Fabricius، ویٹے فیلٹ Wannefelth، یودانج

جڈیچ Judeich، کلارک Clarke، کولڈوے Koldewey، شخہارٹ  
Schuchhardt، ہرفون گیرٹنگن Hiller von Geartingen، ہیرس

پاریس Paris، گارڈنر E. Gardner، رائے Raidet، دیورباخ Duerbach  
فوژیئر Fougères وغیرہ اس فہرست میں ارض ٹروائے اور پرگام کے

محققوں کے نام شامل نہیں کئے گئے۔ جنوبی ایشیائے کوچک پر زیادہ تر



بارف

مملکت شام سے شروع کریں گے، وہ مملکت جس نے سکندر کے ایشیائی مقبوضات پر حکومت کرنے کا دعویٰ کیا، گو اس دعوے کی کوئی صحیح بنیاد عرفاً یا قانوناً نہیں تھی۔ بہرہج اس مملکت نے انطاکیہ کو اس اعظم کے عہد حکومت میں ہیلیس پونت سے لے کر ہندوستان تک ہی نہیں بلکہ یورپی یونان میں بھی مداخلت کی اور یہ مداخلت اسی وقت تک برابر ہوئی رہی جب تک سلیو کوں کے جانشینوں کو یہ محسوس نہ ہونے لگا کہ اس دعوے کو وہ منوا نہیں سکتے۔ اس عہد میں جسٹا اس وقت ذکر کیا جا رہا ہے (یعنی تقریباً ۱۸۰ ق م میں) سلیو کیوں کی سلطنت کی (جسے سلطنت سوریا بھی کہتے تھے) وہ اہمیت نہیں رہی تھی جو اسے سلیو کوں اول کے عہد میں حاصل تھی۔ سلیو کوں ”فتح“ نے اس سلطنت کو منظم کیا تھا چنانچہ اب اس کی ضرورت ہے کہ ہم از سر نو اس کی زندگی کی طرف رجوع ہوں۔

اس نے بہت جلد یہ صحیح اندازہ کر لیا کہ ایشیا کے سرحدی علاقوں پر بادشاہت کا کھیل کھیلنے کے بجائے یہ بدرجہا بہتر ہے کہ یہاں اس کے سچے اور واقعی حلیف پیدا ہو جائیں۔ سلطنت ق م میں یو دے موس نے یوروس کو قتل کر دیا تھا، اور اس کے بعد خود اس قابل کو انٹی گونوس نے مار ڈالا تھا۔ اس پر چند رگبت بادشاہ ہندوستان نے (جسے یونانی ساندرو کو توں سمجھتے تھے) ملک سندھ کے محاذی علاقوں پر

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - اسٹریا داؤں نے کام کیا ہے۔ بہترین نقشہ کرپٹ Kiepert کے ہیں جنہیں خود اس کی اشاعتوں کے نقشے و نیز وہ نقشے شامل ہیں جو دوسرے مصنفوں کے سفرناموں کیلئے اسے تیار کئے۔ نیز مقابلہ کرو فائیکل ایشیا کے کوچک میں آثاریات کے لئے تحقیقاتی سفرنامے Feigl: Archæolog. Forschungsreisen in Kleinasien

Oesterreich Monatsch

آسٹریائی ہیریڈ ماہواری متعلق دیا ر مشرقی

سال ۱۸ نمبر ۷۰

Orient

باب

قبضہ کر لیا تھا، اور جزیرہ نمائے گجرات سے دہانہ دریائے گنگا تک اپنی سلطنت قائم کر لی۔ پہلے تو سلیو کوس نے اُس سے لڑائی مٹھانی، لیکن پھر اُس کے ساتھ صلح کرنے پر مجبور ہو کر دریائے سندھ کے ملک سے اپنے قدم پٹانے لائے جس کے معاوضے میں حکمران ہند نے اُسے وہ ہاتھی نذر کئے جن کی وجہ سے میدان اپیسوس اُسکے ہاتھ رہا (دیکھو باب ۲)۔ اُس نے اپنا سفیر میگاس تھنیس چند گپت کے پائے تخت یا ٹلی پیر بھیجا، جس کے ذریعے سے دونوں حکمرانوں کے مابین خوشگوار تعلقات قائم ہو گئے۔ یہی وہ میگاس تھنیس ہے جس نے ہندوستان کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے جس کے بعض اجزاء ہم تک بھی پہنچے ہیں۔ سکندر نے غایت عقلندی کے ساتھ بہت سے یونانیوں کو اس سرحدی علاقے میں لا کر آباد کر دیا تھا چنانچہ یہ آباد کار تہذیب و تمدن یونان کے مستقل مرکز بنے رہے۔ واضح ہو کہ عام کلیئے کے مطابق، سرحدی علاقوں میں آباد ہونے کی وجہ سے ان یونانیوں کو اندرون ملک کے باشندوں سے زیادہ اختیارات حاصل تھے۔ جناب اپیسوس کے بعد سلیو کوس نے اپنا پائے تخت بابل سے اپنے آباد کردہ انطاکیہ بدریائے اورونٹیس کو منتقل کر دیا اس لئے کہ شاید وہ بحیرہ روم کے قریب رہنا پسند کرتا تھا، ورنہ جغرافی اعتبار سے تو انطاکیہ کے بجائے جو دریائے اورونٹیس پر تھا سلیوکیہ کو جو سمندر پر واقع تھا، مستقر بنانا بیکار سا معلوم ہوتا ہے، بالخصوص اس لئے کہ انطاکیہ کو کبھی بھی زیادہ اہمیت نصیب نہیں ہوئی، لیکن سلیو کوس کا خیال تھا کہ ساحل بحر پر صدر مقام محفوظ نہیں رہے گا، اور ہوا بھی یہی کہ سلیوکیہ مدت دراز تک بطلانہ مصر کے قبضے میں رہا۔ بہر حال اُس نے ایک ایسے مقام کا انتخاب کیا جو ساحل سے قریب ہی ایک زرخیز رقبے میں واقع تھا۔ ہم ذرا تفصیل سے انطاکیہ کا تذکرہ اس کتاب کے اکیسویں باب

بارش

میں کریں گے اور یہاں صرف اس بات پر اکتفا کریں گے کہ شہر انطاکیہ سلطنت سوریک کی گویا ایک ظاہری علامت تھی۔ سمندر کے قریب ساحل سے ذرا ہٹ کر جنگل کے قریب لیکن اتنا نہیں کہ اُسے قافلے والے اپنا جائے روانگی بنالیں۔ یہ شہر اُسی سلطنت کے گویا مثل تھا جس کا پائے تخت ہونے کا اُسے فخر حاصل تھا، اور جو واقعا فوج اور بیڑے کا باضابطہ مرکز نہیں تھا اس لئے کہ دونوں محکمے تو بالکل مصنوعی تھے۔ یہ شہر یونانیوں کا شہر تھا، اور اس سلطنت کا مالہ و مالک یہی تھا کہ مشرق میں یونانی اصول پر ایک مملکت قائم کی جائے۔ انطاکیہ کے محل وقوع پر بحث کرنے وقت یہ یاد رکھنا مفید ہو گا کہ فنیقیہ اور کیلیوسوریہ دونوں کے اکثر حصے پر مصر کی عملداری تھی چنانچہ اُس زمانے میں انطاکیہ اکثر محض ایک سرحدی شہر بنا رہا۔ باوجود ان تمام باتوں کے سلیوکوس ضرور اس نتیجے پر پہنچا ہو گا کہ یہ ایک منتشر سلطنت کا پائے تخت ہے اور اس کا محل وقوع ایسا ہے جس میں اس اعتبار سے کم سے کم خامیاں نظر آتی ہیں۔

یہ واقعہ ہے کہ اپنا پائے تخت مغرب کی طرف منتقل کرنے سے بادشاہ کا مقصد یہ نہیں تھا کہ اندرون ملک سے اپنا اثر اٹھائے۔ اُس نے ملک کی سیاسی تنظیم کچھ اس طرح سے کی کہ مرکزی حکومت کو اندرونی معاملات ایشیا میں سکندر کے زمانے سے بھی زیادہ مدد کرنے کا اختیار تھا۔ اُس نے اپنی سلطنت کو ۳۲ ساتراپیوں میں منقسم کیا۔ گو ہم وٹوق کے ساتھ نہیں کہہ سکتے کہ اُس کی سلطنت کا رقبہ کیا تھا، لیکن ہمیں یہ ضرور معلوم ہے کہ قدیم ایرانی صوبوں کو سکندر نے چھ چھ جدید صوبوں میں تقسیم کیا تاکہ صوبہ دہریوں کے اختیار است محدود ہو جائیں، اور پرانے اُصوبوں کو اس اندر وٹونی تواحد سے محروم کیا جائے جس کے باعث ان میں بغاوت اور خلفشار آسانی سے پیدا ہونے کا احتمال رہتا تھا۔ اس جدید تقسیم

باب

میں بھی وہی اصول مدنظر تھے جو فرانس کے مختلف ڈپارٹمنٹوں میں تقسیم تھے۔ مرکزی حکومت کی تنظیم طبقہ معبان شاہی کے قیام سے سمجھ میں آ سکتی ہے، اور یہ طبقہ نہ صرف یہاں بلکہ مقدونیہ، مصر اور لیبیہ کی قوموں میں بھی غالباً موجود تھا۔ ان ہی عائد شاہی "مجلس مملکت" مشتمل تھے، اور ہر محکمہ سلطنت کا ایک ایک نگران مقرر ہوتا تھا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سلیو کوس نے ایشیا میں بہت سے شہر آباد کر کے (جن کی تعداد ایک سو تین تھے) ایشیا کو یونانی قالب میں ڈھالنے کے طرز عمل کو جاری رکھنے کی کوشش کی۔ اپیان کا بیان ہے کہ اُس نے اپنے باپ کے نام پر ۱۲ انطاکیہ، اپنی ان کے نام پر ۵ لاؤدیکے، خود اپنے نام پر ۹ سلیو کوس اور اپنی بیویوں کے ناموں پر تین اپائے اور ایک ستراتونی کیے آباد کئے۔ ان کے علاوہ دوسرے جو شہر اُس نے آباد کئے اُن کے نام یونانی یا مقدونی شہروں کے یا اپنی قوموں کے ورنہ خود سکندر کے نام پر رکھے۔ امیانوس کہتا ہے کہ نیل و فرات کے درمیان اُس نے جن گھاٹوں کی توسیع کر کے شہر بسائے اُن کے اصلی نام مؤلف کے زمانے میں جدید ناموں کے ساتھ زبان زدِ خاص و عام تھے۔ لیکن جس ضلع پر اُس کی نظر سب سے زیادہ تھی اور جس میں اُس نے یہ نوآبادیاں قائم کیں وہ کلیکیہ کے جنوب و مشرق اور کوماگینے کے جنوب میں بالائی شام کا ملک تھا جس کا نام سلیو کوس رکھا گیا اور جسے سب سے پہلے اسی حکمران کے عہد میں اہمیت حاصل ہوئی۔ یہاں اُس نے چار بڑے بڑے شہر آباد کئے، یعنی انطاکیہ، سلیوکیہ، اپامیہ اور لاؤدیکہ جنہیں گویا اس کے خاندان کے باضابطہ قائم مقام سمجھنا چاہئے۔ استرابو اس ضلع کو ترائپولس یا "چولبدیہ" کہتا ہے۔ دوسری صدی ق م میں، یعنی اسکندر یا اس سے اٹھارہ سو ہفتہ تک ان چار شہروں میں جو سکے ڈھالے گئے اُن پر الفاظ "ارلفون دیمون" یعنی لبدیات مخالف "کنہہ ہیں۔ اگر ہم

سلیو کوس کے باقی ماندہ شہروں کا کچھ اندازہ بیان کرنے کی کوشش  
 کریں تو ہمیں مفصلہ ذیل شہر ملیں گے: اول تو اورونتیس اور فرات  
 کے درمیان شہر اور دیوس جسے نکا تور کا آباد کردہ بتایا جاتا ہے؛  
 یہ شہر مقدونوی شہر اور دیوس کے نام پر موسوم ہے جہاں سلیو کوس  
 پیدا ہوا تھا۔ دریائے فرات پر اُس مقام پر جہاں مشرقی شاہراہ  
 اس دریا سے ملتی ہے اُس نے زیوگما اور اُس کے مقابل مغربی  
 کنارے پر اپامیا اور اُس کے قریب ہی سلیوکیہ آباد کیا۔ زیوگما  
 کے جنوب میں بام بیکے ہیراپولس ایک قدیم شہر تھا جسے سلیو کوس  
 نے اب دوبارہ آباد کیا۔ اُس کے قریب ہی دریائے فرات  
 پر ایک جدید امفیپولس بھی بسایا گیا۔ ہم اس نواح کے شہر نکا تورس کے  
 محل وقوع سے واقف نہیں ہیں۔ ضلع کیرستیکے میں جس کا نام  
 مقدونوی شہر کیرحوس کے نام پر رکھا گیا تھا، زنجیرہ امانوس اور فرات  
 کے درمیان شہر بردیہ تھا جو آجکل حلب کہلاتا ہے، اور اسے  
 بھی نکا تور ہی نے آباد کیا تھا۔ اُس نے دجلہ اور فرات کے درمیان  
 ضلع آرھائیں ایدیہ کا شہر بسایا جو ازمنہ وسطیٰ میں چاروانگ عالم  
 میں مشہور ہوا۔ ہم اُس کے شہر سلیوکیہ کی طرف جو دریائے دجلہ  
 کے کنارے پر تھا، ناظرین کی توجہ اس کتاب کے بیسویں باب  
 میں مبذول کریں گے، لیکن یہاں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اس  
 بعید زمانے میں بھی یہ شہر نہایت وسیع اور اس کی شہرت و خشاں  
 تھی۔ میدیہ میں اُس نے شہر رکھا گائے کا نام بدل کر یور دیوس رکھ  
 دیا، پارٹھیہ میں اُس نے کالیو پے اور ہکا تو پیس اوس آباد کئے اور  
 موخر الذکر کو اُس نے اُس حصہ ہلاک کا صدر مقام بنایا۔ شام کے  
 مغرب میں دریائے کالی کا دنوس پر سلیوکیہ اور زنجیرہ توروس پر  
 اپامیا داسیہ کی بنیاد بھی نکا تور ہی نے ڈالی تھی۔ سلیو کوس کے اکثر  
 بلدیات جن کا ذکر ہم سنتے ہیں، بحیرہ روم اور مدیہ کے درمیان واقع

باب

تھے۔ اس کی خواہش یہ تھی کہ اور وٹیس کے دمانے سے لے کر بابل تک کا ملک اُسی کے مکمل قبضہ اقتدار میں ہو۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سلطنت شام کے بلدیات کی حیثیت کیا تھی۔ یونان میں بلدیہ کا مفہوم یہ تھا کہ وہ اندرونی انتظام میں خود مختار ہو، چنانچہ یہ سب شہر خود مختار تھے۔ اسی طرح ہمسایہ فنیقی شہر بھی، جنھیں یونانیوں کے ورود سے پہلے ہی سے اندرونی خود مختاری حاصل تھی، ان کے لئے بمنزلہ نمونہ کئے تھے، اور مشرق کی تاریخ مابعد سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔ ان میں سے بہت سے بلدیات ایسے تھے جنھیں سکہ سازی کا اختیار حاصل تھا۔ ہم یہ قطعی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ آیا دیگر حصص عالم کے ساتھ وہ براہ راست تعلقات رکھ سکتے تھے یا نہیں۔ بہت سے واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی اخلاقی اہمیت بہت بڑی تھی۔ مثلاً انطاکوس سوم کے عہد میں مدعی تخت و تاج اکامیوس نے ان سے مدد طلب کی تھی۔ لیکن ہمیں اس بات کا علم نہیں کہ انھیں شام کی فوج میں جدا جدا رسالے بھیجنے کی آزادی حاصل تھی یا نہیں، گویا ہم ضرور کہہ سکتے ہیں کہ وہ اضلاع جن میں یونانی زیادہ تعداد میں آباد تھے، اس فوج میں ایک قابل قدر حصہ لیتے تھے جس کی مثال کے طور پر ہم کارہستانیوں کا ذکر کریں گے جن کے رسالے بالکل علحدہ تھے۔ ظاہر ہے کہ بہت سے حصہ جات ملک ویسے بھی تھے جن سے ہاندے اپنا انتظام بلدی نمونے پر نہیں کرتے تھے، بلکہ وہ ایشیا کے معمول کے مطابق شیوخ قبائل کے ماتحت سلطنت کے باج گزار تھے۔ ان میں سے بعض ممالک ایشیائی تمدن کی صیف اول میں تھے۔ آخر میں یونانی عنصر کو شہروں میں فروغ حاصل ہوتا ہے، اور یونانی زندگی کی ترقی اس واقعے سے عیاں ہے کہ ملک شام تقریباً کلّیہ شہری رقبہ جاتا میں منقسم ہو جاتا ہے۔

بابت

شام کے حکمرانوں اور شہریوں نے جو عظیم الشان خزانے مسمور کئے یہ دولت دراصل تجارت سے پیدا ہوئی تھی۔ اس منیٰ کر کے بھی سلیو کوس کی سلطنت بابل و ایران کی صحیح جانفین سمجھی جاسکتی ہے۔ ان بادشاہوں نے قدیم ایشیائی شاہراہوں کو قائم رکھتے ہوئے نئی شاہراہیں تعمیر کرنے کی کوشش کی، چنانچہ سلیو کوس کا تور نے سلیو کیہ بدریائے وجلہ پر بحیرہ روم اور ہندوستان کی باہمی تجارت کا ایک مرکز قائم کیا (دیکھو باب ۱۲)، اور ساتھ ہی یہ بھی پیش نظر رکھا کہ بحیرہ خزر اور بحیرہ اسود کے درمیانی راستے کو بھی کام میں لائے۔ اسے پترو کلیس کو جو مدبر ہونے کے ساتھ ہی ساتھ عالم بھی تھا، اس نوح میں بھیجا، چنانچہ وہ بحیرہ خزر کے شمال کی طرف رخ کر کے ان مقامات تک چلا گیا جہاں اس سے پہلے دوسرا کوئی فرد بشر نہیں گیا تھا۔ اُس نے اپنی اس سیاحت کی بابت ہمارے لئے ایک کتاب بھی چھوڑی ہے۔ اس مہم سے معلوم ہوتا ہے کہ سلیو کوس اب تک اپنے آپ کو بحیرہ خزر کے جنوبی ساحلوں کا مالک تصور کرتا تھا، گو بحیرہ اسود کے جنوب میں اس کا اقتدار صفر کے برابر تھا۔

۱۔ سلطنت سلیوکیان۔ زمانہ حال کے متفقین میں سے خاص طور پر قابل ذکر کلیس Cless ہے جس نے پاؤلی کے "محیط" Pauly's R. E. میں مضامین لکھے ہیں۔ گو جنوبی شام یا "کیلیو سورہ" جس میں ابتدا میں جولیان دانتی لیان کی درمیانی وادی اور پھر تمام جنوبی شام شامل تھا، اس سلطنت سے اکثر و بیشتر تعلق اور سلطنت بطائسہ کا ایک جزو تھا، تاہم اسے علی العموم دو سلطنت شام ہی کا لقب دیا جاتا تھا۔ آل سلیو کوس کا تعلق ہندوستان سے؛ سترالو ۱۵، ۲۴، ۷۰، ڈروائے سن ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷،

باب

## اس کے برعکس مغربی ایشیائے کوچک پر سلیو کیوں نے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ شاہان مقدونیہ کا دربار ”اڈلے“ پولی بیوس ۱۸، ۵۵۔  
 حکمران کے قریب ”دوستان شاہی“؛ پولی بیوس ۲۲، ۵؛ لیوی ۳۰، ۲۱؛ ان میں  
 سے بعض کو ”دوستان اعلیٰ“ کہتے تھے؛ مصر کے ابتدائی زمانے میں بھی ”شاہی  
 دوست“ اور ”منظور نظر دوست“ تھے؛ ایران؛ ”مصر“ Erman. Aegypten  
 ۱۱۰، ۱۔ مقابلہ کروا سیتا؛ ”مقدونیہ میں دوستان شاہی“ Spitta: De amicorum  
 in regno Macedon. cond. برلن ۱۸۸۷ء۔ زمانہ بالبدین رومن شہنشاہوں کے  
 بھی اسی نوع کے ”دوست“ ملتے ہیں۔ ”رشتہ داران شاہی“، کلیس، پاؤلی ۶،  
 ۲۳۱ میں اس زمانے میں ان ملکیتوں میں اس وقت تک سوریئاس جیسے وزیر  
 کا ذکر نہیں جو بعد میں پارتمینا میں وزیر اعظم تھا (سپیکل؛ ”ایران قدیم“ Spiegel.  
 Eran. Alter ۱۰۴، ۲)؛ تاہم نوشتوں اور مصنفوں کے اجزاء سے معلوم ہوتا ہے  
 کہ سلیوکیان کی سلطنت اور پرکاسم میں وزیر اعظم کو ”سربراہ کار امور“ کہتے تھے  
 (فرنیکل؛ ”نوشتہ جات“ Fraenkel: Inschr. ۱، ۱۱)۔ دیکھو عقب، باب ۲،  
 حاشیہ ۱۔ یہاں لفظ ”باضابطہ“ کا اضافہ کرنا چاہئے۔ اسی طرح متھرا دایس کے  
 وزیر جنگ کا خطاب ”سربراہ کار قوت“۔ ”مقدونیہ“، شام، پرکاسم، پونتوس  
 کے حکمرانوں کے ”اعزہ“ (فرنیکل؛ ”نوشتہ پرکاسمون“ F: Inschr. Von.  
 Pergamon، حاشیہ نمبر ۱۷۹)۔

بعض صوبہ داروں کو ”ستراپ“ اور بعض کو ”ایپارخ“ (پریفیکٹ) کہتے  
 تھے، لیکن بعض جگہ انھیں استراتے گوئی کا لقب بھی دیا گیا ہے؛ پولی بیوس ۵،  
 ۶؛ ڈروائے کسی ۳، ۱، ۶۵۔ بعض مرتبہ ہم سلطنت کے کسی بڑے رقبے کے  
 ”نامائندہ شاہ“ سے بھی دوچار ہوتے ہیں جیسے انطاکوس اول جو مشرق میں  
 واقعا بادشاہ تھا، اور ایشیائے کوچک میں اکائیوس۔

تخت شاہی پر وارث کے تین کام مسئلہ کہ وہ مرنے والے حکمران کا  
 بیٹا ہو یا بھائی، واقعات و حالات کے تحت طے ہوتا تھا۔ سلیو کوس اول نے



صرف قبضہ ہی نہیں کرنا چاہا بلکہ یہ کوشش کی کہ اُس پر اُن کا حق ملکیت بھی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ جو شہر آباد کئے، دیکھو اپیان: "سوریہ" ۵۷، Amm. Marc. ۱۴، ۸۵؛ پٹوسانیاں کہتا ہے کہ ان کی تعداد ۵۵ تھی۔ ملائس کے قریب دمشق؛ میولر Fr. ۴۰، ۴؛ مقابلہ کروڈروائے سن ۳، ۲، ۲۵۴۔

سلیوکس "استرابو" ۱۶، ۵۰، "تیراپولس" ایضاً ۹۹۔

زیوگما، اپامیا اور سلیوکیہ؛ ڈروائے سن ۳، ۲، ۳۰۶۔ اورپس، استیفان

ساکنیہ، بیروہ (ڈروائے سن ۳، ۲، ۲۸۸) یعنی حلب اس وقت بھی ایران و ہندوستان کے سیدھے راستے پر ایک خوشحال شہر ہے؛ بیڈیکر: "فلسطین" ۴۰۵۔ سلطنت کے انتزاع کے وقت یعنی تقریباً سلسلہ ق م میں بیروہ و ہرقلیہ

کا خود سر دیونی سیوس تھا؛ استرابو، ۱۶، ۵۱۔ "تیراپولس" (موجودہ منبج؛ بیڈیکر: "فلسطین" ۴۰۵) اور نکاتورس؛ ڈروائے سن ۲۸۹، ۲۹۰۔ امفیپولس

ایضاً ۲۰۹۔ ایدیسہ، ایضاً ۳۱۱؛ بابلون، شمالی سوریا "Babelon: Rois de Syrie" صفحہ CIII

میں نے باب ۲۰ کے حاشی میں وجہ دالے شہر سلیوکیہ کا ذکر کیا ہے، جسے بابلی نوشتہ "ملوکی شہر" کا لقب دیتے ہیں؛ "مجریہ اشوریات" Zeitschrift fuer Assyriologie جلد ۲۳۲، ۲۳۲۔ سلیوکس کی بنیاد کے موقع پر موبدوں کی مخالفت؛ اپیان: "سوریہ" ۵۶۔

یورپوس وغیرہ؛ ڈروائے سن ۳۱۹، ۳۲۱۔

سلیوکس بدریائے کالی کا دنوس، اپامیا، دامیس؛ ڈروائے سن ۲۸۴، ۲۸۵؛

۲۸۴؛ وینزاسی کتاب کے ابواب ۱۳ و ۲۰۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دیتروکس اول (۶۲ ق م) انتظامیہ سے باہر ایک قلعے میں رہتا تھا، اس لئے کہ اُسے شہر والوں کی طرف سے اطمینان نہیں تھا؛ اس سے شہروں کی خود مختاری کا اندازہ ہوتا ہے۔ مہر میں ایسی کوئی مثال دیکھنے میں نہیں آتی

پولی بیوس، ۵۰، ۵۰ میں مذکور ہے کہ ضلع کیرموس کے ۶ ہزار سپاہی توت کا

باٹ

مان لیا جائے۔ یہاں تبھی نہ ضرور مستثنیات سے تمنا اس لئے کہ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ ایک بہت بڑا عنصر تھے۔ شامی فوج کی ترکیب پولی یوس ۹۰۵ء نے جنگ رافیہ سے پہلے شامی فوج کی ترکیب کی پولی یوس ۹۰۵ء میں جو تفصیل دی ہوئی ہے اُس سے سمجھ میں آتی ہے۔ یہاں ہم میں ہزار سپاہیوں کا جو اعلیٰ مقدمہ ونوی تھے، ایک جتھا پاتے ہیں جن کے ساتھ سلطنت کے دس ہزار سپاہی جو مقدمہ ونوی اُمول پر مسلح ہیں، ۲۵۰۰ کرٹھی اور ایک انبوہ بربریوں کا ہے جو مفصلہ بالا سپاہیوں سے قنداد میں کم ہے۔ ضلع کیرھوس میں بیروہ، کیرھوس، ہیراپولس، امبی کے تھے۔ اس ضلع کے علاوہ شام کے تین اور اضلاع کے یونانی مقدمہ ونوی نام تھے، (۱) حلب کے جنوب میں خالکدیس جس کا صدر مقام خالکس (موجودہ قنصرین) تھا؛ بیڈیکر؛ ”فلسطین“ ۴۱۰۔ (۲) خالکدین؛ صدر مقام خالکس (لیبان پر) جسے اب انجر کہتے ہیں (بیڈیکر؛ ”فلسطین“ ۳۰۵) اور جو دمشق سے بیروت تک کی سڑک پر واقع ہے۔ (۳) سلیوکس جس کا ذکر اس سے پہلے کیا جا چکا ہے۔ ان اضلاع کے علاوہ بہت سے یونانی چار دیگر رقبہ جاتا میں آباد تھے؛ (۱) کوٹاغینی، مستقر ساموساٹا دریائے فرات پر؛ دیکھو باب ۲، (۲) کیلسوریہ (۳) تراخونی تھ، جو بحیرہ جنسار تھ کے مشرق میں جبل حوران کا نام ہے؛ اس ضلع میں اس وقت تک سلطنت شام کے زمانے کے پتھر کے بشمار مکانات ہیں؛ (۴) دیکاپولس؛ مقابلہ کروٹینی ۴۰۵ء؛ شیورر؛ ”تاریخ قوم یہود“ Schuerer: Gesch. der jud. Volkes ۸۳، ۲ وغیرہ۔ یہ دریائے اردن کے مشرق میں تھا اور اسی میں شہر کیراسا آباد تھا؛ بیڈیکر؛ ۱۸۱۔ گدارا؛ بیڈیکر؛ ۱۹۰؛ فلا دیلفیہ (رباط عمون)؛ بیڈیکر؛ ۱۸۰؛ و متعاقب؛ باب ۹، حاشیہ ۲، باب ۲۰، حاشیہ ۱۰۔ ان میں سے اضلاع ۲ لغایت ۴ مدت تک بطالہ کے قبضے میں رہے، لیکن اس کا کوئی خاص اثر نہیں پڑا اس لئے کہ مصر سے باہر بطالہ یونان کی آزادی کے مخالف نہیں تھے۔ ہمسایہ عراق عربی میں صوبہ جات اور ردیہنے و میگدونیا کو بھی یونانی صوبے سمجھتا تھا، اور یہی حال سلیوکیہ بدریائے دجلہ کا بھی تھا۔

انھوں نے کبھی اس ملک پر رسمی دعوے نہیں کیا، اور چونکہ اس باب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ سسر کی تحریر بنام دیتال "ad famil. CIC ۱۲، ۱۳ سے معلوم ہوتا ہے کہ شامی شہروں میں یونانی ترقی کر رہے تھے۔ اس میں کاسیوس لکھتا ہے کہ دولابیلانے طرطوس و دولابیلانے ٹھیک وقت پر بظاہر ایک یونانی لشکر مجتمع کر لیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہروں میں ایک منظم شہری فوج ہو گئی۔ نیز دیکھو باب ۲۹، حاشیہ ۸؛ "کارڈنز" ابواب جدیدہ صفحہ ۴۳۶۔ ایشیائے کوچک اور شام کے ان شہروں کی بابت جنھیں مقدس دامون کہا گیا ہے، دیکھو متعاقب باب ۱۸۔

بابلون CXLIV, CXII, CXI یہ ٹھیک فرض کر لیتا ہے کہ انطاکیہ بدریائے اور دتیس و نیز دوسرے اسی نام کے شہروں کے باشندوں کو خاص حقوق حاصل تھے؛ دیکھو متعاقب باب ۱۸۔

جب جرمانی اقوام نے رومن سلطنت پر حملہ کیا ہے تو انھوں نے یہ قاعدہ مقرر کر لیا کہ کسی ملک کے بیرونی باشندے خود اپنے ہی قوانین کے تحت رہیں گے، اور بحسب یہی قاعدہ سکندر اور اس کے جانشینوں کے عہد میں جاری تھا، بلکہ یہ کہنا مناسب ہو گا کہ اس کا رواج زمانہ قدیم میں برابر تقریباً ہر جگہ تھا۔

اکائیوس ہدیات سے مدد کا طلبکار ہوتا ہے؛ پولی بیوس ۵، ۵، ۵ شام میں یونانی تمدن کے پھیلنے کی بابت نیولڈیکے Noeldike اور میتس Mitteis کے خیالات موخر الذکر کی کتاب "قانون سلطنت و قانون قومی" Reichsrecht und Volksrecht لائپرک، ۱۹۱، صفحہ ۲۶ وغیرہ میں دیکھئے چاہئیں۔ متاس یہ ثابت کرتا ہے کہ ضابطہ ہائے راپولس میں جو شاہی قوانین منضبط ہیں اس کی بنیاد قانون یونان پر تھی۔

اصلی شامیوں کو شخصی محصول ادا کرنا ہوتا تھا؛ متاس صفحہ ۲۷۔

تجارتی راستے؛ ڈروائے سن ۳، ۴، ۳۴؛ "کارڈنز"؛ ابواب جدیدہ ۴۳۶۔

ب

ملک کے خصائص میں یونانیت کا عنصر غالب تھا۔ اس لئے ہمیں

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - پیٹر وکیلز کے لئے زوسے میل Susemihl ۶۵۷-۶۵۹

سلطنت شام میں تمدن؛ ڈروائے سی ۳، ۱، ۵، ۷، متعاقب باب ۲۰۔  
سکجات:۔ پرسی کارڈنز: ”فہرست سکجات شاہان شام بنوادر خلافتِ برطانیہ“  
۱۸۷۱ء۔ ہیڈ: ”تاریخ مسکوکیات“ ۶۳۷ وغیرہ؛ اس کی بابت خاص طور پر بالون  
”شاہان سوریه“ Babelon: Rois de Syrie، پیرس ۱۸۷۹ء دیکھنا چاہئے۔ بالون

اپنی تہذیب میں تحقیقات ماقبل سے کام نکالتا ہے اور اس کی توضیح کرتا ہے، نیز  
دیکھو اسی کی کتاب: ”امور مختلفہ متعلق مسکوکیات“ Mélanges Numismatiques  
پیرس ۱۸۹۲ء، ۱۲۹۹۔ بالون یہ دلچسپ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ ”بل ترز اور شیر والہ

ساترجن پر یونانی حروف میں جو طغرایا علامتیں کندہ ہیں، مجموعی حیثیت سے ان  
سکوں کے قائم مقام ہیں جو سکندری عہدہ داروں نے، کیا بحیثیت صوبہ داروں  
کے، اور کیا بحیثیت سپہ سالاروں کے، سکد ق م سے (یعنی اس تاریخ سے)  
پہلے جب ان میں سے بعض نے چتر شاہی اختیار کیا، بنائے تھے، بدین سبب  
حروف ANT سے جو بعض سکوں پر منقوش ہیں (جن کے لئے دیکھو امہوف

”سکجات یونان“ Imhoof: Monnaies grecques (ص ۲۷۳) مراد انہی گونوس سے  
اور ۵ سے مراد میٹرکوس سے ہوگی۔ سلیوکوس اور دوسرے جانشینان سکندر کے  
کے سکوں میں خود سکندر کا اتباع کیا گیا ہے۔ نام نہاد سکدجات سکندر (جلد ۳

باب ۲۷، حاشیہ ۱۲) کی برابر تسلیک جاری رہی، اور صرف لواحقین سے معلوم  
ہو سکتا ہے کہ یہ تسلیک دراصل کس نے کرائی تھی۔ مقابلہ کردہ میٹرک: ”سکدجات  
سکندر اعظم“ Mueller: Numismatique d'Alex le Grand کوہن ہاگن ۱۸۷۱ء۔

مثلاً جن پر بنی ہے انھیں کا سندر کے ساتھ، جن پر عقاب بنا ہے انھیں  
’ایلیسوس‘ کے ساتھ جن پر شیر کا نصف دمڑ ہے وہ لیزیماخوس کے ساتھ  
اور جن پر گھوڑا بنا ہے وہ سلیوکوس کے ساتھ منسوب کئے جاتے ہیں، انہی باڑ  
یونینس، اور انہی گونوس کے علامات کا ابھی تک اکتشاف نہیں ہوا۔ جب

اس سے خاص دلچسپی ہے۔ اس میں ضلع اولمپوس اور دریائے سین واکوس کے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ جانشینان سکندر نے لقب شاہی اختیار کر لیا (بالخصوص سلطنت ق م کے بعد) تو یہ تبدیلی کردی گئی کہ بجائے نشست زیوس کے ”سکندر“ سکوں پر ایسا وہ پالاس نظر آتی ہے اور ان سکوں پر مختلف حکمران اپنے اپنے نشانات ڈال دیتے ہیں۔ زراں بعد انطاکوس اول اپولو کی شبیہ کو شام میں مروج کرتا ہے۔ سلطنت سلیوکوس کے سکوں کی بابت یہ کہتا ہے کہ یہ نسبت دوسری سلطنتوں کے ان کے نوشتوں میں زیادہ تنوع پایا جاتا ہے، اور اس ضمن میں بطاسی سکوں سے اس کا خاص تباہ نظر آتا ہے۔ یہ تباہی دراصل ان دونوں سلطنتوں کے خصائص کے تباہ کی وجہ سے ہے۔ یہ سکے مخصوص طور پر یونان کی پیداوار ہیں، لیکن اپنے ہمسایوں سے بالکل خلاف سلطنت بطاسہ میں علاوہ خاندان شاہی کے مشکل سے کوئی یونانی عنصر نظر آتا ہے۔ اس کے برعکس سلطنت شام میں ہم متہ دیونانی بستیوں سے دوچار ہوتے ہیں، اور خود حکمران یونانی تمدن کو پھیلانے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خاندان شاہی کے قیام کے بعد بھی یہاں کے سکوں میں اس قدر یونانیت غالب نظر آتی ہے جیسی جانشینان سکندر میں سے کسی کی حکومت میں نہیں پائی جاتی۔

سلیوکوس نے باہل پر اسلٹہ ق م میں قبضہ کیا، اور ابتدا میں اس نے وہی سکہ جاری رکھا جسے مازائیوس نے جاری کیا تھا اور اس کی لنگر کی علامت کو اختیار کر لیا جو اس کے خاندان کا مخصوص نشان رہا (دیکھو فوق باب ۳، حاشیہ ۸)۔ سلطنت ق م تک اس نے اپنے نام سے سکے نہیں ڈھلوائے۔ سینگوں والے سکے بھی اسی کے ہیں، اور ان میں سے کسی میں تو اس کے اپنے سر پر کسی میں اس کی خود پراد۔ کسی میں اٹھتی پر سینگ نظر آتا ہے۔ ان سکوں کے لنگر دیکھو باہل XXXIX XXXV سینگ سے مراد قوت ہے اور مہبودوں میں اسے دیونانی سکوں کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے۔ سینگ دال گھوڑے سے ہو کے فالوس کی یاد تازہ ہوتی ہے جس کے نام پر سلیوکوس کی سلطنت کا شہر

باب

بالائی حصے کا ملک دریائے پار تھے نیوس تک جو تیوس اور اماترس کے درمیان بحیرہ اسود میں جا کر گرتا ہے، شامل تھا۔ اس مملکت کا قلب وہ ملک ہے جو بالائی سنگاریوس کے کناروں پر آباد ہے۔ اس میں بوسفورس کا ایشیائی کنارہ مع خالکیدون کے، اور دوسرے قدیم و جدید بلدیات بھی شامل تھے جن کی طرف ہم ناظرین کی مزید توجہ متعاقب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ بوس کے فالاموسوم کیا گیا تھا۔ ہاتھیوں کی مدد سے جنگ پیوس سلیوکوس کے ہاتھ آیا اور انطاکوس اول نے غالیوں کو نچا دکھایا۔ سلیوکوس کا لقب ”سردار پیلان“ تھا (پلٹارک: ”دیوس تھیس ۲۵“)۔ انطاکیہ میں ایک ”ہشت دروازہ برائے پیلان“ کا ذکر سننے میں آتا ہے جسے دیو کلی تیان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے (بابلون XXVIII) سلیوکوس کے دوسرے سکوں پر جو شبہ ہیں بنی تعین الی کے لئے دیکھو بابلون ایولو کی رسوم کی بابت یہ امر قابل لحاظ ہے کہ شکہ ق م ہی میں داخنے کو معنون کیا گیا، سلیوکوس اور سترائیونکے نے دیوس تحائف بھیجے، لیکن ناف پر بیٹھی ہوئی ایولو کی تصویر سب سے پہلے انطاکوس اول نے رائج کی تھی۔ اس کے بعد انطاکوس چہارم نے عبادت زیوس کا احیا کیا سلیوکوس کے نمکالوں کے لئے دیکھو بابلون XXXV تا XXXIX

سکندر کے جانشینوں میں سلیوکوس سب سے کم عمر تھا اور خود سکندر سے بھی چھوٹا تھا، اور وہی ایک تھا جس نے سکندر کے تمدنی طرز عمل کو سمجھا تھا اور پسند کیا تھا۔ میں اسے سکندر کا ایک وفادار چیلہ سمجھتا ہوں۔

دُر دائے سن اسے تسلیم نہیں کرتا کہ سلیوکوس نکاتور نے اندرون ایشیا کوئی شہر آباد کیا ہو لیکن رادے Radet اپنی کتاب ”نوابادیات“ De Colon

۵۰ میں اس کی طرف لاؤ دیسیہ کا خاکہ دیتے اور تیار (مع مفسلات کے) منسوب کرتا ہے۔ لاؤ دیکھی کی بابت کافی معلومات حاصل نہیں ہیں۔ تیار کی بابت خدمت ہیزا ٹیوس St. Bya کا پارہ بلاشبہ غلط معلوم ہوتا ہے۔ دیکھو متعاقبہ باب ۱۳، حاشیہ ۷۔

باب ۱۳  
 مبذول کر دیں گے۔ یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ تبھی نیہ کے فرماں روا  
 بنی نوع انسانی کے لئے کوئی نمونہ تھے، بلکہ اس کے برعکس بعض  
 تو طبعاً نہایت ہی رذیل تھے؛ لیکن فی الجملہ انھوں نے بہت سے  
 دوسرے حکمرانوں، مثلاً فیلقوس یا قبل آخر شاہ مقدونیہ سے کم  
 نقصان پہنچایا، اس لئے کہ ان میں اتنی عقل ضرورت تھی کہ اپنے عمق کا  
 صحیح اندازہ کر سکیں اور اس سے آگے نہ بڑھیں، چنانچہ محض اپنی  
 حد پرواز کے اندازے کی وجہ سے وہ بے کار ظلم و ستم پسند  
 نہیں کرتے تھے۔ دوسرے انھوں نے اپنے قلمرو کے یونانی  
 بلدیات کو کافی آزادی دے دی تھی۔ لیکن اور بحیرہ اسود کے  
 مابین جو نہایت اہم تجارت ہوتی تھی اس میں انھوں نے کبھی  
 مداخلت نہیں کی، خواہ اس لئے سمجھا کہ وہ اس کے اہل نہ تھے،  
 ورنہ اس لئے کہ انھوں نے اس کی کبھی خواہش نہیں کی۔ ان کے  
 تعلقات جمہوریہ ہرقلیہ کے ساتھ اچھے خاصے تھے۔ ہم باب ۱۳  
 میں تبھی نیہ کا دوبارہ ذکر کریں گے اور ساتھ ہی پرگام کے واقعات  
 بھی پیش کریں گے جس کے ساتھ کیزی کوں کے وہی تعلقات  
 تھے جو ہرقلیہ کے تبھی نیہ کے ساتھ تھے یعنی دونوں شہر آزاد تھے  
 لیکن ساتھ ہی اپنی ہمسایہ مملکتوں کے دوست اور حلیف تھے۔  
 اتالوس اول کی ملکہ اپولونس، جو یونینیس دوم اور اتالوس دوم کی  
 ماں تھی، کیزی کوں ہی کی رہنے والی تھی۔

۱۳ تبھی نیہ۔ اس کا سنہ مروجہ تاریخ "متحدہ ادائیس ۲۸۳"؛ موم سن کے  
 نزدیک ۲۹۶ ق م؛ ریزے A. D. Min. ۱۸۳ ق م۔ تاریخ تبھی نیہ، کلینٹن  
 Clinton, F. H. ۲۰۶، ۲۰۷ وغیرہ۔

۱۴ ہرقلیہ۔ اسناد: میمنون دیکھو بالا حواشی باب ۱؛ جیٹن ۱۶، ۱۷ تا ۲۵؛ پولسبرو  
 "معاملات ہرقلیہ" Polsberw. rebus Heracl. ۱۸۳۳ء؛ کیمل "معاملات ہرقلیہ"

باٹ

اب ہم ایشیائے کوچک کے اہم ترین قدیم بلدیات کی طرف رجوع کرتے ہیں، اور یہاں پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انہیں اب کس قسم کی آزادی حاصل تھی۔ اس پر غور کرنے کے وقت یہ نامناسب ہو گا کہ ہم زمانہ حالیہ کے خیالات سے متاثر ہوں۔ آجکل تو ہمارے پاس ایک ایسا قانون بین الاقوام ہے جو چند مسئلہ مملکتی عہد ناموں پر مبنی ہے، اور جس کی وجہ سے مختلف مملکتوں کی نوعیت مستقل ادارات کی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اگر کوئی مملکت ایسی ہوتی ہے جس کی واقعی حالت و کیفیت کو دوسری مملکتیں تسلیم نہیں کرتیں تو پھر اس میں لازمی بے چینی ہوتی ہے، اور کبھی کبھی اُس کے مادی تعلقات پر بھی اس کا اثر

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ Kaemmel: Heracleotica ۸۶۹ء؛ شنائیڈرورت؛  
 ”ہرقلیہ“ Schneiderwirth: Heraklea ۱۸۸۲ء؛ فون ولامودتز: انیگونیوس  
 ساکن کارستوس صفحہ ۱۵۵۔

بطلمیوس اول کا بھتیجا بطلمیوس خالکدولن اور اسٹاکوس کی آزادی تسلیم کر لیتا  
 ہے؛ ڈوردا کے سن ۱۵۱۲۔

نکو میدیس اول کیوس کو بنیظہ او۔ ہرقلیہ کے ساتھ ساتھ وصیت کی رو سے  
 مختار بناتا ہے، چنانچہ وہ آزاد ہو جاتا ہے؛ دیکھو عقب باب ۹۔

کیزی کوس - مارکوارٹ؛ کیزی کوس “ Marquardt: Cyzicus برلن  
 ۱۸۵۴ء؛ ہیڈ؛ ”تاریخ مسکوکات“ ۴۵۴۔

اپولونیا کے لئے دیکھو فریکل؛ ”نوشتہ جات پرگام“ Fraenkel. Zu den  
 Inschriften von Perg. نمبر ۱۶۹؛ کیوپ؛ ”تاریخ ازمنہ“ Koep  
 ۱۸۹۲ء؛ یکم اپریل۔ Beil. Z. All. Zeit.

لیزی کوس اور اتالوسیوں کے تعلقات؛ ایڈ؛ فریکل نمبر ۲۴۔  
 پرگام کے لئے دیکھو عقب؛ باب ۱۰، حاشیہ ۲؛ باب ۱۳ اور خاص  
 طور سے باب ۲۱۔



باب

پڑتا ہے۔ قدیم زمانے کی صورت حال بالکل جداگانہ تھی، اُس وقت قانون بین الاقوام کی بناء واقعی حالات و واقعات پر تھی اور علی العموم اس کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی تھی کہ کسی مملکت کے وجود کو دوسری مملکتیں بایں الفاظ تسلیم کر لیں۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جہاں تک مختلف مملکتوں کی یونانی حیثیت کا تعلق ہے، ہر مملکت کی اساس اور بنیاد بحسبہ اسی اصول پر تھی۔ یونانی مختلف شہری بستیوں پر مشتمل تھے، اور ہر شہری بستی لازمًا خود مختار ہی نہیں تھی بلکہ دوسرے بھی اُسے خود مختار تسلیم کرتے تھے۔ وہ اپنے تمام حرکات و سکنات کی خود ہی ذمہ دار تھے، ان بلدیات پر غیر ملکی اثرات بھی پڑتے تھے، لیکن ان اثرات سے ان کی خود مختارانہ حیثیت میں مطلق کوئی فرق نہیں پیدا ہوتا تھا، اور اثر کے دوران میں بھی شہر کی حیثیت خود مختارانہ ہوتی تھی، چنانچہ ایسی حالت میں بھی کہ کوئی غیر ملکی پیش اُس پر قابض ہو، وہ برابر دوسروں سے عہد نامہ کرنے اور تعلقات رکھنے سے گریز نہیں کرتے تھے۔ اُس عہد میں کسی بلدیہ کا دستور سیاسی کبھی کسی دوسری مملکت نے معطل نہیں کیا، اور حقیقت یہ ہے کہ غیر ملکی ہمیشہ ایک خاص حد تک دباؤ ڈالنے پر اکتفا کرتے تھے۔ علاوہ بریں مستقل سفارتوں کے فقدان کی وجہ سے بھی نفرو مملکتوں کی آزادی مستحکم تھی، اور دنیا کو کسی مملکت کے دستور سیاسی کی داخلی تبدیلی کا بعض مرقبہ عام بھی نہیں ہوتا نہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کس حد تک ایک مملکت جو نظریہ آزادی ہو، کسی خاص موقع اور وقت پر کس حد تک دوسرے کسی کی دست نگر تھی۔ ہر مملکت جو پیش پیش ہو سکتی تھی اُس کی قدر کی جاتی تھی، اور ساتھ ہی کسی مملکت کی آزادی کے سلب کرنے میں آج کل جس قسم کی مشکلات پیدا ہوتی ہیں (جیسے کراکاو والے معاملے میں ہوئیں) وہ اُس زمانے میں نہیں ہوتی تھیں۔ اس کے برعکس آزادی مشکلات بہت زیادہ تھیں، اس لئے کہ ہر مملکت کو آزادی کا گویا

باب

حق حاصل تھا اور یہی کیفیت شہریوں کی بھی تھی کہ خود مختار رہیں یا دوبارہ خود مختار ہو جائیں۔

انھیں امور کے باعث یہ طے کرنا ممکن نہیں کہ ایشیائے کوچک کے کون کون سے شہر آزاد تھے اور کون سے نہیں۔ قانوناً تو تمام قدیم یونانی شہر آزادی تھے، لیکن واقعاً مکمل آزادی ہمیشہ ان کی قسمت میں نہیں لکھی تھی۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کوئی شہر جسے کسی بادشاہ نے آزاد کر دیا ہو اور اس کا نام اپنے نام پر یا اپنے کسی فرد خاندان کے نام رکھ دیا ہو وہ واقعاً یونانی کہلانے کا اور روایتی طریق پر خود مختار ہونے کا مستحق تھا یا نہیں اس لیے کہ اس کی یونانیت اور خود مختاری دونوں واقعات و حوادث پر منحصر تھے۔

یہاں کے ممتاز ترین بلدیات مفصلہ ذیل تھے: شمال میں لمپسا کوس جو اپنے حسین اور خوبصورت سکوں کے لئے مشہور تھا، اور ابی دوس جس کا محل وقوع ہیلیس پونت کے تنگ ترین موقع پر ہونے کی وجہ سے اہم تھا، اور جسے سٹلہ ق میں لیزی ماخوس کے خلاف اور اس سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ سٹلہ ق میں فیلقوس شاہ مقدونیہ کے خلاف جرات و ہمت دکھائی تھی ان شہروں اور بیزنطہ کی وجہ سے بحیرہ اسود کا راستہ صاف ہو گیا تھا۔ ان کے بعد سمرنا کا نمبر آتا ہے۔ الیائیس کی تاخت کے بعد اسکا بلدی مرتبہ جاتا رہا تھا اور اس کی حیثیت چند قریلوں کے مجموعے سے زیادہ نہیں رہی تھی۔ لیکن انتی گونوس نے اس کے بلدیات کا احیاء کر دیا تھا اور لیزی ماخوس نے اس کی ترمیم کر کے اس میں چار چاند لگا دیے تھے۔ ہمیں ایک کتبے سے معلوم ہوتا ہے کہ تیسری صدی ق م کے وسط میں وہ ازسرنو ایک اہم شہر بن گیا تھا اور اس سے ہماری اس رائے کی تائید ہوتی ہے کہ اس وقت بھی جب کسی شہر پر کسی غیر بادشاہ کا اثر ہوتا تھا یہ شہر رعایا کی لفظ سے نہیں بلکہ حلیف اور دوست کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ بلاشبہ اس قسم کے کمزور دوستوں کے ساتھ

باب

ذمی اقتدار حکمران اچھا برتاؤ نہیں کرتے تھے۔ اس کی ایک مثال اُس فرمان سے ملتی ہے جو انتیگونوس نے تیوسیوں کو ایسے دوس اور تیوس کے سیاسی اتحاد اور ایسے دوس والوں کے نقل مکان کی بابت بھیجا تھا۔ ایونیہ کا اہم ترین شہر ایفی سوس تھا، لیکن یہ کبھی بیرونی اثرات سے آزاد نہیں رہا اس لئے کہ ہم جانتے ہیں کہ پہلے تو یہ سلیوکیوں کی اور پھر مصر کی سیادت میں آگیا تھا۔ مزید تفصیلات کے لئے حاشیہ دیکھا جائے۔ جزائر کو لیجئے تو خیوس ساموس سے زیادہ آزاد ہے اس لئے کہ موٹرا ان کے صحر کا ماتحت نظر آتا ہے۔ کوس بھی کم و بیش ساموس ہی کی طرح خانوادہ بطالسہ کا ماتحت تھا۔ یہاں رھوڈز کا ذکر نہیں کیا جائے گا؛ یہ جزیرہ بالکل آزاد تھا اور ہمیں اس کی طرف اکثر توجہ کرنی پڑے گی (دیکھو بالخصوص باب ۲۲) رھوڈز و مصر دونوں کے اقتدار کی وجہ سے کاریہ، لیدیہ اور پمفیلیہ کو بیرونی دنیا میں اپنا نام پیدا کرنے کا مشکل سے کوئی موقع باقی رہا، لیکن ان کے باشندے بیرونی دنیا کی صرف اس حد تک پروا کرتے تھے جب تک اُس سے تعلقات کی وجہ سے اُن کی جیبیں بھری جاتی ہوں۔ یہ سب، اور بالخصوص کاریہ اور پمفیلیہ والے تاجروں، اجیر سپاہیوں اور بحری قزاقوں کا پیشہ کرتے تھے ۱۱

۱۱ ایشیائے کوچک کے بلدیات کا محل وقوع؛ دیکھو بالا، باب ۲، حاشیہ ۱۔  
آجکل کے زمانے میں اُس عہد کے بلدیات کا سیاسی رتبہ دریافت کرنے میں بہت کچھ تحقیقات سے کام لیا جاتا ہے۔ خواہ یہ بلدیات خود مختار ہوں یا نہ ہوں؛ دیکھو گیلبرڈ، "ارپیٹھراے" Gaebler: Erythrae ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱

باب

آخر میں ہمیں اس امر پر دوبارہ زور دینا ہے کہ سلیو گیلوں نے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ واقعی سیاسی رتبے سے بحث ہوتی ہے، اور اکثر محض الفاظ کو واقعات کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً میں پر گیلر کہتا ہے کہ انٹی پاتر کی موت پر صوبہ داروں نے آڈا بلدیات کو زیر کرنا اور لشکروں کے ذریعے سے انہیں دست نڈر رکھنا شروع کیا، لیکن اس دوران میں انٹی گونوس اٹھتا ہے جو یونانیوں کا ”نجات دہندہ“ ہے، اور وہ بلدیات کو از سر نو آزاد کر کے ان کی حفاظت کے لئے ان میں لشکر چھوڑ دیتا ہے۔ گیلر نے اپنے اس خیال کی تائیدیں دیو دوروس ۲۸ کا حوالہ دیا ہے اور گویں نے دیو دوروس کسی جگہ اسکا شاہ بھی نہیں پایا تاہم بالفرض یہ سب درست بھی ہو، تو ”اس نجات دہندہ“ اور ”خالم حکمران میں“ کوئی فرق باقی نہیں رہتا، اس لئے کہ لشکر تو لشکر ہی ہے، اور لشکر کے ذریعے سے آزادی ملنے کا مطلب ظلم و ستم کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ ہم خواہی خواہی اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ بلدیات کی سیاسی حیثیت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ بادشاہوں نے بلدیات پر جتنے چاہے مظالم ڈھائے اور وہی تقاضی، تو اس سے کچھ جاتا توڑا ہی ہے۔ رادے (”آبادکار“ Radet: De Colonis پیرس ۱۸۹۶ء صفحہ ۸۳ وغیرہ) کہتا ہے کہ قاعدہ یہ تھا کہ اندرونی معاملات میں یہ بلدے خود مختار تھے، لیکن سہ سالاروں اور کامداروں کے ذریعے سے معاملات کی نگرانی کی جاتی تھی، اور یہ محاصل بھی وصول کرتے تھے۔ باشندوں کی وفاداری میں مذہب ممد و معاون ہوتا تھا، فہوہا: (۱) خود بلدے کے بانی کی یا اسکی جیک نام پر یہ موسوم ہوتا تھا، پوجا کی جاتی تھی، جیسے انطاکوس، لاؤدیکے، اور تیمی سوں (۲) سکندر اور زندہ مردہ حکمرانوں کی پوجا کی جاتی تھی، اور ان کے پجاری مخصوص ہوتے تھے، سلیو کوس کے ”مقدّر“ کو بھی مسیود قرار دیا جاتا تھا (راؤ ۴۸)۔ رادے (صفحہ ۱۱) اس تنازع کا بھی حوالہ دیتا ہے جو شہر گنیشیہ میں یونانی ”باشدوں“ اور ”سپاہیوں“ کے درمیان برپا ہوا تھا۔ اس قسم کے معاملات میں بے حد تنوع نظر آتا تھا۔

## یونانی مقدونی تفوق کے اصول میں سکندر اعظم کی پیروی کی اور باب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ حکمرانان پر گکام کی حیثیت دلچسپ ہے؛ ابتدا میں وہ ایک آزادی نانی نوآبادی تھی۔ یہاں کے بادشاہوں کے لئے دیکھو فرنیکل: کتبہ نمبر ۵، وینر مضمون سوبودا Rh. Mus Swoboda ۱۹۱۷ء میں۔ پر گکام کے کتبوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے بادشاہ عموم کی خود مختاری کا پاس کرتے تھے، لیکن اس کی قراردادوں سترائے گی اور ایستولی مقرر کر کے طرح طرح کے اثرات ڈالتے رہتے تھے۔ دیکھو فرنیکل ۱۷۔

لمپساگوس کے لئے ہیڈ: "تاریخ مسکویات"، ۴۵۔

ابی دوس لیزی ماخوس کے خلاف نہایت بہادری سے لڑتا ہے؛ در ۱۷۱ سن ۲۰۱، ۲۱۱؛ اسی طرح فیلقوس نیچم کے خلاف بھی ہتھیار اٹھاتا ہے؛ دیکھو عقب باب ۱۶۔

سمرنا؛ دیکھو کون Kuhn "قیام مملکت اے قداما" Entsteh. der Städte der Alten لایپزگ ۱۸۷۸ء، ص ۳۲۹۔ اسی مقام پر لیزی ماخوس کے قائم کئے ہوئے دوسرے شہروں کا ذکر بھی مل جائے گا۔ سمرنا و مگنیشیا کے باہمی تعلقات، "مجموعہ نوشتہ جات یونان" C.I.G. ۳۱۳۷ = ہیکس Hicks ۱۷۶ = ڈٹن برگر ۱۷۱۔

تیوس ویلیے دوس؛ لیا واکٹکن؛ "ایشیائے کوچک" Lebas-Waddington ۸۶ = ہیکس ۱۷۹ = ڈٹن برگر ۱۷۶؛ ہم دیکھتے ہیں کہ اختلاط باہمی ایسا آسان کام نہ تھا۔

ایریتھرائے کے لئے گیلبر کی کتاب دیکھنی چاہئے۔

عام طور پر ایونیاٹی شہروں کے لئے دیکھو ہیڈ؛ "فہرست سکے جات نواذغائے برطانیہ۔ ایونیاہ" XLVI

ایفنی سوس؛ باب ۱۳ و ۱۴ ویڈ کی کتاب "ایفنی سوس کے سکوں کا سنوی تسلسل" Of the chronological sequence of the coins of Ephesus لندن XLVIII

باب اُس کے کام کو جاری رکھا۔ بلاشبہ یہ طرز عمل نہایت نفیس تھا،

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ ۸۹ء: تاریخی امور میں ہم زیادہ تر دوائے سن کا اتباع کرتا ہے۔ جملہ واقعات صاف نہیں ہیں، لیکن اسی سبب سے کہ شہر بالکلیہ آزاد نہیں تھا، اس کی تاریخ نہایت دلچسپ ہے۔ ۲۲۰ ق م کے بعد ایفی سوس پر پہلے لیزی ماخوس کا اور پھر دیتریوس کا قبضہ ہوا، لیکن آخر کار پھر اُس پر ہی دوبارہ لیزی ماخوس قابض ہو گیا اور اُس نے اس کا نام بدل کر اپنی بیوی ارسی نوآ کے نام پر رکھ دیا اور اُس کی حکومت اپنے بیٹے اکا تھو کلیس کے سپرد کر دی۔ ہیڈ کہتا ہے (”ایونیہ“ صفحہ XLVI کہ ارسی نوئے کے موقتی نام سے ایفی سوس نے اٹیکائی اٹھ اوبولیاں اور تانبے کے سکے ڈھالے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے یوری دیسیہ کے نام سے بھی تانبے کے سکے لیزی ماخوس کی ایک بیٹی یوری دیس کے اعزاز میں ڈھالے“ (تقدیر نمبر ۱۷)۔ لیزی ماخوس کی موت کے بعد ایفی سوس آزاد ہو گیا لیکن اُس پر یکے بعد دیگرے سلیوکوس، انطاکوس اول اور مصر کے اثرات پڑے؛ دیکھو فیلا رخوس Ath. ۱۳، ۵۹۳۔ اس کے بعد جو زمانہ آتا ہے اُس کی تاریخ کی بابت ہیڈ اور بالون میں اتفاق رائے نہیں اسلئے کہ ہیڈ کے نزدیک اُس عہد میں سلیوکیوں کا مطلق کوئی اثر نہیں اور ۲۲۰ ق م تک میں مصری طرز عمل سے متاثر ہو جاتا ہے، بالون LXXIII یہ دکھاتا ہے کہ یوزے میوس ۲۵۱ء کے مطابق انطاکوس دوم کا ۲۲۷ ق م میں ایفی سوس میں انتقال ہوا، چنانچہ مستقل مصری اثر اس سنہ کے بعد ہی شروع ہوا ہونگا، اور اُس کی ابتداء سلیوکوس اور انطاکوس ہئے راکس کے باہمی تنازعے سے ہوئی ہوگی۔ ان اسباب کی بنا پر بالون کو کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ شہد کی لکھی دالے سلیوکس کو کوئی طرف منسوب نہ کیا جائے۔ جب ایفی سوس بطاسی اثرات کا پھر تابع ہوا تو اُس نے از سر نو مصری معیار کے سکے بنائے (ہیڈ: ”ایونیہ“ XLVII بطلیموس یونرگیٹیس کی بیوی بییریٹیس دوم کی ایک طلائی اٹھ درہمی بھی ایفی سوس میں ڈھالی گئی۔ ایفی سوس اور رھوڈز کے

لیکن اس کی تمیل اُن لوگوں کے لئے نہایت دشوار تھی جن میں سکندر کی نقل کرنے کی اُمنگ تو ہو لیکن اُس کی سی قابلیت نہ تھی۔ یہ فرمانروا چاہتے تھے کہ اس طرز عمل کے ساتھ ہی ساتھ مطلق العنان بادشاہ بھی بن جائیں درآئمالیکہ (ایشیائیوں کے خلاف) یونانیوں کا رجحان غلامانہ حکمرانی کی طرف تھا نہ ان میں اُس کی فطری اہلیت تھی اسی وجہ سے سلیوکیوں کو بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جس کا نتیجہ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ تعلقات نہایت دیرینہ تھے (دیکھو جلد ۲ باب ۳، حاشیہ ۱۱)؛ چنانچہ جس وقت اُس نے سلیوکی جو ۱۱۰ پہنچے کندھے سے اتار پھینکا اور بطالسمہ کا وفادار حلیف بن گیا اُس وقت اُس نے اپنے سکوں کو از سر نو رھوڈز کے معیار پر بنایا اس لئے کہ رھوڈز بھی اُس وقت مصر کے مخالفین شامل تھا۔ یہی وہ زمانہ تھا جب ایفی سوس مشرق کے اہم ترین بندرگاہوں میں سے ایک بن گیا۔ اس واقعہ سے کہ گوا ایفی سوس کلثیہ آزاد نہ تھا تاہم اپنے سکتے بناتا تھا یہ معلوم ہوتا ہے کہ خود مختاری کے معنی میں بہت کچھ نسبت و کشادگی گنجائش تھی۔ نیز دیکھو عقب، باب ۱۳، حاشیہ ۲، باب ۲۱۔ حاشیہ ۴، جہاں ایفی سوس کے سکوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ کرتیوس نے بت خانے کے تعلق کا جو ذکر کیا ہے اور سمرنا کی تشبیہ کا بھی لحاظ رکھنا چاہئے۔

ساموس۔ ساموس اور پری اینے کے جھگڑے میں لیزی ماخوس کا

تصنیف مجموعہ نوشتہ جات یونان "C.I.G. ۲۱۵۶ = کہس ۱۵۲۔

کوس۔ مقابلہ کرویتھن و کوس؛ "نوشتہ جات کوس" Paton & Hicks:

The Inser. "اگسفرڈ ۱۸۹۱ء جس میں کوس کی مفصل تاریخ دی ہوئی ہے۔

لار فیلڈ؛ "جریدہ ہفتہ وار لسانیات" Berl. Phil. Woch. ۱۸۹۲ء نمبر ۲۲ و ۲۳۔  
اوپر انٹی گونوس کے خاکہ کا جو اقتباس دیا ہوا ہے (ڈٹن برگ) متحدہ تیوسون ولیبہ دیون

میں کوس ہی کے تو این رائج تھے۔ بطلموس فلا ویلفوس کوس ہی میں پیدا ہوا تھا۔

رھوڈز کیلئے دیکھو عقب؛ باب ۲۲؛ کریمیہ کے لئے باب ۲۵۔

باب

یہ ہوا کہ انھیں خود اپنی ہی غلطیوں کی وجہ سے اپنے اقتدار کو خیر باد کہہ دینا پڑا۔ اور مصر شہری زندگی کو برابر فروغ ہوتا گیا تا آنکہ تمام سلطنت چھوٹے چھوٹے شہری رقبوں میں منقسم ہو گئی۔ ہم اقصائے شمال یعنی کریمیہ کے یونانیوں کا ذکر ایک خاص موقع یعنی باب ہفتمک ملتوی کرتے ہیں، اور اس وقت مصر کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔

مصر میں جو صورت حال تھی وہ شام اور ایشیائے کوچک کی کیفیت سے بالکل جدا گانہ تھی۔ مصری حکمرانوں کا کام نسبتاً آسان تھا۔ حکومت کی داغ بیل ایک ایسے شخص نے ڈالی تھی جو بہادر ہونے کے ساتھ ہی ساتھ مدبر بھی تھا اور جس نے حکومت کے کل بیزروں کو ملک کی کیفیات کے حسب حال ڈھالا جس کی وجہ سے یہ تقریباً خود بخود چلنے لگے۔ اس سہولت کے تین اسباب تھے؛ اول تو ملک کی حیثیت، دوسرے اُس کی ساخت اور تیسرے مصریوں کے فطری خصائص۔ یہ تینوں باتیں اپنی اپنی حد تک بالکل لاشافی تھیں اور اگر مصری حکومت کا مقابلہ باقی ماندہ ان حکومتوں سے کیا جائے جو سکندر کے بعد پیدا ہوئیں تو ہمارے نزدیک اس کا ثانی ہرگز نہیں نظر آئے گا۔

مصر کے محل وقوع میں خاص بات یہ ہے کہ وہ چاروں طرف صحراؤں اور سمندروں سے گھرا ہوا ہے اور کوئی بڑی جانب سے اُس میں داخل ہونے کی کوشش کرے تو اُسے طرح طرح کی دشواریوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے؛ نیز چونکہ ساحل نہایت ہی چھوٹا ہے اس لئے ملک کی حفاظت نسبتاً آسانی سے کی جاسکتی ہے علاوہ ازیں یہ ملک شاہراہ تجارت میں واقع ہے۔ ملک کی قدرتی کیفیت ہے کہ فطرت کے ایک کپے کی وجہ سے زرخیزی میں کمی نہیں ہو سکتی۔ اس کے باشندوں کی طرزِ بود و باش بھی ہمیشہ سادہ رہی ہے اور وہ فطرتاً مسکین ہیں لیکن ساتھ ہی انھیں اپنی بات کی پیروی ہے اور



کام میں مہارت پیدا کرنا اُن کا شیوہ ہے۔ ان سب خصائص کی وجہ سے ہوشیار حکمرانوں کو اپنے آپ کو دو لہند بنانے کے خاص مواقع حاصل ہوتے ہیں، اور وہ ایسے دشمن سے اپنے ملک کا بچاؤ بھی کر سکتے ہیں جو بہت زیادہ طاقتور نہ ہو۔ الغرض حکومت سمجھدار افراد پر مشتمل ہو تو ملک مرفہ الحال بن سکتا ہے، اور اس کے خاندان شاہی کو نہ نام کی کمی ہو سکتی ہے نہ عیش و عشرت کی۔

بطلمیوس نے جن اصول پر حکومت مصر کو مبنی کیا اور جنہیں اُس کے اُن جانشینوں نے جاری رکھا جو عیش و عشرت میں مبتلا نہیں ہوئے تھے اور حکومت کی تھوڑی بہت پروا کرتے تھے، وہ اصول سکندر اور سلیو کو سیوں دونوں کے اصول سے مختلف ہوں، لیکن مصری رسم و رواج اور ملک و اہل ملک کے حسب حال تھے۔ سب سے پہلا اصول تو یہ تھا کہ بادشاہ کی حفاظت کے لئے ضرورت نہ ہو تو کسی قسم کی تبدیلی کی حاجت نہیں۔ ساتھ ہی ملکی انتظامات اور مذہب کو اکتہ بھی نہیں لگایا گیا۔ ممکن تھا کہ مصریوں کا بغاوت کی طرف میلان ہو، چنانچہ اسے روکنے کے لئے اجیر سپاہیوں کا ایک لشکر رکھا گیا تھا جس میں مقدونی و یونانی، کلٹی اور دوسری قوموں کے افراد شامل تھے۔ اُن کے سپرد اندرونی امن و امان ہی نہیں بلکہ یہ خارجی ہمتا میں بھی بنائیت کا رآمد تھے۔ ظاہر ہے کہ اس فوج کا وہ حصہ جو اُس کام کو سمجھنا چاہئے اور جس پر بظاہر پورا اعتبار کرتے تھے، مقدونی جماعت تھی، گو بعد میں اُس میں کرپٹی جیسے پیشہ ور سپاہیوں کو بڑے بڑے عہدے بھی مل گئے اور امتداد زمانہ سے ہر ملک کے انہوہ جوق جوق اس میں آکر شامل ہو گئے۔ آخر میں جیب خارجی لڑائیاں مسدود ہو گئیں تو اجیر سپاہیوں سے صرف لوگوں کو قابو میں رکھنے کا کام لیا جانے لگا۔

ب

ملک کے انتظام کے لئے تینوں بڑے بڑے صوبوں کیلئے ایک ایک ایسی ستراتی گوس اور ہر ضلع پر ایک ایک ستراتی گوس مقرر تھا، اور ان عہدہ داروں میں سے ایسی ستراتی گوس بہت کم مصری ہوتے تھے۔ شاہی بیڑا دریائے نیل پر چکر لگایا کرتا تھا چونکہ ملک کا آباد خطہ دریا کے کناروں ہی پر واقع تھا، اور کہیں دس میل سے زیادہ چوڑا نہ تھا، اور چونکہ نیل ہی ملک کی سب سے بڑی شاہراہ تھی، اس لئے تمام ملک ایک ایسے شہر کے مماثل تھا جس میں صرف ایک ہی چوڑی سڑک ہو اور جہاں آسانی کے ساتھ کو توالی کا انتظام ممکن ہو۔ ساتھ ہی ساتھ کم از کم ابتدائے شاہان بطلانہ نے اس کا خاص لحاظ رکھا تھا کہ حکومت کی خرابی کے باعث ملک میں ابتری نہ پڑنے پائے، چنانچہ انھوں نے جو انتظام کیا وہ ایرانی انتظامات سے کہیں بہتر تھا اور اس میں ملک والوں کے خصائص اور دیرینہ تعصبات کا خاص لحاظ رکھا گیا تھا۔ انھوں نے ایرانی زمانے کے محاصل میں کمی بیشی نہیں کی، اور اب بھی لوگ پہلے کی طرح اراضی پر محاصل عائد کرتے تھے۔ مذہبی عائد کی حالت تو عہد ایران سے بھی بہتر تھی۔ ان سب اسباب کی بنا پر مصر کی علی العموم حکومت جدیدہ کے بدل مبنوں تھے۔ اراضی صرف خاص جاگیریں، کانیں اور کارخانے بادشاہ کی ذات کے لئے مخصوص تھے۔ ملک کی پیداوار میں اناج کا نمبر سب سے پہلے آتا تھا اور اسے یونان، سسلی اور اٹلی کو بھیجا جاتا تھا اور اس عہد میں مصر کی وہی حیثیت تھی جو بطلانہ کی آمد سے پہلے بحیرہ اسود کی تھی۔ علاوہ ازیں سوتی کپڑوں اور شیشہ آلات کے لئے بھی یہ ملک مشہور تھا۔

ہندوستان و عربستان سے جو اشیاء یورپ جاتی تھیں تو ان میں سے اکثر مصر ہو کر گزرتی تھیں۔ ان کا راستہ یا تو بحر احمر سے

باب

دریائے نیل کو نہر بنو جس ہو کر تھا جس کی مرمت ایرانیوں نے نہیں تو  
 بطالسمہ نے ضرور کی تھی؛ باقی ماندہ اشیاء کو میوس ہو ر موسس،  
 لیو کوس لیمین (حالیہ قصیر) یا بحر احمر کے مغربی کنارے پر بیرے نہیں  
 پر کرتا رہا جاتا تھا اور وہاں سے پہاڑوں پر ہو کر دریائے نیل کے  
 شہر قبطوس لے آتے تھے اور دریائے راستے سے اگلندریہ پہنچا  
 دیتے تھے جہاں سے وہ مال سیدھا بحیرہ روم کے کسی دوسرے  
 بندرگاہ کو چلا جاتا تھا۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس تجارت کا کس قدر  
 منافع سے خزانہ شاہی متمتع ہوتا تھا، لیکن ہمیں اس کا علم ہے کہ اناج  
 کی تجارت کا بیشتر حصہ ان ہی کے قبضے میں جاتا ہوگا۔ اس لئے  
 کہ فی الواقع انھیں جتنے اناج کی ضرورت ہوتی آتا وہ آسانی سے حاصل  
 کر سکتے تھے۔ انھوں نے اپنی دوس کے قریب بطلمائس (جس کا  
 دستور استرابو کے بیان کے بموجب یونانی تھا) 'فیوم میں اسی نوے  
 اور بحر احمر پر پیری نیس کے علاوہ ملک بھر میں مشکل سے کوئی یونانی  
 شہر قائم کیا ہوگا، لیکن اُس میں شبہ نہیں کہ ان شہروں کے علاوہ ملک  
 کے دوسرے حصوں میں بھی یونانی آباد تھے۔ بطالسمہ کا پائے تخت  
 اسکندریہ تھا جس کا ذکر ہم اس کتاب کے باب ۱۴ میں کریں گے،  
 اور چونکہ یہ دریائے نیل کے مقدس چشمے پر نہیں تھا اس وجہ سے  
 مصری اُس کی غیر ملکی کیفیت کی زیادہ پروا نہیں کرتے تھے۔ اس شہر  
 کے محل وقوع کی وجہ سے بطالسمہ آسانی کے ساتھ دوسرے ممالک  
 سے تعلقات پیدا کر سکتے تھے۔ مصریوں کو کسی قسم کے سیاسی حقوق  
 حاصل نہیں تھے، اور سلیو کیوں کے برخلاف بطالسمہ نے کبھی یہ  
 کوشش نہیں کی کہ مصریوں کو یونانیت کے سانچے میں ڈھال دیں۔  
 یہ فعل بنیادیت عاقلانہ تھا، ورنہ اگر وہ اس کوشش میں رہتے تو انھیں  
 یقیناً ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا۔ یہ قاعدہ تھا کہ یونانی انھوں پر نشوونما  
 ہونے کے بعد مصریوں کی طرح آسانی سے مطیع و منقاد مشکل سے

باب

ہو سکتا تھا، اور اگر یونانی تمدن کے ساتھ ساتھ ملک میں ایسے فلسفی نظر نہیں آئے جو مصریوں کو خود سری کے اصول سمجھائیں (اور یہ تیسری صدی ق م میں قطعاً ناممکن تھا) تو ایسی حالت میں بطالسمہ کو یونانیت سے کیا فائدہ تھا؟ حقیقت یہ ہے کہ یونانی تمدن ان لوگوں کے لئے جنہوں نے مصر میں اُس کے ماحول میں نشوونما پاتا، افادیت اور مسرت کا ماخذ تھا؛ افادیت کا اس لئے کہ بطالسمہ اس مسئلے سے بخوبی واقف تھے کہ علم سے قوت حاصل ہوتی ہے؛ اور مسرت کا اس واسطے کہ یونانی ہمیشہ مصری جیسے تمدنوں کو تعجب کی نظر سے دیکھتے تھے لیکن اس پر انھیں رشک و حسد کبھی نہیں ہوتا تھا، گویہ ضرور ہے کہ مصری فنون لطیفہ کے علاوہ اس کی شان سے یہ نتیجہ ہونے سے باز نہیں رہتے تھے؛ رہے مصری علوم، تو وہ تو بالواسطہ بھی حاصل کئے جاسکتے تھے۔ مختصر یہ کہ بطالسمہ کے لئے مصر بمنزلہ ایک بڑی جاگیر کے تھا جس سے حتی الامکان بیش از بیش فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہو اور جہاں کے باشندوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا صرف اس لئے مناسب ہو کہ جتنا زیادہ وہ محنت کریں گے اتنا ہی فائدہ ان کے ذریعے سے حکمران کو پہنچے گا۔ بطالسمہ مصری حکومت کو انفرادی حقوق کے زادیہ نگاہ سے دیکھتے تھے، اور انھوں نے اس ملک میں وہی طرز عمل جاری رکھا تھا جو مدت سے ولندیزیوں کا ان کے مشرقی مقبوضات میں چلا آتا ہے۔ اسکندریہ گویا ایک ملک غیر میں ایک یونانی مقعد و نوی نوآبادی تھی ہم اسکندریہ تمدن پر بعد میں بحث کریں گے اور دیکھیں گے کہ کس طرح یہ شہر جو ابتداء میں صرف یونانی درباری تمدن کا مرکز تھا، رفتہ رفتہ مشرق اور مغرب کے تمدنوں کا ایک نقطہ لمس بن گیا۔ مصر کی جاگیری حیثیت سے اسکندریہ میں یونانیوں کی حیثیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس شہر میں انھیں کوئی خاص حقوق حاصل نہیں تھے بلکہ انھیں محض

مخصوص امتیازات پر قناعت کرنی پڑتی تھی، مثلاً یہ امتیاز کہ انھیں جابک سے نہیں بلکہ لکڑی سے سزا دی جائے گی۔ ہم مصر میں یہودیوں کی اہمیت پر متعاقب بحث کو پس گئے۔

بطالس نے اپنی مصری جاگیر کے منافع سے دوسرے ممالک میں اپنے قدم جما کر ان سے وہ اشیاء حاصل کیں جو ان کی حکومت کی حفاظت اور نمود کے لئے ضروری تھیں لیکن جو اس ملک میں دستیاب نہیں ہوتی تھیں۔ اگر ہم تاریخ مصر کے چند ابتدائی عہدوں کو نظر انداز کریں تو ہم اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ صرف عہد بطالس ہی میں مصر ایک بڑے پیمانے پر سیاست عالم میں حصہ لینے لگتا ہے، گو وہ یہ حصہ زیادہ ترجیحی مہمات کے ذریعے سے لیتا ہے۔ انیسویں صدی عیسوی میں محمد علی پاشا اور ابراہیم پاشا نے جو اس قسم کی کوشش کی تھی وہ قطعاً ناکام ہوئی۔ سکندر کے بعد جو مملکتیں قائم ہوئیں ان میں ممتاز حصہ لینے کے لئے بطالس کو تین چیزوں یعنی روپیہ، سیاہی اور اسلحہ کی ضرورت تھی۔ روپیہ تو مصری اراضی اور مصری تجارت سے حاصل ہو سکتا تھا؛ اجیر سیاہی بخوشی و ماں جانے کے لئے تیار تھے جہاں انھیں اچھی تنخواہیں ملیں خواہ مصر میں ہو یا کہیں اور، لیکن اسلحہ جہاز اور ملاح ایسی آسانی سے مہیا نہیں ہو سکتے تھے بلکہ ان کی کان بیردنی مصری مقبوضات خصوصاً فینیقیہ اور قبرص تھے، نیز یہ وہ مقامات تھے جن سے بہ نسبت اسکندریہ کے معاملات یونان پر آسانی سے نظر ڈالی جاسکتی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ فرانز دایان مصر نے ان دو مقامات کو دینر سر نہ کو اسی طرح تھوڑی بہت اندرونی آزادی دے رکھی تھی جیسے ازمنہ وسطیٰ میں ویتس نے اپنے اقلیمی مقبوضات کو یہ سلا

عہ مصر۔ متاس کی کتاب "سلطنت روما کے مشرقی صوبوں میں سلطنت اور

افراد کے متعلقہ قوانین" Reichsrecht und Volkrecht in dem oestl. Prov. roem. Kaiserreichs



آہپاشی کے وسائل نہایت عمدہ تھے اور اسکی زمین زرخیز تھی۔ اُسکے

باب ۵

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ تیل الجروب میں جو موسیائی کے صندوق ہیں اُن پر ان سپاہیوں کے وصیت نامے ہیں جو شاہی عطیات کی وجہ سے زمیندار بن گئے تھے، اور ساتھ ہی کچھ کاروباری نوشتے بھی ہیں (ہیڈیکلر ۲، ۱۳؛ پٹری:

”مصر میں وہ سالہ کھدائیاں“ Flinders Petre: Ten years' diggings in Egypt

لندن ۱۹۲۳ء ص ۱۲۸)۔ مہانی کی اشاعت ”فلنڈرز پٹری والے پاپیری مع ترجمہ توضیح وغیرہ“، دہلی، شاہی ایرستانی اکادمی، ۱۹۹۱ء۔ ۱۹۹۲ء کی لندن ڈیو کا ٹگر میں مستشرقین میں مہانی نے موضوع ”پٹری والے پاپیری رسی سے مصر کا کونفع“ پر ایک مضمون پڑھا۔ مہانی کے آخر ترین اکتشافات میں سے ایک سیاہی کا ایک خط ہے جس میں شام کی جنگ کا حال بیان کیا گیا ہے دیکھو تحت، باب ۱۰، یادداشت ۱۔

اجیر سپاہیوں کی فوج؛ پولکی میوس ۵، ۶۲؛ ۸، ۱۸؛ ۱۲، ۱۴۔ مالیات پر ڈروائے سن نے اپنی کتاب ”مالیات بطالس“ Droysen: Zum Finanz wesen der Ptol. برلن ۱۸۵۸ء میں بحث کی ہے۔

عادلوں کے دورے؛ کلیس ۶، ۱۲۳؛ پ۔ گارڈنر: ”ابواب جدید“ صفحہ ۲۲۶ و ۲۲۸؛ متاس ۴۸ وغیرہ؛ مصری و یونانی قانونی ضابطوں کا مقابلہ اور مصر میں ایک طرح کے ”قانون اقوام“ کی تردید؛ متاس ۵۔ بطلموس اول کا بیان مہانی نے اپنی کتاب ”خاندان بطالس“ ص ۱۹ میں کیا ہے۔ م۔ ل۔ سٹراک M. L. Stroek نے اپنی کتاب ”خاندان بطالس“ Die Dynastie der Ptolemaeer برلن ۱۸۹۷ء میں اس خاندان کے سنویت اور حسب نسب پر نہایت باریک بحث کی ہے۔

بطالس کے خطابات پر گٹسٹ Gutschmidt نے مکتوبات مختصر Schriften ۴، ۱۰ وغیرہ میں بحث کی ہے۔

ملوکیت بطالس کی ایک مطبعی تصویر موم سن نے اپنی کتاب

بابت

بلدیات پہلے تو خاندان باتوس کے ماتحت تھے، لیکن رفتہ رفتہ

بقیہ حاشیہ صفحہ مگزشتہ۔ "تاریخ روما" Mommsen R. G. جلد ۵ صفحہ ۵۹ میں  
 لکھینچی ہے۔ وہ اس ملکیت کا مقابلہ فریڈرک اعظم کی حکومت سے کرتا ہے  
 اور کہتا ہے کہ رائج الوقت نظام کے مطابق ایک ایسے بادشاہ کی ضرورت  
 تھی جو روزمرہ کے انتظامات میں حصہ لے "اور" یہ حکمران اپنا خطاب  
 "محسن الملک" مقرر کرنے میں حق بجانب تھے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ علاوہ  
 بطلمیوس اول کے کسی دوسرے حکمران نے امید کے مطابق روزمرہ کا کام  
 کبھی انجام نہیں دیا، اور اگر بطلمیوس دوم کی چلت پھرت فریڈرک کے پائے  
 کی ہوتی تو وہ سستی و کاہلی کا ایسا شکار رہ گزرتا، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ خود  
 یہ محسوس کرتا تھا کہ میری زندگی نہایت ہی بے کیف ہے۔ بطلمیوس سوم  
 کا خطاب "محسن" اول تھا لیکن اس خطاب سے اور اس کے اجداد کے  
 خطابات "پدرپند" اور "مادرپند" سے صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ صاحب  
 خطاب کس درجہ لٹوگو اور گستاخ تھے اور ان کے مصاحب کس درجہ  
 مطیع و منقاد تھے، چنانچہ یہ "محسن الملک" اپنے آخری زمانے میں اپنی بے پروائی  
 اور عیش پرستی کی وجہ سے بدنام تھا اور عام طور پر کسی دوسرے مشرقی مطلق العنان  
 سے کچھ کم نہ تھا (پولی بیوس ۵، ۲۲)۔ دیکھو کلیس ۱، ۶، ۲۰۸۔ جہاں تک  
 فرائض منصبی کا تعلق ہے دوسرے بطالسہ کی بابت کم گوئی ہی مناسب  
 ہے۔ بدتوں بطالسہ میں سے بدترین وہ "پیٹو" "محسن الملک" سوم تھا  
 جس کا مختصر ذکر باب ۱۹ میں کیا جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان سے تو اتنا سہی  
 حکمران ہی کو "محسن" کا خطاب زیادہ شایان تھا دیکھو فریکل: نوشتہ  
 پرگامم ۲۱۱۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ تمام رعایاء کے مفاد کے لئے انتظام ملکی  
 کا وجود "بطالسہ" کی ہی خصوصیت تھی، جن کی حکومت ۳۰۰ سال تک جاری  
 رہی، بلکہ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر کوئی ایسا حکمران تھا جو اسکا  
 لحاظ کرتا تھا تو وہ بطلمیوس اول تھا جس نے تقریباً ۲۳ سال تک بطور ایک



یہ آزاد ہو گئے اور اپنے اقتدار میں وسعت پیدا کر لی۔ انھوں نے

باپ

یقینہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ بادشاہ کے حکومت کی، اور اُس کے لئے بھی یہ بات طے شدہ نہیں سمجھنی چاہئے کہ اُس کی حکومت کا مقصد اعلیٰ رعایا برہی کا مفاد تھا یا نہیں۔ علی العموم ایک ایسی حکومت، جسے محکموں کے مفاد کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے، زمانہ حال ہی کی پیداوار ہے اور ازمنہ قدیم میں نہیں پائی جاتی، بلکہ یونان و روم میں تو ”حکومت“ جیسی چیز شکل سے نظر آتی تھی۔ لیکن بھلا اس کے زمانے کی حکومت مصر جو اس وقت زیر بحث ہے، دراصل قدیم فراعنہ کے اصول پر مبنی تھی۔ مصر پر جن موزخوں نے قلم اٹھایا ہے اُن میں سے ایک (جو اپنی انصاف پسندی کی وجہ سے ممتاز ہے) یعنی ارمان Erman (مصر قدیم) ۸۲/۱ کہتا ہے کہ ”مصر ہی میں نہیں بلکہ مشرق کے ہر ملک میں حکومت کا مقصد صرف فرمانروا کا مفاد ہوتا ہے“ تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا بطلیموس اول اس صورت حال کو تبدیل کرنا چاہتا تھا یا نہیں اور اگر تبدیل کرنا چاہتا تھا تو اسے اس کی قوت بھی حاصل تھی؟ کیا وہ چاہتا تھا کہ مصریوں کو ایسے انداز سے خوش رکھے جو اُن کے فہم سے بالاتر ہو؟ سکندر کی وفات پر، جب مصر کی صوبہ داری پر اُس نے قبضہ کیا ہے تو اُس کی عمر ۴۴ سال کی تھی۔ وہ ہمیشہ اپنے فوجی اور سپاہیانہ فرائض کے ادا کرنے کی فکر میں رہتا تھا، اور اُسے کبھی خیال بھی نہیں گزرتا ہو گا کہ اپنے اپنا نئے جنس کو خوش رکھنے کی کوشش کرے؛ اور اب اُس کا فدیہ مقصد صرف یہ تھا کہ کسی طرح سے اس ملک میں اپنے مخالفوں سے بالاتر رہے۔ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا اور آخر ۶۱ سال کی عمر میں بادشاہ مصر بن گیا۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا اس عمر میں اُس نے اپنی فطرت میں تبدیلی کر دی ہوگی؟ اُس کی کامیابی کا راز یہ تھا کہ وہ قدیم فراعنہ مصر کے دستک پر حکومت کرتا تھا اور اُن کی طرح امن و امان قائم رکھتا اور مذہبی پیشوایان دینی کے کام میں مداخلت نہیں کرتا تھا۔ پھر ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ خاندان بھلا سے میں بطلیموس اول بہترین حکمران تھا، اور اس کے بعد جو حکمران ہوئے انھوں نے

باب

سکندر کے ساتھ تعلقات پیدا کر لئے تھے اور اپنے ملک کی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اس سے بھی کم اصول فریڈرک اعظم پر حکومت کی اور اس کا مقصد حیات صرف یہی رہ گیا کہ اپنی زندگی عیش و عشرت میں کاٹیں۔ اگر ہم عام حکم نگانا چاہیں تو ہم یہ کہیں گے کہ بطالسہ کا تدبیر نیلز کے آخری چار بوربوں حکمرانوں کے تدبیر کی طرح تھا۔ ان کی طرح انھوں نے بھی دیسی پادریوں اور غیر ملکی اجیر سپاہیوں پر تکیہ کیا اور ان دونوں کو بڑے بڑے استحقاقات دے کر خود جو چاہا کرتے رہے۔ میں نے بطالسہ کی بابت جس رائے کا اظہار کیا ہے اس کا مخالف مہانی Mahaffy کہتا ہے کہ بطالسہ نے حکومت کے میدان دینز علوم و فنون کی سرپرستی میں بہت کچھ امتیاز حاصل کیا؛ اس کے لئے دیکھو خاص طور پر انتاج، صفحہ ۴۸۶۔

بہت سے ایسے نوشتے ہیں جن سے اپنی رعایا کی طرف بطالسہ کے خیالات کا اظہار ہوتا ہے؛ مثلاً صوبہ دار بطلیموس اول کے اعزاز میں ایک حکم بردارش: "مجریہ زبان مصری" Zeitschrift fuer ægypt. Sprache جلد ۹، صفحہ ۱۷۰ و انخسوت Rhein Mus جلد ۲۶؛ بیڈیکر، ۳۱۸ (نوادرخانہ قاہرہ میں لوح دیادونجی) جہاں کے نوشتے سے معلوم ہوتا ہے کہ حکمرانوں کو مصری مذہب کا سرگروہ سمجھا جاتا تھا؛ بطلیموس دوم واریسی نوے کی لوح، دیکھو متناقب، باب ۹، حاشیہ ۲؛ اسی نوادرخانے میں بطلیموس سوم کا "تانیسی تھیر" جسے احکام کانوپوس بھی کہتے ہیں، بیڈیکر، ۳۳۴؛ آخر میں، مشہور آفاق بطلیموس سوم کے عہد کا روزنیہ والا تھیر، بیڈیکر، ۳۷۶۔ پہلے تین بطالسہ کی بابت کہا جاتا ہے کہ انھوں نے وہ مصری باقیات مصر واپس پہنچا دئے جو ایشیا چلے گئے تھے؛ اس کے لئے دیکھو عقب، باب ۹، حاشیہ ۲، باب ۱۰، حاشیہ ۱۔

اس خیال کی وجہ سے کہ سکندر سمجھتا ہے بوس دوم کا بیٹا تھا، مصریوں نے یونانی مقدونی حکومت کے ساتھ رواداری برتی۔

مہانی (پٹری پاپیرس ۱۶) یہ فرض کر لیتا ہے کہ بطلیموس دوم نے

بہترین پیداوار کے طور پر تین سو جگی گھوڑے اور گھوڑوں کی پانچ

ہاٹ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ بہ نسبت مصری تمدن کے یونانی تمدن کی زیادہ تائید کی۔

نیز دیکھو: E. Meyer کے مختصر اور چمکتے ہوئے خیالات جن کا اُس نے اپنی کتاب ”تاریخ مصر قدیم“ Gesch des alten Aeg. (برلن ۱۸۸۷ء، صفحہ ۳۹۷ وغیرہ) میں اظہار کیا ہے۔

بحر احمر کے ساتھ تجارت: ”قبطوس“، ”استرابو“، ۱۷، ۸۱۵، ”بیڈیکر“، ۱۱۲؛ ”ہیری ٹیس“، ”استرابو“، ۱۷، ۸۱۵؛ ”بیڈیکر“، ۸۸، ۲؛ ”قصیر“، ”بیڈیکر“، ۸۷، ۲۔ پکارڈنر: ”ایواب جدید“، ۳۴ (کہتا ہے کہ ”ہیراپولس نے نویں ہزاروں کے درمیان کا اکتشاف کیا یا انھیں از سر نو دریافت کیا، چنانچہ مناسب موسموں پر اُن بندرگاہوں سے جو بطلانس نے بحر احمر پر بنائی تھیں مصری بیڑے پہنچتے تھے اور ملیبارسی ساحل کے ساتھ تجارت میں مشغول ہو جاتے تھے“

”بطلمیاس“، ”استرابو“، ۱۷، ۸۱۳؛ ”بیڈیکر“، ۵۷۔ اسی نوے، ”استرابو“، ۸۰۴؛ ”بیڈیکر“، ۸۲؛ لیکن دیکھو مہانی: ”سلطنت بطالمس“ Mahaffy: Empire of the Ptolemies صفحہ ۸۱۔ ابتدائی بطالمس تجارت کا بڑا الحاظ رکھتے تھے۔

سکہ جات۔ ”فہرست سکہ جات یونانی، بطالمس“، ”مولف“ (سٹورٹ پول R. Stuart Poole: Cat. of Gr. Coins, Ptol. لندن ۱۸۸۳ء)۔

اندرونی تجارت کے لئے مصر صرف سونے اور تانبے کے سکے استعمال کرتا ہے، اور چاندی کے سکے صرف بیرونی تجارت کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہ چاندی کے سکے ابتدائیں فنیقیہ میں، اور جب یہ ملک بخل گیا تو قبرص میں سلوک ہوتے تھے۔ ۵۰۰ ق م سے پہلے بطلمیوس اسکندریہ سکے اور اس کے بعد خود اپنے نام سے سکے بناتا تھا۔ انواع: ایک طرف بطلمیوس کا سر، دوسری طرف بکلی پر عقاب۔ بطلمیوس دوم کے ابتدائی سکے اپنے باپ کے ہی طرز پر تھے (واقع ہو کہ اُس کا باپ اُس وقت تک بقید حیات تھا)۔ نیز دیکھو گارڈنر:

باپ

ٹولیاں تحفہ دی تھیں۔ سکندر کے انتقال کے بعد سرزمین میں اختلافات رونما ہوئے جس میں اسپارٹی تھرون نے مداخلت کی۔ یہ دو شخص تھا جس نے کریٹ میں ہرپالوس کو قتل کیا تھا، اور اس کے اجیر سپاہیوں اور اس کے باقی ماندہ خزانے پر قبضہ کر لیا تھا۔ ہوا یہ کہ بعض جلا وطن سرنویوں نے تھرون سے مداخلت کی درخواست کی جس پر اس نے سرزمین جا کر دہاں کے باشندوں کو بڑوشمیر اپنا مطیع کیا اور اپنے ہمراہیوں کو

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ باب جدید، صفحہ ۲۲۶۔

بطلیموسی مطلق النانی اس درجہ غیر یونانی تھی کہ عہد بطالکس میں مصر کے کسی شہر میں سکتے مسلوک نہیں ہوئے، رومنوں نے مصر میں متعدد اقسام کے سکتے ڈھالے جیسے اسکندریہ کے سکتے اور صوبہ داری سکتے۔ نوکراتس کا واحد سکتہ جو پیری کو لٹا تھا اسے ہیڈ (ساریچ مسلکیات، ۷۸) سکتہ قم سے مشابہت قائم تک کے زمانے کی طرف منسوب کرتا ہے۔ نوکراتس کی حیثیت مخصوص تھی، یہ ایک نہایت قدیم غیر ملکی نوآبادی تھی اور اس کا دستور ایک خاص قسم کا اور مسالہ کے طرز کا تھا، ہم جانتے ہیں کہ فوکیہ نے نوکراتس کی آباد کاری میں مدد دی تھی۔ جانشینان سکندر اور تابعین کے خطابوں کے لئے سر قوسہ میں غالباً نظیر موجود تھی، جہاں سکتہ قم میں گیلون کو محسن الملک اور "محافظ الملک" کا خطاب دیا جانا (دیودورس ۱۱، ۲۶) بیان کیا جاتا ہے۔

بداندازی میں جو سرق تھا (موم سن ۵، ۵۶۱، جہاں Philon in Flacc.

۱۰. اکا اتباع کیا گیا ہے) اسے ایک بطلیموسی درباری عالم دونوں اقوام کے روایتی خصوصیات پر معمول کر کے اس نتیجے پہنچا ہے کہ یہ ایک دائمی مستحفظی رواج تھا اس لئے کہ فراعنہ کوڑے کو اور اسپارٹائی لکڑی کو استعمال کرتے تھے ایک ایسی سزا ہمیں پر اعتراض کرنے کے لئے کوئی غسٹا کلیس موجود نہیں تھا اسے اسکندریہ کا اکا دکا یونانی، الہی حکمران کے کسی عہدہ دار کے ماتھے سے برداشت کرنا بعید از قیاس نہیں تھا۔

بندر گاہ اپولونیہ تاخت و تاراج کرنے کی اجازت دے دی۔  
 اس پر سرنوی سخت متنفر ہوئے اور کرتھی منے سکلیس  
 کی مدد سے، جسے تھیرون نے اپنے عہدے سے  
 برخاست کر دیا تھا، اور جو تھیرون ہی کی وضع کا شخص تھا، لڑائی لڑنے  
 پر کمر بستہ ہو گئے۔ تھیرون نے تھے ناروم سے ڈھائی ہزار آدمی ۲۲ میتا  
 کیے اور جنگ میں کامیابی حاصل کی۔ واضح ہو کہ تھے ناروم کے اجیر  
 سپاہیوں کو لاؤس تھنیس ابھی حال میں جنگ لامیہ لے گیا تھا، لیکن  
 کچھ مدت کے بعد ہزاروں اجیر پھر واپس جمع ہو گئے۔

سرنہ کی حالت اب بہت بری تھی چنانچہ بہت سے باشندوں نے بطلمیوس والی پھر  
 سے مدد کی التجا کی، لہذا اسلئے ق م کے قریب اُس نے پیلہ کے ایک  
 مقدونی اوفیلاس کو فوج لے کر سرنہ روانہ کیا۔ اوفیلاس نے تھیرون  
 کو شکست دے دی، اُسے تو خیر این گرفتار کیا اور اپولونیہ لے جا کر اسے  
 صلیب پر چڑھا دیا۔ لیکن اس کے باوجود بیشتر سرنویوں نے اوفیلاس  
 کو شہر میں گھسنے کی اجازت نہیں دی جس کی وجہ سے خود بطلمیوس کو  
 اگر انھیں بذات خاص زیر کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ الغرض تقریباً  
 ۳۲ ق م میں سرنہ پر مصر کا قبضہ ہو گیا۔ ۳۳ ق م میں (بلاشبہ اتنی گونوس  
 کے کہنے سے) سرنوی مصریوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے لیکن  
 انھیں مغلوب ہونا پڑا، لیکن ۳۲ ق م میں خود اوفیلاس نے بطلمیوس  
 کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا اور اپنی حالت کو بہتر بنانے کے لئے  
 اگا تھو کلیس کی اس تحریک کو منظور کر لیا کہ وہ قرطاجنہ کے خلاف مہم  
 سر کرے، لیکن سرنہ سے کچھ دور خود اگا تھو کلیس نے اُسے قتل کر دیا۔  
 اب بطلمیوس پھر سرنہ پر قابض ہو گیا اور اُس کی حکومت اپنے ہاتھ میں  
 بیٹے ماگاس کے سپرد کر دی۔ یہ شخص سرنہ کا حاکم بن گیا اور پہلے تو  
 بحیثیت ایک صوبہ دار کے حکومت کی لیکن بعد میں بطلمیوس اول  
 کے بعد اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا، جس کی وجہ سے ۳۵ ق م تقریباً

باب

بطلمیوس دوم کا سرنہ پر مطلق قابو نہیں رہا۔ لیکن اب واقعات نے  
 پلٹا دکھایا اور اس کے بعد اکثر دہشت سرنہ بطالاسہ کے قبضے میں خواہ  
 نہ حق ثانویت کے تحت یا کسی اور شکل میں رہا لیکن مختلف جمہوریتوں  
 کو تھوڑی بہت اندرونی آزادی حاصل رہی۔

مصر کے لئے قبرص سرنہ سے بھی زیادہ اہم تھا، اور اُسے سرنہ  
 کے برابر آزادی حاصل نہیں تھی۔ سکندر کے عہد میں دونوں کا رتبہ  
 مساوی تھا، اور جب سکندر نے صور پر چڑھاؤ کی ہے تو سرنہ نے  
 اُس کی مدد کی تھی جب انتیگونوس اور اُس کے مخالفوں میں جھگڑا ہوا تو  
 وہ کبھی انتیگونوس کے ساتھ اور کبھی بطلمیوس کے ساتھ نظر آیا (شک ق م)  
 لیکن بالآخر شاہ مصر ہی کو غلبہ حاصل ہو گیا۔ لیکن سلسلہ ق م میں قبرصیوں  
 نے سرنہ کی طرح مصر کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا، لیکن بطلمیوس نے  
 سرنویوں کی طرح انہیں بھی کچل کر نکو کریوں ساکن سالاس کو واپس کا صوبہ دار  
 مقرر کر دیا۔ لیکن شک ق م میں دیمتریوس نظر آتا ہے، بطلمیوس کو مشہور  
 جنگ سالاس میں ہجیرا دکھاتا ہے اور جنگ لپوس کے بعد

سرنہ - سرنہ و سکندر، دیودوروس، ۱۷، ۴۹ - سرنہ پر مصر کا قبضہ، ڈروائے سن  
 ۱۰۵، ۱۱۲ -

بطلمیوس کے خلاف بغاوت فرکر دی جاتی ہے؛ اوفیلاس کی صوبہ داری؛  
 ڈروائے سن ۳۵، ۲۱۲؛ اوفیلاس کی بغاوت؛ ڈروائے سن ۹۱، ۲۱۲ -

اسکاس کے منفصل حالات؛ ڈروائے سن ۹۴، ۲۱۲؛ مقابلہ کرو  
 کیوپ؛ "بطلمیوس اول کی جنگ ہائے شام"

Koepp: Die syrischen

- (۸۸۴)

Kriege der ersten Ptol., Rhein. Mus.

Mueller: Numism. de

۳۹ سکجات میوکر، "شکجات آفریقہ قدیمہ"

Fancienne Afrique "ہید" تاریخ مسکریات ۲۵ وغیرہ، خصوصاً ۳۲

"فہرست سکجات بطالاسہ یہ نوادر خانہ برطانیہ" Cat. Br. Mus. Ptol. بالیوں:

"مسکریات" ۱، ۳۳، ۳۴ -

بھی برابر ۲۹۴ ق م تک قابض رہتا ہے۔ اس کے بعد بطلیموس ازسرنو  
 اُس پر قبضہ کر لیتا ہے، اور جزیرے پر ایک ستراتی گوس مقرر کر دیتا  
 ہے جس کا واحد کام یہ ہے کہ خراج جمع کر کے اسکندریہ روانہ کر دیا  
 کرے۔ اسی زمانے میں قبرص بھی خانوادہ مصریہ کے گویا حقدار  
 ثنائیت کا میدان بن گیا۔ مصر کے لئے یہ جزیرہ نہایت قیمتی تھا  
 اس لئے کہ یہیں سے جہاز سازی کے لئے لکڑی جاتی تھی اور یہیں سے  
 تانبا برآمد ہوتا تھا جو جزیرہ نمائے سینا کے تانبے سے کہیں زیادہ  
 آسانی سے مصر پہنچ جاتا تھا۔

مصر فنیقیہ اور کیلوسوریہ پر (جس میں فلسطین شامل تھا)  
 مدت دراز تک قابض رہا۔ قدیم و جدید مصر کی تاریخ سے یہ بات عیاں  
 ہو جاتی ہے کہ جب کبھی مصر طاقتور ہوا ہے، اس نے ہمیشہ ان  
 ممالک پر قبضہ کرنا چاہا ہے۔ یہ ممالک چوتھی اور تیسری صدی ق م  
 میں مصر اور شام کے درمیان مابہ النزاع تھے، لیکن ہم یقین سے  
 نہیں کہہ سکتے کہ شام ق م میں ان کی واقعی حیثیت کیا ہوگی۔ ان پر

۵۱۱ ق م۔ ڈروائے سن ۲، ۲، ۹، ۱۵، ۳۵، ۲۵۸۔  
 تھیوکریٹوس کے ستر میوں گیت میں قبرص کا کہیں ذکر نہیں، اس کے لئے  
 دیکھو کیو پ ۲۱۱۔

قبرص کی پیداوار جو مصر کیلے کارآمد تھی، ڈروائے سن ۳، ۱، ۵۶۱۔  
 سکے۔ ہیڈ: "تاریخ مسکوکیات" ۶۲۷؛ فہرست سکے جات نوادر خاں  
 برطانیہ؛ سکے جات بطائسہ، XXXIII, XXIII, XIX ان کی علامت ایک  
 ڈھال تھی۔ گکارڈز (ابواب جدید، صفحہ ۱۶) اُن بطلیموسی نوشتوں  
 کا "جو اس جزیرے میں برآمد ہوئے ہیں" اور اُن لاتعداد فقری  
 سکوں کا حوالہ دیتا ہے جو قبرص کے سکالوں میں ڈھالے  
 جاتے تھے۔

باب

سلسلہ ق م میں بطلمیوس نے، سلسلہ ق م میں تھوڑے دنوں کے واسطے یونانیوں نے، سلسلہ ق م میں انتیگونوس نے، سلسلہ ق م میں جنگ غازہ کے بعد پھر بطلمیوس نے قبضہ کر لیا، لیکن میداں میوس میں اُسے جو شکست پہنچی اس کے بعد اُسے اُسے دست بردار ہو جانا پڑا۔ انتیگونوس کے زوال کے بعد ان ملکوں کا ایک حصہ بطلمیوس کے قبضے میں آیا، اور دیمتریوس کے زوال کے بعد شاید باقی ماندہ حصے کا بھی یہی مالک بن گیا، گو چند مخصوص حصے ایسے ہیں جن کی بابت ہم قطعی حکم نہیں لگا سکتے۔ مثلاً سلسلہ ق م میں شام کا ایک بڑا جزو بطالاسہ کے قبضے میں تھا لیکن ہم اُس کی حدود کا تعین نہیں کر سکتے۔ سلسلہ ق م کے بعد چاندی کے بطلمیوسی سکتے یعنی چودر ہمایاں نمودار ہوتی ہیں جو فنیقی بلدیات سیدا، صور، بطلیماس، یافہ اور غازہ میں بنائے جاتے تھے۔ یہ ظاہر ہے کہ بطالاسہ فنیقیوں کو بہت سے سیاسی حقوق دینے پر مجبور ہو گئے ہوں گے۔ وہ علی العنوم یہودیوں کے ساتھ بہت اچھی طرح سے پیش آتے تھے، اور اس قوم کے بہت سے لوگ خاص اسکندریہ میں بھی آباد تھے۔<sup>۱۱۱</sup> مفروضے کے مطابق اسی زمانے میں یعنی تقریباً سلسلہ ق م یا اس سے پہلے ہی جب تھیوکریتوس نے اپنا ستر صواں گیت مرتب

۱۱۱۔ فنیقیہ وکیلوسوریہ۔ ڈروائے سن ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔ Pol.

۱۱۲۔ ۶ کے اتباع میں کیلویپ کی رائے یہ ہے (اور ہم اُس کی تائید کرتے ہیں) کہ بہت ابتدائی زمانے میں ہی یہ ممالک بطلمیوس کے قبضے میں تھے۔

۱۱۳۔ سکہ جات ہیڈ، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰



بابت

کیا تھا تو اُس وقت میں بطالہسہ کی عملداری نہایت وسیع ہوگی اسلئے کہ اُس میں فینیقیہ، عربستان، شام، طرابلس الغرب، حبشہ، یہفیلیہ، کیلکیہ، کاریہ اور جزائر مدور سب ہی تو شامل کئے جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس میں مبالغہ آمیزی بہت کم ہے؛ مثلاً کیلکیہ کے وہ ہموار علاقے جو طروس کے قریب ہیں، مصر کے باجگزار نہیں تھے، لیکن ممکن ہے کہ یہفیلیہ مصر کا ہی ماتحت ہو، گو کیہ اور کاریہ کا صرف ایک جزو یعنی تھوڑا سا ساحلی علاقہ انکا فرمانبردار تھا اور باقی حصوں پر سلیوکیوں کا قبضہ تھا۔ یہ بلاشبہ درست ہے کہ جزائر مدور ضرور بطالہسہ کے قبضے میں تھے۔ ظاہر ہے کہ ایک درباری خوشامدی شاعر کے لئے یہ مناسب تھا کہ اگر وہ کسی ملک کے قلعے میں مصری رسالہ دیکھے یا سنے کہ کسی ملک کے باشندے مصری علم سے خوف زدہ ہیں تو وہ فوراً اُس ملک کو شام، ان مصر کا باجگزار بنانے میں تامل نہ کرے۔ کسی نے خوب کہا ہے کہ رموڈز اور بہت سے دوسرے اضلاع میں ایتھنز کا جانشین مصر ہی تھا، لیکن فرق یہ تھا کہ ایتھنز محض ساحلی علاقے پر ہی اپنا سکہ جما سکتا تھا۔

الفرض ہم دیکھتے ہیں کہ ۲۳۳ ق م کے انتہائی خلفشار کے بعد

کلہ مصر و تھریس۔ ڈروائے سن (۱۰۳، ۲۶۸-) یہ فرض کر لیتا ہے کہ اسی نوے کی وجہ سے بطلمیوس دوم نے لیزی باخیا، ایلی سوس اور لیزی باخوس کے دوسرے شہروں پر دعویٰ کر دیا۔ بلاشبہ اس جتنہ دنیا میں بطلمیوس سوم ہی نے سب سے پہلے اپنا قدم رکھا تھا؛ فولی ولامووتز بھی لائی گونوس ساکن کارستوس) "یہ نہیں کہتا" کہ ق م میں تھریس بطالہسہ کے قبضے میں تھا۔ سکہ میں اس کا ثبوت اس امر سے دیا جاسکتا ہے کہ اس سکہ میں اسپارٹی پومپید ون تھریس کا مصری کاندار

باب

ملوکیٹوں اور جمہوریتوں، غرض تمام مملکتوں کا ایک سلسلہ قائم ہو جاتا ہے۔ ان میں سے بعض تو طاقتور مملکتیں ہیں، جیسے رھوڈز، بعض ایسی تھیں جو باہمی معاقدوں اور لیگوں کے ذریعے سے اپنی آزادی قائم رکھتے ہیں، اور بعض (ایفی سوس کی طرح) حکمرانوں کے ساتھ اچھے تعلقات پیدا کر کے اپنے آپ کو بچاتے ہیں۔ ملوکیٹوں میں سے وہ جن پر مقدونی خاندان حکمران تھے سب سے زیادہ ممتاز ہیں۔ ان میں سے مصر پر تو مطلق العنانی کے اصول پر حکومت ہوتی ہے اور خارجی معاملات میں اُس کا طرز عمل آزاد خیالی پر مبنی ہے، نظام کے حکمران بلدیات کی فراوانی کی وجہ سے اندرونی معاملات میں آزادانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں لیکن خارجی معاملات میں جھگڑالو ہیں؛ مقدونیہ پر اب بھی ابوی اصول پر حکومت ہوتی ہے اور اب بھی یہ بیرونی فتوحات کی طرف مائل ہے۔ ان تینوں ملکوں کے شاہی خاندان ان حمالک کی روایات کو جاری رکھتے ہیں جن میں انھوں نے اپنا گھر بنالیا ہے، مثلاً انہی کوئی تو قدیم مقدونی شاہی خاندان کا اتباع کرتے ہیں؛ بطالہسہ قدیم فرعونوں کی نقل کرتے ہیں اور سلیو کی قدیم ہخامنشیوں کے قدم بہ قدم چلتے ہیں۔ یہ دراصل ماحول کا اثر ہے۔ لیکن ان خاندانوں پر مقدونیہ کا نفسی اثر بھی ضرور ہے اور اپنی یونانی تعلیم و تربیت سے وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے، چنانچہ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ پولی بیوس ۵، ۳۴ کے مطابق ۲۲۲ ق م میں مصر لیزی مانیہ کے نوس اور مارونیہ پر قابض ہے۔

جزائر مدور، فون ولاموڈز ۲۲؛ بوسولٹ؛ تیسیات یونان، Griech. Staats. اشاعت دوم صفحہ ۶۳۔ اس مقام پر کھیلوں کو ”بطالیموس“ نام دیا جاتا ہے۔ ولامار؛ ابتدائی دو بطالہسہ و ہدیت جزائر مدور، T. Delamarre Les deux premiers

Ptolemaes et la confederation des Cyclades پیرس ۱۸۹۶ء

باب

ہم دیکھتے ہیں کہ انتی گونی اپنے تمدن کو (جو سکندر کے آباد اجداد کے تمدن سے کہیں ارفع و اعلیٰ تھا) اپنے مقاصد کو نہایت قابلیت سے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہخامنشیوں کے اتباع میں سلیو کی اپنی سلطنت کے مختلف حصوں کو بڑے بڑے اختیارات دیتے ہیں اور چونکہ اسی لئے اُن میں یونانی عنصر (جس کی سلیو کی دل سے قدر کرتے تھے) موجود ہے اس سلطنت کا خاتمہ بھی ہو جاتا ہے۔ رہے بطالسہ تو وہ اپنے نئے ملک کے روایتی ابوی طرز کو جاری رکھنے کی طرف مائل ہیں اور اسی میں اپنا مفاد تصور کرتے ہیں؛ مگر چونکہ ملک والوں کے مذہب سے اُن کا تعلق نہیں ہے، خارجی معاملات میں وہ تربیت یافتہ یونانیوں کا سا برتاؤ کرتے ہیں اور خانگی معاملات میں وہ عیش و عشرت میں رہتے ہیں اس لئے اُن کا طرز حکومت ایک طرح سے غیر مربوط ہے اور آخر میں تدبیر کے میدان تک میں ان کی توانائی اور فہم و ادراک جواب دیکھاتے ہیں اور صرف عیش ہی عیش باقی رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ خود اور ان کے ملک دونوں کو نچا دیکھنا پڑتا ہے۔

جیسا باب ۳ کے اختتام پر میں نے کہا تھا، میرے نزدیک وہ ملوک نظام جس کی نوع بنوع کیفیات کو میں نے اس باب میں بیان کیا ہے، اُس زمانے کے یونانیوں کے لئے کئی معنی کر کے مفید نہیں تھا، اور اب اس مقام پر میں بعض دوسری باتیں بھی بیان کرتا ہوں۔ یونانی بلدیے کو صرف دوسروں سے امن و امان قائم کرنے کے لئے بادشاہوں کی حاجت تھی، اور دوسرے مقصد کے لئے سکندر کی یا اُس کے کسی ایسے جانشین کی حکومت جو سب پر قابو یافتہ ہو تاکہ کسی کام کی ہوئی، اور اس قسم کی سلطنت ایک طرح کی رومن سلطنت کے مماثل ہو جاتی۔ اگر سلیو کو اس کا تمام سلطنت پر قبضہ ہوتا تو وہ ان اصول پر حکومت کر سکتا۔ لیکن وہ

ب

تمام سلطنت پر قبضہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوا۔ جانشینان سکندر اور "تابعین" میں اول تو ویسے بھی بہت سے نقائص تھے اور پھر انھوں نے ایک دوسرے کے ساتھ مسلسل جنگ کر کے بڑا بھاری نقصان پہنچایا، گو خود اپنے نقطہ نظر سے یہ جنگ ان کے لئے ناگزیر تھی۔ ویسے تو لو کی اصول اگر موروٹی ہو تو ملک میں امن پیدا کرتا ہے لیکن اس موقع پر اس کے صرف تاریک پہلو ہی ظاہر ہوئے۔ ان کا واحد حق حق فتح تھا، اور یہ ایسا حق ہے جو قوت کے خاتمے پر خود بھی سلب ہو جاتا ہے، چنانچہ یہ بالکل فطری امر تھا کہ ان سب کا کام تمام ہو جائے۔ بہر حال سلیوکیوں نے ایک بات ضرور کی جو قابل تعریف ہے، وہ یہ کہ انھوں نے اپنی سلطنت میں شہروں اور ریاستوں کے نشوونما کر ترقی دی۔ اس کے بعد رومن سلطنت سکندر کی جانشین بن گئی، رومانے وہ کر دکھایا جو سکندر بھی نہیں کر سکا تھا، اور اس کے اثر کا رقبہ بھی سکندر ہی رقبے سے ہمیں زیادہ وسیع تھا۔

# ابششم

## یونانیوں کا تمدن

اب ہم تاریخ کے اس سے زیادہ مسرت آفریں کیفیات کی طرف رجوع ہوتے ہیں اور اُس عہد کی تہذیب و تمدن پر بحث کرتے ہیں۔ سکندر کی فتوحات کے باعث یونانیوں کے اُن حالات میں بڑی بڑی تبدیلیاں واقع ہوئیں جن سے اُن کی تہذیب متاثر ہوتی تھی، اور ان سے ایک طرف تو یونانی تمدن کا میدان نہایت وسیع ہو گیا اور دوسری طرف دُنیا کے یونان میں پہلے کی بہ نسبت اب آزاد ادارات کے غلے میں کمی پیدا ہو گئی۔ ان تبدیلیوں کا اثر سب سے پہلے تو مذہب پر پڑا۔ جب یونانیوں کو ایشیا اور مصر کے ساتھ روابط پیدا کرنے پڑے اور انھوں نے ان ملکوں کے ادارات کی بابت معلومات حاصل کیں تو اس کی وجہ سے اُن کے مسلک یونانی میں زیادہ مقبول ہو گئے اور ساتھ ہی ساتھ یونانیوں کی نظر میں مختلف فرماں رواؤں کا (خصوصاً اُن فرمانرواؤں کا جنھوں نے مشرق میں اپنی سلطنتیں قائم کی تھیں) رتبہ معبودوں کے مساوی ہو گیا۔ یہ طرز عمل

سہ زد سے سیل Susemihl نے اپنی کتاب: ”تاریخ ادبیات یونان برائے سکندری“

باب

(جس کا باب ۳ میں ذکر کیا جا چکا ہے) یونانیوں کے نزدیک کچھ ایسا لغو نہ تھا۔ اُن کے خیال میں مذہب ایک آزاد قوم کا ذاتی معاملہ تھا، اور جن افراد کو معبودوں کا رتبہ دیا جاتا تھا وہ ہمیشہ غیر ملکی ہوتے تھے۔ کسی منفرد پولس یا مملکت کے لئے انسان کے مجرد تصاد کا، یعنی اس معبود کا جس سے ہم واقف ہیں، گویا (نعوذ باللہ) وجود ہی نہیں تھا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۹۱ Gesch. der Griech Litteratur in der Alexandinerzeit

۲ جلد لائپزگ ۱۸۹۱ء میں (جس کا اس کتاب کے پہلے باب کی یادداشت میں ذکر کیا گیا ہے) مختلف مصنفوں کی زندگی اور تصانیف میں جو کچھ واقعات دلچسپ ہیں ان کا مفصل تذکرہ کیا ہے اور نسبتاً غیر اہم مصنفوں کو بھی نہیں چھوڑا ہے۔ انسانوں کی پوجا کے لئے دیکھو باب ۲، حاشیہ ۱۳۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ یہ عزت صرف غیر ملکیوں کے لئے مختص تھی۔ علی العموم اس امر پر توجہ نہیں کی جاتی کہ سلطنت روم میں شہنشاہوں کی پوجا کی جاتی تھی اس کی توجیہ بھی اسی طرح کی جاسکتی ہے۔ رومن شہری زندہ شہنشاہوں کو اپنا معبود نہیں سمجھتے تھے، بلکہ اس کی بجائے ان کی پرستش پہلے تو ایشیا کی اور پھر تمام سلطنت کے خود مختار یونانی ملتوں میں رائج تھی، اور یہ ملتیں نہایت اطمینان سے ایسے افراد کو جو ان میں سے نہیں تھے، بلا خوف و خطر اپنا معبود بنا سکتی تھیں۔ اس سے یونانیوں کی غلامانہ حیثیت کا مظاہرہ نہیں ہوتا بلکہ صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا اور مذہب کے بارے میں اُن کا تخیل کس قدر ناقص تھا۔

یونانی مذہب میں تبدیلیاں؛ دیکھو پ۔ مکارڈنر: ”ابواب جدیدہ“ صفحہ ۳۳۱ وغیرہ، کی سلیے و متھراس، ۴۴۳۔ عیش پسند فرقوں کے دیوتا خاص یونان میں؛ ۴۴۶۔

بطالہ سلیو کی آناوسیوں سے زیادہ الوہی اعزاز کے طالب معلوم ہوتے آناوسیوں میں صرف مردہ بادشاہوں کو الوہی خطاب دیا جاتا تھا، اور جب تک فرمانروا زندہ رہتا، اُسے صرف ”ہم جیس الوہی“ کہنے پر اکتفا کیا جاتا تھا۔

جو شخص کسی خاص شہر کا شہری نہ ہو اُس کے لئے اس شہر کا معبود باب بن جانا بالکل ممکن تھا۔ ظاہر ہے کہ ایک ایسا مذہب جو پولیو کی تیس جیسے شخص کو اپنا معبود قرار دے سکتا ہو، یقیناً نفرت کے قابل تھا۔ دیوئی سوس جیسے معبود کا یا یہ دیوتوں جیسے معبود سے کچھ زیادہ بلند نہ تھا۔ تاہم یہ ممکن ضرور تھا کہ دیوتوں کی جو تصویر تیار کی جائے اُس میں مطمحی رنگ آمیزی ہو اُس لئے کہ معبود محض خیالی ہو تو پھر کسی قسم کے صفات بھی اُس کے ساتھ وابستہ کیے جاسکتے ہیں۔ اسی وجہ سے اُن نتائج کے باعث جو یونانی مذہب نے مستنبط کیے تھے، یہ مذہب اب پہلے سے بھی زیادہ ناقص ہو گیا۔ لیکن یہ نقص صرف اُن حالات کی وجہ سے پیدا نہیں ہوا جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے، بلکہ جس شخص نے اُسے ایک ادبی پیرایہ دے کر اُس میں تبدیلی کی وہ مسیحا کا باشندہ شاہ کا ساندرا کا دوست اور اپنے زمانے کا مورخ و جغرافیہ داں، یونیمیروس تھا۔ یونیمیروس شاہ کا ساندرا کے کہنے سے ایشیا گیا، اور اپنی سیاحت کے دوران میں بحر ہند کے چند نہایت ہی عجیب و غریب جزیرے دریافت کئے جن کا ذکر اُس نے اپنی تصنیف ”نوشتہ مقدس“ میں کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ان جزیروں میں سب سے بڑے جزیرے کا نام پن کا یہ تھا، اور اُس میں اُن افراد کی جانتا زیاں لکھی موجود تھیں جنہیں یونانیوں نے اپنا معبود بنایا ہوا تھا، جیسے خود زیوس اور کوہ اولمپوس کے دوسرے دیوتا۔ یہ قول کہ یونانی معبود ابتدا میں محض انسان تھے، زمانہ ما بعد میں علمائے عیسویت کو بہت پسند آیا اور وہ

۱۵ یونیمیروس۔ دیکھو ہولم: ”تاریخ مسلی زمانہ قدیم“ Holm: Gesch. Sic. in Alterthum

۲۶، ۲۷ تا ۲۸ اور ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳

باب

اس کو نظر اطمینان دیکھنے لگے کہ کس طرح ایک بت پرست خود اپنے مذہب کا اپنی تحریروں کے ذریعے سے بطلان کرتا ہے، چنانچہ آج بھی دینیات کی اس طرح تاویل کرنے کو یوہریت کہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یوہیروس کا اصول لوگوں کے پسند خاطر نہیں تھا اس لئے کہ اُس کے بانی نے اُن کے قدیم سید سے سادے عقیدے کے مواضع میں انھیں کچھ نہیں دیا، لیکن کاساندر اور اُس کے مصاحبوں کے لئے یہ اصول نہایت کارآمد تھا اس لئے کہ اب یہ بادشاہ خود اپنی الوہیت کا دعویٰ کر سکتا تھا۔ اگر یونانیوں کو ترغیب و ترمیم سے کہ وہ جانشینانِ سکندر جیسے انسانوں کی پوجا کرنے لگیں، تو پھر یونانیوں کے لئے یہ غیر ممکن نہ تھا کہ پانچویں یا چوتھی صدی کے زمانے سے بھی زیادہ اپنے سے کمتر مذہب اقوام کے مذاہب کی پیروی کریں اور اُن سے اطمینان قلبی حاصل کریں، چنانچہ پھر ایسی، افروجی اور مصری مذاہب، جن کا مدت سے یونانیوں پر اثر چلا آتا تھا، اب علی الاعلان پھیلنے لگے، اور شام و ایشیائے کوچک کے یونانیوں میں تو مختلف مذاہب ایک دوسرے کے ساتھ بالکل ہی مخلوط ہو گئے۔

ظاہر ہے کہ یونانی تمدن کی تبدیلی کی وجہ سے اسکی سطح پہلے کی بہ نسبت کچھ زیادہ بلند نہیں ہوئی۔ لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جن ملکوں میں یہ تبدیلی زیادہ رونما ہوئی وہ تمدن کے میدان میں صفِ اول میں نہیں تھے۔ جانشینانِ سکندر کے ممتاز ترین مستقر اسکدریہ میں، اُس شہر میں جس کے ذریعے سے ایسیس اور سیراپس کی پوجا نے ہر یونانی مملکت میں پھیل گئی، یہاں بہت سے یونانی شاعر جن ہوئے لیکن یہ سب کے سب قدیم یونانی جمہوریتوں کے باشندے تھے اور ان میں سے اکثر وہاں کے تمدن کے نمایاں آثار تھے۔ ناظرین معلوم کریں گے کہ تمدن کے اصلی مراکز وہی آزاد مملکتیں اب بھی بنی ہوئی تھیں، اور ان میں سب سے ممتاز ایتھنز تھا، جس نے



باب

ایک حد تک پہلے سے بھی زیادہ یونانیوں کی ذہنی زندگی کی رہبری کا بیڑا اٹھایا ہوا تھا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سنگہ ق م کے قریب ہی کے زمانے میں ایٹھنر نے فلسفے اور شعر گوئی میں وہ مسالک پیدا کیے جو اُس شہر کے پہلے کارناموں کے برابر نہ سہی، لیکن ہمارے زمانے تک کی دنیا پر اثر ڈالے بغیر نہیں رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ جو کوشش کی گئی کہ یونانی مذہب میں مشرقی مبعود شامل کئے جائیں یا فلاں فلاں مقدس و نفی کو اولمپوس میں جگہ دی جائے، اس کا جواب ایٹھنر نے اپنے فلسفے کو پیش کر کے دیا۔ یہ فلسفہ ایک دوسری چیز کا بھی جواب تھا، وہ یہ کہ زندگی کا مقصد محض موقتی فائدے کا حصول اور موقتی ضروریات کی تکمیل ہے یا کیا۔ اب ہم سب سے پہلے فلسفے کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔

ایٹھنر موجودہ مسالک کا مرکز بنا رہا اور ساتھ ہی اُس نے جدید مسالک کا بھی اضافہ کیا۔ دیمو خاریس کے ہمنواؤں نے ایک شخص مسمیٰ سوفو کلیس کے ذریعے سے یہ کوشش کی تھی کہ ایٹھنری اصول کے برخلاف فلسفیانہ تعلیم مملکت کی ہجراتی میں دے دیں، لیکن اس تحریک کو خلاف آئین قرار دے کر اسے بہت جلد منسوخ کر دیا گیا اس قانون کی وجہ سے تھیوفراستوس کو جلا وطن ہونا پڑا تھا، مگر اب وہ واپس آ گیا اور اس کے بعد ایٹھنر کی فلسفیانہ ترقی میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی۔

افلاطون کا مدرسہ یعنی اکادمی ابتدا میں محض اپنے مشہور آفاق بانی کے نام پر ہی قائم تھا اور خود اُس نے کوئی خاص ترقی نہیں کی تھی۔ اُس نے

۱۔ فلسفہ۔ دیکھو مشہور کتابچے، خصوصاً دیکھو لہا تک فلسفیوں اور ان کے ادبی کارناموں کے لیے

زور سے مسمیٰ ۱۔

لیزی باخوس فلسفیوں کو جلا وطن کر دیتا ہے۔ Athen ۱۱۳، ۶۱۔

باب ۷

الی تصورات پر جن سے اس حکیم نے اپنے فلسفے کی ابتدا کی تھی، مطلق  
 توجہ نہیں کی، بلکہ اس کی بجائے اس سے کم بار آور نظر لے یعنی  
 نظریہ اعداد پر اپنا وقت صرف کیا۔ افلاطون کے بعد اس کا بھتیجا  
 اسپوسیپوس صدر مدرس مقرر ہوا، اور تقریباً ۳۳۵ ق م میں زینو کرایس  
 نے (جو اسی کا ہم عمر تھا) اس کی جگہ لے لی۔ گوزینو کرایس باہر سے آیا  
 تھا لیکن ایٹھنی اس سے سفارتوں کا کام بھی لیتے تھے۔ اسکے بعد  
 صدر مدرس سی کا کام ایٹھنی پو لے مون (سلاسل ق م تاشلہ ق م)  
 اور زال بعد کرایس کے سپرد کیا گیا۔ منجملہ اکادمی کے ارکان کے  
 یوکسودوس ساکن کنیدوس جو علم ہیئت اور علم طب میں ماہر تھا، اور  
 ہرقلیدوس ساکن ہرقلیہ جس نے بہت سی کتابیں لکھی تھیں، ممتاز  
 تھے۔ زمانہ نابی میں اکادمی افلاطونی خیالات سے اور بھی زیادہ  
 ہٹ گئی اور مسلک 'ارٹیابیہ' سے مل گئی جس کی بنیاد پر مینون  
 ساکن ایس نے ڈالی تھی۔ 'ارٹیابی' گروہ دعاوی کے عدم یقین پر  
 زور دیتے اور ہر قسم کے اثباتی کلام سے پرہیز کرتے تھے۔ اس  
 'تعطل حکم' سے جسے یونانی میں اپوخیہ کہتے ہیں، ایک طرح کا  
 اطمینان قلبی حاصل ہوتا ہے، اور یہی اس عہد کی گویا جان ہے  
 جس میں مختلف حکمرانوں کے باہمی منافقوں کی وجہ سے ہمیشہ  
 جوش کی کیفیت رہتی تھی اور لوگوں کو اس اطمینان قلبی کی آرزو رہتی  
 تھی۔ اسی 'ارٹیابی' یا 'وسطی' اکادمی کا بانی، وہ شخص جس نے اس کا  
 تصفیہ کیا کہ محض اعلیٰیت ہی تک انسان کی پہنچ ممکن ہے،  
 ار کے سی لاؤس تھا۔

۱۔ اکادمی اور ارٹیابیہ۔ الڈیمیس و دیوفانتوس؛ ڈروائے سن ۳۴۷، ۳۴۶؛  
 پری تائس، ڈروائے سن ۳۴۶، ۱۵۵۔ پر مینون، گارڈنر؛ 'ابواب جدیدہ'،

ارسطا لیس کے اصول کے مطابق مشائین کا مسلک عام تحقیقات موجودات کا جائے پناہ بن گیا۔ اس کا پہلا جانشین تھیوفراستوس ساکن ایرے سوس تھا جسے علم موالید ثلاثہ میں مہارت پیدا تھی۔ یہ مشرقِ ممت تک زندہ رہا۔ ان مشائین کے ہم عصر مفصلہ ذیل بھی تھے: یودے موس جس نے اخلاقیات کا، ارسطو کے سوس جس نے نظریہ موسیقی کا اور دیکارخوس ساکن مسانہ جس نے سیاسیات کا مطالعہ کیا۔ تھیوفراستوس نے اپنی تمام جائیداد منقولہ اس مدرسے کے لئے چھوڑ دی جس کی وجہ سے اسے استحکام حاصل ہو گیا۔ مشرقِ ممت سے ۲۶۹ تک اس کا صدر رستراتون ساکن لمپساکوس تھا جس کا رجحان مادی خیالات کی طرف تھا، اور جب اس نے یہ اعلان کیا کہ سرمدی اور گرمنی ہی ابتدائی قومیں ہیں تو وہ گویا قدیم یونانی فلسفہ کی طرف واپس آ گیا۔ مشائی فلسفے کا عملی پہلو دیمتریوس ساکن فالیروم کے ذریعے سے اسکندریہ میں غالب ہو گیا۔

تقریباً یہ سب فلسفیانہ مسلک ارسطا لیس کے اصل اصول سے پھر گئے تھے۔ سقراط کا سب سے ممتاز خیال یہ تھا کہ انسان کو اپنے فرائض منصبی کا ہمیشہ دھیان رہنا چاہئے، اور اسے پورے غور و فکر کے بعد عمل کرنا چاہئے۔ فلاطونیٹین اور مشائین برابر علمی مباحث میں مشغول رہتے، ان میں سے اول الذکر کے مباحث ثانی الذکر سے زیادہ مجردانہ ہوتے تھے اور ثانی الذکر علوم کے مختلف شاخوں کے ارتقاء اور ترقی کے ذریعے سے اپنی علمی پیاس بجھاتے تھے۔ وہ لوگ جنہیں عالم بننے کی تمنا نہیں تھی، ان سب باتون کو بالکل بیکار سمجھتے تھے، اور یہ بات ایسے زمانے میں اور بھی زیادہ افسوسناک تھی

۵۵ مشائین۔ فون دلاموڈز: انتی کونوس ساکن کارسیٹوس، ۱۹، ڈروائے سن

۲، ۳، ۱۵۵۔

باب

جب مذہب روز بروز کمزور ہوتا جا رہا تھا۔ اصل میں اس کی بہت ضرورت تھی کہ فلسفہ از سر نو مسائل زندگی پر توجہ شروع کرے اور اس ضرورت کو پورا کرنے میں ان دو مسالک نے جن کا ہم ابھی ذکر کریں گے خاص طور پر اہمیت پائی۔ ان کا قدیم مسالک سے وہی تعلق تھا جو فرانسیسی اور دوینی کی رہبان کا بینی دکتی رہبان اور ان کے بے شمار ساتھیوں کے ساتھ تھا۔ اس میں شبہ نہیں کہ موخر الذکر نے نئی نوع آدم پر بہت سے احسانات کئے ہوں گے، لیکن ان سے لوگوں کی فوری ضروریات پوری نہیں ہوئیں، اور ان ضروریات کے پورا کرنے میں کہ اگر عیسوی راہبوں نے جو عوام میں شست و برخواست کرتے تھے، صحیح طور پر بڑا رتبہ پایا۔ یہی کیفیت تقریباً شش ق م میں ارض یونان میں بھی اور ”سقراطی“ گروہ بھی بھی ہو لیکن وہ سقراط کا پیرو نہیں رہا تھا۔ عین اس موقع پر تماشاکاہ یونان رواقین اور الہی قورین نمودار ہوتے ہیں، اور ان کے آتے ہی فلسفہ گویا آکاش سے گر کر دبھرتی ماتا پر آجاتا ہے اور عوام الناس کی واقعی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے جو اب یونانی مذہب سے پوری نہیں ہوتی تھیں۔

رواقی مسالک کا بانی قبرصی کیتوم کارہنے والا زینو تھا، جو تقریباً ۳۴۰ ق م میں پیدا ہو کر تقریباً ۲۶۵ ق م میں راہی ملک عدم ہوا۔

۶۱ رواق۔ زکو سے میل ۵۲۱۔ فلسفیوں کا تعلق گوناتاس سے، ایضاً ۱؛ ڈروائے سن ۱۰۳، ۸۹، ۱۹۰، ۲۳۰، ۴۱۴، ۴۱۶، فون دلامووتز: ”انٹی گونوس ساکن کارلیتوس“ ۲۱۷۔

رواق ابتدا ہی سے زندگی عام میں حصہ نہیں لیتا؛ زکو سے میل ۱، ۶۰۔ رواقی فلسفہ زمانہ بالبدین سلطنت روم کا فلسفہ مطہیت (ونڈلہاٹڈ ۲۹۷) اور الہی قوریت فلسفہ حقیقت تھا (ایضاً ۳۰۴)۔ (بقیہ پر صفحہ آئندہ)

۱۱۱

وہ اپنے گھر کا کھانا پیتا تھا اور تجارت کی غرض سے ایتھنز آیا تھا لیکن ساتھ ہی اُس کی آمد کی ایک وجہ وہ کشش تھی جو اس مدینۃ الحکما کی ذہنی زندگی میں باہر والوں کو کھینچے لاتی تھی۔ ایتھنز پہنچنے پر اُس نے پورے جوش کے ساتھ فلسفے کا مطالعہ کیا، اور خاص طور پر مساکم کلیئین کا جس کا ایتھنز کے عیش و عشرت کی زندگی سے تباہی خاص طور پر نمایاں تھا، کلیئیت کے اصول اُس کی نظر میں قابل قبول ضرورت تھے، لیکن اُس کے نزدیک اُن کی بنیاد حکمیات پر نہیں تھی۔ اُس نے ذہنی الٹ پلٹ کا سبق میگاروں اور فلاطونیوں سے حاصل کر کے ایک جدید فلسفے کا مکتب قائم کیا جس میں عملی اور حکمیاتی دونوں پہلو موجود تھے۔ اُس نے اپنا مرکز ستوپونے کیلے یارواق بوقلمون کو بنایا جو ناف شہر میں واقع تھا۔ رواق کا محل وقوع بھی کچھ کم اہم نہ تھا۔ اکادمی اور لیکئیوم دونوں فصیل سے باہر تھے، چنانچہ لوگوں کو وہاں پہنچنے کے لئے پہلے سے خاص طور پر ارادہ کرنا پڑتا تھا، لیکن رواق بوقلمون سے ہو کر ہر ایتھنزی تقریباً روزمرہ گزرتا تھا۔ بحسنہ اسی طرح سے فرانسیسیوں اور رومی نیکیوں نے مبنی دکھوں اور سٹریوں وغیرہ کی طرح اپنی خانقاہیں دیہات اور تنہا مقامات میں نہیں بلکہ گنجان شہروں میں بنائی تھیں تاکہ ان کے ذریعے سے ان کے باشندوں کی حسب دلخواہ خدمت کر سکیں۔ علمی اعتبار سے زیو کا جانشین کلیان تھیس ساکن اسوس تھا، لیکن وہ اپنے گرو کی برابر ہی نہیں کر سکتا تھا گو اُس نے نہایت تنگدستی کی حالت میں ایک معمولی حیثیت سے ایک ممتاز رتبے تک ترقی کی تھی۔ اس انتھاک محقق کے قلم سے ہمارے پاس تک زیوس کا ایک بھجن پہنچا ہے۔ رواقوں کا

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ زیو اور کریسی پوس دونوں مشرقی نظارہ ہیں، چونکہ مشرق تباہیوں سے بھرا ہے اسلئے نظر میں حق ممکن ہے۔ رواق کا مستقر بدنام کلیکیہ تھا۔

ب

تیسرا بڑا مجتہد کرمی سی پوس ساکن سولی (کلیکیا) بھی بڑا عالم تھا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ رواق کے پہلے تین سرگروہوں میں سے دو یقیناً تیم یونانی ملکوں کے رہنے والے تھے، لیکن اس مسلک کا نشوونما ایضاً ہی میں ہوا اور اس کی بنیاد ایسے مشرقیوں نے ڈالی تھی جو مشرقی ترک و احتشام اور مبالغہ آمیزی پر غور و فکر کو ترجیح دیتے تھے۔

اگر ہم رواقیوں کے اصول پر غور کریں تو ہم یہ محسوس کریں گے کہ وہ زندگی کے صحیح مسلک پر زور دیتے تھے اور اس طرح عمل کے میدان میں وہ اپنے پیش رو مسالک پر سبقت لے گئے تھے۔ رواقی ایک ایسے مفکر کی مطمئن تصویر کھینچتے تھے جس کا شیوہ غور و فکر کے ساتھ نیکی بھی ہو۔ ساتھ ہی اس مفکر کو بے نفسا بھی ہونا چاہئے اور ایسے قوانین پر عمل کرنا چاہئے جو مخلوق عالم پر مادی و روحانی اعتبار سے حکومت کرتے ہیں۔ اس کے معنی دوسرے الفاظ میں یہ ہونے کہ اُسے فطرت اور عقل کے مطابق عمل کرنا چاہئے تاکہ وہ اپنے فرائض منصبی پورے کر سکے۔ اس مسلک کے پیروؤں نے جس تخیل پر خاص طور پر غور کیا وہ فرض منصبی کا تخیل ہے، لیکن اُس میں یہ یقین کر نیکی اجازت نہیں دی گئی کہ فرض سے مراد خارجی افعال کا ارتکاب ہے بلکہ ادائیگی فرض میں جو عنصر سب سے اہم سمجھا گیا وہ ارادہ ہے۔ یہ امر فی نفسہ سب سے اعلیٰ اور قابل تعریف تھا اس لئے کہ اس سے یونانیوں کو اپنے مذہب کے نقائص دور کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی تھی جس کا ایک بڑا حصہ محض رسوم پر مشتمل تھا۔ لیکن رواقی عقائد کے اس عنصر کی وجہ سے بہت سی خرابیاں بھی پیدا ہو گئیں۔ چونکہ ہر چیز ارادے پر مبنی سمجھی جاتی تھی اس لئے رواقیوں کے لئے یہ ممکن ہو گیا کہ اپنے مسلک سے بھی نہ ہٹیں اور ساتھ ہی بظاہر ناقص اور بد اخلاق افعال سے بھی پرہیز نہ کریں۔ اسی وجہ سے بہت سے رواقی تو کلیسیوں کے بہت ہی قریب پہنچ گئے ہیں۔ لیکن یہ امر بھی اناہی اہم تھا

باب ۱

کہ رواجی اصول کے مطابق اب ارسطاطالیسی معنی میں فرد کی سیاسی حیثیت کا لزوم باقی نہیں رہا تھا، اور اس مسلک کے پیروؤں کیلئے پولیس یا مملکت میں کسی قسم کی کشش باقی نہیں رہی تھی، بلکہ یہ فی الواقع مملکت سے بالاتر بنی نوع انسان کے بھائی چارے کے تخیل تک پہنچ گئے تھے۔ اس طرح نہ صرف یونانی مملکت کا خاتمہ ہو جاتا ہے بلکہ (اور یہ وہ بات ہے جس کی طرف ذرا کم توجہ مبذول کی جاتی ہے) یونانی اپنے مذہب کو بھی خیر باد کہہ دیتے ہیں اس لئے کہ اس کی بنیاد بھی پولس پر ہی تھی۔ سقراط سے 'عالمیت' کے خیال کی ابتداء ہوئی تھی لیکن یہ رواجی ہی تھے جنہوں نے اُسے ایک خاص نظر سے پر مبنی کیا۔ انہوں نے اس طرح وقتی طور پر مملکت کا خاتمہ کر دیا اسلئے کہ علاوہ پولس کے اس وقت کوئی ایسی مملکت نہیں تھی جو یونانی خیال سے ٹکر کھاتی۔ لیکن کچھ زمانے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ پولس کے علاوہ ایک دوسری طرح کی مملکت کا خیال ممکن ہے جو انکی مطمحی مملکت کے قریب تر ہوگی اور ساتھ ہی محض ایک بلد لئے تاکہ محدود نہیں ہوگی؛ چونکہ اُس زمانے میں ایسی مملکت ملوکی ہی ہو سکتی تھی اسلئے رواجیت کے پیر مختلف بادشاہوں کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ اُن کے افعال پر عوام الناس کے مفاد کی خاطر اثر ڈال سکیں۔ رواجیوں کے فلسفہ فطرت کو اس قدر اہمیت حاصل نہیں تھی؛ یہ فلسفہ مسئلہ ہمہ دوست پر مبنی تھا اور اس میں فطرت کے مختلف پہلوؤں کی فادہ حیثیت پر زور دیا جاتا تھا۔ یہ ایک دلچسپ بات ہے کہ علاوہ براہ راست ثبوت کے رواجی بنی نوع انسان کی ایک جہتی کو بعض ناقابل ثبوت قضیوں کو ثابت کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں اسلئے کہ اس کی جہتی میں انہیں وہ عقل نظر آتی ہے جو دنیا پر راجح کر رہی ہے۔ عملی اعتبار سے رواجی فلسفہ ٹھیک ہو، لیکن یہ ہر شخص کیلئے کارآمد نہیں تھا اس لئے کہ اس کی بنیاد عقلوں کی فکر پر تھی اور محض

باب

چیدہ چیدہ لوگ ہی اس سے کما حقہ استفادہ حاصل کر سکتے تھے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا سب انسان نہیں تو ان کا زیادہ حصہ عارف بن سکتا ہے یا نہیں۔ اگر اس کا جواب نفی میں ہو تو پھر ان بیماروں کے لئے کیا باقی رہ گیا جنہیں اس راستے پر گامزن ہونے کی کوئی امید نہیں ہے۔ اس سوال کا جواب رواقیوں نے مطلق کچھ نہیں دیا، بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اس کا جواب کسی فلسفی مسلک نے نہیں دیا، اگر دیا تو ایسے مذہب نے جو ہر آن یونانی مذہب سے ارفع و اعلیٰ تھا۔

ابنی قوروس ساکن ایتھنز نے ایک دوسرے زاویہ نگاہ سے عملی فلسفے کے مسائل کی طرف رجوع کیا۔ وہ مسئلہ ق م میں ساموس میں پیدا ہوا تھا۔ پہلے تو اس نے متی لنہ اولیسا کو

لے ابنی قوریت۔ ابنی قوروس نے اپنی زندگی لمپسا کو س میں گزاری تھی، اور اس طرح متروہ دوروس اور بہت سے بعد کے ابنی قورسی بھی شہر پر یا پوس کے باشندے تھے۔ کم از کم یہاں اس طرح کے تباہی کی جگہ جو رواق اور حکلیکیہ کے حکمران سردانا پالوس کے مابین پایا جاتا ہے (دیکھو جلد ۳ باب ۲۲)، ایک طرح کی مشابہت ملتی ہے۔ ایک ایسی مملکت کے وجود کے سبب سے جسے انھوں نے کبھی کسی قسم کی تکلیف دینے کی خواہش نہیں کی، ان کے لئے ایک دائرہ بنانا اور ایک طرح کی اعیانی زندگی بسر کرنا ممکن ہو گیا تھا جس میں ایسی خوش مزاج عورتیں بھی شامل تھیں جو وقتاً فوقتاً فلسفیانہ مباحث میں بھی حصہ لیتی رہتی تھیں اور جن میں سب سے مشہور لیون تیون تھی۔ ایک خاص نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو رواق عیسویت سے اور ابنی قوریت اسلام سے مشابہ ہے۔ رواقی اصول اور عیسویت کا اندرونی تعلق تو ہر شخص کو معلوم ہے، پھر اسلامی کہف، یعنی خاموش ساکن، نیم خفتہ مملکت پر ابنی قورسی رنگ نظر آتا ہے۔



باب

میں درس دیا اور اُس کے بعد یہ ایتھنز آگیا جہاں اُس کے شاگرد شہر سے باہر ایک باغیچے میں جمع ہونے لگے۔ اُس کا انتقال سیکلہ قم میں ہوا۔ چونکہ اُس کا سب سے بڑا دوست مترو دوروس اُس سے پہلے ہی مرجح تھا اس لئے اُس کے بعد ہمارے خوش اُس کا جانشین ہوا۔ تھیوفراستوس کی طرح ابی قوروس نے اپنے مدرسے کی بنیاد کو باغیچے وقف کر کے مستحکم کر دیا اور اس کے لئے اراضی، مکانات اور سرمایہ چھوڑا۔ ایک ملکنی کر کے ابی قوروس کے فلسفے کو ارسطی فوس کے اصول کا سلسلہ سمجھنا چاہئے۔ اُس کا مقصد رواقیوں کے مقصد سے بھی زیادہ عملی پیرایہ لئے ہوئے ہے، اس لئے کہ اُس کا مطلق نظر خود مسرت ہے جسے خوشی کے نام سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔ لیکن یہ کہتا ہے کہ ہر قسم کی مسرت کے حصول کی کوشش نہیں کرنی چاہئے، اس لئے کہ بہت سی مسرتیں ایسی ہوتی ہیں جن کے بعد رنج و افسوس لوازمات سے ہوتا ہے اور نتیجہ اصلی مقصد سے بالکل برعکس نکلتا ہے۔ اسی وجہ سے ایسی مسرت کا تعاقب مناسب نہیں ہے اور مسرت کے حصول کی کوشش میں غور و فکر سے کام لینا چاہئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ابی قوری مسلک کے پیرو رواقیوں سے کس طرح آگے بڑھ جاتے ہیں۔ رواقیوں نے غیر مشروط انداز میں یہ مطالبہ کیا کہ سب سے پہلے انسان کو عاقل ہونا چاہئے، ابی قوروس چاہتا ہے کہ انسان کو اس کا صحیح اندازہ ہونا چاہئے کہ وہ کون کونسی چیزیں ہیں جن سے بغیر رنج کے مسرت حاصل ہو سکتی ہے۔ الغرض اس

یقینہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ لیکن ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ابی قوریت اور ابتدائی عیسویت کے درمیان ایک خارجی تعلق ہے جو دوستی کی اہمیت میں نظر آتا ہے اور جس پر حال میں ذرا زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ دیکھو مہمانی : ”مسائل تاریخ یونان“ لندن ۱۹۶۸ء صفحہ ۲۰۶۔

باب

فلسفے کا مقصد اعلیٰ حقیقی مسرت کا حصول ہے۔ چونکہ عقل محض مسرت کے حصول کا ایک ذریعہ ہے اس لئے یہ نسبت آسانی سے حاصل ہو جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ بہ نسبت اس کے کہ کوئی شخص قوانین قدرت کے عمق پر نظر ڈالے یا اندازہ کرنا آسان ہے کہ تکلیف کا انسداد کیسے ہو سکتا ہے۔ ابی قوریوں کے نزدیک ایک طرح کی خوشی ہر شخص کے دل سے سوچنے والے انسانیت پرست کو حاصل ہو جاتی ہے؛ اور ایسی خوشی ان لوگوں کے لئے بھی ممکن ہے جو رواقیوں کے معیار کے مطابق عقل کی کسوٹی پر پورے نہیں اترے الغرض ابی قوریت بنی نوع انسان کی اکثریت کے حسبِ حال ہے، لیکن اس کے پیر و اسی کی وجہ سے آسانی کے ساتھ بالکل غلط راستے پر لگ جاتے ہیں، اس لئے کہ جب مقصد اعظم حصول مسرت ہی ٹھہرا تو پھر ہر نوع کے تلوٰن کے راستے کھل جائیں گے۔ وہ شخص جو اپنی مسرت کو ایسے سانچے میں ڈھال سکے کہ اسے خود کسی قسم کی تکلیف کا سامنا کرنا نہ پڑے وہ ہمیشہ یہ کہہ سکتا ہے کہ میں تو ابی قوروس کے قول پر عمل پیرا ہوں، گو وہ دوسروں کو تکلیف ہی کیوں نہ پہنچا رہا ہو۔ زندگی کے عملی مقصد سے گزر کر ابی قوروس مطالعہ فطرت پر زور دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مسرت فقہانِ کلفت کا نام ہے اور اس فقہان کی وجہ سے ذہنی اطمینان حاصل ہوتا ہے لیکن یہ ظاہر ہے کہ کوئی چیز مذہب کے برابر ذہنی اطمینان کو گزند نہیں پہنچا سکتی، چنانچہ ابی قوروس کا خیال ہے کہ مذہب کا کام صرف یہی رہ گیا ہے کہ بنی نوع انسان کو خوف دلایا جائے اور اس کے سامنے مشکلات پیدا کی جائیں، اس لئے مناسب ہے کہ خود مذہب ہی کا قلع قمع کر دیا جائے۔ وہ فلسفہ فطرت سے کام لیتا ہے اور کسی ایسے نظریہ فطرت کو تلاش کرتا ہے جس سے یہ مقصد حل ہو سکے۔ یہ نظریہ اسے دیمقراطیس کے فلسفہ ذرات میں مل جاتا ہے جسے وہ تھوڑی بہت ترمیم کے ساتھ تسلیم کر لیتا ہے۔ ہر چیز ذرات کے

باب

باہمی تصادم سے بنتی ہے اور اس پر اپنی قوروس یہ اضافہ کرتا ہے کہ اس تصادم کے لئے کسی مجبوری کی مطلق ضرورت نہیں ہے، لیکن یہ دھوکا ہی دھوکا ہے، اس لئے کہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب بہت سے ذرات جو پہلے علیحدہ تھے، بیک وقت متحرک ہوئے تو پھر ان میں باہمی ٹکرائیں پیدا ہوا اور وہ آخر تک ہی کیوں ہوئے؟ یہ سب بغیر دوسرے مفروضوں کے مطلق سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ قدما کے نظریہ ذرات نے صرف ان لوگوں کو مذہب سے بیزار کیا جو اس سے علمی رنگ کا بہانہ ڈھونڈھا کرتے ہیں۔ انسانوں کے باہمی تعلقات کی شکلوں کے مسئلے میں اپنی قوروس رواقیوں سے ایک قدم آگے بڑھ گیا۔ رواقیوں نے تولیدیہ کو بالائے طاق رکھ کر دنیوی شہریت کے تختل کو پیش نظر رکھا تھا اور یہ فرض کیا تھا کہ بڑی بڑی مملکتوں کے مناسب طور پر یکجا کرنے سے شہریت وجود میں آ جائے گی؛ اپنی قوروس کی دانست میں افراد کے مابین بہترین تعلق دہتی کا ہو سکتا ہے، جس کے یہ معنی ہوئے کہ خانگی زندگی اور بے روک چناؤ کو سطح نظر بنایا جاتا ہے، جو نظریہ اور عملاً دونوں اعتبار سے ترقی معلوس کے مترادف ہے، کیوں کہ بنی نوع انسان کی بقا کے لئے مملکتی تعلقات نہیں تو کم از کم دوسرے جبری تعلقات تو یقیناً ضروری ہیں۔ اگر اپنی قوروس کے مسلک کے پیر و اس قسم کے جبری نظام میں تعامل کرنا نہیں چاہتے تو پھر ان کا خیال صرف یہی رہ گیا کہ وہ دوسروں سے کام نکال کر اپنی زندگی چین و آرام سے بسر کرنے کے خواہاں ہیں۔

اگر اپنی قوریت نے ان لوگوں کی خوش قسمتی پر زور دیکر جو ایشیائی حکمرانوں کے باہمی تنازعات اور جنگ و جدال کی پروا نہیں کرتے تھے اور پُر امن خانگی زندگی سے محفوظ رہ سکتے تھے، گویا اس عہد کے عام رجحانات و میلانات کے مطابق سبق دیا تو

باب

روایوں نے اُس عہد کے اُس زمانے کے اُن اعلیٰ حوصلوں اور آرزوؤں کو نمایاں کیا جو زندگی عامہ کے اصلاحات پر مشتمل تھے۔ فرائض منصبی کے تختیل کی وجہ سے روایت کے پیرو مملکتوں کی صحیح تنظیم کی ضرورت کی طرف سے بیخبر نہیں ہو سکتے تھے۔ خود زینو کے متعلق انہی گونوس گوناتاس کی رائے نہایت اچھی تھی، اور یہی کیفیت ایک دوسرے روائی پر سیا یوس کی تھی جسے زینو نے اپنی جگہ شاہ مقدونیہ کے پاس اپنا قائم مقام بنا کر بھیجا تھا اور جو اس سے پہلے گوناتاس کے فرزند لکیونیوس کا اتالیق بھی رہ چکا تھا، چنانچہ شاہ مقدونیہ نے اُسے اپنی طرف سے کورنٹھ کا صوبہ دار مقرر کر دیا۔ اسی طرح بوریس تھیس کا روائی فلسفی سفاروس کلیونیس مصلح اسپارٹا کا مشیر کار تھا۔ خود اکادمی بھی سیاسی آرزوؤں سے کلیتہً بیگانہ نہیں تھی۔ ہم باب ۱۰ میں اکیمیوس و دیوفانتوس کا ذکر کریں گے جو میگالوپولس کے رہنے والے اور ار کے سی لاؤس کے شاگرد تھے، ہم دیکھتے ہیں کہ ایک طرف تو وہ اپنے شہر کو خود سرانہ حکومت سے نجات دیتے ہیں، اور دوسری جانب مشائی پری تانس ایک سیاست داں کی حیثیت سے انہی گونوس دوسوں کی خدمت کرتا ہے۔

اُس عہد کے فلسفیوں کے کاموں کی ایک خصوصیت، علماء کی خدمت ہے، لیکن مستثنیات میں سے ایک ابی قوری ہے جو کسی غیر ضروری کام کو انجام دینا پسند نہیں کرتے تھے۔ مشائیوں نے تاریخ ادبیات پر اپنی خاص توجہ مبذول کی، اور صرف و نحو کی بنیاد رکھنے کا سہرا روایوں کے سر ہے۔

ان تمام مسالک کا منبع و مأخذ ایٹھنز تھا، ان سب کے صدر دفتر ایٹھنز ہی میں تھے، اور ان کی وجہ سے بہت سے ایسے غیر ملکی ایٹھنز میں آتے جاتے تھے جو فرائض زندگی کی بابت صاف اور

باب

صریح آراء حاصل کرنے کے خواہاں تھے۔ ان کی وجہ سے ایتھنز پہلے سے کہیں زیادہ ارض یونان کا مرکز بن گیا۔ ساتھ ہی اس مدینہ الحکما میں ایک نئی چیز یعنی سروریہ جدیدہ کی ابتداء ہوئی جس کی وجہ سے یہ شہر نازک خیالیوں اور حاضر جوابیوں کا مرکز بن گیا۔<sup>۱۰۴</sup>

۱۰۵ سروریہ جدیدہ اور ایتھنز کی اخلاقی حالت۔ سب سے پہلے میں ایک اقتباس دوں گا جو زمانہ حال کے مصنفوں کے نہایت ہی قابل لحاظ آراء میں سے ہے۔ ڈروائے سن (۲، ۲، ۱۰۲) کہتا ہے: ”اُس زمانے کے ایتھنز میں خانگی زندگی، شرم و حیا بالکل ناپید تھیں یا اُن کا ذکر صرف گفتگو تک ہی محدود تھا، اور شہر کی مکمل زندگی محض لفظی اور خوش طبعی پر ہی مشتمل ہو گئی تھی جس میں خود غلطی اور کاہل الوجودی کا پہلو بے حد نمایاں تھا۔ ایتھنز نے یہ شیعو اختیار کر لیا تھا کہ جو ذمی اثر ہوتے انہیں ہدیہ تو صیغ و تعریف پیش کرنا تھا جس کے معاوضے میں اُسے تحائف و وظائف سے مالا مال کر دیا جاتا تھا۔ جیسے جیسے اس کی عدیت میں ترقی ہوئی ویسے ہی ویسے اُس کی غلامانہ روش میں اضافہ ہوتا گیا۔“.....

”مذہب کا خاتمہ ہو چکا تھا، اور تعلیم کے ساتھ جو بے پرواہی بڑھی تو اُس کے ساتھ ہی ساتھ اولیام پرستی، جادوگری، نجوم اور مردہ پرستی نے بھی ترقی کی۔ ان واقعات کے ثبوت میں ڈروائے سن صرف یہ کہنے پر اکتفا کرتا ہے کہ ”اُس زمانے کے ایتھنز کی تصویر کھینچنے کے لئے اُس عہد کے سروریہ کے اجزاء بالخصوص میناندر کے سروریوں سے اُس کی خصوصیات کا اندازہ ہوتا ہے۔“ موم سن اس سے بھی زیادہ جوش سے کام لیتا ہے (”تاریخ روما“ IR.G، ۱۰۴ وغیرہ) اور یہی کیفیت کرسٹ کی بھی ہے (۲۰۲)۔ لیکن میں یہاں اُن کے اقتباسات نہیں دوں گا اس لئے کہ وہ کسی نئے نقطہ نظر کو پیش کرنے کی بجائے وہی ڈروائے سن والا راگ لاتے ہیں۔ پریلر Preller نے پاؤلی کی ”محیط“ ۴، ۷، ۷ پر میناندر پر جو نفیس مضمون لکھا ہے اُس میں وہ ذرا نرمی کا برتاؤ کرتا ہے، تاہم وہ یہ ضرور کہتا ہے کہ سروریہ جدیدہ میں عورتوں کا جو ذکر ہے اس سے ”روزمرہ کی مشابہتی زندگی کی

## سروریہ جدیدہ ادبیات یونان کے نہایت تخیل آفریں ہیولات

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ کمال بے فضا بطلی کا اظہار ہوتا ہے۔ چونکہ علاوہ سروریہ کے اور کسی قسم کا ثبوت پیش نہیں کیا گیا اس لئے اب یہ دیکھنا چاہئے کہ یہ سب باتیں اس میں ملتی ہیں یا نہیں۔ ہم دیکھیں گے کہ اس میں یہ کچھ نہیں ملتا۔

(۱) یہ واقعہ نہیں ہے کہ ایٹھنر کے سروریہ جدیدہ سے اُس کے اخلاقی تنزل کا پتا لگتا ہے۔ عورتوں کو بُرا بھلا کہنا (پرلیئر) یونانیوں میں قدیم سے چلا آتا تھا۔ اگرچہ کچھ ہم سے کہا جاتا ہے اگر اُس کے من و عن باور کرنے کے دلائل موجود ہیں، تو پھر ہمیں ان تصاویر کو بھی جو سمونڈیس اور ارسطو فانیس نے اپنے زمانے کے حالات کی کھینچی ہیں اسی میا پر منطبق کرنا پڑے گا، اور پھر ہم خواہی خواہی اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ سنلہ ق م کی عورتیں سنلہ ق م کی عورتوں سے کہیں بہتر تھیں۔ اگر ہم منادر کی عورتوں کا ارسطو فانیس کی عورتوں سے مقابلہ کریں تو بھی یہی بات ثابت ہوگی، یعنی یہ کہ چوتھی صدی ق م میں ایٹھنر ہی کے اخلاق پہلے سے بہتر ہو گئے تھے۔ لیکن منادر کے سروریوں کے نقاد اُس کی تخریب کرنے کے لئے کہتے ہیں کہ بہر حال جب ارسطو فانیس نے اپنے سرورئے مرتب کئے تھے مملکت ایٹھنر اپنے اوج کو پہنچی ہوئی تھی، جس سے یہ نتیجہ مستنبط کیا جاسکتا ہے کہ چونکہ دوسرے شہ جات زندگی میں ایٹھنر کو فروغ حاصل تھا اس لئے اگر اخلاق ایسے اعلیٰ نہیں تھے تو کوئی زیادہ ہرج نہیں تھا اور کچھ نہیں تو کم از کم قوم کے عروج میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ لیکن شومئ قسمت سے یہ بات انظر من الشمس ہے کہ ارسطو فانیس کے ہمعصر وں نے اُس پر یہ اثر نہیں ڈالا کہ ان میں کسی قسم کا علو ہے نہ وہ آج کل والوں پر بھی یہ اثر ڈالتے ہیں۔ اس کے لئے دیکھو جلد ۳، باب ۱۳ حاشیہ ۸۔ ممکن ہے کہ بحیثیت شاعر کے ارسطو فانیس منادر سے بڑا ہو، لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اُس کے ہمعصر بھی منادر کے ہمعصر وں سے ارفع و اعلیٰ ہوں گے۔ مذہب کے تنزل کی بابت ڈروائس کی جو رائے ہے اُس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی۔ ادغام پرستی وغیرہ ملک میں ہر زمانے میں کسی نہ کسی

میں سے ایک ہے اور قدیم ہی نہیں بلکہ حال کے زمانے میں بھی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ شکل میں پائی جاتی ہے۔ شرم و حیا کے فقدان کی بابت جو خیالات ہیں ان کی قیمت وہی ہے جو ایتھنز کی اسی قسم کی تنقید کی ہے جس پر باب ۲، حاشیہ ۱۰ میں بحث کی گئی تھی، اور اسی نوع کی ہے جیسے اٹلی اور سسلی کی تنقید کی۔

(۲) ۱۶۹۷ء کے بعد کے انگریزی سروریہ سے جو تشبیہ دی گئی ہے، اس کی بابت دیکھو میکالے کا مقالہ اور لی ہنٹ (Leigh Hunt) کی کتاب ”وویچر لے کے ناولک“ (Dramatic works of Wycherly) سلسلہ ام جو اس کے مقالوں کے سلسلے میں طبع ہوئی ہے۔ اگر متاندر کے سرور نے سے کہیں بدتر سروریہ بھی مل جائے اُس سے بھی یہ نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا کہ لوگ اتنے بُرے تھے جتنا سروریہ میں بیان ہوا ہے۔ الغرض ڈروائے سن کا یہ مفروضہ درست نہیں ہے کہ متاندر کے زمانے کے لوگوں میں شرم و حیا نہیں تھی۔

یہی نہیں، بلکہ اس کے برعکس بہت سے ثبوت اس امر کے موجود ہیں کہ اُس زمانے کے ایتھنز میں بہت اچھی نفوس صفات موجود تھیں اور ان کے اخلاق کم از کم اتنے ہی اچھے تھے جتنے ارسطو فانیس کے زمانے میں۔ پہلا ثبوت تو اُس جنگ سے ملتا ہے جو سکندر کی موت کے بعد لڑی گئی؛ یہ ضروری نہیں ہے کہ کاروائے نمایاں فتوحات ہی پر مشتمل ہوں، بلکہ بُرے وقت مایوس نہ ہونا بھی عظمت کی دلیل ہے۔ یہ کاروائے نمایاں مفصلہ ذیل تھے: (۱) جنگ لامیہ (باب ۲) (۲) اولمپیو دور و س کی ماتحتی میں بغاوت (باب ۲) (۳) کلتوں کے خلاف جنگ میں شرکت (باب ۴) (۵) جنگ خرمونیس (باب ۹) اب ہم سوال کرتے ہیں کہ آیا آزادی کی حمایت میں یہ سلسل جنگجو یا نہ حرکت، اور وہ بھی مسلسل ناکامیوں کی فضا میں واقعاً عظیم الشان اور عالی منش نہیں؟ دوسری دلیل وہ عظیم الشان اخلاقی انقلاب ہے جو تقریباً سنہ ۳۰۰ ق م والی فلسفیانہ تحریک سے ظاہر ہوتی ہے۔ اُس کا مظاہرہ بالخصوص رواق کی بنیاد سے ہوا۔ اس

باب

سروریہ کے معیار کا مآخذ سمجھا جاتا ہے۔ اُس کے اور ارسطو فانیس کے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ ضمن میں کلیا نتمیس کی زندگی متاثر ہے؛ دیکھو Diog. Laert. ۷، ۵۔ کلیا نتمیس، ایتھنز غربت و افلاس کی حالت میں آتا ہے اور ایک مالی کے یہاں نوکر ہو جاتا ہے جہاں وہ رات کے وقت مالی کا کام کرتا ہے اور دن کے وقت زینو کے درس میں شریک ہوتا ہے۔ پھر کلیا نتمیس اپنی نوع کا واحد فرد تھا جسے وہی علم کی پیاس تھی اور ایشار کا مادہ تھا جس سے ہم ایک سو سال پہلے سقراط کے شاگردوں میں دو چار ہوئے تھے۔ (موم سن (۱، ۶۹) اس کی بابت کہتا ہے کہ یہ ”کارنیم شہی کی وجہ سے روزانہ وقت ضائع کرنے“ کے مترادف تھا، لیکن ہماری رائے میں جتنے لوگ ایسا کرتے اتنا ہی اچھا تھا۔ صرف ایک ضمن میں دروائے سن کا قول درست ہے کہ عدیدیت کے فروغ کے ساتھ ساتھ ایتھنز یوں کی غلامانہ روش میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ یہاں ہم یہ کہنا مناسب سمجھتے ہیں کہ سنسکرت ق م کے ایتھنز یوں کی موم سن نے جو ہنسی اڑائی ہے اُس کا بدلہ اُس نے اپنی تاریخ روم کی یا پنجویں جلد میں سلطنت کے تحت ایتھنز یوں کی زندگی کا حال بیان کر کے کر دیا ہے؛ وہ (Anth. ۱۲، ۸۷) کا اتباع کرتے ہوئے) کہتا ہے کہ ”غروب کے وقت بھی وہی سورج نظر آتا ہے“۔ یہ سچ ہے لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ سنسکرت ق م میں سورج کے غروب کا وقت ابھی نہیں آیا تھا۔ الغرض ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ سنسکرت ق م میں ایتھنز یوں کی جو کیفیت تھی وہی سنسکرت ق م میں بھی رہی۔

یہ غور کرنا ایک دلچسپ مسئلہ ہو گا کہ علمائے تاریخ کیوں اور کس طرح سنسکرت ق م کے ایتھنز یوں کی بابت ایک غلط نتیجے پر پہنچے ہیں۔ چونکہ ان علماء کی رائیں علی العموم درست سمجھی جاتی ہیں اس لئے اور بھی زیادہ ان خیالات کی تصحیح کی ضرورت ہے۔ ان کے استدلال کی بنیاد میں عناصر یہ ہے، ایک تو اُس عہد کے یونانیوں کی ناقابلِ غلطیاں دوسرے زمانہ حال کے لوگوں کے اُس عہد کے بادشاہوں کی طرف زیادہ میلان اور اُس عہد کی جمہوریتوں سے نفرت اور تیسرے سنسکرت ق م کے ایتھنز یوں کی



ایسے قدیم سروریہ کے مابین ایک عظیم الشان تباہی نظر آتا ہے۔ ارسطو نوٹس

باب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ خصائص کا غلط اندازہ۔ جہاں تک دوسرے عنصر کا تعلق ہے میں نے صحیح نقطہ نظر پر کافی زور دے دیا ہے (جس کے لئے دیکھو تہید کا حاشیہ) اور یہاں میں صرف یہ دکھانے پر اکتفا کروں گا کہ آجکل کا میلان یہ ہے کہ اُن ضمنوں میں بھی جن کی بابت ذرا ملائم رائے ممکن ہے، جمہوریتوں کی جس قدر بھی تخریب کی جائے مناسب ہے۔ جب سلسلہ ق م میں دو اکاؤنٹائی کسی نہ کسی طرح سے راز لائے ایوسس کے مرکز میں پہنچ گئے تو انھیں اتیمنز یوں نے سزائے موت دی (دیکھو ۱۲، ۳۱) جسے موم سن ایک سفید ہانہ اور ظالمانہ خود نمائی کا مظاہرہ بتاتا ہے۔ (تاریخ روم، ۱، ۷۱)۔ ظاہر ہے کہ یہ ممکن ہے کہ موم سن کا حکم بالکل بے انصافانہ نہ ہو، لیکن اس فعل کے لئے تین ایسے سخت الفاظ استعمال کرنا، خصوصاً جب یہ کارروائی کسی حالت میں خلاف قانون نہ تھی، سخت گیری نہیں تو کیا ہے؟ بہرہج موثر کو بادشاہوں کے رویے پر بھی ایسی ہی سخت رائے قائم کرنی چاہئے۔ انھیں ان حکمرانوں میں ”بے عقلی“، ”خود نمائی“ اور ”ظلم“ کی بہت سی مثالیں ملیں گی، لیکن موثر علی العموم انھیں نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ممکن ہے اس کا یہ جواب دیا جائے کہ اس قسم کے الفاظ بار بار دہرانے سے پڑھنے والے کا جی گھبرا جاتا ہے اس لئے کہ یہ تو ان حکمرانوں کے صفات ہی ہیں، اور یہ ہر شخص کو معلوم ہے۔ لیکن اصلی وجہ یہ نہیں ہے، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ بادشاہوں پر محکم لگانے کا جو معیار اختیار کیا گیا ہے وہ جمہوریتوں کے معیار سے مختلف ہے۔ مثال کے طور پر میں صرف یہ کہنا کافی سمجھتا ہوں کہ ایک معمولی اہلیت کے شخص کو گونا گونا س کو بہت اونچا کر کے دکھایا جاتا ہے اور فیلقوس پنجم کی نعویت آمیز تقریروں کو ”زیرک“ قرار دیا جاتا ہے۔ (دیکھو باب ۱۶، حاشیہ ۴)۔ اشخاص و افعال پر حکم لگانے میں اس طرح دہرا معیار قائم کرنے سے ایک تو آزاد ملکوں کا معیار بلند کر کے گویا اُن کے اوصاف کی تعریف غیر شعوری طور پر کی جاتی ہے لیکن ساتھ ہی پڑھنے والے کی رائے کو متزل بھی کر دیا جاتا ہے۔ جن لوگوں کی نظر

باب

کے سروریوں کی بنیاد محض خیال آفرینی پر ہے اور ان میں امور مندرجہ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اسناد پر نہیں ہے وہ اس نتیجے پر پہنچ جاتے ہیں کہ اُس زمانے کے بادشاہ ہمیشہ قابل اور نیک منش اور عوام ہمیشہ بد باطن اور بد اخلاق ہوتے تھے، گو واقعات دونوں میں ایک ہی قسم کے نقائص تھے، اور جو فرق تھا وہ یہی کہ عوام کے مقاصد بادشاہوں کے برابر خود غرضانہ نہیں تھے نہ اُن کے ذرائع میں اس قدر بد معاشی نظر آتی تھی۔

آجکل دیوس تھیس کے خصائص کا جو غلط اندازہ کیا جاتا ہے (جسکی بابت میں جلد ۳ میں بحث کر چکا ہوں) اس کی وجہ سے اور بھی زیادہ تیسری صدی کے متعلق منالطہ ہو رہا ہے۔ جو شخص دیوس تھیس کو اعلیٰ اخلاق والا اور دور اندیش اور سچا انسان سمجھتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی خیال کرتا ہے کہ اُس کے ہم عصر ہمیشہ رشوت کے لئے تیار رہتے تھے اور اُن کی توانائی میں کمی تھی۔ اُن کے لئے یہ یقین کرنا آسان ہے کہ پچاس سال جیسے قلیل عرصے میں لوگوں میں کوئی خاص اصلاح نہیں ہوئی ہوگی۔ لیکن وہ لوگ جو میری طرح اس کا یقین کرتے ہیں کہ دیوس تھیس کے ہم عصر ایتھنز یوں میں اعلیٰ منشی پائی جاتی تھی اور وہ صراطِ مستقیم سے صرف اس لئے ہٹے کہ اُن کے رہبر کو حقیقت آشکارا نہیں ہوئی، یا اگر ہوئی بھی تو اُس نے اُسے ظاہر نہیں کیا، اور باوجود اپنی تمام تقریروں کے جو اُس نے جنگی معاملات پر دی تھیں وہ لڑائی کی بابت کچھ بھی نہیں جانتا تھا، ایسے لوگ یہ آسانی سے سمجھ سکیں گے کہ سلسلہ ق م اور سلسلہ ق م میں ایتھنز یوں کی حالت تقریباً ایک سی ہی تھی، اُن کے حوصلے اعلیٰ تھے، لیکن اُن کے مقاصد میں تلوں کی کیفیت پائی جاتی تھی اور بعض مرتبہ وہ اپنے خواہشات اور کمزوریات میں حدودِ معینہ سے باہر قدم رکھتے تھے۔ اس اصول پر دلائل مبنی کئے جائیں تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ جب انھوں نے فوکیون کو قتل کرایا تو انھوں نے بڑی غلطی کی، یہ کہ جب امراء نے دیمتریوس ساکن فالیروم کی چالوسی کر کے اپنی پستی اور محبت کا ثبوت دیا، اور جب احیار شدہ عمومیت نے اپنے

## باب کی بابت کسی خاص قاعدے کی پیروی نہیں کی جاتی، درانتحالیکہ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اپنے آزاد کرنے والے پولیور کی تیس کی ضرورت سے زیادہ عزت و وقعت کی تو انھیں حد سے تجاوز کرنا ہرگز مناسب نہیں تھا۔ آخری حکم جو لگایا جائے گا وہ یہ ہوگا کہ سلسلہ ق م سے سنہ ق م تک ایٹھ تیس بہت سے بحران کے زمانے آئے جس میں کبھی ایک فوقی کبھی دوسرا حد سے تجاوز کر گیا، لیکن جب یہ بحران کا زمانہ گزر گیا تو شہر پھر اپنی اصلی حالت پر آ گیا اور اپنے آپ کو اپنے گزشتہ زمانے کا اہل ثابت کیا۔ نیز ہم اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ جو کچھ ایٹھ تیسوں نے عام جوش کی حالت میں کیا اُس کی بابت بہ نسبت غاصب حکمرانوں کے ہم ملائم رائے قائم کریں جنھوں نے محض نیچے درجے کے غاصبوں کا برتاؤ کیا۔ پولی بیوس بھی یونانی عنصر کو بری روشنی میں دکھانے میں مدد و معاون ہوا ہے (مثلاً ۱۸، ۳۴)؛ دیکھو فون سکالا: ”مطالعات

پولی بیوس Von Scala: Studien des Pobybios، ۲۰۸۔

سروریہ جدیدہ کے لئے دیکھو کرسٹ جی ۱۹۹۔ ۲۰۵۔ زوسٹیل ۱، ۲۳۸، ۲۶۹۔

گ. گینزو: ”مطالعہ تاریخی و ادبی موضوع سروریہ و معاشرہ یونانی“

G. Guizot: Etude histor. et litter. sur la comédie et la société grecques

پیرس ۱۸۵۵ء۔

پلوٹارک نے اپنی کتاب: ”مقابلہ ارسطو فانیس و مناندر“ میں مناندر کی بڑی تعریف کی ہے

تقریروں کے لکھنے والوں نے مطالعہ خصائص میں بہت ترقی دی؛ اس کے لیے دیکھو اس کتاب کی جلد ۳ باب ۱۲۔ ساتھ ہی خطاب ہمیشہ سروریہ نویسوں کی تصانیف کا مطالعہ کیا کرتے تھے؛ دیکھو پیرلر، پاؤلی ۳، ۹، ۱۰۔ ائس خنیس کے زمانے میں سوفسطائیوں کے مسلک دوم کے خصائص خاکے؛ بلاس: ”عہد سکندر سی کے خطابان یونان“ وغیرہ، ۵۸۔

قدیم وسطی اور جدید سروریوں کے درمیان فرق گینزو، جی ۱۲۔ اپنی خاموش

باب سروریہ جدیدہ میں حقیقی زندگی کا پرتو نظر آتا ہے اور ایسے قواعد مصنیہ

بقیہ ماضیہ صفحہ گزشتہ۔ نے خوشامدی اور ارسطو فانیس نے شہنی باز سپاہی کی سب سے پہلی تصویر کھینچی۔

ریک: "تاریخ نظم روما" Ribbeck: Gesch. d. römischen

Dichtung جلد ۱، (شنگارٹ ۱۸۵۸ء) میں رومن سروریہ آمیز ناولک کے وہ اشخاص اور بلاٹ کا بیان دیا ہوا ہے۔ جنہیں یونانی ادبیات سے اخذ کیا گیا تھا۔ اگر متاندہ و فیلے سون کو اس کی ضرورت ہو تو اس بیان سے ان کی مزید تعریف و توصیف ممکن ہے

گنیرون نے اپنی کتاب "متاندہ" ۸ء میں "مخازما" یا "دیو" کی تحقیقات کی ہے۔

کرست نے (۱۸۹) ارسطو فانیس کے "سحاب" کو "مبا لہ آمیز نقل" کا لقب دیا ہے اور میں اس سے متفق ہوں؛ یہی حکم اس ناولک لکھنے والے کی دوسری تصانیف پر بھی لگایا جاسکتا ہے۔ نقلیں اپنی قسم کی اعلیٰ تصانیف ہو سکتی ہیں لیکن یہ نقلیں بہترین نہیں کہی جاسکتیں؛ اس سے اعلیٰ درجہ توجہ دیدہ ایسکا کی سروریہ کا ہے جس میں انسانی نقائص و عیوب کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ شانتز اپنی کتاب

"تاریخ ادبیات روما" Schantz: Roem Litteraturgesch. ۳۷۱ میں پلوٹوس

کے "مبوساں" پر لینگ کے اتباع میں کہتا ہے کہ "یہ تصنیف بہترین ہے جو کبھی تماشگاہ پر لائی گئی" تو پھر لینگ کا خیال اصلی یونانی کھیل کی بابت کیا ہو گا؟ گیونے کی (ایکروان سے گفتگو" ۸۲ء) رائے بھی متاندہ کی بابت

اتنی اونچی تھی کہ اس کے خیال میں سوفو کلیس کے بعد اسی کا نمبر تھا؛ لیو بھی "متاندہ" Luebke: Men. صفحہ ۱۰۱۔ ۱۰۰ فون شلیگل اپنی کتاب: "اسباق فنی متال

وادبیات" A. W. Von Schlegel: Vorles ueber dram Kunst und

Litteratur جلد ۱، سروریہ جدیدہ کے بابت انصافانہ رائے قائم کرتا

باب کی پیروی کی جاتی ہے جن کا زمانہ مابعد میں جملہ سروریوں میں اتباع کیا جاتا ہے۔ جزاً یہ کہا جاسکتا ہے کہ خارجی اعتبار سے اس کا نشو و نما سروریہ وسطی سے ہوا ہے جس میں سروریہ قدیم کا مبالغہ آمیز اور مزاج آمیز عنصر باقی رہا۔ لیکن جیسے یاسی مقاصد کا پتہ نہیں تھا۔ ہم سروریہ جدیدہ کے داخلی مآخذ پر بعد میں بحث کریں گے۔ ان کا انفس ہے کہ جدید ائیکائی سروریہ جس کی قدما اتنی قدر کرتے تھے، وہ محض اجزاء کی شکل میں ہم تک پہنچا ہے، اور یہ اجزاء ایسے ہیں کہ ان سے کھیل کے ارتقاء اور سانگیوں کے خصائص جیسے اہم معاملات پر بہت کم روشنی پڑتی ہے۔ ان امور کی بابت ہمیں ٹیرنس اور پلوٹوس کے رومن سروریہ جات سے معلومات حاصل ہوتی ہیں جنہوں نے یونانی سروریہ جدیدہ کے کھیلوں کی تطبیق کی؛ لیکن چونکہ ان رومن ناٹک نویسوں نے خود اپنی طرف سے بھی بہت کچھ اضافے کئے اس لیے یہ ممکن نہیں کہ ان کے ذریعے سے جدید ائیکائی سروریہ کی بابت قطعی طور پر صحیح رائے قائم کی جاسکے۔ اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ اس موضوع پر جو کتابیں زمانہ حال میں تصنیف ہوئیں ہیں ان میں سروریہ جدیدہ کو خوب لتاڑا گیا ہے، اور یہ رائے دراصل اس غلط فہمی پر مبنی ہے جو اس زمانے کے ایتھنز کی اخلاقی حالت کی بابت آجکل عام ہے۔ سب سے عجیب بات یہ ہے کہ سروریہ کی بابت جو غلط رائے قائم کی گئی ہے اس کی تائید اس زمانے کی اخلاقی حالت کی بابت جو خیالات رائج ہیں ان سے کی جاتی ہے، درنہالیکہ یہ اخلاقی حالت اس لئے خراب تصور کی جاتی ہے کہ اس کا چربہ ان کھیلوں میں اتارا گیا ہے اہم مثال کے طور پر ایک واقعے کا ذکر کریں گے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ پانچویں صدی ق م کے نصف آخر کی نسبت (جس میں ارسطو فانیس نے اپنے سرور نے قلمبند کئے) جو تھی اور تیسری صدی ق م میں ایتھنز کی اخلاقی حالت نہایت خراب تھی، اور سروریہ جدیدہ کو اس خراب حالت کا گویا آئینہ بتایا گیا ہے۔ لیکن ہمارے پاس اس کا

باب

کوئی قطعی ثبوت نہیں کہ چوتھی اور تیسری صدی ق م میں ایٹھنزی قوم کی حالت بدتر ہو گئی تھی، بلکہ اس کے برعکس بہتر نہیں تو مساوی حالت کا استدلال بہت سے امور سے کیا جاسکتا ہے۔ بلاشبہ فوکیون کا مجرم ٹھہرایا جانا اور دیمتریوس اکبر و اصغر کی بابت ایٹھنزیوں کی غلامانہ روش کو اس حکم کی تائید میں پیش کیا جاتا ہے، لیکن حکم لگانے والے یہ بھول جاتے ہیں کہ فوکیون کے ساتھ جو سلوک رد دار رکھا گیا تھا وہ اس سلوک سے بدتر نہ تھا جو مہم از کے نوسائے کے بعد سپہ سالاروں کے ساتھ کیا گیا تھا، اور یہ کہ دیمتریوس ساکن فالیروم کے ۳۶۰ مجلسوں کی تجویز ایک خود ساختہ عدیدی مجلس ہی نے تو منظور کی تھی جو کسی طرح ایٹھنزی کی قائم مقام نہیں کہی جاسکتی۔ نیز اس واقعے کو بھی ملحوظ نہیں رکھا جاتا کہ اُس عہد میں اتنی گونوس اور دیمتریوس پولیور کی تیس کا جو اعزاز و اکرام کیا گیا اُس میں نہ صرف کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی (جیسا ہم نے باب ۲ حاشیہ ۱۳ میں دکھایا ہے) بلکہ یہ اُس زمانے کی زوردار رائے عامہ کے مطابق تھا۔ ہم اس باب کے حاشیہ ۳ میں دکھا چکے ہیں کہ تیسری صدی ق م ہی میں ایٹھنزی اپنی توانائی اور جنگی قابلیت اور آزادی کی محبت کا نہایت ہی قابل لحاظ ثبوت دے چکے تھے۔ اب صرف وہ دلائل باقی رہ جاتے ہیں جو سروریہ جدیدہ سے اخذ کئے جاتے ہیں اور جن سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ اُس زمانے میں ایٹھنزیوں کی اخلاقی حالت خراب تھی؛ لیکن یہ دلائل بھی قطعاً بیکار ہیں۔ اول تو ہمیں یہ کہنا ہے کہ سروریہ جدیدہ سے جو استنتاج کیا جاتا ہے اُس کا جواب زمانہ مابعد کے اُس سروریہ نامک سے ملتا ہے جو اُس کا جانشین تھا، یعنی اس میں بھی بد اخلاق نوجوان عورتوں، مکار بیویوں، بد تمیز چالپوسوں، شیخی باز سپاہیوں کا تذکرہ ہے۔ اس سے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اُس کے بعد کے تمام زمانوں میں ایٹھنزی کی اتنی ہی خراب حالت تھی جتنی عہد زیر بحث میں علاوہ ازیں سروریہ جدیدہ کے اجزاء سے یہ صاف ظاہر ہے کہ مہم از

ایٹھنزیں اس قسم کے ذلیل اخلاق کو اتنا ہی بُرا سمجھا جاتا تھا جتنا کسی دوسرے ملک یا کسی دوسرے زمانے میں۔ چنانچہ ان اشخاص تمثیلی کے وجود سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ ایٹھنزیوں کے صحیح خیالات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ اس نظر لے کے مطابق سترھویں صدی عیسوی کے نصف آخر کے انگریزی سرور نے، جو اخلاقی اعتبار سے ان یونانی سروریوں سے کہیں بدتر تھے، اور جن کے موضوع پر میکالے نے ہمارے لئے ایک نفیس مقالہ چھوڑا ہے، ان سے معلوم ہو گا کہ اس عہد کی انگریزی قوم، وہی جس نے جیمز دوم کو نکال باہر کیا، ایک اول درجے کی بد اخلاق قوم تھی۔ اس کے برعکس جدید ایٹھنزی سروریوں کی بابت جو کچھ ہمارے پاس تک پہنچا ہے اُس کا مطالعہ کرنے سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اول تو بحیثیت ایک فن کار کے اُس کا رتبہ نہایت اعلیٰ وارفع ہے، اور دوسرے تیسری صدی ق م میں خانگی زندگی کے اعتبار سے ایٹھنزی اپنے پیش روؤں سے کچھ بدتر نہیں تھے۔ جہاں پانچویں صدی ق م میں ارسطو فائیس اپنے ہم بلدوں کی خانگی زندگی کے بدترین اور قابل نفرت حصے کا ذکر کرتا ہے، وہاں سرور نے جدیدہ میں جس زندگی کا ذکر کیا جاتا ہے اُس میں علی العموم کوئی بُری بات نہیں پائی جاتی۔ گویا ہر ہے کہ اس میں سروری کیفیت پیدا کرنے کے لئے لغویات اور بدکاریوں جیسے حشوات و زوائد پر زور دینا لازم تھا۔ ہم یہ دیکھ سکتے ہیں کہ ایٹھنزیں ایسے معزز خاندان بھی تھے جنہیں دوسروں کے لئے گویا نمونہ تصور کیا جاتا تھا، اور ہمیں یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ سنگد ق م میں فلسفے کی جو نئی طرز ڈالی گئی اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس عہد کے ایٹھنزیوں نے خصوصاً اوریونائیوں نے عموماً کسی کوشش میں دریغ نہیں کیا۔ بلاشبہ ہم ایک ایسے معاشرے کو جس میں کلیان بھیس کی عزت کی جاتی ہو کسی طرح سے بد اخلاق نہیں کہہ سکتے۔

باب

اگر ہم یہ معلوم کرنا چاہیں کہ سروریہ جدید کیوں ضروری تھا یا کم از کم کیوں مناسب تھا تو ہمیں مفصلہ ذیل امور کو پیش نظر رکھنا پڑے گا۔ سروریہ قدیم میں محض مردانہ معاشرے کی ایک ایسی نقل اتاری گئی تھی جس کے ارکان میں حاضر جوابی کا مادہ ہو لیکن جو اپنے جذبات کو قابو میں نہیں رکھ سکتے تھے۔ پانچویں صدی ق م میں مشہد ان ایٹھز کا معاشرہ بالکل یہ مردوں پر مشتمل تھا۔ اسپارٹہ چاہتی تھی کہ اس صورت حال میں تبدیلی ہو جائے لیکن اس میں وہ کامیاب نہیں ہوئی۔ سرور نے صرف ان مردوں کے لئے لکھے جاتے تھے جن کی دیکھی ادبیات و سیاسیات تک محدود تھی، اور جو عورتوں کو صرف ان کی بڑی حیثیت سے یاد کیا کرتے تھے۔ کسی معزز عورت کے لئے یہ ناممکن تھا کہ وہ ارسطو فائیس کے کمپیلوں کو دیکھے یا ان کے مکالمے سنے، اور واقعہ یہ ہے کہ اس کے لئے ان کمپیلوں میں کچھ نہیں رکھا تھا اس لئے کہ سیاسیات کی نقل جو صرف ان ہی لوگوں کے لئے دل خوش کن تھی جو بازاریں کاروبار کرتے تھے، یا خانگی زندگی کی نقل، یہ دونوں معمولی بیسیوں کی سمجھ سے بالاتر تھیں۔ ایک ایسا سروریہ جو معزز خواتین کے لئے باعث کلفت ہو جس کی وجہ سے اس کی طبیعت مسرور نہ ہو اسے تمدن کے ایک مخصوص عہد کی پیداوار کہا جاسکتا ہے لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ ہر عہد میں مفید مطلب ہوگا۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ سروریہ اور دردیہ دونوں کی دلچسپی عام ہونی چاہئے اور اس میں انسانیت کا عنصر ہونا چاہئے اور یہی وہ چیز ہے جو ادبیات یونان میں نہیں پائی جاتی۔ ہر شخص، عورت ہو یا مرد، اس خیلوس، سوفو کلیس اور یوری پوس سے محفوظ ہو سکتا تھا، لیکن ارسطو فائیس میں صرف مرد ہی دلچسپی لے سکتے تھے، اور اگر کھیل کے ساتھ اس کی تفسیر بیان نہ کی جائے تو پھر صرف پانچویں صدی ق م کے مرد ہی ایٹھزی سروریہ کا سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ اس نے



باب

سروری ناولک کو انسانیت کے قالب میں ڈھال دیا، اور میلیوں  
تماشوں کے لئے وہ کتابیں جو کلیوں اور اس کے ہمعصوروں کیلئے  
لکھی گئی تھیں، ہر کس و ناکس کا آلہ مسرت بن گئیں۔ سروریہ جدیدہ میں  
اس تبدیلی کی جھلک نظر آتی ہے جو پانچویں صدی ق م کے بعد پیدا  
ہوئی تھی۔ چوتھی صدی ق م کے اواخر میں عورتوں مردوں کا ایک  
مخلوط معاشرہ بن گیا تھا جس میں اب بھی معزز خواتین کی بجائے نیم فاحشہ  
عورتوں کا عنصر غالب تھا، اور یہی وہ معاشرہ تھا جس کے لئے یہ  
یہ سروری ناولک دراصل مرتب ہوئے تھے۔

قدیم، وسطی اور جدید سروریہ کے موضوعات کو گینز و نے  
نہایت عمدہ پیرائے میں بیان کیا ہے۔ یہ مصنف کہتا ہے کہ  
قدیم سروریہ زندگی عامہ کا، وسطی کیفیات عامہ میں زندگی کا اور  
جدید خانگی زندگی کی تصویر کھینچتا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ سروریہ جدیدہ  
کا موضوع خانگی زندگی ہے، اور اس کے اولین اور عظیم ترین لکھنے  
والوں نے اسے کچھ اس طرز پر بیان کیا ہے کہ ان کے اصول اس وقت  
بھی اتنے ہی قیمتی ہیں جتنے پہلے دن تھے۔ اس کا موضوع خاص عشق  
و محبت تھا اور اس وقت بھی اس قسم کے سروریوں میں یہی موضوع  
چلا آتا ہے۔ سروریہ جدیدہ میں طرز تمثیل یہ ہے کہ ایک طرف تو  
کفیل کی بندش کو نہایت نفیس پیرائے میں واکیا گیا ہے اور  
دوسری طرف اشخاص تمثیل کے خصائص کا چربہ اتارا گیا ہے۔  
بندش اگر کسی گم شدہ عزیز کی تلاش پر مبنی ہوتی ہے اور اکثر اس کی وضع نہایت  
سادہ ہوتی ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس جدید اٹیکائی سروریہ  
میں سانگیوں کے خصائص کا بیان زمانہ مابعد کے نامکوں سے کسی  
بہت کم تر نہیں ہے۔ یہی وہ سروریہ تھا جس نے زمانہ مابعد کے اکثر انواع  
خصائص تمثیل کی بنیاد ڈالی، اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ حقائق زندگی  
کے عین مطابق ہوتے ہیں۔ مختلف قسم کے ماں باپ لاڈلے بیٹے،

باب

غلام، بازاری عورتیں، شیخی باز سپاہی، خوشامدی، فلسفی، یہ سب سروریہ جدیدہ میں بالکل اسی طرح نظر آتے ہیں جیسے زمانہ حال کے سروری کھیلوں میں سروری نائٹوں میں یہی کیفیت انسانی خامیوں اور عیبوں، مثلاً غصہ، اودام پرستی، بڑبڑانے اور بدباطنی کی ہے۔ ان نائٹک نویسوں کی نفسیاتی نظر کی خوبی اُن چھوٹے چھوٹے کہاوتوں سے ظاہر ہوتی ہے جو اس وقت تک اُن کھیلوں میں سے موجود ہیں۔

آخر میں ہمیں ایک کم و بیش اہم بات یہ لکھنی ہے کہ سروریہ جدیدہ محض خارجی اعتبار سے قدیم اور وسطی سروریہ کا سلسلہ کہا جاسکتا ہے اور اس لئے میلوں اور عیدوں کے مواقع پر اُن کی جگہ لے لی جہاں تک اندرونی کیفیات کا تعلق ہے یہ دراصل یورپی پدیس کے دردیہ آمیز نائٹوں کا جانشین ہے، اور چونکہ لوگوں کو اس کا احساس محض رفتہ رفتہ ہوا اس لئے جو روایتی نفرت یورپی پدیس سے تھی وہ متاثر کو متقل ہو گئی۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ یورپی پدیس معمولی زندگی کی روزمرہ کیفیات کے مطابق تصویر کھینچتا ہے۔ لیکن اُس کے سانگیوں کی وضع انسانی نہیں بلکہ سورمائی تھی اور یہ سورما اب بھی گویا قدیم زمانے ہی میں رہتے رہتے تھے۔ سروریہ جدیدہ میں بندش اسی طرح سے پیش کی جاتی ہے جیسے یورپی پدیس میں۔ لیکن اشخاص تمثیل اب سیکے نائے یا آرگوس میں نہیں بلکہ سمعصر رھوڈز یا ایٹھنز میں رہتے ہیں، اور ظاہر ہے کہ یہ نیا اسلوب پرانے اسلوب سے زیادہ صحیح اور دلچسپ ہوگا۔ بہت سے امور میں سروریہ جدیدہ ابی قوریت کا گویا تہمتہ ہے، اور بہرہج اس کا مقصد حیات بہ نسبت رواقی ہونے کے زیادہ تر ابی قوری ہے۔

اس سروریہ کا تھوس فلامون معلوم ہوتا ہے جو اپنی زندگی کے اوائل میں سولی یا سروسہ سے ایٹھنز آیا اور اولیاد ۱۱۲ (شکست ق م) سے واناں ریکر تمثیل نظم کہنے لگا۔

۱۱۲ فلامون یہ قابل ذکر دلاؤ سے وگ Ludewig پاؤلی جلد ۵ میں۔ اس کا بیان

دیکھو منہ آئینہ

۱۱۱

مناندر نے اپنا کاروبار دو اولمپیا دہکتک سینھالا۔ مختلف ادبی مقابلوں میں فٹے مون حیت جاتا تھا اور آجکل یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ اُسی زمانے کی بڑی بڑی ممتاز شخصیتوں کا یہ قدیم انداز سے مذاق اڑا کر تا تھا۔ اُس نے اپنی عمر کا ایک بہت بڑا حصہ ایتھنز سے باہر بسر کیا اور منجملہ دوسرے مقامات کے مالوس ساکن سرنہ کے ساتھ بھی رہا۔ وہ تقریباً ایک سو سال کا ہو کر اولمپیا د ۱۲۹، ۳ (۱۲۶ ق م) کے قریب مر گیا، اور اُس کی نسبت مشہور ہے کہ اپنی زندگی کے آخری لمحے تک برابر کام پر لگا رہا۔ اُس کے نانکھوں کی پلوٹوس نے جو تطبیقیں کیں ان سے اس کے کھیلوں موسومہ ”سوداگرو“ ”خزانہ“ کا حال معلوم ہوتا ہے۔

لیکن مناندر فٹے مون سے بھی زیادہ ہر دل عزیز ہو گیا۔ یہ اولمپیا د ۱۰۹، ۳ (۱۲۶ ق م) میں ایتھنز میں پیدا ہوا تھا۔ وہ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ زو سے میل ۱، ۲۵۹ میں۔

مناندر کیفی زیانامی دیموس کا باشندہ تھا مقابلہ کرد پیرپاؤس جلد ۴

میں۔ گیزو، دنی: ”سردریہ یونان“ Denis: La Comédie Grecque جلد ۲

پیرس ۱۸۸۶ء؛ مختصر بیان زو سے میل ۱، ۲۵۳ میں: لیوبکے H. Leubke

”مناندر“ برلن ۱۸۹۲ء

دوسرے سردری مصنف۔ دنی لوس ساکن اسٹوف زو سے میل ۱، ۲۶۰

فلی دیس پیانیہ نامی دیموس کا باشندہ تھا، اور نہ صرف شاعر تھا بلکہ امیر اور سیاس بھی تھا اور لیزری ماخوس کے دربار میں اُس کا نام تھا۔ وہ ایتھنز کا محسن تھا۔ زو سے میل ۱، ۲۶۲ میں اس کی بابت ایک تجویز نقل کرنا ہے؛ کہس ۱۶۰۔

پوسی دی پوس ساکن کا ساندریہ؛ زو سے میل ۱، ۲۶۴۔ دائیکان میں اُس کے اور مناندر کے لٹسٹہ مجسمے اب تک موجود ہیں۔

اپلودوروس ساکن کارستوس، زو سے میل ۱، ۲۶۴

باب

ابی قوروس کا ہم عمر تھا اور لڑکیوں میں یہ دونوں ساتھ ساتھ رہتے تھے اور ان کے باہمی تعلقات نہایت خوشگوار تھے۔ اس پر فلسفیوں میں سے تھیوفراستوس نے سب سے زیادہ اثر ڈالا اور ابی قوریت کو یا ایک ایسی ذہنی تحریک تھی جس کی فضا میں اُس نے اپنی زندگی بسر کی اور ناٹک لکھے۔ وہ دیمتریوس ساکن فالیروم کا بھی دوست تھا جسے طرز زندگی کو ملحوظ رکھ کر ابی قوری کہا جاسکتا ہے۔ مناندر ایک خوش پوش شخص تھا اور اُسے زندگی کا حفظ حاصل کرنے میں خاص ملکہ تھا۔ اُسے بطلمیوس اول نے اسکندریہ طلب کیا لیکن اُس سے ایجنٹ نہیں چھوڑتا تھا۔ وہ اولمپیا ۲۲، ۲۱، ۲۰ (۳۹۹ ق م) میں صرف ۱۵ سال کی عمر میں مر گیا۔ مناندر کو خصائص کے بیان میں خاص مہارت تھی اور اپنے زمانے کے عادات و اطوار کا خاکہ کھینچنے میں اُسے کمال حاصل تھا۔ جو لوگ اُس کے ناٹکوں کو دیکھتے تھے وہ محسوس کرتے تھے کہ اُس کا مقصد یہ ہے کہ وہ زندگی کے اہم مسائل پر غور کریں، اور جو لوگ تمدن یافتہ تھے وہ اُس کے کھیلوں کو دوسرے ناٹکوں پر ترجیح دیتے تھے۔ خود وکلاء کو اُس کے کھیلوں سے سبق حاصل ہوتا تھا۔ اُس کے بہت سے ناٹکوں سے ہم ٹیرنس کی تطبیقوں کے ذریعے سے واقف ہیں، مثلاً ”اندریہ“ ”برادران“، ”خود مکلف“ اور ”زنخہ“۔ اس نے دو تائیس نامی ایک سروریہ لکھا جس کی وجہ سے یہ نام ”بازاری عورت“ کے مترادف ہو گیا، اور دانتی نے اُسے گویا اپنا کر لیا۔ اُس کی ایک مدخلہ تھی جس کا نام ٹھکی کرا تھا جسے اُس نے ایک سروریہ میں داخل کر کے ہمیشہ سے لئے زندہ کر دیا۔

سروریہ جدیدہ کے دوسرے مصنفوں کی بابت ہمیں بہت ہی کم معلومات حاصل ہیں اس لئے اس مقام پر ان پر بحث نہیں کی جاتی۔ جہاں فلسفے کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ آزاد یونانیوں نے

باب ۷

کس طرح اعلیٰ ترین مسائل وجود کو حل کرنے کی کوششیں کیں وہاں سروریہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے، اور بالخصوص ایٹھنز یونان نے کس طرح سے عملی و دیومی ادراک کے مسئلہ اصول پر عمل کر کے روزمرہ کی زندگی سے ایک مسرت آفریں اور سبق آموز عنصر اخذ کیا۔ فلسفہ ترقی کا جانشین ہے، سروریہ آرام دہ استغنا کا، اور دونوں نے ان خیالات پر جن پر وہ مبنی تھے، اعلیٰ ترین سطح پر پہنچا دیا۔ ان سب باتوں کی وجہ سے ایٹھنز نے اپنے معاصرین میں وہ حیثیت برقرار رکھی جو اسے زمانے سے حاصل تھی۔ چھٹی صدی ق م میں اُس نے حصول ادراک کے لئے سولون کے ذریعے سے رہبری کے فرائض انجام دئے اور نفاست میں اگارتہ کے ہاتھ کے لئے جو دو امید دار سخیون آئے تھے انہی وساطت سے یونان کے لئے شمع ہدایت بنا۔ اس کے مزید ثبوت کی ضرورت نہیں کہ پانچویں صدی ق م میں ایٹھنز ادراک و نفاست دونوں میں یکتائے روزگار تھا۔ چوتھی صدی ق م کے اختتام اور تیسری صدی ق م کی ابتداء میں وہ ان میدانوں میں ستل پون، تھیوفراستوس، زینو، ابی قوروس، فلامون اور مناندر کے ذریعے سے رہبری کرتا ہے، اور اس کے ذریعے سے تمام ہمنصر یونان پر اور عام طور پر بنی نوع انسان پر اثر ڈالتا ہے۔ اس سے مقابلہ کیا جائے تو شاہی پائے تختوں کے کارنامے ہیچ معلوم ہوں گے، دنیا کیلئے کالی ماخوس اور اپولونیوس الہی قوروس اور مناندر کی خاکیا کے برابر بھی نہیں۔ ہم دیکھیں گے کہ حکمیات کانشو و نما مصر میں ضرور ہوا، اور اسطاطالیس نے جو کام ایٹھنز میں شروع کیا تھا اُس کے شاگردوں نے اسکندریہ میں کمال کو پہنچایا۔ اس لئے اگر حکمیات میں مصر ایٹھنز پر سبقت لے گیا تھا تاہم وہ ادبیات و فنون میں یونان کا رہبر نہیں تھا بلکہ اس میدان میں رموڈز اس پر سبقت لے گیا تھا۔

الغرض ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ فنون میں پھر ایک جمہوریہ ہی ہے جسے

باب

اولیت کا فخر حاصل ہے۔ لیکن یہ واقعہ کہ فنون کا نشوونما ایتھنز میں نہیں بلکہ ایک ایشیائی شہر میں ہوا، اس کی وجہ یہ ہے کہ اُس کے لئے فلسفے اور شاعری کی طرح صرف فراست ہی کی نہیں بلکہ بڑی حد تک مادی وسائل کی بھی ضرورت تھی، اور ان چیزوں میں ایتھنز رصوڈز کی برابر ہی نہیں کر سکتا تھا۔ اس ضمن میں زمانہ مابعد تک رد عمل شروع نہیں ہوا۔ رصوڈز میں فنون کا رجحان اعلیٰ کی طرف تھا؛ جب سادگی کی طرف میلان ہوا تو ایتھنز از سر نو مدینۃ الفنون بن گیا۔ اس پر ابواب ۲۲ و ۲۳ میں بحث کی جائے گی۔

۱۱ اس عہد کا مقابلہ زمانہ حال سے: پ. گارڈنز: ”ابواب جدید“ ۴۴۹-۴۵۱ عیش و عشرت اور کشت و خون، ۴۵۱، ۴۵۲۔

پ. گارڈنز نے (۴۵۱ وغیرہ) اُس زمانے کے یونانیوں کی معاشری تبدیلی کا حال بیان کیا ہے؛ عورتوں کی حیثیت، انجمنیں، فطری حسن کا احساس، فنون میں فطرت کی نقل، بربریوں کے اصناف۔

# بافت

## اگاتھو کلیس

جب یہ سب کچھ ہو رہا تھا تو مغربی یونان میں کیا کیا واقعات رونما ہو رہے تھے؟ مشرقی اور مغربی یونان میں بہت کچھ یکساں فی پالی جاتی ہے، لیکن اول الذکر کی بہ نسبت یہاں کے واقعات ذرا زیادہ پردہ اخفا میں ہیں۔ یہاں بھی جانشینان سکندر کے خصائص اور خود غرض حکمرانوں کی بے پروایا نہ تشدد کی جھلک نظر آتی ہے، بلکہ سچ پوچھو تو اس میں شدت کی زیادتی ہے، اور ساتھ ہی مشرق کے رھوڑ اور ایتھنز کی طرح کوئی جمہوری ملت نہیں ہے کہ اس تشدد کے خلاف تمدنی اور ذہنی ترقی کی پشت پناہی کر سکے۔ ظاہر ہے کہ ”یونان کبیر“ اور سسلی وہ ممالک ہیں جن پر اب ہماری توجہ مرکوز ہوتی ہے، اور خاص طور پر ہم سسلی کی نظر ناظرین کے خیال کو ملتفت کریں گے جو ہمیشہ اپنے ہمسایہ ”یونان کبیر“ سے ممتاز رہتا تھا۔ یہاں جانشینان سکندر اور تابیین کی جگہ اگاتھو کلیس نظر آتا ہے، اور یہ صفا لومی خود سر اپنا دائرہ مشرق میں ماورائے اطالیہ اور مشرق میں ماورائے صقلیہ، ایپائروس و قرطاجنہ تک وسیع کر دیتا ہے، جس کے باعث اُسے زمانہ قدیم کی سب سے ذی اثر شخصیتوں

باب

میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں ہمیں مغرب کے متعلق جو کچھ تھوڑا بہت کہنا ہے وہ سب اُس کی جانبازیوں اور کارناموں پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد ہماری توجہ ایک بالکل دوسری نوع کے شخص یعنی پریھوس کی طرف مبذول ہو جائے گی۔ اگا تھوکلئس کے حالات سے اس سلسلہ ق م تا ۱۹۰ ق م کا زمانہ بھر ہوا ہے؛ مگر آخر میں حل کر یہ حالات بہت ہی جزوی رہ جاتے ہیں، اور اس کے بعد پریھوس سلسلہ ق م تک ہماری رہبری کرتا ہے۔

اگا تھوکلئس، کار کی نوں ساکن رہے گیوم کا بیٹا تھا اور سسلی کے شہر تھرمائے (موجودہ ترمینی) میں اپنے باپ کی جلاوطنی کے زمانے میں پیدا ہوا تھا۔ اگلے تھرمائے سے کار کی نوں سر قوسہ گیا اور یہاں پہنچ کر اُس کا بیٹا اگا تھوکلئس ذی اثر داماس کا منظور نظر بن گیا، اور اسی تقرب سے وہ اُس لشکر میں جو اگرگاس کے خلاف لڑ رہا تھا، خلیارخ مقرر ہو گیا۔ داماس کے انتقال کے بعد اُس نے اسکی بیوہ

۱۷ میں یہاں اگا تھوکلئس کے متعلق زمانہ حال میں جو لکھا گیا ہے اُس کا حوالہ دیتا

ہوں: گروت، باب ۹۷، ہولم: "تاریخ سسلی زمانہ قدیم" Holm: Gesch. Siciliens

Alterthum ۱، ۲، ۲۱۹ و ۲۲۰؛ میلنر: "تاریخ قرقاجنہ"؛ ثوربرٹ:

"تاریخ اگا تھوکلئس Schubert: Gesch. des Agathokles بریزلاؤ ۱۸۷۸ء، جس میں

استاد کا تجزیہ بھی کیا گیا ہے۔ دیکھو میری تنقید: بحریہ ادبیات المانیہ "Deutsche

Litteraturzeitung ۱۸۷۸ء میں؛ نیزے Niese ۱، ۲۲۰

قدیم زمانے اور حال کے زمانے میں مؤرخوں نے جو نقطہ نظر اختیار کیا اس پر تالیفوں

کا بڑا اثر پڑا ہے، اور تالیفوں اس خاص معاملے میں انصاف سے کام لیتا ہے۔

دیکھو تحت باب ۲۳، حاشیہ ۸۔

اگا تھوکلئس کی تاریخ کا آخری حصہ غیر متیقن ہے، اس لئے کہ ہماری خاص سند

یعنی دیو دوروس کی تاریخ صرف سلسلہ ق م تک جاتی ہے۔



سے نکاح کر کے خود اپنا اقتدار اور اپنی دولت دونوں بڑھائی۔ لیکن  
 وہ خاموش شہری زندگی سے کسی طرح مطمئن نہیں تھا۔ جب وہ اس  
 سرقوسی لشکر میں خلیارخ تھاجو کرو تونیوں کی مدد کے لئے برتیوں کے  
 خلاف روانہ ہوا تو وہ راستے میں اپنے سپہ سالار سوستر اتوس سے لڑ پڑا  
 اور سرقوسہ پہنچ کر اس پر بہت سے الزامات قائم کئے۔ جب اس نے  
 دیکھا کہ شہر والے اس کی خنوائی نہیں کرتے تو وہ سرقوسہ چھوڑ کر جلدیا  
 اور اجیر سپاہیوں کی ٹولیوں سمیت اٹلی اور سسلی میں کبھی کسی حکمران کی  
 خدمت میں اور کبھی خود اپنے آپ چھاپے مارنے لگا۔ وہ کرو تون  
 پر قبضہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوا اور تارنیتوں نے اسے اس وجہ  
 سے برخاست کر دیا کہ انھیں اس کی کارروائیوں پر شک و شبہ سا  
 ہو گیا تھا۔ الغرض سوستر اتوس اور اس کے پیروؤں کے زوال  
 کے بعد وہ سرقوسہ واپس آیا لیکن اس پر بھی اسے چین نہیں آیا اور سرقوسہ  
 کی خدمت سے دست کش ہو کر دشمنان سرقوسہ کے سامنے مل گیا۔  
 لیکن اس کا مستقل ارادہ یہ تھا کہ خود سرقوسہ میں اپنی قوت کو مستحکم کر لے  
 اور اس نے اس مقصد کو قریباً جتنی سپہ سالار ہمدکار کے ذریعے سے  
 پورا کیا۔ یہ شخص اس وقت سسلی میں کمان کر رہا تھا؛ اور اس نے  
 اگلا تھو کلیس کو صرف اس لئے مدد دی کہ اپنے خیال میں وہ اس کے  
 ذریعے سے گویا خود اپنا راستہ صاف کر رہا تھا۔ قصہ مختصر اگلا تھو کلیس  
 سرقوسہ آتا ہے اور وہاں کا سپہ سالار بن جاتا ہے۔ برسر اقتدار ہوتے  
 ہی اس نے جارجز سرقوسیوں کے سر قلم کر کے اپنی حکومت کی بنیاد  
 کو اور بھی زیادہ مستحکم کر لیا۔ اس کے بعد اس نے اعلان کیا کہ اب  
 عایدی تشدد کے خلاف طبقہ اسفل کی حمایت کر دیں گا، اور اس  
 حال سے آخر کار شکست میں اس نے اپنے اقتدار کو عموم سرقوسہ  
 سے تسلیم کر لیا۔ وہ اپنی زندگی کے آخری لمحے تک سرقوسہ پر  
 حکومت کر رہا رہا۔ اس نے اپنے عہد میں امیروں اور تعلیم یافتہ طبقوں

باب

پر نہایت سختی کا برتاؤ کیا اور عوام الناس کے مفاد کو ہمیشہ ملحوظ رکھا۔ اس کی بہت جلد یہ آرزو ہو گئی کہ اپنی سلطنت کے حدود کو وسیع کرے۔ سب سے پہلے تو اس نے مسانہ پر قبضہ کرنے کی کوشش کی، لیکن قرطاجینیوں نے اس کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا اور نہ صرف اسے زک دی بلکہ سرقوسی جلاوطنوں نے اگر اس کیلئے اور مسانہ کی مدد سے ایک مخالفہ قائم کیا اور مخالفوں نے اسپارٹا اور تاتوس و لہ شاہ کلیونیس کو اپنا سپہ سالار بنایا۔ سسلی کے راستے میں اگر تاتوس تارنقوم اترا جہاں والوں نے صرف اس کی مدد کا وعدہ ہی نہیں کیا بلکہ واثقاً مدد بھی بھیجی تھی، حالانکہ وہ سسلی ق م میں روم اور سامنیوم کے مابین صلح کی حیثیت سے پڑ چکا تھا اور اس طرح گویا سسلی کے حالات کی وجہ سے بہت کچھ مصروف کار تھا۔ لیکن اگر تاتوس کو سراسر ناکامی ہی ہوئی (سسلی ق م)۔ وہ چاہتا تھا کہ سسلی میں خود اپنی سلطنت قائم کرے اور اسی مقصد کے حصول کے لئے اس نے سرقوسی جلاوطنوں کے رہبر سوستراتوس کو جان سے مروا ڈالا۔ لیکن اس واقعے کی وجہ سے عوام الناس کے خیالات میں رد عمل پیدا ہو گیا۔ اُسے شہر بدر کر دیا گیا اور آخر کار اگاتھو کلیس کی مخالفت کا خاتمہ ہو گیا اور جزیرے کے مشرقی شہروں نے سرقوسہ کی سیادت کو تسلیم کر لیا۔ لیکن امن و امان کا زمانہ زیادہ دن تک نہیں رہا۔ صلح نامے پر دستخط ہمارے کے بیچ میں پڑنے کی وجہ سے ہوئے تھے، لیکن قرطاجینی سینات نے اس کی توثیق کرنے سے انکار کر دیا، اور یہ کہہ کر کہ اس میں قرطاجینی مفاد کا فی ملحوظ نہیں، وہ اگاتھو کلیس کی مخالفت پر کمر بستہ ہو گئی۔ اس کی دیکھا دیکھی صفا لوسی مخالفوں نے بھی کمر بستہ باندھ لی اور متفق ہو کر جنگ کی سفارش کی۔ پہلے تو کامیابی کا سہرا اگاتھو کلیس ہی کے سر رہا اور اس نے مسانہ پر قبضہ کر لیا، لیکن چونکہ اگر اس کی حفاظت قرطاجینی کر رہے تھے اس لئے وہ اُسے مغلوب نہیں کر سکا۔

باک

بہر حال سلمہ ق میں اُس نے دینو کراتیس اور اُس کی فوج کو جو سرقوسی عیدلوں نے روانہ کی تھی گالاریہ کے مقام پر شکست دی۔ لیکن اس کے بعد اُسے ایک بڑی بیماری زک ملی۔ وہ قرطاجینوں سے کوہ ایکنوموس پر جو جنوبی ہمارا واقع ہے، جنگ آزما ہوا، اور صطح دیونی سیوس نے گیلانی شکست کھائی تھی اسی طرح اُسے بھی اسی مقام پر نیچا دیکھنا پڑا۔ دیونی سیوس ہی کی طرح وہ سیدھا سرقوسہ گیا، لیکن سجانے اس کے کہ وہ خود قرطاجینوں کے خلاف شہر کی حفاظت کرے، اُس نے شہر کو اپنی قسمت پر چھوڑ دیا اور وہاں سے خود دشمن کے ملک میں جا کر اُس پر حملہ کر دیا۔

یہ جانبازی جانشینان سکندر کے عہد کے شایان شان تھی، اور تاریخی اعتبار سے قابل یادگار تھی۔ سب سے پہلے تو اگاتھو کلیس نے بہت سے امیر سرقوسیوں کو تہ تیغ کر لیا اور ان کے مال و اسباب کو ضبط کر لیا۔ اس کے بعد اُس نے اپنے بھائی انتاندرو کو صوبہ دار سرقوسہ بنا کر اور خود چھ سو جہاز ساتھ لے کر چلے آیا لیکن یہ کسی سے نہیں کہا کہ میں کہاں جا رہا ہوں۔ وہ قرطاجنی بڑے کو، جو اس وقت سرقوسہ کی بندرگاہ کی ناکہ بندی کر رہا تھا، دھوکا دے کر اقسریقہ میں اس ہرما یوم (راس بون) پہنچا جو قرطاجنہ کے مشرق میں واقع ہے اُس نے یہ بہانہ کیا کہ اُس نے اس مقام پر کامیابی کے ساتھ اترنے کی دیمیترا اور پرسی فونے سے منت مانی ہے اور بڑے کو، جو اب اُس کا سدا رہ بن گیا تھا، جلا کر خود ایک زرخیز حصہ ملک میں ہو کر جس میں سے اُس نے بہت سچے مال غنیمت حاصل کیا، قرطاجنہ کی طرف بڑھا۔ شہر اس کے حملے سے واسطے تیار نہیں تھا، اور اس سے بھی بدتر یہ کہ اُس کے باشندے باہمی جنگ و جدال میں مبتلا تھے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اگاتھو کلیس کو اس صورت حال کی اس سے پہلے سے خبر ہو گئی۔ بہر حال باشندوں نے حتی الامکان مدافعت کی

باب

کوشش کی۔ اُنھوں نے ایک بڑا لشکر جمع کیا اور مانو اور بوملکار کو اپنا سرگروہ مقرر کیا۔ وہ دو ایسے خاندانوں کے افراد تھے جو دراصل ایک دوسرے کے مد مقابل تھے، اور قرطاجنی سنیا ت نے انھیں اس لئے سپہ سالار بنایا تھا کہ وہ ایک دوسرے کو حد سے نہیں بڑھنے دیں گے۔ لیکن اس ترکیب کا خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔ مانو تو لڑائی میں کام آیا اور بوملکار لڑنے کی بجائے پیچھے ہٹ گیا، چنانچہ فی الوقت اگا تھو کلیس کھلے ملک کا مالک بن بیٹھا۔ قرطاجینیوں نے اپنے محبوبوں کے سامنے انسانوں کی قربانیاں کر کے اُن کے غصے کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی، اور ہملکار سے جو سسلی میں کھان کر رہا تھا مدد کی درخواست کی۔ لیکن اگا تھو کلیس برابر بڑھتا ہی گیا۔ اُس نے ہڈرائیٹیم پر قبضہ کر لیا۔ خود قرطاجینیوں نے اُس کی مدد کرنی شروع کر دی اور لیبیہ کا ایک سردار سسی ایلی ماس اُس سے مل گیا۔ میفاہمت زیادہ دن تک قائم نہیں رہی اس لئے کہ ایلی ماس نے علم بغاوت بند کر دیا لیکن اُسے شکست دے دی گئی اور اس کا خاتمہ کر دیا گیا۔

جزیرہ سسلی میں قسمت کبھی اس طرف کبھی اس طرف پلٹا کھاتی تھی۔ ۳۹۰ ق م میں اپنی پولائے میں ایک سخت طوفان برپا ہوا جسکی وجہ سے ہملکار سرقوسیوں کے پنجے میں آگیا اور اس کا کام تمام کر دیا گیا۔ سرقوسیوں نے اُس کا سر اگا تھو کلیس کے پاس اس غرض سے بھیجا کہ وہ اُسے قرطاجینیوں کو دکھائے۔ ساتھ ہی اگا تھو کلیس کے دشمنوں نے بھی سسلی میں حرکت شروع کی۔ اگر اگاس نے زینو دیوئس کی سیادت میں ایک لشکر جمع کیا، اور اُسے اندرون جزیرہ میں کچھ کامیابی بھی ہوئی۔ افریقہ میں اگا تھو کلیس کی بھی یہی کیفیت تھی۔ وہاں اُس نے بیٹے ارکاگاتھوس اور کسی چھوٹے سے افسر کے درمیان جھگڑا ہوا اور یہ خیال ہونے لگا کہ شاید فوج قرطاجینیوں کے قبضے میں چلی جائیگی،

لیکن محض اپنی مستقل مزاجی کی وجہ سے اگا تھو کلیس پھر فوج کو اپنی طرف لے آیا اور قرطاجینیوں کو شکست دے دی۔

سنتھ ق م میں افریقی محاذ جنگ ذرا اندرون ملک کی طرف ہٹ گیا، جس پر چالاک جانباز نے والی سیرنہ یعنی مقدونی اوفیلاس سے گفت و شنود شروع کر دی۔ اُس نے اس سے کہا کہ میں تمہیں مال غنیمت کا ایک حصہ دل سکا، اور اگا تھو کلیس سے ملنے کے لئے اوفیلاس تونس کی طرف بہت سے سپاہیوں سمیت جو مختلف اطراف و کناف سے آئے تھے، بڑھا۔ لیکن وہ پہنچا ہی تھا کہ اگا تھو کلیس نے اُسے مروا ڈالا، اور اُس کے سپاہیوں کو اپنے لشکر میں شامل کر لیا۔ لیکن اسی زمانے میں اس جانباز کے ایک بڑے محدود نمائند شخص کا کام تمام ہو گیا۔ بولمکار نے ایک بیک قرطاجنہ پر قبضہ کرنے کی اسی طرح سے کوشش کی جیسے اگا تھو کلیس نے قرطاجنہ لینے کی تھی، لیکن جب وہ آدھا شہر فتح کر چکا تو وہ گرفتار ہو گیا اور اُسے فی الفور ملک عدم کو پہنچا دیا گیا۔ قرطاجنہ کے شہری اپنی پرانی بہت اور استقلال کو نہیں بھولے تھے۔ بولمکار کے خاتمے کی وجہ سے جانباز سسلی کے خاص سہارے یعنی باہمی تنازعات کا خاتمہ ہو گیا اور اُسے شہر کے فتح کرنے کی کوئی امید باقی نہیں رہی۔ بلاشبہ ابتداء میں تو اس نے اپنی طاقت اس قدر محسوس کی کہ یونیکس کی تسخیر کے بعد یعنی سنتھ ق م میں وہ تھوڑے سے سپاہی لے کر سسلی گیا تاکہ وہاں کی نازک حالت میں اصلاح کرے، اور افریقہ میں اپنے لشکر کے ایک بڑے حصے کو اپنے بیٹے ارکا کا تھوس کی کمان میں چھوڑ دیا۔ لیکن اس

۱۵ ایٹھنز میں قرطاجنی سفراء اگا تھو کلیس کا کاٹ کرنے کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔

اگا تھو کلیس کا حلیف اوفیلاس ایٹھنز میں "مجموعہ نوشتہ جات اٹیکا" C.I.A. ۲۵۴۲ = بکس ۱۲۲ مع تفسیر کے۔

باب

بیٹے کی قسمت میں شکست ہی شکست لکھی تھی، چنانچہ وہ اپنے باپ کو واپسی کے لئے لکھنے پر مجبور ہوا۔ اگا تھو کلیس نے قرطاجنی بیڑے اور اگر اگاس کی فوج کا خاتمہ کر دیا۔ بہت سے امن پسند شہریوں کو مروا ڈالا اور شکست قہر میں افریقہ چلا گیا۔ وہاں اُس نے جانشینان سکندر کی طرح اپنی بادشاہی کا اعلان کر دیا (دیکھو باب ۲) اس لئے کہ وہ اپنے آپ کو کسی طرح سے اُن سے کمتر نہیں سمجھتا تھا؛ لیکن بادشاہ ہونے کے بعد اُس نے افریقہ میں جو کچھ کیا وہ اس سے کم تھا جو اس نے اپنی سپہ سالاری اور خود سری کے زمانے میں کیا تھا۔ وہ قرطاجنیوں سے جنگ آزما ہوا، لیکن یہاں اُسے ہی شکست ملی، اور جو واقعات اس کے بعد رونما ہوئے ان کی وجہ سے اس کے مقاصد ہی کا سرے سے خاتمہ ہو گیا۔ لڑائی کے بعد رات کے وقت پانچ ہزار لیبیہ والے جو اگا تھو کلیس کے لشکر میں تھے، اُس کا ساتھ چھوڑ کر قرطاجنی کیمپوں چلے گئے۔ لیکن اس کیمپ میں اُس وقت آگ لگ رہی تھی، اور جب لیبیہ والے موقع پر پہنچے تو تعجب سے بھرے ہوئے قرطاجنیوں نے سمجھا کہ وہ حملہ آوروں میں سے ہیں، اور گھبرا کر سب کے سب قرطاجنہ بھاگ گئے۔ اب لیبیہ والے اگا تھو کلیس کے پڑاؤ میں پہنچے لیکن یہاں بھی انھیں دشمن ہی سمجھا گیا اور صبح کے وقت تک براہِ بے گناہ پڑی، یہاں تک کہ آخر کار صبح ہونے میں غلطی معلوم ہوئی اور لڑائی ختم ہوئی؛ لیکن اب لیبیہ والوں نے اگا تھو کلیس کا ساتھ چھوڑ دیا اور اس کے ساتھ ہی کامیابی کا موقع ہاتھ سے نکل گیا۔ اب وہ بالکل مایوس ہو گیا اور اُس نے اب اپنے بیٹے ارکاگاتھوس کو افریقہ میں چھوڑ کر خود سسلی واپس جانے کا ارادہ کر لیا۔ یہ سن کر ارکاگاتھوس نے یہ خبر شہور کر دی، جس غضبناک سپاہیوں نے اگا تھو کلیس کو قید کر لیا لیکن ہوشیار خود سر نے ترکیبیں چل کر آزادی حاصل کر لی اور کیمپ سے نکل کر سیدھی سسلی کی راہ لی۔ سپاہیوں نے اُس کے دو بیٹوں کو جو افریقہ میں رہ گئے تھے، جان سے

مرد اڈالا اور قرطا جینیوں کے ساتھ اچھے شرائط پر صلح کر لی۔ یہاں  
 اگا تھو کلیس کی افریقی مہم کا خاتمہ ہو گیا۔ یہ مہم نہایت عجیب و غریب  
 تھی، اور اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ وہ شہر جو دوسرے ملکوں میں اپنے  
 اقتدار کو قائم کئے ہوئے تھا، اُس کی حکومت خود سر زمین افریقہ  
 میں محض جبر پر مبنی تھی۔ لیکن اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ قرطا جنی شہری  
 قوت کی گویا کان تھے جو کسی خارجی جانناز کے حملوں سے خواہ  
 وہ کتنا ہی قابل کیوں نہ ہو، اور نہ اپنے کسی فزلق کی غداری سے منسوب  
 ہو سکتے تھے۔ قرطا جنہ کو اجیر سپاہیوں کا کوئی خود غرض سرگرم منسوب  
 نہیں کر سکتا تھا، اور یہ غلبہ ایک قوی مملکت کو بھی حاصل ہونے والا  
 تھا جو ایک خاص اخلاقی اصول پر مبنی تھی، اور یہ مملکت روما تھی۔  
 سسلی پہنچ کر اگا تھو کلیس نے اپنی زندگی کے نئے دور  
 کو بڑے بڑے مظالم سے شروع کیا تاکہ لوگوں کے دلوں میں رعب  
 قائم کر دے۔ اس بہانے سے کہ اُس کی زندگی کے خلاف سازشوں  
 کا باز ارگرم ہے۔ اُس نے اپنے حلیف شہر سیگستہ کے باشندوں  
 کو شکنجے میں کسا اور جان سے مارا، اور اُس کے بھائی ایتھاندر نے  
 اُن سر قوسی خاندانوں کو جو اُس کے ساتھ افریقہ گئے تھے، تہ تیغ کر دیا۔  
 اس کے بعد اُس نے دینو کرائیس کے ساتھ (جو سر قوسی مہاجرین کا سردار  
 تھا) گفت و شنود شروع کر دی، اور جب اُس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں  
 نکلا تو اُس نے قرطا جینیوں کے ساتھ صلح کر لی جن کے پاس اب  
 جزیرہ سسلی میں دریائے مالی کو س کے مغرب والا ملک باقی رہ گیا  
 تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب اُسے افریقہ میں شکستیں مل رہی تھیں  
 تو اس وقت اُس نے رفتہ رفتہ قرطا جینیوں کو پسپا ہونے پر مجبور کیا  
 ہو گا، ورنہ سر قوسہ کے طویل محاصرے کے بعد اس قسم کا صلح نامہ  
 قطعاً ناممکن تھا۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دونوں فریقوں نے ایک دوسرے  
 سے مفاہمت کر لی ہوگی۔

باب

اب چونکہ اگا تھو کلیس کے لئے تمام سسلی پر قبضہ کرنا ممکن نہیں تھا اس لئے اپنے پیش رو دیونی سیوس کی طرح اسنے اپنا منہ مشرق اور اٹلی کی طرف موڑا۔ اُس نے سنہ ۱۱۱ ق م میں لیا را کو تارا ج کیا اور اس کے بعد اپنی توجہ کورکاٹرا کی طرف مبذول کی۔ سنہ ۱۱۱ ق م میں اس جزیرے پر اسپارٹی کلیونی موس نے (جو اُسی اکروٹاٹوس کا بیٹا تھا جس نے کچھ مدت تک تارنیتوں کی خدمت کی تھی) قبضہ کر لیا تھا۔ دیمتریوس نے اس سے جزیرے کو لے لیا، لیکن اس کے بعد کاساندر نے یہاں سے اُسے ہٹا دینے کی کوشش کی۔ اب اگا تھو کلیس ایک نئے بھیس میں متاشا گاہ پر نمودار ہوتا ہے، مقدونیوں کو شکست دیدیتا ہے اور خود اپنے طور پر کورکاٹرا کو تارا ج کر دیتا ہے۔ پریموس شاہ موکوسیاں اس وقت بطلیہوس والی مصر کے (جس کے ساتھ اگا تھو کلیس نے اپنی بیٹی لانا سا کا نکاح کر دیا تھا) زیر حمایت تھا، اور یہ اب اس جزیرے پر قابض ہو گیا، اور اُس بیڑے کو ساتھ لے کر جس پر سرفوسہ کا خود سرائینی بیٹی کو اُس کے شوہر کے پاس لے جا رہا تھا، کرڈونیا پر حملہ کیا اور اُسے مسخر کر کے تارا ج کر دیا۔ ایک دوسرے موقع پر اس نے ہونیوم پر قبضہ کر لیا۔ اُس کا سمندر پاس قدر اقدار بڑھا ہوا تھا کہ لوگ اب اُسے ”مالک جزائر“ کا لقب دینے لگے تھے۔ اس نے لاپنی گھوٹ اور سیوکی تیوں سے مل کر بحری قزاقی کا کاروبار ایک وسیع پیمانے پر پھیلایا جو فریقین کے لئے بنایت سود مند تھا۔ اس کے بعد اُس کے داماد پریموس نے اُسے کچھ ناخوش کرنا شروع کر دیا جس کے بعد اگا تھو کلیس نے دیمتریوس سے گفت و شنود شروع کر دی اس لئے کہ وہ اس مخالفین کے لئے اتنا ہی تیار تھا جتنا کسی دوسرے مخالفین کے لئے۔ دیمتریوس نے اوکسی تھے مس کو، جو اُس کا راز دار تھا، اگا تھو کلیس کے پاس بطور سفیر کے بھیجا اور خود لانا سا کے ساتھ نکاح کر لیا۔ بہتر سال کی عمر میں اگا تھو کلیس نے پھر قزاقانہ کے ساتھ لٹرائی کا



خیال کیا، لیکن اُسے اُس کے پوتے ارکاگاکھوس نے، جس پر اُس نے بائ اپنے بیٹے اکاٹھوکلئیس کو ترجیح دی تھی، زہر دے دیا۔ کہتے ہیں کہ اکیسی تھیس نے اسے چتا پر موت سے پہلے ہی رکھوا دیا تھا (۸۹ء ق م)۔

سرقوسہ کی مبتذل حالت کا اندازہ اسی واقعے سے پورے طور پر عیاں ہوتا ہے کہ ایک ایسے حکمران کا سیفر، جس کی حالت خود اپنے ملک میں دگرگوں تھی، خود سر کے بستر مرگ پر ایسا برتاؤ کرے۔ دو ہی سال بعد دیمتریوس کے قبضے سے مقدونیہ نکل جاتا ہے، اور مایوسی کی حالت میں فیلہ اپنی جان لے لیتی ہے۔ لکھا ہے کہ بستر مرگ پر اکاٹھوکلئیس نے اپنی بیوی (جو شاہ مصر کے بادشاہ کی سوتیلی بیٹی تھی)، اور اپنے بچوں کو دیمتریوس کے مد مقابل بطلیموس کی حمایت میں دے دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس خود سر کے دربار اور خاندان میں دو فریق ہوں گے، ایک بطلیموس (اور پریوس) کا فریق اور دوسرے دیمتریوس کا فریق۔ یہ خود سر دیمتریوس کے لئے مصر سے کنارہ کشی اختیار کر لیتا ہے، لیکن جب وہ مصر کی خاطر دیمتریوس سے کنارہ کشی اختیار کرنا چاہتا ہے تو دیمتریوس فریق، جس میں خود اُس کا پوتا شامل ہے، اُس کا خاتمہ کر دیتا ہے۔

قدیم زمانے کے فن خطابت کا یہ نہایت تبحر آفروز کا زمانہ ہے کہ اس بڑے گنہگار کی زبان سے اُس کے بستر مرگ پر ایسی اخلاقی تقریریں کرائی ہیں جن سے سننے والوں کی آنکھوں میں آنسو بھرتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اُس نے آخر وقت میں سرقوسہ کو آزادی بخش دی اور اگر فی الواقع اُس نے یہ کیا تو پھر وہ ہمارے نزدیک ایک جالاک خود سر ہی نہیں بلکہ ایک اعلیٰ درجے کا سانگے بھی تھا، اس لئے کہ علی العوم موت کے وقت، خصوصاً ایسی موت کے وقت جیسی اکاٹھوکلئیس کی ہوئی، اکثر لوگ سوانگ بھرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ ہمارے نزدیک بُرائی میں اکاٹھوکلئیس اور بطلیموس کیرانوس دونوں برابر تھے۔ اکاٹھوکلئیس

باب

نے جنگ اور امن دونوں میں اپنے فائدے کو ملحوظ رکھا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے چالاکي میں کیراٹوس کو بھی مات کر دیا۔ ایک نوع کر کے اس کا مقابلہ سیزر بوجیا سے کیا جاسکتا ہے۔ اسے عوام الناس پسند کرتے تھے، اور ان میں اور اُس میں بہت سی باتیں مشترک بھی تھیں۔ وہ نقالی سے انھیں خوش کیا کرتا تھا، اور جب عموم خوش ہوتے تو وہ نہایت اطمینان کے مرفہ الحال شہریوں کے مال کو تاراج کر سکتا تھا انھیں شکنجے میں دے سکتا تھا انھیں قتل و غارت کر سکتا، یعنی بغیر عوام الناس کے رنجیدہ کئے ہزاروں انسانوں کا خون بہا سکتا تھا۔ یہ مسئلہ تصفیہ طلب ہے کہ اُس نے یونانی تمدن کو نقصان پہنچایا یا فائدہ۔ یہ واقعہ ہے کہ یہ ایک یونانی ہی تھا جس نے سسلی سے نکل کر خود بڑا عظیم افریقہ میں قرطاجینیوں سے جنگ آزما ہوا، اور یہ یقینی امر ہے کہ اس کے اقتضائے مغرب تک یونان کی شہرت ہو گئی ہوگی۔ ممکن ہے کہ اُس نے سسلی میں خارجی اعتبار سے ایک حد تک یونانی عنصر کو قوت پہنچائی ہو، لیکن دیونی سیوس کی طرح اس کی وجہ سے بھی اہلی میں تو یونانیت کو نقصان ہی پہنچا، اور دیونی سیوس وہ شخص ہے جس کے عہد حکومت سے اُس کی پوری زندگی مطابقت کی جاسکتی ہے۔ لیکن دونوں اشخاص کے خصائص جدا گانہ ہیں۔ اکا تھوکلیس کے مقابلہ کیا جائے تو ہمیں دیونی سیوس تقریباً سچا، کم از کم قابل فہم اور ایک حد تک دل خوش کن شخص معلوم ہوگا، اس لئے کہ دیونی سیوس کی توانائی

سے فردیننڈ شاہ نیپلز (۱۷۵۹ء) بھی عوام الناس سے اسی قسم کا برتاؤ کرتا لیکن وہ اکا تھوکلیس سے مختلف تھا۔ اکا تھوکلیس کے زمانے کے سر قوسیوں اور آج کل کے نیپلیزیوں کے خصائص ایک سے ہی ہوں گے، گو آج کل کے سسلی والے ذرا زیادہ سنجیدہ ہیں جنہیں نہ اکا تھوکلیس خوش کر سکتا ہے نہ فردی شہ۔ ہمارے نزدیک یہ فرق عربوں کے اثر سے پیدا ہوا ہے۔

فہم اور اخلاقی حالت کے درمیان، ارادہ، ذہنیت اور قوت قلبی کے مابین ایک طرح کی یکسانی نظر آتی ہے، اور ہم اُسے ذلیل انسان نہیں کہہ سکتے۔ لیکن اس کے برعکس اگا تھو کلیس بجید فریس، بجید صاحب توانائی تھا لیکن طبعا بے حد ذلیل بھی تھا، اور اُس نے دیونی سیوس کی طرح کبھی حاضر جوابی کی کوشش نہیں کی۔ اگر اُس نے ملائمت اختیار کی تو پھر اُس کی گفتگو بالکل سوچیانہ ہو جاتی۔ اُس نے سسلی کو بڑے بھاری اختلال میں پھنسا ہوا چھوڑا۔

۵۴ اگا تھو کلیس کے سگے، ہیڈ، ساریج مسکو کیا تے۔ ۱۵۹۔ انھیں تین عہدوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: (۱) سلسلہ ق م سے سلسلہ والی مہم افریقہ تک (۲) سلسلہ ق م سے مہم کے اختتام سلسلہ ق م تک؛ (۳) سلسلہ ق م سے اعلان بادشاہی سلسلہ ق م تک۔ عہد اول میں سونے اور چاندی کے سگے مسکوک ہوئے یعنی ایک کائی معیار کی چودریاں جن کے ایک طرف عورت کا سر اور دوسری طرف چوڑی بنی ہوئی ہے، اور کورنتھی استاتر جس پر پالاس اور پیگاسوس کی شبیہ تھی۔ ان کے علاوہ تانبے کے سگے بھی مسکوک ہوئے۔ یہ نہیں ہے کہ ان سب سگوں پر خود سر کا نام کندہ ہو، لیکن ہر ایک پر لفظ ”سیراکوزیون“ اور مثلث کی علامت ہے جس سے مثلثی جریہ مراد ہوگا۔ یہ پہلی مرتبہ ہے کہ سسلی کے لئے اور سسلی میں یہ علامت استعمال ہوئی ہے۔

دوسرے عہد میں ان کے علاوہ ایک طلائی سگہ یعنی ایک کائی چودریاں بھی

# ہشتم

## پرمھوس اٹلی اور سسلی میں

اگا تھو کلیس کے انتقال سے کچھ مدت بعد اس سے ایک بہتر شخص پرمھوس تماشا گاہ یونان پر نمودار ہوتا ہے اور اس کے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - نظر آتی ہے - اس کے ایک طرف زمانہ سر اور دوسری طرف فتمند اپو کو علامت فتح کا لڑھکتا ہوا نظر آتا ہے؛ اس پر لفظ ”اگا تھو کلیوس“ کندہ ہے - اس کے علاوہ تانبے کے سکے بھی ہیں -

تیسرے عہد میں سونے اور تانبے کے سکے مع الفاظ ”اگا تھو کلیوس بازی لیوس“ و نیز چاندی کے پیگاسوس والے سکے جن پر کوئی الفاظ کندہ نہیں - ان کا وزن ۳۵ گرام نہیں بلکہ ۱۰۸ گرام ہے -

اگا تھو کلیس کے سکوں پر بہت کچھ غور ہوا ہے -

اگا تھو کلیس کے عہد میں سسلی کا کوئی مصنف اپنے ملک میں نہیں رہ سکتا

تھا، اور باہر والے اُس کی حد اختیار سے باہر ہی رہتے تھے - اُس زمانے کے مقالوی مصنف دیکارخوس ساکن مسانہ (جو ایک اہم مصنف جزائریہ و سیاسیات تھا) جسکے

لئے دیکومیری کتاب ”تاریخ مقالیہ قدیمہ“ (۲۶۵/۲۶۶) اور تائیوس ساکن توروسے یزم تھے - ان میں سے موخر الذکر کے لئے دیکوموقب، باب ۲۳، حاشیہ ۸ -

ذریعے سے وہ دور افتادہ ملک ایپائروس کا بھی تاریخ عالم میں اضافہ کرتا ہے۔ ایپائروس میں ایک مقام دو دنانامی ہے جس میں زمانہ دراز سے زیوس کا بت خانہ تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمدن یونان کا ایک قدیم مرکز ہوگا؛ لیکن امتداد زمانہ سے اس تمدن نے اس سے گریز کر کے دوسری شاہراہیں اختیار کر لی تھیں اور پرانے راستوں کو چھوڑ دیا تھا۔ جو قبیلے ایپائروس میں رہتے تھے جیسے مولوسی، خیلونی، تھس پریتی وہ سب مقدونیوں کی طرح موروثی حکمرانوں کے ماتحت تھے، انکا تمدن مقدونی وضع کا تھا، اور ان ہی کی طرح وہ جنگ کے دلدادہ تھے؛ بس فرق اتنا ہی تھا کہ بجائے زراعت کے وہ گلہ بانی میں زیادہ مصروف نظر آتے تھے۔ فیلقوس شاہ مقدونیہ کے اولمپیاں کے ساتھ نکاح اور سکندر اعظم کی جانبازیوں کی وجہ سے مولوسیوں کے بادشاہوں کا اثر بہت بڑھ گیا تھا۔ جب اولمپیاں کا بھائی اٹلی میں کام آیا تو اُس کی جگہ اُس کا چچرا بھائی ایانکی داس تخت نشین ہوا، لیکن اُسے کا ساند رنے شکست دے کر اُس کا خاتمہ کر دیا۔ اُس کے نو عمر بیٹے پرھوس کو الیریائی بادشاہ گلاؤکیاس نے بچا لیا اور بارہ برس کی عمر میں تخت ایپائروس پر بٹھا دیا۔ لیکن اُسے پھر جلا وطن کر دیا گیا، اور وہ وہاں سے فرار ہو کر اپنی بہن دی دامیہ کے شوہر دیتریوس پولیور کی بیس سے جا ملا جس کی صفوں

لہ اسناد۔ خود پرھوس نے ”یادداشتیں“ مرتب کی تھیں، میولر، جزو ۲، ۶۱؛ تھائیوس نے بھی پرھوس پر کچھ لکھا تھا، میولر، ۱، ۲۳۱؛ علاوہ ان میں ایک شخص مسمیٰ زینو کی بھی ایک تصنیف پرھوس کے موضوع پر تھی۔ سسلی اور اٹلی میں مہمات، میولر، ۳، ۴۷، ۱۷۷۔ ہمارے لئے پلٹارک کی نوشتہ سوانح عمری خاص طور پر اہم ہے؛ دیکھو جواشی باب ۱، بالا ان کے علاوہ جو اسنادیں وہ پرھوس کے سوانح حیات کے خاکوں پر مشتمل ہیں، اور یہ مقدونیہ یونان، روما اور سسلی کی تاریخوں میں نظر آتے ہیں، لیکن انکے اقتباسات یہاں بے سود ہیں علاوہ ان میں دیکھو پاؤلی، ۱، ۶، ۱۲، ۱۳، ۱۴۔

باب

میں وہ میدان الپسوس میں لڑا، اُسے خاص یونان میں مدد دی اور اس کے اور بطلیموس کے باہمی صلح نامہ ہوا تو اُس کی طرف سے بطور پرغمال کے مہصر گیا۔ مہصر پہنچ کر یہ خبر ہو، تنومند اور جبری نوجوان بادشاہ کا منظور نظر بن گیا، اور اُس نے اُس کی سوتیلی بیٹی سے شادی بھی کر لی۔ اس کے بعد شاہ مصر نے اُسے واپس ایپائروس بھیج دیا جہاں پہلے تو اپنے عزیز نیو بطلیموس کے ساتھ مل کر اور موخر الذکر کے قتل کے بعد تنہا ایپائروس پر حکومت کرنے لگا (دیکھو باب ۲، بالا)۔ اُس نے کاساندر کے بیٹے سکندر سے محالفہ کر کے شمال میں پاراویہ اور تیم فایہ، اور جنوب میں امبرسیہ اُس کے ہاتھ آیا، چنانچہ اُس نے موخر الذکر شہر کو اپنا صدر مقام بنا کر اُس کی خاطر خواہ تزیین کی۔ اُسے اکا تھو کلیس کے ذریعے سے کور کا ترا ملا، وہ اس طرح کے کہ جب اُس کا ساتھ چھوڑ کر لانا سا دیمتریوس سے جا ملا اور اُسے یہ جزیرہ نذر کر دیا تو تارنٹوم کے بیڑے کے مدد سے پرھوس نے اُسے دیمتریوس سے واپس لے لیا۔ وہ چند روز تک شاہ مقدونیہ بھی بنا، لیکن لیزی ماخوس نے اُسے اُس ملک سے باہر نکال دیا۔ یہ جبری اور بہادر حکمران جسے مہنی بسل اپنے زمانے کے بہترین سپہ سالاروں میں شمار کیا کرتا تھا، اب اٹلی کی طرف مائل ہوا، اور سوچنے لگا کہ جو بات اُس کے رشتہ دار سکندر سے بھی نہیں ہوئی تھی کیا وہ بھی اُسے پوری نہیں کر سکتا؟ اس مہم میں اُسکے تمام ہم عصر حکمرانوں نے اُس کا دل بڑھایا تاکہ انھیں ایک خطرناک مد مقابل سے انھیں نجات ملے۔ الغرض تارنٹوم کے معاملات کی وجہ سے پرھوس کو اٹلی میں مداخلت کرنے کا بہانہ مل گیا۔

تارنٹوم کے مشہور آفاق عیش و عشرت کے باوجود اُس کے باشندوں کو پمپائیہ کبیر کی سیاسیات سے بھی دل چسپی تھی، اور انھوں نے سرزمین اٹلی میں اپنے ممتاز رتبے کو قائم رکھا تھا۔ اب اس موقع پر تارنٹوم والوں کو اجیر سپاہیوں کے کسی بیرونی سردار کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔

باب

آخری داموس شاہ اسپارٹا، سکندر شاہ اسپارٹوس اور اسپارٹا کی کلیو منیس سب نے تارنتوم کو مدد دی، لیکن یہ مدد سمجھ دیر پا ثابت نہیں ہوئی۔ اب انھیں پہلے سے کہیں زیادہ خطرہ تھا اور پرموس جیسے شخص کی مدد سے زیادہ کسی چیز سے انھیں مسرت نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ اس وقت روما کے ساتھ ایک جھگڑے میں مبتلا تھے اور سالیونم کو شکست دے کر رومن فوجیں وینوزیہ اور تھور کی تک بڑھ آئی تھیں اور تارنتوم پر دو سمٹوں سے چڑھائی کر رہی تھیں۔ ان کے اور رومنوں کے درمیان ایک قدیم عہد نامہ تھا جس کی رو سے رومنوں کو اس لی کی نیوم کے مشرق میں جہاز رانی کی اجازت نہیں تھی لیکن اس کے باوجود سال ۲۰۰ ق م میں ایک چھوٹا سا رومن بیڑا تارنتوم کے سامنے نمودار ہوا جسے تارنتوم والوں نے اپنی نہایت ہی سخت توہین تصور کیا۔ لیکن بجائے بندرگاہ کی ناکہ بندی کرنے اور روما سے احتجاج کرنے کے انھوں نے اس بیڑے پر حملہ کر دیا۔ جہازوں کو ڈبو دیا، ایک گرفتار کر لیا اور رومن قیدیوں کو تہ تیغ یا فروخت کر دیا۔ اس کے بعد وہ تھور کی گئے اور وہاں کے رومن حرس محافظ اور اعیان کو نکال باہر کر کے شہر تاراج کر دیا۔ اس طرح تارنتوم والوں نے ایسے حقوق یا مال کر دئے تھے جن کی یا مالی کو تمدن اقوام نظر امان سے نہیں دیکھتیں، اور جو مزید حقوق کی یا مالی کے لئے ایک بہانہ بن جایا کرتے ہیں۔ تارنتوم کو اب اچھے یا بُرے نتائج کے لئے تیار رہنا تھا، اور روما اور تارنتوم کی قوت کا لحاظ کرتے ہوئے یہ زیادہ مشتبہ نہیں رہ سکتے تھے۔ رومانے نہایت ہی لائقانہ اور عاقلانہ برتاؤ کیا اور صرف ان واقعات کی طرف سے اطمینان چاہا جو تارنتوم اور تھور کی میں ہوئے تھے۔ اس کا تارنتوم والوں نے صاف انکار کر دیا جس کا ظاہر ہے انھیں پورا حق تھا، لیکن ساتھ ہی انھوں نے رومن سفیر کی توہین و تذلیل بھی کی۔ الغرض

باب

فریقین کے درمیان جنگ بالکل ناگزیر ہو گئی۔ رومنوں نے تارنتوم میں تفوق حاصل کرنے کی ایک آخری کوشش کی اور اُسے کا قتل، کوئنٹس ایچی لیوس باربولا کو ایک لشکر لیکر بیجا اور تارنتیوں سے کہلوایا کہ اب بھی ان ہی شرکط پر صلح کرلو۔ اب تارنتوم کی اعیانی صلح پسند جماعت برسرِ اقتدار ہو گئی تھی، اور اُس کا ایک رکن آگس سپہ سالار افواج مقرر ہو گیا تھا لیکن عین اس موقع پر پرموس کا وزیر، یعنی تھسالومی کی نیاس تارنتوم پہنچا اور اعلان کیا کہ اُس کا آقا، جس کے ساتھ تارنتوم کی عمومی مدت سے گفت و شنود کر رہے تھے، عنقریب اٹلی میں اپنی فوج روانہ کرے گا۔ اس پر جدید سپہ سالار سے فوج کی کمان لے لی گئی اور تارنتوم پر پرموس کا جابدار بن گیا۔

سب سے پہلے اُس کا سپہ سالار میلوتین ہزار آدمیوں کو لیکر آیا اور شکستِ ق م کے موسمِ بہار میں خود پر پرموس بیس ہزار ہو پ لیت، تین ہزار سواروں، دو ہزار تیراندازوں، اور بیس ہاتھیوں کو لے کر

لے تارنتوم اور روما۔ ایسے (Ihne) نے اپنی کتاب ”تاریخ روما“ Roem. G. ۸۱ میں جن واقعات کا اعادہ کیا ہے اُن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تارنتی رومن بیڑے کے آنے کو اپنے حقوق شکنی سمجھنے میں ٹھیک تھے، لیکن ان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے لئے مناسب طرزِ کاریہ ہوتا کہ ہند داکا کے مالک بن دی کر دیے اور روما سے شکایت کرتے۔ ممکن ہے کہ رومن سفیروں کی اسی طرح سے تذلیل نہ کی گئی ہو جیسے لکھا ہے، لیکن اس میں شبہ نہیں کہ تارنتی بہت ہی مدتِ تنگ ہو گئے تھے۔ علی العموم اس قسم کی باتیں بنائی نہیں جاتیں بلکہ ان میں مبالغہ کیا جاتا ہے۔ ایسے کا خیال ہے کہ سیبارس کی طرح تارنتوم کو بدنام کیا گیا تھا، ممکن ہے کہ یہ واقعہ ہو، لیکن دونوں میں ”تا نہ باشد چیز کے مردم نگویہ چیز کا“ والی مثل صادق آتی ہے۔ گو ممکن ہے کہ شخص کے تعلق جس واقعے کا اعادہ کیا جاتا ہے وہ درست ہو، لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ وہ شخص اس واقعے کا اہل ضرور ہو گا۔



سرزمین اٹلی میں آ موجود ہوا۔ اُس نے آتے ہی تارنٹوم والوں کو فوجی  
 قواعد سکھانا شروع کی، لیکن گو نہ صرف تمام عمومی سامان تفریح بلکہ جملہ  
 مجالس حکماً بند کر دی گئی تھیں اور اگر ہم زمانہ حال کی اصطلاح استعمال  
 کرتے تو (تارنٹوم گویا "حالت محاصرہ" میں تھا، تاہم وہ اس نسائیت پسند  
 قوم کے تیار کرنے میں پورے طور پر کامیاب نہیں ہوا۔ یہ محسوس  
 کو یہ خیال دلایا گیا تھا کہ اٹلی کے یونانیوں میں بڑا جوش و خروش  
 پھیلا ہوا ہے، لیکن یہاں اس جوش کا شائبہ بھی نہ تھا، اُس سے وعدہ  
 کیا گیا تھا کہ سائیموم والے، لوکانی، بروٹی سب اکٹھے کھڑے ہونگے،  
 لیکن یہ بھی نہیں ہوا۔ رومنوں نے اپنے کانسٹیو والی ریوس لیوی نیوس  
 کو فوج دے کر (جس میں دو رومن لیجن اور تقریباً پچیس ہزار حلیف  
 سپاہی تھے) لوکانیہ روانہ کیا۔ فریقین میں ہر قلیہ (بدریائے سیرس)  
 کے مقام پر جنگ ہوئی۔ رومن مختلف کمپنیوں میں لڑے، جس کی  
 وجہ سے حملے اور مدافعت دونوں حالتوں میں انہیں نسبت آزادی  
 مل جاتی تھی؛ اِس کے برعکس یہ محسوس کی فوج محسوس مقدونی جمہوں  
 میں صاف بستہ تھی۔ یہ محسوس نے سات مرتبہ رومن حملے کی مدافعت  
 کی اور اُس سے مس نہیں ہوا، اور اس کے بعد وہ خود حملہ کرنے کی  
 غرض سے آگے بڑھا۔ رومن فوج ہاتھیوں سے ڈر کر لپٹا ہو گئی اور  
 اُن کے سپاہیوں میں سے سات ہزار تو میدان میں کام آئے اور  
 دو ہزار گرفتار ہوئے۔ لیکن یہ محسوس کے چار ہزار بھی کام آئے اور  
 خود اُس کے منہ سے یہ نکل گیا کہ یہ فتح میرے لئے نہایت اچھا گزری  
 ہے۔ اب اُسے یونانی آبادی میں سے خاص کر نئے حلیف مل گئے۔  
 نوکری کے رومن حرس کا خاتمہ کر دیا گیا، لیکن دوسری طرف ہیگیوم والوں  
 نے روما سے مدد کی درخواست کی اور رومنوں نے انکے  
 پاس ایک کمپانی لیجن روانہ کر دی۔ لیکن ان کمپانیوں نے خود اپنے  
 طور پر اسے ہیگیوم پر قبضہ کر لیا، کروٹون کے رومن رسالے کو تہ تیغ

باب

باب

کیا اور کولونیا کو تیار کر دیا۔ اس طرح اسی زمانے میں مامرتی نیوں نے مسانہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ اٹلی کے اصلی باشندوں میں سے بہت سے سامنی، لوکانی اور بروٹی، پرموس کے علم کے پیچھے آگئے، لیکن ایڈلال صمیم ہے کہ یہ اکثر و بیشتر بے قاعدہ طور پر لڑنے پر اکتفا کرتے تھے۔ پرموس برابر بڑھتا ہی گیا، لیکن ساتھ ہی اس نے کنیاس کو روم بھی روانہ کیا تاکہ رومنوں سے صلح کے لئے تحریک کرے اور یہ شرط پیش کرے کہ روم، اٹلی کے یونانیوں کو آزادی دے دے۔ کنیاس نے کوشش کی کہ رومن سیناتیوں کو رشوت دے کر کام نکال لے، لیکن اُسے اس کوشش میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اُس کے دل میں رومن سینات کی بڑی وقعت تھی اور وہ عادتاً سینات کو مجلس ملوک کا لقب دیا کرتا تھا۔ اُس نے اپنی انصافانہ تحریک کو چکنی چٹری باتوں سے اس قدر وقعت دے دی کہ سینات ڈانواڈول ہو گئی، اور اگر بوڑھا ایوس کلو دیوس جو کسی زمانے میں سینہ رہ چکا تھا، انھیں حب وطن کے نام سے نہ بھسلاتا تو شاید وہ سر تسلیم خم کر دیتی۔ لیکن اُس کے کہنے سے سینات نے کسی قسم کی گفتگو کرنے کے اس وقت تک انکار کر دیا تا وقتیکہ پرموس، اٹلی سے چلا نہ جائے۔ اب روم سے یہ صدا اٹھتی ہے کہ اٹلی روم کے لئے ہے۔ یہ سب قہقہے سن کر پرموس کمیانیہ ہو کر چلا لیکن راستے میں اُسے کاپوا اور نیپلز کو چھوڑنا ہوا شاہراہ لائیوم ہو کر اناگنیا پہنچا۔ رومنوں نے اُس پر حملہ نہیں کیا، لیکن اُس نے یہ محسوس کیا کہ اگر میں آگے بڑھوں گا تو میرے رسل و رسائل منقطع ہونے کا اندیشہ ہے، چنانچہ اناگنیا سے وہ کمیانیہ واپس آگیا۔ اب فریقین میں قیدیوں کی رہائی کی بابت گفت و شنود شروع ہوئی، جس میں پرموس سینات اور سفیر نابریگیوس سب نے نہایت قابلیت سے ایک دوسرے کے ساتھ برتاؤ کیا۔ لیکن اس پر بھی امن ابھی دور تھی اور ۲۷۹ ق م میں

باب

ایک دوسری لڑائی میں جو مشرق میں اسکولوم کے قریب ہوئی (جہاں پر مھوس غالباً شہر دینوسیہ پر قبضہ کرنے کے لئے گیا ہوگا) رومنوں کو شکست ہوئی لیکن ان کی فوج قلعہ بند کمیوں میں بھاگ گئی جس کی وجہ سے اس شکست اور اسپارٹھیوں کی لیوکرہ والی شکست میں ایک طرح کی مماثلت پائی جاتی ہے۔ لیکن پر مھوس نے اپنی کامیابی سے کچھ فائدہ حاصل نہیں کیا، اور اس کی بجائے اس نے اپنی توجہ ایک جدید مہم کی طرف مبذول کر لی جو ایک طرح سے رومن مہم سے متعلق تھی، اس نے اب سسلی کا رخ کر دیا۔

سسلی پہلے ہی سے ایسے مدبر کی تلاش میں تھی جو اس جزیرے کے مسلسل اختلال کا خاتمہ کر سکے۔ اگاتھو کلیس کی موت کے بعد اس کے قاتلوں اور بچے تاس کے مابین جسے سرقوسیوں نے اپنا سپہ سالار مقرر کیا تھا، نزاع چلا آتا تھا۔ قرطاجنی واپس آ گئے، لیکن اگاتھو کلیس کے کھپائی اجیر سپاہیوں کو واپس کر دیا گیا، اور جب وہ واپس جا رہے تھے تو راستے ہی میں انھوں نے مسانہ فتح کر لیا اور اس کے بعد اس شہر پر امرتی نیوں کے نام سے حکومت ہونے لگی (سشلق م) انھوں نے اپنے دائرہ اقتدار کو سسلی کے اندرونی حصے تک پھیلا دیا اور جنوبی ساحل تک جھاپے مارنے لگے جہاں انھوں نے گیلیا اور کارمینہ تاراج کیا۔ سشلق م سے سشلق م تک سرقوسہ بچے تاس کا محکوم رہا اور اس کے علاوہ دوسرے شہروں پر بھی خود سردوں کی حکومت ہو گئی جن میں سے اہم ترین فیناس والی اگر تھاس تھا جس نے جنوبی ہمارے کنارے پر گیلیا کی جگہ ایک شہر اپنے نام پر آباد کیا۔ بچے تاس کے زوال کے بعد تھوئے نون اور سوسٹر اتوس میں سرقوسہ کی سیادت کے لیے جھگڑا ہوا اور موخر الذکر اور تی گلیا پر قابض ہو گیا۔ اس موقع پر ایک دوسرا قرطاجنی بیڑا بندرگاہ سرقوسہ میں داخل ہوا، اور شہر کی اب بچہ تاس کی کیفیت ہو گئی جو

باب

اس واقعے سے ساٹھ برس پہلے متولیون کی آمد پر تھی۔ لیکن اب اس وقت یونان میں آزادی کا پتا نہیں تھا اور کوئی آزاد مملکت ایسی باقی نہیں تھی جس سے مدد طلب کی جاتی۔ لیکن پرھوس اٹلی میں ضرور تھا، چنانچہ تھوے نون اور سوسستراتوس دونوں اس سے مدد کے خواستگار ہوئے۔ مقصد پیش نظر وہی تھا جو پہلے تھا، یعنی قرطاجینوں کی قوت کیسے توڑی جائے۔

عجیب و غریب بات یہ تھی کہ جب پرھوس نے ان کی طلب پر لبیک کہا تو اس نے دراصل گویا روماء ہی کے خلاف جنگ چھیڑی، گو اس وقت اس کی حیثیت پہلے سے مختلف تھی۔ شہر ق م میں روماء اور قرطاج کے مابین ایک عہد نامے پر دستخط ہوئے تھے جس کی ایک شرط یہ تھی کہ فریقین میں سے کوئی دوسرے کے بنیر پرھوس کے ساتھ محالہ نہیں کرے گا، لیکن ایک دوسرے کی مدد کرنے کے شرائط اس قدر پیچیدہ تھے کہ ان سے کوئی نتیجہ نکلنا عملاً نہایت دشوار تھا، اور حقیقت تو یہ ہے کہ ان میں سے کوئی بھی دوسرے کی مدد کرنا چاہتا ہی نہ تھا۔ رومنوں اور قرطاجینوں کی متحدہ فوج نے رومے گیوم پر قابض ہونا چاہا لیکن انھیں مطلق کامیابی حاصل نہیں ہوئی، اور جب قرطاجنی آبنائے کی نگرانی کر رہے تھے تو پرھوس لوکری سے سیدھا تو رومی نیوم گیا جس کے حاکم تھی داریون نے اسے اسی طرح خوش آمدید کہا جیسے اندروماخوس نے متولیون کو کہا تھا (شہر ق م)۔ وہاں سے وہ سر قوسہ کی طرف چلا جاں سے قرطاجنی بیڑا واپس چل دیا، اور تھوے نون اور سوسستراتوس نے شہر کے وہ حصے جن پر وہ قابض تھے، اس کے حوالے کر دیئے اس ابتدائی کامیابی کی وجہ سے جزیرے کے دوسرے یونانی شہر پرھوس کے طرفدار بن گئے۔ اگر اکاس پر قبضے کی خاص اہمیت تھی، اور سوسستراتوس کے ذریعے سے یہ بھی مسخر ہو گیا جسے مرکز

باب

بنکر پر مھوس نے جزیرے کے قرطاجنی حصے پر ہتھمات سر کرنا شروع  
 کیں۔ اُس نے اُس کے اہم ترین حصوں کو مطلوب کر لیا جن میں سے  
 پالمو اور ایریکس کے درمیان بہر کتے کا پہاڑی قلعہ بھی تھا جو  
 افرو دیت کے بت خانے کے لیے مشہور تھا۔ لیکن وہ بحری قلعہ  
 ملی بیوم (موجودہ مارسالہ) کا کچھ نہیں کر سکا۔ اُس نے دیکھا کہ اس  
 قلعے کو صرف طویل اور دشوار محاصرے کے ذریعے سے زیر کیا  
 جاسکتا ہے، چنانچہ جب قرطاجینیوں نے شرط پیش کی کہ ملی بیوم کو چھوڑ کر  
 پر مھوس باقی تمام جزیرے پر قابض ہو جائے، تو اُس نے اس پر  
 آمادگی ظاہر کی۔ اُس نے یہ سوچا کہ اس کے بعد میں فوراً اٹلی واپس  
 جاسکوں گا جہاں اسی اثناء میں کانسل فابری کیوس نے طلیح تارنٹوم  
 کے شہر پر قلعہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ صقالوی یونانیوں  
 نے ضد کی کہ وہ اس شرط کو مسترد کر آئے، چنانچہ اُس نے پوری قوت  
 اور ترکیبوں کے ساتھ ملی بیوم پر حملہ کر دیا۔ لیکن اُسے اس کی تسخیر میں  
 مطلق کامیابی نہیں ہوئی۔ اب اُسے چاہیئے تھا کہ اکاتھو کلیس کی طرح  
 میدان جنگ افریقہ کو منتقل کر دے، اور وہ چاہتا بھی یہی تھا، لیکن اس  
 تدبیر کو کامیاب بنانے میں اُسے بڑی بڑی تیاریاں کرنی پڑیں اور  
 سیسیلی والوں کو بھی اس سے لازماً نقصان پہنچتا جس کے لیے وہ تیار  
 نہیں تھے۔ اب پر مھوس نے اپنے احکام کی تعمیل کرانے کے لیے  
 واقعی مالک کا جولا پہن لیا۔ اس کی وجہ سے جزیرے میں بے چینی کے  
 آثار نمودار ہو گئے، اُس کے حکم کی خلاف ورزی کی گئی، سو ستر اوس  
 نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا اور وہ مجبور ہوا کہ مخالفانہ طرز عمل کی پاداش  
 میں تھوٹے نوں کو جان سے مروا ڈالے۔ لیکن اس قسم کے افعال  
 اُس کی توانائی پسند ذہنیت کے خلاف تھے، اور اس کا جلی میلان  
 بہ نسبت سیاسی مصالح کے جرأت و ہمت اور جانبازانہ افعال کی  
 طرف تھا۔ اُسے یہ ناپسند تھا کہ محض قوت کے خوف یا متکاری

باب

اور چالبازی سے حلیفوں کو یکبار رکھے اور ایسی مہمات اُسے خوشگوار نہیں معلوم ہوتی تھیں جن میں وہ حاکم مطلق نہ ہو۔ الغرض وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ ناشکرے متقاویوں کی خاطر اتنی تکالیف برداشت کرنا بڑی بھاری غلطی ہے۔ اُس کے اطا کو ہی حلیف بہت دن سے اُسکی واپسی کے مشتاق تھے، چنانچہ شلک ق م میں اُس نے سسلی کو خیر باد کہہ دیا۔ لکھا ہے کہ جزیرے سے قدم اٹھاتے وقت اُس کی زبان سے یہ الفاظ جاری تھے کہ ہم رومنوں اور قرطاجینیوں کی آویزش کے لیے کیسا نفیس میدان چھوڑ رہے ہیں!

سمرقوسہ سے تارنتوم پہنچنے کے لیے پرموس کو قرطاجنی بیڑے میں ہو کر لڑ کر نکلتا پڑا، اور یہاں سے وہ رستمے گیوم کی عملداری میں ہو کر رستمے گیوم کے ماترینی اور کمپانی سپاہیوں کی صفوں کو چیرتا ہوا نکل گیا۔ کر دتوں اور لوکری اُس وقت رومنوں کے زیر اقتدار تھے، چنانچہ پرموس نے لوکری پر دوبارہ قبضہ کر کے اُسے تاراج کر دیا۔ اُس نے تارنتوم پہنچ کر دہاں کی فوج کو منظم کیا اور اُسے لے کر شمال کی طرف چل دیا۔ جب وہ مینے و منتوم پہنچا تو اُسے مارکوس کوریوس کی ماتحتی میں ایک رومن لشکر ملا جو ایک مضبوط مقام پر پڑا ہوا تھا۔ اُس نے اُس پر حملہ کیا لیکن اُسے ہی شکست ملی (شلک ق م) اس کے بعد اُس نے اپنے اکثر فوج لی اور تارنتوم میں میلو کو ایک محافظ دستے سمیت چھوڑ کر خود ایپائروس واپس چلا گیا۔

ہم پرموس کی باقی ماندہ زندگی کا حال اگلے باب میں بیان کریں گے، اور یہاں صرف تارنتوم کے انجام کے ذکر پر اکتفا کریں گے۔ رومن فوج شہر کی تفصیل کے روبرو اور ایک قرطاجنی بیڑا بندرگاہ سے باہر پڑا ہوا تھا، اور چونکہ میلو شہر پر قابض تھا اس لیے دونوں فریقوں میں سے کوئی بھی شہر کا معاملہ طے نہیں کر سکتا تھا۔ یہ واقعات شلک ق م کے یعنی اُس سال کے ہیں جب پرموس کا انتقال ہوا ہے۔ بہر حال جب

میلونے اپنے آقا کی وفات کی خبر سنی تو اُس نے ایسا ٹروس واپس جانے کی بات ٹھکان لی، اور رومنوں سے ایک عہد نامہ کیا جس کے بموجب شہر اور قلعہ دونوں اُن کے قبضے میں چلے گئے۔ اب شہر کا اعیانی فریق جو روما کا طرفدار تھا، شہر کا حاکم بن گیا اور اُس کے افراد کے ساتھ رومنوں نے نہایت ملائمت کا برتاؤ کیا۔ اس قدر کہ ق م میں رومانے رومے گیوم بھی فتح کر لیا، اور جن کمپانیوں نے غیر وفادارانہ طور پر شہر پر قبضہ کیا تھا انھیں سخت سزائیں دی گئیں۔

جہاں اگاممکلئس نے دیونیسیوس کے قدم بقدم ملنے کی کوشش کی اور سسلی میں یونانیوں اور قرطاجینیوں کے باہمی مناقشوں کو جاری رکھا وہاں پر موص بھی قرطاجینیوں کے ساتھ لڑا، لیکن اس کی زندگی کا سب سے دلچسپ واقعہ اُس کی اور روما کی آویزش ہے۔ جہاں تک سپہگیری کا تعلق ہے جانشینان سکندر میں اس کا کوئی ثانی نظر نہیں تھا۔ اُس نے مغرب کی سب سے بہادر اور جری قوم کے ساتھ جنگ آزمائی کی، لیکن گو ابتداء میں اُسے بہت کچھ کامیابی بھی ہوئی لیکن آخر کار اُسے ہی نچا دی گھنا پڑا۔ یہ جنگ آئندہ کی مقدونہ، یونان اور روما کے جھگڑوں کا پیش خیمہ تھی۔

ہم تاریخ کے اس خاکے کو یہاں چند فقرہ ختم کر دیتے ہیں اور جو کچھ کہا گیا ہے اس کا مختص اور اُس سے انتاج ناظرین کے سامنے پیش کریں گے مختلف اشخاص اور اُن کے حالات زندگی کے اعتبار سے اگاممکلئس اور پر موص کی شخصیتیں بے حد دلچسپ ہیں، اور اُن کی زندگی کے واقعات اُن کی انفرادی حیثیت کے بالکل مماثل ہیں۔ وہ دونوں عہد جانشینان سکندر کے قائم مقام ہیں، لیکن فرق یہ ہے کہ پر موص ایک قدیم شاہی خاندان کا فرد ہے اور اگاممکلئس فوج کا سپہ سالار ہے۔ جو چیز ہماری دلچسپی کو دوبا لاکر دیتی ہے وہ یہ ہے کہ مشرق میں ان دونوں کا کوئی بھی ثانی نہیں، یہاں پر موص کی طرح کوئی شخص ایسا

باب

نظر نہیں آتا جو کسی قدیم خانوادہ شاہی کا رکن ہو اور نہ اگلا تھو کلیس کی طرح کوئی ایسا شخص نظر آتا ہے جس نے طبقہ اسفل سے جان بازار نہ ترقی کی ہو۔ اس کے برعکس یہاں جتنے بھی حکمران ہیں وہ سب کے سب سکندر کے سپہ سالاروں کے، یعنی ایسے لوگوں کے جانشین ہیں جو خود تو حکمران نہیں تھے لیکن جنھوں نے حکمرانوں کے ذریعے سے اپنی قدر و منزلت بڑھائی تھی۔ مغرب میں ہمیں بڑے بڑے تباہی نظر آتے ہیں، یعنی ایک تو ایک قدیم خاندان شاہی کا فرد ہے اور دوسرا ایک تمسکار کا لڑکا ہے۔ ایک اور بات ہے جو مغرب کی سرشت سمجھنی چاہئے، وہ یہ کہ ایک عالی منشا بادشاہ اپنی مہم سے اس لیے دست بردار ہوتا ہے کہ اس کی طبیعت اس خوف نہیں آتی کہ وہ اپنے مخالفوں کی سخت گیری کرے۔ لیکن راہگیر خود سر آخر تک اپنی قوت کو قائم رکھتا ہے۔ ان دونوں کی چلت پھرت کا انداز بھی قابل لحاظ ہے۔ جانباز اگلا تھو کلیس دوسرے جانبازوں سے ایسی مملکت (یعنی قرطاج) کے خلاف ہتھیار اٹھاتا ہے جن کی خدمت میں دوسرے جانباز بھی موجود ہیں، اور وہ اس مملکت کو اس لیے مغلوب نہیں کر سکتا کہ اس کے شہری اب بھی اپنی مملکت کے لیے جان دینے کے لیے تیار ہیں، پر محسوس جو ایک قدیم خاندان شاہی کا فرد ہے، وہ بہادر و فادار ایسا ٹروپیوں کو لے کر اطالوی اور صقلی حلیفوں اور اجیر سپاہیوں کے ساتھ سسلی میں قرطاجینوں کے خلاف لڑتا ہے اور تھوٹی ہی سی مدت میں انھیں ایسی شکست دیتا ہے کہ دیوٹی سیوس اور اگلا تھو کلیس نے بھی نہیں دی ہوگی۔ اس کے بعد وہ میدان سے ہٹ جاتا ہے اور پھر ایک مرتبہ روما کا مقابلہ کرتا ہے، لیکن یہاں اسے شکست مل جاتی ہے۔ ہم اس سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ قرطاج نہ کسی جانباز کے جتنے بڑھتا نظر نہیں آتا، اور روما کو ایسے بہادر سپاہی بھی نیچا نہیں دکھا سکتے جو محض اپنے اخلاقی مقاصد کی وجہ سے ایک دوسرے کے ہمرکابی



بابت

پر کمر بستہ ہیں۔  
ان سب باتوں سے قرطاجنہ اور روما کے مابین جو آویزشیں ہوئیں  
ان کے نتیجے کی بابت جو رائے قائم کی جاسکتی ہے وہ بالکل عیاں ہے۔

۳۵ پر موس کے سکے جات۔ ہمیں پر موس کے سکے مختلف ممالک مثلاً  
ایپائروس، مقدونیہ، اٹلی اور سسلی سے ملتے ہیں۔ اس کے طلائی سکے اور ۹۰ گزین  
کے تقریبی سکے سر قوسہ کی ساخت کے ہیں، اور یہی کیفیت اس کے بہترین تانبے  
کے سکوں کی ہے۔ (دیکھو ایونز: "سواران" حاشیہ ۱۷۵، اور ہیٹ: "سر قوسہ"  
Head : Syrac. ۵۶۔) معلوم ہوتا ہے کہ اس کی چودرہمیاں اور ایکائی میار کی  
دو درہمیاں لوکری میں بنی ہوں گی۔ اس کے مقدونی تانبے کے مقدونی سکوں کے ایک  
طرف مقدونی ڈیال ہے اور اس کے ایپائروسی سکوں پر زیوس کا سر کندہ  
ہے۔ لیکن یہ مورخ الذکر اتنے نفیس نہیں ہیں (ہیٹ: "تاریخ مسکوکیا" ۲۷۳)۔ ہیٹ  
مفصلہ ذیل سکوں کو پر موس کی طرف منسوب کرتا ہے: (۱) طلا:۔ ایک طرف  
یالاس کا سر ہے، دوسری طرف نیلے بڑھتی ہوئی نظر آتی ہے اور اس کے ایک ہاتھ میں  
پتوں کا گھیرا اور دوسرے میں فتح کی یادگار ہے؛ یہ سکے سر قوسہ میں بنا ہوگا۔ (۲)  
نقرہ:۔ ایک طرف دو دولی زیوس کا سر، دوسری طرف شمشاد دیو کے؛ یہ  
چندر بھی ہے (لوکری، دیکھو اوپر)۔ ایک طرف الکی لیس کا سر، دوسری طرف  
(بقیہ صفحہ آئندہ)

# باب

مشرقی ممالک اور یونان مشرق سے مشرق تک۔  
شام اور مصر کے مابین آفریقہ پر صومالیہ کی وفات  
انتی گونوس گوناٹاس، جنگ خرمیو ندیز

ان واقعات کے بیان کرنے میں جو عہد اول کے دوسرے حصے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ تھے تس ہیومپ پٹیعی ہوئی، دو درمی (لوکری، دیکھو اوپر) پر سی فونے کا سر، دوسری طرف بالاس نیزہ ماتھے میں لیے ہوئے (۹۰ گون وزن) اس لیے یہ سر قوس میں بنی ہوگی، دیکھو اوپر)۔ (۶۳ مانبا:۔ بہت سے نمونے ہیں جن میں سے نقاب پوش فنیہ کی شبیہ والا بھی ہے۔ شاید ایک نفرتی درہم جس پر صرف لفظ "بازی لبوس" کندہ ہے اور کوئی نام نہیں ہے، پر صومالیہ کا ہی سنگہ ہوتا دیکھو اوپر: "سنگہ بات یونان" (Imhoof: Monnoies grecques) ۴۹، ۴۰، ۴۱: "سر قوس" صفحہ ۵۶۔ نیز دیکھو یادداشت باب ۱۳۔

مقدونیہ میں، جہاں پر صومالیہ نے کچھ دن حکومت کی (یعنی ۱۱) ۲۸۶ ق م میں (۲) ۲۸۴ ق م میں مقدونیہ میں (۳) ۲۸۲ ق م میں تمام مقدونیہ میں) نفرتی (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

باب ۹

میں (یعنی سن ۳۸۵ ق م سے ۳۲۲ ق م تک) ہوئے، ہم سب سے پہلے اپنی نظر مشرق کی طرف، یعنی اُن مملکتوں کی طرف دوڑائیں گے جن کے ابتدائی حالات ہم نے پانچویں باب میں بیان کیے ہیں اور جن میں بحیرہ ایڈریاتک سے سرحد ہندوستان تک کے ممالک شامل ہیں۔ یہ زمانہ ان ملکوں کی سیاسیات میں رومنوں کی براہ راست مداخلت پر ختم ہو جاتا ہے۔ رومانی مداخلت سے ان ملکوں کی سیاسی حالتوں میں بہت سی تبدیلیاں ہوتی ہیں، لیکن اس مداخلت کی ابتدا اوتک، یعنی زمانہ زیر بحث میں مقدونیہ، شام و مصر صرف اوّل میں آجاتے ہیں اور خاص طور پر چھوٹی چھوٹی مملکتوں کے وجود کی وجہ سے ایک دوسرے کا توازن قائم ہو جاتا ہے۔ ہمیں اس عہد کے مختلف واقعات کا، بالخصوص اُن واقعات کا جو مشرق میں پیش آئے، علم ضرور ہے، لیکن وہ نامکمل ہے، اور اُن کی سنیت ایک حد تک غیر متیقن ہے۔ یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ جہاں تک حکمرانوں کے باہمی تنازعات کا تعلق ہے، تاریخ کو اس عدم یقین سے کوئی خاص نقصان نہیں پہنچتا۔ اس یا اس حصّہ دنیا میں سیلوکوس یا انطاکوس یا بطلمیوس کو فتح ہوئی یا شکست، یہ امر اُن ماصر کے لیے بھی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ سکندریہ کے لیے ہیں جو شاید پرموس ہی نے مسکوکہ کرائے ہوں گے۔ میوز: ”سکندرات اعظم“ Mueller: (Numism. d' Alex. le Gr.) ہیئت: ”سکندرات مقدّمین“ (Head · Coins of the Ancient کی نقلیں دی ہوئی ہیں۔ پرموس کے سکہ بہت دافروں اور اُس کے فطری خصائص کی طرح اتنے منظم نہیں جیسے اکاٹولکس کے سکہ۔

سکسلی میں پرموس کی ہم کے لیے دیکھو میلنڈر، تاریخ اہل قرقطاجنہ“ Meltzer ۲۲۶ ۱۸۹۶ء صفحہ ۲۴۵ جلد ۲، برلن، ۱۸۹۶ء

Gesch. der Karthager

باب

جو میدان کارزار کے قریب نہ تھے، ناقابل لحاظ تھا۔ لیکن اگر تین بڑی فوجیں کی بجائے کوئی عظیم الشان سلطنت قائم ہو جاتی تو اس کی اول درجے کی اہمیت میں کس کو کلام ہوتا۔ لیکن ایسی کوئی سلطنت قائم نہیں ہوئی۔ ساتھ ہی یہ بلاشبہ بہت کچھ قابل افسوس ہے کہ تیسری صدی ق م میں یونانی مملکتوں کے متعلق ہمیں اس قدر کم معلومات حاصل ہیں۔

۱۰ سنہ ق م سے ۲۰۰ ق م تک کی تاریخ کے اسناد۔ یہاں بھی واحد کتاب جس میں مختلف واقعات سلسلہ وار لکھے ہیں جیٹنی فوس کی ہے جس پر میں باب کے حواشی میں تبصرہ کر چکا ہوں۔ اس کی کتاب ۲۴ میں بطلمیوس کیرانوس اور غالو کا محلے کا ذکر ہے جس میں افلاطنی اور خطا بہت کا عنصر نمایاں ہے۔ باب ۴ کا مآخذ غالباً تائیوس ہے؛ ڈروائے سن ۲، ۲۲، ۳۴ وغیرہ کتاب ۲۲: غالوی ایشیا میں، انتی گونوس و پرموس۔ کتاب ۲۶: ارسلو تسموس کے مظالم ایلس میں؛ انتی گونوس کے ہاتھوں غالوی اجیروں کا قتل عام، لیکن اس کے موقع کا ذکر نہیں کیا گیا؛ سرنہ۔ کتاب ۲۷ میں ۲۰۰ ق م تک کا ذکر ہے، اور اس میں جی واقعات کا اعادہ کیا گیا ہے وہ صاف نہیں۔ کتاب ۲۸ ۲۰۰ ق م تک جاتی ہے، اور اس میں (خوں ریزیوں کی وجہ سے) ایپائروس کا تفصیل کے ساتھ ذکر ہے؛ ارانوس کا اس کی غیر دلچسپ شخصیت کی وجہ سے ذکر ہی نہیں۔ جیٹنی فوس نے اس قسم کے لوگوں کے لیے اپنی کتابیں لکھیں جیسے آج کل گشتی کتب خانوں سے لے کر کتابیں پڑھتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض کتابوں میں ”تہیدیں“ ہیں، جنہں معلوم ہوتا ہے کہ اس تصنیف کی ترتیب تروگوس میں بھی ٹھیک نہیں سمجھی گئی تھی؛ دیکھو فون ولاموتز: ”انتی گونوس ساکن کاریستوس“ ۲۲۶۔ جیٹنی فوس اور ”تہیدوں“ میں جو مواد ہے وہ اس قدر بے ترتیب ہے اور اس کے فقرے اس قدر مشکوک ہیں کہ ہمیں ایک ایسی اشاعت کی بہت ضرورت ہے جس میں تاریخی تفسیر بھی ساتھ ساتھ ہو۔ اگر ایسی تفسیر ہو تو اس کی وجہ سے ان تصانیف پر چھٹی عناصر بہ نسبت کسی مسلسل بیان کے زیادہ نمایاں ہو جائیں گے۔ دیکھو صفحہ آئندہ

اس دور کے پہلے حصے میں یعنی سلسلہ ق م سے سلسلہ ق م تک کے باب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ دیودوروس کی تصانیف میں سے کتاب ۲۲ (سلسلہ ق م) کتاب ۲۳ (۲۶۲ ق م) کتاب ۲۵ (۲۱۹ ق م) سنوی اعتبار سے اسی عہد سے متعلق ہیں؛ لیکن جوازِ اہم تک پہنچے ہیں ان میں صرف مغربی ممالک کا حوالہ ہے اور ان میں اراتوس، آگس اور کلیمنس کا ذکر بھی نہیں ہے۔ اس تالیف کی ترتیب کا مطالعہ کرنے کے لیے یہ واقعہ غیر اہم نہیں ہے؛ دیکھو جلد ۳، ص ۱۵، نیز حواشی باب ۵۔ سلسلہ ق م کے زمانے کے واقعات سے دیودوروس بالکل خالی ہے جس کی وجہ سے اس زمانے کے واقعات اس قدر پردہِ خفایں ہیں کہ ان کا ثانی ملنا مشکل ہے۔ حقیقت ہے کہ بعض مرتبہ پڑھنے والے کو یہ معلوم ہونے لگتا ہے کہ میں چھٹی صدی ق م کا بیان پڑھ رہا ہوں۔

پلوٹارک صرف پرکوس، اراتوس، آگس اور کلیمنس کی سوانحِ عمریوں میں مسلسل بیانات پیش کرتا ہے۔ مقابلہ کر دشتلر: "ماخذ سوانحِ حیات ہائے آگس، کلیمنس و اراتوس" (Schultz: Quibus ex Fontibus fluxerint Agidis Cleomenis, Arati Vitae) برقی، سلسلہ۔ لیکن پلوٹارک سنوی تسلسل کی مطلق پروا نہیں کرتا۔

پولی بیوس کا ذکر ہماری اس کتاب کے ابواب ۲۶ و ۲۵ میں کیا گیا ہے، اور حالات زیر بحث میں اس سے بہت ہی کم مدد ملتی ہے۔ سلسلہ ق م کے بعد کے زمانے کی بابت وہ صرف مغربی حالات کے بیان پر اکتفا کرتا ہے۔ نوخت جات، بالخصوص نوشتہ جات پر کاکام، سکہ جات، فلندرز پٹری نے مصر میں جو پانی روس جمع کئے تھے؛ بابل کے مسیحی نوشتے۔

ان مصنفوں میں سے جن کی تصانیف ناپید ہو گئی ہیں لیکنی جو زمانہ بعد کے مؤرخوں کے ہمعصر آخذ تھے، اہم ترین اراتوس اور فلارخوس ہیں۔ اراتوس کے لیے دیکھو میوکر F. H. G. ۳، ۱۱ اور زکوس سے میل ۱، ۲۲۶، جو قدیم تصانیف کے اقتباسات دیتا ہے اور حواشی سے بھی حالات کو صاف کرتا ہے؛ اس میں دیکھو (دیکھو صفحہ آئندہ)

باب زمانے میں انتیگونوس گونا-اس مقدونیہ میں (۳۹۰ ق م) انطاکوس اول

بقیہ حاشیہ صفحہ مگروشتہ - ۵۳۴، ۵۴۴، ۵۴۷ ب - پولی بیوس اور پلوٹارک ہی ایسے مصنف ہیں جنہوں نے اراتوس سے کام لیا۔ اُس نے ایسے مبدول کی طرح (جیسے گیزوٹ - Guizot) جو اپنے مقاصد میں ناکام ہو گئے ہوں اور جو اپنے افعال کو بہترین روشنی میں لانا چاہتے ہوں ایک خود نوشتہ تذکرہ چھوڑا۔

فیلارخوس؛ میوکر LXXVII وغیرہ؛ ۳۵۸؛ زوسے میل ۱،

۶۳۰ - غالباً فیلارخوس نیوگراتس کا بابا شندہ تھا۔ اس نے ۲۸ جلدوں میں خطابات انداز سے کلیومینس کی موافقت میں "واقعات" تالیف کئے؛ مقابلہ کرو پولیا کے نوں ۵۶، ۲ - فیلارخوس پلوٹارک اور تمالکینس کی اور اس لیے تروگوس کی اولین سند ہے۔ چونکہ اُس نے بہت سے نادر واقعات بیان کیے ہیں شاید اسی سے ہو اُس کے بہت سے اجزاء باقی رہ گئے ہیں۔

عیسائی مورخوں کی تحریروں میں بھی بعض واقعات ملیں گے، مثلاً یوسے میوس کے وقائع۔ اس نے شاہی جہات کا حال ایک حد تک یونی ریوس سے لیا تھا، جس کے لیے دیکھو کرسٹ (۵۳۶؛ میوکر ۳، ۶۸۸؛ شیورر "تاریخ یہودیان" Schuerer : Gesch. des jud. Volkes ۱۲۸؛ یوسے میوس کی شیونے Schoene والی اشاعت -

فی الجملہ اُس زمانے کے متعلق اس قدر قلیل معلومات ہیں کہ ڈروائے سن

(۲۳، ۲، ۳) کہہ اٹھتا ہے کہ "اس کی تاریخ مرتب کرنا نہایت ہی دشوار گزار کام ہے۔ اُس کے زمانے سے جن استاد کا انکشاف ہوا ہے، جن میں سے پرکاشم کا نوشتہ ممتاز ہے، ان کی وجہ سے تحقیقات کے لیے جدید مواد ہمارے ہاتھ آیا ہے، لیکن اس کی وجہ سے یہ نہیں کہ علماء میں کسی قسم کی ہمراہی پیدا ہو گئی ہو۔

ان علماء کی تصانیف میں ڈروائے سن کی کتاب "تاریخ تابعین"

Droysen : Gesch. der Epigonen "اشاعت دوم ۱۸۸۷" اہم ترین ہے۔

اس میں ڈروائے سن نے بہت تھوڑی سی اینٹوں سے ایک بڑا ایوان تیار دیکھ صفحہ آئندہ

”سوتر“ (۲۸۱ ق م) اور انطاگوس دوم (تھیوس ۲۶۱ ق م) (۲۶۱ ق م) شام میں،  
 باب ۹

بقیہ حاشیہ معنی گزشتہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اس سے خود اسی کو اتنی بے اطمینانی ہوئی ہے جس کا ذکر ابھی اوپر کیا گیا ہے۔ اس ایوان کی تعمیر صرف اسی طرح ممکن تھی کہ اس میں طرح طرح کے قیاسات کا سالہ لکایا جائے، اور ان قیاسات کو ڈروائے سن اکثر ظاہر کر دیتا ہے۔ ان واقعات کو بیان کرنے میں جو اُس کے دماغ سے منکشف ہوتے ہیں، ڈروائے سن بہت کچھ وقت لیتا ہے۔ مثلاً اُس نے جنگ خرمونیز کا جو بیان صفحہ ۲۲۵ سے صفحہ ۲۴۴ تک دیا ہے اُسکے واقعات ہماری اسناد میں مشکل سے دو سطروں سے زیادہ دئے ہوئے ہیں۔ ہمارے لیے یہ غور کرنا باعث اضافہ معلومات ہے کہ اس موقع پر دینے والی طرح کے دوسرے مواقع پر وہ اس تاریک موضوع پر مختلف سمتوں سے حملہ کر کے خود اپنے نظریے کو کس طرح صاف کر دیتا ہے۔ یہ کتاب نہایت قابل تعریف مضامین کا ایک ذخیرہ ہے جسے صرف ڈروائے سن ہی جیسا آدمی جمع کر کے قابل مطالعہ بنا سکتا تھا۔

شورلی: ”تاریخ یونان از قیام ماقادۃ ایولیہ واکانیہ تا مسامری کو رنٹھ“

Schorn: Geschichte Griechenlands von der Entstehung des aetol. und

ach. Bundes bis auf die Zerstörung von Corinth  
 برلن ۱۸۳۲ء۔ ہربرگر کی کتاب:

Hertzberg: Gesch. Griechenlands unter der

Herrschaft der Roemer  
 جلد ۱، ۱۸۶۶ء میں ہمارے موضوع کا صرف خاکہ

دیا ہوا ہے۔

مشرقی معاملات پر کلیس Cless نے پاؤلی کی ”محیط“ میں، بالخصوص ”سیلیکیائی“  
 و ”بھالاس“ کے تحت ذکر کیا ہے۔ ساتھ ہی ان کے لئے پرکاشم کے نوشتوں کی تفسیر  
 مؤلفہ فرینکل، فون گٹشمٹ Von Gutschmidt کے مضامین جن میں سے چند

کوف ریلول F. Ruehl نے جمع کیا ہے، مضامین کیو پ Koepp بابلون Babelon

گیبلر Gaebler (ایر تھرائے) برلن ۱۸۹۲ء وغیرہ بھی دیکھیں چاہئیں۔ کلنٹن کی کتاب

Fasti hellenici اور ”یونان کی ملکی وادبی سنویت از اولیپیا ۱۲۴۷ تا وفات آگسٹس“

دیکھو صفحہ آئندہ

باب

اور بطلمیوس "فلادیلفوس" (۲۶۱ ق م) مصر میں حکمران تھے، ہم بالفصل صرف سیاسی واقعات کے بیان تک اپنے آپ کو محدود کر دیں گے، اور اس عہد کی تاریخ تمدن کو باب ۱ کے لیے چھوڑیں گے جس میں اس کے ساتھ ساتھ ۲۶۱ ق م) سے تمدن کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

اول تو مشرق کو لیجئے، یہاں شاہی حکمرانوں کی صورتیں مصری بادشاہوں کی کامیابی کی وجہ سے مسخ ہو گئی ہیں۔ بلاشبہ انطاکوس "سوتر" ایک نہایت قابل شخص تھا، اور اس نے ایک مشکل صورت حال سے اپنے آپ کو عزت کے ساتھ نکال لیا تھا؛ رہا انطاکوس "تھیوس" تو اس کی جتنی شہرت تھی ممکن ہے کہ وہ اس سے زیادہ قابل ہو۔ لیکن دنیا ان دونوں کی وجہ سے اتنی متاثر نہیں ہوئی جتنی بطلمیوس فلادیلفوس سے۔ جسمانی اعتبار سے یہ بادشاہ نہایت کمزور لیکن ذہنی لحاظ سے نہایت تندرست اور تیز تھا، اور یہ

بقیہ ماحشیہ صفحہ ۲۸۷

The Civil and Literary Chronology of Greece from

the 124th Ol. to the death of Augustus

کا بھی ذکر ہے قابل دیدیں۔ ہم نے ان خاندانوں کا جو ذکر کیا ہے ان کا اثر انطالین پر حسب الخواہ نہیں پڑے گا اس لیے کہ ہم تمام بادشاہوں کے خطابات کا ترجمہ نہیں کر سکے ہیں اور انہیں اصلی یونانی شکل میں رہنے دینے پر مجبور ہوئے۔ ان خطابات سے ان بادشاہوں کی شکل نہایت مقدس معلوم ہوتی ہے۔ قدمانے تاریخ کے طعنہ آمیز ہیرائے کو فوراً پہچان لیا، جب انہوں نے دیکھا کہ باپ کا عاشق "کس طرح اپنی ماں کو قتل کر دیتا ہے" یا جس شخص کو وہ "مہربان بیٹو" کا لقب دیتے ہیں اس کے مظالم کی داستان کس طرح سننے میں آتی ہے لفظ "اپنی" فانیس کا صحیح مطلب، جس کے معنی "درخشاں اور چشم دید معبود" کے ہیں ہماری زبان میں بیان ہونا ناممکن ہے۔ یونانیوں کے نزدیک بطلمیوس نجس کے افعال کا سنجیدہ اعادہ اور ساتھ ہی اس کا لقب "معبود ذی تربت" اول درجے کا طعنہ نہیں تھا تو کیا تھا۔



۱۔ اُس کام کے لیے نہایت موزوں تھا جس کی اُس کے زمانے کے مصر کو  
 بغایت ضرورت تھی۔ وہ میدان جنگ کی یہ نسبت میدان تدبیریں  
 زیادہ ہوشیار تھا، اور یہ صفت اُس زمانے کے مصری حکمرانوں کے لیے  
 نہایت ہی مناسب تھی۔ وہ اپنے دوسرے ہمسروں کی طرح بالکل  
 مطلق العنان تھا، لیکن جب اُس نے دیٹرئوس ساکن فالیروم کو اس  
 جرم کی پاداش میں مصر بالائی کو جلا وطن کر دیا کہ اُس نے اُسکی تخت نشینی  
 کی مخالفت کی تھی، تو اس سے اُس نے ایک طرح پر اس  
 نوادر خانے کو تقویت پہنچائی جسے دیٹرئوس نے تیار کیا تھا۔ اُس کی  
 چلت پھرت اور اُس کے حوصلوں میں، خواہ وہ نیک ہوں یا بد،  
 اُس کی دوسری بیوی (جو اُس کی بہن بھی تھی، یعنی) ارسی نوئے نے اُسے  
 ہمیشہ عملی مدد پہنچائی، اور وہ ہمیشہ اُس کی عزت کرتا رہا۔ اُس نے  
 یہاں تک کیا کہ سکوں میں اپنی شبیہ کے ساتھ ارسی نوئے کی بھی شبیہ  
 بنوائی اور اسی لیے یہ فلادیفوس یا ”خواہر پرست“ مشہور ہوا۔ اُس کی  
 دیکھا دیکھی مصر میں بھائی بہن کے باہمی تعلق کا رواج خاندان شاہی میں پڑ گیا اور  
 باہر کی شاہزادیوں سے مناکحات سے جو خارجی خرابیاں پیدا ہو جاتی تھیں  
 ان سے انسداد ممکن ہو گیا، لیکن ساتھ ہی شاہی نسل میں اس کی وجہ سے  
 جو اسقام پیدا ہوئے وہ نہایت ہی کریہہ تھے۔ اس رواج سے بطلمیوس  
 کے جانشینوں کی ذہنی تنگ نظری کا دافر ثبوت ملتا ہے۔ کہتے  
 ہیں کہ اُس نے ارسی نوئے سے اس لیے نکاح کیا تھا کہ لیزری ماخوس  
 کے ذریعے سے تھریس دیشیا کے کوچک میں اس عورت کے بہت  
 سے دعاوی تھے، لیکن ہمارے نزدیک اس کا اصلی سبب خود اُس کے  
 خصال اور شخصی اسباب ہی ہوں گے۔ اس ”خواہر پرست“ کی  
 دوراندیشی اس سفارت سے ظاہر ہوتی ہے جو اُس نے ۳۲۲ ق م  
 میں روما کو روانہ کی، اور جو مخالفانہ دونوں کے درمیان  
 ہوا وہ ان ملکوں کے مابین دیرینہ دوستانہ مراسم کا پیش خیمہ

## تھا ۲ باب

۲۵ بطلیموس فلا دلفینوس ("خواہر پرست") یا بطلیموس دوم - دیکھو کلیس حبس بالا  
 مہانی: "یونان کی زندگی" ۱۹۹ وغیرہ، دو شہنشاہی، ص ۱۱۲، خصوصاً ۱۶۲۔ ارسے نوے  
 کے لیے دیکھو پاؤلی و سودا (Pauly Wissowa) کا مضمون، جلد ۲، ۱۲۸۲، و نیز  
 مہانی: "شہنشاہی"، ۱۵۔ ڈروائے سن کے خیال میں ارسے نوے سے بطلیموس  
 نے جو نکاح کیا وہ سیاسی مصالح پر مبنی تھا (۱، ۳، ۲۶۷ وغیرہ) لیکن میرے نزدیک  
 اس کی اصلی وجہ یہ تھی کہ دونوں کی شخصیتیں ایک سی تھیں اور دونوں کا مقصد اصلی  
 یہ تھا کہ ان کے اقتدار میں وسعت ہو، سازش کا موقع ملے اور عیش و عشرت  
 سے زندگی بسر ہو۔ وہ ایک دوسرے کو خوب سمجھتے تھے، ایک دوسرے کی  
 مدد کرنے میں دریغ نہیں کرتے تھے اور ایک دوسرے کے قصوروں سے  
 درگزر کرتے تھے۔ ویٹے مان کے خیال کے مطابق دونوں میں شکوک و  
 میں نکاح ہوا ہو گا۔ مصر میں بہن بھائی کی شادی کے لیے دیکھو ارمان: "مصر" Erman:

-۲۲۱ Aegypten

القیونم میں جو فوجی چھاؤنی قائم کی گئی تھی وہ بطلیموس دوم ہی کے عہد میں  
 قائم کی گئی ہوگی۔ اس کی بابت پٹری پاپیروس میں جس کی مہانی نے ادارت کی  
 ہے معلومات ملیں گی (دیکھو اسی کتاب کا باب ۵، حاشیہ ۱۳، بالا) جس شہر کے  
 اطراف میں یہ سپاہی، جن میں سے اکثر سوار تھے، پڑے ہوئے تھے اُسے  
 کرکوڈائلوپولس کہتے تھے اور اس کا نام بعد میں تبدیل ہو کر ارسے نوے ہو گیا تھا۔  
 اغلب امر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ملکہ ارسے نوے ہی نے وہ اراضی منتقل کی ہوگی  
 جس پر یہ شہر (موجودہ مدینۃ القیونم) واقع ہے۔ اسٹرابو (۱۷، ۸۰۹) کہتا ہے کہ  
 صرف اسی شہر میں زمیون کے درخت اور انگور کی بیلیں نظر آتی تھیں، یعنی یہی مصر  
 کا وہ رقبہ تھا جس میں یونانی طرز پر زراعت ہوتی تھی۔ بطلیموس اول و دوم نے  
 بطلیمائس میں یونانیوں اور مقدونیوں کو آباد کر لیا تھا؛ مہانی: "پٹری پاپیروس"  
 ۱۸؛ دیکھو بالا، باب ۵، حاشیہ ۱۳۔ لیکن شہر بطلیمائس بالائی مصر میں بہت دور تھا  
 دیکھو صفحہ ۲۰۷

باب

یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ بادشاہ اپنی تمام مہمات میں کامیاب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اور السیوط سے بھی اوپر تھا؛ الفیوم اسکندریہ کے قریب تھا، اور اعیانی سواروں کے لئے ایک عمدہ فرو دکلاہ بن سکتا تھا، چنانچہ اس مقام پر ان کے تفریحی مساکن بنے ہوئے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان خانگی کاغذات سے ہماری تاریخی معلومات میں بہت کچھ اضافہ ہو سکتا ہے۔ اس کے برعکس سرکاری کاغذات، شک و شبہ سے بالاتر نہیں ہیں، مثلاً وہ لوح جو ناویل Naville کو اس شہر میں، جسے پتھوم“ فرض کیا گیا تھا، دستیاب ہوئی (دیکھو ہفتہ وار جریدہ لسانیات“ Philol. Woch. سنہ ۱۸۹۶ء) صفحہ ۱۹۶) اس لوح میں صرف ان نہروں کے اور شہروں کے نام ہی نہیں لکھے ہوئے ہیں جو بیلیموس دوم نے بنائے تھے بلکہ ان میں یہ بھی مندرج ہے کہ اُس نے ایران سے وہ سب معبود واپس لے لئے جو ایرانی مصر سے چرانے گئے تھے۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ کبھی سوس یا ایران میں تھا بھی؟ کیا یہ ممکن ہے کہ ہم ان بائبل ماخذ سے جن کا ہم نے اگلے حاشیے میں ذکر کیا ہے، اس کی تفہیم کر سکیں؟ نیز دیکھو باب حاشیہ ۱۔

فلا دیلفوس نے عمونیوں کے صدر مقام رباط عمون“ کا نام بدل کر فلا دیلفیہ رکھ دیا؛ استیغان ساکن بیزنطہ؛ ڈروائے سن ۳، ۲، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵؛ بیلیموس ۱۸۶۲؛ بیلیموس ۱۸۶۲۔

بیلیموس“ خواہر پرست“ بیزنطہ کی طرف داری کرتا ہے اور بیزنطینی اُسکے نام پر ایک بت خانہ بناتے ہیں (جو پیرا کے ساحل پر خندقلی کے قریب واقع تھا) فریک Friek پاؤلی میں ۲۱، ۲۶۰۹-۲۶۰۰ کلٹوں کا بیان، Callim. Del ۱۷۰ وغیرہ۔ مقابلہ کرو کیوپ: ”جنگ سورہ“ Koepp: De Syr. Kriege وغیرہ؛ Rhein. Mus. ۳۹، ۱۱۲۔

بیلیموس“ خواہر پرست“ کے زمانے میں نوکراتس کے ”پان ہیلیون“ میں اضافے؛ فلنڈرز پیری: ”دس سال“ صفحہ ۳۳۔ ”خواہر پرست“ معماروں کے

باب

ہوا ہو، چنانچہ اس کی ناکامی کی مثال سرنہ سے دی جاسکتی ہے جہاں کا صوبہ دار اُس کا سوتیلا بھائی ماگاس تھا بلاشبہ اپنے خسر اٹھا کوس اول کے کہنے سے ماگاس مصر سے باغی ہو گیا، اور مار ماریکا کے صوبے کے سرحدی شہر پارٹی تو نیوم پر قبضہ کر لیا۔ لیکن فلا دیلفوس نے ترکیب چل کر مار ماریکا کے باشندوں کو، بلکہ شاید قرطاجنیوں کو بھی بھڑکایا اور آخر کار باغی اپنا مقبوضہ علاقہ چھوڑنے پر مجبور ہو گیا۔ تاہم سرنہ برابر اسی کے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ کام میں ذاتی لمپی لیتا تھا۔ Jos. Ant. ۲۰۱۲، ۱۰۷۷۔

بطلموس ”خواہر پرست“ کے مالیات کے لئے دیکھو بطلموس فلا دیلفوس کے ”مالی قوانین“ اشاعت پ۔ گ۔ گرینفل P. G. Grenfell: The Revenue Laws of Ptolemy Philadelphus جس کی تہذیب ہاتھی نے لکھی تھی، اکسفرڈ، ۱۸۶۷ء مع متن و تصاویر کے۔

سکہ جات: ”فہرست نوادر خانہ برطانیہ“ بطلموس دوم ابتداء میں اپنے والد کی طرح روپیہ مسکوک کرتا ہے۔ اس کے بعد بطلموس، یاف، غازہ، صور سید کی چودرہ میاں آتی ہیں، دیکھو ہیٹ: ”تاریخ مسکوکات“ ۷۴۔ انواع:۔ ایک طرف بطلموس اول کا سر، دوسری طرف بجلی پر عقاب تانے کے سکوں کے ایک طرف عموں کا سر بنا ہے۔ بطلموس دوم کے زمانے میں نفیس نقروں اور طلائی سکے ملتے ہیں اور مدت دراز تک جاری رہتے ہیں:۔ ۱۔ بطلموس دوم اور اسی نوے دوم کے سر، اور دوسری طرف بطلموس اول اور سیری ٹیس اول کے سر، ایک طرف الفاظ ”ادیلفون“ اور دوسری طرف ”تھیون“ یہ امر قابل یاد ہے کہ ”اد“ سے مراد زندہ اور ”تھے“ سے مراد مردہ حکمران ہی سے ہو سکتی تھی، لیکن دونوں مل کر دونوں حکمرانوں کے لئے استعمال ہو سکتے تھے۔ ۲۔ ایک طرف اسی نوے دوم کا نقاب دار سر، دوسری طرف بجلی پر عقاب، اُرسی نوٹس فلا دیلفوس نے روما کو جو سفارت روانہ کی اُس کا بیان Liv. Epit. ۴۲، ۱۵ میں ہے۔

قبضے میں رہا اس لئے کہ اُس کی فوج کے چار ہزار کلٹی سپاہی اُس سے باغی ہو گئے۔  
 جس کی وجہ سے فلا دیلفوس اس کے خلاف کچھ بھی نہ کر سکا۔ اُس نے آخر کار  
 دریائے نیل کے ایک جزیرے میں اُس نے ان اجیروں کی ناکہ بندی  
 کر لی اور انہیں بھوکا مار ڈالا۔ فلا دیلفوس نے اپنے بیٹے یوگرگی تیس  
 کی نسبت ماگاس کی لڑائی بیرے نیس سے کر کے خیال کیا کہ اب تمام  
 پیچیدگیوں کا خاتمہ ہو جائے گا، لیکن اس میں اُسے دھوکا ہوا۔ ہسم یہ  
 فرض کرنے میں حق بجانب ہیں کہ اس موقع پر شام کی طرف سے مداخلت  
 ہوئی، اور مقدونیہ نے بھی کچھ مدت کے بعد معاملات سر نہ میں غلت  
 کر دی۔ شہ ق م میں ماگاس کے انتقال پر اُس کی بیوہ ایاس نے  
 مقدونیہ کو ”خبرو“ دیتریوس سے جوگونا تا س کا سوتیلہ بھائی تھا، کہلویا  
 کہ اگر اُس کی بیٹی بیرے نیس سے نکاح کر لے۔ اگر ایاسے بطلمیوس جیسے  
 قبول صورت حکمران سے سازش نہ کرتی تو سمرۃ بطلمیوس کے بچے سے  
 بالکل نکل جاتا۔ اس سازش کا نتیجہ یہ ہوا کہ مصری فزق نے دیتریوس  
 کا خاتمہ کر دیا اور بیرے نیس یوگرگی تیس کے نکاح میں آگئی۔ آخر کار سمرۃ  
 پر مصر ہی کا پرچم لہرایا۔

بطلمیوس فلا دیلفوس کے تعلقات شام ایشیا کے کوچک اور  
 مقدونیہ کے ساتھ، بالخصوص ان ملکوں کے ساتھ جو سلیوکیوں کے  
 قابو یا نگرانی میں تھے، اور خورسلیوکیوں کے ساتھ جو ان کے دفتری  
 تعلقات تھے ان کی کیفیت صریح طور پر معلوم نہیں، اور جہاں تک  
 مقدونیہ کا تعلق ہے ہم تقوڑی بہت معلومات یونان کی تاریخ سے  
 اخذ کرتے ہیں۔ انطاکوس اول کو شہ ق م میں بھی نیہ والوں نے  
 شکست دی تھی لیکن اس کے بعد اسی بادشاہ نے ایک بڑی لڑائی میں  
 غالویوں کو نیچا دکھایا تھا، گو ہمیں اس کا مطلق علم نہیں کہ اُس نے کب  
 اور کس طرح اس کامرانی کے بعد ”سو تر“ یا ”منجی“ کا لقب اختیار کیا۔  
 اس کے بعد اُس نے مصر پر حملہ کیا تا کہ کیلوسوریہ اور فیقیہ پر قابض ہو جائے

باب

لیکن مصری فرج اور بحری قزاقوں کی مدد سے بطلیسوس نے اسے شکست دے دی۔ اس کے بعد مصر کے بادشاہ نے ایک لشکر شمالی ایشیائے کوچک کی طرف روانہ کیا، لیکن اُسے متحضر ادانیس اور اریوبارزانیس اور سکالائیوں نے نجات دکھایا۔ ہمیں اس کا علم نہیں کہ اس شکست کی وجہ سے انطاکوس اول کو کیا کیا فائدے حاصل ہوئے، لیکن ہمیں یہ ضرور معلوم ہے کہ اپنی حکومت کے آخری زمانے میں وہ ان ہی ممالک میں ناکام ہوا تھا اور یونینیس شاہ پر گام نے اُسے ساردس کے قریب شکست دے دی تھی۔ الغرض جب اُس کا بیٹا انطاکوس "تقیوس" ("معبود") تخت پر بیٹھا تو اسے ایشیائے کوچک میں اپنی حیثیت تسلیم کرانے میں کافی مشکل پیش آئی ہوگی۔ انطاکوس اول نے شمالی بربریوں سے دریائے مارنخوس ("مرغاب") کے نخلستان مارجیانامی حفاظت کرنے کے لئے پندرہ سو استادیا (تقریباً ۵۰۰ میل) لمبی ایک فصیل بنوائی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسے اپنی سلطنت کی حفاظت پر خاص نظر تھی۔

۳۔ شام کی تاریخ کے لئے مقابلہ کرو ولکن Wilcken کے اُن نفیس مضامین کا جو اُس نے انطاکوس اول و دوم پر پاؤلی و سو و اجلد میں لکھے ہیں۔

انطاکوس اول "سوتر" کی جانبازیاں Trogl. Prol. ۲۴۔ انٹی گونز گوناس اور انطاکوس کی آویزشیں؛ ڈروائے سن ۱۳، ۱۹۰؛ Memn ۱۵، ۱۸۔ سکالائیوں پر غلبہ App. Syr. ۴۵؛ Leic. Zeux ۸، ۱۱۔ ڈروائے سن ۱۳، ۱۸۶، ۲۵۸؛ مہانتی؛ "یونانی زندگی" ۲۰۹۔ جدید الیوم کا شکر۔ انطاکوس کو۔ مجموعہ نوشتہ جات یونانی "C. I. Gr. ۳۵۹۹ = کہس ۱۴۵۔

بابلون Babelon یہ فرض کر لیتا ہے کہ انطاکوس اول کی موت کی بعد تک اُسے خطاب "سوتر" نہیں ملا؛ دیکھو فوکارت؛ "جریدہ مراسلات یونان" Foucart : Bull. Corr. hellénique ۹ (۱۸۸۵ء) صفحہ ۳۸؛ اس کے اعزاز میں

ہمیں بطلمیوس فلا دیلفوس اور انطاکوس دوم "تیسوس" کی جنگ کی بابت، جسے دوسری جنگ شام کہتے ہیں، اتنی ہی کم معلومات حاصل ہیں جتنی اسی بطلمیوس اور انطاکوس اول والی جنگ شام کی بابت ہے۔ روٹموس کی تفسیر "دانیال" میں ایک مختصر بیان اول الذکر جنگ کا دیا ہوا ہے، اور بعض مورخوں نے اس میں دوسرے بیانات شامل

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ ایک میلا بھی لگا کرتا تھا۔ اغلباً اتالوس اول کو بھی "سوز" کہتے تھے؛ فرینکل، ص ۴۳۔

نام نہاد پہلی شامی مصری جنگ کا ذکر صرف پوسانیاس<sup>۱</sup> میں نظر آتا ہے۔ پول (Poole) نے "فہرست نوادر خانہ برطانیہ"، "بطلمیوس (XXIX)" اُس کا تعلق بطلمیوس اور ماکاس کی جنگ کے ساتھ ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ بطلمیوس دوم اس جنگ کے بعد فنیقیہ کا مالک بن گیا، چنانچہ پہلے ق م کے بعد اسی ملک میں اُس کی حکمرانی تھی۔ میں کیوپ (Koepp) سے متفق ہوں کہ تیسری صدی ق م کے ابتداء سے ہی فنیقیہ پر مصر کا قبضہ تھا۔

باہل کے پجاریوں نے جو علم ہیئت کے مسائل حل کئے تھے ان کی اور دوسرے امور کی منجی تحریریں اس وقت تک موجود ہیں جو انھوں نے پہلے ق م میں قلمبند کیں (اینگ وٹسٹراس مائر: مد جریہ اشوریات (Epping und Strassmaier. Zeitschrift f. Assyriologie) صفحہ ۲۲۰ وغیرہ۔ ان تحریروں سے

معلوم ہوتا ہے کہ دریائے فرات کی دوسری جانب بھی ایک مصری رسالہ تھا، نیز انیس بادشاہوں اور دوسرے لوگوں کی سیاحت کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔

یونینس کے ماتھوں انطاکوس کی شکست سترابو<sup>۱۱</sup> ۵۱۶۔ اس فیصل سے جو ۱۵۰۰ استادیں یا تقریباً ۱۹۰ میل طویل تھی، دیوار چین کی یاد تازہ ہوتی ہے، اور ممکن ہے کہ اسی سے وہ قصہ نکلا ہو جسکے بموجب سکندر اعظم نے ریگستان کے کنارے کنارے ایک فیصل تعمیر کی تھی۔ اس کتاب کے لکھنے کے وقت اس ضلع میں روسیوں نے آبپاشی کے طریقوں کا احیا کر کے اُسے کا شکار کیلئے گویا ایک نمونہ بنادیا ہے۔ ہندوستان سے تعلقات؛ کشمیر؛ ایران؛ ۲۸۔

باب

کر کے ایک مسلسل کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے (دیکھو حاشیہ ۴)۔  
 علاوہ ازیں ہمیں انطاکوس "تقیوس" کے متعلق صرف اس کا علم ہے کہ  
 وہ عیش پرست اور سخت شراب خوار تھا، اور اس نے معاملات سلطنت  
 کو بالکل منظوران نظر کے قبضے میں چھوڑ دیا تھا۔ نیز ہمیں اس کی تھیسوری  
 مہم کا حال بھی معلوم ہے۔ الوہی لقب اس لئے ملا کہ اس نے ملطیوں کو  
 ان کے خور و شر و خوش کی جنگل سے چھڑایا تھا، اور وہ ایونیہ کے شہروں  
 میں عام طور سے ہر دلعزیز تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان بلدیات کو فراتر دئے  
 شام سے مدد لینے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ انہیں اپنے ہمسایوں  
 اور مصریوں سے آزاد ہونے کی خواہش تھی۔ شام اور ایشیائے کوچک  
 میں جو لڑائیاں اُس وقت ہوئیں اُن کے نتیجے کا استدلال مصر کے خارجی  
 تعلقات کے دو بیانات سے کیا جاسکتا ہے، یعنی تھیوکری توس کے  
 مسموئیت سے جو اس نے فلا دیلفوس کی مدح میں لکھا تھا، اور  
 اُس قصیدے سے جو بطلمیوس یورگی تیس کے اعزاز میں مرتب کیا گیا تھا۔  
 تھیوکری تیس کہتا ہے کہ فلا دیلفوس کے قبضے میں فنیقیہ، عرب، شام،  
 لبیہ، ایتھیوپیا، اقوام پمیلیہ، کلیکیہ، لیکیا، کاریہ اور جزائر مدور تھے؛  
 دراصل ایک قصیدہ یورگی تیس میں مذکور ہے کہ جب وہ تخت نشین ہوا ہے  
 تو اُس کے قبضے میں مصر، لبیہ، شام، فنیقیہ، قبرص، لیکیا، کاریہ اور جزائر  
 مدور تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تھیوکری توس قبرص کو، اور قصیدہ  
 یورگی تیس کلیکیہ اور پمیلیہ کو چھوڑ دیتا ہے۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ اول الذکر  
 میں قبرص کیوں چھوڑ دیا گیا ہے، اس لئے کہ اگر یہ جزیرہ فلا دیلفوس کے  
 قبضے سے کچھ مدت کے لئے نکل بھی گیا تھا تو بھی اس کا حوالہ دینے  
 میں مضائقہ نہ تھا، لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ تھیوکری توس کے نزدیک  
 کلیکیہ اور پمیلیہ فلا دیلفوس کے قبضے میں تھے لیکن قصیدے والے  
 نوشتے میں اس کا ذکر نہیں، تو اس سے یا تو یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ یہ آخر کار  
 فلا دیلفوس کے قبضے سے نکل گئے ہوں گے ورنہ تھیوکری توس نے



باب ۹

شاعرانہ مبالغے کو کام میں لا کر کلیکیہ اور ہیفیلیہ کے چند محافظ رسالوں کی وجہ سے جو صرف وہاں کے ساحلی علاقے میں پڑے ہوئے تھے، فلا دیلفوس کو ان ممالک کا مالک قرار دیا۔ اگر ہم تھیو کری توں کی نظم کی صحیح تاریخ سے واقف ہوتے تو اس سے فلا دیلفوس کی تاریخ پر زیادہ روشنی پڑتی؛ لیکن موجودہ معاملات کے تحت ہم صرف یہی کہہ سکتے ہیں کہ مدحیہ قصائد اُس کے ابتدائی زمانے کے متعلق ہوں گے۔ الغرض یہ فرض کر کے کہ تھیو کری توں نے صرف تھوڑی ہی سی مبالغہ آمیزی کی ہوگی اس سے مشکل سے اختلاف کیا جاسکتا ہے کہ اُس زمانے میں فلا دیلفوس کی قوت ایشیا میں رو با نخطاط تھی، جس کا اصلی سبب یہ تھا کہ ایشیا ہی میں نہیں بلکہ یورپ میں بھی سیاسی بساط میں تبدیلی ہو رہی تھی، اور یہ بھی ممکن ہے کہ صرف یورپی سیاسیات کا اثر ایشیا کے معاملات پر پڑا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ غالبوں کا حملہ خاص طور پر شام کے لئے نقصان رساں اور مصر کے لئے سودمند تھا۔ بلاشبہ انطاکیہ کو اُس نے ایشیائے کوچک پر قبضہ رکھنے کی پوری کوشش کی لیکن اُس کے عہد حکومت کے اوائل میں اُسے بقیہ نیوں نے اور اواخر میں پرگاسم نے شکست دی۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلی بار تو دریائے ریمین واکوس اور دوسری مرتبہ دریائے کئے کوس کی وادی میں ہو کر نکل جانا چاہتا تھا، لیکن اُسے دونوں مرتبہ ناک پہنچی۔ اس میں شک نہیں کہ اُس نے غالبوں کو شکست ضرور دی، لیکن اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا اور وہ پہلے ہی طرح سے آزاد رہے۔ ادھر اُس کا بیٹا ایک لشکر کو ہمراہ لے کر مصر میں پہنچ گیا، لیکن ہمیں اُس کی اس ملک میں کسی مستقل فتوح کا علم نہیں۔ ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ مصر کو مغربی ایشیا میں اچھی حیثیت حاصل تھی، اور اگر اس کے باوجود اُسے اس ملک میں پسپا ہونا پڑا تو اس کا سبب (علاوہ ایسے مقامی حالات کا جن کا ہمیں علم نہیں) مصر و مقدونیہ کے

باب

بابی تعلقات ہوں گے۔ ہمارے کانوں میں ان واقعات کی بابت کچھ کچھ پڑتا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مصر کا اثر مقدونیہ سے کہیں زائد تھا۔ ان اسباب کی بنا پر ہم سب سے پہلے یورپ کا ذکر کریں گے، اور اس کے بعد شام و مصر کو لیں گے۔

۱۵۰ انطاکوس دوم "تیموس" انطاکوس اول کا دوسرا بیٹا تھا۔ اُس کا ایک بیٹا سلیوکوس، اس سے بڑا تھا لیکن اُس پر باپ کے خلاف بغاوت کا الزام لگا کر سزائے موت دے دی گئی؛ یاؤلی و سودا (۱۱۵۲۲۴) (مضمون دکن Wilcken) دوسری جنگ شام و مصر۔ دانیال کی ہٹے رونی موس نے جو تفسیر لکھی ہے اُس میں بیان ہے کہ یہ لڑائی انطاکوس دوم نے بطلمیوس دوم سے لڑی تھی (۶۱۱)۔ تھریجے (Thrige) اور دوسروں کو اُس کے محل وقوع میں شک ہے ہم ذرا دیکھ کر اس سے متفق ہیں (۱۱۳، ۱۱۸) کہ ایسی جنگ ضرور ہوئی، اس لئے کہ ہم صرف اسی طرح سے مصری مقبوضات کے اس فرق کو سمجھ سکتے ہیں جو تھیوکریٹوس ۱۷۱۸ کے نزدیک بطلمیوس دوم کے اور بطلمیوس سوم کی تخت نشینی کے وقت کے درمیان نظر آتا ہے ("مجموعہ نوشتہ جات یونان" ۵۱۲۷ = ہلس ۱۷۳؛ جہانی "سلطنت" ۱۷۹۔ یہ نوشتہ اس توصیف ممالک عیسوی میں محفوظ ہے جو ککروس انڈیکوپلوستوس نے جو ۱۷۵ء میں مرتب کی تھی (Cosmos Indicopleustos: Topographia Christiana)۔

ایک یاہلی تختی میں اس ہیہ کا ذکر ہے جو انطاکوس دوم نے لاؤدیس اور اُس کے بیٹوں کے نام کیا تھا اور جو انھوں نے یاہلی بت خانوں کو کر دیا؛ دیکھو دیکھو "جریڈہ اشوریات" ۳۳۲، ۷۷۷ Zeit sch. f. Assyriologie ہم دیکھتے ہیں کہ ارادوس کا سال ۲۵۹ء ق م میں شروع ہوتا ہے جس سے یہ نتائج کیسا جاسکتا ہے کہ شمالی فنیقیہ میں انطاکوس کا اقتدار بطلمیوس کے اقتدار سے زیادہ تھا۔ دیکھو بابلون LVII؛ نیز اس کتاب کا باب ۱۹، ماشیہ ۲۔

فیلارخوس ۱۰۸، ۴۳۸ اور پی تھرموس ۲۸۹، ۷۷۷ Ath. سے

یورپ کے معاملات ایشیا سے کہیں زیادہ الجھپ میں یورپ میں بار ۹

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ انطاکوس "تقیوس" کے خصائص کا تاریک پہلو معلوم ہوتا ہے۔ ڈروائے سن ۳، ۱، ۳۱۱ نے اس پر کچھ ملمع کیا ہے، بلکہ وہ اُس کے درباریوں ارسطوس و تھمیستون کے رویے کے عملی اسباب دریافت کرنے کی بھی کوشش کرتا ہے۔ ہمارے نزدیک Memn. ۲۳ (جنگ بیزنطہ) سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ انطاکوس دوم نے تقریس میں کوئی کار نمایاں انجام دئے۔ اگر پولیکائے نوس (۴، ۱۶) کی رائے درست ہے اور اُس نے دریائے ہبروس کے شہر کیپ سے لاپر قبضہ کیا تھا، تو محض اس واقعے سے یہ استدلال لازمی نہیں ہے کہ نہ صرف لیزی ماخیہ بلکہ اُنے نوس اور مورونہ نے بھی اس کے ساتھ اتحاد عمل کر لیا ہوگا، نہ اس سے ڈروائے سن کا یہ انتاج لازم آتا ہے کہ "تقیوس" کے جنوب میں بیزنطہ سے مقدمہ و نیہ تک کا تمام ملک آخر کار شام والوں کے قبضے میں آگیا تھا، اور ہماری دانست میں یہ انتاج بکائے باوثوق ہونے کے انسان کو سخت حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ لیوی ۲۳، ۴۰ میں بیان ہوا ہے کہ انطاکوس سوم نے تقریس کا جو دعویٰ کیا ہے اُس کی بناء اُس نے یہ قرار نہیں دی کہ اُس پر انطاکوس دوم کا قبضہ تھا بلکہ اس کا دار و مدار اس واقعے پر ہے کہ سلیوکوس نے لیزی ماخوس کو شکست دی تھی۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انطاکوس دوم کا تقریس پر کبھی قبضہ نہیں ہوا۔

تمارخوس خود سربلطہ کو انطاکوس دوم شکست دیتا ہے اور اس کے بعد اُس کے خطابات میں "تقیوس" کا اضافہ ہو جاتا ہے؛ App. Syr. ۶۵ تروگوس (تہیہ ۲۶) کے مطابق بطلمیوس والی مصر کا بیٹا، جو آخر کار ایفی سوس میں کام آیا، وہ تمارخوس کا حلیف تھا؛ Ath. ۱۳، ۵۹۳۔ معلوم ہوتا ہے کہ بالبون نے جو استدلال کیا ہے وہ غلط ہے (CCXXIX حاشیہ ۲)۔ انطاکوس دوم ایونیہ کے بلدیات میں ہر دل عزیز تھا، و مجموعہ نوشتہ جات یونان ۳۱۳ = کس ۱۷۶ = ڈون برگرا ۱، ۱؛ اُس نے ساموس اور پریسنے کے مابین حکیم کی مجموعہ نوشتہ جات یونان

باب

صرف یہی نہیں کہ چند حوصلہ مند بادشاہ ایک دوسرے کے علاقے پر

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - ۲۹۰، ۵؛ نیز دیکھو Jos. Ant. ۱۲، ۳؛ ڈروائے سن ۳۳۰، ۳

سکہ جات :- انطاکوس اول، بابلون XXXIX LV انطاکوس اول نے سلطنت کے مشرقی حصے پر بطور بادشاہ کے ۹۳ ق م سے ۸۷ ق م تک بارہ سال حکومت کی۔ وہ سفدیانی سپتامنیس کی بیٹی اپامے کا بیٹا تھا، چنانچہ مشرق میں اُس کا گویا دوسرا گھر تھا۔ اس زمانے میں اُس نے جو سکے ڈھلائے وہ اسی نوع کے ہیں جیسے سلیوکوس کے سکے۔

انطاکوس کے بعد کے سکوں کے ایک طرف تو فرمانروا کی حلقہ دار انگلی والی شبیہ ہے اور دوسری جانب اومفالوس پر اپولو نظر آتا ہے جس کے ہاتھ میں ایک تیر ہے، اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ انطاکیہ والے اپولو کی شبیہ ہے۔ تیر کو اس واقعے کی تلمیح ہے کہ اپولو نے اپنے تیروں کو اورونیس کی طرف پھینک دیا جس کے بعد واقعے نے پتوں کے گھیرے کی شکل اختیار کر لی۔ علاوہ انہیں انطاکوس اول کا یہ سکے نکو کلیس والی پافوس کی نقل ہے۔ لیسان (۱، ۴، ۳۰، حاشیہ) کا بیان ہے کہ انطاکوس نے قبرص کے بت خانوں کو تاراج کر دیا، چنانچہ یہ ممکن ہے کہ انطاکیہ میں اپولو کا جیت تھا وہ اسی جزیرے سے وہاں منتقل کیا گیا ہو۔ (بابلون)۔

اغلباً انطاکوس نے یورپ میں بھی سکے بنوائے ہوں گے، اس لئے کہ ہمارے علم میں تین قسم کے ایسے تانبے کے سکے دستیاب ہوئے ہیں جن پر اسکا نام ہے اور جو یورپی ساخت کے ہیں؛ اول تو وہ سکے جن پر مقدونی ڈیوال ایک طرف اور ماقبی دوسری طرف بنے ہیں؛ دوسرے وہ جن کے ایک طرف فریوس اور دوسری جانب کرکتی بجلی؛ تیسرے وہ جن کے ایک طرف اپولو اور دوسری جانب پانی کی تصویر ہے۔ دوسری اور تیسری نوع کے سکوں پر کالی دونی سسور کا جبرٹا بھی بنا ہے جو ایولیہ کی مخصوص علامت ہے۔ یہ ایک دلچسپ واقعہ ہے

قبضہ کرنے کے لئے باہم دست و گریباں ہو رہے ہوں بلکہ یہاں آزاد باب ۹

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ کہ آئندہ چل کر انطاکوس سوم نے ایتولیا سے جو تعلقات پیدا کئے اُس کی پیش بندی اس سے بہت پہلے ہی کر دی گئی ہے۔ اس میں شبہ نہیں ہے کہ بابلون نے XLVIII) یورپ میں انطاکوس کی طرف جو قسمت آزمائیاں منسوب کی ہیں ان میں سے بعض کا کوئی ثبوت نہیں؛ لیکن اس میں بھی شک کی گنجائش نہیں ہے کہ انطاکوس کے سپاہیوں کا ایک دست خود تھرموپلی پر لڑا تھا، چنانچہ اس طرح ایتولیوں کے اس بادشاہ سے تعلقات سمجھ میں آ سکتے ہیں۔

انطاکوس دوم؛ بابلون LXIV)۔ بعض مرتبہ انطاکوس کی شبیہوں میں اس کی کنپٹی پر پر نظر آتے ہیں جس سے کسی معبود کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ سکوں کے انواع ایک حد تک وہی ہیں جو انطاکوس اول کے زمانے میں تھے، سوائے اس کے کہ نشستہ ایولو کے ماتھے میں تیر کی بجائے کمان نظر آتی ہے۔ ارساگیس نے اس نوع کی نقل یا تصویا میں کی۔ انطاکوس دوم کے زمانے کی انواع جدیدہ: کیمے والا سکہ جس پر ہرقل ایک چٹائی پر بیٹھا نظر آتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ہرقل سے مقدونیہ کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ انطاکوس دوم کا ایک منظور نظر قبیعی سون تھا اور وہ ہرقل کا روپ بھرے نظر آتا ہے۔

دیودوتوس والی بختاریہ نے بھی جس نے دیوس اسے گیونوس کے نوع کے سکے مسکوک کئے (جن کی خود انطاکوس دوم نے نقل کی) انطاکوس نکاتور کے نام پر سکے ڈھالے۔ بابلون XLIII) کہتا ہے کہ یہ نکاتور انطاکوس اول ہی ہے۔

یہ امر واقعہ ہے کہ انطاکوس دوم کا دار الضرب اسکندریہ ترو اس تھا؛ لیکن بابلون کا خیال کہ اُس نے بیرونی ایشیا کے دوسرے مقامات پر بھی سکے ڈھالے، مشتبہ معلوم ہوتا ہے؛ اس لئے کہ بعض سکوں پر کیبری کوس اور امندہ

بلدیات کے باہمی جھگڑوں کا بھی پتہ چلتا ہے۔ ہم نہایت مسرت سے حب آزادی کے احیاء کو دیکھتے ہیں جو یونان کے مختلف حصوں میں اپنا سر اٹھاتی ہے، لیکن جس کا گلا یونانیوں کے نفاق و شقاق اور شاہ مقدونیہ کے اقتدار کی وجہ سے گھونٹ دیا جاتا ہے۔ لیکن اس بادشاہ کو ابتدا میں ایک بڑے خطرے سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

انٹی گونوس گوناٹاس کی قابلیت مسئلہ تھی۔ اس کا نشو و نما کسی متمول گھرانے میں نہیں ہوا تھا، نہ اس نے کسی دربار ہی میں پرورش پائی تھی۔ وہ اسلک ق م میں پیدا ہوا تھا، اور اپنی کم عمری ہی میں اُس نے غالباً اپنے باپ کے ساتھ سیر و سیاحت کر کے دنیا دیکھی تھی، لیکن اُس کی عالی منشاں فیلا نے کسی نہ کسی طرح سے اپنے شوہر کی بد اخلاقیت کے متعدی مرض سے اُسے پاک رکھا تھا۔ جنگ ایسوس کے بعد جب یہ شہروں کا تسخیر کرنے والا، اپنے قلعہ اقتدار سے گرتا تو انٹی گونوس کی عمر میں برس کی بھی نہیں تھی اور یہ یقینی بات ہے کہ اُس کے سنجیدہ دماغ پر اس واقفہ ہائیکہ کا یہ اثر پڑا ہو گا کہ کامیابی کی ایک اہم شرط عقل و فراست بھی ہے۔ اُس نے اپنی زندگی کے آئندہ بیس سال یونان میں گزارے اور ان بیس سال میں سے دس برس تک اُس نے اپنے عہد کے متمد ان اشخاص کی صحبت حاصل کی اور دس برس وہ بطور بادشاہ کے تخت شاہی پر جلوہ افروز رہا۔ اُسے فلسفے کا ذوق تھا

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ کے علامات میں جو ایک دوسرے سے بہت بعید ہیں اور یہ ناممکن ہے کہ ان دونوں مقامات پر ایک ہی سگہ ڈھالا جاتا ہو (بابلون LVI بحیثیت "تھیوس" کے بیض مرتبہ انطاکوس کے سر پر ایک ٹالہ دکھائی دیتا ہے) بابلون LVI (ایک سگہ کا حوالہ دیتا ہے جس پر حروف "مری ل" کندہ ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انطاکوس دوم نے ملطہ کی خاص خدمت کی تھی۔

باب ۹

اور وہ رواقین کی صحبت کو پسند کرتا تھا جب وہ بادشاہ بنا تو اُسے یہ خیال پیدا ہوا کہ کسی طرح سے اپنے ہم قوموں کی بہتری کی کوشش کرے۔ اُس نے بدنام خود سرالو دودروس کے بعد کا ساندریہ پر قبضہ کر کے اپنی سلطنت کے حدود کو وسیع کیا، اور پرموس کے حملے تک اُس کی قوت کے استحکام میں مطلق فرق نہیں آیا۔ پرموس کو یہ شکایت تھی کہ انتیگونوس نے اٹلی کو کسی قسم کی مدد نہیں بھیجی تھی، اور اس بہانے سے وہ خود تخت مقدونیہ کا مدعی بن گیا۔ اُس کا خیال ہوا کہ جب وہ ایک مرتبہ انتیگونوس کے باپ سے مقدونیہ لے چکا ہے تو وہ اُس کے بیٹے کو بھی نیچا دکھائے گا۔ بہر حال فریقین میں جنگ شروع ہو گئی جس میں انتیگونوس کی مقدونی فوج نے پرموس کی کوئی خاص مدافعت نہیں کی۔ مقدونیوں پر یہ نسبت اُن کے بادشاہ کے پرموس کی شہرت کا کہیں زیادہ اثر تھا، چنانچہ ایک موقع پر ذرا سے اشارے پر مقدونی سپاہی پرموس کی طرف چلے گئے۔ انتیگونوس کے سب سے وفادار خادم اُس کے اجیر سپاہی تھے، اور جنگیں ان کا بالکل خاتمہ ہو گیا۔ الغرض پرموس پھر ایک مرتبہ مقدونیہ کا حکمران بن گیا۔ لیکن اُسے خاموشی کے ساتھ حکومت کرنے کی اتنی ہی کم خواہش تھی جتنی پولیورکیس کو، اور نہ صرف یہ کہ وہ کاروبار سلطنت میں مطلق کسی قسم کی دلچسپی نہیں لیتا تھا، بلکہ اُس نے اپنے غالوی اجیروں کی زیادتیوں کے ساتھ رواداری برت کر اور اُسے گئے یعنی ایدیسہ کی اور اُس میں مقدونی بادشاہوں کے جو مقبرے تھے انکی ناراجی کی اجازت دے کر لوگوں کو برا فروختہ کر دیا۔ آخر کار اُس نے بے صبری میں اُگراس ملک میں جسے وہ پورے طور پر زیر نہیں کر سکا تھا، انتیگونوس کی مخالفت کے لئے اپنے بیٹے بطلمیوس کو چھوڑ کر خود یونان کا راستہ اختیار کیا تاکہ اس حصہ دنیا میں اپنی شہرت میں چار چاند لگائے۔

۵ انتیگونوس گوناس کے ذاتی خصائص، ڈروا کے سن ۳۴۱، ۳۴۰، ۳۳۹، ۳۳۸، ۳۳۷

باب

اس مہم کو کلیونی موس و لد کلیونیسیس دوم شاہ اسپارٹا کی وجہ سے مزید تقویت حاصل ہو گئی۔ یہ شخص جبلی طور پر بے چین اور جانبازیوں کا خواہاں رہتا تھا۔ سٹیکہ ق م میں، جب اس کے باپ کا انتقال ہوا ہے تو اسے تخت پر بیٹھنے کی امید تھی، لیکن اسپارٹیوں نے آریوس کو ترجیح دی جو اس کے بڑے بھائی اکروستاٹوس کا بیٹا تھا۔ اس واقعے کے بعد وہ اجیر سپاہیوں کی ٹوئیاں لے کر ادھر ادھر پھرنے لگا۔ اسنے تارنٹوم کی خدمت کی، پھر کورکاٹرا میں لڑا جہاں اسے دیمتریوس نے نکال باہر کیا، اور اس کے بعد وہ بیوتیہ پہنچا۔ اپنی سیاحت کے دوران میں اس نے کبھی اپنی جرأت، بے چینی اور بے پردائی کی خصلت کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ آخر کار وہ ایک مرتبہ پھر اسپارٹا گیا جو اس وقت جانبازانہ طرز عمل اختیار کئے ہوئے تھا اور کاساندریہ کے خود سر اپولو دوروس کی مدد کے لئے تیار تھا۔ ممکن ہے کہ یہ امید بندھ گئی ہو کہ وہ اپنے وطن مالوف میں نام پیدا کرے گا اور آخر کار آریوس کی جگہ تخت نشین ہو جائے گا۔ لیکن آریوس اپنی جگہ جمارا، اور جب کلیونی موس اسپارٹا کی طرف ہو کر مقدونیوں کے خلاف (جن سے اس نے تروائے زین لیا تھا) جنگ آزما ہوا تو یہ ملک چھوڑ کر پرموس سے جا ملا اس لئے کہ اسے اس کا یقین تھا کہ پرموس ہر طرح کی ہنرمندی کے لئے تیار ہے، اور اس سے اپنا یہ خیال ظاہر کیا کہ دونوں مل کر اسپارٹا پر تاخت کریں اور اسے مسخر کر لیں۔ پرموس فوراً ایک جلیل القدر لشکر لے کر جس میں پچیس ہزار پیدل، دو ہزار سوار اور پچیس ہاتھی تھے، سٹیکہ ق م میں پیلوپونیز کو چل دیا۔ یہ مہم اس سے پہلے اٹلی اور سسلی والی مہم کی طرح سیاسی اعتبار سے بے نتیجہ ثابت نہیں

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ فون دلامودرتز: انٹی کوننس ساکن کارسیٹوس ۲۱۱ وغیرہ دیکھو تحت حاشیہ ۹۔



باب ۹

ہوئی۔ پہلی مہم کا مقصد یہ تھا کہ روموں کے حلیفوں یعنی اہل قرطاجنہ کو شکست دی جائے۔ پیلوپونیز میں اس وقت بھی ایسے لوگ موجود تھے جو انٹی گونوس کے ہمنوا تھے اور جو اس کے قبضہ مقدونیہ سے بہت پہلے سے آباد تھے۔ اس کا کو رنقہ برابر اب بھی قبضہ تھا، اور جوں ہی کلیونی موس بٹھا، فوراً اسپارٹا نے بھی اس سے مخالفہ کر لیا۔ اب اگر پرموس نے کلیونی موس کے ذریعے سے پیلوپونیز پر اپنا اثر قائم کر لیا تو پھر اس کی حکومت مقدونیہ پر بھی بلاشبہ مستحکم ہو جائیگی۔ اس کے لئے بہترین حکمت عملی یہ ہوتی کہ وہ مقدونیہ سے اہلتا ہی نہیں اس لئے کہ جوں ہی اس نے پیٹھ موڑی ہے کہ انٹی گونوس نے مقدونیہ پر قبضہ کر لیا۔ لیکن پرموس کے لئے ایسی پیش بندی ممکن ہی نہ تھی۔ بہرہج پہلے تو یہ مہم بہت کامیاب ثابت ہوئی۔ آریوس اس وقت کریتھ میں گورنی نہ والوں کی ایک جنگ میں ان کو مدد دے رہا تھا۔ پرموس نے اسپارٹا کی فضا کے سامنے ہی اسپارٹا والوں کو شکست دی، اور اگر وہ کلیونی موس کی صلاح پر کار بند ہوتا اور اسی روز شہر پر دھاوا بول دیتا تو وہ یقیناً اس پر قابض ہو جاتا۔ لیکن اس کی بجائے اس نے حملے کو اگلے دن کے لئے ملتوی کر دیا اور اگلے دن یہ حملہ بعد از وقت ثابت ہوا۔ اسپارٹیوں میں ان کا پرانا جوش پیدا ہو گیا اور مدافعت میں عورتوں تک نے حصہ لیا۔ آخر کار پرموس کو پسپا ہونا پڑا۔ اس نے خیال کیا کہ کچھ وقت گزرنے پر وہ پھر حملہ آور ہو گا لیکن رفتہ رفتہ اسپارٹیوں کو مدد مل گئی۔ آریوس واپس آ گیا۔ اُدھر انٹی گونوس نے بحری قزاقوں کے سردار امی نیاس کو جو بڑی جنگ میں بھی حصہ لے سکتا تھا، روانہ کیا اور آخر کار خود پیلوپونیز آکر کو رنقہ میں پڑاؤ ڈال دیا۔ آرگوس، پرموس اور انٹی گونوس کے درمیان گویا ڈانواں ڈول تھا، لیکن اکثر آرگوسی انٹی گونوس سے زیادہ خوف زدہ تھے اس لئے کہ ان کے نزدیک وہ پرموس

باب

سے کہیں زیادہ ہوشیار تھا۔ آخر کار آرگوس نے انتی گونوس ہی کو اپنے یہاں آنے کی دعوت دی۔ اس پر پھوس نے اسپارٹا کا محاصرہ اٹھا کر قہمال کا رخ کیا۔ بد قسمتی سے عین اُس موقع پر پھوس کو ایک اور داغ نصیب ہوا کہ اُس کا بیٹا بطلیسوس لقونیہ سے واپسی پر مارا گیا۔ انتی گونوس اور پھوس دونوں نے میدان آرگوس میں پڑاؤ ڈال دیا، ایک نے شہر کے اس طرف اور دوسرے نے دوسری طرف۔ لطف یہ تھا کہ شہر دونوں میں سے کسی کے سامنے بھی تسلیم خم کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ آخر کار پھوس کے آرگوس فوج میں اُسے شہر میں داخل ہونے دیا، جس پر فوج ثانی نے انتی گونوس کو بھی بلالیا اور اُسے قلعوں پر قابض کر دیا۔ جب پھوس نے دیکھا کہ اُس کے دشمن کا پلٹا بھاری ہو گیا ہے تو اُس نے فوراً شہر کو خیر باد کہنے کی تیاریاں شروع کر دیں، اور اپنے بیٹے ہیلے نوس کے پاس جو شہر سے باہر پڑا ہوا تھا، حکم بھیجا کہ میرے لئے تنگ دروازے میں ہو کر راستہ رکھنا۔ لیکن ہیلے نوس کو غلط فہمی ہوئی اور اُس کی تعمیل کی بجائے اُس نے شہر میں بہت سے مزید سپاہی لا داخل کئے۔ اس طرف یہ سپاہ آرہی تھی اور اُس طرف سے پھوس کا لشکر خالی کر رہا تھا چنانچہ ان دونوں کی ٹڈ بھڑ سے بڑا ہی خلفشار مچا، اور اسی خلفشار میں کسی بڑے صیائے، جو کسی مکان کی چھت پر سے دیکھ رہی تھی کہ اُس کا بیٹا خود پھوس سے دست و گریباں ہے، کھیریل کا ایک ٹکڑا اٹھا کر مارا جو بادشاہ کے سر میں لگا۔ اس ضرب سے پھوس گر گیا جس پر ایک مقدمہ ونومی سٹی زوپیروس نے اُس کا قتل کر دیا اور اُسے اٹھا کر انتی گونوس کا بیٹا ہائیگونیوس اپنے باپ کے پاس لایا۔ ظاہر ہے کہ بادشاہ کے مرتے ہی اس کی فوج، جس کا زیادہ تر حصہ اجیر سپاہیوں پر مشتمل تھا تتر بتر ہو گیا۔ فاتح نے ہیلے نوس کو اُس کے بھائی سکندر کے پاس ایسا نروس روانہ کر دیا جس سے انتی گونوس سے دوستی تھی۔ اس وقت

باب ۹

در دانی قوم ویرا کیوم اور پولونیہ پر دانت جمائے بیٹھی تھی، اور سکندر ان سے برسرِ سیکار تھا۔ ان در دانیوں نے بہت جلد روماء کے ساتھ مخالف کر لیا، اور اب رومائیونانیوں کے حامی و مددگار کی حیثیت سے تماشا گاہ تاریخ پر نمودار ہوتا ہے۔

اس کامیابی کے بعد اسپارٹا اور انتیگونوس میں نزاعات پیدا ہو گئے۔ اسپارٹا کے لئے یہ ناممکن تھا کہ مقدونیہ کی سیادت کے خاتمے کا خیال بھی دل میں لائے۔ علاوہ ازیں انتیگونوس، ارستونیوس جیسے قابلِ فہم خود سر کی پشت پناہی کر رہا تھا جو مہینوں کے تعامل سے اسپارٹا کی فزوق کے خلاف ایلس میں برسرِ اقتدار تھا۔ ارستونیوس اہل اتیولہ کی (جو ایلس کو دق کر رہے تھے) مخالفت کے باوجود اپنی جگہ جما رہا۔ لیکن آخر کار یہ خود سر ایک سازش کی نذر ہوا اور اسکے بعد ایلس بھی ایتھلی لیگ میں شامل ہو گیا۔<sup>۱۵</sup>

<sup>۱۵</sup> پرموس مقدونیہ و پیلوپونیز میں؛ ڈروائے سن ۱۴۳، ۲۰۲۔ ان اثبات کے اسناد؛ ڈروائے سن ۲۰۸، ۲۱۱۔ پلوٹارک (جس میں بہت سامواد فیلارخوس سے ماخوذ ہے)، پٹوسانیاس ۱، ۱۳ (جس میں پٹوسانیوس کے ماخوذات قابلِ وثوق ہیں)، جیٹیٹوس، کتاب ۲۵، پولیا کے نوٹس۔

پولونیہ؛ ڈروائے سن ۱۴۳، ۲۲۱؛ ارستونیوس؛ ڈروائے سن ۱۴۳، ۲۲۱۔ پرموس کے خصائص؛ یہ پولیور کی تیس کی طرح بے چین اور بیقرار تھا لیکن سپہ سالاری میں اس سے بڑھ گیا تھا۔ سکندر کے بعد وہ یونانیوں کا سب سے بڑا سپہ سالار تھا، اور اسی سے شہنشاہ ماکسی می لین کی یاد تازہ ہوتی ہے، جسے ”سیارز آخری“ کہتے تھے، جو پرموس کی طرح عالی نش تھا، اور اس کی طرح بڑی بڑی مہمات کا نقشہ بنانے میں طاق تھا، اور اپنے ایپاگروسی پیش رو کی طرح بد قسمت بھی تھا۔

ہر کوئے نیوم کے ایک مرمری مجسمے میں سکس نے پرموس کی ایک

باب

پرمھوس کی موت سے گویا یونان کا آخری سپہ سالار جو تھوڑا بہت سکندر سے مشابہ تھا، تماشا گاہ تاریخ سے غائب ہو جاتا ہے۔ اس میں اس بڑے مقدونی کی بہ نسبت جانشینان و تابعین سکندر کی کہیں زیادہ خصوصیات تھیں۔ وہ غیر معمولی طور پر بہادر تھا، اس کا دماغ نہایت ارفع و اعلیٰ تھا، وہ ایک نہایت قابل فوجی رہبر اور منظم افواج تھا، اور اس کی شخصیت بنفایت درخشاں و تاباں تھی۔ لیکن اس میں سکندر کی وہ خصوصیت نہیں پائی جاتی جس کی وجہ سے اس کی کامیابی کا آفتاب عروج کو پہنچ جاتا یعنی پرمھوس کے ارادے اور دور اندیشی کے درمیان مطابقت نہیں تھی۔ وہ اتنا دور اندیش نہیں تھا جتنا مستعد کار جس کے باعث اس کی دور اندیشی وقتی جذبات سے مغلوب ہو جاتی تھی۔ اس میں اور سکندر میں بڑا بھاری فرق یہ تھا کہ وہ مستقل مزاج ہونے کی بجائے پولیور کی نیس کی طرح ہلکون کا شکار تھا۔ سکندر کا یہ اصول تھا کہ جس کام کی ابتداء کی جائے اسے انتہا پر بھی پہنچانا چاہئے بشرطیکہ راستے میں ناقابل حل مشکلات پیش نہ آجائیں۔ اسکے برعکس پرمھوس کبھی اٹلی سے سسلی جاتا ہے اور کبھی مقدونیہ سے یونان کا رخ کرتا ہے، اور ہر ملک کو کام ختم کرنے سے پہلے ہی خیر باد کہہ دیتا ہے۔ اس کا خیال تھا کہ ہر کام کے لئے وہ خود وقت مقرر کر سکتا ہے۔ اس نے اسپارٹا پر یلغار کرنے کو ایک دن کے لئے اس لئے ملتوی کر دیا کہ اس کی رائے میں اگلے دن کی یلغار میں بھی کامیابی کا یقین تھا، اور جب اس نے دیکھا کہ اسپارٹا کا قصہ ایسے طے نہیں ہوتا تو وہ آرگوس چلا گیا۔ اسے دنیوی کمرو فریب بھی کم آتا تھا، اور یہ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ شبیہ دریافت کی ہے، "نوادرخاؤ نیپلز" ۵۰ء - شاہ چرولک

کی ایک شبیہ "Un ritratto del re Pirro" "جیدہ انجمن آثاریات" Bull. lust, arch

۱۸۹۱ء -

ایسی صفت تھی جو زمانہ زیر بحث میں بنیادیت ضروری تھی۔ پڑھوس کی موت کے وقت اُس کی عمر ۴۷ سال کی تھی۔

پڑھوس کو مغلوب کرنے کے بعد انٹی گونوس گوناٹاس بلا کسی دوسرے سپہم و شریک کے مقدمہ و نیہ کا حکم ال بن گیا۔

ہم نے کجوا میدیل یونان کے ساتھ وابستہ کی تھیں وہ مندرجہ بالا واقعات سے پوری نہیں ہوتیں۔ جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے وہ دراصل ان حالات کی صف میں آتا ہے جن کا فیصلہ کن عنصر چند حوصلہ مند انسانوں کا باہمی جھگڑے پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہم نے آزادی کے جن عناصر کی طرف توجہ دلائی تھی وہ صرف پڑھوس اور اسپارٹا کی باہمی آویزش میں نظر آتے ہیں، اور یہاں بھی صرف حملے کے وقتی رد و عمل کی شکل میں۔ اب جو باتیں ہم بیان کرنے والے ہیں ان کی سطح اس سے کہیں بلند تر ہے۔ آزادی کے جذبے میں بڑے بڑے کاروائے نمایاں انجام پاتے ہیں، گویاں بھی درباری حکمت عملی کا ہی بالآخر بول بالا ہوتا ہے۔ یہ امر نہایت درجہ قابل افسوس ہے کہ اس عہد کے جو بھی اسناد ہیں ان میں معلومات کا ذخیرہ بہت کم ہے۔

واقعہ زیر بحث ایک جنگ ہے جس کا مرکز ایٹینز ہے، اور جسے ایک قدیم مصنف نے روایتوں کے امام زینو کے دوست خریمونڈیز کے نام پر جو اس وقت ایٹینزیوں کا رہبر تھا، خریمونڈیز کی جنگ کا لقب دیا ہے۔ اس جنگ اور اسکے تفصیلی واقعات کے متعلق ہمارے پاس واحد ذریعہ معلومات پیٹوسانیاس کے ان فقرات پر جو اسپارٹا کی فرمانروائیوں کے تذکرے کے سلسلے میں اُس نے لکھے ہیں، جسٹی نوس کی چند سطروں پر اور ایکیانوس میں فلی مون کی موت کے متعلق ایک سرسری حوالے پر مشتمل ہیں۔ اس سے برعکس ہمارے پاس تک ایٹینز اسپارٹا اور بطلمیوس دوم کے درمیان ایک محالفے کا بیان پہنچا ہے جو ۲۶۷ ق م یا ۲۶۵ ق م میں ہوا تھا اور جسے خریمونڈیز کی تحریک پر جمہوریت عوام

باب ۱

باب

نے منظور کر لیا۔

وہ مخالفہ جس میں ایٹھنزاب شامل ہوتا ہے ایک نہایت عجیب و غریب مخالفہ تھا۔ قرار داد کے ابتدائی فقروں میں مذکور ہے کہ ایٹھنزیوں، اسپارٹیوں اور ان کے حلیفوں نے ہمیشہ ظالموں کے خلاف آزادی کا علم بلند کیا ہے۔ وہ اب بھی یہی کرنے کے لئے تیار ہیں چنانچہ اب وہ بطلمیوس شاہ مصر اور اس کی بہن کے ساتھ مخالفہ کرتے ہیں اس لئے کہ انھیں اس بات کا احساس ہو گیا ہے کہ بطلمیوس کے دل کو آزادی یونان کی لو لگی ہوئی ہے۔ اسپارٹیوں کے علاوہ (جن کے بادشاہ آریوس کا نام لے کر تذکرہ کیا گیا ہے) ایلیس، اہل اکائیہ، بعض آرکیڈی بلدیات مثلاً میکہ، مین تی نیہ، اور خو مینوس، فگالیہ، کافیاے، اور چند کریٹی شہروں کے نام زمرہ اراکین لیگ میں نظر آتے ہیں۔ عجیب بات

۷ جنگ خرمیونیز۔ اسناد: پٹوسانیا ۳، ۶۳؛ جسیٹوس ۲، ۲۶ و تھیبہ ۲۶، پیگے ساندروس Ath ۲۵۰، ۶ (میولرم، ۱۵) میں یہ کلمہ ”خرمیونیزی“ جنگ استعمال کرتا ہے۔ اے لیاٹوس، مکتوا ۱۱ (وفات فلیمول)۔ اہم نوشتے: ”مجموعہ نوشتہ جات اٹیکا“ C. I. A. ۳۳۲، ۲ = بکس ۱۶۹ = ڈن برگرم ۱۶؛ دیومون: ”جریدہ آثاریات“ Dumont: Rev. archéolog سنہ ۱۸۷۱ صفحہ ۳۱۹۔ اس نوشتے میں ایٹھنزی شہریوں کے اختیاری چندوں کی فہرست درج ہے۔

زمانہ حال کے مصنف: نیبور: ”جنگ خرمیونیز“ Niebuhr: Ueber den

Chrem Krieg. (Kl. hist Schriften) ”مختصر تاریخی مکتوبات“ جلد ۱، گراؤنرٹ

Grauert: ڈروائے سن ۳، ۱، ۲۲۵ و اٹموت: ”بلدیہ ایٹھنز“ ۱، ۶۲۷۔ فون ولامرڈ

: ”انٹیگونوس ساکن کارسیٹوس“ ۲۱۹ وغیرہ، ۲۵۱ وغیرہ؛ کرتیوس کا قول بالکل درست ہے کہ ایٹھنزی کی قسمت میں لکھا تھا کہ وہ از سر نو محض ایک مقدونی صوبے کا مستقر بن جائے۔

باب ۹

یہ ہے کہ کہیں ایٹولیوں کا ذکر نہیں ہے حالانکہ وہ ایٹنز اور بالخصوص ایلیس کے ساتھ ضرور ملے ہوئے تھے۔ دوسری بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ اس مخالفے میں ان حلیفوں کے سب سے بڑے دشمن مقدونیہ کا کہیں بھی ذکر نہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ ان سب ارکان مخالفہ نے یہ طے کیا تھا کہ وہ اس وقت تک کوئی پیش قدمی نہیں کریں گے جب تک کہ انتی گونوس اپنے صریح افعال سے اپنی مخالفت کا مظاہرہ نہ کرے۔ بہر حال انھیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا اس لئے کہ اُس نے بہت جلد ایٹنز پر حملہ کر دیا۔ اسی پر جو جنگ برپا ہوئی اُس کے حالات پتو سانیاس بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جب اسپارٹا کے تخت پر آریوس ولد اکروتاتوس بیٹھا تھا اُس وقت انتی گونوس نے ایٹنز کے خلاف فوج اور بیڑا روانہ کیا۔ ایٹنز نے اُس کی مدافعت کی، جس پر پتروکلیس کی سیادت میں مصری بیڑا نمودار ہوا اور ساتھ ہی لکدمونی لشکر میدان کارزار میں اُتر آیا۔ ادھر انتی گونوس اس کوشش میں تھا کہ حلیفوں کو ایٹنز پہنچنے سے باز رکھے، ادھر پتروکلیس اپنے ایلچی آریوس کے پاس روانہ کئے اور اس سے یہ کہلوایا کہ اگر اُس نے انتی گونوس پر حملہ کر دیا تو وہ بھی مقدونی عقوبت پر دھاوا بول دے گا، لیکن ساتھ ہی اپنی مجبوری ظاہر کی کہ میں اپنی مصری فوج اور ملاحوں سے حملے کا آغاز نہیں کر سکتا۔ لکدمونی سپاہی جنگ کے لئے آمادہ تھے، لیکن جب سامان جنگ ختم ہونے لگا تو آریوس انھیں یہ کہہ کر اسپارٹا واپس لے گیا کہ محض غیروں کی خاطر اس قدر بے پناہ جنگ میں اپنے آپ کو ڈالنا قرین عقل نہیں ہے۔ ایٹنز یوں نے اس لڑائی میں بڑی بڑی قربانیاں کیں اور تاحد امکان برابر لڑتے رہے، لیکن بالآخر انھیں انتی گونوس سے ان شرائط پر صلح کرنی پڑی

باب

کہ میوز خانے میں ایک مقدمہ نوئی رسالہ رہے گا، لیکن انتی گونوس نے اس رسالے کو بھی بہت جلد واپس بلالیا۔ اس مقام پر میو سانیاس کا بیان ختم ہو جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایٹھنز یوں کو بھوکا مار کر مغلوب کیا گیا ہوگا۔ تروگوس کی تنہید سے معلوم ہوتا ہے کہ آریوس کو رنٹھ کے مقام پر انتی گونوس سے لڑنا ہوا مارا گیا اور موخر الذکر نے بعض غدار کھٹوں کو مقام مگارا تہ تیغ کیا۔

زمانہ حال میں ان واقعات سے جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے چند اور واقعات کا انتاج کیا گیا ہے۔ گوہیں یہ بتایا گیا ہے کہ اس جنگ کا اصلی مقصد یہ تھا کہ کسی طرح سے ایٹھنز پر قبضہ ہو جائے لیکن اس میں شبہ نہیں کہ انتی گونوس اور بطلمیوس کے باہم بلا واسطہ بھی جنگ ضرور ہوئی ہوگی، اور اگر یہ واقعہ ہے تو ممکن ہے کہ پلوٹارک نے تذکرہ جزیرہ کوس والے جس بحری معرکے کا حال بیان کیا ہے اُس کا تعلق اسی جنگ سے ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس میں انتی گونوس ہی مظفر و منصور رہا ہو، اس لئے کہ دوسرے ماخذ سے یہ ثابت کیا جاسکتا ہے کہ بطلمیوس کسی بحری معرکے میں انتی گونوس پر غالب نہیں ہوا۔ اسی جنگ کوس کے مزید حالات کا ایک بڑی حد تک ثبوت مل چکا ہے، اور میں نے ان پروینر سنوٹ واقعات پر حواشی میں بحث کی ہے۔ ایٹھنز کے مغلوب ہونے پر بھی

۱۵۰ کوس کی بحری لڑائی۔ اس کی بابت نسبتاً بہترین خیالات فون ولامووتز ۲۲۷ میں درج ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ یہ جنگ ۱۶۷ ق م یا ۱۶۶ ق م میں شروع ہوئی۔ ۱۶۵ ق م میں آریوس کا کورنٹھ میں خاتمہ ہو جاتا ہے۔ فکلمون تقریباً ۱۶۳ ق م میں محاصرہ ایٹھنز میں کام آتا ہے اور یہ محاصرہ ۱۶۱ ق م میں ایٹھنز کے ہتھیار رکھنے پر اٹھالیا جاتا ہے۔ مقدمہ وینیہ اور مہر کے درمیان جنگ سمندر پر جاری رہتی ہے جس میں کوس کی لڑائی لڑی جاتی ہے اور تقریباً ۱۵۸ ق م میں صلح



باب ۹ مصر و مقدونیہ کے مابین جنگ جاری رہی، لیکن ہمیں اس کا علم

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - ہو جاتی ہے۔ اس واقعے کے متعلق بھی کسی نتیجے پر پہنچنا آسان نہیں۔ پٹوسانیاس ۶، ۳ کے مطابق یہ فرض کر لینا پڑے گا کہ جب آریوس نے ایٹھنز کو مدد دینے سے انکار کیا تو اُس وقت آریوس بڑی شکلات میں پھنسا ہوگا۔ یقیناً یہ شکست ق م سے پہلے کا واقعہ ہو گا اس لئے کہ اس سال تو آریوس مارا ہی گیا ہے۔ تاہم ایٹھنز برابر لاکھ ق م تک لڑے جاتا ہے۔ یہ امر بھی غیر متیقن ہے کہ آیا اُس زمانے میں مقدونیہ کا کاریہ پر قبضہ ہو گیا یا نہیں؛ دیکھو تحت، باب ۱۰، حواشی ۱۲ و ۱۶۔

دوسرے نتائج میں سے جو اس جنگ کے سلسلے میں اخذ کئے گئے ہیں ایک یہ ہے کہ اس جنگ کا حوالہ ایک سکتے میں موجود ہے، دیکھو سکتہ جات قدما "تصویر ۶، ۴؛ ہیڈ، صفحہ ۲۰۳؛ یہ ایک چودرہمی ہے جس کے ایک طرف پوسیدول کا سردر دوسری طرف ایولو ایکس گر بھاگ پر بیٹھا نظر آتا ہے اور اسی طرف الفاظ "بازی لیوس انتی گونوئے" کندہ ہیں۔ یہ امر بہت دل تک مابہ النزاع رہا کہ اس سے مطلب کونسی بحری جنگ اور کون نے انتی گونوس سے ہو گا۔ امہون نے اپنی کتاب "سکتہ جات یونان" صفحہ ۱۲۸ میں یہ تاویل کی ہے کہ اس سے مراد گوناتاس اور اُس کی فتح کوس سے ہے۔ بلاشبہ ایونوئے نے اسی بحری لڑائی کو واقعی سنہ سے ذرا پہلے دکھایا ہے ("سواران" ۱۵۰)۔ اس کے عکس کنیدوس کے نوشتے میں گوناتاس کے متعلق اسی سے زیادہ عدم تيقن کی کیفیت ہے؛ اس نوشتے کو ادریز نے Rhein Mus N.F. ۲۹، ص ۲۵ میں نہایت علم آموزانہ از سے بحث کی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس نوشتے میں انتی گونوس کو ایپی گونوس کا بیٹا بتایا گیا ہے، اور اس سے ظن غالب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اصلی نام ایپی گونوس ہی ہو گا، اس لئے کہ (۱) اس زمانے میں یہ بات عین روایت کے مطابق تھی کہ باپ اور بیٹے کا نام ایک ہی ہو، (۲) اگر ایپی گونوس سے مراد ایپی گونوس گوناتاس سے مٹی تو جس شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ اُس سے

باب

نہیں کہ ان دونوں ملکوں کے مابین کب اور کن شرائط پر صلح ہو گئی۔  
بہر نوع بحیرہ ایجنین میں سیاتھم کی بنیاد اس جنگ کی وجہ سے ہل گئی،  
اور اگر اس واقعے کو پیش نظر رکھا جائے تو بہ آسانی سمجھ میں آ جائیگا  
کہ کیوں بطلیموس یورگیٹیس کی تخت نشینی کے وقت مصر کے  
بیرونی مقبوضات اُس کے باپ کے زمانے سے کم تھے، گو یہ  
ذرا مشکل سے سمجھ میں آتا ہے کہ مقدونیہ سے مغلوب ہونے پر  
جزائر مدور، لکیہ اور کاریہ بھی نہیں بلکہ کلیکیہ اور پفیلیہ بھی اُس کے  
قبضے سے کیسے نکل گئے ہوں گے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ آنکھ مچولی کا کھیل مقصود ہے، وہ ہرگز اس کا مطلب  
نہیں سمجھ سکتا، چنانچہ جو اعزاز اُس کا کیا گیا وہ ایسی حالت میں پردہ خفا ہی  
میں رہ جاتا۔

۹۹ نی۔ مور Niebuhr کا خیال ہے کہ اُنے لیاؤنس کے اس ٹکڑے کا تعلق  
جس میں فلے مون کی وفات کا حال دیا ہوا ہے، ایتھنز کی تسخیر سے ہے،  
لیکن اس کے استدلال کی بناء اس نوشتہ کی غیر مستند ترمیم پر ہے اور لطف  
یہ ہے کہ ڈروائے سن نے اُس کی رائے سے اتفاق کیا ہے۔ لیکن خامسوت  
نے ”بلدیہ ایتھنز“ ۱/ ۲۲۸ میں صحیح رائے قائم کی ہے اور اس میں  
برہنار ڈی اور دوسرے مورخوں کا اتباع کیا ہے۔

گونا ناس: آجکل یہ قاعدہ ہو گیا ہے کہ اس کے کسی فعل کو بُری نظر سے  
نہ دیکھا جائے۔ جنگ خرمیونڈیز میں وہ حق بجانب ہے۔ فون ولاموڈ تو کہتا  
ہے کہ مقدونیہ کو یہ خطرہ تھا کہ جال میں پھنسا کر اُس کا گلا گھونٹ دیا جائیگا۔  
(۲۲۲)۔ یہ واقعے کے خلاف ہے، اس لئے کہ شمال میں مملکت زیزبخت  
کی بڑھتی ہوئی طاقت کی وجہ سے صرف تجارتی جمہوریتیں (مثلاً بیزنطہ،  
کیزیکوس، ابی دوس وغیرہ) ہی محفوظ ہوئیں، اور اس کی وجہ سے مقدونیہ  
کی صرف ایشیائی طاقت بن جانے سے باز رکھا گیا۔ ظاہر ہے کہ یہی گونا ناس

شاید یہ جنگ جو خرمیونیدیز کے نام پر موسوم ہے، ۲۶۶ ق م کے باب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ کا اصلی مقصد تھا، لیکن اس کے سوا کسی دوسرے کو اس میں مطلق کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اسی طرح ایتھنز کا اقتدار بہت کچھ گھٹ جاتا ہے۔ فون ولاموتز کہتا ہے کہ (۲۲۲) کڈ ایتھنز قواج بطلانس کی گویا بڑھی ہوئی چوکی تھی، میرے نزدیک یہ رائے صائب نہیں ہے۔ ایتھنز مصر کا آزاد حلیف تھا اور مصر کا کوئی محافظ جیش ایتھنز میں نہیں تھا، رہا مقدونیہ تو اس کا کبھی تو ایتھنز پر قبضہ ہو جاتا تھا کبھی نہیں۔ مقدونیہ پر جو غلط حکم لگایا جاتا ہے وہ ایتھنز کے لئے بالکل درست ہے، یعنی خطرہ یہ تھا کہ ایتھنز اس جال میں آکر کلا گھٹ کر مر جاتا جو اس کے دشمن مقدونیہ نے اسے پھانسنے کے لئے بچھایا تھا، اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس زمانے میں وہ مقدونیہ کے برخلاف ایک منظر و منصور مملکت نہیں رہا تھا۔ یہ ایک واقعہ ہے کہ ایتھنز کی حکمت عملی سنلہ ق م والی حکمت عملی سے مختلف تھی، اور یہ سنلہ ق م کے واقعات کی مشابہت سے معلوم ہوتا ہے جب اس نے فیلقوس کے خلاف نہایت شدید طاقت کی۔ سنلہ ق م میں مصر کی قوت میں بہت کچھ انحطاط پیدا ہو گیا تھا۔ سنلہ میں ایتھنز بلاشبہ آزادی کے لئے برسرِ پیکار ہوا۔ تو پھر کوئی امر مانع نہیں معلوم ہوتا کہ سنلہ ق م میں بھی اس نے مقدونیہ کی پیش بندی کی مخالفت نہ کی ہو۔ اس میں شک نہیں کہ جمہوریوں کو بادشاہوں کی دوستی کی ضرورت تھی، لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ جمہوریتیں بادشاہوں کے حکم کے تابع ہوں گی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ رموز کے تعلقات مصر کے ساتھ اچھے ہیں، لیکن باوجودیکہ وہ بطلانس سے نہایت شریفانہ برتاؤ کرتا ہے تاہم یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ بطلانس کے ماتحت تھا صورت حال یہ ہے تو پھر ایتھنز کیوں مصر کا تابع ہوا؟ اصل میں جمہوریتیں دورِ افتادہ بادشاہوں کی دوستی کا دم بھرتی تھیں بشرطیکہ اس سے فائدہ ہو نقصان نہ ہو، جیسے ایتھنز دیمتریوس کا، ممنواین گیا جب کا ساند مقدونیہ پر قابض تھا،

باب

۵۸۔ ق م تک رہی ہوگی۔ اس کی اہمیت کی بابت عام خیال

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ لیکن جب دیمتریوس مقدونیہ کے تخت پر بیٹھ گیا تو وہ پرموس اور مصر کا ساتھ دینے لگا۔ مملکتی حکمت عملی کی ایک نمایاں خصوصیت ہے کہ کمزور ہمیشہ کسی ایسی قوی مملکت کا ساتھ دینے کو ترجیح دیتا ہے جو اُس سے دور ہو بہ نسبت ایسی مملکت کے جو قریب ہونے کی وجہ سے اُسے گزند پہنچا سکے۔ خود ہمارے زمانے میں بھی اسکی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ الغرض ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ خرمیونڈیزی تجویز عوام جس میں آزادی پر زور دیا گیا ہے اُس میں جنگ لامیہ والی تجویز عوام سے زیادہ منافقت کا پہلو نہیں ہے۔ دیودوروس ۱۸، ۱۰۔

اگر یہ درست بھی ہو کہ ”گوناتاس ایک بڑا متولی تھا“ (ڈروائے سن ۱۳، ۸۹) تو بھی اوپر کے نتائج صحت پر مبنی ہوں گے۔ لیکن اس کا کوئی ثبوت نہیں کہ اس کے انتظام میں واقعی کوئی خطمت کا پہلو تھا۔ وہ عقلمند اور چست و چالاک ضرور تھا، لیکن اُس نے بربریوں کی مخالفت میں کوئی کارنمایاں انجام نہیں دیا (دیکھو اوپر باب ۴، حاشیہ ۶)۔ حالانکہ اُس کی اس مفروضہ کامیابی ہی کی وجہ سے اُس کے سرپرشہرت کا تاج رکھا جاتا ہے۔ جب ایک قابل حکمران کو ایک بڑے فرماں روا کے قالب میں ڈھالا جاتا ہے تو اُس کی اصلی وجہ یہ ہے کہ موثر خوں نے اُس زمانے کے بادشاہوں کے معیار کو گرا دیا ہے۔ دیکھو فیلقوس اور سکندر کے لئے جو معیار قائم کیا جاتا ہے وہ کس درجہ بلند ہے! فیلقوس نے اپنے مخالفوں میں سے کسی کے خون سے اپنے ماتھے نہیں رنگے اور سکندر نے اگر رنگے تو اس کے بعد وہ اپنے فعل پر پشیمان بھی ہوا! باوجود اس کے اُن کی علی العموم ملامت کی جاتی ہے اور بالخصوص فیلقوس کو تو بغایت مورد الزام بتایا جاتا ہے۔ اس کے برعکس ۲۳، ۲۲ ق م اور ۲۳ ق م کے درمیان جو بادشاہ ہوئے اُن کے مظالم کی کڑیوں کے لانتناہی سلسلے اور اُس کے جلب اراضی کی حرص و آرز کی وجہ سے موثر خوں کے

باب

یہ ہے کہ اس کے بعد مقدونیہ اور مصر کے سیاسی مناقشات میں اب بجائے ایک کے دوسرا لڑا بھاری ہو گیا، اور ہمارے نزدیک یہ خیال بالکل حق بجانب ہے۔ کچھ مدت سے شمال میں مصر کا اقتدار بڑھتا جاتا تھا۔ اس کے تعلقات ہرقلیہ اور سیزنطہ کی تجارتی جمہورتوں سے اچھے تھے، اور اس کی پرمیسوس شاہ ایپاکروس سے گہری دوستی تھی۔ اس کے بعد اس نے بظاہر آزادی یونان کی خاطر اسپارٹا اور ایتھنز سے محالفہ کر لیا، اور چونکہ انٹیگونوس اس کا دل سے خواہاں تھا کہ کسی طرح سے بطلمیوس کو زک پہنچے اس لئے یہ یقینی ہے کہ اُسے یہ محالفہ ایک نظر نہ بھایا ہو گا۔ جنگ خرمیونیز میں بطلمیوس کو نقصان ہی پہنچا، اور اُس کا یہ نتیجہ واقعی نہایت اہم ہے۔ لیکن ہمیں اس بغاوت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے جس سے اس جنگ کی ابتدا ہوئی تھی اور جس کا اصل باعث خاص ایتھنز تھا۔ لیکن اگر ہم ایتھنز کو بطلمیوسی توابع کی محض ایک بڑھی ہوئی چوکی تصور کریں تو اس حقیقت پر پردہ پڑ جائے گا۔ اس میں شک نہیں کہ ایتھنز نے بطلمیوس کا ساتھ دیا اور انٹیگونوس کی مخالفت کی، لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ ایتھنز مصر کا ماتحت بن گیا تھا، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ اُس کی ذہنی اور اخلاقی آزادی اب بھی باقی تھی۔ یونان پر مقدونیہ کا جو دباؤ تھا اُس کا یونان

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ — احساسات کند ہو گئے ہیں چنانچہ وہ انٹرکولٹی خاص الزام نہیں رکھتے، اور کئی بادشاہ ایسا نمودار ہوتا ہے جو معنوی ہو یا جو بیشمار انسانوں کا خون نہ بہائے یا جو ادبیات کی سرپرستی کرے تو ان مؤرخوں کی سترت کی انتہا نہیں رہتی کہ انھیں آخر کار ایک ایسا بادشاہ مل گیا جو بالکل ابلیس کا جامہ نہیں پہنے ہوئے ہے چنانچہ وہ فوراً اُسے ”اعظم“ کے لقب سے یاد کرنے لگتے ہیں اور ایسے فضائل اُس سے منسوب کرتے ہیں جکی ہوا بھی اُسے نہیں ملتی تھی۔

میوز خانے سے مقدونیہ لشکر کا تحلیل؛ پیکوسا نیاس ۴۳ء Hier. اور Eus.

باب

ضرور روادار تھا، لیکن بد دلی سے، چنانچہ یہ بالکل ممکن ہے کہ ایتھنز میں مقدونیہ کے خلاف ایک زبردست لیگ قائم کرنے کی تحریک کی ابتداء ہوئی ہو۔ الغرض یونانی آزادی کی تحریک کی ابتداء کرنے کا سہرا ایتھنز کے سر جو رکھا جاتا ہے اس میں شبہہ کی بہت کم گنجائش ہے اور نہ ہم اس میں شک کر سکتے ہیں کہ ایتھنز نے اس جنگ میں نہایت بہادری دکھائی گو آخر میں اسی کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اسکے برعکس ہمارے پاس اس خیال کا ثبوت نہیں کہ انتی گونوس جنگ میں صرف اس لئے شامل ہوا تھا کہ اُسے مصر کی طرف سے خطرہ تھا۔ مصر شمالی ايجن میں ضرور تجارتی آزادی کی حفاظت کرتا تھا، لیکن اس کے جو مقبوضات اس نواح میں تھے وہ کچھ ایسے اہم نہ تھے اور پھر تجارتی راستوں کی آزادی سے مقدونیہ کا کیسے گلا گھونٹا جاسکتا تھا؟ قصہ مختصر ہمیں یہ باور کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ انتی گونوس ایک ایسا شخص تھا جو محض اپنے بچاؤ کی خاطر کسی جھگڑے میں حصہ لینے پر مجبور کیا جاسکے۔ اصل میں وہ چاہتا تھا کہ شمالی ايجن میں مصری اثر کا خاتمہ کر دے اور یونان کو اپنے اقتدار میں لے آئے۔

ہمیں انتی گونوس گوناتاس سے ایک طرح کی ذاتی دلچسپی پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ وہ بطليموس فلا دیلفوس کی طرح عیش پرست ہونے کی بجائے ایک محنتی حکمران ہے۔ لیکن محض ان اوصاف کے باعث ہمارے لئے اس کا رتبہ زیادہ بڑھانا کھٹک نہیں، چنانچہ وہ نقطہ نظر اختیار کر کے جو کسی غیر متعصب پڑھنے والے کے لئے سب سے زیادہ عیاں ہے، محض ایسی تاریخ سے گریز کر کے، جس میں عملی سیاسیات پر زیادہ توجہ کی جاتی ہو اور ذہنی میلانات کا کچھ اندازہ نہیں کیا جاتا ہو، ہم اس بات کا یقین کریں گے کہ ایتھنز نے یونانی اور مصری مدد سے ایک نہایت قابل تعریف کوشش اس امر کی کی کہ وہ اس جال کے پھندے جو چالاک گوناتاس نے

باب ۹

یونان کے چاروں طرف پھیلا ہوا تھا، توڑ کر پھینک دیں اور یونانیوں کے مفاد کی خاطر اُس کے حوصلوں کو ایک حد تک محدود کر دیں۔ اس کوشش میں ایٹھنز کو خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی۔ اس ناکامی کا باعث ایک حد تک آریوس تھا اور نوشقوں کے نقص کے باوجود ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ایٹھنز نے اپنا فرض ضرور ادا کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مصر نے بھی کوتاہی نہیں کی، اور اگر پتروکلیس نے یہ کہا بھی کہ میں بغیر مدد کے ایٹھنز کو رہا نہیں کر سکتا تو یہ بھی ذہن نشین کرنا چاہیے کہ طویل دیواریں کھنڈر پڑی تھیں جس کی وجہ سے مقدونی ایٹھنز اور سمندر کے درمیان حائل ہو رہے تھے، اور واقعہ یہی ہے کہ بغیر مدد کے پتروکلیس کو یہی کیا سکتا تھا۔ لیکن آریوس نے بھی ہاتھ پاؤں ہلانے سے صاف انکار کر دیا۔ اُس نے اس بے عملی کی وجہ بتائی وہ سرسرا لہو تھی۔ اگر جنگ کے معنی یہ تھے کہ ایک بے پناہ تنازعے میں شرکت کی جائے (اور واقعہ ہے کہ اسپارٹا فوج کے میدان جنگ میں چلے جانے کی وجہ سے اسپارٹا کے پاس جیش محافظ بالکل نہیں رہا تھا) تو اسپارٹا اس سے اُس وقت بھی واقف تھے جب اُن کی فوج میدان جنگ کی طرف کوچ کر رہی تھی۔ اگر اس فوج کا مقصد ہی یہ نہ تھا کہ جنگ میں شریک ہو تو پھر اُس نے میدان میں جانے کی تکلیف ہی کیوں گوارا کی؟ بلاشبہ آریوس کو اب بھی اس کا خیال تھا کہ اُس کے جس دوست نے پر معوس کے خلاف اُس کا ساتھ دیا تھا وہ اب بھی اسپارٹا عہدیت کا بہترین حلیف رہے، اور اُسے زیادہ گزند نہیں پہنچا چاہیے۔ بعد میں اُسے انٹیگونوس کے خلاف لڑنا پڑا، اور جب وہ اس لڑائی میں کام آیا تو غالباً صرف شاہ مقدونیہ ہی کو اس کی موت کا افسوس ہوا ہوگا۔

کچھ زمانے کے بعد سلطنت مقدونیہ میں انٹیگونوس نے اپنا سالہ

باب۔ میوز خانے سے واپس بلالیا، لیکن مقدونیہ والے بندرگاہوں اور سونیوم میں اڑے رہے تا آنکہ ۲۲۹ ق م میں انھیں اراتوس نے نکال باہر نہ کر دیا۔ یہاں ہم اراتوس کی زندگی کے حالات بیان کرنا چاہتے تھے اس لئے کہ وہ اس باب کے سونی سلسلے میں آتے ہیں، لیکن چونکہ اس کے واقعات مابعد کے اندرونی سلسلے میں خلل واقع ہو گا اس لئے ہم یہ ذکر آئندہ باب کے لئے اٹھائے رکھتے ہیں اور اس کی بجائے اس وقت مشرق کا رخ کرتے ہیں تاکہ یہ بتا سکیں کہ انطاکوس دوم "تھیوس" اور بطلمیوس فلا دیلفوس کے عہد حکومت کے اختتام تک اس حصہ دنیا میں کیا ہو رہا تھا۔

بمبھی نیہ میں نکو مدیس کے مرنے کے بعد بیچید گیاں پیدا ہو گئی تھیں، اس نے دو شادیاں کی تھیں، ایک ویتی زیلا کے ساتھ اور دوسری ایتا زیتا کے ساتھ۔ پہلی بیوی کے ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام زیائے لاس تھا، اور دوسری کے کئی اولادیں ہوئیں جن میں سے ایک کا نام تبوئے تیس یا زیوئے تیس تھا۔ اس نے وصیت کی کہ اس کے بعد تخت ایتا زیتا کی اولاد کو جائے، اور مصر، ہیرنظہ، ہرقلیہ اور کیوس سے درخواست کی کہ وہ اس وصیت کے منکملے کی نگرانی کریں۔ لیکن کسی نہ کسی طرح سے زیائے لاس نے تو سٹوبولی کالائے کی مدد سے اقتدار حاصل کر لیا۔ آخر ہرقلیہ نے بیچ میں پڑ کر معاملہ کرایا۔ زیوئے تیس مقدونیہ چلا گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے بمبھی نیہ میں انطاکوس کا اثر بڑھ گیا ہو گا اس لئے کہ ہمیں یہ فرض کرنا پڑے گا کہ زیائے لاس نے اس مملکت پر ہتھی کیا جس پر نکو مدیس اپنے قائم کردہ ورثاء کے مفاد کی نگرانی سپرد کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ ہمیں ان واقعات کی صحیح تاریخ کا علم نہیں۔ نکو مدیس غالباً سن ۳۵۰ ق م میں مرجیا۔ لے



باب ۹

اگر انطاکوس "تھیموس" ایشیا کے کوچک میں بالکل یہ ناکام نہیں بھی ہوا، تو مشرق میں اُسے یقیناً بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ سلیموکوس نے پنجاب کو سلطنت ہند کے قبضے میں چھوڑ دیا تھا، اور اب اُسے اس نواح میں مزید رقبہ جات سے دست بردار ہونا پڑا۔ سلیموکوس کی سلطنت میں سے اب دو تین ملوکیتیں بن گئیں، ایک تو بختیار یہ اور ایک پار تھقیہ، اور ایک تیسری مملکت یعنی اتر ویا تینے کی میدوی سلطنت پہلے سے بہت کچھ قوی ہو گئی۔ اس آخر الذکر سلطنت کے لئے زیادہ وقت صرف کرنے کی ضرورت نہیں؛ رہیں پہلی دو، تو تیرھویں باب میں مشرقی معاملات کے سلسلے میں ان کا ذکر بھی کیا جائے گا۔ یہاں میں صرف یہ کہنے پر اکتفا کروں گا کہ بختیار یہ سلطنت نے یونانی تمدن کی مخالفت نہیں کی در انحالیکہ اتر ویا تینے کی میدوی سلطنت کی تقویت کا سبب وہ رد عمل تھا جو سکندر کے راج کردہ یونانی عنصر کے خلاف دیسی ایشیائی عناصر

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۱۸ پر مکتوبہ۔ ڈروائے سن ۳۱۱/۱۰۳ وغیرہ۔ لیکن خدا جانے ڈروائے سن اُسے کیوں فرض کر لیتا ہے کہ زیادے لاس کی تخت نشینی سے بھی نیہ پر مصر کا اثر غالب آگیا، مصر نے ضرور تبوئے تیس کی پشت پناہی کی تھی۔ لیکن تبوئے تیس کو نیجا دیکھنا پڑا تھا اور زیادے لاس تخت پر بیٹھ گیا۔ شام سے کبھی یہ درخواست نہیں کی گئی کہ تبوئے تیس کے مفاد کی نگرانی کرے گا۔ پھر ان واقعات کے بعد کیا صحیح نتیجہ یہ نہیں ہو گا کہ بھی نیہ پر مصر کا نہیں بلکہ شام کا اثر تھا؟ نیز دیکھو Memn ۲۳۔ یہاں بھی سنوی تسلسل غیر متیقن ہے۔ عام طور پر یہ فرض کیا جاتا ہے کہ زیادے لاس نے شام سے حکومت کرنا شروع کی، لیکن ڈروائے سن کہتا ہے (۳۵۰) کہ وہ شام میں تخت پر بیٹھا تھا۔ نیز دیکھو رائے ناش "تین سلطنتیں" ۱۰۰ Reinach; Trois Roy. نیز اس کتاب کا باب ۱۳، حاشیہ ۱۔

باب

کی وجہ سے پیدا ہو گیا تھا۔ یہ بات بھی غور طلب ہے کہ خالص ایرانی تمدن کا مظاہرہ اکثر اتر و پائینے میں ہوتا تھا، اور پار تھی ملوکیت جس کی بنیاد ترکستان کے بربروں نے ڈالی تھی، فی نفسہ یونانی تمدن کے مخالف نہیں بلکہ صرف سلیو کوسیوں کی حکومت کے خلاف رہی۔ اتر و پائینے کی ملوکیت شمالی و مشرقی ایشیائے کوچک میں ایرانی مذہب کے استحکام کے لئے بہت مناسب تھی۔

اب ہم انطاکوس "مقیوس" اور بطلمیوس "فلادیلفوس" کی حکومت کے خاتمے تک پہنچ جاتے ہیں۔ ہمیں یاد ہے کہ وہ ایک دوسرے

۱۱۱ ارد پائینے: "پاولی: "محیط" ۴، ۱۶۸۵: فون گٹشمٹ: "ایران" Gutschmidt Iran ۲۱: ارد پائینے اس لئے قابل لحاظ ہے کہ یہ سکندر کی سلطنت میں پہلی جدید ملوکیت ہے، اور یونانیت کے خلاف ایک ایرانی رد عمل کی پہلی علامت ہے۔" نیز دیکھو یہی مورخ، صفحہ ۳۶۔

۱۲ انطاکوس کی حکومت اور لاڈیس کے جرائم کے لئے مفصلہ ذیل اسناد قابل لحاظ ہیں: فیلارخوس (۲۳۱ واں ٹکڑا) Ath ۱۳، ۵۹۳: "سے روڈیوس" Dan ۱۱، ۵، ۶: "پلینی" ۱۲، ۱: "والیریوس ماکسی موس" ۹، ۱۰ وغیرہ: جسٹی نوٹس ۱، ۲، ۳: پولیا نے نوٹس ۵۰، ۸۔ مقابلہ کروڈروائے سن ۱۴، ۸، ۳: جس کا قیاس ہے کہ فلاڈیلفوس اپنی بیٹی بیرے ٹیس کی موت تک زندہ تھا؛ لیکن

کیوپ Kocyp. کواس سے اختلاف ہے۔ ("جنگ سورہ" Die Syr. Kriege

صفحہ ۲۲۰) اس کی کیا وجہ ہے کہ بیرے ٹیس کو اس کا باپ صرف پیلوزیوم ہی تک لے جاتا ہے؟ کیا جنوبی شام اُس زمانے میں لاگوسیوں کے قبضے میں نہیں تھا؟ یوزے بیوس کہتا ہے کہ لاگولیس اخائیوس کی بیٹی تھی؛ لیکن پولیا نے نوٹس کہتا ہے (۵۰، ۸) کہ وہ انطاکوس اول کی بیٹی اور انطاکوس دوم کی سوتیلی بہن تھی، اور جب سے رائناش نے اپنی کتاب "تین ملوکیتیں" لکھی ہے (۲۰۵) اُس وقت سے اسی کا اتباع کیا جاتا ہے، گوہا آئی اسے تسلیم نہیں کرتا ("سلطنت" ۱۹۶)۔

باب

کے ساتھ برسرِ پیکار تھے۔ ہئے رونیموس کا بیان ہے کہ جنگ وجدال کا خاتمہ کرنے کے لئے بطلیموس نے اپنی بیٹی بیرے نیس کی نسبت انطاکوس کے ساتھ کی اور اسے بہت کچھ ساز و سامان ساتھ لے کر پیلوزیوم لایا۔ انطاکوس کی ایک اور بیوی لاؤدیس بھی تھی جو غالباً خود اس کی بہن بھی تھی، لیکن اس نئی دھن کے آئے ہی اس نے لاؤدیس سے علیحدگی اختیار کر لی۔ کھوڑی مدت کے بعد اس نے اپنا خیال بدل دیا اور لاؤدیس کو واپس بلالیا۔ اب لاؤدیس کے موقع ہاتھ آیا، چنانچہ اس نے اپنے شوہر کو زہر دیا اور بیرے نیس اور اس کے شیرخوار بچے کو قتل کرادیا۔ لاؤدیس کی خوشخواری اس سے ظاہر ہو گئی کہ اس نے اپنی ملازمہ دانائے کو بھی مرواڈ الا حالانکہ وہ اس کی تمام بدکاریوں کی رازدار تھی۔ دانائے کا واحد قصور یہ تھا کہ اس نے اپنے عاشق سوفرون کو حقیقت حال سے آگاہ کر کے قتل سے بچالیا تھا۔ اب لاؤدیس کا بیٹا سلیموس دوم تخت شام پر بیٹھتا ہے (۳۶۲ ق م)۔ تقریباً اسی زمانے میں بطلیموس فلاڈیلفوس بھی راہی ملک عدم ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اپنی زندگی ہی میں اپنی بیٹی کا حشر دیکھ لیا تھا، لیکن اس کے بدلے لینے کا کام وہ اپنے بیٹے کے سپرد کر گیا۔ ہم باب ۱۱ کے اختتام پر پھر فلاڈیلفوس کے حالات کی طرف رجوع کریں گے۔

## باب دہم

مشرق اور یونان ۲۴۶ ق م سے ۲۲ ق م تک  
شام اور مصر کے مابین آویزشین۔  
یونان کی لیگیں

آراتوس، آگس، کلیومنیس، انتیگونوس دوسون

(۵) عہد زیر بحث کے دوسرے حصے کی تاریخ کے سلسلے میں سب سے پہلے ہم مصر کا بیان شروع کرتے ہیں اس لئے کہ یہی وہ ملک ہے جو صدی کے اس ربع میں فرائض رہبری انجام دیتا ہے۔ اس ملک کا حکمران بطلمیوس سوم ”یونکرگی نیس“ (۲۴۶ ق م تا ۲۲۱ ق م) تھا جو فلا دیلفوس کا بیٹا اور سرونہ والی برمی نیس کا شوہر تھا۔ اُس نے تخت پر بیٹھتے ہی اپنی بہن کی موت کا بدلہ لینے کی غرض سے شامیوں پر فوج کشی کی۔ ہمیں اس مہم کی بابت بھی جسے تیسری جنگ شام کا لقب دیا جاتا ہے، بہت ہی کم معلومات حاصل ہیں۔ ہم اس سے پہلے ہی

۱۹۳ء، جہاں وہ اس  
فراں روا کے خصائص کا صحیح اندازہ کرنے کی مشکلات بتاتا ہے اور اس

ادو لے (واقعہ بحر احمر) والے نوشتے کا ذکر کر چکے ہیں؛ اسی نوشتے کا ایک باب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ مسئلے کا حل پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ بطلمیوس کی پہلی مہم کے موقع پر بری ٹیس اپنے بالوں کو معبودوں کے نام پر معنون کرتی ہے۔ اور اسی سے ایک کوکبہ کا نام ”گیسوئے برنیقہ“ پڑ گیا ہے۔ دیکھو مہانی،

۱۹۶-

ایشیا میں اُس کی مہم۔ ادو لے کا نوشتہ؛ دیکھو اوپر باب ۹، حاشیہ ۴۔

یو سے بیوس: ”اخبار“ ۱، ۲۵۱ Sch Hieron؛ یوستی نوس ۱، ۲۴؛ App. Syr.

۶۵؛ پولیا نے نوس ۸، ۵۰۔ پُرسِی والے ایک پانی روس میں سے مہانی نے چند اقتباسات لے کر اٹھے نایوم سلطۃ (۱۰ سر دسمبر صفحہ ۸۱۸) میں طبع کراے

میں۔ عام طور پر اس مہم کے لئے دیکھو مہانی، ”سلطنت“ ۱۹ وغیرہ۔ وہ صفحہ ۲۰ پر کہتا ہے کہ بطلمیوس سوم بجائے ایشیا کے کوچک جانے کے جہاں وہ وسیع علاقے فتح کر سکتا تھا مشرق کی طرف، جہاں اُسے کوئی مستقل کامیابی نہیں ہو سکتی تھی، جو گیا، تو اس کی وجہ یہ تھی کہ رموز ایشیا کے کوچک میں اُس کا سدا راہ تھا۔

بطلمیوس سوم شملہ ق م ہی میں لیسار اور تلکے سوس پر قابض ہو گیا تھا؛

رادے: ”نوابادیات“ Radet: De Colon صفحہ ۵۵ (جہاں نوشتوں کا اتباع

کیا گیا ہے)۔ مقابلہ کروڈروائے سن، ۱۴، ۲۶۷، خصوصاً ۳۸۴۔ یونگرکیس

کے فتوحات کی تصویریں جنہیں رو سے لیتی اور شامپولیوں نے مصر کے

بتکہ ایسے میں دیکھا تھا، اور جن میں ارمنستان، تھریس اور مقدونیہ

کے قیدیوں کی شبیہ ہیں تھیں، یہ سب اب نابود ہو چکی ہیں، ڈروائے سن

۱، ۳۸۴؛ بیڈیکر ۲، ۲۶۲۔ یو سے بیوس کے بیان کے مطابق اُسے

شام و دمشق کو اور پہلے رونیوس کے بموجب ”اضلاع بالائی ماورائے فرات“

کو اور پولیا نے نوس کے مطابق ”ہندوستان تک کے ممالک“ کو فتح کیا۔

ایسے میں جن تھریسی اور مقدونی قیدیوں کی تصاویر تھیں ممکن ہے کہ انھیں

اُس نے ایشیا کے کسی حصے میں گرفتار کیا ہو۔ اغلب ہے کہ اس مہم کے بعد

باب

فقہ حسب ذیل ہے: ”وہ ایشیا کی طرف پیدلوں اور سواروں کی فوج، جہازوں کا بیڑا اور تر و گلو دہی و حبشی ہاتھیوں کی ٹولی لے کر جنہیں اُسکے باپ نے پیکر کر جنگ کے لئے سدھایا تھا، ایشیا کی طرف چلا۔ اُس نے پہلے تو دریا کے فرات کے اس طرف کے تمام ملکوں اور کلیکیہ، پمفلیکیہ، ایونیہ، ہیلیس پونت، تھریس کے علاقوں کو فتح کیا اور وہاں کے تمام لشکروں اور ہندوستانی ہاتھیوں کو غنیمت لے لیا اور

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ مدینۃ الفیوم میں ایشیائی نوآبادی قائم ہو گئی ہو، الفیوم میں جو پاپی روس نکلا ہے اُس سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ دیکھو مہانی کا مضمون لندن کے مستشرقین کی کانفرنس کی روداد میں ۱۹۲۲ء۔ شمال میں شہر اور تھوزیہ، بیڈیکر: ”فلسطین“ ۱۸۱۔

تائس والا نوشتہ؛ ویشر: ”جریدۂ آثاریات“ Wescher: Rev. Arch ۱۸۶۶ء؛ صفحہ ۴۹؛ ہکس ۹۹؛ ایپسیوس: ”حکم کا توپوس“، برلن ۱۸۶۶ء؛ بیڈیکر ۳۳۴؛ مہانی: ”سلطنت“ ۲۰۵، ۲۲۶۔ مقابلہ کرو باب ۵، حاشیہ ۱۳؛ باب ۹، حاشیہ ۲؛ معلوم ہوتا ہے کہ بطلیموس اول اور بطلیموس دوم دونوں مسروقہ جہازوں کو واپس لے آئے۔

واقعات سرسہ؛ پولی بیوس ۱۰، ۲۵؛ پلوٹارک: ”حیات فلپاتر“ ۱، ڈروائے سن ۱۳، ۴۰۳؛ مہانی: ”سلطنت“ ۲۰۴ (ڈروائے سن کی رائے سے اتفاق نہیں کرتا۔

پولیا نے نو ۱۸۵ کے بموجب رھوڈز مصری امیر البحر خریمونڈیس کے ساتھ الفی سوس کے قریب لڑا اور کامیاب ہوا۔ خریمونڈیس اس جنگ کے بعد جو اُس کے نام سے موسوم ہے، مصر گیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ رھوڈز جیسی تجارت پسند جمہوریہ کو بطلیموس سوم ”یونرگی تیس“ کے فتوحات سے اندر و خطرہ محسوس ہونے لگا ہو گا جس کی وجہ سے غالباً اُس کے عہد حکومت میں انھوں نے مصر کے خلاف آزادی بحری کی حفاظت کو نیکی یہ کوشش کی ہو گی مہانی: ”سلطنت“ ۲۰۱۔

یونرگی تیس سے زمانے کے نوشتے جو جرب کے مقبروں سے برآمد ہوئے مہانی: ”سلطنت“ ۲۰۹۔

باب

جلد حکمرانوں کو مغلوب کیا۔ اس کے بعد دریائے فرات کو عبور کر کے اور  
 دجلہ و فرات کے دو آبے، سوستان، فارس، مدیہ اور باختر تک  
 تمام باقی ماندہ اضلاع کو مغلوب کیا اور اُن مقدس باقیات کی تلاش  
 کر کے انھیں ایرانی مہر سے اپنے ساتھ لے گئے تھے، انھیں اور  
 ان سب ملکوں کے خزینے لے کر اپنی افواج کو نہروں میں بہو کر جانے  
 کا حکم دیا۔ یہاں یہ نوشتہ بیکار یکا ختم ہو جاتا ہے۔ میں نے حاشیے  
 میں اس مہم کے متعلق چند مزید حوالوں کا ذکر کیا ہے۔ مقدس  
 باقیات کی واپسی کا ذکر دیتا نیل کے مقام تانس کے ایک مذہبی  
 نوشتے میں بھی ملتا ہے۔ اس جنگ کی ابتدا کی بہت سی تفصیلات  
 جہاں مصریوں کی فتح سلیوکیہ اور اورونتیس والے انتظامیہ میں انکے  
 نہایت جوش و خروش کے ساتھ استقبال کا بیان ہے، حال ہی میں  
 مصری یا یونانی روس میں منکشف ہوئی ہیں۔ یہاں یہ ذکر کرنا مناسب  
 ہے کہ اڈولف کے نوشتے کے بموجب مصر مختلف ممالک  
 کے حکمرانوں کو تسلیم کرتا ہے، اور وسیع رقبوں پر سلیوکیوں کے  
 جو دعویٰ تھے انھیں بالکل نظر انداز کر دیتا ہے۔ بلکہ سلیوکیوں کا  
 ذکر تک نہیں کرتا۔

سوال یہ ہے کہ اگر لوگرگی تیس نے اپنے دعوے کے مطابق  
 سکندر کی سلطنت کو از سر نو فتح کر لیا تھا تو پھر یہ اس پر قابض کیوں  
 نہیں رہا؟ یوستینیوس کہتا ہے کہ اندرون ملک کی ایک بغاوت  
 کی وجہ سے اُسے مصر واپس آنا پڑا۔ ممکن ہے کہ بالکل اسی طرح صیہ  
 نیولین کے موسکو والی مہم کے زمانے میں جنرل مالے نے پیرس  
 میں اُس کے خلاف سازش کی تھی اسی طرح باختر میں بطلمیوس  
 کے قیام کے دوران میں اُس کی مصری رعایا نے بغاوت کا سامان  
 کرنے کی کوشش کی ہو۔ ڈروائس سن کہتا ہے کہ اسی زمانے میں  
 یونانی ایکدے موس اور دیوفانتیس سرزمین جمہوری تحریک کی ابتدا

باب

کر رہے تھے۔ یوگرگی تیس کی مہم بلاشبہ ایک نہایت درخشاں مہم تھی؛ لیکن اس مہم کا مستقل نتیجہ کیا نکلا؟ ادو کے والے نوٹتے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے جن بادشاہوں پر حملہ کیا انھیں نیچا دکھایا، لیکن جوں ہی اُن کی بیٹھ مڑی ہوگی، اُن کی مغلوبیت محض الفاظ تک ہی محدود رہ گئی ہوگی، اور مصر حقیقت میں صرف فنیقیہ اور تھریس کے ساحلی علاقے کے چند ایسے مقامات پر غالب رہا ہوگا جہاں تک اُس کے بیڑے کی دسترس تھی، اور یہاں بھی اُسے زیادہ کامیابی نہیں ہوئی ہوگی۔

ہم اس سے واقف نہیں کہ سلیوکوس نے اس حملے کی کس طرح مداخلت کی، لیکن یوستی نوس اُن واقعات کو بیان کرتا ہے جو اس کے بعد ایشیا میں پیش آئے۔ وہ کہتا ہے کہ بطلمیوس کے چلے جانے کے بعد سلیوکوس نے باقی شہروں کے مقابلے کے لئے ایک بیڑا تیار کیا، لیکن یہ بیڑا طوفان کے نذر ہو گیا، اور اس مجبور بادشاہ کے ساتھ رجم کھا کر اور ہمدردی کر کے، جس کی جان بس بال بال بچ گئی تھی، باغی بلدیات پھر اس کے مطیع ہو گئے۔ لفاظ اور عبارت آرامورخوں کی تصانیف میں جو لغو اور بے بنیاد واقعات دئے ہوئے ہیں اُن کا یہ فقرہ ایک عمدہ نمونہ سمجھنا چاہیے۔ یوستی نوس کہتا ہے کہ اس کے بعد سلیوکوس بطلمیوس سے از خود جنگ آزما ہوتا ہے لیکن شکست کھا کر انطاکیہ بھاگ جاتا ہے (جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر پھر یوگرگی تیس کے قبضے سے نکل چکا تھا)۔ اب وہ اپنے بھائی انطاکوس سے راکس کی طرف رخ کرتا ہے اور امداد کے معاوضے میں طاروس تک تمام ایشیا (یعنی ایشیائے کوچک) کا اُس سے وعدہ کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایشیائے کوچک میں انطاکوس آزاد تھا۔ اب بطلمیوس خوف زدہ ہو کر دس سال کے لئے سلیوکوس کے ساتھ صلح کر لیتا ہے۔



لیکن ہئے راکس کا برتاو برادرانہ نہیں تھا؛ اس نے سلیوکوس پر حملہ کر کے غالیوں کی مدد سے اُسے (تروکوس کی تہید کے بموجب) انگورہ پر شکست دے دی۔ کہتے ہیں کہ سلیوکوس لڑائی میں کام آیا جس پر غالیوں نے اپنے مالک انطاکوس کا خاتمہ بھی کرنا چاہا تاکہ وہ تمام ایشیا پر آسانی کے ساتھ قابض ہو جائیں۔ لیکن انطاکوس نے تحفہ تحائف دے کر انھیں رام کر لیا۔ یوستی نوس کے بیانات کا تتمہ یو سے بیوس کی تالیف کو سمجھنا چاہیے۔ ان کا بیان ہے کہ انطاکوس کے ماموں اسکندر نے جو ساردس میں رہتا تھا، اُس کی مدد کی، چنانچہ سلیوکوس نے ساردس یا ایونی سوس پر قبضہ کر لیا جس کا بطلمیوس محاصرہ کیے ہوئے تھا۔ کا یادوسیہ میں سلیوکوس نے متھرا دانیس کے ساتھ ایک بڑی لڑائی لڑی جس میں اس کی طرف کے بیس ہزار سپاہی کام آئے اور وہ خود بھی ”غائب ہو گیا“ معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی جنگ انگورہ ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ بطلمیوس نے شام کے ایک حصے پر قبضہ کر لیا، لیکن وہ اور تھوزیہ پر قبضہ نہیں کر سکا اس لیے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اولمپیا دہم ۱۳، ۱۲ یعنی ۲۲۲ ق م میں) سلیوکوس اُس کی طرف پیش قدمی کر دیتا ہے جب انطاکوس ہئے راکس افرو جیہ عظمیٰ میں محاصل وصول کرنے کیلئے جارہا تھا تو اُس کے حبش محافظ یا منظور ان نظر نے اسے بربروں کے سپرد کر دیا، لیکن وہ آنکھ بچا کر فرار ہو گیا؛ اُس نے بطلمیوس کی مدد سے اگلے دن انھیں شکست دے دی اور کچھ عرصے بعد نئے لاس والی تبھی نیہ کی بیٹی کے ساتھ نکاح کر لیا۔ یوستی نوس اور یو سے بیوس کے ان اجزائی بیانات سے ہم اصلی واقعات کی بابت صرف قیاس ہی قیاس کر سکتے ہیں اور صرف ان ہی کے ذریعے سے اندرونی تعلقات کا پتہ چلا سکتے ہیں جس کی وجہ سے تقریباً ہر شخص جو اُس عہد کی تاریخ پر قلم اٹھاتا ہے وہ ایک بالکل ہی مختلف اور غالبیت

باب

لئے ہوئے یہاں تک پہنچ جاتا ہے (دیکھو یادداشت ۲) ان دونوں مورخوں کی تالیفات کے اجزاء سے معلوم ہوتا ہے کہ مصر اور شام کے مابین اور دوسلیو کی بجائیوں کے درمیان جنگ جاری تھی بلکہ میدان کارزار میں غلطی بھی تھی، اور شاہان پرگاہم کے ہاتھوں موخر الذکر کی شکست کھانا پڑی، ان سب باتوں کا تعلق تاریخ تمدن یونان کے ایک نہایت اہم باب، یعنی فنون ایشیائے کوچک کے شباب سے ہے۔ بلاشبہ پرگاہم کے نوشتوں کے اجزاء سے اس کی بابت کچھ معلومات حاصل ہوتے ہیں؛ لیکن یہاں بھی ہر چیز تاریکی چھائی ہوئی ہے اور نہ تو نفس مضمون نہ سنیئت میں کسی قسم کی صفائی یا قطعیت نظر آتی ہے، چنانچہ اگر آج کسی عالم کے قلم سے کوئی قطعی بات نکل جاتی ہے تو اسے اس کے ثبوت میں بہت سی ایسی باتیں پیش کرنی پڑتی ہیں جن میں بہت کچھ شک و شبہ کی گنجائش ہو۔ ظاہر ہے کہ اس جگہ ہم اس مضمون پر زیادہ بحث نہیں کر سکتے، اور حاشیہ متعلقہ میں بھی ہم نے صرف خاص خاص اسناد کا حوالہ دینے ہی پر قناعت کی ہے۔

دوسرے بنیادیت دلیلیب واقعے، یعنی بطالسمہ کی روز افزوں قوت کو رھوڈزیوں کے روکنے کی کوشش کا بھی قدامت بہت ہی کم تذکرہ کرتے ہیں۔ ایفی سوس کے قریب رھوڈزیوں اور مصریوں کے مابین لڑائی ضرور ہوئی، لیکن اُس کے فوری اسباب اور اُس کے نتائج سے ہم واقف نہیں ہیں۔

اب از سر نو سلیو کوس کی طرف آئیے جس کا خطاب کالی نی کوس یا "فاتح عظیم" تھا۔ سوال یہ ہے کہ اس خطاب کا وہ کیسے مستحق بنا؟ اس کا جواب دینے میں ہمیں مشرق بعید کی تاریخ بتانی پڑتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ سلیو کوس نے دیا ر مشرق کی طرف ایک بڑی مہم سر کی جس کی بابت بھی ہمیں بہت ہی کم معلومات حاصل ہیں۔

استرابون میں توسا کا کئے اور یوستی نوس میں پارٹھیوں کا ذکر سننے میں آتا ہے۔  
 سلیو کوس نے ارشک شاہ پارٹھیا کو مغلوب کیا، اور موخر الذکر یہ  
 خیال کر کے کہ دیودوتوس اول شاہ باختر اس کی مخالفت کرے گا امور دریا  
 اور سردریا کے دو آبے میں رہنے والی قوم ایاسیا کا کئے کے پاس  
 بھاگ گیا۔ لیکن ارشک اول اور دیودوتوس اول کے جانشین  
 دیودوتوس دوم کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا اور ان دونوں نے  
 مل کر سلیو کوس کو ملک شام کی طرف واپس بھاگ دیا۔ ارشک  
 کی اس فتح کو پارٹھی قوم ہر سال مناتی تھی۔ الغرض ہم اس نتیجے پر  
 پہنچتے ہیں کہ کالینی کوس کا جو خطاب سلیو کوس نے اختیار  
 کیا وہ اس کا اتنا ہی مستحق تھا جتنا کوئی دوسرا مشرقی فرماں روا،  
 اور اس "سورما" نے، جو محض اپنی قسمت کی یادری سے پارٹھیوں  
 کے ہاتھوں سے بال بال بچا، اپنی دریائے فرات کے کنارے والی  
 مورتی جاگیر میں جو شہر کالینی کون آباد کیا اس سے اس پاس کے

۱۰۰۰ دونوں مد مقابل ہائیوں یعنی سلیو کوس و انطاکوس کے مزید حالات  
 سلیو کوس کی مشرق کی طرف پیش بندی؛ استرابون، ۱۱، ۵۱۲؛ یوستی نوس، ۴۰، ۴۱۴؛  
 ڈروائے سن، ۳، ۴، ۵، وغیرہ؛ فون گوٹشمیٹ؛ "تاریخ ایران" V. Gutschmid:  
 Ges. Irans. ۳۳ مقابلہ کرد کیوپ؛ "ایلاموس اول کی جنگ۔ بائیں سوریا"  
 ۲۰۹ صفحہ ۲۳۰ Kopp: Die Syrischen Kriege des ersten Ptol

جہاں اس موضوع کے تصانیف ماقبل پر بحث کی گئی ہے، جن میں سے ڈروائے سن  
 و کیوپ کی کتاب ممتاز ہے۔ کیوپ نے جو نتائج اخذ کئے ہیں ان کے لئے دیکھو  
 باب ۱۳، حاشیہ ۶۔ نیز دیکھو سلیو کوس کا مضمون Rhein. Mus. ۱۸۸۸ اور میولر =  
 فریڈرکس Fr. H. G. جلد ۳ صفحہ ۴۰، وغیرہ جسے کلنٹن بھی (۳۱۲) ملحوظ رکھتا ہے؛  
 فرمیکل؛ "نوشتہ جاست پر حاتم"

کیسٹر؛ "تاریخ ایران" صفحہ ۳۹ وغیرہ؛ ہمیں جنگ انگورہ کی تاریخ ۳۳۰ ق م بتائی گئی ہے۔

باب

شہروں کے باشندوں پر یقیناً نہایت اچھا اثر پڑا ہو گا۔  
 بہرِ بچ سلیوکوس کے عہدِ حکومت کے آخری حصوں سے کی سطح  
 وہ اس خطاب کا مستحق قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اول تو اس کی چچی  
 استراٹونیس نے اُسے دفن کیا۔ استراٹونیس نے پہلے تو دیمتریوس  
 والی مقدونیہ کے ساتھ نکاح کیا تھا، اور جب اُس کے شوہر نے  
 اُس سے علیحدگی اختیار کر کے پرمیوس کی بھتیجی فشیہ کو اپنے گھر میں  
 ڈالا تو وہ فوراً شام گئی اور اپنے بھتیجے سے نکاح کرنے کے لیے  
 کہا، اور جب اُس نے اُس سے انکار کیا تو اُس نے ملک میں خلفشار  
 پیدا کیا اور اسی میں اپنی جان دے دی۔ اُس کی موت کو بادشاہ کے  
 حق میں کامیابی سمجھنا چاہیے۔ مگر اس کے بعد واقعات نے  
 یہ سچیدگی اختیار کر لی۔ پہلے تو یوستیوس کا بیان دیکھیے۔ یہ تو ہم  
 جانتے ہیں کہ یوستیوس اپنے بیانات میں بنیادیت بے پردائی  
 دکھاتا ہے، چنانچہ وہ اتالوس شاہِ یرگام کو یونانی شاہ بھی نہ  
 کہتا ہے، بہر حال اس اتالوس نے انطاکوس اور غالویوں پر حملہ کیا اور  
 انھیں شکست دے کر اُس ملک کے زیادہ تر حصے پر قبضہ کر لیا۔ اب  
 سلیوکی بھائیوں کو چاہیے تھا کہ آپس میں صلح کر لیتے، مگر اس کے برعکس  
 انھوں نے ایک دوسرے سے برابر لڑائی جاری رکھی۔ انطاکوس  
 اپنے خسر (؟) اریارامنیس والی کا یاد دہیہ کے پاس بھاگ گیا،  
 اور جب اس سے کوئی بہتری کی شکل نہ دیکھی تو دربارِ بطلیموس میں  
 پناہ لی۔ لیکن بطلیموس نے اُسے قید میں ڈال دیا جہاں سے اُس کی  
 ایک محبوبہ نے اُسے قید سے چھڑا لیا، مگر جب وہ فرار ہو رہا تھا  
 تو ڈاکوؤں نے اُس کا کام ہی تمام کر دیا۔ تقریباً اُسی زمانے میں ایک  
 روز سلیوکوس گھوڑے پر سوار تھا کہ گھوڑے نے اُسے گرادیا اور اسکا  
 بھی خاتمہ ہو گیا۔ یہاں تک تو یوستیوس کا بیان تھا جس سے صاف  
 ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مورخ صرف حسن و عشق کے انسا نے تلاش کر لیتا ہے

اور اُسے مختلف واقعات کے باہمی تعلق کا خود بھی پتا نہیں رہا ہم سے بابنا یہ نہیں کہتا کہ سلیوکوس کے بعد کون بادشاہ ہوا، اور اس میں ضمن میں تروگوس کی تہید سے بھی واقعات پر روشنی نہیں پڑتی۔ ہم نے یو سے بیوس کے جس تذکرے کا ادھر حوالہ دیا ہے اُس میں انھیں جنگوں کی تھوڑی بہت تفصیلات دی ہوئی ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ انطاکوس نے راکس اولیاد ۱۳۷ء (۲۹۷ ق م) میں اتالوس سے ضلع کولو کے میں جو ستر دس کے قریب واقع ہے برسرِ بیکار ہوا، لیکن کاریہ میں ایک اور لڑائی کے بعد ۲۲۹ ق م میں تھریس فرار ہونے پر مجبور ہوا اور آخر کار اُس کا انتقال ہو گیا۔ اگلے برس سلیوکوس نے بھی وفات پائی۔ یہ اہم ترین واقعات ہیں جن کا ذکر ہم قدیم تالیفات میں پڑھتے ہیں، اور معلوم ہوتا ہے کہ مؤلفوں نے انھیں توڑ مڑ کر دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ زمانہ حال کے علماء نے ان ٹوٹے پھوٹے اجزاء کو ملا مل کر مسلسل تاریخ بنادی ہے، لیکن صرف چند ہی ایسے واقعات ہیں جن کا تیقن ممکن ہے،

فہو ہذا:-

اگر قانونی جواز اور جغرافی اعتبار سے سلطنت کے تخیل کا کوئی سوال اٹھ سکتا ہو تو معلوم ہوتا ہے کہ سلطنت سورہ کا جائز حکمران سلیوکوس دوم "کالینی کولس" ("فاتح اعظم") تھا جسے "پوگون" یا "ریشائیل" بھی کہتے تھے۔ اس کا عہد حکومت ایک خلفشار کا زمانہ تھا جس میں کبھی اُس کی قسمت کا پلڑا جھک جاتا تھا کبھی اٹھ جاتا تھا۔ بطلموس یورگیس ("مہربان") بہت سے ان علاقوں میں جن کا سلیوکوس دعویٰ کرتا تھا، گزرا، اور اغلباً اُس نے بہت سی فتوحات کوا۔ اپنے قبضے میں رکھا۔ یہی کیفیت ایشیائے کوچک کی بھی تھی، جس کا دعویٰ ارپوگون کا بھائی انطاکوس نے راکس ("شہباز نما") بھی تھا۔ اس دعویٰ کرنے اپنی بادشاہت کا اعلان

باب

کر دیا اور ایشیائے کوچک کی بہت سی آزاد اقوام مثلاً بیتیہ والے،  
 کاپادوسیہ والے اور غالطی اس کے ہمنوا بن گئے۔ اس کے برعکس  
 اتالوس فرمانرواے پرگامین انطاکوس کا مخالف تھا۔ اس حوصلہ مند  
 سردار کے لئے جس کا ساتھ دینے کو کوئی قوم تیار نہیں تھی، وہ شخص  
 جو اپنے آپ کو ایشیائے کوچک کا بادشاہ کہتا تھا وہ بہ نسبت  
 بعید سلیوکوس کے زیادہ خطرناک اور مضرت رساں تھا۔ یوسے یوس  
 کہتا ہے کہ وہ ملک جو خاص طور پر نئے راکس کا مطیع تھا وہ  
 افروجیہ کبریٰ تھا اور اسی سے وہ خراج وصول کرتا تھا۔ مگر افروجیہ کبریٰ  
 سے غالطیہ کو نکال دیا جائے تو باقی رہ ہی کیا جاتا ہے؟ اور اگر یہ  
 باقی ماندہ افروجیہ انطاکوس کا سمجھا جائے تو پھر ایشیائے کوچک میں  
 سلیوکوس کے لئے کیا باقی رہا؟ ہم دیکھ چکے ہیں کہ سلیوکوس کے  
 قبضے میں ساردس نہیں تھا، اور ساحلی شہر یا تو خود مختار تھے ورنہ  
 بطلمیوس کے زیر حمایت تھے، اور پرگامین خود آزاد تھا، چنانچہ  
 سلیوکوس اپنا حکم محض مشرقی لیدیہ پر چلا سکتا ہوگا۔ اور پھر جنوب  
 کی طرف بھی سلیوکوس کا علاقہ زیادہ دور تک نہیں جاتا تھا۔  
 ایشیائے کوچک کے جنوبی ساحلی علاقے کا مغربی حصہ بہ نسبت  
 شامی اثر کے مصری اثر کو زیادہ مانتا تھا، اور سلیوکوس کے قبضے میں  
 شامی ساحل کا بہت ہی کم جزو ہوگا اس لیے کہ خوشہر سلیوکیہ پیرے  
 پر مصریوں کا قبضہ تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعاً سلیوکوس  
 اندرونی سوربہ کے شمالی حصہ، صلفز اور ہمدان تک اندرون ملک  
 کلیکیہ کے علاقوں پر قابض تھا اور ساحلی لاؤڈیسیہ سے بندرگاہ  
 کا کام لیتا تھا۔ دونوں بجائیوں کے خصائص کی بابت کچھ حکم نہیں  
 لگایا جاسکتا، اور دروازے سن نے ان کے موافق جو رائے  
 ظاہر کی ہے اس کا ثبوت واقعات سے نہیں دیا جاسکتا۔ اگر ہم  
 کالینی کوس جیسے عالی شان خطابات اور ایشیائی مصری طرز کے

باب

اعلانات سے چونکہ نصیاناہ جائیں تو باقی ماندہ واقعات بس یہ رہ جاتے ہیں کہ ہیلپس پونٹ اور سندھ کے درمیانی ممالک کی ملکیت کے لئے بہت سے دعویدار جنگ آزما ہوئے اور شہر کی صنعتی آبادی کی حفاظت کبھی تو جنگ آزما ہو کر کبھی اُس حکمران کے سامنے تسلیم خم کر کے کرتے ہیں جو اپنی فوج کے لئے نزدیک پڑا ہوا ہو۔ اس حصہ ایشیا کی یہ صورت حال اُس وقت تقریباً اُسی طرح کی تھی جیسے جنگ سی سالہ کے دوران میں جرمنی کی حالت۔

۲۲۱ ق م سے ۲۲۲ ق م تک ملک شام کا حکمران سلیموکوس سوم "کیرانوس" یا "سوتر" تھا جو سلیموکوس دوم کا بیٹا تھا۔ اُس نے پرگامم کے حکمرانوں سے ایشیا کے کوچک واپس لینے کے لئے زنجیر طاروس کو عبور کیا، اور اپنے مقصد کے حصول میں اپنے رشتہ دار اکائیوس کی مدد سے کامیاب ہوا۔ لیکن اسے اس کامیابی کا پھل زیادہ مدت تک نصیب نہیں ہوا اس لئے کہ اُس کی تھوڑی مدت بعد ہی اُسے نکائونز نامی ایک شخص اور اپاتوریوس نامی غالومی نے قتل کر دیا۔ سرکاری فہرست کے مطابق اس کے بعد اُس کا بھائی انطاکوس سوم "اعظم" جو اس وقت تک بابل میں رہتا تھا، تخت نشین ہوا، لیکن نوشتوں اور سکوں کی بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان ایک اور حکمران انطاکوس نامی بھی تخت نشین ہوا تھا جو سلیموکوس سوم کا بیٹا ہو گا۔ ہم باب ۵ میں دیکھیں گے کہ اکائیوس نے اپچوکس کے جنگل سے چھٹانے کی کوشش کی، لیکن یہ دعویدار انطاکوس ہیے راکس کے برابر کامیاب نہیں رہا۔

۲۵۰ ق م یونانیوں کی موت یوستیوس ۲، ۳؛ ٹروگوس تھید ۲؛ ڈروائے سن ۳، ۴، ۱۹، ۲۰۔ رائے ناش (۲ تین سلطنتیں Reinach: Trois Roy.) (۱۲) کہتا ہے

## ۲۲۲ ق م میں بطلمیوس چہارم "فلو پاتر" مصر کے تخت پر

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ کہ یونانی نوس کا یہ خیال غلط ہے کہ بے راکس شاہ کا پادوسہ کا داماد تھا؛ اسی خیال کو کلنٹن (۳۱۴) نے بھی ظاہر کیا ہے۔  
انطاکوس ولد سلیوکوس سوم کے لیے دیکھو ڈرائے سن ۱۲۱، ۲۰۳، ۱۲۱، ۱۳۳۔

-۱۳۳

ڈرائے سن (۳، ۱، ۴۰۰) دونوں بھائیوں کے خصائص نہایت رجائی انداز میں بیان کرتا ہے؛ لیکن ۲۲، ۲، ۲۲ وہ یہ تسلیم کرتا ہے کہ "یہ دونوں نوجوان ہمارے سامنے ہو کر چھلاوے کی طرح غائب ہو جاتے ہیں۔"

سکے: بطلمیوس سوم "یونرگی تیس" وہ پہلے تو اپنے باپ کے سکے قبرص و فنیقیہ میں جاری رکھتا ہے؛ اس کے بعد جب جنگ سوریرہ کی وجہ سے وہ مشکلات میں پھنستا ہے (پول: فہرست سکے جات بطالسہ) Poole: Cat Ptol. (تصویر ۳۴) تو مصر میں سکے بناتا ہے۔ اس کی بیوی بریس کے سکے جن پر لفظ "بازی لیسس" کندہ ہے ان میں سے ایفی سوس والی آٹھ درہمی بھی ہے (فہرست، تصویر ۱۳، ۲؛ دیکھو بابلون: ذخیرہ مسکوکات) Babelon: Mél. numis. پیرس ۱۸۹۳ء ص ۱۔

بطلمیوس چہارم "فلو پاتر" ("پدر پرست") (۲۲۲ ق م) نے قبرص میں دیونئی سوس کی نوع کے سکے بنائے، اور اس کا اتباع بطالسہ ۸، ۶ نے بھی کیا۔

سلیوکوس سوم "کالینی کوس" اور انطاکوس بے راکس؛ بابلون: ہشامیہ LXV  
سلیوکوس ۲ کا خطاب "پوگون" پولی بیوس ۲، ۱ میں ملتا LXXX

ہے لیکن اس کے زیادہ تر سکوں میں اُس کی ڈاڑھی نظر نہیں آتی۔ ان میں ایوٹو بجائے بیٹھے ہوئے کے کھڑا نظر آتا ہے۔ سلیوکوس سوم کے بعض سکوں کی ہتھ روتی دوم خود سرسروسہ کے سکوں سے مشابہت؛ تصویر ۲۲۔ اترے سن والے سکوں کی اسی سے ابتداء ہوتی ہے۔ بابلون نے جن سکوں کو بے راکس



بابت

بیٹھا۔ ہم اس کا ذکر ابواب ۱۳ و ۱۵ میں کریں گے۔  
 مشرق میں تو مختلف حکمران اپنے معمول کے مطابق ایک  
 دوسرے سے جھگڑوں میں مصروف ہیں، یونان میں آزادی کی تحریک  
 برابر و بترقی نظر آتی ہے۔ اس کی ابتدا اوتو ایٹھز نے کی تھی، لیکن

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ کی طرف منسوب کیا ہے۔ انہیں بعض مورخ دوسرے  
 حکمرانوں کا بتاتے ہیں۔

سلیو کوس سوم "کیرانوس" کا سرکاری خطاب "سوتر" تھا؛ بابلون  
 XXXIII - دیکھو نوشتہ "مجموعہ نوشتہ جات یونان C.I.G. ۲۴۵۸ جہاں  
 XXXVII - ایک الفا کوس کا ذکر ہے جو بظاہر اس کا بیٹا معلوم ہوتا ہے۔ دیکھو ڈرائے سن  
 ۲، ۳، ۱۲، ۱۳، جس سے بابلون متفق ہے۔

یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ ایشیا میں جو مید ان گرم ہو رہا تھا اُس میں مقدونیہ  
 بھی شریک تھا؛ یہ استدلال تروگوس کی تہمید ۲۷ سے کیا جاتا ہے۔ جہاں ایک  
 مشتبہ فقرے میں مذکور ہے کہ بطلموس نے اسی گونوس پر اندروس کے قریب  
 ایک بحری لڑائی میں فتح پائی۔ ایشیا اور جزائر کے ساتھ مقدونیہ کے جو تعلقات  
 تھے وہ نہایت تاریک ہیں۔ نیز دیکھو نیچے، حواشی ۱۱ و ۱۵؛ وہابی؛ "سلطنت"  
 ۱۵۴۔

لکہ اس عہد کے خصائص جو اب شروع ہونے والا ہے "اکائیائی لیگ" کا  
 آغاز، آگس اور عالی منش کلیمنیس کے مجوزہ اصلاحات، سرسہ کا جمہوری دستور  
 ایپارٹوس کی عمومیت، فلوپون کے من کی تخلیقی توانائی، مقدونیہ میں جمہوری کی بنیاد  
 اور روم میں برادران گراکی کے خیالات کی ترویج، ان سب امور کو اس قابل یادگار  
 صدی کے ممتاز ترین واقعات سمجھنا چاہیے؛ ڈروائے سن ۳، ۱، ۳۲۵۔ یہ  
 تاریخ کا ایک نہایت عالی تخیل ہے۔ یہ بات قابل لحاظ ہے کہ اس فقرے  
 میں مقدونیہ کا جمہور جانا، جسے عام طور پر روم کے ظلم و ستم کا ایک نتیجہ سمجھا جاتا ہے  
 اسے خیالات آزادی کا مظاہرہ بیان کیا گیا ہے۔ کتا افسوس ہے کہ ڈروائے سن

باب

وہ اسے جاری نہیں رکھ سکتا اس لیے کہ وہ مقدونیہ کا طوق غلامی اپنے گلے سے نہیں اتار سکتا۔ اس کی بجائے پیلو پونیز میداں میں اترتا ہے اور اس تحریک کی ابتدا شہر میگالوپولس کی طرف سے ہوتی ہے جیسا ہم نے باب ۹ میں کہا تھا، اب ہم اس عہد کے محض سنوی حدود سے باہر نکلتے ہیں تاکہ واقعات کا اندرونی تسلسل ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ ہم جلد ۳، باب ۹ میں دیکھ چکے ہیں کہ میگالوپولس کی تعمیر میں فلسفیانہ خیالات کا بھی حصہ تھا، اور اس شہر کے باشندے سوچ سمجھ کر عمل کرنے میں نہایت ممتاز تھے ابتدا میں تو انہوں نے تھبیکا اور پھر مقدونیہ کا ساتھ دیا تھا لیکن اب وہ آزادی کے بڑے بھاری حامی نظر آتے ہیں مگر جو اصول ان کے پیش نظر ہیں وہ بجائے عملی ہونے کے زیادہ تر محض نظری اور خیالی ہیں۔ اس زمانے میں میگالوپولس پر ایک خود سرارسطو دیموس حکمراں تھا جو ابتدا میں تو مقدونیہ کی سیادت تسلیم کرتا تھا لیکن بعد میں آزاد ہو گیا تھا۔ اس سے لڑائی کے دوران میں ہی اسپارٹا کے بادشاہ اگروستاٹوس ولد آریوس نے اپنی جان دے دی۔ گوارسطو دیموس ایماندار مشہور تھا، لیکن خود سرانہ حکومت سے لوگوں کو جو نفرت تھی اس کی بنا پر دو شہریوں مسمی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اس تصویر کی تکمیل نہیں کر سکا؛ لیکن دوسرے حصے کی رنگ آمیزی پہلے کی رنگ آمیزی سے یقیناً مختلف ہوتی۔

مہانی؛ ”ادبیات یونان“ باب ۱۲ میں ”محصر سیاسی خیالات“ پر بعض دلچسپ واقعات دیئے ہوئے ہیں۔

۵۵ میگالوپولس۔ پلاس ”خود سری“ ۴، ۱۶۳۔ زوے میل، ۱۶۲۸۔ اکائیائی لیگ کے آغاز کیلئے دیکھو ٹیولفر (Toepfer) کا مضمون پاؤلی کے ”محیط“ (Pauly's Realencycl) میں جہاں حوالے بھی دیئے ہوئے ہیں۔

باب

ایکدیسوس و دیونانیس نے، جو اپنے وطن مالوف کو چھوڑ کر اتھینز میں  
اکا دیچی کے فلسفی ار کے سہی لاؤس کے مرید ہو گئے تھے (دیکھو اوپر)  
باب) اسے جان سے مار ڈالا۔ اس فعل کی ایک ایسے شخص نے  
نقل کی جو آخر کار تمام یونان کی قسمت پر نہایت ہی زبردست  
اثر ڈالنے والا تھا۔

سکیون بھی خود سرانہ حکومت کا شکار ہو چکا تھا، اور اب اتی داس  
پاسیاس اور نکو کلیس نے یکے بعد دیگرے اس ملک پر مظالم کی  
بوچھاڑ کی تھی۔ آرتھوس میں ایک نوجوان سکیونی ار اتوس رہتا تھا،  
جو اس دولت مند کلی نیاس کا بیٹا تھا جسے اب اتی داس نے قتل کر دیا تھا۔  
یہ کلی نیاس کسی زمانے میں سکیون کا دستور آرخن رہ چکا تھا۔  
سات برس کی عمر میں سکیون ق م میں ار اتوس کو آرگوس لے آئے  
اور یہاں مرفہ الحالی میں اس کا نشو و نما ہوا۔ اس نے وہاں اس زمانے  
کی تہذیب و تمدن سے پورے طور پر واقفیت حاصل کی جس میں  
ورزش جسمانی بھی شامل تھی۔ اس کے باپ کی اپنے زمانے میں  
بادشاہوں مثلاً انتی گونوس و بطلمیوس کے درباروں میں نہایت  
عزت کی جاتی تھی، اور ار اتوس نے عمر بھر اپنے اعیانی عادات  
و اطوار کو محو نہیں کیا۔ اب اس نے یہ دل میں گھائی کہ کسی طرح  
سے اپنے باپ کی موت کا بدلہ لینا چاہئے اور سکیون کو آزاد کرنا  
چاہئے۔ وہ اسے بدرجہا ترجیح دیتا کہ اپنا کام بادشاہوں کی مدد سے  
نہ لے، لیکن ایک طرف تو انتی گونوس نے وعدہ و وعید بہت  
کئے اور واقعاً خاموشی اختیار کی، اور دوسری جانب بطلمیوس  
میدان کارزار سے بہت دور تھا۔ الغرض اس نے یہ طے کر لیا  
کہ خود اپنے قوت بازو پر ہی بھروسہ کرے گا، اور چالیں چل کر اپنا  
کام نکالے گا۔ اس نے اپنی دولت کے بل بوتے پر اپنے  
تیس غلاموں کو مسلح کیا اور ڈاکوؤں کے ایک سردار مسمی زینوفیلوس

باب

کی تدو سے چند تنوع و اشخاص کو بھرتی کیا۔ اس کے بعد اس نے  
 نکوکلیس کے جاسوسوں کو دھوکا دینے اور انہیں حقیقت و اوقات سے  
 بھٹکانے کے لئے بظاہر عیش و عشرت کی زندگی اختیار کی۔ آخر کار  
 سکیون کی فضا میں ایک ایسا مقام مل گیا جس کے ذریعے سے  
 کام نکالا جاسکتا تھا، چنانچہ یہ مٹھی بھر آدمی دیوار پر چڑھ گئے اور قبل  
 اس کے کہ اراتوس یا نکوکلیس کی طرف کا ایک شخص بھی کام آئے،  
 شہر پر قبضہ ہو گیا۔ خود نکوکلیس نے ایک سرنگ ہی سے فرار ہو کر  
 اپنی جان بچائی۔ اراتوس نے سکیون والوں کو تماشاکاہ میں طلب کیا  
 اور انہیں اطلاع دی کہ تم سب آج سے آزاد ہو۔ اس کے بعد جن جن  
 کو جلا وطن کیا گیا تھا وہ واپس آ گئے اور اسی ق م میں اراتوس کے  
 کہنے سے سکیون اکائیائی لیگ میں شامل ہو گیا۔ یہ شمول یونانیوں  
 کی اندر دنی تاریخ کے ایک جدید اور اہم باب کا آغاز تصور کرنا  
 چاہیے۔

۱۔ اراتوس - حوالہ جات - ہرمان "ملکت قدیمہ" Hermann : Staatsalterth

۲۔ ۱۸۵ (اگس اور کلیونیس کے لئے ۴۹۹) نیز شیومان؛ "پلوٹارک کی حیات

اگس - حیات کلیونیس پر مقدمہ" Schœmann : Prolegom. zur Ausg

Sintenis des Agis und Kleomenes Plutarchs مع اشاعت سنتے نس

کلاٹ: "تحقیقات متعلق تاریخ لیگ اکائیہ" Klatt. Forschungen z.

۳۔ ۱۸۵۲ (اگس اور اراتوس کی کتاب مسائل سونیٹ" Gesch. des ach. Bueriätes

Abhand. ueber Arat Chron. Beitrag برلن ۱۸۳۲؛ "مقالہ متعلق اراتوس

۴۔ ۱۸۵۲ (اگس اور اراتوس کی کتاب مسائل سونیٹ" Chron. Beitrag برلن ۱۸۳۲؛ "مقالہ متعلق اراتوس

۵۔ ۱۸۵۲ (اگس اور اراتوس کی کتاب مسائل سونیٹ" Chron. Beitrag برلن ۱۸۳۲؛ "مقالہ متعلق اراتوس

۶۔ ۱۸۵۲ (اگس اور اراتوس کی کتاب مسائل سونیٹ" Chron. Beitrag برلن ۱۸۳۲؛ "مقالہ متعلق اراتوس

۷۔ ۱۸۵۲ (اگس اور اراتوس کی کتاب مسائل سونیٹ" Chron. Beitrag برلن ۱۸۳۲؛ "مقالہ متعلق اراتوس

۸۔ ۱۸۵۲ (اگس اور اراتوس کی کتاب مسائل سونیٹ" Chron. Beitrag برلن ۱۸۳۲؛ "مقالہ متعلق اراتوس

اکائیہ کے شہروں کی لیگ۔ قدیم زمانے سے برابر قائم تھی مگر حال

یابٹ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ نہیں چکنا۔ پلوٹارک (۱۰) اے "ارآتوس" سے "تصرف خود سری" کا لقب دیتا ہے، لیکن وہ صرف چھوٹے چھوٹے شہری حکمرانوں کے خلاف اس قسم کا خیال دل میں لاتا تھا۔ وہ شاہ مقدونیہ کو صرف نظروں کے اعتبار سے "قابل نفرت" ہستیوں میں شامل سمجھتا تھا (پلوٹارک "ارآتوس" ۴۳) اور آخر کار اُس نے اُس کی اعزازی خدمت کی۔ پلوٹارک کہتا ہے (۱۰) کہ ارآتوس اتحاد شدت پسند نہیں تھا جتنا "اعتدال کا دشمن" گو یہ صفت بھی اُس میں ہمیشہ نہیں پائی جاتی۔ اُس کے نزدیک ارآتوس ایک "معزز شخص" ہے، اپنی خانگی زندگی میں بے داغ، مگر اپنی پبلک زندگی میں اپنے فزق کے تقصبات پر ہر ایک چیز قربان کرنے کے لئے تیار؛ اُس کی نظر تنگ اور اُس کے مقاصد پست تھے، اور اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ اپنی زندگی کا کام اچھے برباد نہ کرتا۔ اس میں شبہ نہیں کہ ابتدا میں وہ اُسے ترجیح دیتا تھا کہ سیکون کو کسی بادشاہ کی مدد سے آزاد کرائے؛ پلوٹارک "ارآتوس" ۴۴۔

معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ فوجی کامیابی ارآتوس کو ہوئی وہ سب اپنی جالبازی اور اپنی دولت کی وجہ سے تھی۔ پہلا داد وہ اس طرح کرتا ہے کہ ڈاکوؤں اور غلاموں کو بھرتی کر کے اُن کی مدد سے رات کے وقت سیکون لے لیتا ہے؛ پلوٹارک "ارآتوس" ۴۵۔ یہی طرح سے وہ اگر کوئی تھوڑے دنوں کے سردار ارگلےوس کو ساٹھ تالنت رشوت دے کر قبضہ کر لیتا ہے؛ پلوٹارک "ارآتوس" ۱۹۔ (پلوٹارک "ارآتوس" ۱۹، ۲۰۸ میں کلیس Class یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ چاروں بھائی اور ساہوکار اُسے گلیاس یہودی تھے)۔ وہ ایٹھنزی قلم ڈیڑھ سو تالنت لے کر حوالے کر دیتا ہے (پلوٹارک ۳۴) اور پچاس تالنت دے کر آرگوس لے لیتا ہے (پلوٹارک ۳۵)۔ ہم ارآتوس کی بابت یہ ضرور حکم لگا سکتے ہیں کہ وہ روپے کے بہترین مصروف سے واقف تھا اور اس بارے میں اُس کا طرز عمل پریوس اور یونیس سے متاثر تھا جن پر پولی بیوس مضحکہ اڑاتا ہے (۱، ۲۹) اور حرص و آز سے یہی وہ آزادی ہے جس کا پولی بیوس کو معترف ہونا پڑتا ہے اور کہنا پڑتا ہے کہ وہ نہایت ہوشیار اور عملی شخص تھا۔

باب

میں اس میں زوال پیدا ہو گیا تھا، اور جب مقدونیوں کا اثر یونان

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ ہمارے نزدیک بھی اُس کی ان صفات کی ایک ممتاز حیثیت تھی۔ اُس کے خصائص میں یہ خصلت اتنی ممتاز تھی کہ جب اُسے کھلے میدان میں نیچا دیکھنا پڑتا تو چال بازی سے وہ شکست کو فتح کی شکل میں تبدیل کر لیتا تھا؛ مقابلہ کر دے پلوٹارک ۳۴، جہاں یہ بیان ہے کہ جب وہ فیلادیم میں مغلوب ہوا تو وہاں سے بھاگ کر بادجو اس شکست کے آخر کا کامیاب ہو ہی گیا (۳۶)؛ اور اسی طرح کوہ لیکائیوس پر شکست کھانے کے بعد وہ مین تی نیہ پر قابض ہو کر ہر ایک کو تعجب و حیرت میں ڈال دیتا ہے؛ وہ عین میدان کارزار میں لید یا دیس میں چھوڑ کر چل دیتا ہے اور لید یا دیس مارا جاتا ہے۔ اراتوس اگا تھو کلیس کی لڑائی میں بوملکار کے قدم پر قدم چلتا ہے؛ دیکھو اوپر باب)؛ اب وہ سیاسی اعتبار سے بالکل ناکام نظر آتا ہے، لیکن وقت گزرتا ہے اور وہ پہلے سے بھی زیادہ طاقتور ہو جاتا ہے۔ ۲۸ سے ۳۳ تک اُس کے جو کارنامے لکھے ہیں وہ بھی اسی طرح کے ہیں کہ بجائے لڑائی کے وہ چال بازی سے کامیاب ہوتا ہے۔ ایجنیز میں جو ناکامی ہوتی ہے اُس کا الزام وہ ارگیئوس کے سر تعویذ دیتا ہے۔ جب بطور استثناء کے وہ کھلے میدان میں لڑ کر اپنا مطلب حاصل کرنا چاہتا ہے، تو اسے ناکامی ہوتی ہے اس لئے کہ وہ اس کا مرد نہیں چاہتا وہ جلد بازی میں میدان میں اُترتا ہے (پلوٹارک ۴۷) اور شکست کھاتا ہے۔ لیکن اب وہ اپنی فطری فضا میں واپس آتا ہے؛ وہ ”بے تربیت اکائیائیوں“ پر الزام رکھتا ہے (گویا کہ وہ خود فوجی قواعد سے غفلت برتی جانے کا ذمہ دار نہیں تھا) اور اس موقع پر بھی اسے معافی دی جاتی ہے۔

پلوٹارک کی ”حیات کلیونیس“ میں کلیونیس کو اراتوس جو جواب دیتا ہے وہ بالکل اُس کے فطری خصائص کے مطابق ہے۔ کلیونیس اراتوس کو رشوت دینا چاہتا ہے اُس سے اراتوس اپنی ناراضگی کا اظہار

میں فائق ہوا تو انھوں نے اُس کا خاتمہ کر دیا؛ لیکن جب مقدونوی اثر

باب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ نہیں کرتا۔ اس کے برعکس وہ کہتا ہے کہ وہ ضرور اُسے ممنون کرتا لیکن اس کے لئے ایسا کرنا ناممکن ہے۔ یہ واقعے کے خلاف تھا اور اگر وہ ایمان داری سے کام لیتا تو وہ یہ کہتا کہ میں اس کے لئے تیار نہیں، لیکن وہ اپنی فطرت سے بالکل مجبور تھا۔

اراتوس اپنی بے لہو کامیابیوں پر ہمیشہ فخر کیا کرتا تھا، اور وہ اس بابت حق بجانب تھا، اس لئے کہ اس طریقے سے اُسے اجیر سپاہی آسانی سے مل جاتے اور اُس کے دشمن آسانی سے مغلوب ہو جاتے تھے۔ شائد بعد میں اُس نے اپنے تذکرے میں اس قسم کی کامیابی میں مبالغہ آمیزی کی۔ اس ضمن میں سکیون کی آزادی حسب حال ہے، Ar. G. کہتا ہے کہ اس لڑائی میں ایک بھی شخص کام نہیں آیا۔ لیکن نہ صرف کسی انسان کی جان نہیں گئی بلکہ جانوروں کا بال بھی بیکار نہیں ہوا۔ وہ سکتے جو حملے کے وقت بھونکنے لگتے، عین موقع پر چلے جاتے ہیں، چنانچہ انھیں بھی مارنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اراتوس کو اس قدر خیال ہے کہ وہ اپنے لوگوں سے صاف کہتا ہے کہ اگر ”ذرا بھی گرہ بڑھی“ تو وہ سکیون کے حملے ہی سے دست بردار ہو جائے گا۔ ظاہر ہے کہ ایسا سمجھدار شخص جو ساتھ ہی اپنی تعمیلی کھول دیتا تھا، اُس کی ایسے لوگ نہایت خوشی سے خدمت کرتے تھے۔ اُس زمانے کی مہورت حال سے پندرہویں صدی عیسوی کے اٹلی کی یاد تازہ ہوتی ہے، جہاں شکستہ عیسویں چار روزہ جنگ انگلیاری میں صرف ایک شخص کام آیا، اور وہ بھی صرف اس لئے کہ وہ بدستی سے اپنے گھوڑے سے گر گیا اور کھویند ڈالا گیا۔ کیا ویلی بوسارنچ فلورنس“

Macchiavelli : Istori (۳۳، ۵)۔ اراتوس کی بے لک زندگی کے ابتدائی دور میں لڑائی تو بس اسی طرح لڑی جاتی تھی، اور اکثر اُسے خرقہ ثانی کی رشوت خواری کی امید بھی ہوتی تھی، اس زمانے میں لڑائی میں جان کا نقصان نہیں ہوتا تھا، اور ہوتا بھی تھا تو کہا ہی جاتا تھا کہ نقصان نہیں ہوا۔ جب وہ وقت آیا کہ باجوہ

بانک

میں کمی ہوئی تو یہ لیگ رفتہ رفتہ از سر نو عدم سے وجود میں آگئی۔ تقریباً

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ تھیلیوں کے منہ کھلے ہونے کے فوٹ ثانی کی طرح خم نہ کھاتا تو پھر صرف اراتوس کا فوٹ صحیح و سلامت رہنے لگا۔ مثلاً ”اراتوس“ (۲۹) جب ارسطی فوس ساکن آگوس نے کلیونائے پر حملہ کیا ہے تو مؤرخانہ ذکر کے تو ڈیڑھ ہزار کام آئے اور اراتوس کا ایک سپاہی بھی نہیں مارا گیا۔ اراتوس کی محبوب ترین چالبازیوں میں سے یہ بھی تھی کہ جموٹے اعلانات شائع کئے جائیں، اور اُس کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ اجیر سپاہیوں پر یہ اثر ڈالا جائے کہ اُس کی خدمت کرنے سے فائدہ ہی فائدہ ہے، نقصان کوئی نہیں۔

یہ ایک دلچسپ واقعہ ہے کہ اٹاکیائی لیگ بہت سے غیر اٹاکیائیوں مثلاً اراتوس، لیدیادیس، کلیونیس اور فلوپوس کی اس کوشش کی گویا آلہ کار بن گئی کہ یونانیوں میں پہلے سے زیادہ اتحاد پیدا کیا جائے، لیکن عہد زیر بحث میں صرف اراتوس ہی کو کامیابی حاصل ہوئی۔ اس چالاک سکیونی کا مد مقابل لیدیادیس تھا، جس کا طرز عمل زیادہ جرات آمیز تھا اور ساتھ ہی وہ مالدار طبقوں کے مملوکات کی عزت بھی کرتا تھا۔ لیگ میں لیدیادیس کی شرکت کے بعد اراتوس نے اُسے ایک طرف کر دیا۔ بعد میں جب جوش و خروش کے فقدان کی وجہ سے اراتوس کے طرز عمل کو پھر ناکامی ہوئی تو کلیونیس نے لیگ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اگر اُس وقت کلیونیس کامیاب ہو جاتا تو امر کی مملوکات کو بڑا خطرہ پیدا ہو جاتا؛ لیکن اراتوس نے صورت حال سے اتنی چالاک سے فائدہ اٹھایا کہ کلیونیس لیگ میں داخل ہی نہیں ہو سکا۔ جب بادشاہ نے پھر تشدد کا طرز عمل اختیار کیا تو اراتوس نے پیلوپونیز کیوں کو فوراً متحدہ دونوں کے حوالے کر دیا۔

اگر کوہِ تھ کے قبضے کے وقت پراسائوس کی وفات؛ زو سے میل

۴۰۱

جنگ فیلاکیہ؛ پلوٹارک؛ ”اراتوس“ ۳۴۴۔ کیا یہ مقام تھسلی کا شہر



منسلق م میں اکائیہ کے چار مغربی شہروں یعنی پاتردئے، دیکے، بابل، تریائیہ اور فارا کے نے مقدونی جو اپنے کندھوں سے اتار کر پھینک دیا، اور ہم یہ فرض کرنے میں حق بجانب ہو چکے کہ اس موقع پر انھوں نے اپنے قدیم تعلقات کی تجدید کر لی ہوگی۔<sup>۲۶۶</sup> منسلق م میں اسے گیوم نے اپنی آزادی حاصل کر لی اور اس کے بعد پورا اور کمری نیہ بھی آزاد ہو گئے۔ اسے گیوم کے قریب ہی زیوس اماریس کا بیت خانہ تھا اور شرکار نے اسی مقام کو نئی لیگ کا مرکز قرار دیا۔ اس لیگ میں رفتہ رفتہ باقی ماندہ تمام اکائیائی شہر شامل ہو گئے جن کی وجہ سے اراکین کی جملہ تعداد دس ہو گئی۔ مقدونی اس صورت حال کو کسی طرح سے روک نہیں سکے لیکن کیوں کے شامل ہونے پر لیگ کی اہمیت میں چار چاند لگ گئے۔ کیوں اکائیائی شہر نہیں بلکہ نیم دوریانی شہر تھا اور اس کا اثر باقی ماندہ دس اراکین کے اثر سے کہیں زیادہ تھا، چنانچہ وہ لیگ جس میں یہ قدیم شہر شامل ہو گیا اب یونانیوں کی نظر میں کہیں زیادہ اہم ہو گئی۔ لیکن اکائیائی لیگ کی توسیع کا بانی اراتوس تھا جسے اس معاملے میں بھی اس طرح اپنے سیاسی تدبیر کا سکہ جایا جیسے دوسرے معاملات میں گواسکا تدبیر اور اسکی سیاست دونوں (پلوٹارک کے ظرافت آمیز پیرائے میں) اس نوع کی تھی کہ اس کے لئے بجائے روشنی کے تاریکی میں زیادہ سہولت ہو۔ گواراٹوس نے ”مدرسہ کشتی گری“ میں تربیت پائی تھی، لیکن وہ فطرتاً سپاہی نہیں تھا، اور ایک سپہ سالار کی حیثیت سے بھی وہ زور پر چال بازی کو

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - فیلا کے بے ڈروائے سن ۲۶۳، ۳۳ -

اسپارٹا کے ساتھ جنگ سے تعرض کیا جاتا ہے، پلوٹارک: ”اراتوس“

۳۰ - تھسلی اور مقدونیہ میں افتراق، یوستیٹوس ۲۱۶ -

اراتوس دارسلو ماخوس، پلوٹارک: ”اراتوس“ ۳۵ -

باب

ترجمہ دیتا تھا جب اُس نے سکیون کو اکائیائی لیگ میں شامل کیا تو وہ دراصل خود اپنے مفاد کو دیکھ رہا تھا اور اُسے یہ گمان تھا کہ شاید وہ اس لیگ کا صدر بن جائے۔ چنانچہ اُس کا یہ گمان صحیح ثابت ہو کر رہا۔

سلسلہ ق م میں لیگ کے دستور میں جو تبدیلی کی گئی اس کی وجہ سے وہ معاملات یونان میں پہلے سے بھی زیادہ اہل ہو گئی، وہ تبدیلی یہ تھی کہ بجائے دو استراتے لگی کے آئندہ سے صرف ایک استراتے کو س کما ندار مقرر ہوا، جس کے باعث آئندہ کسی بڑھنے والے مدبر کے لئے اپنی رائے کو تسلیم کرانے کا زیادہ موقع ملنا ممکن ہوا، چنانچہ اراکوں کو بھی اپنی چلت پھرت کے لئے کافی میدان مل گیا۔ لیکن سب سے پہلے اُس نے اپنی تمام قابلیت سکیون پر صرف کی جب بطلمیوس نے اُسے سپیس تالنت بھیجے تو اُس نے انھیں اسیران جنگ کی آزادی پر صرف کیا۔ لیکن جب جلاوطن واپس آئے تو انھوں نے بڑی سخت شرائط پیش کیں۔ وہ چاہتے تھے کہ ہمیں اپنی پرانی ملکات واپس دے دی جائیں، لیکن موجودہ قابض اُن سے دست بردار ہونے پر تیار نہیں تھے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس قسم کی صورت حال میں ہمیشہ طرح طرح کی مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ سلسلہ ق م کے بعد ایٹھنز بغیر کسی قسم کی خارجی مدد کے محض ایتار اور حب وطن کی بنا پر اسی قسم کی کیفیت سے اپنے آپ کو نکال لینے میں کامیاب ہوا تھا (دیکھو جلد ۳ صفحہ ۲۴ و ۲۵)۔ سکیون میں ایتار اور قربانی کا جذبہ اتنا بڑھا ہوا نہیں تھا۔ لیکن اگر کوئی مالدار حکمران مدد کرنے پر شاید معاملات رو براہ ہو سکیں۔ انہی کو نوٹس کی مدد تو خارج از بحث تھی اس لئے کہ سکیون کی آزادی اُسے ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی، اب صرف بطلمیوس ہی باقی تھا اور ان دونوں میں بھی زیادہ متمول تھا، چنانچہ اب اراکوں نے اپنے دوست کے دربار میں حاضری دی۔ اُس سے پہلے ہی اُس نے بادشاہ کے حضور میں مشہور افاق مسلک

باب

سکیون کی تصاویر بھیج کر (جن میں پامنی لوئس اور میلانتھوس کی بھی تصاویر تھیں) اس کی خوشنودی حاصل کر لی تھی۔ بہر حال بطلمیوس نے اُسے ڈیڑھ سو تانت روانہ کیے جو واپس شدہ جلاوطنوں کو معاوضہ دینے میں صرف ہوئے۔ اس رقم کے معاوضے میں اراتوس نے وعدہ کیا کہ یونان میں مصر کے مفاد کی نگرانی کرے گا۔

سکیون کے معاملات کو اس طرح سے قابل اطمینان طریقہ سے طے کرنے کے بعد اراتوس اب اکائیہ کی طرف متوجہ ہوا۔ وہ اکائیہ میں سوارے میں شامل ہوا اور اس قدر جلد ہر دل عزیز ہوا کہ ستائیس سال کی نوجوانی میں ہی وہ استراتی گوس مقرر ہو گیا۔ اسے اپنے جدید فرائض میں بنایت کامیابی ہوئی۔ بلاشبہ وہ بیوثیہ نہیں لے سکا اسلئے کہ جب وہ اس میں پہنچا تو بیوتیول کو توئی تیرونیہ کے مقام پر شکست دیکر اپنے ساتھ مل جانے پر مجبور کر چکے تھے۔ لیکن کورنتھ میں وہ کامیاب ہوا۔ کورنتھ تقریباً ایک سال سے مقدونیوں کے قبضے میں تھا اور مقدونیوں نے اُسے یونان پر اپنا قابو جانے یا معاملات یونان کی نگرانی کرنے کے لئے اپنا مرکز بنالیا۔ کچھ مدت تک قلعہ کورنتھ کی گمان گوناس کے بھائی کراتیروس کا بیٹا اسکندر کر رہا تھا، لیکن اُس نے ہمیشہ مقدونی مفاد کو مد نظر نہیں رکھا اور آخر وہ اکائیہ میں سے جاکر مل گیا تھا۔ اسے انتی گونوس نے زہر دے کر مار ڈالا تھا اور اب اُس کی بیوی نقیہ اُس کی جانشین ہو گئی تھی۔ گوناس نے نقیہ کو اپنے بیٹے دیتمتروس کے ساتھ نکاح کی امید دلا کر اُسے اکرو کورنتھ سے نکال لیا اور اس کے بعد ایک خانگی شخص کی حیثیت سے قلعے میں جانے کی اجازت چاہی جو اُسے مل گئی۔ قلعے میں داخل ہوتے ہی اُس نے اپنی سپہ سالاری کا اعلان کر دیا، اور رواقی فلسفی پر سائیموس کو شہر کا والی مقرر کیا۔ یہی وہ اہم عہدہ تھا جسے اراتوس نے چال چل کر حاصل کیا۔ سکیون کے ایک ساہوکار کی وساطت سے جو اس کے

باب

مالی معاملات کی نگرانی رکھتا تھا۔ اُس نے اُس کے ایک کاروباری دوست، ایک شامی مسمی ارگنی نوس سے تعارف حاصل کیا جو اپنے تین بھائیوں کے ساتھ کورنتھ میں رہتا تھا۔ ان میں سے ایک جس کا نام دیوکلئس تھا، انتیگونوس کی فوج میں سپاہی تھا، اور باقی تین نے شاہی خزانے کو لوٹنے کا شیوہ اختیار کیا تھا، چنانچہ ارگنی نوس پر مال مسرقہ کے سکتے بنا کر چلانے کا الزام عائد کیا گیا۔ جب یہ خبر اراتوس کو پہنچی تو اُس نے اپنے ساہوکار کے ذریعے سے ارگنی نوس سے کہلوایا کہ اگر دیوکلئس اگر کورنتھ اُس کے حوالے کر دے وہ اس قسم کی چوری چکاری سے کہیں زیادہ دولت مند ہو جائے گا، چنانچہ اراتوس نے ساٹھ تالنت ان بھائیوں کے حوالے کرنے کا وعدہ کیا اور اس کے معاوضے میں انھوں نے اُسے فصیل میں ایسا موقع دکھا دیا جو زمین سے صرف پندرہ فٹ بلند تھا اور جس پر ہو کر کوئی آسانی سے چڑھ سکتا تھا۔ اراتوس کے پاس روپیہ تو تھا نہیں، لہذا اُس نے اپنا تمام مال متاع اور اپنی بیوی کا زیور ساہوکار کے یہاں گروی رکھوا دیا۔ پلوٹارک اراتوس کے ایک خطرناک مقصد کے حصول کے لئے اپنی دولت کے انتقال اور فوکیون دیا منونڈاس کی دولت سے بے پروائی کے درمیان بہت کچھ مشابہت دیکھتا ہے۔ بہر حال مقصد حاصل ہو گیا اور اگر کورنتھ پر قبضہ ہو گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس محرکے میں پرسائیوس کام آیا۔ اراتوس نے ہمیشہ مقدونی جہاز بھی گرفتار کر لیے۔ کورنتھ آزاد ہو گیا اور فوراً اکائیائی لیگ میں شامل ہو گیا، اور اسی طرح میگارا، تروئے زین اور اپی دورس آزاد ہو کر لیگ کے رکن بن گئے۔ اس کے بعد (پلوٹارک کے الفاظ میں) اراتوس نے بطلموس کو اکائیائیوں کا حلیف بنا دیا اور اسے برمی و بحری کمانڈر مقرر کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ شاہ مصر اراتوس کے میدان سے کافی دور ہونے کی وجہ سے آزاد شدہ یونانیوں

باب

کے لئے باعث خطرہ نہیں تھا۔

اس کے بعد اراتوس نے آرگوس کو آزاد کرانے کی کوشش کی۔ دراصل وہ وہاں کے خود سرارسطو ماخوس کا خاتمہ کرنا چاہتا تھا، لیکن سازشیوں میں سے ایک فزق ثانی سے جا ملا جس کی وجہ سے سازش منکشف ہو گئی۔ بعد ازاں جب ارسطو ماخوس کو اسکے غلاموں نے مار ڈالا اور ارسطیفوس اس کا جانشین ہوا تو اراتوس نے اپنی کوشش دوبارہ شروع کی، اور آرگوس پر حملہ کر دیا، لیکن چونکہ آرگوسیوں نے اسے مدد دینے سے انکار کر دیا اس لئے اسے واپس آنا پڑا، چنانچہ اب ارسطیفوس نے اکائیائیوں پر نقض امن کا باضابطہ الزام لگا دیا اور آخری تصفیے کے لئے مقدمہ میں تیئہ والوں کے سپرد کر دیا گیا، جنھوں نے حکم دیا کہ اکائیائی تیس مینا جرمانہ ادا کریں۔ (تقریباً ۳۰۰ ق م)۔ الغرض اراتوس کی آرگوس لینے کی کوشش بالکل بیکار ثابت ہوئی، اور بہت جلد وہ آرگوس سے کہیں زیادہ اہم شہر کے معاملات میں منہمک ہو گیا۔

اکائیائیوں نے اسپارٹا کے ساتھ ایک دفاعی محالفہ کر لیا تھا، اور اب اس شہر میں ایسے واقعات رونما ہو رہے تھے جن کی وجہ سے اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے اراتوس کی اب تک کی کوششوں سے کہیں زیادہ شدت کے ساتھ عزم و استقلال کی ضرورت تھی۔ یو دامیداس کے بیٹے آگس نے (۲۴۱ ق م) تخت پر بیٹھے ہی اسپارٹا کی قدیم تادیب کا اور اس کے ساتھ اسپارٹا کی قدیم شان اور قوت و جبروت کا احیا کرنے کا تہیہ کر لیا۔

۷۵ آگس۔ دیکھو ہریان "لومرز" مملکت قدیم " Hermann-Thumser : Staatsalt

۴۵۰۔ سنویت بالکل غیر متیقن ہے اس لئے کہ ہماری خاص سند پلوٹارک اس کی طرف بہت کم توجہ کرتا ہے۔ اس تمام عہد کا بہترین مواد کلاط کی

اینڈ

چوتھی صدی ق م تک یعنی آگے سی لاؤس کے زمانے تک اسپارٹائیوں میں نفس کشی کا جو جذبہ تھا وہ اب باقی نہیں رہا تھا جس کی وجہ سے امرا و عزبان کے درمیان کے تباہی نے ایک نمایاں شکل اختیار کر لی تھی۔ اسپارٹائیوں کی تعداد گھٹتے گھٹتے صرف ۷۰۰ رہ گئی تھی اور صرف ایک سو خاندان ایسے تھے جو مالک جائداد تھے اور ان میں سے بعض بے حد متمول خاندان عیش و عشرت میں ڈوبے ہوئے تھے۔ اس ذی اختیار طبقے کی توانائی اور مستعدی ہیلوٹون اور پیریوئکی کو قابو میں رکھنے کے لئے کافی ہو، لیکن غیر ممالک میں اسپارٹا کا کوئی اثر باقی نہیں رہا تھا اور نہ کوئی اس کی قوت کو مانتا تھا۔ آگس نے سوچا کہ ذی اقتدار طبقے یعنی اسپارٹیوں کی تعداد بڑھائی جائے اور ستمتوں گھرانوں کی پیدا کردہ دولت کو زیادہ سے زیادہ خاندانوں میں تقسیم کیا جائے۔ اس کا پیش نامہ یہ تھا کہ غرباء اور مفلوک الحال طبقے میں جائداد اشتراکی انداز سے تقسیم کی جائے۔ آگس نے اپنی ماں اسیستہ انا، اپنے چچا آگے سی لاؤس اور ذی اثر شہری لیساندر کو (جو فاتح ایتھنز کی نسل سے تھا) اپنا ہمنوا بنالیا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ یہ معاشری انقلاب حتی الامکان قانونی انداز سے ہو۔ موسم خزاں ۲۲۳ ق م میں لیساندر ایفور مقرر ہوا اور ہوتے ہی اس نے مجلس سینات میں یہ تحریک کی کہ جملہ قرضے

ابقہ حاشیہ صفحہ گزشتہ — تحقیقات سے یہاں ہوتا ہے۔ چوتھی صدی ق م میں ایفور ایپی تادیوس نے اراضی کی علیحدگی کے لئے ایک قانون منظور کرایا تھا؛ اس کے لئے دیکھو پلوٹارک: "حیات آگس" ۵، اور پھلمان Pöhlmann ۴۵۔

دستاویزات کا جملہ: "حیات آگس" ۱۳؛ اس سے ۸۹ء میں فرانسیسی

امرا اپنے حقوق سے دست بردار ہونے کی یاد تازہ کرتا ہے، اور اس کی طرح آئیں بھی انھیں بہت مالی نقصان اٹھانا پڑا۔

باب

معاف کر دیئے جائیں اور اراضی کی تقسیم کر دی جائے۔ وہ چاہتا تھا کہ اراضی کے چار ہزار ٹکڑے اسپارٹیوں کے لئے اور پندرہ ہزار پیریونکیوں کے لئے کئے جائیں، اور کئی ہزار پیریونکیوں کو اسپارٹائی رقبہ دیا جائے۔ آگس خود متمول تریس اسپارٹائیوں میں تھا، چنانچہ اس نے ایشیا اور قریانی کی مثال قائم کی اور اپنی عظیم الشان زمیندار اور اپنا ذاتی خزانہ جس میں چھ سو تالنت یا تقریباً بیس لاکھ روپیہ تھا، حکومت کے حوالے کر دیا۔ طالب علم کو سب سے زیادہ ان عظیم الشان رقوم سے تعجب ہوتا ہے جو غیر ممالک سے آکر اسپارٹا کے خزانے بھرتی تھیں، اور غور کیا جائے تو اس کا اصلی سبب یہ ہے کہ راس تھے ناروم پراجیر سپائیوں کا جو بازار تھا اس کی وجہ سے اسپارٹائیوں کی جیبیں بھرتی ہوں گی اس لئے کہ ایک طرف تو دالوں اور ٹھیکہ داروں کو اپنا کاروبار پھیلانے کی اجازت کے معاوضے میں خطرہ رقبے داخل کرنی پڑتی تھیں بلکہ جو اجیر سپا ہی وہ مہیا کرتے تھے اسکا بھی فی کس کچھ روپیہ دینا پڑتا تھا۔ اسپارٹائیوں کو صرف یہ کرنا پڑتا تھا کہ بازار کی نگرانی کریں اور یہ وہ نہایت عمدگی سے کرتے تھے۔ بہر حال لیساندر کی تحریک کو مجلس سنیات میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی اس لئے کہ مستبد گروہ کو یہ پسند نہیں تھا کہ ان کی جائیداد کو ان کے قبضے سے نکال لیا جائے۔ اصل میں اصلاح کا سب سے بڑا مخالف شاہ لیونی داس تھا، چنانچہ اسے کوئی بہانہ ڈھونڈ کر تخت سے اتار دیا گیا اور اسکی جگہ اسکاداما د کلیومبر دتوس تخت پر بٹھایا گیا جو خود بھی آگسیوں کے خاندان سے تھا لیکن اب ایک جدید شکل و نما ہوئی وہ یہ کہ ۲۴۲ ق م کے ایفور بھی اصلاحات زیر بحث کے مخالف تھے، چنانچہ انھوں نے لیساندر اور اس کے ساتھی مندرو کلی ناک پر غیر دستوری طرز کار کا الزام لگایا اور ان کا مواخذہ کیا۔ اس پر دونوں بادشاہوں نے مداخلت کر کے ایفوروں کو اس الزام

باب ۱۰

پر معزول کر دیا کہ انھوں نے اپنے اختیارِ ارات سے تجاوز کیا ہے اور قرضداروں کے جیل خانوں کے دروازے کھول دیئے کا حکم پیدا۔ ان کارروائیوں سے عدیدی گروہ خوف زدہ ہو گیا اور لیونید اس تنگی بھاگ گیا۔ اس کے بعد دستاویزات قرضہ منظرِ عام میں جلا دیئے گئے، لیکن اراضی کی از سر نو تقسیم عمل میں نہیں آ سکی۔ اسی دوران میں ایک جنگ بھی چھڑ گئی۔ ایتولی پیلوپونیز خصوصاً اکائیائی لیگ کے پیچھے پڑے ہوئے تھے، اور چونکہ اسپارٹا اکائیائی لیگ کا طیف تھا اس لئے اُسے مدد دینا اس کا فرض تھا، چنانچہ آگس کی کمان میں اسپارٹا میدانِ جنگ کو روانہ ہوئے اور راستے میں جہاں کہیں ہو کر گزرے وہاں اُن کی مستعدی اور اُن کی چال وصال کا لوگوں پر بہت کچھ اثر پڑا اور انھیں پرانے زمانے کی یاد تازہ ہو گئی۔ آگس خاکنائے کے پاس لڑائی لڑنا چاہتا تھا، لیکن آرتوس جو اکائیائیوں کا سپہ سالار تھا، حسب معمول خطرے میں اپنے آپ کو نہیں ڈالنا چاہتا تھا، بالخصوص ایسی حالت میں جب اس کی مدد سے آگس کی شہرت میں چار چاند لگ جائیں۔ الغرض آرتوس نے اسپارٹائیوں کو برخاست کر دیا۔ ایتولیوں کو پیلوپونیز میں داخل ہونے سے نہیں روکا، اور جب وہ شہرِ پلے گئے میں داخل ہو گئے

۳۱۵۔ آرتوس، آگس اور ایتولی، پلوٹارک: ”آگس“ ۱۵، ”آرتوس“ ۳۱۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسپارٹا نے اکائیائیوں کے حلیف کے طور پر اس سے تحفظ لیگ کیا تاہم شامل ہوا تھا۔ ۳۱۵ ق م میں ایتولی فکالیہ پر قابض ہیں، پولی بیوس ۳، ۴۔

ایتولی حملہ ایتولیہ، پلوٹارک: ”کلیو منیس“ ۱۸، پولی بیوس ۳، ۴، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶،



تو یک بیک ان پر ٹوٹ پڑا اور انھیں شکست دے دی۔ اگر اس شخص کی وجہ سے جو امیروں کو غریب اور غریبوں کو امیر بنانے والا تھا، اکائیائیوں کو فتح حاصل ہو جاتی تو پھر ارٹوس کا اور عام طور پر سیلیوینز کی اعیان کا تو کام تمام ہو جاتا اس لئے کہ ایسی حالت میں اکائیائیوں میں سے جو غریب تھے وہ یقیناً اسی کا ساتھ دیتے۔ لیکن اب یہ سب ناممکن ہو گیا تھا اور ارٹوس اب آسانی سے سانس لے سکتا تھا جو کچھ باقی رہا تھا وہ اس پار فی عدیدیوں اور آگے سی لاؤس کی حماقت سے پورا ہوا اس لئے کہ آگے سی لاؤس کے سپرد اصلاح کی تکمیل کا فرض کیا گیا تھا اور اس نے یا تو اپنے فرض کو ادا ہی نہیں کیا ورنہ ادا کیا تو نہایت ناقابل اطمینان انداز سے۔ شاہدین نے ضرور نذر آتش کر دی تھی لیکن تقسیم اراضی کے لئے کچھ نہیں کیا گیا تھا۔ اس پر آگس کے مخالفین کہنے لگے کہ آگے سی لاؤس کا جو قصہ ہے اس سے وہ دست بردار ہونا چاہتا اور ساتھ ہی اپنی اراضیاں حسب سابق اپنے قبضے ہی میں رکھنا چاہتا ہے۔ اس سے عکس یہ دلیل پیش کی جاسکتی تھی کہ قرصے ہمارا نا آسان ہو لیکن اراضی کی تقسیم کرنے سے لئے وقت درکار ہے، بالخصوص ایسی حالت میں کہ یہ نہیں معلوم کہ فلاں قطعہ کس کے سپرد کیا جائے گا۔ بہرہج اصلاحات کی ناقص تکمیل سے احساس عامہ میں کچھ ایسا رد عمل ہوا کہ لیونید اس واپس آگیا اور اس کی جگہ اکیسی لاؤس کو شہر چھوڑ دینا پڑا۔ یہ وہی آگے سی لاؤس تھا جس کا بیٹا ہپومیدہ دن بعد میں تقسیمی کام مصری صوبہ دار مقرر ہوا۔ لوگ اصلاح پسند گروہ کے اس قدر مخالف ہو گئے کہ آگس اور کلیو مبر و توس دونوں کو ملک کے حرموں میں پناہ دینی پڑی لیکن اس سے آگس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کلیو مبر و توس کی بیوی خلی دوش نے تو اپنے شوہر کو بچالیا، لیکن آگس نے دام نزویہ میں پینسکر حرم چھوڑ دیا اور جب وہ سڑک پر ہو کر مکمل رہا تھا تو ایفور

باب ۱

امفاریس نے جس نے اُس کی دوستی کا دم بھر اٹھا، اسے گرفتار کر کے داخل حبس کر دیا، اور یہاں اُس کا کام تمام کر دیا گیا۔ اس کے بعد اُسکی ماں اور اُس کی دادی بھی جیل خانے میں آگئیں کو دیکھنے کے یہاں سے لائی گئیں اور وہاں اُنھیں کبھی موت کے گھاٹ اتارا نہ گیا۔ چونکہ آگس کی بیوہ آگیا تیس اسپارٹا کی سب سے متمول وارثہ تھی اس لئے لیونیڈ اس نے اسے اپنے بیٹے کلیو منیس سے نکاح کرنے پر مجبور کیا۔ الغرض اسپارٹا میں امن و امان دوبارہ قائم ہو گیا اور اعیانیوں کو اطمینان نصیب ہوا (سنہ ۲۲۹ ق م)۔

پیلوپونیز کی اعیانی جماعت میں اب کہیں جان میں جان آئی۔ مقدونیہ کے عدیدی اور فرماں روا دونوں کے اشتراک اصول کے خلاف متحد ہونے کی وجہ سے اس ملک کا مستقبل بھی خزاں نظر آنے لگا۔ اکائیائیوں نے انتی گونوس کے ساتھ صلح کر لی اور معلوم ہوتا ہے کہ اس بادشاہ نے اکر و کورنتھ پر قبضہ کرنے کا خیال دل سے نکال دیا۔ انتی گونوس نے سنہ ۲۲۹ ق م میں پختہ عمر میں انتقال کیا۔

انتی گونوس کے بعد اُس کا بیٹا دیتریوس تخت نشین ہوا اور سنہ ۲۲۹ ق م تک حکومت کی۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ اُس نے شامی استراتونیس کے ساتھ نکاح کیا تھا لیکن اس کے ساتھ قطع تعلق کر کے ایپائروس پر اپنا دعویٰ جتانے کی غرض سے وہاں کی شاہزادی فنیہ کے ساتھ نکاح کر لیا تھا۔ ایپائروس کی حالت اندرونی خلفشار کی وجہ سے نہایت زبون تھی۔ پرموس کے جانشین ایک دوسرے

۹۔ پڑوسانیاس (۸، ۱۰، ۸، ۱۲، ۲۴) کہتا ہے کہ آگس میں تین بیٹی کی ایک لڑائی میں کام آیا تھا لیکن ہم اس بیان کو قابل وثوق نہیں سمجھتے اور معلوم ہوتا ہے کہ پڑوسانیاس کو غلط سمجھت ہوا ہے۔

کے ساتھ برسرِ پیکار تھے اور یکے بعد دیگرے قتل ہو رہے تھے تا آنکہ  
 پرھوس کی اولاد سے صرف ایک لڑکی دنی دامیہ رہ گئی اور اُس کا  
 بھی امبرلیسیہ کے بہت خائفہ ارے مس میں باغیوں نے کام تمام  
 کر کے ایسا رُوس میں جہورسی و فاقی مملکت قائم کر دی گئی۔ دیمتریوس  
 نے کسی قسم کی مداخلت نہیں کی اس لئے کہ اول تو اُسے خود مشکلات  
 کا سامنا کرنا پڑا تھا، اور دوسرے وہ چاہتا تھا کہ آندھی چل کر خود بخود  
 بند ہو جائے۔ در دانیوں نے مقدونیہ پر یک بیک حملہ کر دیا تھا  
 اور ایتولی بھی حرکت کر رہے تھے اور اکارنائیوں پر حملہ کر رہے  
 تھے۔ چونکہ اس موقع پر مقدونیہ اکارنائیوں کی مدد کرنے کے لئے  
 تیار نہیں تھا اس لئے آخر الذکر نے رومنوں سے مدد طلب کی اور  
 کہلویا کہ اُن کے ہی آباد اجداد ایسے تھے جو طردائے کے خلاف  
 برسرِ پیکار نہیں ہوئے تھے۔ اس پر رومن سینات نے ایتولیوں سے  
 کہا کہ تم فوراً اکارنائیوں کو چھوڑ دو، لیکن اکارنائیوں نے اس کی مطلق  
 پروا نہیں کی۔ غالباً اسی زمانے میں ایتولیوں نے آرکیڈیا کے شہر نکالیہ  
 پر قبضہ کر لیا ہو گا اس لئے کہ کچھ مدت کے بعد ہم یہ شہر اسی کے قبضے  
 میں دیکھتے ہیں۔ اب اراتوس نے ایتولیوں کے ساتھ اس شرط پر  
 محالفہ کر لیا کہ اگر وہ نکالیہ پر قابض رہیں گے تو وہ ہمسایہ ہر ایہ پر  
 قبضہ کر لے گا۔ اس کے علاوہ بھی وہ اکائیائی لیگ کا اثر وسیع کرنے  
 میں ہر طرح کی کوشش کر رہا تھا، اور اس کوشش میں اُس نے اپنے  
 محبوب طز عمل یعنی چالبازی سے کام لیا۔ اس کا مسلک یہ نہیں  
 تھا کہ جنگ آزمائی کرے، لیکن جب لڑائی سر پر آ جاتی تھی تو کوئی  
 شخص اُس کے اقوال و افعال میں شہمہ برابر بھی نقص نہیں نکال سکتا  
 تھا، گو وہ خود طعنے ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ میدان جنگ میں ہمیشہ میرا  
 دل ڈمکنے لگتا ہے اور دست ہو جاتے ہیں! لیکن وہ کبھی کسی  
 خطرے کا سامنا حتی المقدور نہیں کرتا تھا، اور اگر دوسروں کی مدد

باب

بابت

کرنے میں کوئی اندیشہ ہوتا تھا تو وہ اپنے رسالے کو عقب ہی میں کھنے پر اکتفا کرتا تھا۔ ان ہی ترکیبوں سے اُس نے آرگوس کے خود سر ارسطیفوس کو شکست دی، لیکن اس سے بعد بھی وہ آرگوس پر قبضہ نہیں کر سکا۔ ارسطیفوس کے بعد نوجوان ارسطوماخوس خود سر ہوا، اور اُس کے دربار میں بزدل اراتوس کا خوب مضحکہ اڑایا گیا۔ اس کے برعکس میگالوپولس میں اکائیائی طرز عمل کو کامیابی حاصل ہوئی۔ باوجود حال کے واقعات کے اس شہر میں اعلیٰ خیال نوجوان لیدیادیس خود سرن بیٹھا تھا اور اب اُس سے کہہ سُن کر اراتوس نے اُس سے خود سری سے دست برداری دلوادی جس کے بعد میگالوپولس بھی اکائیائی لیگ میں شامل ہو گیا۔ اکائیائی لیدیادیس کے اس فعل سے اس قدر خوش ہوئے کہ انھوں نے اُسے ۲۳۳ ق م میں استراتی گوس مقرر کر لیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے اکائیائیوں کو یہ خیال ہو گیا تھا کہ لیگ کے طرز عمل میں ذرا زیادہ جوش اور ذرا کم انحصار روپے اور چالبازی پر ہونا چاہیے، اور اس قسم کی حکمت عملی کے لئے لیدیادیس سے بہتر کوئی شخص نظر نہیں آتا تھا۔ بہر حال اراتوس، جو ہر دوسرے سال استراتی گوس مقرر ہوتا تھا اور جو لیگ کی گویا روح رواں تھا، اس کا مانع ہوا۔ لیکن جب اُس نے ایٹنز کو مقدونی اثر سے نکالنا چاہا تو اُسے ابتداء میں اتنی کامیابی نہیں ہوئی۔ انتیگونوس گوناٹاس کی زندگی ہی میں اُس نے پرایسوس پر حملہ کیا، لیکن جب اُسے ناکامی ہوئی تو (خود اراتوس کے خود نوشتہ تذکرے کے بموجب) اُس نے یہ ظاہر کیا کہ یہ حملہ اُس نے نہیں بلکہ ارگیٹوس نے کیا تھا، اور موخر الذکر نے اپنی فزاری کے وقت اراتوس کا نام اس لئے پکارا تھا کہ جو لوگ اُس کا تعاقب کر رہے تھے وہ راہ راست سے ہٹ جائیں۔ الغرض اس ناکام آور حملے کا الزام ارگیٹوس جیسے بد معاش کے سر تقوایا گیا، ورنہ

پھر ایٹھنزر کے حکمران ممکن ہے کہ ارسطیفوس کی طرح اکائیائیوں کا نفوذ امن کی بنیاد پر مداخلت کر دیتے۔ دیمتریوس کے تخت نشین ہونے پر دیار شمالی میں اراتوس کی کوششیں اس سے زیادہ کامیاب نہیں رہیں۔ اسے دیمتریوس کے سپہ سالار بیٹیس نے فیلاکہ کے مقام پر شکست دی اور افواہ یہ گرم ہوئی کہ اراتوس لڑائی میں کام آیا ہے۔ پرایموس میں شاہی صوبہ دار دیوجانس نے اکائیائیوں سے مطالبہ کیا کہ اس خبر کی بنا پر کورنٹھ کا تحلیہ کر دیں، اور سب سے تعجب آمیز بات یہ ہے کہ ایٹھنزیوں نے اراتوس کی وفات کی خبر سنتے ہی پتوں کے گھیرے تک پہنچنے کے لیے حقیقت یہ ہے کہ اکائیہ سے باہر کوئی شخص اس کی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن جب دیوجانس کا پیام کورنٹھ پہنچا تو اُس وقت خود اراتوس موجود تھا اور محض ایٹھنزیوں کو یہ دکھانے کے لئے کہ میرا اب بھی زندوں میں شمار ہے اُس نے فوراً اٹھ کا کاغذ کیا اور اُسے تاریخ کر دیا۔ لیدیادیس چاہتا تھا کہ اکائیوں اور اسپارٹا کی لڑائی ہو جائے، لیکن اراتوس نے انہیں باز رکھا۔ اصل یہ ہے کہ جیسا ہم دیکھ چکے ہیں، اسپارٹا کی عیدیں اس کے دوست اور ہمنوا تھے۔

۲۲۹ ق م میں دیمتریوس کی موت پر صورت حال میں تبدیلی پیدا ہو گئی۔ اُس کا بیٹا فیلقوس جو اُس کا جانشین ہوتا، صرف سات برس کا تھا، اور عام خیال یہ ہو گیا کہ اب مقدونیہ کی کمر لوٹ گئی ہے۔ لیکن مقدونیہ کو فیلقوس کے ایک قریب کے رشتہ دار انتیگونوس ساکن سرنہ نے متولی سلطنت بن کر بجالایا۔ تاریخ میں اس کا لقب دوسون یا فراخ دست ہے یہ شاید اس لئے کہ وہ ہمیشہ قوت و اقتدار سے دست بردار ہونے کے لئے تیار رہتا تھا۔ سلطنت سے باہر مقدونیہ اثر کی حالت بہت بری تھی، اس لئے کہ تعمیلی علیحدہ ہو گیا اور ایتولی پھر وسطی یونان میں پیش پیش

باب

ہو گئے، پہلو پوینیزس ارسطو ماخوس والی آرگوس خود سری سے دست بردار ہو گیا، اور گولیدیا دیس استراتی کوس تھا پھر بھی اراتوس نے اُسے ڈیڑھ سوتالنت بھیج دیئے۔ جب لیدیا دیس نے ارسطو ماخوس کا معاملہ اکائیائیوں کے سامنے پیش کیا جو اغلباً آرگوس کے شمول لیگ پر مشتمل تھا، تو اراتوس نے اُس سے مخالفت کی اور اکائیائیوں نے ارسطو ماخوس کی درخواست مسترد کر دی۔ لیکن اس کے بعد اراتوس نے اُس کے موافق تقریر کی جس پر فیلقوس اور آرگوس دونوں لیگ میں شامل کر لئے گئے اور ارسطو ماخوس سپہ سالار منتخب ہو گیا۔ یہ ایک مدبر کے لئے ایک نہایت ہی عجیب و غریب طرز عمل تھا اب بالکل عیاں ہے کہ اراتوس کی نظر میں ہر شے کی صرف اتنی قیمت تھی جتنی وہ اُس کے مقاصد کے حصول میں کام آئے، اور سیاسیات اُس کے نزدیک ایک طرح کا کاروبار تھا، چنانچہ وہ اقتدار کے حصول میں روپیہ خرچ کرنے میں بھی دریغ نہیں کرتا تھا۔ مثلاً اُس نے اسی طرح کا کاروبار ایٹھنز یوں کے ساتھ، یا یوں کہو کہ ایٹھنز یوں کے لئے کیا گو اس کا وہ نتیجہ نہیں نکلا جس کی امید تھی۔ دیمتریوس کی موت کے بعد سپہ سالار دیوجانس نے اس پر رفا مندی ظاہر کی کہ وہ اُن مقامات کو جو اُس کے قبضے میں تھے، یعنی پرائیموس، مونونی خیب، سالامس اور سونیوم کو ڈیڑھ سوتالنت کے معاوضے میں ایٹھنز یوں کے حوالے کر دے گا۔ اس پر اراتوس نے یہ روپیہ بھیج دیا اور دیوجانس نے ان قلعوں کا تخلیہ کر دیا۔ ایٹھنز یوں نے پہلے تو دیوجانس کا اظہار تشکر کیا، پھر اپنے ہم وطنوں پر قلیدیس اور میکلیون کا اس خدمت کے لئے شکریہ ادا کیا، لیکن اُنہوں نے اراتوس کو بالکل نظر انداز کر دیا اس لئے کہ شاید وہ اُسے محض ایک کاروباری آدمی سمجھتے تھے جس کا پہلا کام محض اپنے غرض مطلب کو دیکھنا تھا، ساتھ ہی ایٹھنز اکائیائی لیگ میں بھی شامل نہیں ہوا۔ آخر اس حکمت عملی کا اصل سبب

بابت

کیا تھا؟ دروازے سن کا قیاس ہے کہ اراتوس کو اس سے اس لئے اختلاف تھا کہ وہ لیگ میں کسی قسم کے ”جدید خیالات“ کے شمول کا خواہاں نہیں تھا، یا دوسرے الفاظ میں اسے یہ خوف تھا کہ کہیں لیگ میں اعلیٰ تمدن یافتہ ایتھنز کیول کا اقتدار حد سے متجاوز نہ ہو جائے اور اسے اپنے اثر سے دست بردار ہونا پڑے۔ گویہ قیاس عجیب و غریب ہے، لیکن اس میں حقیقت کا عنصر ضرور ہے، لیکن ساتھ ہی یہ پوری حقیقت کا اظہار نہیں کرتا۔ اول تو خود ایتھنز ہی اس لیگ میں شرکت کے خواہاں نہیں تھے اس لئے کہ یہ ان کے لئے ایک طرح کی ترقی معکوس ہوتی، چنانچہ ان کی عدم رضامندی اس شمول کے لئے سب سے بڑی سذرانہ ثابت ہوئی۔ علاوہ ازیں اغلباً ایک دوسری سذرانہ بھی ملحوظ رکھنی چاہئے۔ سوال یہ ہے کہ اراتوس کو یہ سب زمیں کہاں سے مل جاتی تھیں؟ اس کا جواب صرف ایک ہی ہو سکتا ہے کہ مصر سے یہ بات تحریر میں موجود ہے کہ بطلمیوس اسے چھ تالنت سالانہ دیتا تھا، اور اگر اسے کسی خاص کام کے لئے مزید رقم کی ضرورت ہوتی تو بطلمیوس یقیناً اس سے بھی دریغ نہ کرتا۔ ظاہر ہے کہ اس کے معاوضے میں بطلمیوس چاہتا تھا کہ اس کے مفاد کی حتی الامکان نگرانی کی جائے۔ اب بطلمیوس کی یہ بھی خواہش تھی کہ ایتھنز آزاد رہے، چنانچہ اگر اراتوس چاہتا بھی تو بھی ایتھنز کو اکائیائی لیگ میں شامل ہونے کی کوشش نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے برعکس مقدونیہ نے جو یک بیک ایتھنز پر علاقے میں سے اپنے محافظ رسالے بٹالائے اس کی وجہ سے انی گینا، ہرمیوئے اور بشیر آرکیڈی اکائیائی لیگ میں شامل ہو گئے اور ان کے شمول کی وجہ سے یہ لیگ سجد ذمی اقتدار ہو گئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈیڑھ سو تالنت سے کام ضرور نکلا۔

نہ بلاشبہ انہی گونوس کا لقب ”دوسون“ اس کے اس قول کے سبب سے تھا

بابت

اسی دوران میں انہی گونوس مقدونی سرحد کی حفاظت کر رہا تھا، اُس نے ازسرنو تفصلی کے ایک حصے کو اپنا مطیع کر لیا، لیکن وہ ایتولیوں کو ملک سے نہیں نکال سکا، نہ انہیں لیزیا خیمہ کیوس، اور خالکدون میں آباد ہونے سے باز رکھ سکا۔ اُس نے اپنی سلطنت کے مزید استحکام کے لئے بھی اُس نے ایتھنز پر حملہ نہیں کیا اس لئے کہ ایتھنز مصر سے یارو ما سے کمک حاصل کر سکتا تھا، اس نے ایتھنز کو چھوڑ کر اپنی توجہ سیلوپونیز کی طرف مبذول کی جہاں پہنچ کر اُس نے انتظار کیا اور آخر کار اُسے موقع مل گیا۔

اس نواح میں مداخلت کا موقع اس مدافعت سے حاصل ہو گیا جو اراتوس نے اسپارٹا کی جدید تحریک کی تھی۔ اس تحریک کا بانی شاید لیونید اس کا بیٹا کلیومنیس تھا جس نے اُس کے مقاصد

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ جس کا اعادہ یوستی نوس ۲۸، ۳، ۱۵ میں کیا گیا ہے: ”میں ترک سلطنت کے لئے اور خود اپنے ہاتھ سے اُسے دوسرے کے ہند کرنے کے لئے تیار ہوں۔“

قلعوں سے دست برداری اور ایتھیزیوں کی آزادی؛ ڈروائے سن ۳، ۲، ۵۶۔ اراتوس کے مقاصد کی بابت واضح صورت کی رائے ڈروائے سن سے مختلف ہے: ”بلدیہ ایتھنز“ Wachsmuth: Die Stadt Athen ۱، ۳۳۳ (میز ۲۳ وغیرہ)۔

ہریس، ۷، ۱/۴۔ نیز دیکھو پلوٹارک: Koehler: Ein Verschollener

”اراتوس“ ۳۴۔ اراتوس کو بطلمیوس باضابطہ تنخواہ دیتا ہے؛ پلوٹارک: ”اراتوس“ ۴۱۔  
 اللہ ڈروائے سن ۳، ۲، ۱۸ کے بموجب انہی گونوس نے کاریہ پر بھی قبضہ کر لیا؛ وہ اُسکا ثبوت تردگوس کی تمہید ۲۸ سے دیتا ہے، جہاں لفظ ”کاریائی“ ضرور ملتا ہے لیکن فقرہ مشتبہ ہے؛ اس کے علاوہ پریسی ۵۰ میں لکھا ہے کہ انہی گونوس ایک تہہ اپنا بیٹا لیکر ایشیا کی طرف گیا تھا؛ لیکن یہاں الفاظ ”بھیکیل کارہیں“ سمجھ کر یا یہ امر قرین قیاس ہے کہ یہ ہم فاختارہ تھی؛ نیز دیکھو عقب حاشیہ ۱۵، اور فرق حاشیہ ۳۔



بابت

کا خون بہا کر خاتمہ کر دیا تھا۔ کلیونیس کو مجبوراً آگس کی بیوہ سے نکاح کرنا پڑا تھا، لیکن اسی اتحاد سے آگس کی کوششوں کی یاد تازہ رہی، اور چونکہ اس کا فطری میلان اعلیٰ مقاصد کی طرف تھا اسلئے اس نے آگس کا طرز عمل خود اختیار کر لیا، اور تہیتہ کر لیا کہ اسپارٹا کی حالت بدل دینی چاہئے۔ اس کے ساتھ بہت سے فوجوان اسپارٹائی تھے جن کے نزدیک بھی مملکت کے دستور میں تبدیلی ہونی ضروری تھی، اور اس کا صلاح کار، یایوں کہو کہ ان کا استاد و افی فلسفی مسمیٰ اسفارکوس تھا۔ کلیونیس تخت پر شکستہ ق م میں بیٹھا

۱۲ کلیونیس۔ گیلرٹ کا رسالہ ”کلیونیس“ Gehlers : De Cleomene لائپزگ، ۱۸۸۳ء۔ اسفارکوس کے لئے دیکھو ڈروائے سی ۳، ۲، ۵، ۷؛ زو سے میل ۱، ۳، ۷، ۸۔

پولی بیوس ۵، ۳۷۔

پولی بیوس ۵، ۳۷ میں کلیونیس کے خصائص کیساتھ انصاف برتا ہے۔ اسکی بہت سی صفات خود دسول جیسی تھیں۔ آگس اور کلیونیس دونوں اشتراکیت پسند تھے، لیکن قدیم زمانے میں یہ مسئلہ اس قدر اہم نہیں تھا جیسا آجکل ہے، اس لئے کہ اُس زمانے میں غلامی کے کسی کو کوئی سروکار نہیں تھا، اور اسکے علاوہ بہت سے غیر ملکی شہری اجیر سپاہیوں یا بحری قزاقوں کا پیشہ اختیار کر سکتے تھے۔

پلوٹارک نے ایس اس مشابہت کو ملحوظ رکھا ہے جو برادران گراکھی میں پائی جاتی ہے؛ لیکن یہ دونوں اسپارٹائی برادران گراکھی سے کہیں زیادہ گرم تھے اور کائیوس گراکھوس کلیونیس سے زیادہ تناسخ سے بے پردہ تھا، مثلاً ساہوکاروں کو اپنا طرفدار بنانے اور انتقام کے طرہ عمل کی تائید حال کرنے کیلئے اس نے نہ صرف صوبہ ایشیا کے باشندوں بلکہ خود روم کے شہریوں کو بطور مال عنینت کے انکے سپرد کر دیا۔ کلیونیس کا خاتمہ اسپارٹا کے دشمنوں کے ہاتھوں ہوا، کائیوس گراکھوس کا خود اُس کے ہموطنوں کے ہاتھوں۔

واقعات کیلئے دیکھو تیوفیر کا مضمون ”اکائیہ“ پاؤلی و سودا کے محیط المیہ جلد امیں۔

بابت

لیکن اُسے اپنی تدبیر چلانے میں ذرا دیر لگی۔ اُس کے مقاصد اگس کے مقاصد سے بھی بڑھے ہوئے تھے، اور اُس کی اسکیم کے لئے پوری تیار کی ضرورت تھی، لیکن ساتھ ہی ایسی نہ تھی کہ اُس کا پہلے سے اعلان کر دیا جائے۔ اصل میں اُس کا ارادہ یہ تھا کہ ایفوروں کے اقتدار کی جگہ بادشاہوں کو اقتدار حاصل ہو جائے، جس کے دوسرے الفاظ میں یہ معنی ہوئے کہ عیدیمی حکومت کی جگہ شخصی حکومت قائم ہو جائے، اور جب اس تبدیلی کی وجہ سے اسپارٹا میں قوت و سطوت پیدا ہو جائے تو اس وقت اُسے یونان کا، یا کم از کم پیلوپونیز کا رہبر بنا دیا جائے۔ اس نے پہلے تو اسپارٹا کا تنگیہ اور این تی نیہ کے ساتھ محالفہ کرایا، جس کی وجہ سے اُس کی اکائیائیوں سے مخالفت ہو گئی جو کچھ مدت سے آرکیڈیائی اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے، اور آخر کار سن ۴۸۱ ق م میں فریقین کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ اکائیائیوں کا سپہ سالار اراتوس تھا جس نے پہلے تو حسب سابق پہلے میدان کی لڑائی سے گریز کیا، لیکن یہ تدبیر نہیں چلی، اور فریقین کے مابین میگا لوپوس کے علاقے میں کوہ لیکائیوس کے دامن میں لڑائی ہوئی جس میں میدان کلیونیس کے ہاتھ آیا۔ اراتوس بھاگ گیا، اور گو مشہور یہ ہو کہ وہ لڑائی میں کام آیا ہے، لیکن اُس نے یہ بوجہ نہ دیا کہ فوراً ایک فوج جمع کی، اُسے لے کر این تی نیہ پہنچا، اور وہاں والوں کو اکائیائی لیگ میں شامل ہونے اور اپنے شہر کے غیر ملکی باشندوں کو شہری حقوق دینے پر مجبور کیا۔ اب کلیونیس نے اگس کے بھائی ارخی داموس کو جلا وطنی سے واپس بلا کر اگس کے شیر خوار بچے کی جگہ اسپارٹا کے دوسرے یعنی یوری پونٹی بادشاہ کی حیثیت سے تخت نشین کر دیا۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ کلیونیس کو کسی دوسرے کے سہارے کی ضرورت ہے، لیکن بہت جلد شاید عیدیمی گروہ کے ہاتھوں ارخی داموس کا کام تمام ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ کلیونیس چاہتا

باب

تو فیصلہ قبیحہ نہ ہونے دیتا، بلکہ بعض مورخ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ آرخی داموس کو خود اسی نے قتل کر دیا گو اس کا کوئی ثبوت نہیں بہر حال اگر یہ بھی قیاس کیا جائے کہ اس نے جان بوجھ کر عیدیوں کو اس قتل سے باز نہیں رکھا، تو بھی اُس کے ماتھے پر کلنگ کا ٹیکہ ضرور لگ جاتا ہے۔ اکائیائیوں سے جنگ جاری رہی اور اس میں کلیونیس کو میگالوپولس کے علاقے ہی میں لیوکترا کے مقام پر پھر فتح ہوئی۔ یہ جنگ لیدیادیس کی موت کی وجہ سے یاد رکھنے کے قابل ہے۔ لیدیادیس اکائیائی سوارے کی کمان کر رہا تھا، اور اُسے لے کر اس نے اسپارٹیوں پر زبردست حملہ کیا، لیکن عین نازک موقع پر اراتوس نے جو ہوب لیتوں کا سپاہی تھا، اُسے مدد نہیں دی جس کی وجہ سے لیدیادیس کو سخت نقصان پہنچا اور وہ خود بھی کام آگیا۔ یہ خبر سنتے ہی اکائیائیوں میں غیظ و غضب کی ایک لہر دوڑ گئی، چنانچہ وہ اُسے گیوم کے مقام پر جمع ہوئے اور ایک قرارداد منظور کی جس سے اس لیگ کی خاص حیثیت کا پتا چلتا ہے۔ اس قرارداد کا حاصل یہ تھا کہ اراتوس کو اجیر سپاہیوں کی تنخواہوں کے لئے کوئی مزید رقم نہ دی جائے، اور اگر وہ اس پر بھی جنگ جاری رکھنا چاہے تو اس کے اخراجات اُسے خود برداشت کرنا پڑیں گے۔ لیدیادیس کی موت اراتوس کے لئے نہایت مبارک تھی، اور اگر وہ میدان جنگ میں اپنے معمولی تدبیر سے کام نہ لیتا تو اُس پر غداروں کا الزام گویا بنایا تھا۔ جب اُسے عدم اعتماد کی اس قرارداد کی خبر ملی تو پہلے تو اُس کا خیال ہوا کہ اپنے عہدے سے استعفا دے دینا ہی مناسب ہے، لیکن اس نے بہت جلد اپنا ارادہ بدل دیا اور ایک ایسی چال چلی جو اُس کی فطرت کے عین مطابق تھی، یعنی اورخو مینوس پر حملہ کیا، دشمن کے تین سو سپاہیوں کو تہ تیغ کیا اور کلیونیس کے سوتیلے باپ

بانٹ

ماگستوس کو گرفتار کر لیا۔ اب اول تو (جیسا اوپر بیان کیا چکا ہے) وہ ہر دوسرے سال ہی استراتے کو س ہونے لگا تھا، اور دوسرے کلیونیس بھی اسپارٹا کے دستور میں انقلاب کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا جس کی وجہ سے صورت حال میں متعدد تبدیلی پیدا ہو گئی تھی، اور (اراتوس کے دشمنوں کے قول کے مطابق) وہ اب یہ چاہتا تھا کہ بائیں میں کوئی دوسرا شخص اپنا ماتہ ڈالے۔ بہرہج اراتوس اب اپنے عہدے سے ہٹ گیا اور اس کی جگہ تموکسے نوس استراتے کو س مقرر ہوا۔

کلیونیس نے کچھ تو بعض سربراہان اور وہ اسپارٹیوں کو اپنا ہمنوا کر کے اور کچھ رشوتوں کے ذریعے سے دستور اسپارٹا میں انقلاب کیا۔ اول تو وہ اسپارٹی فوج کو لے کر یلیوپونیز میں ادھر ادھر تھپا پھرا اور جب سپاہی اس کوچ در کوچ سے تھک کر لپٹ پڑ گئے تو اس نے انھیں چھوڑ کر اور اجیر سپاہیوں کی ایک فوج لے کر سیدھا اسپارٹا کا رخ کیا اور وہاں پہنچ کر ایک بیک ایفوروں پر ٹوٹ پڑا، پانچ میں سے چار کو تہ تیغ کیا، اور اسی اسپارٹائیوں کو شہر سے نکال کر آگس والی اصلاحات کا اعلان کر دیا یعنی قرضے منسوخ کر دے جائیں گے اور اراضی دوبارہ تقسیم کر دی جائے گی۔ ساتھ ہی اس عرض سے کہ اصلاحات پر انے عہدہ داروں کی وجہ سے کالعدم نہ ہو جائیں، اس نے اسپارٹا کا دستور ہی بدل دیا۔ اول تو ایفوروں کا عہدہ توڑ دیا گیا۔ کلیونیس چاہتا تھا کہ اس اعیانی قابو یافتہ مجلس کی نگرانی سے اپنے آپ کو آزاد کرے، چنانچہ اس نے یہ تاریخی اکتشاف کیا کہ ایفوروں نے امتداد زمانہ سے اپنے اختیارات میں ناجائز توسیع کر لی ہے، اور اس نتیجے پر پہنچا کہ میرا فرض ہے کہ اس سقم کو رفع کر دوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مجلس سینات کا بھی خاتمہ کر دیا گیا، چنانچہ دوہری ملکیت عملاً

بابت

شخصی حکومت کی شکل میں تبدیل ہو گئی۔ اس تبدیلی کی تاریخ کسی تاریخی واقعے سے نہیں ہوتی تھی۔ اس نے ایک نئی مجلس قائم کی جس کے ارکان ”یا ترونومی“ یا ”صاحبان اقتدار ابوی“ کہلاتے تھے۔ اسکے علاوہ اسپارٹی اقتدار کے عہد شباب کی طرح پیریوگنی کو بھاری ہتھیاروں والے رسالوں میں شمول کی اجازت دے دی گئی اور فوج میں مقدونوی رسالوں کی طرح لمبے مقدونوی نیزے رائج کئے گئے، حقیقت یہ ہے کہ اس عہد میں مقدونوی ”تھے“ کا انتخابی اودام پرستانہ احترام کیا جاتا تھا جتنا زمانہ ماقبل میں نیزقونیہ کو چھوٹے چھوٹے مقامی اضلاع یا صوبوں میں تقسیم کر دیا گیا کلیونیس کا برتاؤ شہریوں کیساتھ نہایت اچھا تھا اور اس نے جو طریقہ اختیار کیا وہ تمدن یونانی مفکروں کا ساتھ اور ایک طرف اکائیائیوں سے اور دوسری طرف شاہ مقدونیہ سے بالکل مختلف تھا۔ اکائیائی دراصل متمول اعیانیت کے قائم مقام تھے اور انہی کو نووس کا نقطہ نظر ایسے بادشاہوں کا تھا جن کا سب سے پہلا خیال خود حکمران اور مخصوص حقوق والے امرا کے مفاد کے حصول کا ہوتا ہے اور اس کے لئے وہ کسی ظلم و ستم کو تاروا نہیں رکھتے۔ اراتوس، انٹی کو نووس اور کلیونیس میں آخر الذکر سب سے زیادہ جدت طراز، شدید العمل اور ساتھ ہی سب سے کم خود غرض تھا۔ اکائیائی اسے خود سر کہتے تھے، اور حقیقت میں بھی وہ خود سر تھا لیکن اس کی خود سری پرانے قسم کی خود سری سے کہیں زیادہ ارفع و اعلیٰ تھی۔ آخر تک وہ اپنی قوم کے ساتھ اور اس کی قوم اس کیساتھ پورے طور پر وابستہ رہے۔

خارجی معاملات میں بھی کلیونیس نے وہی تعدی دکھائی جو اس نے ملکی کے انفرادی میں دکھائی تھی اور وہ میں تی نہ کو اکائیائیوں سے علیحدہ کرنے میں کامیاب ہوا۔ اب اکائیائیوں میں اراتوس کی طرف سے اور بھی زیادہ بھینپی

باب

پھیل گئی معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے اکائیائیوں کو یہ خیال پیدا ہو گیا ہو گا کہ ان کی عہدیت کا سربراہ کار ایک ایسا شخص بہتر ہو گا جسے ہر طبقے کے ساتھ مساویانہ ہمدردی ہو اور جو بہادری کے ساتھ لڑے، بجائے ایک ایسے شخص کے جس کی واحد تدبیر رشوت اور چال بازی ہو اور جو غربا کی روزی تو درکنار امن و امان کی ضمانت بھی نہیں کر سکے۔ اراٹوس کا تدبیر ایسے لوگوں کے نزدیک ایک ایسے جہاز کے مماثل تھا جس میں مسلسل پانی آنے کے سبب سے جہاز والوں کو ہر آن ڈوب جانیکا اندیشہ رہتا ہو۔

اب اراٹوس کے لئے یہ ظاہر تھا کہ وہ اپنی اور اپنے ہموطنوں کی دولت اور امارت کو جو گویا ایک ہی کشتی میں سوار تھے، ایک قابل رہبر اور ایک انبوہ کثیر کی مداخلت سے نہیں بچا سکتا اس لئے اب وہ غیر ممالک کی طرف نگاہ دوڑانے لگا، مضر سے تو اس کے حسبِ درخواست مدد ملنی ناممکن تھی اس لئے کہ گو روپیہ وہاں سے آسکتا تھا لیکن فوجی کمک خارج از بحث تھی اور کلیونیس کے خلاف محض اجیر سپاہیوں کی مدد سے کسی قسم کی کامیابی خارج از بحث تھی؛ رہے اکائیائی، تو وہ اراٹوس کے مقاصد کے حصول کے لئے اپنی جائیں معرض خطر میں ڈالنا نہیں چاہتے تھے۔ علاوہ ازیں جو روپیہ بطلمیوس کے پاس سے آیا وہ اتنا نہیں تھا کہ اس سے کافی اجیر سپاہی مہیا ہو سکیں۔ بطلمیوس کو اس کی کیا پروا تھی کہ یونان میں امر اغزابر حاوی ہو جائیں، بلکہ اس ملک میں جتنا خلفشار ہوا اتنا ہی اس کے لئے اچھا تھا۔ مقدونیہ کی کیفیت اس سے مختلف تھی اس کے بادشاہ کو یہ صاف نظر آتا تھا کہ اگر یونان میں عوام الناس کسی قسم کی کامیابی حاصل ہونا نہ صرف متمول شہریوں کے لئے بلکہ کم و بیش جس جائز حکمرانوں کے لئے بھی خطرے سے خالی نہیں شریطیکہ ابھی راجد صانیوں اور یونان کے درمیان چوڑے چوڑے سمندر حائل

باب

نہ ہوں اور بشرطیکہ وہ بطالسمہ کی طرح ایسے مطلق العنان حکمران نہوں جو کسی غیر قوم پر محض قوت و جبروت سے حکومت نہ کرتے ہوں۔ انگریز اکائیائی اعیانیوں نے انتہی گونوس کے سامنے دست استمداد پھیلانا چاہا لیکن اس میں یہ مشکل تھی کہ اس طرز عمل سے لیگ کی تمام پچھلی حکمت عملی پر کلیتہً پانی پھر جاتا۔ اب اراتوس کی باری آئی۔ اُسے اس قسم کی مشکلات سے آسانی کے ساتھ نکلنا خوب آتا تھا، اور اُس نے میگالوپولس والوں کو جن کے تعلقات مقدونیہ کے ساتھ ہمیشہ اچھے رہے تھے، اس کیلئے تیار کیا کہ اکائیائی لیگ سے اسپارٹا کے خلاف انتہی گونوس سے دست استمداد پھیلانے کی اجازت طلب کرے۔ انھیں اس کی اجازت مل گئی اور اس طرح اکائیائیوں اور مقدونیہ کے درمیان تعلقات قائم ہو گئے، چنانچہ صورت حال کچھ ایسی ہو گئی کہ آئندہ اگر خود اکائیائیوں نے براہ راست بادشاہ سے مدد چاہی تو کچھ ایسا خلاف فطرت نہیں ہوگا۔ لیکن اراتوس اک قدم آگے بڑھا، یعنی اُس نے میگالوپولسی سفر الیو جوائنٹی گونوس کے پاس جا رہے تھے، خفیہ ہدایات دیں کہ اگر بادشاہ نے کلیومنیس کو شکست دے دی تو مقدونیہ کے لئے کس قدر مفید ہوگا۔ انتہی گونوس نے جواب دیا کہ میں مدد دینے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ اکائیائی اُس کی تائید کریں، چنانچہ اراتوس نے غایت چالاکی کیسا تمہ اکائیہ کی مجلس میں تحریک کی کہ بادشاہ کی آمادگی کا شکریہ ادا کیا جائے اور مقدونیہ کی مدد صرف اُس حالت میں طلب کی جائے اگر اکائیہ اپنے دشمنوں کا مقابلہ تنہا نہ کر سکے۔ اس طرح بجائے میگالوپولس کے واسطے کہ اب مقدونیہ اور اکائیہ کے درمیان اب براہ راست گفت و شنود شروع ہو گئی۔ پہلے تو اکائیہ نے تنہا مقابلہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس میں اُسے کامیابی نہیں ہوئی اور انھیں شکستِ قریب میں کلیومنیس نے ہٹا تو میوم کے ضلع میں دیکھائے کے مقام پر شکست

باب

دے دی۔ اس شکست سے نہایت خاص نتائج مرتب ہوئے یعنی اس کے بعد اکثر اکائیائیوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ کلیونیس کیساتھ لڑنے میں اُن کا کوئی فائدہ نہیں اس لئے کہ کلیونیس ظلم کرنا نہیں چاہتا بلکہ صرف یہ چاہتا ہے کہ متحدہ یونان کا رہبر بن جائے اور وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ اس قسم کی رہبری تسلیم کر لینے میں مضائقہ نہیں۔ ظاہر ہے کہ اراتوس نے ان شرائط کی بنیاد پر کسی قسم کی گفت و شنود کی مخالفت کی، لیکن اُسے کامیابی نہیں ہوئی، اور اس کی مخالفت کو نظر انداز کر دیا گیا۔ چنانچہ یہ قرار پایا کہ اکائیہ کے سفر اور کلیونیس کی ملاقات لڑنا میں ہو جہاں آئندہ کے لئے قطعی انتظام کیا جائے۔ لیکن کلیونیس بیمار ہو گیا اور اندرونی جریان خون کی وجہ سے لرنہ نہ آ سکا۔

جو موقع اس وقت ہاتھ لگا تھا وہ جا کر واپس نہیں آیا۔ اراتوس نے اپنے ہم وطنوں پر دوبارہ اثر قائم کر لیا، اور جب کلیونیس کی طبیعت درست ہوئی اور فریقین کی ملاقات کے لئے آرگوس مقرر ہوا تو اراتوس نے مجلس میں ایک قرارداد منظور کرائی کہ بادشاہ آرگوس کو تنہا بغیر مسلح ساتھیوں کے آئے۔ اس سے کلیونیس ناراض ہو گیا، اور فوراً اکائیائیوں کے خلاف از سر نو جنگ ٹھکان لی۔ یہ اُس کی غلطی تھی، اس لئے کہ اگر کلیونیس مدبر بھی ہوتا تو وہ اس مشکل کو عبور کر لیتا اور اکائیائیوں کا رہبر بن جاتا؛ لیکن ظاہر ہے کہ اراتوس کی طرح کلیونیس کو عقبی دروازے سے داخل ہونا پسند نہیں تھا۔

ابتداء میں تو کلیونیس کو بعض نہایت درخشاں کامیابیاں ہوئیں۔ اُس نے آرگوس کو فتح کر لیا، اور جب ہم اس پر غور کرتے ہیں کہ مدت دراز سے آرگوس برابر اسپارٹا کی دست اندازی کی ہمیشہ مدافعت کرتا رہتا تھا، تو ہمیں اس فتح کی صحیح اہمیت کا



بابل اندازہ ہوتا ہے۔ گو اراتوس سکیون پر قابض تھا، لیکن پہلے نے اور دوسرے شہر کلیونیس سے جا کر مل گئے، اور کورنٹھ نے بھی اُسکے لئے اپنے دروازے کھول دیئے۔ کورنٹھ میں اراتوس کے مکانات اور دوسری جائیداد تھی، اور اس وقت وہ اُسی شہر میں تھا، لیکن عین موقع پر وہ کسی نہ کسی طرح سے شہر سے نکل گیا۔ کلیونیس نے اس جائیداد کو ضبط نہیں کیا بلکہ اُلٹے اراتوس کو اس شرط پر بارہ تالنت پیش کئے کہ وہ اُسے اکائیائیوں کا سپہ سالار بننے میں مدد دے، لیکن اراتوس نے جواب دیا کہ مجھے واقعات پر قابو نہیں رہا اور میں کسی قسم کی مدد دینے سے قاصر ہوں۔ اس کے لئے کذب و افترا اس قدر عادت ثانیہ ہو گیا تھا کہ وہ بے ضرورت بھی جھوٹ بولنے میں مضائقہ نہ سمجھتا۔ اگر کورنٹھ میں ایک اکائیائی حرس محافظ رہ گیا تھا جس کے اکثر سپاہی اراتوس کے تنخواہ یاب تھے، اور یہی حرس یونان کی تباہی کا باعث ہوا۔

اب اراتوس نے آمر مطلق کی حیثیت اختیار کر لی، اور اکائیائیوں نے انکی اس حیثیت کو تسلیم کر کے اُسے مطلق العنان سرائے گوس“ مقرر کر دیا۔ اس وقت اراتوس سکیون میں تھا، چنانچہ کلیونیس اس شہر کی فصیل کے سامنے نمودار ہوا، جس کی وجہ سے اراتوس پس پیش میں پڑ گیا کہ کیا کرنا چاہئے۔ اُس نے یہ دیکھ کر کہ ایٹولیا یا ایٹھنز سے کمک طلب کرنا بیکار ہے اسلئے کہ وہ اسپارٹا کی ہمدردی کا دم بھرتے ہیں، انٹی گونوس سے مدد کی التجا کی۔ جب وہ سکیون سے چلا ہے تو اُس کے ساتھ اُس کے روتے ہوئے ہم وطنوں کا ایک گروہ عظیم تھا جنھیں خوف تھا کہ اُسے کلیونیس گرفتار نہ کر لے۔ سکیون سے وہ سیدھا اُسے گیم ہینچا جہاں اس نے ایک قرار داد منظور کرائی کہ انٹی گونوس سے مدد کی استدعا کی جائے اور اگر کورنٹھ اُس کے حوالے کر دیا جائے۔ اب اکائیائی لیگ کی

باب

حالت اس درجہ زبوں ہو گئی تھی کہ اُس نے اپنی وفاداری کی ضمانت کے طور پر شاہ مقدونیہ کے پاس پرغمال بھیجے جن میں اراتوس کا بیٹا بھی شامل تھا، اور یہ پرغمال دربار مقدونیہ بظاہر نہایت درخشاں مستقبل کا وعدہ کر کے پہنچے لیکن درحقیقت اُن کے ملک کا مستقبل نہایت ہی تاریک تھا۔ چونکہ ایتولی تھرموپلی پر بادشاہ کا راستہ روکے ہوئے تھے اس لئے اس نے یونانیہ ہو کر میں ہزار پیدل اور چودہ سو سوار لے کر خاکنائے کا رخ کیا۔ اب خالکس پر قبضے کی اہمیت عیاں ہو گئی۔ گو کلیونیس کا میگارائے کے علاقے پر قبضہ تھا، لیکن اراتوس کے فریق نے ارگوس کو ملالیا، اور چونکہ اس کے عقب کو اس چال کی وجہ سے خطرہ پیدا ہو گیا اس لئے اُس نے کورنتھہ چھوڑ کر ارگوس مسخر کرنے کی ناکام کوشش کی اور آخر کار اُسے اسپارٹا واپس ہونا پڑا (۲۳۱ ق م)۔ ارسطوماخوس جو کسی زمانے میں ارگوس کا خود سر اور اس کے بعد اکائیائیوں کا سپہ سالار رہ چکا تھا اور جس نے ارگوس کلیونیس کے حوالے کیا تھا اُسے شکنجے میں دیا گیا اور سمندر میں ڈبو دیا گیا۔ یہ حرکت خود اراتوس کے لئے نہایت ذلیل تھی۔ اب اکائیائیوں نے اے گیوم میں ایک قرارداد منظور کی کہ انہی گونوس لیگ کا صدر بنایا جائے اور غیر ممالک کے فرماں رواؤں سے جو بھی تعلقات ہوں وہ

۲۳۱ ارسطوماخوس کیساتھ سختی کا برتاؤ؛ پلوٹارک: "اراتوس" ۴۵۔

مقدونیہ کی صدارت میں ایک بڑی لیگ کا قیام؛ پولی بیوس ۴، ۵، ۴، ۹۔

۴، ۹۔ اس کا انتظام؛ پولی بیوس ۴، ۲۶۔ کورنتھ میں جلسہ، اس کے بعد مختلف

۴ اتحادوں کو پیمانے تاکہ "قرارداد کی از سر نو" کی توثیق ہو جائے۔ چونکہ اسپارٹا

لیگ کا رکن نہیں ہے اس لئے یہ لیگ جنگ سیلاسیہ سے پہلے ہی بنی ہوگی۔ دوسون

کے یک بیک چلے جانے اور قبل از وقت موت کی وجہ سے یہ اسکیم تکمیل کو نہیں پہنچی۔

باب

جو آجکل تونس کی ہے۔ اس کے بعد مقدونیہ کی صدارت میں ایک بڑی ایک قائم ہوئی جس کے اراکین میں اکائیائی بھی تھے۔ انٹی گونوس نے بالفعل اسپارٹا پر حملہ کرنے کی ہمت نہیں کی، لیکن ظاہر ہے کہ یہ صورت حال زیادہ دن تک جاری نہیں رہ سکتی تھی۔ انٹی گونوس اور اراٹوس ایک طرح پر اس لئے فائدے میں تھے کہ وہ ایک جدید طرز عمل پیش کر رہے تھے جو بہت سے لوگوں کی نظر میں ملک کے لئے مفید تھا۔ رہا کلیونیس تو وہ ابھی سے گویا تھک سا گیا تھا۔ اگر وہ غربا کا نجات دہندہ تھا، تو یہ دونوں بھی موجودہ معاشرے کے بچانے والے تھے، پھر وہ کامیاب بھی تھے اور یہی وہ چیز ہے جو رائے عامہ پر اثر ڈالتی ہے۔ کلیونیس کو اسی طرح بیرونی مدد کی ضرورت تھی جیسے اراٹوس کو، اور صرف مصر ہی ایسا ملک تھا جو اسے مدد دے سکتا تھا، اس لئے کہ اراٹوس مصر کا تنخواہ دار تھا، لیکن اب وہ مصر کے دشمن مقدونیہ سے جاملتا تھا۔ الغرض یورگیس نے سرزمین یونان میں ازسرنو اپنے قدم جانے سے خوش ہو کر کلیونیس کی درخواست منظور کر لی۔ گو ہم تک شاہ مصر کے جواب کے الفاظ نہیں پہنچے تاہم اس کا لبالب اس واقعے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کلیونیس کی ماں کراتے سلیہ اور اس کی بیوی اکیاس کے بطن سے اس کے بیٹے کویرغمال کے طور پر مصر جانا پڑا۔ پھر یہ بھی ممکن ہے کہ یہ دونوں محض پیامبروں کی حیثیت سے مصر گئے ہوں۔ اس میں شبہ نہیں کہ بطلیموس نے کوئی لشکر نہیں بھیجا، ممکن ہے کہ اس نے کلیونیس کی رقی امداد کی ہو، لیکن اس کے مخصوص وسائل محض مدبرانہ گفت و شنود اور دھمکیوں پر مشتمل تھے اور ان کے لئے ایک پیسہ خرچ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ مصر نے اسپارٹا کی اس قدر کم جو مدد کی تو اس کی ظاہری وجہ وہ پیچیدگیاں تھیں جو ایشیا میں پیدا ہو رہی تھیں،

بابل

اور اس سے کلیونیس کی حالت بہت دگرگوں ہو گئی۔ معلوم ہوتا ہے  
 شاید اس کی ایک وجہ یورگیٹیس کی علالت بھی ہو جس کے  
 باعث اُس کے عہد کے دوسرے حصے میں پہلے کی سی مستحکم  
 نظر نہیں آتی۔ یہی وہ زمانہ تھا جب سلیوکوس سوم "سوتر" نے  
 ایشیائے کوچک پر حملہ کر دیا تھا اور یہ وہ ملک تھا جہاں مصری  
 اقتدار مسلّمہ تھا اور ادھر اُس کے پرگام سے نہایت اچھے تعلقات  
 تھے۔ بعد ازاں جب سلطنتِ ق م میں افرو جیہ میں سلیوکوس قتل ہوا  
 تو اُس کے رشتہ دار اکائیوس نے جنگ کو جاری رکھا اور سلیوکوس  
 کے بھائی انطاکوس سوم نے بابل سے شام آکر زمام حکومت اپنے  
 ہاتھ میں لے لی۔ اکائیوس نے اتالیوس کو ہر طرح سے دبا دیا، اُس کی  
 پرگام میں ناکہ بندی کر لی ساتھ ہی جتنے یونانی شہر تھے وہ سب شاہِ سورہ  
 سے جا ملے لیکن مصر نے اپنی قوتِ ایفی سوس اور ساموس میں برابر  
 قائم رکھی۔ اب انطاکوس نے پونتوس کے بادشاہ متھراداتیس  
 کی بیٹی لاؤدیچے کے ساتھ اپنا نکاح رچایا۔ بلاشبہ سلیوکوس کی اقتدار  
 کی ترقی کی وجہ سے ہی یورگیٹیس کلیونیس کے پاس کمک نہیں  
 روانہ کر سکا ہوگا؛ لیکن اسے کم سے کم مقدونیہ کے ساحل کو  
 تاراج کرنا چاہیئے تھا جس سے اسپارٹا کو یقیناً فائدہ ہوتا۔ لیکن ہم  
 دیکھتے ہیں کہ سلطنتِ ق م میں سلیوپونیز میں جنگ نہایت آہستہ  
 جاری ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انٹیگونس کی چلت پھرت  
 کو بطلمیوس کی مداخلت کے امکان سے یقیناً صدمہ پہنچا ہوگا۔  
 انٹیگونس نے پہلے تکیہ اور پھر بین تی نیہ کو فتح کیا، اور  
 موخر الذکر مقام پر اکائیائی، جنہوں نے اُس کی تسخیر میں بہت کم  
 حصہ لیا تھا، نہایت ہی بے رحمی سے پیش آئے یعنی یہاں کے  
 باشندوں کا قتل عام کیا اور انہیں غلام بنایا۔ انٹیگونس نے اُس شہر  
 کو آرگوسیوں کے نذر کیا، جنہوں نے اراتوس کے کہنے سے

یہاں ایک نوآبادی کی بنیاد ڈالی جس کا نام اکائیائی سپہ سالار نے مقدونی محافظ معاشرے کے نام پر انٹی گونیہ رکھا۔ کلیونیس کو صرف ایک جگہ کامیابی ہوئی اور وہ بھی غیر مکمل؛ اُسے میگالوپولس لے لیا، لیکن اس سے پہلے ہی اس شہر کے اکثر باشندے فلیپوے من کی سرکردگی میں شہر کو خیر باد کہہ کر نکل گئے تھے۔ کلیونیس نے اُسے یہ کہلوا یا کہ اگر تم اس بارٹا کے ساتھ مل جاؤ گے تو میں تمہیں واپس آ جانے دوں گا، لیکن فلیپوے من کے کہنے سے انہوں نے اُس کا پیام مسترد کر دیا جس پر کلیونیس نے شہر تاراج کر دیا۔ انتی گونوس نے کسی قسم کی مداخلت نہیں کی۔ میگالوپولس والوں کی اس استقامت سے اُن کے اعلیٰ خیالات کا اندازہ ہوتا ہے، اور ہم دیکھتے ہیں کہ

۳۵۷ء میں تی نیہ میں اکائیائیوں کے مظالم؛ پلوٹارک: ”اراقوس“ ۳۷۴ء۔ پولی میس نے ۳۸۲ء پر جو عذر کیا ہے وہ محض لفاظی ہی لفاظی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں تی نیوں نے جن تین سو اکائیائیوں کو تہ تیغ کیا تھا وہ خود اہل میں تی نیہ کی اشتعال پر آگے تھے، اور اس لئے میں تی نیہ والوں کے ساتھ جو سلوک روارکھا گیا وہ بالکل درست تھا۔ مگر یہ ظاہر ہے کہ جن میں تی نیوں نے اکائیائیوں کو بلایا تھا وہ وہ نہیں تھے جنہوں نے ۳۰۰ کو قتل کیا، بلکہ فزق خالف کے ارکان تھے۔ اسی طرح پولی میس کہتا ہے کہ تنگی کے ساتھ جو سلوک اکائیائیوں نے روارکھا وہ میں تی نیہ کے سلوک سے زیادہ نرم تھا، اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو مظالم میں تی نیہ میں روارکھے گئے وہ محض ”بربریت“ کی وجہ سے نہیں تھے بلکہ انصاف پر مبنی تھے؛ یہ خیال بھی واقعات پر مبنی نہیں ہے۔ تشدد اور نرمی سے انصاف یا بے انصافی نہیں بلکہ غصے کے مدارج کا اظہار ہوتا ہے۔ اکائیائی نسبت تنگی کے میں تی نیہ سے کبھی زیادہ برا فرختہ تھے؛ اس کی وجہ یہ تھی کہ (پلوٹارک: ”اراقوس“ ۳۵۷ء کے بموجب) ایک تہ میں تی نیہ نے اکائیائیوں پر تیس مینائے جبرانہ کیا تھا، اور گویہ رقم نہایت ہی قلیل ہو لیکن اس سے اکائیائیوں کی بڑی بھاری توہین متصور تھی۔

باب

فلپو کے من کی خصلت میں سازشی اراتوس سے کہیں زیادہ علو پایا جاتا ہے، اور اس کے ذریعے سے اکائیائیوں نے جو سیدھے سچے طرز عمل کا اعلان کیا اس سے طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ شاید اسی زمانے میں انتی گونوس اور بطلیموس کے درمیان وہ گفت و شنود شروع ہو گئی ہوگی، جس میں انتی گونوس نے کوشش کی کہ مصری بادشاہ نے جو بھی اسرار طاق کی تقوڑی بہت مدد کی ہے اس سے بھی وہ دست بردار ہو جائے۔ اس تحریک کو بطلیموس نے منظور کر لیا۔ ہمیں اس کے اسباب نہیں معلوم اور ہم محض قیاسات دوڑانے پر اکتفا کر سکتے ہیں بلاشبہ اس موقع پر بھی ایشیائی پیچیدگیاں ملحوظ ہوں گی اور مصر کو یہ پسند نہیں ہوگا کہ ایسے دور و دراز میدان میں اپنی فوج روانہ کرے۔ لیکن اگر یہ واقعہ ہے کہ مقدونیہ اور مصر کے درمیان گفت و شنود ہوئی تو ہمارے قیاس کے مزاحق بجانب ہوگا کہ کلیونیس کا ساتھ چھوڑنے کے مساو ضحیں مصر کو کچھ نہ کچھ ضرور مل گیا ہوگا۔ ڈروائے سن نے یہ امکان پیش کیا ہے کہ انتی گونوس نے کاریہ بطلیموس کے حوالے کر دیا ہوگا، لیکن ڈروائے سن کے متبع یہ جو فرض کر لیتے ہیں کہ مقدونیہ کاریہ پر قابض تھا، تو اس کا ہمیں کوئی قطعی ثبوت نہیں مل سکا۔ ممکن ہے کہ یونان کے اندرونی معاملات مصری مداخلت کے خاتمے کی اصلی وجہ یورگی تیس کی ناقص تندرستی ہوگی جس کی وجہ سے اُس کا بہت جلد انتقال ہو گیا۔<sup>۱۷</sup> بہر حال وجہ کچھ بھی ہو، انتی گونوس آئندہ مصری مداخلت کے خوف کے بغیر جنگ جاری رکھ سکا۔ اسے دیمتریوس والی فاروس کے الیرائیوں کو اپنا ہمنوا بنالیا، چنانچہ ان میں سے ۱۶۰۰ عین اس وقت (یعنی سلسلہ ق م میں) اگر اُس سے

<sup>۱۷</sup> کاریہ کو انتی گونوس بطلیموس کے حوالے کر دیتا ہے، ڈروائے سن ۲۱، ۲۵، دیکھو ۲، ۱۸، اور بالا حاشیہ ۱۱۔

مل گئے جب وہ کلیونیس پر ایک کاری ضرب لگانے والا تھا یہاں  
 اس کے ساتھ ۱۸۶۰۰ مقدونی، ۱۰۵۰۰ ایلیٹروسی، ۲۰۰۰ بیوتی،  
 ۱۱۰۰۰ اٹالیاں میگالوپولس اور ۳۳۰۰۰ اکائیائی تھے۔ کلیونیس نے  
 اس کے مقابلے کے لئے لشکر جمع کرنے کی حتی المقدور کوشش  
 کی، لیکن اس پر بھی وہ صرف بیس ہزار سپاہی ہی جمع کر سکا۔ جب  
 ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس لڑائی میں اکائیہ اور میگالوپولس کی مشترک  
 فوج کی تعداد صرف ۴۳۰۰ تھی اور ان کے ساتھ ۱۸۶۰۰ مقدونی  
 تھے تو ہمیں اکائیہ کے فوجی نظام کی خراب حالت کا اندازہ ہوتا  
 ہے اور رہ رہ کر افسوس ہوتا ہے کہ کیوں یونان نے اراٹوس  
 جیسے شخص کے قبضے میں اپنی قسمت دے دی جو چاہتا تھا کہ  
 سیاسیات میں بڑے پیمانے پر حصہ لے لیکن ساتھ ہی نہ اس کے  
 پاس اس کی قوت تھی اور نہ اپنے پیروں پر اثر ڈالنے کی اہلیت۔  
 بہر حال، فریقین کے درمیان سیلاسیہ کے مقام پر لڑائی ہوئی۔  
 کلیونیس اور اس کی فوج نے بڑی بہادری دکھائی، لیکن انہی گونوس  
 اور فلیو کے من کی شاندار فوجی قابلیت کے سرسہارا رہا۔  
 کہتے ہیں کہ بیس ہزار میں سے صرف چار ہزار سپاہی باقی رہے  
 اور کلیونیس نے آئندہ کسی قسم کی مدافعت کا خیال چھوڑ  
 دیا۔ وہ کچھ روز تک اسپارٹا کے ایک فیل پائے سے لگا  
 کھڑا رہا اور کھانے پانی سے بالکل انکار کرتا رہا۔ اس کے  
 بعد اسپارٹا سے دگھنچیموم گیا اور وہاں سے ایک جہاز میں  
 بیٹھ کر اسکندریہ کا رخ کیا۔ انہی گونوس نے اسپارٹا کے پرانے  
 دستور کا احیاء کیا، لیکن ملوکی ادارے کو بالکل منسوخ کر دیا،  
 اور بیوتی براخیلاس کو اسپارٹا کا مقدونی صوبہ دار بنا کر اسپارٹا  
 کو کلیتہً عید یوں کے سپرد کر دیا۔ انہی گونوس اسپارٹا ہی میں  
 تھا کہ اسے خبر ملی کہ ایریاٹیوں نے مقدونیہ پر حملہ کر دیا ہے،

بابت

چنانچہ جس قدر جلدی ممکن ہوا وہ واپس مقدونیہ گیا۔ اگر یہ خبر ایک ہفتہ پہلے آجاتی تو شاید جنگ سیلاسیہ لڑی ہی نہیں لگتی ہوتی۔ انٹیگونوس کی واپسی اور اُس کے تھوڑی ہی مدت کے بعد اُس کی موت نے یونان کو ایک سیاسی تنظیم کی بنا پر غلامی کی زنجیروں سے نجات دی۔ انٹیگونوس نے ایریاٹیوں کو شکست دی۔ لیکن چند ہی روز بعد جریان خون سے مر گیا (ادھر ۲۲۱ ق م یا اوائل سن ۲۲۰ ق م)۔ اس کے بعد سیکالوپولس کی ایرانی حیثیت عود کر آئی، لیکن فلیوے سن کریٹ چلا گیا اس لئے کہ وہ پیلوپونیز کی آنے والی تاریکی میں حصہ لینے پر جنگی فنون میں مشق کرنے کو ترجیح دیتا تھا۔ یہ زمانہ ایسا تھا کہ ایسے ایماندار لوگ جن میں خود رانی کا نقص نہ ہو، خود اپنی کامیابیوں سے گھبراتے تھے۔ رہا اور خوینیوس، تو وہ مقدونیہ ہی کے قبضے میں رہا۔ ہم کلیونیس کی افسوسناک موت کا ذکر جو مصر میں واقع ہوئی اور اراٹوس کی وفات کا بیان پندرھویں باب میں کریں گے۔ واقعہ یہ ہے کہ اراٹوس نے اپنے طرز عمل سے اُن لوگوں کے ہاتھوں جنگی قربان گاہ پر اُس نے اپنی عزت تک چڑھا دی تھی، اپنے اور اپنے اپنے رشتہ داروں پر موت اور تذلیل و توہین کے علاوہ کچھ حاصل نہیں کیا۔ ہمارے نزدیک نہ صرف یہ کہ شاہ اسپارٹا اراٹوس سے کہیں بڑا آدمی تھا بلکہ اُس سے زیادہ قسمت والا بھی تھا۔ دونوں کی زندگی کا خاتمہ اپنے نام نہاد دوستوں یعنی شاہان مقدونیہ و مصر کے ہاتھوں ہوا، لیکن کلیونیس کی نصیر تو کبھی اصول کے توڑنے پر نفعین نہیں کرتی ہوگی، اور جب اُس نے دیکھا کہ عزت و وقار سے زندگی ناممکن ہے تو اُس نے جان بوجھ کر اپنے ہاتھوں کام تمام کر دیا۔



# باب یازدہم

## رومن اور یونانی سلسلہ ق م تک پہلی فنیقی جنگ



اب کچھ دیر کے لئے مغرب کا رخ کیجئے ہم دیار مغرب کی تاریخ اس وقت تک کی بیان کر چکے ہیں جب رومانے تارنوم کو فتح کر لیا تھا اور تمام جزیرہ منائے اٹلی کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا تھا۔ اس کے بعد رومن خاکنائے سسلی کو عبور کرتے ہیں۔ سسلی میں پرموس کی والیسی کے بعد ایک نوجوان قابل شخص ہئے رومن ولد ہئے روملیس نے اپنے آپ کو اس قدر طاقتور بنا لیا تھا کہ اسے سر قوسی فوج آمد قوسی شہنویں نے اپنا حکمران تسلیم کر لیا (سلسلہ ق م)۔ اس پر آشوب زمانے میں اس کی ضرورت تھی کہ کوئی ایک شخص بر اقدار ہو۔ صورت حال یہ تھی کہ مغربی سسلی میں قرطاجنیوں کو اور شمال و مشرق میں مسانہ کے مامرتینوں کو سیادت حاصل تھی۔ اگر سر قوسہ والے یہ چاہتے تھے کہ لوگ ان کی عزت کو تو یہ بسا ضروری تھا کہ وہ ان دونوں میں سے کسی کو نیچا دکھائے۔

بال

چونکہ قرطاجنہ بر کسی قسم کا اثر ڈالنا ناممکن تھا اس لئے پہلے رومن نے  
 مامرتی نیوں کو مغلوب کرنا چاہا اور اسے اس لئے اور بھی آسانی معلوم  
 ہوئی کہ مسانہ سر قوسہ سے قریب تر تھا۔ وہ مسانہ پر قبضہ کرنے ہی کو  
 تھا کہ قرطاجنی سپہ سالار ہنری بعل نے شہر میں اپنے سپاہی لا داخل کئے  
 اور پہلے رومن کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ لیکن باوجود اس سپاہی کے اس نے  
 اپنی قابلیت کا کچھ ایسا سکھ جمایا کہ سر قوسیوں نے اسے اپنا بادشاہ  
 تسلیم کر لیا (۱۶۹ ق م)۔ اس طرح مامرتی نیوں کی آزادی قائم رہی  
 لیکن مستقل طور پر نہیں۔ ظاہر ہے کہ وہ بالکل خود مختار رہنے کو دل  
 سے پسند کرتے۔ لیکن یہ ناممکن تھا۔ اگر وہ سر قوسہ کے سامنے  
 ہتھیار ڈال دیتے تو یہ ان کے لئے بڑی توہین ہوتی اور انھیں  
 نقصان ہی نقصان پہنچتا سر قوسہ کو نظر انداز کر کے دو مملکتیں اور ان پر  
 دانت لگائے بیٹھی تھیں، یعنی قرطاجنہ اور روما۔ روما سے انکے  
 نسلی تعلقات تھے، چنانچہ ۱۵۶ ق م میں جب مسانہ کا قلعہ  
 قرطاجینیوں کے قبضے میں تھا تو مامرتی نیوں کی سفارت روما یہ  
 استدعا کرنے لگی کہ رومن قوم مسانیوں کو اپنی حمایت میں  
 لے لے۔

رومنوں نے ان کی اس استدعا کو منظور کر لیا۔ وہ جانتے  
 تھے کہ اس تصفیے کی وجہ سے انھیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا اور  
 قرطاجنہ سے جس کے ساتھ ان کے تعلقات اچھے تھے جنگ جیسی  
 شدید اور ہلاکت آفرین چیزیں حصہ لینا پڑے گا۔ لیکن اگر مسانہ پر  
 قرطاجینیوں کا قبضہ ہو گیا تو بھی قرطاجنہ کے ساتھ جنگ لا بد تھی اس  
 لئے کہ ایسی حالت میں رومے گھوم پر رومن اور مسانہ پر قرطاجنی ایک  
 دوسرے کے مقابل آجائیں گے، اور سب سے بڑا سوال یہ پیدا  
 ہو جائے گا کہ آخر یہ اپنا کس کی عملداری میں رہے۔ پھر قرطاجنہ کے  
 ساتھ جنگ اس وقت اور بھی زیادہ مشکل العمل ہو جائے گی

بالک

اگر اُس کے قبضے میں مسانہ بھی آگیا۔ ان تمام امور کو ملحوظ رکھ کر روماء نے خود اپنے مفاد کی خاطر مارتی نیوں کو اپنی حمایت میں لے لیا، اور گو قرطاجنی نہایت درجہ ہوشیار تھے تاہم رومنوں نے مسانہ میں اپنا لشکر پہنچا دیا اور اس کے قلعے پر قبضہ کر لیا۔ اس پر روماء اور قرطاجنہ کے درمیان جنگ چھڑ گئی، اور سسلی کے دواہم یونانی شہروں یعنی سر قوسہ اور اگرگا س نے قرطاجنہ ہی کا ساتھ دیا، لیکن سر قوسہ زیادہ دن تک جنگ میں شریک نہیں رہا، اس لئے کہ جل ہی رومن فوج کو کامیابی ہوئی اور جزیرے کے مشرقی شہر انکے جانیدار ہوئے، فوراً (سلسلہ ق م) ۲۱۷ء رومن نے اُن سے ایسے شرائط پر جو اس کے لئے مضر نہیں تھے، صلح کر لی، اُسے ایک سو یا دو سو تالنت ضرور ادا کرنے پڑے، لیکن علاوہ سر قوسہ کے اُس کا قبضہ جنوب میں ہیلو روس سے شمال میں توروس نیوم تک اور اندرون ملک میں اگرائے تک قائم رہا۔ اس کے بعد وہ رومنوں کا حلیف بن گیا اور جنگ کے دوران میں نہایت وفاداری سے ان کا ساتھ دے گیا اور اپنی طویل زندگی کے اختتام تک برابر ان کا وفادار دوست بنا رہا۔

ہم اس جنگ کے مزید واقعات کا جسے رومن ”جنگ سسلی“ کہتے تھے، اور جسے آجکل پہلی فنیقی جنگ کہا جاتا ہے، اس جنگ اعادہ نہیں کر سکتے، بلکہ صرف یہ کہنے پر اکتفا کرتے ہیں کہ سلسلہ ق م ۲۱۷ء میں رومنوں نے اگرگا س پر جو اس وقت تک قرطاجنیوں کا محروسہ تھا، سات مہینوں کے محاصرے کے بعد قبضہ کر لیا، اور پچیس ہزار سے زیادہ لوگوں کو غلام بنالیا۔ سلسلہ ق م کے صلح نامے کی رو سے علاوہ ۲۱۷ء رومن کی سر قوسی سلطنت کے اور مسانہ کے مفصلات کے تمام جزیرہ رومنوں کے قبضے میں آگیا، اور اس جزیرے کو سب سے پہلے ”صوبے“ کا لقب دیا گیا جس سے مراد ایک ایسے

باب

رجے کی تھی جو کسی واحد عہدہ دار کے زیر انتظام ہو، اور جسے ”علاقے“ کی اہمیت حاصل نہ ہو۔ اس عہدہ دار کے اختیار کا دار و مدار محض جغرافیائی حدود پر نہیں بلکہ واقعات و حالات پر تھا۔ آبنائے مسانہ کو عبور کرنے کی کچھ ہی مدت بعد رومنوں نے اڈریاٹک پار کے ملکوں میں دست اندازی کر کے دنیا کے یونان کے مرکز کی طرف اپنے ہاتھ بڑھائے۔ اس کا سبب الیریا کے حالات تھے۔

جب مساقم کے قریب ایتولی میدوں کے اکارنائی شہر پر قبضہ کرنے والے تھے تو ایک سویلیریائی جہاز پانچ ہزار سپاہیوں کو لئے ہوئے خلیج امبرسیہ گئے اور چھاپہ مار کر ایتولیوں کو محاصرے سے دست بردار ہونے پر مجبور کیا۔ الیریائیوں کے اس مہم کا اصلی باعث دیمتریوس شاہ مقدونیہ تھا۔ اس مہم کا رہبر اور سپہ سالار اگرڈن شاہ الیریہ تھا، اور جب اسے اُس میں کامیابی ہوئی تو وہ اتنا خوش ہوا اور عیش و عشرت میں اس قدر مبتلا ہوا کہ اس کے اثرات سے جاں بر نہ ہو سکا۔ اُس کی موت کے بعد اُس کی بیوہ تیوٹہ نے اپنے نابالغ بیٹے کی جانب سے زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ اس نے اپنی الیریائی رعایا کو اختیار دیا، یالیوں کو ہوکہ اجازت دی کہ جہاں چاہیں چھاپے ماریں اور جب یہ اجازت انھیں مل گئی تو انھوں نے ایکس اور مسینیہ کے بہت سے مقامات کو تاراج کیا اور اس کے بعد ایپاکروس کا اہم شہر فینیکیہ مسخر کر لیا؛ لیکن جب ایپاکروسیوں کے پاس ایتولیوں اور اکارنائیوں کی کمک آگئی تو انھیں اس شہر کو چھوڑ دینا پڑا۔ لیکن ایپاکروسی اتنے پست ہو گئے تھے کہ انھوں نے الیریائیوں کے ساتھ میل کر بیچی خواہش ظاہر کی۔ حال میں الیریائی بحری قزاقوں نے چند رومن جہازوں کو بھی گرفتار کر لیا تھا جس کی وجہ سے کائیوس کورنکائیوس اور

بابک

لوسیوس کورنکائیوس کی سیادت میں ایک رومن سفارت تیوتہ کے دربار میں پہنچی۔ تیوتہ نے ان سفیروں کو جواب دیا کہ رسم و رواج کے مطابق الیریائیوں کو بحری قزاقی کا بلا شرکت غیرے حق حاصل ہے جس پر رومن سفیر نے برجستہ جواب دیا کہ بہت اچھا روادا لے اس رواج کو بدل دیئے کی تدبیر کریں گے۔ واضح ہو کہ ایتولی بھی مدت و راز سے بحری قزاقی میں حصہ لیتے تھے۔ بہر حال جب یہ سفیر روم واپس جا رہے تھے تو ان میں سے ایک یعنی لوسیوس کو تیوتہ نے قتل کر دیا۔ اس کے بعد روم کو جنگ کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں باقی رہا اور جنگ شکستہ ق م میں چھڑ گئی۔

آئندہ سال تیوتہ نے اس سے بھی بڑی فوج روانہ کی۔ اس نے دیراکیوم پر حملہ کیا اور وہاں کے باشندوں نے اس حملے کی ممانعت کی؛ لیکن باوجود اکائیائیوں اور الیریائیوں کی مدد کے کورکاٹرا پر الیریہ کا قبضہ ہو گیا۔ اب کٹنے یوس فلوپوس کی سرکردگی میں ۲۰۰ جہازوں کا ایک رومن بیڑا نمودار ہوا چنانچہ کورکاٹرا کے ایک الیریائی عہدار مسمی دیمتریوس ساکن فاروس نے باشندگان کورکاٹرا کی رضامندی سے اس شہر کو رومنوں کے حوالے کر دیا۔ ساتھ ہی رومنوں نے دیراکیوم پر بھی قبضہ کر لیا، اور بہت سے الیریائی قبیلوں اور شہر ایسا بھی ان کے مطیع ہو گئے۔ اب الیریائیوں کی دماغ داری کا خاتمہ ہوا اور شکستہ ق م میں تیوتہ نے جو خلیج کنارو کے قلعہ بند شہر رھیزون چلی گئی تھی، امن کے لئے درخواست کی اور یہ اعلان کیا کہ میں ہمیشہ خراج ادا کیا کروں گی اور دو غیر مسلح جہازوں سے زیادہ کبھی لیسوس سے آگے نہیں بھیجوں گی۔ اس طرح اڈریاٹک پر رومن اقتدار کا بیج بویا گیا۔ شکستہ ق م کے متصل، پوسٹومیوس نے، جو چالیس جہازوں شمیت رہ گیا تھا، اپنے الپھی اکائیائی اور ایتولی لیکوں کے پاس رومن طرز عمل کے اسباب سمجھانے سے لئے روانہ کئے اور

باب ۱۱

وہاں سے بے حد شکروا متنان کے ساتھ جواب موصول ہوئے۔  
 اس کے بعد رومنوں نے ایٹھنز یوں اور کورنتھیوں کے پاس ایلمچی  
 بھیجے؛ وہاں سے بھی شکریہ ادا کیا گیا، اور کورنتھیوں نے رومنوں  
 کو خاکستانی کمیلوں میں اور ایٹھنز یوں نے اسرار ایلیموسس تک میں  
 شریک کر لیا اور رومنوں کو اپنے شہر کے اعزازی شہری بنالیا۔  
 الغرض ۲۸ ق م میں رومنوں کو خود یونانی یونانیوں کے زیر  
 میں اس حد تک شامل کر لیتے ہیں جتنے ٹروائے والوں کے جاگیر  
 (جس کے ہونے کے رومن دعویدار تھے) ہو سکتے تھے، اور یہ یونان  
 کے رومن عہد کی گویا تہید تھی۔

## یادداشت

اس باب کے لئے میں مشہور معروف تاریخ نگار روماکا حوالہ دینا کافی سمجھتا ہوں۔ میں نے اپنی تاریخ سسلی کی دوسری جلد میں پہلے رومن کی ابتدائی زندگی کا حال بیان کیا ہے اور ساتھ ہی اس جزیرے کی سیاسی کیفیت کا مستقل پیرائے میں ذکر کیا ہے یہ پہلی فنیقی جنگ کے لئے مقابلہ کرومیلٹزر: "تاریخ اہل قرطاجنہ" Meltzer :

جلد ۲، ۲۵۲ - Geschichte der Karthager  
۳۵۶

# باب دوازدہم

## دُنیاۓ یونان تقریباً سلسلہ ق م میں

### (۱) دیا مغرب اور ارض یونان

سلسلہ ق م یا اُس کے قریب کے زمانے میں اس تاریخ کا دوسرا عہد شروع ہوتا ہے جس کا اس جلد میں بیان کیا گیا ہے، اور اس عہد میں مشرق اور مغرب دونوں کے معاملات میں روما کا اثر خالق ہے۔ اس امر کو ملحوظ رکھ کر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر تمام یونان کی جو کیفیت تھی اُس کا ذکر کیا جائے، اور یہاں سب سے پہلے ہم یونان کی سیاسی کیفیت کا تذکرہ کوں گے۔ مغرب اقصیٰ کا سب سے اہم شہر فوکسی بلدیہ مسالیہ تھا، جس نے یونان کی بڑی بڑی تحریکات میں بہت کم حصہ لیا تھا، چنانچہ ہم نے نہ تو اپنی تاریخ میں اس وقت تک زیادہ تذکرہ کیا ہے اور نہ آئندہ زیادہ تذکرہ کرنے کا خیال ہے۔ وہ ایک اہم تجارتی

۱۷۲۴ میں گلیس کا مضمون؛ باب ۲۰؛ پاؤلی ۴، ۱۶۳۴ میں گلیس کا مضمون؛



باب

شہر تھا جو ایک محدود مرکز میں اپنا اقتدار جمائے ہوئے تھا لیکن ایک وسیع حلقے پر تہذیب و تمدن پھیلانے کے ساتھ ساتھ سیاسیات کی وسیع دنیا کے ساتھ صرف اتنا ہی تعلق قائم رکھتا تھا جو اس کے لئے اشد ضروری تھا۔ یہ بات قابل لحاظ ہے کہ نہایت ہی بعید زمانے میں بھی مسالیاہ کے روماسے دوستانہ تعلقات رکھے۔ ان دونوں شہروں کا دلیفی میں جو خزانہ تھا وہ مشترک تھا اور یہی وہ مقام تھا جہاں ۹۵ ق م میں رومانے ویائی کا ایک حصہ بطور پیشکش کے جمع کیا تھا۔ جب غالویوں نے رومان پر قبضہ کیا ہے تو مسالویوں نے اپنے مجبور و معذور دوستوں کی روپے پیسے سے امداد کی جس کے معاوضے میں انھیں رومسوں نے چند حقوق دئے جنھیں ایزد پولیتمیہ اتے لیمے اور پروڈریہ کہتے تھے اور جن کے بموجب اگر وہ چاہتے تو رومس شہری بن سکتے تھے، اگر وہ رومان آکر رہ پڑتے تو وہ فوراً وہی محال ادا کرتے جو رومس شہریوں کو ادا کرنے پڑتے اور تماشائے عامہ میں انھیں اچھی نشستیں ملتی۔ اس کے بعد دوسری فنیقی جنگ میں مسالویوں نے رومان کو عملی مدد دی۔ وہ اپنے رسم و رواج کے لئے مشہور تھے اور ان کا دستور اعیانیت لئے ہوئے تھا جس کے بموجب اکثر امور کے تصفیے کا

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ سکجات، ہیملڈ: "تاریخ مسکوکیات" ۷، ۸؛ ان کے مطابق شہر کے خاص معبود ایفی سوس اراتے مس اور اپولو دلیفی نیوس تھے۔ پی تھیاس؛ کرسٹ، ۲۶۳؛ اس کا سب سے مفصل بیان میولن ہوفس:

"قدیمات المانیہ Muellenhoff Deutsche Alterthums Kunde جلد ۱، دیکھو اشارک: "جنوبی فرانس میں شہری زندگی، فنون لطیفہ و قدیمیات" Stark: Staedteleben, Kunst und Alterthum in Sued-Frankreich ۱۷۵، ۱۸۵ ص ۳۲۴ مع نقشہ جس میں توصیفی اور تاریخی خاکہ دیا ہوا ہے۔

نیزے Niese جلد ۱، ص ۲۸۹۔ ۲۹۴

باب

اختیار چھ سو سینا تیلوں کو دے دیا گیا تھا جنہیں تمکوخی کہتے تھے۔ اندرونِ غالبیہ کے ساتھ مسالیہ کی تجارت ترقی رہتی اور وہاں کے باشندوں کی نوآبادیاں دریائے رھون کے کنارے کنارے واقع تھیں اور تجارتی تعلقات برطانیہ تک پھیلے ہوئے تھے۔ مسالیہ کے ذریعے سے یونانی تہذیب غالوی قبیلوں میں پھیل گئی چنانچہ یہاں کے یونانیوں نے غالویوں کو زیتون اور انگور کی کاشت کے طریقے بتائے اور پھر سے شہروں کی تفصیل بنانا بھی سکھایا۔ خود مسالیہ حقیقی یونانی علوم و فنون کا مرکز تھا اور اس شہر میں صرف و نحو، لسانیات اور جغرافیہ کا خاص طور پر مطالعہ کیا جاتا تھا۔ تاہم یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مسالیہ نے جو مصنف پیدا کیے اُن کی تعداد کچھ زیادہ ہوگی، بلکہ اگر ہم غائر نظر ڈالیں تو انہیں سے حقیقی معنوں میں صرف ایک ہی اہم شخص گورا ہے اور وہ یونانی تھیاں تھا جس نے چوتھی صدی ق م کے اختتام پر جزائر برطانیہ کے شمال میں تھولے کے مقام تک بحری سفر کیا اور اپنے سفر کے دوران میں عرض البلد کے متعلق قیمتی مشاہدات کئے۔ لیکن جتنی تعریف کی مستحق اُس کی محنت اور اُس کی تحقیقات تھی وہ اُسے نہیں ملی، اور پولی بیوس اُسے ”کذاب“ کا لقب دینے میں بالک نہیں سمجھتا۔

اطلی کی یونانی آبادی محض چند بلدیات تک محدود ہے اور اہم مقامات میں صرف نیا پولس، تاراس، رھے گیوم، اور لوکری ہی باقی ہیں۔ ۹۳ ق م میں ان میں سے پہلے تین روما کے

۹۳ ق م تارنتوم، لوکری، ایلیم اور نیا پولس پہلی فینیقی جنگ میں (پولی بیوس ۲۰۱) اور نیا پولس رھے گیوم اور تارنتوم ۹۳ ق م میں رومنوں کے پاس جہاز روانہ کرتے ہیں۔

تاراس اور اس کے سٹوں کے لئے دیکھو ایونز: ”سواران تارنتوم“، جریدہ مسکوئیات Num. Chron. ۱۸۸۹ء۔ تاراس نے اپنا میار تقریباً ۲۱۲ ق م

خود مختار حلیقوں کی حیثیت سے نمودار ہوتے ہیں اور جب روما انطاکوس باب ۳

بقعہ حاشیہ صفحہ گزشتہ میں تبدیل کیا اور اپنی دو درہمیان رکپانیہ کے معیار کے مطابق ۱۶ اگون کی اور پھر صرف ۱۰۰ اگون کی کر دیں۔ ہر قلیہ اور تھوڑی میں بھی اسی قسم کی تبدیلی کی گئی، لیکن میتا پونٹوم اور کروٹون میں اس قسم کے سکتے نہیں تھلے۔ ایونز کہتا ہے کہ سنہ ۲۴۹ ق م سے ذرا پہلے لوکانیوں نے میتا پونٹوم پر قبضہ کر لیا تھا، لیکن اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے؛ اس کے ساتھ ہی سنہ ۲۹۹ ق م میں کروٹون پر اگا تھو کلیس کا قبضہ ضرور ہو گیا (دیو دوروس ۲۱، ۳)۔ پرموس کا جانشینارنٹوم میں تھا وہ بھی سکوں سے معلوم ہوتا ہے، اس لئے پرموس نے سرقوسہ میں جو سکے ڈھالے تھے اُن کی طرح یہاں کے سکوں پر بھی ماتھی، زیوس کے سر اور پالاس پروماخوس کی شبیہیں نظر آتی ہیں (ایونز، ۱۲۰-۱۲۰)۔

سنہ ۲۴۹ ق م کے بعد بھی تارنٹوم میں برابر سکے بننا جاری رہا ہر قلیہ کی طرح یہ بھی "حلیف بلدیہ" تھا، اور سسرہ کی تقریر "بابوس" ۲۲ کے بموجب اُس کا مخالفہ خاص قسم کا تھا جس کی رو سے اُسے سکتے بنانے کا اختیار تھا؛ اور ہمیں معلوم ہے کہ وہ اس اختیار کو کام میں لایا ہو گا اس لئے کہ اس مقام پر سکے پائے گئے ہیں جو زمانہ بعد میں مسکوک ہونے کے باوجود بھی پرموس سے سکوں کے نمونے پر بنائے گئے ہیں (ایونز ۱۶۵، ۱۶۹)۔ ایونز کہتا ہے کہ سنہ ۲۶۵ ق م میں رومانے جو دنیا مسکوک کئے اُس کے بعد بھی تارنٹوم پر ابراہنے سکتے بناتا رہا (۱۴۱)۔ اس زمانے میں تاراس اور نیا پولس کے سکوں میں ایک قسم کی مشابہت پائی جاتی ہے (ایونز ۱۷۷)، اور اسی قسم کے اسی وزن کی دو درہمیان تیار تے (تیارنوم) ہیں (جو پولکیہ میں واقع ہے) ملے ہیں (ایونز ۱۷۷)۔ اسکے عکس (ایونز ۱۹۳ کے بموجب) سنہ ۲۴۹ ق م میں رومنوں نے حکمتا تارنٹوم کی سکہ سازی بند کرادی، اور اسی زمانے میں دوسرے مقامات پر بھی انھوں نے کمپانی "دکتوریاتوس" (تقریباً ۵۲ گرین) اور مینہ کی رائے کے بموجب الفف کمپانی فیلفی اساتر کے برابر رائج کر دیا، اور سنہ ۲۴۹ ق م میں اپولونیہ اور کورکائرانے بھی دکتوریاتی

۱۳۱

کے خلاف جنگ آزما ہوتا ہے تو وہ اُس کی مدد کے لئے جہاز مہیا کرتے ہیں۔ ان بلدیات کی خود مختاری کا ثبوت اُن کے حق پناہ سے ہی نہیں بلکہ اُن کی سکہ سازی کے اختیار سے حاصل ہوتا ہے، چنانچہ وہ چاندی اور تانبے دونوں کے سکے ڈھالتے ہیں میں نے اپنے حاشیے میں اس پر مفصل بحث کی ہے

رہے گیوم ۴۹۹ء ق م میں روما کے زیر حمایت آگیا تھا، اور اُس نے دیسیوس یوبیلیوس کی سیادت میں ایک لیجن ویاں مقرر کر دی۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ سکہ ق م میں انھوں نے ایک ترکیب چل کر شہر پر قبضہ کیا اور مسانہ کے مامرتی فی کی طرح اُس کو تاراج کیا تھا۔ لیکن رومنوں کا اس شہر پر زیادہ دن تک قبضہ نہیں رہا، اس لئے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ سکہ ق م یا سکہ ق م میں رومن قنصل کینو کیوس نے اُسے باغیوں سے دوبارہ لے لیا۔ اب رہے گیوم نے اپنی آزادی از سر نو حاصل کر لی اور برابر سکے بناتا رہا، اور چونکہ ان کا معیار وہی تھا جو سسلی کے سکوں کا تھا اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کا مقصد زیادہ تر یہ تھا کہ سسلی کے ساتھ تجارت میں سہولت ہو۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ کے نمونے پر اپنے درہم بنانے پڑے۔ (ایرونز ۱۹۳)۔ اٹلی میں دکتوریاتی کرد تروں، لوکیریہ وغیرہ میں ڈھالے جاتے تھے۔

آخر میں تھورٹی ہی ایسا شہر رہ گیا تھا جو سکوں کے معاملے میں اس کا اتباع کرتا رہا۔ (ایرونز ۱۶۷)۔

رہے گیوم؛ ہیڈ ۴۹، ۵۰۔ ۵۰ اور ۸ گرین والے سکے ۴۹ اور ۱۔ اشرفی کے ہیں۔

لوکری؛ ہیڈ ۸۸، ۸۹؛ تصویر ۵۹ ایک اساترکی ہے جس پر زیوس کا سر بنا ہوا ہے جس کے ایک طرف پستس پتوں کا گھیراؤ کے سپر پر رکھتی ہوئی نظر آتی ہے۔

لوکری کی تاریخ بھی اُس کے سکوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ ششہ ق م میں لوکریوں نے وہ لشکر جو پرھوس نے اس شہر کی حفاظت کے لئے رکھا تھا، نکال باہر کیا، اور نحو ششہ ق م میں انہیں دوبارہ بادشاہ ایپاروس کا مطیع بننا پڑا۔ پس بہت جلد اپنی آزادی بھی حاصل کر لی۔ پرھوس نے لوکری میں بعض نہایت نفیس سیکنے ڈھلوائے، جن کا بیان حواشی باب ۸ میں کیا جا چکا ہے، آزاد ہونے کے بعد لوکریوں نے استارڈھالے جن کے ایک طرف زیوس کا سر تھا اور دوسری طرف ایک تشبیہی سر یعنی ایٹادہ پسٹس نشستہ روما کے سر بریتوں کا گھیرا گھمتی ہوئی نظر آتی تھی۔ واضح ہو کہ زیوس کا سر پرھوسی سکوں والے زیوس کے سر سے بہت کچھ مشابہ تھا۔

جہاں تیسری صدی ق م میں لوکری چاندی کے سکے بنانا بند کر دیتا ہے، وہاں اسی زمانے میں بریتی قوم نہایت ہی نفیس چاندی اور سونے کے سکے پرھوسی معیار پر بناتی ہے اور اپنی افس طبعیت اور تمول کا ثبوت دیتی ہے۔ نہ صرف ان کا معیار پرھوسی ہے بلکہ جو غیبی اُن پر بنی ہیں وہ بھی پرھوس کے سکوں کی یاد تازہ کرتے ہیں اس لئے کہ وہ یوسکیدون اور قہیتس کے (جو اکی لیس کی اُل تھی) مذہب کی طرف اشارہ کرتے ہیں اس قسم کے کثیر وافر سکوں سے روما سے مکمل آزادی کا پتا لگتا ہے، اور ہم دیکھتے ہیں کہ کچھ مدت بعد بریتوں نے آخر کار روما کا ساتھ چھوڑ دیا۔ گوبریتی اصل میں ملک کے اصلی باشندے تھے، لیکن تہذیب و تمدن کے اعتبار سے وہ بالکل یونانی تھے۔ ان کا مستقر کورنٹینہ تھا۔ ہمیں ان کے دستور کا علم نہیں نہ یہ معلوم ہے کہ ان کا تعلق ملک کے چھوٹے چھوٹے یونانی شہروں سے کیسا تھا جن میں پیتلیہ، کولونیا، لوکریہ، تیرینہ اور

باب

تیمپہ اس زمانے میں غالباً ایک نہایت ناکارہ انداز سے موجود تھے۔

لوکانی قوم نے، جس پر یونانیت کا اثر کم تھا، صرف تانبے کے سگے بنائے۔

سسلی میں اس ۲۲ ق م میں علاوہ رومن صوبے کے ہئے رومن

۳۵ سسلی۔ اس زمانے کے سکوں کی مختصر تاریخ ہیڈ: "تاریخ مسکوکیات" ۱۰۱، مقابلہ کرو "مسکوکیات سرقوسہ" اور ایونز: "سواران تاریخ نامہ"۔

اکا تھوکلیس، دیکھو اوپر باب ۷۔ عمودیت ۲۸۹ تا ۳۸۷ ق م تانبے کے سگے جن پر زیوس ایون تھے زیوس۔ ہجے تاس ۳۸۷ ق م تا ۳۸۷ ق م۔ سونے کے سگے جن پر اس کا نام ہے؛ نفرتی سکے جس پر پرسی فونے کا سر تانبے اور دوسری طرف چوکرئی کی شبیہ ہے اسی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ تانبے کا سکے جس کی ایک طرف زیوس پہلے نیوس اور دوسری جانب ایک عقاب گرتی ہوئی بجلی پر بیٹھا نظر آتا ہے۔ ان آخری سکوں کی ہو بہو نقل امرتی نیوں نے بھی کی، صرف فرق یہ تھا کہ ان میں زیوس کے سر کو آریس بتایا گیا ہے۔

پرحوس کے متعلق عام بحث کے لئے دیکھو باب ۸۔ اس نے سسلی میں جو روپیہ ڈھالا اس کی انواع مفصلہ نازل ہیں:۔ (۱) وہ سگے جن پر اس کا نام کندہ ہے؛ ان میں سے تانبے اور چاندی کے سکوں کے ایک طرف کھلے بالوں والی پرسی فونے جس کی نقل ہجے تاس کے سکوں سے کی گئی ہے اور دوسری طرف لڑتی ہوئی اٹھنے نظر آتی ہے۔ ان سکوں کی نوع مقدونی ہے۔ نفرتی سکوں کا وزن ۸۰ گرام تھا۔ علاوہ ازیں مفصلہ ذیل سگے بھی پرحوس ہی کے زمانے کے ہیں: طلائی:۔ ایک طرف پرسی فونے اور دوسری طرف "گھوڑوں کی جوڑی" ہیڈ: "سگے جات سرقوسہ" تصاویر ۱۰۹؛ مسی: ایک طرف پرسی فونے کا سر دوسری جانب شاہ بلوط کے گھیرے میں مشعل؛ تصاویر ۱۰۹؛ اور دوسری نوع کے سگے کے ایک طرف ہرقل کا سر اور دوسری جانب لڑتا ہوا پالا اس۔

کی سلطنت بھی تھی جس میں جزیرے کے مشرقی ساحل کا ایک بڑا حصہ

بائیں

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ ہرقل کا سر مقدس نوع کا ہے؛ پر مھوس نے ایرکس کی فتح کے بعد ورزشی کھیل قائم کر کے ہرقل کی یاد کا رقام کی؛ پلوٹارک؛ پر مھوس ۲۲؛ دیودوروس ۱۰، ۲۲۔

ہئے رول دوم۔ ہیڈ کے بموجب اسکے طلائی سکے؛ ایک طرف پرسی فریڈرک دوسری جانب لفظ ”ہئے رولوس“ مع جوڑی کے۔ نقری؛۔ (۱) ایک طرف ”ہئے رولوس“؛ پلاس کا سر دوسری جانب پیگاسوس؛ وزن وہی جو پر مھوس کے سکوں کا ہے یعنی ۹۰۔ (۲) ایک طرف ”بازی لیوس ہئے رولوس“ بغیر ڈاڑھی کے؛ ایک طرف ”جو کڑی دوسری طرف؛ ۴۳۲ گریں = ۳۲ لتراے۔ (۳) الفاظ ”سیرکوز پوئے گیلونوس“؛ بے ڈاڑھی کا سر؛ دوسری جانب جوڑی؛ ۸ لتراے؛ ایک طرف سر دوسری طرف گرتی بجلی پر عقاب؛ ۴ لتراے بعض سکوں پر XII بھی کندہ ہے۔ (۴) الفاظ ”بازی لیاس پلیستی زوس“ مع ملکہ فلیسٹس کے سر کے (جس کے لئے دیکھو ہولم؛ تاریخ سسل ۴، ۱۹۱) جس طرح پر مھوس کے سکوں پر فثیہ اور فلا دیلفوس کے سکوں پر ارسنی نوئے کی نقاب پوش شبیہ ہے اسی طرح اس ملکہ کے چہرے پر بھی نقاب ہے، اور سکے کی دوسری طرف گھوڑوں کی ایک جوڑی نظر آتی ہے۔ یہ سکے ۱۶۱۸ اور ۵ لتراے کے ہیں۔ (۵) سونا اور چاندی؛۔ ان پر لفظ ”صقیلیون“ کندہ ہیں جن سے مراد غالباً نیتون، ہیلوروس، اکسائے، میگار، لیونتی فی اور نورم سے ہوگی۔ ان سکوں پر جو شبیہ ہیں وہ قابل لحاظ ہیں، یعنی سب سے وزنی سکوں پر خود ہئے رول کی تصویریں، ان سے ملکوں پر اس کی بیوی کی، اس کے بعد کے سکوں پر اس کے بیٹے کی اور تانبے کے سکوں پر خود اس کی شبیہیں بنی ہیں۔ ہئے رول اور بطلمیوس کے سکوں کے معیار کی مشابہت دل چسپی سے خالی نہیں۔ مقابلہ کرو اہمرف کے خیالات اس کی کتاب ”شبیہوں کی تصاویر“

باب

اور مسانہ کے ماترینی شامل تھے۔ سر قوسہ کے علاوہ تھے رول  
شمال میں لیون تینی، میگارا، اور تور و مے نیوم اندرون ملک  
میں اکرا کے اور جنوب میں نیتون اور ہیلوروس پر قابض تھا۔ وہ  
اُس زمانے کے حسب حال اور ایک ہوشیار حکمران تھا اور اسکے  
ہر ایک سے اچھے تعلقات تھے۔ اُس نے ہر طرح سے رومنوں  
کی خدمت کی، اور اُس کی حیثیت مغرب میں بجنسہ وہی تھی جو مشرق  
میں اناکوس کی تھی۔ لیکن قراطجنہ سے بھی اُس کے تعلقات بُرے  
نہ تھے، اور اُس کی وجہ یہ تھی کہ اُس کے نزدیک ان دونوں مملکتوں  
کے امن و امان کے تعلقات خود اُس کے وجود کی گویا ضمانت  
تھی۔ ساتھ ہی اُس نے مشرقی ممالک، مصر و رھوڈز کے ساتھ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ ہئے روموس نے سونے، چاندی اور تانبے کے  
سکے ڈھلوائے جن کے ایک طرف خود اُس کا سر اور دوسری جانب پروار  
گرتی ہوئی بجلی کندہ تھی۔

عمومیت (دسویں ق م) کے زمانے میں اتنی انواع کے سکے بنے کہ ہم یہاں  
تفصیل درج نہیں کر سکتے؛ دیکھو ہیڈ: ”سکے جات سر قوسہ“ تصاویر ۱۳ تا ۱۳۔  
ہئے رول کے سکوں سے مصر کے تعلقات ظاہر ہوتے ہیں، ہیڈ:  
”سر قوسہ“ ۷۲۔ ہئے رول کی حکومت کے خصائص، پرلی میوس ۷۷، ۸۔ اُسکے تعلقات  
ممالک غیر سے: اولمپیا، پٹوسانیاس ۱۲، ۶ تا ۲۴؛ ۱۵، ۶۔ روم، دیوڈوروس  
۱۲/۱۵۔ لیوی ۲۴/۲۱ Plut. Marc ۸؛ مصر، جاز، Althen ۲۰۹، ۵۔  
تور و مے نیوم؛ سکے، ہیڈ: ”تاریخ مسکوکیات“ ۱۶۶۔ ۹۰ گزیں کے سکے  
جنہیں ہیڈ آئمہ اوبول کہتا ہے (”تاریخ مسکوکیات“ ۶۰) جو بریتوں میں بھی پائے  
گئے ہیں اور رھے گیوم کے قریب اور اکرا اس میں لے میں (ہیڈ ۹۵)۔  
رومن ایسے شہروں کو بھی تانبے کے سکے بنانے کی اجازت دیتے ہیں  
جہاں پہلے ہمیں دار الضرب نہیں تھا۔



یا بل

مساوات کے اصول پر اچھے تعلقات رکھے۔ غالباً آگاتھو کلیس نے بطلمیوس اول کی سوتیلی بیٹی تھیوکسینہ کے ساتھ شادی کی تھی، اور اسلئے دونوں ممالک کے تعلقات اچھے تھے۔ جب مصر میں ایک سال قحط پڑا تو پچھلے راون نے اناج بھرا ہوا جازروانہ کیا جس کا مفصل بیان اٹھ نائیوس نے ہمارے لئے چھوڑا ہے۔ سر قوسہ کے سکوٹ سے بھی اس کے اور مصر کی دوستی کا پتا لگتا ہے اور اسکندریہ اور سر قوسہ کے ذہنی اثرات کا جو ایک دوسرے پر پڑتے تھے، تھیوکریٹوس کے اشارے سے پتا چلتا ہے جن پر باب ۱۴ میں بحث کی جائے گی۔ پچھلے راون کے رھوڈز کے ساتھ بھی دوستانہ تعلقات تھے، اور جب اولمپیا ۱۳۸ (۲۲۰ ق م) میں اس جزیرے کو زلزلے نے تہ و بالا کر دیا تو اس نے روپے پیسے، کلوں، محاصل درآمد و برآمد کی کمی وغیرہ کے ذریعے سے اس جزیرے کو مدد دی۔ زمانہ حال میں سسلی میں بہت سے ایسے برتنوں کے دستے ملے ہیں جن میں رھوڈزی شراب ملک میں آئی تھی اور جن پر رھوڈزی نشان بنائے ہوئے تھے، اور اس سے سسلی اور رھوڈز کے درمیان رسل و رسائل اور تعلقات کا پتا چلتا ہے۔ پچھلے راون نے اپنی سلطنت پر نہایت نرمی سے حکومت کی اور شاہی اقتدار کے ظاہری ٹیم مٹاخ کی زیادہ پروا نہیں کی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت بھی جب سسلی پر رومن حکومت قائم ہو گئی اس وقت بھی پچھلے راون ہی کے قانون ”دو عشر“ کا ہی نفاذ ہوتا رہا، اور اس سے اس جزیرے کے مرکزی کاروبار یعنی زراعت سے پچھلے راون کو جو دلچسپی تھی اس کا اظہار ہوتا ہے۔

یونان میں دو اہم مملکتیں اور دو لیگیں نظر آتی ہیں یعنی ایتھنز، اسپارٹا، ایتولی لیگ اور اکائیائی لیگ۔  
اسپارٹا کی حیثیت افسوسناک ہے۔ اس کی فطری ارتقا میں

باب

خل پیدا ہو گیا ہے۔ اُس نے اپنے سیاسی نقائص کا انسداد کرنے کی کوشش کی تھی لیکن دوسرے یونانیوں نے مقدمہ ونبہ کی مدد سے محض رشک و حسد کی بناء پر اسے اس نہایت قابل تعریف کوشش سے باز رکھا تھا۔ چونکہ اسپارٹا کے لئے زندہ رہنا ناممکن تھا اور مرنا بھی مشکل تھا اس لئے وہ خود اپنے لئے اور یونان کے لئے ایک بارگراں ہو گیا۔

اس کے برعکس ایٹھنزا اپنے دائرہ اقتدار کو عاقلانہ طور پر محدود کر کے اپنی قدیم قوت کو قائم رکھتا ہے۔ وہ یونان کے معاملات

۵۱۰ سالہ۔ یہ بات قابل لحاظ ہے کہ تیسری صدی ق م میں یہاں شاہی کے ڈمعالے جاتے تھے۔ وہ سب سے جن کی بابت ہمیں معلومات حاصل ہے اور جو حال ہی میں منکشف ہوئے ہیں حسب ذیل ہیں: آریوس کی چودرہمی، ہیڈو، تاریخ مسکویات ۳۶۴۔ حال ہی میں نابلس کی ایک چودرہمی ملی ہے جس پر لفظ ”نابلس“ کندہ ہے۔ جریدہ مراسلات یونان Bull. Corr. Hell. ۱۸۹۱ء، ۴۱۶ء، ۵۱۶ء۔ ”اناکراٹے“ ایٹھنزا ۱۸۹۱ء۔ ممکن ہے کہ بعض کی چودرہمیاں جنہیں بومپوس، دوسون کی طرف بحیثیت حکمران اسپارٹا منسوب کرنے کی طرف مائل تھا (دیکھو ہیڈو ۳۶۶) کیلونیس کی ہوں۔

ایٹھنزا۔ پولی بیوس (۱۰۲، ۵) یوریکلیڈس اور میکیون کے عہد میں اس فہر کی حالت پر مخالفانہ حکم لگاتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ دونوں ہر بادشاہ کی چالوسی کیا کرتے تھے۔ اس رائے کا ہرمان ٹومز (۱۳۵) نے اعادہ کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ دونوں طماع خلیب تھے۔ یہ بالکل خلاف حقیقت ہے۔ اس لئے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ فیلقوس نے بالآخر انھیں زہر دلوا دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے ایسے حکمران کی چالوسی نہیں کی جو سب سے طاقتور اور ایٹھنزا کیلئے سب سے خطرناک تھا، اور اس الجھام سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے اپنے حب وطن کا ناقابل تردید ثبوت دیا۔ عام صورت حال کا صحیح اندازہ کر کے،

باربک

کو اپنی حالت پر چھوڑ دیتا ہے، اور ایتولی و اکائیائی لیگوں میں شامل نہیں ہوتا بلکہ ان کی بجائے پرگام اور رھوڈز کی صلح کل لیگ سے دوستانہ تعلقات قائم رکھتا ہے۔ اس طرز عمل کی ابتدا یورقلیدس اور میکون برادران سے ہوتی ہے، چنانچہ فیلقوس شاہ مقدونیہ نے انھیں زہر دلوا دیا۔

لیگوں میں ایتولی لیگ قدیم ترین ہے۔ اس قوم کی تاریخ کا کئی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ انھوں نے مصر کے ساتھ پرانے تعلقات کی تجدید کی؛ دیکھو پلوٹارک؛ "اراقوس" ۴۱۲۔ ان کے نام سکوں پر؛ ہیڈ؛ "تاریخ مسکوکات" ۳۱۴؛ مگر غالباً جن لوگوں کی شبیہ کا حوالہ دیا گیا ہے وہ ان دو مشہور لوگوں کے جانشین ہوں گے قبیلوں کے نام ہیران تو مزکر ۱۳۵؛ گلبرٹ (۲) ۲۲۲۔

۵۔ لیگس۔ حال کے مورخ: ۱۔ فرمین: "تاریخ حکومت دفاقیہ" A. Freeman:

History of Federal Government. جلد ۱، لندن ۱۸۶۱ء؛ اشاعت جدیدہ

۱۸۹۳ء۔ و۔ فیشر: "تحقیقات"۔ "مکتوبات مختصر" جلد ۱۔ W. Vischer:

Abh. in Kleine Schr. م۔ دیوبو: "ایتولی و اکائیائی لیگس" M. Dubois; Les

Ligues étolienne et achaeen پیرس ۱۸۶۵ء۔

ایتولیوں کے لئے دیکھو گلبرٹ ۲، ۱۱۱، اور براند شاٹلر Branslatler

کی وہ تحریریں جن کا وہاں اقتباس دیا گیا ہے (ایتولی لیگ کی تاریخ Gesch. desaito

aitol. Landes ۱۸۴۳ء؛ کون: "قیام بلدیات قدیمہ" Kuhn: Entstehung

der Staedte der A lten صفحہ ۸، وغیرہ۔

اکائیائیوں کے لئے گلبرٹ ۲، ۱۱۱، اور ہیل ونگ Hellwing ۱۸۲۹ء

مرلیکر ۱۸۳۱ء و ۱۸۳۲ء (مرلیکر Merlekcir نے جنگ کلیرمنیس کی بابت بھی

لکھا ہے)؛ وائر Wahner ۱۸۵۸ء، دے زٹ Weinert ۱۸۵۸ء؛ بےیر:

"مطالعات لیگ اکائیہ" Baier: Stud: Z ach. Bundesverf. ورتزبرگ

۱۸۸۶ء؛ ہائی "مسائل" ۱۸۶۶ء؛ بوسولٹ: "قیاسیات یونان" Busolt: Gr. St

باب ۱۔ مرتبہ حوالہ دیا جا چکا ہے۔ خیرونیہ کے میدان میں وہ فیلقوس کے حلیف

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اشاعت دوم، ۱۸۹۲ء صفحہ ۳۴ وغیرہ؛ تیوفز؛ اکائیہ؛  
یاد دلی کی محیط المحيط میں؛ ایتولیوں کے لئے اسی محیط میں و لکن Wilcken کا مضمون  
جلد ۱، ۱۱۵/۱۱۲۔

۶ ایتولی۔ دیمتریوس خشیہ کا تہوار ایتھنز میں مناتا ہے (پلوٹارک: Dem. ۴۰)۔  
اس لئے نہیں کہ ڈروائے سن کے مفروضے کے مطابق ایتولیوں نے یونانیوں  
کو دیتی آنے سے روکا تھا، جس کی کوئی خاص وجہ نہیں تھی بلکہ اس کے برعکس  
ان کا مقصد تو یہ ہو گا کہ ان کی صدارت میں یہ تہوار بخیر و خوبی ختم ہو، اور اسکی  
اصلی وجہ یہ ہوگی کہ دیمتریوس کسی بہانے سے اپنے آپ کو ممتاز کرنا چاہتا تھا۔  
ایتولیوں اور سیوتیوں کے باہمی تعلقات؛ دیکھو اوپر باب ۱۰۔

امفلیتیون کی طرف سے آریوس ایتولیوں کی مخالفت کرتا ہے؛ یوستیوس  
۱۲۴؛ ڈروائے سن ۲، ۲، ۳، ۳۵، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷،

باب ۱۱

تھے، لیکن جب انھوں نے اودے نیا داسے پر سکندر کی خواہش کے خلاف اس پر قبضہ کر لیا (جلد ۳ باب ۳۱) تو وہ اس فعل سے مقدونیوں سے برسرِ پیکار ہو گئے اور ایٹھنز یوں سے قریب تر ہو گئے، چنانچہ جنگ لامیہ میں وہ ایٹھنز یوں کے حلیف تھے اور یونانیوں میں وہی ایک قوم تھی جنھوں نے انتی پاتر کے سامنے سرسليم خم نہیں کیا۔ انھوں نے کاساندر کے خلاف پولیس پرخون کا ساتھ دیا اس لئے کہ وہ ایتولیکہ کے قریب ہی کے پہاڑی علاقے کا باشندہ تھا، اور ۳۵۰ ق م تک اُن کی قوت اتنی بڑھ گئی تھی کہ ایٹھنز یوں کے ہمنوا ہو کر انھوں نے دیمتریوس کو پیام بھیجا کہ اس کے لئے یونان آنا اور کاساندر کی زیادتیوں کی مدافعت کرنا۔ ہوڈز کے محاصرے سے بدرجہا بہتر ہوگا۔ لیکن جب دیمتریوس نے یونان کے بیشتر حصے پر قبضہ کر لیا تو ان میں اور اس میں جو اچھے تعلقات تھے اُن کا خاتمہ ہو گیا۔ اس وقت ایتولی لوکرس اور فوکس تک کے گویا مالک تھے، اور اُن کے قبضے میں دیلفی تھا، جس کی وجہ سے دیمتریوس کو ایک بہانہ ہوا تھا (باب ۲) اور اس نے فشیہ کو ایٹھنز منتقل کر دیا جہاں سے وہ اُن کے سرپرست ہونے کا دم بھر سکتا تھا۔ ۳۵۰ ق م میں ایتولیکہ دیمتریوس اور اس کے مد مقابل پرھوس کے باہمی نزاعات کا میدان بن گیا۔ دیمتریوس نے ایتولیکہ پر حملہ کر دیا اور جب وہ ایپائندروس کی طرف چلا تو اپنی جگہ اپنے سپہ سالار پانتوکیس کو چھوڑ دیا۔ اب پرھوس نے نمودار ہو کر اس پانتوکیس کو شکست دیدی۔ کیرانوس کے سلیوکوس کو قتل کرنے کے بعد ایتولیوں نے گوناناس کو مقدونیہ پر قبضہ کرنے میں مدد دی۔ اب آریوس اور ایتولیوں کی عجیب و غریب جنگ آتی ہے، اور غالوی قوم کے یونان میں غمخس آنے کے بعد ایتولیوں کا طرز عمل اور حیثیت صاف ہو جاتی ہے۔

باب

وہ تھرموپلی کی دشمن کے حملوں سے حفاظت کرتے ہیں اور  
 امفک بیونی لیگ کے مسلم محافظ بن جاتے ہیں، اور اسی حیثیت  
 سے سوتیریہ سے جدید میلے کا آغاز کرتے ہیں جسے باقی تمام یونانی  
 بھی تسلیم کر لیتے ہیں۔ سولہ ق م میں مولوسی شاہ سلندر اکارنائیہ  
 کا کچھ حصہ خود لے لیتا ہے اور کچھ ایتولیوں کو دے دیتا ہے چونکہ اب  
 وہ دلیفی، تھرموپلی اور نئیواکتوس جیسے اہم نقاط پر قابض تھے اس لئے  
 یونان میں ان کی حیثیت نہایت ارفع و اعلیٰ تھی اور جب بیوتیہ بھی  
 ان کی لیگ میں شامل ہو گیا تو اس میں پہلے سے بھی اضافہ ہو گیا،  
 لیکن بیوتیہ کا شمول مستقل نہیں رہا۔ پولی بوس کہتا ہے کہ اکائیامیوں  
 کو زیر کرنے کی غرض سے انھوں نے کونائاس کے ساتھ ایک  
 عہد نامہ کیا، اور امتداد زمانہ سے ان کا حلقہ اثر وسیع سے وسیع تر  
 ہوتا گیا۔ انھوں نے نہ صرف اپنے ایک جدی باشندگان ایلس کو  
 مغلوب کیا، بلکہ نکالیہ، ہنگیہ، مینائیہ، اور مینوس اور جزیرہ کیفالہ نیہ  
 کو فتح کر لیا، اور آخر الامر جزیرہ کیوس، لیزی ماخیہ اور خالکدون بھی انکی  
 لیگ میں شامل ہو گئے۔ سولہ ق م میں ہم دیکھتے ہیں کہ ان کا مقصد  
 تھے حلفاء میں شمار ہے۔ ان کے اثر کی اس عظیم الشان وسعت  
 سے معلوم ہوتا ہے کہ سمندر پر بھی ان کی قوت بڑھی ہوئی تھی۔ واقعہ  
 یہ ہے کہ ان کی بحری قزاقی مشہور آفاق تھی اور معلوم ہوتا ہے کہ صرف رضا کارانہ  
 بیڑے سے انھوں نے اپنی قوت کو بڑھایا، چنانچہ جب لیگ کے  
 اعلیٰ عہدہ دار چاہتے اس سے اپنی بے تعلقی کا اعلان کر دیتے۔  
 اب سوال یہ ہے کہ اس ایتولی لیگ کا دستور کیا تھا؟  
 خارجی امور مثلاً مختلف عہدوں، مجالس مباحثہ و رائے دہی  
 کے ناموں سے بخوبی واقف ہیں، لیکن ایک امر ایسا ہے جس سے ہم کماحقہ واقفیت  
 حاصل نہیں ہے، وہ یہ کہ آخر لیگ کے احکام کا منفذ کیا تھا؟ لیگ  
 کے قوانین کی رائے کے مطابق ایتولیوں کے دستور کا مقابلہ سویٹزرستان کے

بالک

کا اعلیٰ ترین عہدہ دار استراتے گوس تھا، اور اس کے علاوہ ایک ہپارخ، ایک گراماتیوس اور ایک تامیاس تھے۔ غور کنندہ اور رائے دہندہ مجالس میں سے ایک الوکلے تو تھے، ایک سوندریون یا بولے اور ایک کوسے سونودوس، ایک بان ایٹولیکون یا مجلس اقوام ایٹولیکہ تھی، جو ہر سال نقطہ اعتدال ربیعہ کے بعد ماہ تھرمون میں

یقینہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ قدیم دستور سے کیا جاسکتا ہے، جس میں ان مقامات کو بھی کچھ حقوق حاصل تھے جن کا مختلف اجزائے وفاقیہ سے تو گہر التعلق تھا لیکن جن کے حقوق اتنے وسیع نہیں تھے؛ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اسی طرح اکائیائی دستور کا مقابلہ ممالک متحدہ امریکہ کے دستور سے کیا جاسکتا ہے۔ نیز ایٹولی اجیر سپاہی سونیزرستانوں کی طرح تھے۔

ایٹولیوں کے تعلقات مصر کے ساتھ نہایت عمدہ تھے۔ پولی بیوس ۴، ۳۰۔ بعض مصنف کہتے ہیں کہ شکسٹم جیسے بعید زمانے میں ایٹولی امفلیکیتیون لیگ میں شامل ہو جاتے ہیں، لیکن بعض کے نزدیک وہ شکسٹم تک شامل نہیں ہوتے۔ اکائیائی ایٹولیوں کے امفلیکیتیونی معاملات میں مداخلت کی شکایت کرتے ہیں؛ پولی بیوس ۴، ۲۵۔

ایٹولی ان ریاستوں کی جو خود اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں ہوتیں، حمایت کرتے ہیں۔ لیکن فی الجملہ ان میں بربریت پائی جاتی ہے۔ مقابلہ کرو پولی بیوس کتاب ۴۔ فیلقوس اپنے دشمنوں ایٹولیوں کے خصائص بیان کرتا ہے؛ پولی بیوس ۴، ۵۸۔

ایٹولی خود اجیر سپاہی ہیں لیکن اکائیائی اجیروں کو اپنی فوج میں بھرتی کرتے ہیں؛ ایک طرف دولت ہے دوسری طرف زور۔

نفیس فخری سگے؛ ہیڈ؛ پیارچ سکوکیات ۲۸۳؛ ان پر صرف ۱۷۱ تو لون گندہ ہے اور خاصی مقام کا نام نہیں ہے۔ انواع؛ مقدونیوں اور غالیوں پر جو فتوحات حاصل ہوئیں انھیں حوائج کارڈنز؛ انواع؛ صفحہ ۱۰۲؛ تصویر ۴، ۲۲۔ یہ عجیب غریب بات ہے کہ وہی اقوام سکوں کی خبر دیتی پروردہ دیتی ہیں جو سب سے کم تمدن اور تہذیب یافتہ ہیں، جیسے کیتی اور ایٹولی؛ اسکے بالکل عکس ایٹھنری ہیں۔

بالک

جمع ہوتی، جنگ و صلح کے مسائل طے کرتی اور لیگ کے عہدہ داروں کا انتخاب کرتی۔ بو کے اس سے ذرا زیادہ مختصر مجلس ہے، ایوکلے ٹوئے سے مراد یا تو سیئیروئی کی جماعت ہوگی ورنہ اس کی کوئی ذیلی مجلس لیکن وہ کون لوگ تھے جنہیں لیگ کی جمعیت میں رائے دینے کا حق حاصل تھا؟ بلاشبہ وہ ایٹولی ہی ہوں گے، لیکن کیا یہ حق صرف ان ہی تک محدود تھا؟ اور جب لیگ حدود ایٹولیا سے باہر تک پہنچی تو عام صورت حال کیا تھی؟ اس تو سب سے پہلے کا منظرہ خود ایٹولیوں نے ایک نہایت متناظر طریقے سے کیا یعنی ان میں اور دلیفی کی امفک تیونی سے اس قدر مطابقت ہو گئی کہ علاوہ تھرمون والی پان ایٹولیکوں کے بعض مرتبہ ایٹولی جمعیت کا کام تھرموبلی یا دلیفی والی مجالس ارکان امفلیٹیوں سے لیا جانے لگا بعد ازاں پیلو پونیز کی مملکتیں، دور و دراز کے جزیرے اور سیلیس پونت کے بلدیات بھی لیگ میں شامل ہو گئے۔ ان ارکان کے حقوق کیا کیا تھے؟ کیا وہ بھی تھرمون والی مجلس میں حصہ لیتے اور رائے دیتے تھے؟ کیا لیگ نے ان کے فرائض کا تعین کر دیا تھا، اور وہ فرائض کیا تھے؟ آج کل عام خیال یہ ہے کہ توسیع شدہ ایٹولی لیگ کا واحد مقصد یہ تھا کہ بیرونی حملے سے حفاظت کیلئے ایک طرح کا مخالفہ قائم کیا جائے یا یہ بھی ممکن ہے کہ ان ریاستوں کو خود ایٹولی بحری قزاقوں اور ڈاکوؤں سے جو خطرہ تھا اس سے وہ مامون و محفوظ رہ سکیں۔ ایسی حالت میں دور و دراز حصہ بات یونان کے ارکان کو اندرونی ایٹولی معاملات میں رائے دینے کا حق نہیں ہوگا۔ مگر اس کے بعد بھی سوال باقی رہتا ہے کہ آیا مگر غیر ایٹولی اسی ایک زمرے میں آئے تھے؟ اور آخر الامر کون کون سے اجزاء لیگ کے مباحث میں حصہ لینے کے مختار تھے؟ شاید ان ہی ریاستوں کو اس کا اختیار ہو جو اقلیم یونان کے وسط میں ہوں۔ بہر حال



باریک

ہمیں ان سب امور کا علم نہیں۔ لیکن اغلب امر یہ ہے کہ اگر لیگ کی مجلس مقرر ہو چکی ہو تو کم سے کم ان سب ارکان کو جو وسطی یونان میں رہتے تھے، رائے دہی کا حق ہو گا، بلکہ قیاس یہ بھی چاہتا ہے کہ ایسی جمعیت کا مقصد ہی یہ ہو گا کہ لیگ کی توسیع شدہ شکل کے معاملات پر بحث و مباحثہ کرے۔

ایتولی لیگ کے علاوہ اکائیائی لیگ ایسی ہے جس نے تاریخ میں سب سے زیادہ حرکت پیدا کی ہے۔ لیگ ۱۰۶۲ ق م میں اس میں صرف چار شہر شریک تھے، لیکن رفتہ رفتہ اس میں پہلے تو اکائیائیہ کے تمام شہر شامل ہوئے، اور ۸۰۰ ق م میں بجائے متعدد استراتے گھوٹے کے صرف ایک ہی استراتے گوس رہ گیا۔ تو اس میں مرکزیت اور قوت پیدا ہو گئی اور جب ۷۰۰ ق م میں اسمیں سیکون شامل ہوا تو ارض یونان میں اس کا ایک خاص رتبہ پیدا ہو گیا۔ اب اس میں مفصلہ ذیل شہر شامل ہو گئے، جن میں سے اکثر اراٹوس لیگ میں لانے کا باعث ہوا تھا: کورنٹھ (۶۸۵ ق م)، میگارا، تروئے زین، ایپی دوروس، پھر میرانیہ اور کلیونائے ۶۸۵ ق م میں میگالوپولس، اس کے بعد اکثر آرکیڈی شہر، اور پھر آرگوس، ہرمیونے، فلیپوس اور شاندائی گینا بھی اس میں شامل ہو گیا۔ جول ہی لیگ نے انتی گونوس دوسون کو اپنا سپہ سالار مقرر کیا، وہ مقدونیہ کا آلہ کار بن گئی۔ بعد ازاں تھوڑی سی مدت کے لئے اس میں تمام پیلوپونیز شامل ہو گیا، لیکن ۴۸۰ ق م میں صورت حال مختلف تھی اور اسپارٹا اب بھی آزاد تھا۔

۹۔ اکائیائی۔ اکائیائی لیگ کے قیام کے لئے مقابلہ کروکلیٹ ۱۰۶۲، ۱۰۶۱، ۱۰۶۰

۵۔ ابتدائی چار اراکین کا محل وقوع اقصائے مغرب میں تھا۔ لیگ ۱۰۶۲ ق م میں ایتولی پاترائے، فارائے، اور تریتیہ ہو کر نکالیہ جاتے ہیں: پولیپوس ۶۴۰۔

بالہ

اکائیائی لیگ کا دستور ایٹولی لیگ کے دستور کے مماثل بلکہ شاید اسی پر مبنی تھا۔ ایٹولیوں کی طرح اکائیائیوں میں بھی لیگ

تھا۔ اکائیائیوں کا دستور۔ اس کی تعریف و توصیف، پولی بیوس ۲، ۳۸، لیکن اسکی تکمیل کی نوبت کبھی نہیں آئی؛ فلورپوئے مین نے اس میں تبدیلی کی جس کے لئے دیکھو نیچے، باب ۱۸۔ آخر تک بہت سی اہم دستوری نزاعات برپا رہے، اور دستور کو کبھی ضبط تحریر میں نہیں لایا گیا؛ علی العموم تصنیف کا دار و مدار رسم و رواج پر تھا، اور رسم و رواج میں ہمیشہ نزاعات کا امکان ہوتا ہے۔ گلبٹ (۲، ۱۱۴) کہتا ہے کہ یہاں کوئی علمہمہ بولے نہیں تھے، لیکن پولی بیوس ۲، ۳۷ میں جو الفاظ ہیں اُن سے یہ ہرگز نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا کہ لفظ بولیو تاتے سے مراد اراکین جمعیت مقننہ سے ہوگی؛ اور پولی بیوس ۱۰، ۲۲ کے الفاظ سے کیا یہ صاف ظاہر نہیں ہوتا کہ ”بولے“ ضرور ایک ذیلی مجلس ہوگی؛ بلاشبہ وہ مؤلف راہ راست پر نہیں ہیں جو اس فقرے سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ مجلس خاص کے ایک سٹیس رکن تھے۔ آخر میں، چونکہ یونانی وقائع نگار اکثر فقی امور میں غیر درست ہوتے ہیں اس لئے ہمیں مختلف ادارات کے اصول سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے، اور ایسا کرنے میں یہ انتاج جائز ہے کہ اگر ایٹولیوں کے یہاں ایک مجلس خاص تھی تو اکائیائیوں میں جو ان سے کہیں زیادہ اعیانیت پسند تھے، ایسی مجلس ضرور ہوگی۔ اراٹوس کی چلت پھرت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ضرور ایک ایسی مجلس خاص ہوگی جس کے ساتھ مل کر وہ اپنے منصوبے پورے کر سکتا تھا۔ گلبٹ بھی (۱۱۵، ۲) عملاً تسلیم کرتا ہے کہ دس دیسورگی ایک چھوٹی سی مجلس مباحثہ تھی۔ بوسولٹ فرض کر لیتا ہے کہ لیگ کی جمعیتیں دو طرح کی تھیں، ایک تو معمولی جو چھوٹی سی تھیں، اور غیر معمولی جو بڑی تھیں۔ بہر حال یہ سب باتیں نہایت تاریک ہیں۔ اگر پولی بیوس ۵، ۴ وغیرہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عہدہ داران لیگ کی اجازت کے بغیر ایٹولی بعض مرتبہ چھاپے مارتے تھے، تاہم تسرار رداد مندرجہ پلوٹارک: ”ارٹوس“ ۳۷ سے معلوم ہوتا ہے کہ اکائیائیوں میں بھی بعض مرتبہ

کی جمعیت، مجلس اور عہدہ دار تھے، اور ان عہدہ داروں میں سب سے

بالک

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ استراتے گوس کو خود اپنی ہی ذمہ داری پر جنگ آزمائی یعنی چھاپے مارنے کی اجازت دے دی جاتی تھی، لیکن اس قسم کی خبر آزمائی کے اخراجات خود اُسی کو برداشت کرنے پڑتے تھے۔ پلوٹارک، "اراتوس" ۲۵ میں جو قصہ نقل کیا گیا ہے اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ اراتوس شہر لیون کی فوج کو آرگوس کے خلاف لے جاتا ہے (مقابلہ کرویلی یوس ۴، ۹) لیکن پھر پسپا ہوتا ہے جس پر اکائیائیوں کا مواخذہ ارسطی فوس خود دوسرے آرگوس کے سامنے کیا گیا کہ انھوں نے امن میں خلل ڈالا ہے اور میں تی نیہ ان پر تیس مینائے کا جرمانہ کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہری فوج اپنے استراتے گوس کی سیادت میں ایک حلیف پر حملہ آور ہوتی ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ایسے واقعات پیش آئیں تو پھر جمعیت کے ہونے نہ ہونے سے آخر فائدہ ہی کیا ہوا؟ بعض مرتبہ خود فوج ہی سے جمعیت عوام کا کام نکالا جاتا ہے۔ جمعیت لیگ کے تفویض اختیارات کے بعد فوج ایک سیاسی حیثیت اختیار کر لیتی ہے۔ اس صورت حال سے نتیجہ کم ستمدن اقوام مثلاً مقدونیوں اور قدیم جرمانیوں کی یاد تازہ ہوتی ہے اور جب ہم رومنوں کی طرف دیکھتے ہیں تو ہمارے سامنے رائے دہندہ قوم اور سلج قوم کے مابین ایک صریح فرق نظر آتا ہے۔

دیوبوا Dubois (۱۷۴) پولی بیوس ۲، ۵۸ سے یہ استدلال کرتا ہے کہ لیگ کا کوئی رکن رکنیت سے علیحدہ ہو سکتا تھا۔ لیکن باب ۵۷ میں جو لفظ "ایٹھے لون تیس" استعمال کیا گیا ہے اس سے علیحدگی صرف رضامندی سے عمل میں آئی اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کی اجازت دی گئی ہوگی۔

اکائیائیوں نے لیگ کے جو سکے ڈھلوائے وہ اپنے حق میں کچھ زیادہ ممتاز نہیں تھے۔ چاندی کے سکوں پر حروف "اخ" کندہ ہیں اور تانبے کے دلچسپ تر سکوں پر دو نام نظر آتے ہیں، مثلاً "اخائیون" اے تیون، "اخائیون اگیون"، "دو آ۔ سکونیون"، "دو آ۔ اشٹی گونیون" (تین تی نیہ) وغیرہ۔ جیہ "تاریخ مسکویات"

باب ۱۲

اہم استراتے گوس تھا جس کے دس ساتھی اُس کے فرائض میں مدد دیتے تھے جنھیں دمیورگی کہتے تھے؛ ان کے بعد ایٹولیوں کی طرح ہپارخ، اس کے بعد ناؤ آرخ کا شمار ہوتا تھا (واضح ہو کہ یہ آخری عہدہ دار ایٹولیوں میں نہیں تھا حالانکہ وہ اکائیائیوں سے کہیں زیادہ بحری لڑائیوں میں حصہ لیتے تھے) ان سب کے بعد گرامیٹوس آتا تھا۔ اس میں شبہ نہیں کہ ایک بڑے بھی تھی، لیکن ہم اس سے واقف نہیں کہ یہ کن اجزاء سے مرکب ہوگی۔ ہر سال دو مرتبہ لیگ کے جلسے ہوتے تھے، اور یہ بات بالکل صاف ہے کہ لیگ کی ہر ایک آخری ریاست کو جلسوں میں رائے دینے کا اختیار تھا۔ لیکن ہمیں اس کا علم نہیں کہ لیگ کے اراکین اپنے خیالات کو کیسے منواتے ہوں گے۔ ہر شہر کو ایک رائے دینے کا حق تھا لیکن یہ رائے کیسے منضبط کی جاتی تھی؟ کیا ہر شہر اپنے مندوب مقرر کرتا تھا، یا ہر شخص جو آسکتا اور آتا وہ جلسوں میں حصہ لیتا اور اس مسئلے پر کہ غہر کی مجموعی طور پر کیا رائے ہو اپنے ساتھیوں سے استفسار کرتا؟ یہ فرض کرنے کے بعد کہ جمعیت کے لئے ہر شہر اپنے قائم مقام منتخب کرتا، یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ آیا ہر قائم مقام اپنی صواب دید پر رائے دیتا یا اسے پہلے سے ہدایات کر دی جاتیں جو حالات ہم تک پہنچے ہیں، ان کی بناء پر مختلف استدلال سمجھئے گئے ہیں؛ ہمارا خیال ہے لیگ کے جلسوں پر اراکین موقع محل کی بناء پر عمل کرتے ہوں گے۔ پولی بیوس کا یہ خیال بالکل درست ہے کہ اکائیائیوں کے قوانین، اوزان، پیمانے، سکہ، عہدہ دار، مجالس اور عادل سب مشترک تھے۔ ہم یہ کہنے میں غالباً حق بجانب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - ۲۵۱ - مقابلہ کردہ فہرست سکہ جات اکائیائی لیگ -  
مولفہ میجر جنرل کلارک، لندن ۱۸۹۵ء -

بال

ہوں گے کہ اکائیائی دستور فی نفسہ اچھا تھا اور یونان کی سیاسی زندگی میں اس سے ایک قدم برتری کا اظہار ہوتا ہے؛ لیکن یہ بھی عیاں ہے کہ یہ دستور ہر ایک تفصیلی معاملے میں مکمل نہیں تھا، اور اس کا انطباق ہر معاملے میں صحیح انداز سے نہیں کیا جاتا تھا، حقیقت یہ ہے کہ اس دستور سے جو خوش آئند امیدیں وابستہ تھیں (ہکویونانی مرکز گریز میلانات اور اغیار کی مداخلت سے بڑی بھاری ٹھیس لگی کسی شخص کا انتخاب بطور استر اے گوس مسلسل نہیں ہو سکتا تھا، چنانچہ اراٹوس ایک سال منتخب ہوتا اور کوئی دوسرا اگلے سال لیدیا دیس کے انتقال کے بعد جو واقعہ پیش آیا جس کا اعادہ کیسا چاہتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ استر اے گوس کی حیثیت گس قدر عجیب و غریب تھی۔ اکائیائی اے گیوم میں جمع ہوئے اور طے کیا کہ اراٹوس کو لڑائی جاری رکھنے کے لئے مزید رقم نہ دی جائے اور اگر وہ لڑائی جاری رکھنا چاہے تو اس کے اخراجات خود ہی برداشت کرے۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ بحیثیت استر اے گوس کے اگر آریوس کو جنگ کے آغاز کرنے کا حق نہیں تھا تو کم از کم اُسے یہ حق ضرور تھا کہ اپنی خوشی خاطر جنگ کو جاری رکھے اور ایسی حالت میں مہم کے دوران میں سپاہیوں کو اُس کے احکام کی تعمیل کرنا پڑے گی۔ اگر اکائیائی چاہتے تھے کہ استر اے گوس کوئی ایسا کام نہ کرے جو ان کی خواہش کے خلاف ہو تو وہ روپیہ منظور کرنے سے انکار کر سکتے تھے، اور یہ زمانہ حال کے دستوری طرز عمل کے عین مطابق ہے۔ اس مشابہت پر اس وقت تک کسی نے غور نہیں کیا۔ ساتھ ہی استر اے گوس کو جو آزادی اپنی صوابدید پر عمل کرنے کی دی گئی ہے اس سے محض ان لوگوں کی سادگی کا اظہار ہوتا ہے۔ اس قصے سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کسی اکائیائی استر اے گوس کے پاس کافی روپیہ ہوتا تو پھر جو جی چاہے کر سکتا تھا؛

باب

آراتوس کے پاس بلاشبہ کافی روپیہ تھا، اور وہ ان تمام رقوم کو جو بادشاہوں کے پاس سے آتا تھا، اجیریاہیوں کی تنخواہوں اور غداروں کو رشوت دینے پر صرف کرتا تھا۔ اس طرح ایک متمول چالاک شخص چاہتا تو کسی قسم کی شخصی پالیسی پر عمل کر سکتا تھا۔

گواکائیائیوں اور ایتولیوں کا دستور ایک دوسرے سے مشابہ تھا تاہم دونوں لیگوں کے اصول میں بہت فرق تھا، اور یہ فرق دونوں کے خاص خاص حصوں کی کیفیات کی وجہ سے تھا۔ ایتولی دیہاتی لوگ تھے جن کا ہمیشہ سے ایک مرکز اور ایک لیگ تھی؛ ان کے برعکس اکائیائی شہری زندگی بسر کرنے سے عادی تھے جن کے بلدیات ایک دوسرے سے ممتاز اور آزاد تھے۔ ایتولیوں کو عام طور پر عیسویت کا اور اکائیائیوں کو اعیانیت کا طرفدار سمجھا جاتا ہے، لیکن میں دیوبو کی رائے سے متفق ہوں کہ یہ رائے واقعات کے مطابق نہیں، گو یہ واقعہ ہے کہ اکائیائیوں پر اپنی تاریخ کے زیادہ تر حصے میں متمول لوگ حکومت کرتے تھے، اور یہ حکم ایتولیوں پر نہیں لگایا جاسکتا، اور یہ بھی واقعہ ہے کہ آراتوس کی مانتھی میں اکائیائیوں نے متمول لوگوں سے اشتراکیت پسند کلیونینس کی مخالفت کرائی۔ فی الجملہ ایتولی ذرا غیر مہذب اور اکائیائی ان سے زیادہ تمدن نظر آتے ہیں؛ ایتولی نتائج کی پروا نہیں کرتے اور جو چاہتے ہیں کرنے میں نہیں چوکتے، اور ساتھ ہی اگر ان سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو اس کا پورا الزام خانگی اشخاص کے سر رکھ دیتے ہیں کہ انھوں نے لیگ کی رضامندی کے بدون فلاں فلاں بات کی ہے؛ اس کے برعکس اکائیائی مختلف امور کو چکے چڑے لفظوں اور میٹھی میٹھی باتوں میں چھپا دیتے ہیں لیکن ان کے افعال اور ایتولیوں کے افعال میں کوئی خاص فرق نظر نہیں آتا۔

لیکن یہ ضرور ہے کہ لیگوں کے قیام کی کوششیں نہایت درجہ

قابل لحاظ ہیں اور اس میں شبہ نہیں کہ مقدونی اقتدار سے پہلے کے یونانی شاہراہ اتحاد پر اتنے آگے نہیں بڑھے تھے۔ ہم اس سے پہلے کہہ چکے ہیں کہ لیگوں کی تاریخ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یونانی پہلے سے کہیں زیادہ ایک دوسرے کے قریب تر آگئے تھے؛ یہ واقعہ بالکل درست ہے، اور اس کا ثبوت نہ صرف ان لیگوں کے وجود سے دیا جاسکتا ہے بلکہ اس خاص واقعے سے بھی کہ اگر اٹوس سدرہ نہ بنتا تو اسپارٹا اور اکیائی مل کر ایک بڑی لیگ بنالیتے، اور گوبلا شبہ یہ لیگ بغیر تبدیلیوں کے جاری نہ رہتی لیکن اس کا وجود یونان کے لئے یقیناً نہایت درجہ خوش آئند ہوتا۔<sup>۱۱</sup>

۱۱۔ سکندر کے بعد یونانیوں کا ایک دوسرے کیساتھ پہلے سے زیادہ اختلاط؛ دیوبو ۲۱۳ - ۲۱۶ -

تیسری صدی ق م میں صورت حال یہ ہے؛ ایتھنز پہلے کی طرح یونانیوں کی ذہنی تعلیم کا مرکز اور سیاسی آزادی کے حوصلوں کا آماجگاہ بنا ہوا ہے؛ اسپارٹا کی قوت و سطوت اپنے منہائے زوال کو پہنچ چکی ہے؛ ایتولی نسبتاً کم متمدن مغربی یونانیوں کے اتحاد کا مرکز بنے ہوئے ہیں لیکن اس میں اکارنائی شامل نہیں ہیں اس لئے کہ وہ ان کے روایتی دشمن ہیں، اور نہ ہیوتیہ شامل ہے جس نے اس لیگ کے سامنے کبھی اپنا سر تسلیم خم نہیں کیا؛ رچہ اکیائی تو وہ ہیلو پونیز کے ان تمام عناصر کو متحد کر لیتے ہیں جن کی ان کے مقاصد کے ساتھ ہمہ ردی ہے، جیسے آرکیڈی قوم۔ لیکن مین تی نیہ، اور خمینوس اور رنجیہ اکیائی نوآمدوں کی اطاعت پر تیار نہیں ہوتے، اور نسبتاً حال کا قائم شدہ شہر میگا لوپولس اس کی ضرورت محسوس کرتا ہے کہ کسی نہ کسی کی رہبری میں آگے گامزن ہو، چنانچہ پہلے تو مقدونیہ اور اس کے بعد اکیائیوں کا کہنا مانتا ہے اور ویسے بھی وہ محض فوجداری اصول کا پابند نظر آتا ہے۔

باب

ہم دیکھتے ہیں کہ سلسلہ ق م میں اور اس سے پہلے یعنی کلیونیس کے عروج سے پہلے یونان کی جو حالت تھی وہ ایک ایسی صورت حال کا قدرتی نتیجہ تھی جو اس سے پہلے ہو گزری تھی، اور اس سے صاف انداز ہو سکتا ہے کہ اس قسم کی لیگ کی آئندہ زندگی امن و امان سے نہیں گزرے گی۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ سلسلہ ق م میں یونان میں چار مملکتیں تھیں یعنی دو الیگیں اور دو فردی مملکتیں۔ ایتولی لیگ میں پیلوپونیز میں وسطی یونان اور ایلیس اور اکائیائی لیگ میں پیلوپونیز کا ایک بڑا حصہ اور میککاراشاں تھے؛ لیکن وسطی یونان میں ایتھنز آزاد رہتا ہے اور اس کے ایتولیوں سے نہایت اچھے تعلقات ہیں؛ اسی طرح پیلوپونیز میں اسپارٹا آزاد ہے اور علی الصوم اکائیائیوں کا مخالف بنا رہتا ہے حقیقت میں اسی ضمن میں یونانی نسلوں کے سیاسی ارتقاء کی کیفیت صاف ظاہر ہوتی ہے۔ پانچویں صدی ق م میں یونان میں صرف دو ہی اہم مملکتیں تھیں یعنی اسپارٹا اور ایتھنز، اور چوتھی صدی ق م میں تھیر بھی اسی صف میں آگیا۔ بعد ازاں تیسری صدی ق م میں جب تھیر کی اہمیت کا خاتمہ ہو جاتا ہے تو وہ مملکتیں جو ان کے سامنے بیچ تھیں آگے بڑھ جاتی ہیں اور لیگیں قائم کر لیتی ہیں۔ یہ واقعہ کہ یہ لوگ بھی صف اول میں آ جاتے ہیں نہایت درجہ اہم ہے، اور ہم یہ حکم لگا سکتے ہیں کہ یونان کی ایسی تاریخ جس میں ان لوگوں

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ پولی بیوس م ۹ (دیکھو اوپر باب ۱۰، حاشیہ ۱۳) مقدونیہ کے زیر سیادت جس اتحاد کا ذکر کرتا ہے اس میں اکائیائی، اکارناتی، فوکسی اور میوتی شامل تھے؛ لیکن م ۵ میں پولی بیوس فوکسیوں اور میوتیوں کا ذکر نہیں کرتا۔ الفرض دوسوں کے مرنے کے بعد اس لیگ کی اہمیت میں ضرور کمی ہو گئی ہوگی۔ پولی بیوس م ۱۳ کے بموجب اس کی جمیٹ کی نشست لاہ کو رہتے تھے اور اس کا صدر شاہ فیلقوس تھا۔



باب ۱۲

کے ارتقاء پر بحث نہ کی جائے بالکل نامکمل ہوگی، اس لئے کہ اسکی ترقی سے یونان کی قوت حیات کا بین مظاہرہ ہوتا ہے۔

لیکن ہم اس سے بھی زیادہ کہہ سکتے ہیں، وہ یہ کہ یونان میں سیاسی ادارات کے ارتقاء نے وہی راستہ اختیار کیا جو یونانی قوم کی فطری تقسیم پر مبنی تھا، اس لئے کہ یہ چار مجموعے یا مملکتیں آخر مشہور و معروف قدیم اقوام یعنی دوریائیوں، ایونیائیوں، اکائیائیوں اور ایولیوں کے قائم مقام ہی تو ہیں اظہار ہے کہ ان کے حدود قطعی طور پر متعین نہیں ہیں؛ مثلاً اکائیائی لیگ میں علاوہ ایس کے جو ایولیوں کے اقربا ہونے کی وجہ سے ان سے مل جاتا ہے، پیلوپونیز کی وہ سب ریاستیں شامل ہیں جنہوں نے دوریائی قابو کو تسلیم نہیں کیا۔ کلیمینس کے زمانے میں آرگوس اور کورنتھ کبھی اکائیائی لیگ کی طرف ہوجاتے ہیں کبھی اسپارٹا کی طرف، اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں کی حالت دوریائی اور اکائیائی قوموں کے درمیان ڈانواڈول ٹھی پھر ایولیوں نے امنک تیونی لیگ کو اپنے مفاد کی خاطر جو ایک جدید قالب میں ڈھالا وہ بھی پرانے دنوں کی یاد تازہ کرتا ہے، اس لئے کہ یہ لیگ آخر وسطی یونان کی چھوٹی قوموں کی ایک دفاقت ہی تو تھی، اور یہ بالکل حالات اور کیفیات کے مطابق تھا کہ ان حصہ جات یونان میں جہاں دولوپس اور اے نیانیس کسی زمانے میں ذی اقتدار تھے وہاں کے معاملات میں اب ایولی ایک نمایاں حصہ لے سکیں۔ اس طرح لیگ ایک طور پر اپنی قدیم صوبہ داری جزیرت کی طرف از سر نو پھر گئی۔

یہ سب باتیں بیان کرنا ہمارے واسطے یہ صاف کرنے کے لئے ضروری تھا کہ تیسری صدی ق م میں بھی ہم یونان کے فطری ارتقاء کی پوری منجھدھار میں ہیں اور تیسری صدی ق م اور پانچویں اور چوتھی صدی ق م کے درمیان کوئی اصولی فرق نہیں ہے۔ تیسری صدی ق م ایتھنز میں

باب

کم و بیش قدیمی خصائص نظر آتے ہیں، اور یہی کیفیت اسپارٹا کی ہے؛ اور جہاں اول الذکر تمدن مستقر ہے، آخر الذکر کی حالت غیر متمکن مستقر کی سی ہے۔ ادھر اکائیائی صوبہ داری شہروں کے باشندوں کے مائل ہیں اور ایٹولی دیہاتیوں کی طرح اراٹوس اس مفصلات کے باشندے کی طرح ہے جس نے بڑے پیمانے کی سیاسیات کو اختیار کیا ہو، اور وہ تاجداروں کی اس قدر عزت کرتا ہے کہ خود سروں اور طبقہٴ اسفل کے حملوں سے صاحب جائیداد طبقوں کو بچانے میں ان تاجداروں میں سے ایک کی تائید کو نہایت خوشی سے قبول کرتا ہے۔ ایٹولیوں کے طرز عمل میں ناشائستہ سختی نمایاں ہے اور اکائیائیوں کی حکمت عملی محدود اور ذہنی افق اور چالاکی پر مبنی نظر آتی ہے۔

چوتھی صدی ق م سے تیسری صدی ق م تک ارتقاء کی کیفیت کی صراحت کے لئے دو باتیں اور کہنی ہیں۔ چوتھی صدی ق م میں بھی ایٹنز اور اسپارٹا کے قریب ایسی یونانی بستیاں تھیں جو محض طوعاً و کرہاً ان دونوں کا حکم مانتی تھیں۔ ان بستیوں میں جو سب سے زیادہ زور دار تھیں وہ دونوں لیگوں میں مل گئیں اور اس کے بعد انھوں نے اپنے پلڑے میں کافی وزن پیدا کر دیا۔ لیکن ایٹنز اور اسپارٹا اب بھی زندہ ہیں، اور ان ہی کی وجہ سے مکمل اتحاد ایک نہایت دشوار معاملہ ہو گیا۔ اگر ایٹولیوں اور ایٹنز کے درمیان کسی طرح سے گہرے معاملے کی کیفیت ممکن ہو بھی جائے تو بھی اس کی امید کرنا لا طائل تھا کہ اکائیائی مستقل طور پر اسپارٹا کے یا اسپارٹا مستقل طور پر اکائیائیوں کا دست نگران جائے گا۔

اب مقدونیہ آئیے جس کی حالت کی طرف (منجملہ دوسرے امور کے) پانچویں باب میں ناظرین کی توجہ مبذول کی گئی تھی۔ بعض مورخوں کا

۱۲ مقدونیہ۔ پولی بیوس ۱۰، ۵ کے مطابق انٹی گونوس کے خاندان کے افراد

باب

کا خیال ہے کہ تیسری صدی ق م میں اس سلطنت کا وجود یونان کے لئے  
مغتنمات سے تھا، لیکن میں ان کی رائے سے متفق نہیں ہوں جو تھی  
صدی ق م میں صورت حال ذرا مختلف تھی۔ فیلقوس ولد امین تاس نے  
یونان کو گزند ضرور پہنچایا، لیکن اس نقصان کا باعث ایک حد تک یہ تھا  
کہ دیوس تھیس اور اس کے فرقہ کی یہ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اسے  
ایشیا میں اپنی حکومت قائم کرنے کا جو حوصلہ تھا اس میں اس کی تائید کرنی  
چاہئے، اور اس میں شبہ نہیں کہ سکندر نے بجائے نقصان کے فائدہ  
ہی پہنچایا۔ لیکن سکندر کے جانشین یونانیوں کو نقصان ہی نقصان پہنچا سکتے  
تھے اس لئے کہ وہ ان کے معاملات میں مداخلت کرتے تھے لیکن  
اس مداخلت کا مواضع مطلق کچھ بھی نہیں دیتے تھے۔ شک ق م سے  
س ۲۲۰ ق م تک یونان میں اسی قسم کی مداخلت کے خلاف ایک  
رد عمل نظر آتا ہے۔ انتی گونوس کی اولاد میں ایسے لوگ موجود تھے جن  
کی ذات کی ہر شخص عزت کرتا تھا، لیکن اس خاندان کے ابتدائی حکمرانوں  
میں سے ایک میں توسنیدگی اور دوسرے میں لہو و لعب کے ساتھ ساتھ  
فطری قابلیت نظر آتی ہے، اور یہ صورت حال ہمارے لئے غایت  
دلچسپی کے قابل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ تینوں انتی گونوس ہوشمند ہیں،  
دونوں دیمتریوس، پولیورکیٹیس، اور دیمتریوس خوب ویدر دو سکون  
لہو و لعب کے پرستار ہیں، اور گوناس کے بیٹے دیمتریوس کی بابت ہیں  
اس قدر کم معلومات ہیں کہ ہم کوئی حکم نہیں لگا سکتے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ فیلقوس  
اور پریسیوس جسمانی اعتبار سے تنومند نظر آتے ہیں جس سے معلوم ہوتا

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ آپے آپ کو سکندر کا "ہم نسل" ثابت کرنا چاہتے تھے، لیکن  
ہمیں امید ہے کہ یہ استدلال محض اس بیان کی بنیاد پر نہیں کیا جاتا جو آریں ۶، ۹، ۱۰ نے  
سکندر کی زبان سے کرایا ہے، یہی وجہ اس خاندان کے آخری بادشاہ پریسیوس کے نام  
کی ہے اور اسی سبب سے فیلقوس پنجم کے سکون پر پریسیوس کی شبیہ کندہ ہے۔

۱۲

ہے کہ اس خاندان میں جسمانی نہیں بلکہ ذہنی زوال پیدا ہو گیا تھا۔ اسکے برعکس مقدونی قوم میں وہی پہلے کی سی تنومندی باقی تھی اور وہ اب بھی پہلے کی طرح محنتی کا شکار رہی تھے۔

مقتالوی اب بھی بظاہر خود مختار تھے، لیکن جہاں تک انھوں نے ایتولیا کے ساتھ اپنے آپ کو مدغم نہیں کیا تھا وہاں تک ان کے کان شاہ مقدونیہ کی آواز نہ گئے ہوئے تھے۔

کرنٹی جمہوریتوں میں یہ خصوصیت تھی کہ وہ ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ برسرِ پیکار ہونے کے لئے تیار رہتی تھیں۔ اور جب پر دلیسی سپہ سالار کسی کی مدد کے لئے آتے تھے تو ان کی آمد پر خوش ہوتی تھیں۔ یہ جزیرہ گویا کہ عہدہ داران جنگی کے لئے مستقل تربیت گاہ تھا، اور کوئی شخص جو گھر پر مصروف جنگ نہ تھا اور جسے نامشوق ہونے کا خوف تھا وہ اس جزیرے میں آسکتا اور چند روز جنگی خدمت کر کے اپنے آپ کو

۳۳ پولی بیوس ۴، ۶، تھالویوں کے ساتھ ذرا ہلکا سا برتاؤ کیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ان پر مقدونیوں کا قابو تھا۔

۳۴ کریٹ کے لئے پولی بیوس ۶، ۶۔

رہوڈز اور کریٹ کے باہمی تعلقات کے لئے دیکھو نیچے، باب ۲۱۔

کنوسوس، کیدونیہ، لیکتوس کے لئے گلیبرٹ ۲، ۲۱۔

گورینا کی قلعہ بندی بطلمیوس فلوپاتر کے ماتھوں؛ استرابو، ۱۰، ۶، ۴، ۶، ۴، ۸۔

۴۸

یہ امر قابل غور ہے کہ بعض کرنٹی شہر مخالف خرمیونڈیس میں شریک ہوتے ہیں؛ دیکھو اوپر باب ۹؛ بلاشبہ یہ مصر کو خوش کرنے کے لئے شریک ہوئے ہوں گے۔

مغربی اور وسطی یونان کے نہایت نفیس کتے؛ پ۔ بکارڈنر؛ "انویس" تصاویر

۱۲۱۱

مکمل کر دیتا۔ کریٹ فن حرب کا گویا میدان امتحان تھا جس پر فارغ التحصیل لوگ تجربے کر سکتے تھے۔ آریوس وہاں گیا اور اسی طرح سے سیلاسیہ کے بعد فلوپوئے من نے بھی وہیں کی راہ لی، اور اس کا اتباع اس کے بعد بہت سے دوسروں نے کیا۔ متھرا دانیس کا سپہ سالار کنوسوس کی فوج میں گورتینا کے خلاف لڑا۔ جزیرے کے شہروں میں یہ دونوں جنگ جوئی کے لئے ممتاز تھے، اور یا تو ایک دوسرے کے ساتھ ورنہ ایک دوسرے سے مل کر دوسرے شہروں مثلاً کیدرونہ یا لیکتوس سے لڑتے رہتے تھے۔ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ گورتینا کی بطلمیوس فلوپاترنے قلعہ بندی کر لی، اور سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر کریٹ کے اندرونی حصے میں مصری حکمران کو کوئی شہر قلعہ بند کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی ہوگی۔ کیا گورتینا اس کے لئے جیسر سپاہی مہیا کرتا تھا، یا اس نے اتالوس کی طرح (دیکھو باب ۱۳، حاشیہ ۶) رقم کے معاوضے میں ٹھیکہ دار کی حیثیت سے یہ قلعہ بندی کی تھی؟ کریٹی بستیوں، بالخصوص کنوسوس اور ہئے راہیت تاکہ تعلقات رھوڈز کے ساتھ بھی تھے، اور ان دونوں فریقوں نے مل کر بحری قزاقوں کے انسداد کی کوشش کی جن کا زیادہ تر حصہ کریٹ ہی سے آتا تھا۔ ہئے راہیت نا بحری ساحل پر آباد تھا، اس نے پرانی سوس کا الحاق کر لیا، جو اس سے ذرا مشرق کی طرف واقع تھا، اور جس کے قبضے میں معذبہ اراضی تھی، چنانچہ دوسری صدی ق م میں یہ کریٹ کا ایک اہم شہر بن گیا۔ اس سے مشرق کی جانب سمندر کے ساحل پر اتالوس تھا جہاں سنہ ۱۴۶ ق م سے سنہ ۱۴۶ ق م تک اسکندریہ کے ڈمعالے گئے۔

## یادداشت

تیسری صدی ق م میں لیگوں کی جو تنظیم کی گئی اس سے پہلے کی دفاقیوں مثلاً اٹیکا کی وفاقیّت سے بہت آگے قدم بڑھایا گیا۔ لیکن یہ ترقی اتنی واقعات میں نہیں نظر آتی جتنی اصول میں۔ لیگوں کے انفرادی ارکان کو آزادانہ رائے دہی کا زیادہ حق تھا، مختلف مسائل کا تصفیہ بظاہر رائے دہندہ بستیوں کی کثرت رائے سے کیا جاتا تھا اور نیا بتی دستور کے لئے کوشش کی گئی تھی۔ نظریاً یہ سب بہت اچھی بات تھی، لیکن عملاً صورت حال ذرا مختلف ہو گئی اس لئے کہ اراکین لیگ ہمیشہ اپنے فرائض پورے کرنے کے کوشاں نہیں رہتے تھے، اور جو لوگ استراے کی مقرر ہوتے تھے وہ بھی اپنے فرائض کا خیال نہیں رکھتے تھے۔ بعض مرتبہ نیابت چند روز کے لئے معطل کر دی جاتی تھی اور نائبوں کی بجائے خود عموم پر تصفیے کا دار و مدار ہو جاتا تھا، اور بعض مرتبہ استراے کو س مختار کلی بنادیا جاتا تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ رہبر کی شخصیت ہی فیصلہ کن ہوتی تھی اور اسی سے لیگ کا طرز عمل محیط ہوتا تھا (ارائوس، فلوپوئے مین)۔ حقیقت یہ ہے کہ یونانیوں کی نظریں اشکال دستوری اور الفاظ قانونی کا اتنا احترام نہیں تھا جو

یادداشت

نیابتی ادارات کے مستقل قیام کے لئے لازمی ہے، ادیرہ ہی وہ احترام ہے جو قدیم ایام میں رومنوں میں بدرجہ اتم پایا جاتا ہے، اور یہ واقعہ ہے کہ رومنوں میں ایک بڑی حد تک قانون کی جگہ ذاتی عناصر نے لے لی۔

---

# بائسیردہم

## دُنیاۓ یونان تقریباً ۲۲ ق م میں (۲) دیار شرقی

جو تصویر ہم یہاں بے نقاب کرنے والے ہیں اس کے حصے بغایت متنوع ہیں۔ اس میں جمہوریتیں اور ملوکیتیں نظر آتی ہیں لیکن دونوں کی کیفیت غیر متفقہ ہے اور نہ اڈل الذکر کی آزادی کے مدارج نہ آخر الذکر کے حدود ملک کا صحیح تعین کیا جاسکتا ہے۔ ان سب پر ایسی اقوام کا اثر پڑا ہے جو یونانی الاصل نہیں اور جو ہمیشہ اُن کے لئے باعث خطرہ رہی ہیں۔ بہت سے ممالک میں تو یہ حکم لگانا بھی دشوار ہے کہ آخر کسی مملکت کا اصلی معنی میں سرے سے وجود کبھی ہے اس لئے کہ ذی اقتدار مہالیوں کے واقعی اثرات میں اور اس مسئلے میں کہ آیا انھیں اس قسم کے اثرات ڈالنے کا کوئی حق بھی ہے، بہت کم تطابق ہوتا ہے۔

شمال میں یعنی بوسفورس سے تورک خرسونیز تک (جس کی طرف میں باب ۲۵ میں ناظرین کی توجہ رجوع کر دی گئی) یونانی عنصر کلیتہً ساحلی شہروں میں نظر آتا ہے، اور گوان شہروں کو اندرون ملک کے بربریوں سے



باسک

ہمیشہ دوچار ہونا پڑتا ہے لیکن فی نفسہ ان قبائل کے قطعی طور پر غیر مہذب ہونے اور یونانیوں پر کسی نوع کا ذہنی دباؤ ڈالنے کے بالکل نااہل ہونے کے باعث یہ شہر اپنی آزادی کو قائم رکھتے ہیں۔ اس کے برعکس مقدونیہ سے بوسفورس کے تھریسی شہر اکثر و بیشتر مقدونیہ، مصر اور شام کے زیر نگین ہیں لیکن اس سیادت میں استقلال نہیں پایا جاتا۔ بلاشبہ جب فیلقوس پدرسکتار نے ایدیرا پر

۱۵ تھریس۔ دوسری صدی ق م کے قریب مورونیہ اور اگے فوس کی تاریخ کے لئے دیکھو نیچے باب ۱۸۔

تقریباً ۲۲۰ ق م میں لیزیماخیہ اگے فوس اور مورونیہ مصری قبضے میں؛ پولی بیوس ۵، ۳۴۔ اس کے بعد لیزیماخیہ پھر ایولیوں کا ساتھ دیتا ہے؛ پولی بیوس ۱۸، ۳؛ اگے تھریسی تاریخ کردیتے ہیں اور اس کا احیاء انطاکوس III کرتا ہے؛ پولی بیوس ۱۸، ۵۱۔

کلائن زورگے؛ بحر ایشیہ کے دہانے پر یونانی بلدیات Kleinsorge: De "div. graec in Pontl ora occ. St. rebus" ۱۸۸۶ء۔

بیزنٹہ کے لئے دیکھو پاؤلی ۱، ۲، ۱۲، ۲۶ وغیرہ میں فریک (Fricks) کا مضمون، اور تیسری صدی کے لئے، خاص طور پر ۹، ۲۶۔ بیزنٹہ غالیوں کو خراج ادا کرتا ہے؛ پولی بیوس ۴، ۴۶۔ سکے جات؛ "تاریخ مسکوکیات ۲۳۰ وغیرہ۔ ششک ق م کے بعد ان مقامات میں ائیکائی میار کے جو سکے ڈھالے جاتے ہیں وہ سکندری یا لیزیماخی نوع کے ہیں۔ بیزنٹہ اور رھوڈز (بروسیا) کے امین جنگ؛ پولی بیوس ۴، ۳۸، ۳۹، ۴۲۔ باب ۵۰ کے مطابق بیزنٹہ از سر نو پر سیاست کے مقابلے کے لئے تبوئے تیس کو پیش کرتے ہیں (دیکھو اوپر باب ۹، حاشیہ ۱)۔ لیکن تبوئے تیس کا خاتمہ ہی ہو جاتا ہے۔ رھوڈزی اب "سردار بحر کی حیثیت سے نمودار ہوتے ہیں (باب ۴، ۴) اور اس طرح ایسٹراطیس کے زاویہ نگاہ کو اختیار کر لیتے ہیں (یہی کتاب جلد ۳، تتمہ)۔ دیکھو نیچے حاشیہ ۳، اور باب ۲۲۔

۱۳۱

قبضہ کیا ہے تو اس کے بعد اس شہر میں سکے بننا بند ہو گیا اور اسکے بعد سے اس کا سلطنت مقدونیہ میں الحاق سمجھنا چاہئے؛ لیکن مارونیہ اور اسکے ٹوس نے مدت دراز تک نہایت افزا طے سے سکے بنا کر اپنی آزادی کا ثبوت دیا اور یہی کیفیت تھا سوس کی ہے؛ رہا سامو تھریس تو اس کی حرمت کی وجہ سے ایک حد تک اس کی خود مختاری قائم رہی۔ سستوس اور لیزری ماخیہ کو خارجی مدد کی ضرورت تھی، اور لیمنوس و امبروس پراپتھنز یوں کا قبضہ تھا۔ بیزنطہ کو کلکٹوں کے حملے کی وجہ سے نقصان پہنچ چکا تھا، اور اب بھی اسے خراج ادا کرنا پڑتا تھا جس کی مقدار پہلے تو دس ہزار طلائی سکے تھی جو اسے کبھی کبھی ادا کرنے پڑتے تھے، اور پھر رفتہ رفتہ اسی تالنت سالانہ ہو گیا۔ سنہ ۱۴۵ ق م میں بیزنطہ کا خزانہ اس قدر زبوں حالت میں تھا کہ انھوں نے اپنے حلیف یونانیوں کے سامنے دست استمداد پھیلایا اور جب وہاں سے کوئی جواب نہیں ملا تو پونتوس کے مال پر محصول درآمد لگا دیا۔ اس کا تمام تجارتی ریاستوں پر سخت دباؤ پڑا، چنانچہ ان کی طرف سے رھوڈز نے مطالبہ کیا کہ اس محصول کو منسوخ کر دیا جائے گا، اور بیزنطہ نے انکار کرنے پر اس کے خلاف لڑائی ٹھکان لی۔ رھوڈزیوں کی طرف پر سیاسی حکمران ہتھی نیہ تھا اور دوسری جانب بیزنطہ کے دعاوی کا مؤید آتالوس جو اس وقت صرف پرگام کے ہمسایہ ملک پر قابض تھا اور سلیوکیوں کا رشتہ دار اکائیوس تھا جس نے عین اس وقت اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا تھا۔ لیکن جب رھوڈزیوں نے زرفدیہ دیگر اکائیوس کے باپ اندروماخوس کو اسکندریہ کے مجلس سے راکر دیا تو اکائیوس نے انھیں دانت دکھا دیے، اور جو جنگ رھوڈز اور بیزنطہ کے درمیان ہوئی اس میں بیزنطہ کو رھوڈز سے نہیں بلکہ پر و سیاس سے اس قدر نقصان پہنچا کہ آخر کار انھیں محصول سے دست بردار ہونا ہی پڑا۔

تیسری صدی ق م میں ایشیائے کوچک کے مغربی ساحل اور ہمسایہ شمالی ساحل والے بلدیات کی تاریخ میں بہت کچھ مدو جزر نظر آتا ہے۔

۱۔ ایشیائے کوچک، اتالوس اور اکائیوس اور یونانی شہر؛ پولی بوس ۵، ۷، ۷۔  
یہ شہر پہلے کی طرح رضامندی کے ساتھ "اتالوس" کے قیضے میں آجاتے ہیں۔  
۲۔ سکے کا موجودہ نام نرو دقلعہ سی ہے؛ دیکھو نیچے باب ۲۱ حاشیہ ۶۔  
تیمونس کے لئے دیکھو ریزے؛ "تاریخی جغرافیہ" Ramsay : Hist Geog

-۱۰۸

شامان پرگام، ایشیائے کوچک کی شہری زندگی کے محافظ، سلیو کیوں، مہر  
اور رھوڈز کے مد مقابل۔ انطاگوس سے ایک میدان خریدنے کے موقع پر فلتے تاریخوں  
روپے سے پتانے کی مدد کرتا ہے؛ فرنیکل، صفحہ ۱۵۰۔ نیز دیکھو نیچے، باب ۲۱۔  
سمرنا؛ مجموعہ نوشتہ بات یونان C I. Gr. ۳۱۳۷؛ دیکھو اوپر، باب ۵،  
حاشیہ ۱۲۔ ایفی سوس؛ دیکھو اوپر، باب ۵، حاشیہ ۱۲۔ تمارخوس وغیرہ۔ باب  
۹۔ حاشیہ ۴۔ تقریباً سلسلہ ق م میں ایفی سوس کے تعلقات ارادوس کے  
ساتھ؛ مینڈ "تاریخ مسکوکیات" ۶۶؛ ان دونوں شہروں کے سکندری سکے؛  
میولر؛ "مسکوکیات سکندر اعظم" Mueller : Numism d'Alex le. Gr.  
نیچے، باب ۷، ۱؛ سکجات یونانیہ؛ سلسلہ ق م؛ "نہرست سکجات نوادغانہ برطانیہ"  
مرتبہ مینڈ XLVI · Cat. Br. Mus., Ionia  
سمرنا، ایریتھرائے، ایفی سوس اور گنیشیہ میں؛ بطلمیوسی کے ایفی سوس میں مختلف  
بلدیات کی آزادانہ تسکیک نقرہ میں بہت کمی پیدا ہو جاتی ہے، تاہم اس کے  
نمونے تیوس میں (فنیقی معیار کے) ایریتھرائے، ایفی سوس، ساموس اور ملطہ  
میں (رھوڈزی معیار کے) گنیشیہ میں (ایٹیکائی معیار کے) اور سلسلہ ق م سے  
سلسلہ ق م تک ملطہ میں (ایرانی معیار کے) پائے جاتے ہیں۔ تیسری صدی ق م  
تک پری ایجنے میں سکے نہیں بنتے، اور یہ امر باعث تعجب ہے کہ گوخیوس کافی  
ذی اقتدار تھا، لیکن اس میں سلسلہ ق م سے سلسلہ ق م تک کوئی سکے نہیں ڈالا گیا۔

باب ۱۱

ان کے قانونی رتبے کی جو کیفیت پانچویں باب میں بیان کی گئی ہے وہ اس وقت تک حسب سابق تھی۔ ہر قلمیہ، قبرص، لمپساکوس، اور ابی دوس ۱۲۲ ق م میں اتنے ہی آزاد تھے جتنے شک ق م میں؛ ایونی شہر سلیموکی، بطلمیوسی، آتالوسی اور انتی گونوسی جھگڑوں میں برابر ملوث رہے، لیکن چونکہ رھوڈز اور مصر، ہی کاریہ کے معاملات میں دل چسپی لیتے تھے اور یہ دونوں ایک دوسرے کے راستے میں زیادہ حائل نہیں ہوتے تھے۔ نہ ایک دوسرے کے دست نگروں میں منظم ڈھاتے تھے اسلئے کاریہ کا ان جھگڑوں سے نسبت کم تعلق تھا۔ ۱۲۸ ق م میں کئے سمزنا، فوکیہ، اے گئے، تینوس اور کولوقون اکائیوس سے آتالوس کی طرف چلے گئے۔ واقعہ یہ ہے کہ ان شہروں کے آتالوس کے ساتھ پہلے سے تعلقات تھے، اور انھوں نے اکائیوس کے سامنے صرف جبراً و قہراً تسلیم خم کیا تھا۔ سمزنا ایک بڑی حد تک سلیموکیوں کا طرفدار تھا اور ادھر ایفی سوس اور ساموس بطالسمہ کی قوت و اقتدار کے مستقر بنے ہوئے تھے اور نہ صرف مصری بیڑے کی قیام گاہ تھے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ ایفی سوس میں بولس؛ پولی بیوس ۱۸۰۸۔ ایفی سوس اور ساموس میں مصری پڑاؤ؛ ایضاً ۳۵۔

مغربی ایشیائے کوچک میں مصر کا اثر، وغیرہ؛ پولی بیوس ۳۲۵۔

لیوی ۲۰، ۱۹، ۳۳ سے ایشیائے کوچک میں مصر کی حیثیت پر روشنی پڑتی ہے۔ باب ۱۹ میں کلیکیہ لیکلیہ اور سوریرہ کے بعض شہروں کو، جن کے نام نہیں دئے گئے، زیر اقتدار بطالسمہ بیان کیا گیا ہے اور باب ۲۰ میں کاؤٹوس، میدنوس، مالی کارنا سوس اور ساموس کو "حلفائے بطلمیوسی" کا لقب دیا گیا ہے۔ بطالسمہ اپنے حدامکان تک اپنا اقتدار جمائے رکھتے تھے؛ اوزیز: "کتبہ کیندوس" Usener: Epigr. von

Knidos ۴۹۔

خیوس کی وساطت؛ پولی بیوس ۲۴، ۵؛ لیوی ۳۰، ۲۴۔ ابی دوس کی آزادی اور جرأت؛ ایضاً ۱۶، ۲۹ وغیرہ۔

باب

بلکہ ان بی کو مرکز بنا کر اجیر سپاہیوں کو جمع کیا جاتا تھا۔ خیوس کو جو ۱۸۰ ق م میں رھوڈز اور ایٹینز کے ساتھ مل کر فلیقوس اور ایتولکوں کے بیچ میں پڑا تھا، ان سے زیادہ اختیارات حاصل تھے۔ پولی بیوس نے ان یاروں میں جن میں وہ بطیموس چہارم سے پہلے کے زمانے میں مصر کی اہمیت بتاتا ہے، ان ہی میں ان حصہ جات ایشیا میں مصر کے اثرات کا بھی ذکر کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ابتدائی بطالس نے لیلیہ سورہ اور قبرص پر قبضے کر کے شان شام کو تسلیم کرایا کہ ہم شان ایشا و جزائر کے نہایت ذی سطوت ہمسایہ ہیں اس لئے کہ ہم پھیلیہ سے ہلیس نوت تک کے ساحل تک کے اہم ترین مقامات پر قابض ہیں اور چونکہ ہم اے ٹوس، مارونہ اور ان سے بھی بعید نہروں کے مالک ہیں اس لئے پھر میں و مقدونیہ کی صورت حال پر اپنی نظر جمائے بیٹھے ہیں۔ پولی بیوس کے ان فقروں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ٹوس اور دسویں بابوں میں ادولے والے کتبے اور تھیو کری ٹوس کے سرکاری یا شاعرانہ بیانات میں بہت کچھ مبالغہ آمیزی کی گئی ہے۔ مصریوں کا صرف ساموس اور شاید کوس اور بعض چھوٹے چھوٹے جزیروں پر قبضہ ہوگا؛ ایشیائے کوچک میں ان کے قبضے میں ساحل کے صرف تھوڑے ہی۔ یہ مقامات تھے اس لئے کہ یہاں کے جو اہم بستیاں تھیں وہ ان کے حلیف تھیں مگر نہیں تھیں۔ الغرض چونکہ بھی نیا ایک امن پسند ملک تھا اس لئے بحیرہ اسود کا راستہ کھلا ہوا تھا، لیکن مقدونیہ اور شام دونوں نے اس پر قابو حاصل کرنا چاہا اور مصر اور ایتولہ نے فاصلے سے اس کی حفاظت کرنے کی کوشش کی۔

ہم ابھی رھوڈز کی صورت حال سے واقف ہو چکے ہیں۔

۱۸۰ رھوڈز ۲۲۰ ق م کا زلزلہ اور بادشاہوں کی اعانت؛ پولی بیوس ۵۸۰  
مقابلہ کردہ ڈروائے سن ۴۳، ۴۸ وغیرہ (باقی حاشیہ بر صفحہ دیگر)

باب ۱۳

اُس کی حیثیت اس وقت وہی تھی جس کی اتھنز ہمیشہ متناکیر کرتا تھا، یعنی کمزور بحری شہروں کا ایک طرح پر وہ حامی و مددگار تھا۔ لیکن جہاں اتھنز اس سے قانع ہونے کی بجائے حکومت چلانے کا بھی خواہاں رہنے کی وجہ سے غیر مقبول تھا وہاں رھوڈز نے کبھی اپنے دوستوں پر اپنا اقتدار جمانے کی کوشش نہیں کی چنانچہ وہ ان میں ہمیشہ ہر دل عزیز رہا۔ سچی بلامعاوضہ حمایت صرف سکندر کے بعد ہی ممکن تھی اور چونکہ بجائے ایرانیوں کے اب صرف بحری قزاقوں سے مقابلہ کرنا پڑتا تھا اس لئے ایک واحد ذی اقتدار مملکت کافی تھی۔ رھوڈز کے اس اقتدار پر دنیا نے یونان کی رضامندی کا سبب یہ تھا کہ انھیں ہیشہ قم کا وہ واقعہ یاد تھا کہ اُس نے نہایت بہادری سے دشمن کی مداخلت کر کے سب کی تعریف و توصیف کا اپنے آپ کو مستحق ثابت کر دکھایا تھا۔ اس کی ہر دل عزیزی کی وسعت کا اظہار اس خوفناک زلزلے کے وقت ہوا جس نے شام میں شہر رھوڈز کو ہلاک ویران کر دیا، جب رھوڈز کے اطراف و جوارب کے بلدیات کی طرف سے اس کی جانب تحفہ و تحائف گویا بہنے لگے تاکہ ویراں شدہ حصص کی دوبارہ تعمیر ممکن ہو

عقیدہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ پولی بیوس کی یہ رائے (باب ۹۰) قابل لحاظ ہے کہ بادشاہوں کے لئے ”ہیلی نیس“ پر تحفوں سے مالا مال کرنا نہایت مناسب تھا اس لئے کہ اس کے معاوضے میں ”عزت“ اور ”وقت“ حاصل ہو جاتی ہے (باب ۹۰) چنانچہ ان تحائف کے بدلے میں جن اعزاز کی ان پر بوجھار کی جاتی تھی وہ بالکل درست تھے، اور پولی بیوس یہ بھی کہتا ہے کہ ہیلی نیس کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ ”وہ ہر شخص کا اس کی بساط کے مطابق خیال رکھتے تھے۔ اس وصف سے اتھنز کا بھی متصف تھے، دیکھو اوپر باب ۶، حاشیہ ۱۔

الملیان رھوڈز دیتیریوس والی فاروس کا مقابلہ اس وقت کرتے ہیں جب وہ اپنی کشتیوں کو لے کر جزائر مدور کو تاراج کرتا ہے؛ پولی بیوس ۴۴، ۱۶، ۱۹۔

(بالکل اسی طرح جیسے ۱۲۲ء کی آتش زدگی کے بعد ہامبرگ کو ہریوں اور تحفوں سے المالا کیا گیا) اور یہ تحفے خاص طور پر مختلف بادشاہوں کی طرف سے آئے اس لئے کہ وہ اپنا رویہ اس طرح خرچ کرنے میں اپنی عزت سمجھتے تھے۔ ہر سہ جمہوری یونانی، تو وہ نہایت خوشی سے ان بادشاہوں کو یہ امتیاز حاصل کرنیکی اجازت دے کر خود غلجہ ہو گئے۔

حکمران بادشاہوں کی حوصلہ مندیوں سے دوسرے درجے پر غالوی ہیں جن کا ایشیائے کوچک کے سیاسی ارتقاء میں اب بھی بہت کچھ اثر ہے۔<sup>۵۴</sup> اس ملک میں جو قومی عناصر موجود تھے انہیں یہ ایک اور عنصر کا اضافہ کرتے ہیں جن کی وجہ سے دوسرے عناصر میں جسمانی افتراق پیدا ہو گیا ہو لیکن اخلاقاً وہ ان کے باہمی اتحاد کے تبھی تبھی ضرور معاون ہوتے ہیں۔ ہم باب ۴ میں دیکھ چکے ہیں کہ ان کے تین قبیلے تھے جن کی ابتدا میں تین ہی آجگا ہیں تھیں، یعنی تولستوبوئی (تولستوگوئی) مغرب، ایولس اور ایونیہ میں، تروگمی شمال اور ہیلیس پونت کے ساحل پر اور تیکتوساگیس اندرون ملک میں۔ لیکن زمانہ مابعد میں تولستوبوئی نے مغرب کو، تیکتوساگیس نے دیار وسطی کو

۵۴ ایشیائے کوچک میں غلطیوں کے قیام کی تاریخ اور واقعات کے لئے دیکھو کیوپ کا مضمون Rhein. Mus. ۱۳۳، ۴۰۔ اس کی رائے ہے کہ لیوی کا بیان (۱۲، ۳۸) سب سے زیادہ قابل وثوق ہے اور اسکے لئے پروسا نیاس (۲، ۸) استرابو (۱۲، ۵۶۶) اور یوستینیوس (۲، ۲۵) کا حوالہ دیتا ہے۔ اتالوس، پروسیاس اور اے گوساگاس، پوبلی بیوس ۵، ۷۷، ۸، ۱۱۱۔

غلطیوں کے دستور کے لئے رائٹاش: مستعد ادائیں ۸۷۔

شمالی غلطیہ کی زرخیزی کے لئے دیکھو Allgem. Zeitung, Beilage

اور تروکسی نے مشرقی حصوں کو اپنا مستقل مسکن بنالیا۔ بعض مورخوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ غالویوں نے جن ممالک پر قبضہ کیا وہ ایشیائے کوچک کے قابل زراعت حصوں میں سب سے کم زرخیز ہے، ہم اس رائے سے یقیناً متفق ہیں، لیکن ہمارے خیال میں اس پر زیادہ زور دینا بھی نہیں چاہیے اور اس امر کو ملحوظ رکھنا چاہیے کہ غالطیہ قدیم افروچی تمدن کا مرکز تھا اور زراعت اس کے لئے لابد اور ضروری تھی، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ گوردیوس عین اس ملک کے قلب میں رہتا تھا جو بعد میں غالویوں کا مسکن بن گیا، اور زمانہ حال میں انگورہ کو جو ریل بنائی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آج بھی یہ اضلاع بہت کچھ زرخیز ہیں۔ بہر حال غالطی قوم ان اضلاع کو مرکز بنا کر قرب و جوار کے ملکوں پر چھاپے مارتی تھی۔ ظاہر ہے کہ ان حملوں کا مخصوص نصب العین یونانی نسلیتوں کی زرخیز اراضی اور پرگاہم کی سلطنت تھی، اور یاد شاہ اور چھوٹے چھوٹے حکمران اپنے ذاتی جھگڑوں اور خانگی لوٹ مار میں ان سے مدد لینے سے نہیں چوکتے تھے۔ ان سب باتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے تعلقات نہ صرف بھی نیوں کے ساتھ بلکہ شاہان افشین اور انطاکوس سے راکس کے ساتھ بھی اچھے تھے اور دوسری طرف علاوہ شاہان پرگاہم کے سلیوکوس دوم ان کے خاص مخالفوں میں سے تھا۔ وہ غالوی جنہیں اتالوس نے طلب کیا تھا اور جن کا پردسیاس نے خاتمہ کیا وہ خاص یورپ سے آئے تھے۔ آجکل کے ایک مورخ نے کیا خوب کہا ہے کہ جس دستور کے ذریعے سے غالویوں پر حکومت کی جاتی تھی اس میں جمہوریت اور ملکیت دونوں کے جملہ نقائص پائے جاتے تھے۔ ہر قبیلہ مختلف گٹھوں میں تقسیم تھا جو ایک دوسرے سے آزاد تھے اور جن پر نام نہاد تزارخ حکومت کرتے تھے۔ ان سرداروں کے دوش بدوش عادل اور سپہ سالار تھے۔ تزارخوں کی مجلس کا انعقاد شاہ بلوط کے ایک باغیچے میں ہوتا تھا،



باب ۳

لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس مجلس کو صرف عادلانہ اختیارات حاصل تھے، ورنہ ہر کٹم جو چاہتا تھا کرتا تھا۔

ملوکیوں میں سب سے پہلے بھی نیہ کو لیجے۔ تھیسپی بھی نوی غالباً ساتویں صدی ق م میں یورپ سے ایشیائے کوچک آئے اور وسطی وزیرین سنگاریوس کے کنارے آباد ہو گئے، جو قلب افرو جیہ سے نکل کر بجائے خلیج کیوس یا خلیج استاکوس میں جا گرنے کے، جہاں کی جھیلیں اور دریا گویا اُسے اپنی طرف دعوت دیتے معلوم ہوتے ہیں شمال کی طرف جاکر بحیرہ اسود میں گر جاتا ہے۔ میمن نون ہمیں بھی نیہ کے تین حکمرانوں یعنی دیوانسوس، بوتیمی راس اور یاس کے نام بتاتا ہے، جنہوں نے سنہ ۲۵ ق م تک اس ملک پر حکومت کی۔

۵۵ بھی نیہ۔ رامنش: "ایشیائے کوچک کی تین سلطنتیں Th. Reinach : Trois royaumes de l'Asie Min. پیرس، ۱۸۸۹ء، دیکھو اوپر باب ۵، حاشیہ ۱۱۔

بھی نیہ کے شہروں مثلاً استاکوس، نکومیدیہ وغیرہ کے لئے دیکھو کون:

"قیام بلدیات عہد قدیم" Kuhn : Entstehung der Staedte d. Alten

۲۷۳  
۳۷۶

وسطی سنگاریوس کے خصائص۔ Ritter (۸) ۶۵۰۔

اہل بھی نیہ فتوحات کے شائق نہیں؛ وہ اپنے چاروں طرف کمزور یا نیم بربری اقوام کو، جیسے میزیہ کی چھوٹی بستیوں، غالیوں اور ہٹلا گونیوں کو اپنے چاروں طرف جمع رکھتے ہیں۔

اس زمانے میں افرو جیہ ایک تے ٹوس، دریا ئے تیم بریس (پرساک) اور اسکے شہروں یعنی کوتیا کیوم (قوتاہیہ) اور دوری لایوم (عسکی شہر) کی (جو غالباً تھمراؤس کے کسی سپہ سالار نے آباد کئے ہوں گے) کیا کیفیت تھی، ضلع مشکل سے سلیو کیوں کے زیر نگین ہو گا، اور صرف کاوی ہی ایسا شہر ہے جس پر شائد اُن کا قبضہ تھا، دیکھو نیچے حاشیہ ۷۔ عام طور پر ریمز کے "ایشیائے کوچک" ۱۴۵۔

باب

۲۲۵ ق م سے ۲۲۸ ق م تک دیوکے تیس دلدباس نے پہلے تو بطور خود مختار حکمران کے حکومت کی اور بعد ازاں اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا نکومدیس تخت نشین ہوا، اور یہی وہ نکومدیس ہے جس نے اپنے بھائی کا مقابلہ کرنے کی غرض سے غالویوں کو ایشیا میں بلایا اور اسٹاگوس کے قریب شہر نکومیدیا آباد کیا جو اس وقت روبزدال تھا۔ ہم آگے چل کر ابواب ۱۸ و ۲۱ میں بیان کریں گے کہ کس طرح اس نے اور اس کے جانشینوں نے یونانی تمدن کی حفاظت کی۔ نکومدیس نے ۲۲۵ ق م تک حکومت کی۔ ہم اس سے پہلے باب ۹ میں لکھ چکے ہیں کہ نکومدیس کے بعد اس کی وراثت کی بابت جھگڑے پیدا ہوئے، اور آخر کار زے لاس تخت پر بیٹھا، لیکن اسے ۲۲۸ ق م کے قریب غالوی اجیر سیاہیوں نے جان سے مار ڈالا۔ ہم آگے چل کر اس سے بیٹے اور جانشین پر و سیاس کا ذکر کریں گے، جس نے تقریباً ۲۲۵ ق م سے تقریباً ۲۲۸ ق م تک حکومت کی۔ واقعہ یہ ہے کہ باوجود بھتی نیہ کے حکمرانوں کے ادنیٰ اخلاقی معیار کے، چونکہ اس کے در سے بحیرہ اسود کی آزاد جہاز رانی کی حفاظت ممکن تھی اس لئے ہمارے نزدیک وہ تہذیب و تمدن کا بڑا بھاری پشتی بان تھا۔

اب ہم بھتی نیہ اور غلطیہ کے باہمی تعلق پر بحث کریں گے۔ گو غلطیہ کا خاص دریا سنگٹاریوس ہے، اور اس صوبے کا مغربی حصے کو بھتی نیہ کا حدب ہی سمجھنا چاہیے، تاہم ان دونوں کے مابین بہت ہی کم اندرونی تعلق تھا۔ لظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں کو دریائے سنگٹاریوس ملاتا ہو گا، لیکن ایسا نہیں تھا۔ اس کا وسطی حصہ جہاں وہ مشرق سے مغرب کی طرف جاتا ہے ایک دشوار گزار گھاٹی بن گیا ہے، اور اس سطح مرتفع کو جو سترگیں عبور کرتی ہیں وہ اس سے کچھ فاصلے پر عبور کرتی ہیں؛ بلکہ نکومیدیا سے آنگورہ کو جو ریل جاتی ہے وہ بھی اس سے

گریز کر کے جاتی ہے۔ رومنوں کے عہد تک تبھی نیہ اور غلطیہ کے درمیان  
 رسل و رسائل کا سلسلہ نہایت دشوار گزار تھا۔ ان تمام باتوں کو مد نظر  
 رکھ کر ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ غلطیوں سے وہ کام آسانی سے مکمل  
 سکتا تھا جو شانان تبھی نیہ ان سے لینا چاہتے تھے، یعنی تبھی نیہ کی فوجی  
 سرحد کی حفاظت کرنا، لیکن ساتھ ہی راستوں کی خرابی کی وجہ سے وہ  
 ایسی جگہ نہیں پہنچ سکتے تھے جہاں سے وہ حکمرانوں کو مشکلات میں پھنسا  
 سکیں۔ غلطیہ کے فطری راستے، (جو دراصل افرو جیہ ہی کا دوسرا نام  
 تھا) رومنوں کے زمانے تک مغربی جانب جاتے تھے، لیکن  
 کائے کوس کی وادی اور پرگام تک پہنچنے کی بجائے جنوب کی طرف  
 بالائی پڑھوس اور ویاں سے سار دس اور سمرنا تک پہنچتے تھے۔  
 اس کے بعد پرگام کا نمبر آتا ہے جس کی اہمیت روز بروز بڑھ  
 رہی تھی۔ اس کے نام ہی سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں اور ایشیائے کوچک

۱۔ پرگام۔ دیکھو ابواب ۵۲، باب ۱، حاشیہ ۲، اور باب ۲۱۔ تصانیف حالیہ:  
 Meier : Pergamon, Ersch u. Gruber. "پرگام، ابتدا و اختتام"  
 ۲۵۳ وغیرہ: ہسل نے یہ "قیام سلطنت پرگام"۔ Hesselmeier: Die urspruenge.  
 der Stadt P. "طیوننگن، شہر پرگام؛ رائناش: شہر پرگام کی ابتدا: Reinach  
 Les origines de la ville de P. "جریہ تائیخی، شہر پرگام۔ نیز دیکھو مہمانی:  
 "ملوکیت پرگام" جریہ ہرما تھینا، ۹، نشان ۲۲: میں مہمانی کے خیالات سے  
 ایک بڑی حد تک متفق ہوں۔ تیو تھرائنا کا قدیم یونان کے افسانوں سے تعلق  
 تھا۔ ترمیر: "پرگاموس" Thraemer : Pergamos لائپزگ، شہر پرگام۔

پرگام کے شمال میں اس کے دوسرے مقبوضات اور مشرق میں ہارو  
 کے زنجیرے تھے، اور صرف جنوب ہی میں ایک قوت دار ہمسائے یعنی  
 سلیو کی تھی، جنہیں اس نے کامیابی کے ساتھ ہیلیس پونت پہنچنے سے  
 روکا۔ (بقیہ حاشیہ بر صفحہ دیگر)

باسک

کی دوسری سلطنتوں میں کس قدر فرق تھا اس میں بھی نہ یا کا پادوسہ کی طرح

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اتالوسیوں اور غالیوں کی باہمی لڑائیوں کے لئے میں نے کیوپ کے مضمون کا اتباع کیا ہے جو Rhein Mus ۴۰ ۱۱۴۴ میں چھپا ہے۔ لیکن مقابلہ کروگیبلز ایرتھر کے Gaebler : Erythrae برلن ۱۸۷۸ء عام طور پر یہ فرض کیا جاتا تھا کہ صرف ایک ہی میدان میں فتح ہوئی، اور نی بور Niebur کہتا ہے کہ یہ غالیوں پر ہوئی تھی جو اُس وقت انطاکوس کی فوج میں ملازم تھے، لیکن ڈروائے سن کہتا ہے کہ یہ کامیابی غالوی قوم پر بحیثیت ایک قوم کے حاصل ہوئی۔ لیکن پولی بیوس (۱۸، ۴۱) سے ظاہر ہوتا ہے کہ غالیوں سے صرف اجیروں کی ٹولیوں سے مراد نہیں تھی۔ لیکن جب سے تی بور اور ڈروائے سن نے اپنی رائے کا اظہار کیا متعدد نوشتے ایسے برآمد ہوئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ فتح بہت سے میدانوں میں ہوئی ہوگی۔ تکتوساکیس پرجو کامیابی ہوئی وہ منج کائے کوس کے قریب ہوئی اور یہ وہی لڑائی ہے جسے پوسانیاس ”مینیرہ میں“ ہونا بیان کرتا ہے (۱، ۸، ۲) اور غالباً یہی وہ فتح تھی جس کے بعد اتالوس نے بادشاہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ پولیائے نوس ایک جنگ کا حال بیان کرتا ہے (۴، ۱۹) جس سے پہلے اتالوس نے جانوروں کی آنتوں پر الفاظ ”فتح شاہی“ لکھوا دئے تھے۔ چونکہ اس وقت بادشاہ اتالی گونوس تھا اس لئے یہ لڑائی صرف غالیوں کے خلاف لڑی گئی ہوگی، اور کیوپلر اس کی تاریخ کا تعین ۳۲۵ ق م کرتا ہے۔ تقریباً اسی زمانے میں (جسے گیبیلر تقریباً ۳۵۰ ق م بتاتا ہے) اور جس کے لئے دیکھو اوپر حاشیہ ۲) توستوگیون نے انطاکوس اور متھرادانیس کی طرف سے سیلوکوس کو ایک بڑی بھاری فتح انگورہ کے مقام پر دی تھی، اور یہی وہ جنگ ہے جس کا حوالہ تروگوس کی تمہید ۲۷، اور یوستی نوس ۲، ۲، ۱۱ میں دیا ہوا ہے۔ اب غالطی انطاکوس کے طرفدار ہو کر ۲۹ ق م میں پرگامہ پر چڑھائی کرتے ہیں لیکن انھیں پرگامہ کے نواح میں افرودی زیلون پر شکست ہو جاتی ہے۔ شاید ہی زمانہ ہو سکا جب

ایک ہی قوم نہیں رہتی تھی بلکہ پونتوس کی طرح جزو قوم اور جزو صوبہ سے  
مرکب تھی، اور اس کا آغاز ایک ایسے شہر کے حکمرانوں نے کیا جسکے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ انطاکوس نے اپنے خسرز کے لاس کے یہاں پناہ لی  
وہی زے لاس جسے بعد میں غالویوں نے قتل کر دیا۔ ایک نوشتے میں ہیلیس پونتی افروقیہ  
کی تیسری لڑائی کا ذکر ہے، لیکن کسی دوسرے ماخذ سے اس کا پتا نہیں چلتا  
معلوم ہوتا ہے کہ پردسیاس اول نے، جو ملکہ ق م میں تخت پر بیٹھا تھا،  
انطاکوس کا ساتھ چھوڑ دیا ہو گا، جس کے بعد انطاکوس ایشیائے کوچک  
چھوڑ کر چلا گیا۔ یوستینیوس ۲۷، ۳ اسی لئے کہتا ہے کہ اتالوس کے قبضے میں  
”ایشیا کا زیادہ تر حصہ آگیا لیکن یہ اُس کے پاس زیادہ مدت تک نہیں رہا۔  
اتالوس اور سبے راکس کے مابین جو لڑائی ہوئی اس کی بابت یوستینیوس  
Sch. ۲۵۳۱ پور فیرویس سے حوالہ دیا ہوا ہے۔ واضح ہو کہ کولونے سار دس کے  
قریب تھا۔

اتالوس نے ایٹولیوں کے لئے شہر ایلاؤس کی تفصیل کی تعمیر کی (پولی بیول  
۶۵، ۴) اور خاندان اتالوس کی روایت کے بموجب اس طرح کچھ روپیہ  
کھمایا۔

حکمرانان پرگاکم اور مرنادیوں کے درمیان جو مقابلہ ہم نے کیا ہے  
اُسے آگے بھی بڑھایا جاسکتا ہے۔ ان دونوں میں مفصلہ ذیل مشابہت  
پائی جاتی ہے:- (۱) جغرافیہ: دونوں کے علاقے کم و بیش ایک ہی تھے؛  
اتالوس نے جو شہر آباد کئے ان میں سے اکثر لیدیہ میں واقع تھے (۲) دونوں  
کی قوت کی بنیاد روپے پر تھی؛ سکنوں کی اہمیت؛ ایلکٹرون، کستونوری۔  
(۳) دونوں کا تمدن یونانی کی گیس سے کرسیوس سب حکمرانوں کے یونانی  
حرموں کے ساتھ نہایت اچھے تعلقات تھے، اور ایفی سوس کے ساتھ  
برا سلوک نہیں کیا جاتا تھا۔ یہی کیفیت اتالوسیوں کی تھی، اور ایفی سوس ایک طرح  
سے انکا دوسرا پائے تخت تھا۔ پٹوسانیاس ۳۶۱ کے مطابق اتالوس کو ایک

باب

نام سے یونانی سورما کی عہد کی یاد تازہ ہوتی ہے لیکن جو ایک بستی کی حیثیت سے کبھی زیادہ اہم نہیں ہوئی اور جس کے حکمرانوں کے نام یونانی مقدونی نوع کے ہیں۔ پرگاکم کی اہمیت کا راز اُس کے قلعے کے استحکام میں مضمر تھا اور اس طرح ایوری سلطنت گویا ایک جاگیر دار کی ملکہ تھی۔ یہ امر بھی عیاں ہے کہ اتالوسی خاندان یونانی الاصل تھا، مقدونی الاصل نہیں، اور اُس کے ارکان سپاہی نفس ہونے کی بجائے مدبر تھے۔ ان کی جو حیثیت تھی وہ اُن کے کار دیہ والے ہمنام کی حیثیت سے تھوڑی بہت مشابہ تھی۔ لیکن فلے تائروسی یونانیس حکمران کار دیہ کی طرح (جس کی سب سے پہلی صفت یہ تھی کہ وہ ایک سیاسی اور رویے والا آدمی تھا) منظم خیال کا نہیں تھا بلکہ وہ اس کی نسبت بطلمیوس سے زیادہ مشابہ تھا اور دونوں کے عادات پر اسی اصول کا اثر تھا کہ کوئی چیز تھوڑی ہی ہو لیکن وہ تھوڑی یقینی ہو۔ پرگاکم کا فطری رقبہ چھوٹی سی ندی تیمے کو س کی وادی کے مساوی ہے جو لبوس کے جنوب میں خلیج ایلیاہ میں سمندر میں گر جاتی ہے۔ اس کی شمالی سرحد پر ایک زنجیرہ کوہ ہے جس پر ہو کر ایک سڑک ادرامی تیوم کو جاتی ہے۔ اسی زنجیرے کی دو شاخیں جنوب کی طرف جاتی ہیں جن میں سے ہر ایک پر دو دریاؤں سے گھرا ہوا سطح سمندر سے تقریباً ایک ہزار فٹ بلند قلعہ پرگاکم واقع ہے۔ قدیم روایت ہے کہ اس علاقے میں جس کا نام تیوتھرا دیا کہتے تھے کسی زمانے میں یونانی رہتے تھے۔ ہم اس سے پہلے دوسرے باب میں دیکھ چکے ہیں کہ لیزی ماخوس کا پرگاکم والے خزانہ دار فلے تائروس ساکن کیوس نے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ ایتھنز کی کہتے ہیں "میزدی" کا لقب دیا گیا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہان پرگاکم نے اپنے اقتدار کی بنیاد صدیوں کو بنا دیا تھا۔

اپنے آقا سے باغی ہو کر خزانے پر مالکانہ قبضہ کر لیا اور سلیو کو اس سے جا ملا۔  
 اُس نے اور اُس کے جانشینوں نے اس خزانے کو نہایت عاقلانہ طور پر جو استعمال کیا وہ اُس کے خاندان کی عظمت میں خمد و معاون ہوا۔  
 ان شاہان پر گام کی قوت کا دار و مدار روپیے پر تھا اور اُس قوت کے مسائل تھا جو چار سو برس پہلے اسی حصہ ملک میں مرمنادیوں کی تھی۔ جب غالویوں نے اپنی یورشوں کی ابتداء کی ہے تو دُنیا کے اس حصے میں کوئی ایسا نہیں تھا جو بغیر کسی خاص سبب کے روپیے والے اور عقل مند فلتے تائے روس کے ساتھ بیکار جھگڑا مول لے، اسکے برعکس لوگوں نے اُس کی پناہ ہی ڈھونڈ لی۔ الغرض جس طرح مرمنادیوں نے کیمیریوں کی مخالفت کی تھی اسی طرح پر گام نے غالویوں کی مدافعت کی۔ آخر کار جاگیر دار امیر ملکی حکمران بن گیا۔ فلتے تائے روس کا تسلط قیام میں انتقال ہو گیا اور اس سے بعد اس کا بھتیجا یونیس اول (۱۹۱۴ء) تخت نشین اور اس کے بعد ایک دوسرا بھتیجا اتالوس اول (۱۸۸۱ء) تخت نشین ہوئے اور آخر الذکر نے غالویوں کو شکست دینے کے بعد (جسکے لئے دیکھو باب ۱۰ اور اس موجودہ باب کے حواشی) اپنی باضابطہ بادشاہی کا اعلان کر دیا۔ اتالوس کے عہد حکومت میں اسے بہت سے نشیب و فراز دیکھنے پڑے۔ سمجھ دنوں کے لئے وہ (معمومہ مبالغہ آمیزی سے) گویا ایشیا کا الگ بن گیا، لیکن چونکہ اُس کی تائید میں کوئی قوم نہیں تھی اسلئے اُسے پھر اپنے قلعے میں اپنی حکومت کو محدود کر دینا پڑا۔ اس کے بعد قلب امیولیہ تک اپنا اثر پھیلا کر اور یونانی مقاصد کی پشت پناہی کر کے اُسے غالویوں کو اپنی مدد کے لئے بلا لینا پڑا، گوان کے آنے کے بعد بھی وہ کوئی ممتاز کام انجام نہ دے سکا۔ لیکن بد قسمتی کے زمانے میں بھی اتالوس کی قوت باقی رہی اور اسے زیر نہیں کیا جاسکا۔ واضح ہو کہ پر گام اسی کے عہد حکومت میں اپنے فنون لطیفہ کے لئے شہرہ آفاق ہو گیا تھا۔

باب ۱۱

ایشیائے کوچک آنے سے پہلے، جن پر بالکل مختلف نوع کی ملکیتیں قبضہ کئے ہوئے ہیں، ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ مغرب اور جنوب میں سلیوکیوں کی حکومت کہاں کہاں تک پھیلی ہوئی ہے۔ کچھ قدما کے خیال کے مطابق ان کا ایشیائے کوچک کیساتھ

کہ ایشیائے کوچک میں سلیوکیوں کے قائم کردہ شہر۔ مقابلہ کروڈر وائے سن کا مشہور و معروف تہہ ۳، ۲، خاصکرہ ۲، ریزے اور دوسرے ساحل کے مضامین، جن کا شمار یہاں ممکن نہیں اور جن کی بابت بہت کچھ معلومات رائے کے ”اخیر مشرقیہ“ Sal: Reinach: Chroniques d'Orient سے مل جائیں گے؛ شہنشاہت: معلومات متعلقہ ایجنز Schuchhardt: Athen. Mittheil. ۱۳، ۱۸ وغیرہ

گ۔ رادے: ”ایشیا میں مقدونیوں کی نوآبادیاں طاروس سے اس طرف“

G. Radet: De Coloniais a Macedonibus in Asia cis Taurem deductis

پیرس ۱۸۹۲ء (اس کتاب میں ایک نہایت نفیس نقشہ بھی ہے؛ اسی مورخ کی کتاب ”مسمیٰ لیدیہ“ La Lydie پیرس ۱۸۹۳ء۔ رادے کے نقشے کے علاوہ

مفصلہ ذیل کا مطالعہ مفید ہوگا۔ کیپرٹ Kiepert کا بنایا ہوا ایشیائے کوچک کا فرانقشہ (۱۸۸۷ء) اور اسی کا تیار کردہ نقشہ سٹیٹسٹکس کے ولفی ہیم کے لئے برسٹن ۱۸۸۸ء۔

قدیم اسناد میں سے بہت کچھ معلومات نوشتوں (جن کے لئے دیکھو رادے اور سکول (جن کے لئے دیکھو ہینڈ) مسابیح مسکوکات سے ہم پہنچ سکتی ہیں۔ استیفان ساکن بزنطہ کے انطاکیہ اور قنیا تیرا کے متعلق دو پارے ایسے ہیں جن کا اکثر اقتباس دیا جاتا ہے لیکن ان کا مفہوم سمجھنا نہایت دشوار ہے۔

سلیوکوس اول نے جو شہر آباد کئے ان کے لئے دیکھو اوپر باب ۵۔ رادے (۵۰) مفصلہ ذیل شہروں کو اس کی طرف منسوب کرتا ہے: لاؤدیکہ کتالیکیوینے اور قنیا تیرا

مع دوئے دئے (قریب قنیا تیرا) اگر اسوس، نکراس، انطاکوس اول کی طرف وہ ایامیہ، سلیوکیہ سیدیرہ، یلیتی، بلوندینی، کاوینی، میزومقدونیز (جو غالباً طیبوں کے مقابلے کے لئے آباد کیا گیا تھا) لاؤدیکہ بدریا کے لیکوس انطاکیہ بدریا کے میاندرہ، نیسہ،



کسی قسم کا تعلق نہیں تھا۔ اگر ہم ادیکوئے کے نوشتے محض فریقانہ کاغذ قرار

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ گکینشیہ قریب کوہ سپی لوس منسوب کرتا ہے۔ اسی طرح اس کے نزدیک انطاکوس دوم نے ایویزا اور تھیمی سوئیوم آباد کئے اور سپی لوس واسے زنجیرے پر جو گکینشیہ تھا اس کے چاروں طرف ہیرکانیوں میں چار بستیاں قائم کیں۔ انطاکوس سوم کے لئے دیکھو نیچے۔

سلیوکیہ بدریائے کالی کا دنوس۔ کلیس کا مضمون پاؤلی ۶، ۱، ۲، ۵، ۶ پر؛ نیز دیکھو اوپر، باب ۱ حواشی۔ اس نے پہلی صدی ق م سے برابر خود مختار رہنے کے لئے بے ہید، ۶۱؛ استرابون ۱، ۶۷؛ استیقان ساکن بیزنطہ ”سلیوکیہ“ د ”ہیریہ“۔ سالانہ اولمپیا کی کھیل؛ ساریپا وینی اپولو کی فال نکاہیں۔ رادے سلیوکیہ گیا اور اس نے اس میں ایک آسٹروی ہیم وٹاں پہنچی جس کے سرگردہ ہیرڈے اور ولہلم تھے۔ اس کے قابل لحاظ خصائص: (۱) برآمدے دار شرک (۲) دوسری صدی ق م کی لوح جس پر ۹ سطروں کا ایک کتبہ ہے؛ اس میں انطاکوس سوم کے ایک درباری یوڈیموس ساکن سلیوکیہ کے اعزاز میں مختلف یونانی شہروں کی قرار دادیں کندہ ہیں۔ اس کے محل وقوع کے لئے دیکھو کیرٹ کا نقشہ سٹیریٹ کی کتاب میں۔

لاؤدیکہ کتاکیکو مینے۔ یہ ملک آتش فشاں نہیں ہے۔ کلیس کا مضمون پاؤلی ۴، ۶۶ میں؛ ریمزے: ”معلومات ایتھنز“ Ramsay: Athen Mithheil. ۲۳۳، ۱۳ وغیرہ؛ ایشائے کوچک ۸۶۔ اس کا نقشہ ایک تماشا گاہ کی طرح ہے۔ یہ جنوبی فوجی شرک کی شمالی شاخ پر واقع ہے اور چونکہ مزاکا والی شرک اسی سے نکلتی تھی اس لئے اس کی حیثیت مرکزی تھی۔ سٹے؛ ہیڈ ۵۹۶۔ موجودہ نام یرغان لادق؛ کیرٹ کا نقشہ سٹیریٹ میں

انطاکیہ (پسیدیا والا) یہ میاندر والے گکینشیہ کی ایک نوآبادی تھی؛ استرابون ۱۲، ۵۷۷۔ اس کا نام بعد میں قصیرہ پڑ گیا اور اس میں این اسکینوس Men Askenos کا ایک بت خانہ تھا (استرابون ۱۲، ۵۷۷، ۵۷۸ میں عبارت ٹھیکہ نہیں پڑھی گئی)۔ سٹے،

بالہ

دے کر نظر انداز کر دیں تو یہ خیال پولی بیوس سے ظاہر ہوتا ہے جو علی العموم

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - ہیڈ ۵۸۹ - موجودہ نام یلوج - انطاکیہ میں پولوس رسول کا پہلا وعظ غیر اقوام کے سامنے اور ان کا عیسوی مذہب اختیار کرنا؛ رسولوں کے اعمال "۱۳ - کیپرٹ؛ مغربی ایشیائے کوچک Kiepert : Westl. Kleinas. ۱۰۹ اور اسٹریٹ -

اس کے قریب ہی سلوکیہ (واقعہ پسیدیہ) جیسے سدیرہ اور "قریب روس" بھی کہتے تھے؛ ہیڈ ۲۵۲؛ بطیس کا مضمون پاٹولی میں ۱۰۶؛ ۹۵۶؛ رٹر Ritter ۱۹ محل وقوع اغدیرگیول کے مغرب میں؛ کیپرٹ کا نقشہ اسٹریٹ میں - ۴۸۲ اسی کے قریب ایولونہ تھا؛ دیکھو نیچے، باب ۲۱ - اس تمام ملک میں مقدونی آثار؛ رادے؛ "نوابادیات" ص ۳۵ -

ایامیہ کیوٹس - کیوٹس = سینہ - حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ، جنگی کشتی کا یہاں آکر ٹھہرنا بیان کیا جاتا ہے؛ اس افسانے کو اس مقام کی طرف ان یہودیوں کو منسوب کیا جو انطاکوس سوم کے زمانے میں یہاں آکر آباد ہو گئے تھے - مقابلہ کرو بالبلون؛ "مجموعہ مسکوکیات" Babelon : Mel. numismat '۱

۱۶۵ - ہیڈ کی بھی یہی رائے ہے، ۵۵۸ - ایامیہ دریائے میاندر کے منبع کے قریب اس کے معاون مارسیاس کے سٹیلنے کی جگہ واقع تھا - قریب کے شہر کیلینے کی جگہ لے کر وہ مغربی ایشیائے کوچک کا سب سے اہم تجارتی شہر بن گیا - کیلینے کو خاص فائدہ تھا کہ وہ شمالی شاہراہ (مہم زرکسنر) پر واقع تھا، جو ایوس یولیہ تک جنوبی شاہراہ کی شاخ بھی تھی، چنانچہ وادی میاندر اور اندرون ملک کے درمیان جو کچھ بھی تجارتی مال اسباب تھا وہ سب کیلینے ہو کر جاتا تھا - ایامیہ کی کیفیت بھی یہی تھی اور جنوب کی طرف اس کا تعلق افروجیہ سے اس سڑک کے ذریعے سے تھا جو سکالاسوس ہو کر جاتی تھی - یہی وہ سڑک پیفیلیہ سے افروجیہ تک تھی جس پر ہر سکندر گیا تھا - صندوق والے سکے جن پر دو شخصوں کی شبیہ بنی تھی اور جن کے اوپر فاختہ اور شاخ زیتون اور لفظ "نوئے" کندہ تھا؛ ہیڈ ۵۵۸، تصویر ۳۱۶ -

ایشیائے کوچک کے حکمرانوں کا حوالہ دیتا ہے، اور صرف ملک شام

بابل

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - مقابلہ کروگ. ہرشفیلڈ، Berl. Ak. ۱۸۵۷ء اور ہوگرٹھ: "جغریہ مطالعات یونان" Jour. Hell. St. ۱۸۸۷ء؛ رادے ۳۱ - دیر کے قریب باقیات، کیرٹ؟ مغربی ایشیائے کوچک "۹؛ سٹیریٹ؛ رادے؛ "لیدیہ" نقشہ۔

لاؤڈیکیہ بدریائے لیکوس - کلیس کا مضمون پاؤلی ۴، ۶۴، ۶۵، ۶۷ میں۔ اس نے لیدیہ، افروچیہ، اور کاریہ کے جائے اتصال پر ہونے کی وجہ سے قریب کے شہر کو لوسائے کی جگہ لے لی۔ استیقان ساکن بیزنطہ کہتا ہے ("لاؤڈیکیہ") کہ اسے انطاکوس دوم نے آباد کیا تھا، لیکن رادے (۵۳) کا خیال ہے کہ چونکہ استیقان کے بیان میں صراحت نہیں ہے اس لئے غالباً اس بانی انطاکوس اول ہوگا۔ یہ موجودہ عسکی حصار کے محل وقوع پر آباد تھا پھیر کی پرورش؛ اولن کی صنعت؛ کاریہ کے مین کی پوجا؛ مدرسہ طبیہ - سکے؛ ہیڈ ۵۶۵ - قدیم ترین سکے کستوفوری ہیں، اور بعد میں تانبا مسکوک ہونے لگا لیکن ان سکوں کے انواع مختلف تھے۔ زمانہ وسطی میں اس کی جگہ اس کے قریب کے شہر خونا نے لے لی۔ لائڈیکیہ کے شمال میں ہٹے راپولس تھا جو اپنے متحج پانی کے لئے مشہور تھا؛ استرابون ۱۴، ۶۳۰ - پروپونٹس سے پمفیلیہ جو شترک جاتی تھی وہ یہاں ہوکر (رادے؛ "لیدیہ" ۳۴) اور راستے میں ساروس، فلاڈیلیفیہ، لائڈیکیہ، پٹیمی سونیوم، کیریہ اور اناکیہ ہوتی ہوئی جاتی تھی۔ دیکھو کیرٹ ۱۱؛ رادے؛ "لیدیہ" نقشہ۔

انطاکیہ بدریائے میاندر - استیقان ساکن بیزنطہ کے مضمون "انطاکیہ" کے گولجاک اور نیم درست بیان کی بنا پر اسے انطاکوس اول سے منسوب کیا جاتا ہے، لیکن بابلوں ("مسکوکات" Babelon: Mel صفحہ ۱) کہتا ہے کہ یہ دراصل انطاکوس سوم کے زمانے تک آباد نہیں ہوا تھا، اور اس شہر کی ایک چو در بھی کی تاریخ کا قیام ۶۸ ق م کے بعد کی کسی تاریخ کا کرتا ہے۔

اور اُس کے مشرقی جانب والے ملکوں کو سلیو کیوں کی طرف منسوب

باسک

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ مقابلہ کروہیہ ۵۲۰۔ اس میں شک نہیں کہ انطاکوس سوم نے دو ہزار یہودی خاندانوں کو لیدیہ اور افروجیہ قتل کر دیا (Jos. Ant. 12, 2, 3) لیکن کیا یہ ممکن ہے کہ ۱۹ ق م اور ۱۰ ق م کے درمیان اس قدر اہم شہر وہاں آباد ہوا ہو؟ آج کل اسے چرکس کوئی کہتے ہیں، کیپرٹ ۹؛ رادے کا نقشہ۔

استرونیکیہ بدریائے مارسیاس (بالائی) واقع ملک کاریہ۔ استیفان ساکن بیزنطہ کہتا ہے کہ اسے انطاکوس اول نے خری ساوری زیوس کے تھانے کے قریب آباد کیا تھا جسے کاریہ والے خاص طور پر عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ یہ بت خانہ خزینہ اسی قوم کا مرکز تھا اور ”کومانے“ پر مشتمل تھا جو استرابو کے زمانے میں مختلف شہروں سے متعلق تھے (۱۴، ۶۶)۔ مقابلہ کروکون؛ ”قیام بلدیات قدیمہ“ ۳۶۸-۳۷۰۔ سٹک؛ ہیڈ ۵۳۰؛ دوسری اور پہلی صدی ق م سے چاندی اور تانبا بھی مسکوک ہوتے تھے۔ موجودہ عسکی حصار۔ کیپرٹ ۹۱۔ شہر خلیج کیرامیکوس پر اس سڑک پر واقع تھا جو ایفی سوس سے مکینیشہ، ترالیس، الاندہ ہو کر ادی موس جاتا تھا۔ شیرارڈ Sherard کو اسی مقام پر دیو کلی تیان کا مشہور حکم موسومہ ”قیمت اشیاء“ ملکتشف ہوا تھا۔

تیمیمی سونیوم بدریائے کرانیس۔ کرانیس دریائے سندھ کے ایک معاون ندی کا نام تھا؛ ڈردائے سن ۲۳، ۲۷۰-۱ سے آج کل کرکوک بازار کہتے ہیں، کیپرٹ ۱۲۔

ایریزا کہتے؛ رادے ۳۵؛ ”اسخیان بازار“ ریزے کہتا ہے کہ تیمیمی سونیوم کے جنوب میں واقع تھا۔ کیپرٹ ۱۲۔ سڑک؛ ریزے As. M. ۴۹؛ رادے؛ لیدیہ ۲۴۴-۲۵۴۔

کبیراتس کے لئے پولی بیوس ۹، ۳۰ (حکمران، پنکرانیس) رڈر Ritter ۹؛ ۸۰۰ تا ۸۵۴۔

کرتا ہے۔ ان کا مطلق کوئی اقتدار سونگا ریوس، ہالیس، بالائی ساردس

باب ۳

یقیناً حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ نیا جسے استیفان ساکن بیزنطہ کے گنجلک بیان ”انطاکیہ“ کے مطابق کسی ایک انطاکوس نے بسایا تھا؛ اس بیان پر ڈروائے سن ۲۰، ۲۱، ۲۲ میں بحث کی گئی ہے۔ یہ کہ وہ میسوکس کے جنوبی ڈیصال پر سلطان حصار کے قریب واقع تھا کیپرٹ ۱۱؛ نقشہ رادے میں۔

ترالیس مقابلہ کروپاؤلی ۲۰۷، ۲۱، ۲۲۔ پلینی (۱۰، ۵) کہتا ہے کہ اسے ایوانتیا، سلیوکیہ اور انطاکیہ بھی کہتے تھے۔ اصل میں یہ آرگوس کی ایک نوآبادی تھی۔ یہ وادی میاندر میں موجودہ ایدن کے قریب ہی واقع تھا جو آج کل ریل کا اسٹیشن بھی ہے۔ کیپرٹ ۱۱؛ نقشہ رادے میں۔ رومن عہد کے تانبے کے سکہ جن پر یونانی لفظ ”سلیوکیون“ کندہ ہے؛ ہیڈ، ۵۵، ۵۶؛ رادے ۲۶۔ ترالیس تقریبی اجیر سپاہیوں اور ایریہ کے ایک ضلع دونوں کو کہتے تھے۔ دیکھو فرینکل ”کتبات“ Fraenkel : Inschr. صفحہ ۱۰۶۔ اسے انطاکوس سوم نے آباد کیا تھا؛ رادے ۵۴۔ خاص طور پر مقابلہ کروپاؤلی کے دلچسپ خیالات (As. M. ۸، ۱۱۲)؛ ”اپنے محل وقوع کی وجہ سے وادی میاندر میں ترالیس سب سے اہم قلعہ تھا“ جس کی وجہ سے پہلے تو وہ سلیوکی بادشاہوں کا قلعہ رہا، جیسا اس کے دوسرے ناموں سلیوکیہ یا انطاکیہ سے ظاہر ہوتا ہے؛ سلسلہ ق م کے بعد اس پر پرگامم کا قبضہ ہو جاتا ہے اور یہ قبضہ ان کیستوفوری سکوں سے ظاہر ہوتا ہے جو یہاں پائے جاتے ہیں۔

الابندہ بملک کاریہ، جو دریائے مارسیاس کے قریب واقع تھا۔ اس کا نام انطاکیہ بھی تھا۔ یہاں بہت سے سکے ملے ہیں جن پر ایک ہی عامل کا نام کندہ ہے لیکن بعض پر لفظ ”الانبیون“ اور بعض پر ”انطاکیون“ لکھا ہے۔ بالون: ”سکوکات“ میں اس مسئلے پر مفصل بحث کی گئی ہے، اور وہ کہتا ہے کہ اس کا نام انطاکیہ صرف انطاکوس سوم کے زمانے میں پڑا تھا۔ اسے اب ”عرب حصار“ کہتے ہیں کیپرٹ ۱۱۔ یقیناً تیرا؛ استرابون ۱۳، ۶۲۵۔ استیفان ساکن بیزنطہ کہتا ہے کہ اسے سلیوکوس اول نے آباد کیا تھا (وہ کہتا ہے کہ اس کا اصلی نام ”تیموگاتیرا“ تھا)۔ یہ دریائے

باب

دیپراموس کے طاسوں پر یا ٹٹا جھیل اور کوہ ارکائیوس کے قریب نہیں ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ ہرموس کے شمال میں دریا کے لیکوس پر واقع تھا اور روایت ہے کہ اسے سلیوکیوں سے پہلے پیلوپیا کہتے تھے۔ اب اس کا نام ”اق حصار“ ہے اور یہ اس ریل پر واقع ہے جو سمنا سے وادی کے گئے کوں جاتی ہے۔ کیپرٹ ۸؛ رادے میں نقشہ۔ دوئے دئے کے لئے رادے ۱۶۔

تکرار سے۔ مجموعہ نوشتہ جات یونان C. I. G. ۳۵۲۲؛ شہارٹ؛ ”معلومات ایتھنز“ ۱۱۳ وغیرہ۔ بکیر کے قریب تھیاتیرا کے شمال میں؛ ہیڈ ۵۵۱؛ کیپرٹ ۸؛ نقشہ رادے میں۔ یہ قریب کے شہر ارکاسوس سے مختلف تھا (رادے؛ ”لیدیہ“ ۳۰۶)۔

مقدونیز ہیرکانی اور میزومقدونیز؛ پینی ۵، ۱۲۰۔ اول الذکر دریا کے ہرموس کے زیرین حصے میں گنیشیہ کے مقابل، اور آخر الذکر وسطی میاندر پر واقع ہیں۔ مقابلہ کروڈیزے؛ ”معلومات ایشیا“ ۱۲۴ و رادے ۱۷، جہاں گنیشیہ بدریا کے سیلوس کے قریب والی دوسری مقدونوی نوآبادیات کا ذکر کیا گیا ہے؛ مقابلہ کروڈیزے؛ ”معلومات جات یونان“ ۳۱۳ = ہکس ۱۷۶ = ڈٹن برگ ۱۷۱ (انطاکیوس اصل و دوم نے گنیشیہ میں جو لچپی لی اس کا ذکر اس کی سطر ۱۱ میں دیکھو) رادے ۲۸ میزومقدونیز کے لئے۔

بلیندوس۔ ”مجموعہ نوشتہ جات یونان“ ۳۸۶۶۔ یہ میاندر کے شمال میں اسی جگہ تھا جہاں موجودہ سلیمانلی واقع ہے۔ ہیڈ ۵۵۹۔ اس کے خود مختار اند سکے دوسری اور پہلی صدی ق م کے؛ کیپرٹ ۸، نقشے کے لئے رادے قریب کا شہر دیونی سوپولس (تالوسی تھا؛ دیکھو نیچے؛ اب ۲۱۔ بظاہر نکر اس بلیندوس اور باقی ماندہ دو شہروں کے نام نہیں بدلے گئے۔ ”ایندوس“ کا لاحقہ کاریہ کے شہروں کے ناموں میں بھی ملتا ہے، مثلاً ”ایندوس“ اور یہی کیفیت لاحقہ ”اسا“ کی بھی ہے، جیسے ”میلانسا“۔ ”دا“ (دیکھو نیچے، سیٹاد) یہ لاحقہ کاریہ اور طلیکیہ کے شہروں میں پایا جاتا ہے۔

لیکن اس سے جنوب و مغرب کی جانب مصر اور رھوڈز کا اقتدار بالا ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ پیلٹائے۔ ایامیہ کے شمال و مغرب میں دریائے گلاؤکوس پر تھا جو میاندر کا معاون ہے؛ ہیڈ ۵۶۔ یہاں کے خود مختار اراٹائے کے سکے غالباً پہلی صدی ق م کے ہیں۔ اس کے قریب ہی یومینیہ تھا جس کے لئے دیکھو نیچے باب ۲۱۔ کیپرٹ ۹؛ رادے میں نقشہ۔  
کاوی دریائے ہرموس کے منبع پر، ایزانوتے کے قریب؛ دیکھو نیچے باب ۲۱۔ رادے ۲۳؛ ہیڈ ۵۶۔

مقدونی آبادی والے شہر دریائے ہرموس اور اس کے معاون دریاؤں پر جو یونانیہ میں واقع تھے۔ رادے ص ۲۲ اور نقشہ۔

لیسیاس۔ اپسوس اور ایامیہ کے درمیان۔ ریزے As, M: ۴۳؛ رادے ۳۹۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا نام سلیوکوس نکاتور کے سپہ سالار لیسیاس کے نام پر رکھا گیا ہوگا (پولیا کے نوں ۵۹۱)؛ قریب کرج یورن کیپرٹ ۹۔  
سیناوا۔ استیفان ساکن بیزنطہ؛ دیو دوروس ۲۰، ۴۰، ۴۱، ۴۲ ق م میں؛ ڈروا کے سن ۲۰۳، ۲۹۷، ۲۶۸ (مع دد کی میوم کے)۔ دد کی موس کے لئے رادے ۴۷۔  
موجودہ جیفوت قصبہ؛ کیپرٹ ۹؛ رادے کا نقشہ؛ ہیڈ ۵۶۹۔ خود مختار اراٹائے کے سکے پہلی صدی ق م کے۔

دد کی میوم۔ ہیڈ ۵۶۲؛ رادے ۴۰؛ ریزے؛ معلومات ایٹھنز ۳۹؛ کیپرٹ ۹۔  
۹۔ موجودہ اچی قراحصار۔ افیوم قراحصار جو سیناوا کے شمال والے میدان میں ایک ڈھلوان چٹان کی چوٹی پر واقع ہے ہرشفیلڈ دہشت وارجیدہ لسانیا۔ برلن Berl. Phil. Woch. ۱۸۹۱ نمبر ۴۷) کی رائے کے مطابق جس کی تائید رادے کرتا ہے، اسی جگہ واقع ہے جس جگہ پلوٹارک "تسلاطیس" ۳۰ والا "لیونٹون کیفائے" تھا؛ لیکن کیپرٹ ("جدید کتابچہ نقشہ جات دنیا کے قدیمہ") کے نزدیک یہ فرما کی جگہ اور مرے "کتابچہ" ۱۳۱ کے نزدیک اگر دے نوں کی جگہ ہے۔  
ہمسایہ مقامات پر مینہ سوس واکروے نوں کے لئے مقابلہ کرو رادے ریزے۔

بالک

منصلہ ذیل بیان سے ظاہر ہو جائے گا کہ ممالک مذکورہ بالا کے علاوہ کون کون سے ملک شاہان سورہ کے زیر نگین تھے :- اگر ہم مشرق سے مغرب کی طرف جائیں تو ہمیں بہت سے ایسے شہر ملیں گے جن کے ناموں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی بنیاد سلیوکیوں نے ڈالی ہوگی ۔ اگر ہم اس سلیوکیہ کو چھوڑ دیں جو ملک شام کے قریب کالیکا دونس پر واقع تھی، اور جسے سلیوکیوں ”خاخ“ نے آباد کیا تھا، تو یہ شہر منصلہ ذیل ہیں :- لاودیکہ کاتالیکو منے، جو اقونیوم کے شمال میں لیکاونیہ میں واقع تھا؛ انطاکیہ پسیدیہ اور افروجیہ کی سرحد پر اپامیہ کبوتوس دریا کے میاندر کے منبع کے قریب (جسے غالباً کولوسائے کے دیے میں انطاکوس دوم نے آباد کیا تھا) استراتونیکہ کاریہ میں جو انطاکوس اول کی نوآبادی تھی) سندھی ملک کے شمال میں تھیمیسونیوم جس کا نام انطاکوس دوم کے ایک برہاری کے نام پر رکھا گیا تھا اور اپامیہ واپسوس کے درمیان لیسپاس جس کا نام بظاہر سلیوکیوں نکاتور کے ایک سپہ سالار کے نام پر رکھا گیا تھا۔ اگر یہ خیال درست ہے تو لیسپاس کی بنیاد غالویوں کے حملے سے پہلے کے دور میں رکھی گئی ہوگی، اس کے بعد استراتونیکہ، اپامیہ اور غالباً انطاکیہ بدریا کے میاندر کو اسکے بعد انطاکوس اول نے آباد کیا، تھیمیسونیوم اور غالباً لاودیکہ بدریا کے لیکوس انطاکوس دوم نے بنیاد ڈالی اور لاودیکہ کاتالیکو منے و انطاکیہ (پسیدیہ) کسی بعد کے

بقیہ حاشیہ صفحہ برگزشتہ۔ یہ عجیب بات ہے کہ پیسی فوس کے جنوب میں امروزہ میں مقدونی آبادی تھی، شاید اس لئے کہ وہ سکندر کی شاہراہ پر واقع تھا کیا یہ ممکن ہے کہ وہ غلطیوں کے خلاف سلیوکیوں کی آخری چوکی تھی؟ رادے ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵



بالکل

زمانے میں قائم ہوئے جن کا ہم تعین نہیں کر سکتے۔ اسی لئے لیسایس کے ذریعے اسے سلیو کوں نکالتور نے تو غیر مزروعہ میدانون کے قریب اپنے اثرات کو مستحکم کر لیا، انطاکوس اول وہاں سے سیدھا جنوب مغربی سمت چل کر کاریہ کے قلب میں جا گھسا اور انطاکوس دوم نے ضلع کبیری رائس میں اپنا اقتدار مستحکم کر کے (تیسری سونیوم واریزا، دیکھو حاشیہ) اس راستے پر قبضہ کر لیا جو وہاں اسے لاؤدیکہ بدریا کے لیکوس سے ہوتا ہوا وادی میاندرو کو جاتا ہے۔ علاوہ ان مقامات کے، جن کے ناموں اور دوسرے اسناد سے انھیں کلیتہً سلیو کی قرار دیا جاسکتا ہے، بعض دوسرے مقامات بھی ہیں جن کی بابت ہمارے پاس ایسے کافی اسناد نہیں ہیں کہ ہم انھیں قطعی طور پر سلیو کی آبادیاں قرار دے سکیں۔ یہ شہر میسا (جی میاندرو کی وادی میں ہے) اور ترائیس والا بندہ ہیں جن کے کچھ عرصے تک سلیو کی نام تھے۔ بعض دوسرے مقامات جن کے نام مقدمہ ونوی نہیں ہیں، بعض قابل وثوق نوشتوں کی رو سے مقدمہ ونوی آبادیاں تھیں، مثلاً ساردس کے شمال میں تھیاتیرا، تھیاتیرا کے شمال میں نکراسہ، بالائی ہرموس پر گادی اور میاندرو کے علاقے میں بلیندوس اور پیلٹا کے۔ لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان شہروں کے ابتدائی آبادکار سلیو کی تھے، بلکہ یہ بالکل ممکن ہے کہ اس سے پہلے ہی یہاں مقدمہ ونوی آباد ہو گئے ہوں۔ اس طرح میزو مقدمہ ونیز اور مقدمہ ونیز ہر کافی کے بستیوں کی آبادی کی تاریخ جو زیرین ہرموس پر تعین بالکل غیر یقین ہے۔ اس کے برعکس سینادا اور دو کی میوم کی مقدمہ ونوی نو آبادیاں جو اندرون افروجیہ میں واقع تھیں۔ انھیں بہت کچھ وثوق کے ساتھ جانشینان سکندر کے ساتھ منسوب کیا جاسکتا ہے۔ ان واقعات سے ایشیائے کوچک میں سلیو کی قوت کی توسیع اچھی طرح سے سمجھ میں آ جاتی ہے۔ ان کے مستقر افروجیہ جنوبی لیدیہ اور وسطی کاریہ میں تھے، اور اس کے علاوہ ان کے قبضے میں وہ راستہ بھی تھا جو ریگستان کے کنارے کنارہ کے ملک کیہ کا بیسٹرس

باب

کو جاتا تھا۔ ان ہی نے اس راستے کو سب سے پہلے دریافت کیا تھا۔ اگر ہم امور یوم کو نظر انداز کر دیں، جو شمال و مشرق میں کیلینے ایامیہ سے افریجی غلطی مستقیم کی طرح پریمیسی نوس کے قریب واقع تھا اور جس میں مقدونی آباد تھے، تو اس علاقے میں پسیدی انطاکیہ اور لیسایس انکی آخری آبادیاں تھیں۔ شائد وہ اس راستے پر بھی قابض تھے جو پمیلیہ سے کبیرہ اور تھیمی سونیوم ہوتا ہوا ایکوس اور میاندر کو جاتا تھا۔ تاہم یہ ممکن ہے کہ وہ ضلع کبیرہ میں شمال کی طرف سے صرف میاندر کی طرف ہو کر گھسے ہوئے کم از کم ان کے خاص خاص علاقے میاندر اور ہرموس کی وادیوں میں اور دریائے کیستر کی وادی کے شمالی حصے میں واقع تھے۔ چونکہ دریائے کیستر کے جنوبی حصے کے بالکل قریب ایونی سوس تھا جو بطالہ کی طرف زیادہ مائل تھا اس لئے اس حصے پر ان کا اثر مشکل سے ہوگا۔ اسی طرح کاریہ اور لیکہ کے ساحلی علاقے ان کی سیادت کو تسلیم نہیں کرتے تھے، اور پسیدیہ اور پمیلیہ بجائے سلیوکیوں کے بطالہ کو زیادہ مانتے تھے، اور یہی حالت دریائے کالی کا دنوس کے دہانے (جہاں سلیوکیہ آباد تھا) اور ساحل کے بعض مقامات مثلاً انطاکیہ بد دریائے کراگوس کے علاوہ کلیکیہ اسپرا کے ملک کی تھی۔

اب شمال و مشرق آئیے۔ یہاں ہمیں پفلگونہ کی بابت کچھ زیادہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ہومری زمانے سے برابر آسکتے حکمرانوں کے نام یونانی تھے، چنانچہ اسے ہمیشہ نیم یونانی ریاست شمار کیا جاتا تھا۔ یہ ملک مختلف چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم تھا اور باقی دنیا سے بالکل الگ تھلک تھا۔ اس ملک کی واحد طرف جنوب میں تھی، اور یہ مغرب سے مشرق کی طرف جاتی تھی۔ اس کے ساحل پر

۱۰ مصر اور اسپندوس کے درمیان تعلقات، Ath. ۴۴۱-۴۴۰-۱

۱۱ پفلگونہ۔ راناش: "متعدد آئیس" ۴۸، ریمزے As M. ۱۹۱: ایف ۲۸

اسٹوف کے لئے۔

اسٹوف تھا جس کا اندرون ملک سے ضرور کسی نہ کسی قسم کا تعلق ہو گا۔  
 پہلا گونہ سے زیادہ اہم اُسکے جنوب و مشرق میں ملک کا پادوسیہ  
 واقع تھا جس میں بالائی ہالکیس، پیراموس اور ساردس کا بالائی حصہ اور  
 کوہ آتش فشانی ارگائیوس کے قرب و جوار کا علاقہ شامل تھا۔ اس کا  
 قدیم ترس تاریخی حکمران اریاراقیس اول تھا جسے ۲۲۲ ق م میں پردکاس  
 نے صلیب پر چڑھایا۔ یہ ملک کچھ مدت کے لئے یونینس والی کارڈیہ  
 کے اور اس کے بعد انتیگونس کے قبضے میں رہا، جس کے بعد اریاراقیس  
 اول کا بیٹا اریاراقیس دوم تخت نشین ہوا۔ اس کے بعد اریاراقیس  
 (تقریباً ۲۱۵ ق م) اور اراراقیس سوم (تقریباً ۲۱۲ ق م) ملک  
 کے بادشاہ بنے اور موخر الذکر نے انطاگوس دوم کی ایک بیٹی استراتونیس  
 سے شادی کی۔ واضح ہو کہ اس استراتونیس کی بہن ستمگر ادانیس شاہ  
 افسین کی ملکہ بنی، اور جہاں استراتونیس کو غالباً کاتاونیہ کا علاقہ جہیز کے  
 طور پر ملا وہاں اس کی بہن کو افروجیہ عظمیٰ دیا گیا۔ ہم اس سے واقف ہیں کہ

۱۸ کا پادوسیہ۔ رائٹاش: "تین سلطنتیں" ۸۸؛ نیز ستمگر ادانیس کے مختلف  
 پارے۔ رائٹاش اول الذکر کتاب کے صفحہ ۵ اور دوم الذکر کے صفحہ ۹ پر اس  
 سے پہلے کی کتابوں کے اقتباس دیتا ہے۔

دیودوروس ۱۹۲ کے مطابق قدیم کا پادوسی بادشاہوں کا ایک سلسلہ  
 تھا، جن میں سے پہلا بادشاہ فرناسیس کورس کے باپ کیکاگوس کی بہن کو بیٹا  
 تھا۔ لیکن یہ درست نہیں معلوم ہوتا؛ دیکھو "تین سلطنتیں" ۱۰، وغیرہ۔

بلاشبہ استراتونیس کو کاتاونیہ جہیز میں ملا تھا؛ "تین سلطنتیں" ۱۸، جہاں  
 رائٹاش استرابون ۱۴۳ کا اتباع کرتا ہے۔ اسی کتاب کی تصویر ۷ میں اریاراقیس  
 کے ایک سکے کی شبیہ ہے جو لیزیانوس اور فلاطیروس کے سکہوں کی نقل معلوم  
 ہوتی ہے؛ اس کے ایک طرف جو پالاس ہے اُس سے غالباً مراد دیوی سے ہمگی  
 اس نقل سے مقدونیمی استراتونیس کے اثر کا پتا چلتا ہے۔

بالک

زمانہ مابعد میں کا تاؤنیہ پر کا پادوسیہ کا قبضہ تھا چنانچہ یہ بالکل ممکن ہے کہ جہیز دراصل موجودہ صورت حال کو تسلیم کرنے پر شتمل ہوگا۔ اس کے برعکس دوسری صدی ق م میں افشین کے حکمرانوں کے پاس افراد جیہ عظمیٰ زیادہ سے زیادہ صرف دو سال کے لئے رہا، چنانچہ غالباً جہیز سے مراد یہ تھی کہ داماد کو اجازت دیجائے یا دعوت دیجائے کہ اس ملک پر قبضہ کرے، اور چونکہ افشین اور افراد جیہ عظمیٰ کے مابین غلطیہ کا ملک حامل تھا اس لئے اس پر قبضہ کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ اریارافش سوم کا جانشین اریارافش تیس چہارم مشرق کے حکمرانوں میں پہلا تھا جس نے یو سے بیس (متقی) کا منکسرانہ خطاب اختیار کیا۔ ہم اس کی طرف بعد میں متوجہ ہوں گے۔ ابتدا میں لفظ کلت پتو کا سے مراد تمام تیسے ایرانی صوبے سے تھی، لیکن بعد میں اس سے اس صوبے کی مشرقی سمت سے مراد لی جانے لگی اور آخر میں یہ لفظ اس حصے کے صرف وسطی حصے پر منطبق ہونے لگا۔ ان تنگ معنی میں کا پادوسیہ سے مطلب سطح مرتفع سے ہے جس کا گرما نہایت گرم اور سرما نہایت سرد ہوتا ہے اور جس زمانے کا ہم ذکر کر رہے ہیں اس میں اس حصے میں شہر نہیں بلکہ گاؤں پھیلے ہوئے تھے اور اس کے باشندوں کا پیشہ شکاری تھا۔ ان کے سب سے بڑے معبود کی پوجا جیسے یونانی زیوس کہتے تھے، وینا سا کے بت خانے میں ہوتی تھی جو موری مینے کے صوبے میں تیانہ کے قریب منبع اسبامہ پر واقع تھا؛ اس کے علاوہ ایک دوسرے دیسی معبود کو یونانی اپولو بتاتے تھے، اور آنامی معبودہ کا جائے قیام دریائے ساروس پر شہر کو آنامی تھا۔

اب ہم یونٹوس یا افشین آتے ہیں جس کا اصلی نام ”کا پادوسیہ بہ ساحل افشین“ ہونا چاہیے۔ یہ ملک اس زنجیرہ کو ہی کے شمال میں واقع ہے جو بالیس کے مشرق میں پھیلا ہوا ہے اور وسطی سطح مرتفع کو ساحل سے جدا کرتا

بالک

ہے۔ جتنا یہ حدب خشک اور بعض جگہ بنجر ہے اتنا ہی ساحلی علاقہ سیراب اور پیداوار میں ممتاز ہے۔ اس کا خاص دریا ایرس ہے اور یہ ایشیائے کوچک کے دوسرے دریاؤں کی طرح پہلے مشرق سے مغرب کی طرف بہتا ہے اور پھر شمال کی طرف مڑ جاتا ہے۔ اس کے مشرقی کنارے پر دریا کے لیکوس اس سے مل جاتا ہے اور ان دونوں کی وجہ سے دو نفیس متوازی وادیاں پیدا ہوتی ہیں جو مل کر ایک وادی بن جاتی ہیں جس کا رخ شمال کی طرف ہے۔ ایرس کے دہانے کے مشرق میں ایک تیسری وادی دریا کے تھمر مودون کی ہے جو امیزونوں کا روایتی مسکن تھا۔ اس کے مشرق کی طرف زنجیرہ پر یادریس ہے اور یہ ساحل کے اتنے قریب آتا ہے کہ کسی دوسرے دریا کے لئے گویا جگہ ہی نہیں چھوڑتا؛ تاہم یہ ساحل بھی (جو ضلع طرابزون)

للہ پونتوس یا اثین۔ دیکھو رائٹاش کی تصانیف۔ اپنی کتاب ”متھراداتیس“ (پیرس ۱۸۹۶ء) میں وہ اس سے پہلی کتابوں کے اقتباس دیتا ہے۔ ابتدائی متھراداتیس کے لئے مقابلہ کرو رائٹاش: ”تین سلطنتیں“ ۱۵۸؛ ”متھراداتیس“ ۵۔ لیکن ان حکمرانوں کا نہ تو حسب نسب متعین ہے نہ سنوی تسلسل؛ میں نے رائٹاش کا اتباع کیا ہے۔ اریو بارزان وہی حکمران ہے جس کا ذکر اسی کتاب کی جلد ۳، باب ۲۱ میں کیا گیا ہے۔ ریستی نوس ۳۸، ۵ کے مطابق متھراداتیس دوم کو سلیوکوس کامی نی کوس نے افروجیہ (اپنی بیٹی کے جہیز میں دی۔ اس سے پہلے وہ ہے راکس کا حلیف تھا اور جب اس سے افروجیہ کا وعدہ کیا گیا تو وہ بے کھٹکے افروجیہ کے دشمن سے جا ملا۔ شاید افروجیہ ایک لے نوس زیر بحث ہوگا؛ دیکھو اوپر حاشیہ ۵۔ بظاہر خود سلیوکوس کا اس ملک پر قبضہ نہیں تھا اور شاید اسی لئے اس نے اس ملک کو تحفہ دیا ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ متھراداتیس کبھی اس پر قبضہ نہیں کر سکا۔ متھراداتیس اور اسٹوف؛ پولی بیوس ۵۶، ۵۔

پوسانیاس ۵، ۹ کے مطابق اسٹوف کے قریب ایشیا میں لیسائیاس

اومپی نوس اور لہائیاس ایشیا میں ”سٹوف“ تھے؛ دیکھو نیچے، باب ۲۹۔

باب

سمجھنا چاہئے) اچھی طرح سے سیراب اور زرخیز ہے۔ ۳۲۰ ق م میں ایک نوجوان ایرانی نبیل مسمیٰ متھراداتیس، جسے انٹیگونیوس قتل کر دینا چاہتا تھا، بھاگ نکلا اور یہاں آکر پناہ لی۔ یہ متھراداتیس کیوں کا باشندہ تھا جس پر اس کے آباد اجداد کا قبضہ رہا تھا۔ اس کا جد اعلیٰ ایہا متھراداتیس تھا جس کا ہمیں علم ہے؛ اس کا دادامہی اریوبازان ہے جس نے چوتھی صدی ق م میں تاریخ میں اپنا نام پیدا کیا؛ اس کے باپ کا نام بھی متھراداتیس تھا۔ اس دوسرے متھراداتیس نے انٹیگونیوس کو ناراض کر دیا، چنانچہ اُسے سزائے موت بھگتنی پڑی۔ باپ کی طرح بیٹے کے خلاف بھی اسی سزا کا حکم لگایا گیا لیکن اُسے اس کے دوست دیمتریوس پولیورکی تیس نے بچا لیا دیمتریوس نے متھراداتیس سے وعدہ کیا تھا کہ اُس کے لئے جو کچھ تجویز ہوگا اس سے اُسے مطلع کر دیگا چنانچہ اُس نے بالوپر الفاظ ”اڑ جا، متھراداتیس“ لکھ دیئے۔ الغرض اُس نے افشین کا رخ کیا، اور یہاں پہلے توڈاکوڈل کا سردار بنا اور آخر کار ۳۱۰ ق م کے قریب اُس نے اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔ اس کی راجدھانی میں بفلاگوینیہ کا ایک حصہ اور افشین والا کا پادوسہ شامل تھا۔ اس نے تقریباً ۳۱۰ ق م تک حکومت کی؛ اور اسکے بعد اس کا بیٹا اریوبازان ۳۰۰ ق م یا ۳۰۶ ق م تک تخت پر بیٹھا رہا، اس کے بعد متھراداتیس دوم بادشاہ بنا۔ یہ وہی متھراداتیس تھا جس نے انطاکیوس سے اس کو ۳۰۱ ق م کے قریب غالتیوں کی ایک فوج سے جنگ انگورہ کے موقع پر مدد دی مگر اس کے بعد وہ سلیوکوں کی طرف چلا گیا جس کے معاوضے میں اُسے استراتونیس دلمن اور افرودیہ عظمیٰ جہیز ملا۔ متھراداتیس نے اپنی ایک بیٹی کا نکاح اکائیوس کے ساتھ، دوسری کا انطاکیوس سوم کے ساتھ کیا اور اس طرح فریقین کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کر لئے۔ ۲۸۰ ق م میں اس نے اسنوف پر حملہ کیا، لیکن اسنوف نے رھوڈز سے مدد طلب کی جس پر

۳۳ باب  
 رھو ڈزیوں نے اسٹوفیوں کو ایک لاکھ چالیس ہزار درہم (۱۰۰ ۲۳) سالمت) اسلئے جنگ خریدنے کے لئے تحفہ دے دئے۔ ابھی اسکا وقت نہیں آیا تھا کہ شاہان افشین اس قدیم ملطی نوآبادی پر قبضہ کر لیں۔

اب ہم ایشیائے کوچک کے ہر ملک سے دوچار ہو چکے ہیں اور دیکھ چکے ہیں کہ اس کا شمالی حصہ غالوی آباد کاروں کی وجہ سے اور جنوب صحرائی وجہ سے ناقابل گور تھا۔ لیکن اس صحرائے کنارے پر سلیوکیوں نے قلعہ بند شہروں کے ذریعے سے ایک شاہراہ قائم کر دی تھی جس کی وجہ سے بڑی بھاری محنت کر کے یونانیہ اور کاریہ میں تھوڑا بہت کام کر سکے تھے، لیکن چونکہ ان کے پاس بیڑا نہیں تھا اس لئے زیادہ کرنا ان کے امکان میں نہیں تھا؛ اُدھر قریب قریب تمام فنیقیہ مصریوں کے قبضے میں تھا۔

یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس خاندان کے اکثر اراکین مستعدی میں کسی سے کم نہ تھے۔ سب سے پہلے حکمران انطاگوس سوتر کا عہد نہایت جوش آفرین تھا۔ جہاں غالیوں کے خلاف جانیازیوں کی وجہ سے اُس نے اپنے آپ کو ”سوتر“ (”نجات دہندہ“) کے خطاب کا مستحق ثابت کیا تھا تو دوسری جانب اپنی موت سے ذرا پہلے یونانی شاہ پرگام کے ہاتھوں اُسے نیچا دیکھنا پڑا تھا۔ اسے مشرقی ممالک کے ساتھ جو دلچسپی تھی وہ اس لیے ظاہر ہوتی ہے کہ اُس نے شہر خراسان کے چاروں طرف ایک فصیل تعمیر کی اور ہندوستانی بادشاہ مہاراجہ امتر اگھاٹ ولد مہاراجہ چندر گپت کے ساتھ تعلقات

۱۔ خراسان کے چاروں طرف۔ دیوار باب ۹ حاشیہ ۵۔ انطاگوس اول دوم کے سکے؛ باب ۹ حاشیہ ۴؛ سلیوگوس دوم کے سکے وغیرہ باب ۱۰ حاشیہ ۲۔

باسک

قائم کئے۔ لیکن ایک ایسا بادشاہ جو سوریہ یا بابلستان میں رہتا ہو یونانیہ یا خراسان میں اپنا مستقل اثر کیسے قائم رکھ سکتا ہے جب یونانیہ جانے کے لئے اسے ایک نیم محفوظ سڑک پر ہو کر گزرنا پڑتا ہو اور خراسان جانے کے لئے ایرانی میدان کے کنارے پر سے صرف ایک تنگ راستہ ہو، خاص کر جب یہ میدان ایشیائے کوچک کے اس میدان سے جس پر ہو کر سجدہ کر گیا تھا، کہیں زیادہ ناقص تھی۔ انطاکوس دوم "تھیموس" (۱۸۶ ق م) کے زمانے میں مشکلات المضاعف ہو گئیں۔ پہلے تو مصر سے جھگڑا کرنا پڑا، پھر ایشیائے کوچک کا اختلال جاری رہا، اور آخر میں مشرق اقصیٰ ہاتھ سے نکل گیا، اور یہ سب اس وقت جب بادشاہ نے اپنی بیوی یعنی لاؤدیس اور بیرے نیس سے جو سلوک کیا اس سے اس کی عدم استقامت کا پتہ چلتا ہے۔ ابتداء میں انطاکوس دوم نے ہندوستان کے ساتھ قدیم تعلقات قائم رکھے۔ مگدھ کے تخت پر امتر آگھاٹ کی جگہ اشوک بیٹھا جو بودھ مت کا پیرو ہو جانے کی وجہ سے تاریخ ہند میں ایک نہایت ممتاز رتبہ رکھتا ہے۔ لیکن جب انطاکوس کا کوئی علاقہ ایسا نہ تھا جو ہندوستان کے محاذ میں ہو اور جب اس کا اس تنگ راستے پر بھی کسی قسم کا قابو نہیں رہا تھا جس سے اس کے سپاہی مشرق پہنچ سکتے تو پھر ہندوستان کی سلطنت سے کسی قسم کے دوستانہ تعلقات بالکل بیکار تھے۔ ہم باب ۹ میں کہہ چکے ہیں کہ اس بادشاہ کے عہد حکومت کے آخری زمانے میں دو سلطنتوں یعنی باختر اور پارٹھیا کے قیام کی وجہ سے یہ صوبے اور راستے اس سے علیحدہ ہو گئے تھے، اس لئے کہ ان میں سے اول الذکر نے تو سلیوکیوں سے ان کے باقی ماندہ مشرقی مقبوضات پر قبضہ حاصل کر لیا اور ثانی الذکر اس راستے پر قابض ہو گئی جس کے ذریعے سے سلیوکی وہاں پہنچ سکتے تھے۔ الفرض سلسلہ ق م سے سلسلہ ق م تک مشرق اور مغرب دونوں میں سلیوکیوں کی حالت نہایت زبوں تھی اور



ایران و ایشیائے کوچک دونوں میں تقریباً ہر ملک جو بیکار غیر موزوں  
میدان نہیں تھا وہ دشمنوں کے قبضے میں پہنچ گیا تھا۔ تاہم اس وقت بھی  
ان کے پاس مغرب میں کلیکیہ اور مشرق میں پرسیس (لارستان) کا  
میدان تھا، اور نہ صرف یہ کہ یہ ممالک نہایت قیمتی تھے بلکہ یہاں سے  
دور دراز ملکوں میں مہمیں لے جانی جاسکتی تھیں۔ الغرض سلیموں کی سلطنت  
میں یوروپیت اور ایشیائیت دونوں پائی جاتی تھیں۔ ایشیائیت اس لئے  
کہ اس کے دعویٰ بڑے بڑے تھے لیکن اس کی حدود تنگ تھیں  
اور یوروپیت اس لئے کہ اس کا مرکز سلیموں کے دراصل یونانی بلدیات  
کا ایک مجموعہ تھا، اور یہی اس کی قوت و اقتدار کی بنیاد تھی۔ انکی  
حیثیت مشرق میں نہایت ناقص تھی لیکن مغرب میں بھی کچھ اچھی  
نہ تھی۔

مشرق میں دیودوتوس صوبہ دار باختر نے تقریباً سن ۳۵۰ ق م میں  
علم بناوت بلند کر دیا اور سخدین و خراسان اس سے مل گئے تھے۔  
ان واقعات سے متاثر ہو کر اوریاریائی قبیلے کے دوسرے داروں یعنی ارشک  
و متری دانیس نے جو آپس میں بھائی بھائی تھے، اپنی آزادی کا اعلان  
کر دیا اور مغرب کی طرف چل دئے۔ یہی دو بھائی جدید سلطنت پارٹیا  
کا لہ سلطنت باختر، فون سالیٹ، جانشینان سکندر باختر و ہندوستان میں

A. V. Sallet : Die Nachfolger Alexanders in Baktrien und Indien.

جریدہ مسکوکیات Zeitschr. i. Num ۱۸۷۰ء، فون گیشٹ

”تاریخ ایران“ V. Gutschmidt: Geschichte Irans ۲۳/۵۱۲۸ (چینی ماخذ سے)۔  
سکوں کیلئے علامہ فون سالیٹ کے دیکھو پیٹ ۷۱، وغیرہ؛ کارڈنر: ”فہرست سکجات  
نوادریغائے برطانیہ“ ۱۸۷۵ء، کننگہم کے مضامین ”اخبار مسکوکیات“ Num. Chro. خصوصاً  
۱۸۷۵ء میں، ۱۰ درجین ”سنوٹ و مسکوکیات شاملان ہندوستان“ ”جریدہ مسکوکیات

E. Drouin : chronol. et Num des rois indoscythes, Rev. Num. 1888.

مقابلہ کرڈپ بحارڈنر: ”الواب جدید“ صفحہ ۴۴۴۔

ایسا

کے بانی تھے۔ پارتنی روایت کے بموجب انھوں نے سلیو کی صوبہ دار پارتنیا کو قتل کر دیا اور سلطنت میں ارشک نے اپنی بادشاہی کا اعلان کر دیا، واقعاً بھی سلطنت میں سنہ ارشک کا آغاز ہوتا ہے۔ ہم باب ۱۰ میں دیکھ چکے ہیں کہ کالی نی کوس نے اپنی شکست کو تسلیم نہیں کیا تھا بلکہ مشرق اور مغرب دونوں میں جنگ جاری رکھنے کی جی میں ٹھکان لی تھی، لیکن اُسے کامیابی نہیں ہوئی تھی۔ ارشک نے اپنی سلطنت کو منظم کر کے شہنشاہ کا لقب اختیار کیا۔ اس نے سلطنت میں وفات پائی اور اپنی موت کے بعد اپنے ملک میں اُس کی بہت کچھ عزت و وقعت کی گئی۔

پارتنی، جن کا نام بدل کر پارتنی پڑ گیا، ایرانیوں کے قریب کے عزیز تھے۔ وہ تیرکمان لے کر گھوڑے پر سوار لڑتے تھے اور کبھی حملہ کرتے تھے کبھی بظاہر بھاگتے نظر آتے تھے۔ مفتوحہ ملک میں ان کی اعیانیت کی تعداد نہایت قلیل تھی، اور جس فوج نے انٹونی کا مقابلہ کیا اس کے پاس ہزار سپاہیوں میں صرف ۴۰۰ آزاد تھے۔ ان کا مذہب ایرانی تھا، لیکن اُس کے بادشاہ یونانی تمدن کی قدر کرتے تھے اور اپنے سکوں پر اپنے آپ کو یونانی حروف میں ”یونان دوست“ کا لقب دیتے تھے۔

ان سے بھی زیادہ یونانیت لئے ہوئے سلطنت باختر کی حکومت تھی، جس کی تاریخ باب ۱۹ میں بیان کی جائے گی۔ سلیو کی فرماں رواؤں نے تو اپنی مستعدی مدت دراز تک جاری رکھی لیکن مصری فرماں رواؤں کی بابت سلسلہ م سے پہلے یہ حکم نہیں لگایا جاسکتا اور جیسا جیسا زمانہ گزرتا گیا حالت بد سے بدتر ہو

۴ پارتنی۔ مقابلہ کروشیگل، ”قدیمات ایران“ Spiegel ; Eranische Alterthumsk.

جلد ۳۔ اس موضوع پر فصل؛ کلیس کا مضمون پاؤلی، جلد ۵، میں، اور فون گٹشٹ،

ہوتی گئی۔ دنیا کے اس حصے میں شاہی حوصلہ مند یوں اور آرزوؤں کا  
خاتمہ بطلیموس چہارم کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ بطلیموس فلا دیلفوس کا بیان  
باب ۹ میں دیا جا چکا ہے۔ اس کی ممتاز صفت دور اندیشی تھی اور  
اس کا وقت زیادہ تر تدبیریں صرف ہوتا تھا۔ روما اور قرطاجہ دونوں  
کے ساتھ اس کے تعلقات عمدہ تھے اور اس نے دونوں میں سے  
ایک کے ساتھ بھی دشمنی مول نہیں لی۔ اسے علوم و فنون سے جو کسی دربار  
کے لئے بھی باعث فخر ہوتے ہیں، خاص شغف تھا۔ وہ نئے شاہی  
خاندانوں کی دوسری پڑھی کا صحیح قائم مقام تھا اور اسے اپنے پیش روں کے  
کارناموں سے محفوظ ہونے میں اسی طرح لطف آتا تھا جیسے حضرت داؤد  
کے بعد حضرت سلیمان کو گیلون کے بعد ہےرون اور کیپ سی لوس

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ ”تاریخ ایران“ صفحہ ۲۸ وغیرہ؛ مومسنی؛ ”تاریخ روما“،  
Mommsen : R. G. ۳۴۱، ۵۔ ہیڈ ۶۹۶ میں جو کہ ہیں اُن کا بیان کارٹونز  
کی کتاب ”سکے جات پارٹھیا“، لندن ۱۸۷۷ء پر مبنی ہے؛ پ۔ بکارٹونز؛  
”ابواب جدید“ ۴۳۵۔ ایک حکمران اندراغوس کا سکے (سکے ق م سے پہلے)  
قابل لحاظ ہے؛ ہیڈ ۶۹۱؛ پ۔ بکارٹونز؛ ”انواع“ تصویر ۲۱۴۔

بابلی تختیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ستہ ارشکی کا آغاز سکے ق م میں  
ہوا؛ دیکھو شٹراس میر کا مضمون ”جدیدہ اشوریات“ Strassmeier: Zeitschr.  
F. Assyriologie ۳، ۲ (۱۸۹۲ء) میں۔

۱۷ مصر۔ دیکھو کلیس کا مضمون بطلانسہ پر پاؤلی میں؛ کلیس فلا دیلفوس کا مقابلہ  
لورینزودی میدیجی سے مقابلہ کرنے میں حق بجانب ہے۔ سفائروس کے متعلق  
سنوی مشکلات؛ زد سے میل ۱، ۳، ۴، ۵۔ ریول؛ ”خزانہ بطلیموس دوم“  
Ruehl : Der Schatz Ptol. II. N. Jahrl. ۱۸۷۹ء۔ بطلیموس ہم کیلے دیکھو مہاتی؛  
”سلطنت“ ۳۸۸ء ق م؛ اسکی رائے ہے کہ یہ بادشاہ خارجی معاملات میں خاص  
دلچسپی لیتا تھا۔ اس کے تعلقات یہودیوں کے ساتھ؛ دیکھو ایضاً ۲۶ وغیرہ۔

باب ۱۰

کے بعد پری اندر کو؛ اور طرز عمل اور خصائص دونوں میں اس کا لورنیتسزو "ذی شان" کے ساتھ مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ وہ جغرافیہ اور موالیہ شلانیہ میں خاص طور پر دلچسپی لیتا تھا، چنانچہ اُس نے افریقی ماقبیلوں کو پکڑوایا اور عربستان و ہندوستان کو وہاں کے حالات دریافت کرنے کے لئے ہمیں روانہ کیں۔ جب کبھی لوگ اُس کے محل میں مختلف اقلیموں کے عجائبات دیکھنے کے لئے آتے تھے تو وہ بغایت محظوظ ہوتا تھا۔ میں نے اُس کے دربار کے علماء و شعراء کا تذکرہ چودھویں اور بیسویں باب میں کیا ہے۔ وہ خود مشائی فلسفی استراتون کا شاگرد تھا۔ لیکن اُسے وہ اطمینان قلبی حاصل نہیں ہوتا تھا جس کا وہ خواہاں تھا۔ ایک مرتبہ اُس نے اپنے محل کی کھڑکیوں میں سے دیکھا کہ کچھ غریب مصری دریا کے کنارے ریت پر بیٹھے ہوئے اپنا غریبانہ کھانا کھا رہے ہیں، تو وہ بول اٹھا کہ کاشنگہ میں بھی ان ہی میں سے ہوتا۔ لیکن باوجود اس قسم کے جذبات کے اُس نے کوشش کی کہ کسی طرح ابدی زندگی کا راز دریافت کرے۔ حضرت سلیمان کی طرح فلاذیلفوس نے نہایت افسوس کے ساتھ یہ معلوم کیا کہ عیش پرست کو صرف ایک ہی چیز حاصل ہو سکتی ہے اور وہ تفاخر ہے۔

اس کا بیٹا بطلمیوس یونگرکی تیس اپنے باپ سے مختلف تھا، اور اس سے زیادہ مستعد تھا، جنگ کا شوق تھا اور میدان میں اُس کے کارنامے نہایت درخشاں ثابت ہوتے تھے۔ اس کے باپ کے زمانے میں جو رتبہ اسی نوئے کا تھا وہی اب بیرے تیس کو حاصل تھا اور موخر الذکر اپنے پیشرو سے کہیں بہتر تھی۔

پہلے تین بھائیاں اسے میں سے ہر ایک اپنے اپنے طور پر قابل افراد تھے، پہلا بطور ایک سپاہی اور مدبر کے، دوسرا میدان تدبیر میں اور تیسرا میدان جنگ میں؛ لیکن چوتھا بطلمیوس عرف "فلوپاتر" ("میدرر سند") سپاہی ہی تھا نہ مدبر۔ یہاں اس پر اس لئے بحث کرتا ہوں کہ دکھاؤں کہ اس کی تخت نشینی کے بعد مصر کی حالت میں زوال آنا لازمی تھا اس لئے کہ مصر

ایسا ملک تھا جس میں ترقی اور تنزل کا دار و مدار بادشاہ کی ذات پر تھا۔  
فلویاترید کمینہ اور عیاش تھا، اور اپنے ہمنشینوں اور درباریوں کے  
ساتھ، جنہیں گیلو یا ست ("خندہ پسند") کہتے تھے اور جن میں مرد اور  
عورتیں دونوں شامل تھے وہ عیش و عشرت میں سرشار رہتا تھا اور  
نہ صرف اپنے محلات میں بلکہ بعض مرتبہ اسکندریہ کی سڑکوں تک میں  
بالکھوس کا بھیس بدل ڈھلی باتھ میں نکل جاتا تھا۔ اُس نے اپنے بھائی  
ہی کو نہیں بلکہ اپنی ماں بیرے نیس کو بھی جان سے مروا ڈالا اور اپنے  
ہر کام میں اُس کی انکام اُس کے وزیر سوسی بیوس، ایک شخص انکا تھو کلیس  
اُس کی بہن انکا تھو کلیہ اور ان دونوں کی ماں کے ہاتھ میں تھی، اور یہ سب  
کے سب اول درجے کے بدکار اور قابل نفرت بد معاش تھے بہت سوں  
کے نزدیک یہ بھی اچھا تھا کہ فلویاتر شاعر تھا اور اُس نے ایک دردیہ  
ادونس نامی لکھا جس پر اُس کے درباری انکا تھو کلیس نے اپنا فرض ادا کر کے  
ایک تفسیر لکھی۔ ساتھ ہی اُس نے قدیم شعرا کی عزت بھی کی، بہو مہر کے  
لئے اُس نے ایک معبد قائم کیا جس میں اس شاعر کے مجسمے کے چاروں  
طرف اُن سات شہروں کے مجسمے تھے جو اُسے اپنا شہری تصور کرتے  
تھے۔ وہ علما و فضلا کے سامنے دقیق لسانیاتی مسائل پیش کر کے نہایت  
مخلوط ہوتا تھا، اور واقعہ یہ ہے کہ یہ لوگ اُس کے درباری مسخروں کے  
مماثل تھے۔ وہ چاہتا تھا کہ رواقی فلسفی کلیا تھیس کو بھی اپنے درباریوں  
میں شامل کرے، اور جب اُس نے اور کری سسی پوس دونوں نے انکار  
کر دیا تو اُس نے صرف سفائروس کو بلائے پر قناعت کی، جو کلیو منیس  
کے ساتھ رہ کر شاہی دربار داری کے اصول سے واقف ہو گیا تھا،  
لیکن ظاہر ہے کہ اس فلسفی نے کلیو منیس اور فلویاتر کے درمیان جو فرق  
تھا اُسے بہت جلد بھانپ لیا ہوگا۔

ان سب حکمرانوں نے مصری بیت خانوں کو وسعت دی اور  
ان کی زینت میں اضافہ کیا، چنانچہ ان پر ان کے نام آج تک کھدے

باب ۱۳

ہوئے ہیں۔

ایشیا میں مصری اثر کا پتہ شہروں کے ناموں سے لگتا تھا۔ فنیقی شہر آگے کو مدت دراز تک بطلمیوس کہتے تھے اور اسی نام کا ایک دوسرا شہر بقیلیہ میں بھی تھا۔ کیلے سورہ اور کلیکیہ میں ایک ایک اسی نوئے اور کلیکیہ میں ایک بیرے نہیں ملتا ہے، اور لیکہ میں جو پتار تھا اس کا نام فلا دیلفوس نے بدل کر اسی نوئے رکھ دیا کیلے سورہ اور فنیقیہ دونوں زمانہ دراز تک مصریوں کے قبضے میں تھے، اور مغربی کلیکیہ اور بقیلیہ پر مصر کا بہت کچھ اثر تھا اور لیکہ بھی اُن کے اثر سے باہر نہیں تھا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ لیکہ کے شمال میں بطالہس نے کوئی جدید شہر تعمیر نہیں کیا، اور اس سے میری اوپر والی رائے کی تائید ہوتی ہے کہ باقی ماندہ ایشیائے کوچک میں مستقل مصری حکومت کا ذکر ہی نہیں، بلکہ یہاں صرف چند ہی مقامات بطالہس کے قبضے یا حمایت میں تھے۔ ۱۱۱

۱۱۱۔ مصری مذہب اور فنون لطیفہ میں پہلے چار بطالہس کی دلچسپی:۔ بطلمیوس اول۔ لکسر کے بت خانے کے حرم کی سکندر دوم کے نام سے تجدید کرتا ہے؛ بیڈیکر، ۱۳۰؛ کارنک کی مرمت ایضاً ۲، ۱۵۱، ۱۵۳؛ یہ دونوں رامعبود کے نام پر معنون تھے۔ تاسو کے نوادر خانے میں جانشینان سکندر کی لوح (ایضاً ۱، ۳۱۸) جسکا اوپر باب ۵، حاشیہ ۱۳ میں ذکر کیا گیا ہے دراصل اسی نے تیار کرائی تھی۔ بطلمیوس دوم۔ مفصلہ ذیل اشیاء اسی کی بنائی ہوئی ہیں:۔ کرپتوس کے قریب قوس (اپولونوپولس پاروا) میں پتھر (ایضاً ۲، ۱۱۳)؛ کارنک میں جنگی معبود منو کا دروازہ (ایضاً ۲، ۱۶۱)؛ ایسیس کا بت خانہ فیلاکے میں جہاں اسے ایسیس کو تحفہ سٹائف نذر کرتا ہوا دکھایا گیا ہے (ایضاً ۲، ۳۲۴، ۳۲۵)۔

بطلمیوس سوم۔ کارنک میں ایک دروازہ تعمیر کرتا ہے جہاں وہ تھن کے معبود چنسو کے سامنے قربانی کرتا نظر آتا ہے۔ (ایضاً ۲، ۱۳۱) (مقابلہ کرو، ۱۵۲)؛

۱۳۱۱ میں اس باب کو سلسلہ ق م میں دُنیا کے یونان کی جو سیاسی حالت تھی اُس کے مختصر بیان پر ختم کر دیں گے۔ اُس زمانے میں اُن مملکتوں کی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ کارنگ میں مینتو کے بت خانے کی تعمیر کو جاری رکھنا ہے؛ ایرفوس ہوروس کے بت خانے کی ابتدا کرتا ہے (ایضاً ۲۴۲، ۲۴۴، ۲۴۷) اور اسطرح مصر کے اعلیٰ ترین اور محفوظ ترین عمارت کا بانی بن جاتا ہے؛ (کتبہ بیڈیکرم ۲۷) سے نے میں ایک چھوٹا سا مندر بناتا ہے، (ایضاً ۲۵۵)؛ ثالوش تھنبر رائے، متھ، چنٹو کا بتخانہ الشرح نامی نخلستان میں۔

بطلمیوس چہارم۔ اس کا نام کارنگ کے بڑے چھتے دار صحن میں مندرج ہے (۱۳۵، ۲)؛ کارنگ کے بت خانے کو وسیع کرتا ہے (۱۶۱، ۲)؛ تھنبر کے مغربی کنارے پر دیرالمدین میں ہا تھور کے بت خانے کی بنیاد ڈالتا ہے (۲۱۱، ۲)؛ اپنے باپ کے تعمیر کردہ ایدو کے بت خانے اور سے نے کے چھوٹے سے بتخانے میں اضافہ کرتا ہے (۳۰۵، ۲۴۴، ۲)؛ اور اسی طرح سے نے کے جنوب میں پسائس (داسے) کے بت خانے میں توسیع کرتا ہے۔ متبادلہ کرو مہانی؛ "سلطنت" ۲۴۲؛ بطلمیوس چہارم کے زمانے میں بطلمیوسی اثر جنوب تک پہنچتا ہے اور اسطرح پہلے سے کہیں زیادہ وسیع ہو جاتا ہے۔ یہ "پدر پسند" مہریان کے خطاب سے اپنے اجداد کی تعریف و توصیف کرتا ہے لیکن اپنی ماں کو قتل کرا دیتا ہے۔

بطلمیاس؛ آسے؛ ہیڈ؛ ۶۷۶؛ پاؤلی؛ ۶۷۶؛ ۲۴۳؛ ۱۰۶؛ بیڈیکرو؛ فلسطین؛ ۲۳۵۔ بطلمیاس؛ ملک پمیلیہ؛ پاؤلی؛ ہیڈ؛ ۵۸۸۔

ارسی نوئے کیلے سوریر میں؛ پاؤلی؛ ۱۷۷؛ ۱۷۷؛ نشان ۱۷۷۔

ارسی نوئے کلیکیہ میں؛ پاؤلی؛ ایضاً نمبر ۱۲۔ اسے اب مرش کہتے ہیں اور

۱۸۹ء میں ہیڈ کے اور ولہلم یہاں پہنچے تھے۔

بیرے نیس کلیکیہ میں؛ پاؤلی؛ ۲۴۲، ۲۴۳۔

تیار ارسی نوئے؛ ارادے؛ ۳۴۔

فلارلیفہ کے لئے دیکھو اوپر؛ باب ۹، حاشیہ ۲۔

بالا

جو عام طور پر سیاسی اعتبار سے اہم تھیں دو قسمیں تھیں، ایک تو جنگ پسند اور دوسرے امن پسند۔ ہمارے پاس کوئی ایسے نوشتے نہیں ہیں جن سے معلوم ہو کہ امن پسندوں کا ایک معاقدہ قائم ہوا تھا، لیکن ہم مختلف واقعات سے یہ استدلال کر سکتے ہیں کہ ایسے معاقدے کا وجود ضرور تھا، اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ اسے جنگجو دوستوں، یعنی مقدونیہ و سوریہ کا مقابلہ کرنا پڑا تھا۔ ان دونوں ملکوں میں دو حوصلہ مند حکمران یعنی فیلقس و انطاکوس تخت پر نظر آتے ہیں اور یہ ایک دوسرے کو اچھی طرح پہچان کر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں، لیکن چونکہ دونوں میں سے ایک بھی دورانیش نہیں اور قیام قائم کے حصول میں منہمک ہیں اس لئے ایک دوسرے کی کافی مدد نہیں کر سکتے۔ دونوں مملکتوں کا دار و مدار فوج پر ہے اور دونوں بحری سلطنتیں بننے کے خواہاں ہیں۔ اول درجے کی مملکتوں میں جو امن پسند ہیں ان میں مصر شامل ہے۔ اس کی مزید توسیع سلطنت کی آرزو باقی نہیں اس لئے کہ وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ اسے جتنا بڑھنا تھا بڑھ چکا، لیکن چونکہ جو کچھ اس کے قبضے میں ہے اسے وہ رکھنا چاہتا ہے اس لئے وہ ایک عمدہ فوج اور بڑے کو بہت کچھ اہمیت دیتا ہے۔ سرنہ قبرص پر بطالسم کا پورا قبضہ ہے، لیکن فنیقیہ اور کیلے سوریہ میں ان کا قبضہ مابہ النزاع ہے، اور وہ مغربی کلیکیہ، پیفیلیہ اور شاید لیلیہ میں سب سے زیادہ ذی اثر ہیں، ان کے کاریہ میں مقبوضے بہت مقبوضات ہیں اور ایفی سوس اور ساموس کے علاوہ مقبوضے کے بعض شہروں پر بھی ان کا قبضہ ہے۔ ان سب باتوں کی وجہ سے بطالسم اور بھی زیادہ موجودہ صورت حال کے قیام اور امن کی طرف مائل ہیں، اور ان کے ہمیشہ دوسری امن پسند مملکت (جس کا اصول ہی امن پسندی ہے) یعنی رمھوڈوں کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں، اور پولیور کی تیس سے لے کر اس وقت تک



باب

ان دونوں کے خوش آمد تعلقات میں مشکل سے کسی قسم کا فرق معلوم ہوتا ہے۔ رھوڈز کی تائید بعض دوسری آزاد مملکتیں مثلاً برقلیہ، کیزنی، کوس، خیوس، بیزنطہ (جس کی رھوڈز کے ساتھ جنگ کو مستثنیات سے سمجھنا چاہئے) اور ایتھنز بھی رھوڈز کی تائید کرتی ہیں۔ اس مجموعے کا ایک مشتبہ تہہ ایتولہ ہے؛ اور چونکہ ہیلیس پونت اور بوسفورس میں اُس کی ایک خاص حیثیت ہے اس لئے یہ امن پسند مملکتوں سے (جو سب کی سب بحری ریاستیں ہیں) اچھے تعلقات رکھنے پر مجبور ہے، اور مصر کو تو وہ اجیر سپاہی بھی مہیا کرتا ہے۔ بری دولتوں میں سے صرف پرگامم ہی ان کی جاندار ہے، گو فی نفسہ انی گینا پر اس کا قبضہ ہونے سے اسے اشد بحری سلطنت کہنا ہی مناسب ہوگا۔ اراٹوس کی وجہ سے اکائیہ اب حوصلہ مند مقدونیہ کے توابع میں سے ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں مصر اور رھوڈز کے بڑے رون دانی سر قوسہ سے بھی اچھے تعلقات ہیں اس لئے کہ اس کی سیاسی حالت امن پسندی کے متقاضی ہے۔ آخر میں، سب امن پسند دولتیں روم کے دوست ہیں، اور اس وقت روم کی کیفیت سازشی کی ہرگز نہیں ہے۔ ہم دیکھیں گے کہ سلاطین ق م سے سلاطین ق م تک جن اطالیموں کی طرف ہم اپنی توجہ مبذول کریں گے اُس کی بنیاد اسی مخالفت پر ہے جو ایک طرف مقدونیہ و سوریہ اور دوسری جانب مصر، رھوڈز، پرگامم، ایتھنز اور ایتولہ میں نظر آتی ہے۔ اگر ہم اس اختلاف کو جغرافیائی نقطہ نظر سے دیکھیں تو ایشیائے کوچک کی حالت کو غایت دلچسپ پائیں گے جہاں نسلی تنوع اتنا ہی ہے جتنا سیاسی، اور یہاں ملوکیتیں جمہوریتوں اور اقوام شہروں کے دوش بدوش نظر آتی ہیں۔ ذہنی اعتبار سے ان میں ممتاز ترین مغرب کے بلدیات ہیں جو یونانی تمدن اور شہری آزادی کے گہوارے ہیں۔ ان کی حفاظت ملوکیتوں کے باہمی تنازعات کی وجہ سے قائم ہے

بالا

اور اب بھی جب بظاہر وہ کسی نہ کسی ملکیت میں مدغم نظر آتے ہیں اُس وقت بھی اُن کی اندرونی آزادی قائم ہے۔ یہی ایشیا کے کوچک کے اُس درخشاں دور کا آغاز ہے جس کی وجہ سے یہ ملک عہدِ روما میں اس درجہ ممتاز ہو گیا۔

بحیرہِ اِجیئن اور اُس کے سوا حل و جزائر پر نظر ڈالنا بھی غالی از وِچپی نہ ہوگا، ادرہم دیکھیں گے کہ تاریخ یونان کے اس قدیم منظر نے ابھی اپنی اہمیت کو نہیں کھو یا۔ دو مملکتیں اپنے فاتحانہ جوش میں اُس ملک پر دو طرف سے دھاوا کرتی ہیں، یعنی مقدونیہ شمال کی طرف سے اور سورہ جنوب و مشرق کی جانب سے؛ دونوں کا مقصد یہ ہے کہ بحری دولتیں بن جائیں لیکن بالآخر اس مقصد کو حاصل نہیں کر سکتیں۔ جو بحری مملکتیں اُن کے مقابلے میں آتی ہیں ان کی تین شقیں ہیں: (۱) وہ جمہوریتیں جو تمدن کی پشت پناہی کرتی ہیں، جیسے رھوڈز، ایتھنز اور بعض چھوٹی چھوٹی ریاستیں؛ (۲) ایک ایسا جمہوریہ جو تمدن و تہذیب کے مشکل سے کام اُٹھاتا ہے، یعنی ایتولہ؛ (۳) دو ملکیتیں؛ ان میں سے ایک یعنی پرگامہ لبرل خیالات کا حامی ہے، اور دوسرے مصر جہاں مطلق العنان حکومت رائج ہے۔ مصر و ایتولہ جو ایک دوسرے کو گویا کاٹتے ہیں دونوں بحیرہِ اسود کی شاہراہ کی ایک تھریس میں اور دوسری بوسفوروس میں حفاظت کرتے ہیں اور اُس میں ایتھنز اور رھوڈز بھی اُن کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ کریٹ کی بندرگاہوں سے بحری قزاق سمندر پر لوٹ مار کرتے دکھائی دیتے ہیں، چنانچہ وہ ایک بڑی حد تک مطلق العنان حکومت کا مسکن ہے لیکن ساتھ ہی براعظموں سے متباہن، آزادی کی بھی جائے پناہ بنا ہوا ہے۔

سیاسی اعتبار سے ان سب مملکتوں میں مقدونیہ کی کارگزاری سب سے کمتر درجے پر ہے۔ آخر کار شام بھی اپنی شہری بستیوں کے

ذریعے سے آزادی کی تھوڑی بہت اعانت کرتا ہے اور مصر کو اسکندریہ  
 میں تہذیب و تمدن کی پشت پناہی کو رھوڈز کے ساتھ مخالفی کی وجہ  
 سے ایک خاص امتیاز حاصل ہے؛ لیکن مقدونیا اپنے اسی چولے  
 میں آجاتا ہے جو فیلقوس ولد امین تاس سے پہلے تھا، یعنی ایک ایسی  
 مملکت بن جاتا ہے جس کا واحد مقصد یہ ہو کہ کسی طرح سے جبر کر کے  
 یاد ہو کہ دے کر اپنے اقتدار میں توسیع کرے اور فیلقوس و سکندر  
 کے اعلیٰ مقاصد کو بالکل ہی کھودیتا ہے۔

# باہم سیاسی

دنیائے یونان، باہم خصوصی ملوک کی دباروں میں  
تہذیب و تمدن کی کیفیت

سلسلہ ق م تا سلسلہ ق م

اب ہم سیاسیات سے تیسری صدی ق م کے وسط کی تمدنی حالت کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ یہاں یہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کہ سلسلہ ق م سے ایٹھ سترے جن خیالات کی ابتداء کی تھی (دیکھو باب ۶) وہ تمام یونان میں برابر جاری رہے لیکن اس عہد کے یونانیوں پر ایک دوسری قسم کا اثر بھی پڑ رہا تھا جس کا منبع و اخذ ملوک کی شہر تھے، اور جو شعبے اُس سے زیادہ تر متاثر نہ ہو رہے تھے وہ ادبیات اور علوم عامہ کے تھے۔ اس عہد میں یونانی تمدن کے درخشاں ترین مراکز شاہی بلدیات نہیں تھے بلکہ وہ مقامات تھے جن کے قیام کے باعث مختلف ممالک کے فرماں روا تھے، ایسے فرماں روا جو قدیم یونان کے خود سروں مثلاً پیسٹراتوس، سہے رول، پری اندریا پولیکراتیس کی طرح فنون لطیفہ اور ادبیات کی پشت پناہی کر کے خود اپنے

باب ۱۲

درباروں کی تزمین و تشہیر کرنا چاہتے تھے۔ ان شاہی بلدیات کے دوش بدوش جزیرہ رھوڈز بھی تمدن کا مرکز بنا ہوا تھا جس میں گو اندرونی اہمیت نہ ہو لیکن بیرونی تانہ کی ضرورت تھی۔ اپنی خصوصیت اور عظمت کے اعتبار سے شہر اسکندریہ شاید سب سے ممتاز تھا اس لئے کہ یہی وہ مقام تھا جہاں ہمارے علم دنیا میں سب سے پہلے حکمیات کے مطالعے کے لئے مخصوص ادارات قائم کئے گئے۔ ان اسباب کی بنیاد پر ہم سب سے پہلے بپالاسہ کے اس بابے تحت پر بحث کویں گے، گو بعض وجوہ کی بنیاد پر جس کا ذکر آگے آئے گا، یہ بحث بالفعل مفصل نہیں ہو سکیگی۔ اسی طرح دوسرے شاہی مستقرات کا مفصل بیان بھی سردست ملتوی رہیگا اس لئے کہ ان کے شباب کے زمانے تک ہم اس وقت تک نہیں پہنچے۔ اسکندریہ کا نقشہ اس مشہور تعمیر کار دیونکراتیس نے تیار کیا تھا اور یہ شہر دریائے نیل کے مغربی دہانے کا نوپوس سے بارہیل مغرب کی طرف تعمیر کیا گیا تھا تاکہ دریائے نیل جس مٹی کو سمندر کی طرف لے جاتا ہے اور جسے دریائی موجیں مشرق کی طرف پھینک دیتی ہیں وہ بندرگاہ کو بند نہ کر دے۔ یہ شہر ماریوتس دلدل اور سمندر

۱۔ اسکندریہ۔ اس شہر کا بیان استرابون ۱۷، ۹۹؛ دیودوروس ۱۷، ۵۲؛ پلینی ۵، ۱۰، ۱۱؛ پلوٹارک: ”سکندر“ ۲۶۔

حال کے مؤلفین میں سے ایک ممتاز شخصیت محمود بک کی ہے جس

نے ”یادداشت قدیم اسکندریہ“ پر Mahmoud Bey: Mem. sur l'ant.

Alexandrie، کوپن ہاگن ۱۸۹۲ء لکھی۔ محمود بک نے پولین سوم کے ایسا سے تحقیقات کی اور وہ پہلا محقق تھا جس نے موقع پر تجبسات کر کے یہاں کی توصیف ارضی کی معلومات میں اضافہ کیا۔ اس سے پہلے جو کچھ کام اس ضمن میں ہوا وہ بالکل معدوم ہو چکا ہے۔ محمود کی تحقیقات کو لا کیرپرٹ کام

کے درمیان دو میل لمبی خاکنائے پر آباد کیا گیا جو تقریباً دو میل چوڑی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۵۷ پر گزشتہ میں بھی لایا ہے اور اس میں اضافے بھی کئے ہیں؛ ”قدیم سکندریہ کی توصیف“ Kiepert, Zur Topogr. des alten Alex. برلین ۱۸۷۸ء (”جریدہ جغرافیہ عالم“ جلد ۷ - Zeitschr. f. allgem. Erdk. vii)؛ ”واخمسوت“؛

دو اسکندریہ“ ۱۸۷۶ء؛ بیڈیکر: ”مصر زیریں“ من نقشے کے؛ ”نروتوس“؛ ”اسکندریہ قدیم“ Nieroutzos, L'anc Alex پیرس ۱۸۷۵ء جس میں ایک بڑا نقشہ بھی منسلک

ہے۔ نروتوس خاص طور پر قبرستانوں کا ذکر کرتا ہے اور جو چیزیں ملی تھیں ان کے برباد ہونے پر اپنے افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ تاہم اسکندریہ میں یونانی رومانی قدیمیات کا ایک نوادر خانہ ہے، اور حتی الامکان اس بات کی کوشش کی جا رہی ہے کہ باقیات میں جس قدر بھی ممکن ہو محفوظ کیا جائے؛ دیکھو بون: ”نوادر خانہ“

اسکندریہ اور ۱۸۹۲ء کی کھدائیاں“ Botti: It mases di Aless. e gli scavi di 1892؛ اسکندریہ ۱۸۹۳ء۔ نیز دیکھو نقشے بر دک ہاؤز کے قاموس مکانیہ؛

Brokhaus: Conversations lex. (چوبیس اشاعت)؛ یا نکوبیل کا ویلٹا“

Janko: Das Delta des Nil جریدہ انجمن ارضیات ہنگری Jahrb. der koen.

۴، ۳، ۹، بوداپست ۱۸۹۶ء۔ اسکندریہ کی توصیف بلدی کے متعلق ung. geolog.

جو اہم امور مابہ النزاع ہیں ان پر اس وقت تک اتفاق رائے نہیں ہوا، اور یہاں کی توصیف کی از سر نو کاغذی تعمیر کی بنیاد ضرورت ہے۔ نیز دیکھو بوداؤنخ ”قیصر مشرق میں“ Judeich: Caesar in Orient لاہنرگ، ۱۸۸۵ء۔

موجودہ اسکندریہ میں قدیم شہر کا مغربی حصہ ”ہفت استادیوں“ مع اضافہ جات، اور جریدہ فاروس شامل ہیں، اور مغربی بندرگاہ مشرقی سے زیادہ اہم تھی۔ واخمسوت نے اس بندرگاہ کے نام اور بطلمیوس اول کے داماد سے تعلق دکھایا ہے۔ پولی بیوس (۴۴، ۴۳، ۴۲) اسکندریہ کی آبادی کے تین شتوں کا شمار کرتا ہے، یعنی دیسی آبادی، جن میں تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ ہیں، اجیر سپاہی اور ایماندار یونانی۔ لیکن انھیں سکون نے تقریباً برباد کر دیا اور اس کا شیوہ تھا کہ

بابل

تھی لیکن جنوب کی طرف اُس کا کچھ حصہ خالی رہ جاتا تھا۔ ساحل سے ذرا دور جزیرہ فاروس تھا جو ہوتر کے زمانے سے مشہور تھا۔ سکندر نے اُسے سات استادیز (تقریباً ایک میل) طویل پشتہ بنا کر دو بندرگاہ بنائیں جنہیں دو ہنوس جو ”ہفت ستادیون“ کو عبور کرتے ہوئے ملاتی تھیں، اور دونوں خاص کر مشرقی بندرگاہ آگے کو بڑھی ہوئی راسوں سے محفوظ تھیں۔ مغربی بندرگاہ کا نام بلاشبہ بطلمیوس اول کے داماد کے نام پر جو قبرص کے شہر سولی کا بادشاہ تھا، یونوستوس تھا اور اس بندرگاہ کو ایک نہر راریوش جمیل سے ملاتی تھی۔ لیکن مغربی بندرگاہ سے زیادہ اہم مشرقی بندرگاہ تھی جو شہر کے اعیانی حصے کے قریب ہی واقع تھی؛ اُس کے اندر جانے کے راستے پر جزیرہ فاروس کے شمال و مشرقی کنارے پر ایک عظیم الشان منارہ تھا جو قرون وسطیٰ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اکثر انہیں اجیر سپاہیوں کے رحم پر چھوڑ دیتا تھا شہر میں یہودیوں کی ایک خاص حیثیت تھی؛ موم سین ۵، ۴۶۱ ہیرڈاس ram. iamb. (۲۸، ۱ وغیرہ) اسکندریہ کے ممتاز خصائص کو حسب ذیل الفاظ میں بیان کرتا ہے: ”جب ہم دیکھتے ہیں کہ اسی نوے کے کھنڈروں میں جو پانی روس ملے ہیں اُن میں علاوہ قبطی زبان کے تینوں بولوں کے یونانی، عربی، فارسی، عبرانی، سریانی، لاطینی ان سب زبانوں میں تحریریں ملی ہیں تو اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ بھلا سہ اور سلطنت روما کے عہد میں اسکندریہ میں کتنی زبانیں بولی جاتی تھیں اور وہاں کے بازاروں میں کیا کچھ کان کھوڑنے والی آوازیں نہ سنی جاتی ہوں گی؟“ کراٹل؛

Krall : Die etruskischen Mumienbinden des Agraner National-Museums

Wiener Phil-Hist

Akad. جلد ۴ -

اسکندریہ کے مشرقی حصے میں عبادت گاہ کاہن الیسیس میں تھسمو نوریم اور کاتوپوس میں سمیراپروم واقع تھے، اور لوگ یہاں کشتیوں میں ٹھیکر نہر پر مرکراتے تھے، استرابو جلد ۱۰، ۸۰۰۔

بانی

کے ایک بیان کے مطابق تقریباً ۵۰ فٹ طویل تھا، اور یہی وہ منارہ تھا جو اس قسم کے مناروں کے لئے ایک نمونہ بن گیا اور بعض زبانوں میں لفظ "فاروس" ان کے لئے ایک اسم نکرہ ہو گیا۔ اس کے مقابل راس لوخیاں سمندر میں چلی جاتی تھی۔ چونکہ جمیل ماریوٹس دریائے نیل سے ملی ہوئی تھی اور دریائے نیل سے بحر احمر کو ایک نہر جاتی تھی اس لئے مشرقی ممالک کی پیداوار آسانی کے ساتھ اسکندریہ آ سکتی تھی اور وہاں سے جہازوں میں بھر بھر کر دوسرے ملکوں کو بھیجی جاتی تھی۔ شہر کی آب و ہوا اپنے اعتدال کی وجہ سے مشہور آفاق تھی۔ اسکندریہ میں سڑکوں کا ایک جال پھیلا ہوا تھا جو ایک دوسرے کو زاویہ قائمہ بنا کر کاٹتی تھیں، جن میں سے اکثر ۳۴ فٹ اور دو اہم سڑکیں ۶۴ فٹ چوڑی تھیں، ان دو میں سے ایک جنوب و مشرق سے شمال و مغرب کو یعنی ماریوٹس سے بڑے مشرقی بندرگاہ کو، اور دوسری جنوب مغرب سے شمال و مشرق کی طرف شہر کے وسط میں ہوتی ہوئی کالونی دروازے کو جاتی تھیں، اور ان دونوں کے دونوں طرف ستونوں کی قطاریں تھیں۔ یہ شہر عمارات عامہ سے بھرا ہوا تھا۔ بلاشبہ ان میں نفیس ترین وہ عمارات تھیں جو شمال و مشرق میں بندرگاہ کے قریب محلات شاہی میں شامل تھیں، اور جن کا رقبہ تمام شہر کے پانچویں یا تیسرے حصے کے برابر تھا۔ اس ضلع میں باغات، پیردیس جاذبوں کے کھڑے، ایک سلاح خانہ، سپاہیوں اور جہازرانوں کی بارکیں اور مقبرے تھے جن میں سکندر کا مقبرہ بھی تھا، اور غالباً اسی مقام پر میوز خانہ بھی تھا۔ شہر کے باقی ماندہ حصے میں بھی بہت سی عمارات عامہ تھیں جیسے تماشا گاہیں، گول گھر، ورزش گاہیں اور متعدد حرم جن میں سے سب سے شاندار سیروم تھا جو ایک اونچی جگہ واقع تھا اور جس کے متعلق ایک کتب خانہ بھی تھا۔ ایک دوسرے مصنوعی ارتفاع پر پان کی خانقاہ تھی جس پر ایک پیپد آراستے پر ہو کر چڑھتے تھے۔ وہ محلہ جس میں



محلات شاہی تھے انھیں یوڈین بروخیوم کہتے تھے اور اسی میں مقدونومی اور سربراوردہ یونانی رہتے تھے، مغربی حصہ جس کا قدیم نام رہا کوتس تھا، دیسی مصریوں کی فرودگاہ تھی اور یہودیوں کے لئے شہر کا مشرقی حصہ مخصوص تھا۔

ظاہر ہے کہ ایک ایسے شہر کا دستور کیسے یکساں ہو سکتا تھا جس میں اس قدر مختلف القوم چار عناصر جیسے مقدونومی اور ان سے مساوی المرتبہ یونانی، یورپی اجیر سپاہی اور سوداگر، ایشیائی جنہیں یہودیوں کو بھی شامل سمجھنا چاہئے، اور مصری، موجود ہوں؟ یہ ممکن تھا کہ مختلف اقوام خود مختار انداز پر منظم ہوتیں، لیکن یہ حکم صرف یہودیوں پر لگایا جاسکتا تھا، یونانیوں پر نہیں؟ یہ بات قابل الحاظ ہے اس لئے کہ مصر سے باہر کسی یونانی بستی کا وجود بغیر سواراج کے نامکن تھا، اور ایسا یونانی عنصر تھا جس نے اس تمام عہد کو اپنا نام دیا ہے، اسکندریہ کا نہایت وسیع یونانی مقدونومی قبرستان شہر کے جنوب و مغرب میں، جہاں کسی زمانے میں اجیر سپاہی رہتے تھے حال ہی میں دریافت ہوا ہے۔

گوبطالسمہ برابر اپنے آبائی مذہب کے پرورے لیکن انھوں نے مصری مذہب سے بھی اچھے تعلقات قائم رکھے۔ ان کا یہ برتاؤ یونانیوں کی قدیم روایات کے عین مطابق تھا، اس لئے یونانیوں نے جیسا برتاؤ ایرانی مذہب کے ساتھ کیا وہ اس برتاؤ سے مختلف تھا جو وہ مصری مذہب کے ساتھ کر رہے تھے، مدت سے یونانی و مصری معبودوں کے درمیان تطابق کی کیفیت دکھائی جاتی تھی اور مصری بتاہ کو ہفاسستوس، ثوت کو ہرمیس، را کو ہیلیوس، عمون کو زوس سمجھا جاتا تھا۔ اب بطلالسمہ ایک قدم آگے بڑھے اور انھوں نے ایک جدید یونانی معبود اختراع کیا جو دراصل مصری ہی تھا۔ کہتے ہیں کہ بطلیموس سوتر نے اپنے خواب کے بموجب ایک پردیسی معبود کی پرستش کا حکم دیا، جس کا نام ابتدا میں نامعلوم تھا لیکن بعد میں منکشف

باب

ہوا کہ وہ اسنوف کا "مادیس" ہے، چنانچہ اُسے اب مصری زبان میں ساراپس کہنے لگے۔ پلوٹارک کے زمانے میں یونانی اُس نام کے باخیز طرح طرح کے خیالات دوڑاتے تھے، اور انیسویں صدی تک یہ نام معما ہی معما رہا۔ اب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ ساراپس دراصل اساراپی، یعنی اوسی رس آپس ہے جس سے مراد دنیا کے زیریں میں اوسی رس کی شخصیت سے ہے، اور یہی وجہ ہے کہ ساراپس کا بت خانہ میم فس میں آپس کے مقبرے کے قریب ہے جہاں اُسے تاریت نے کھود کر نکالا ہے۔ یونانی ساراپس کو زیوس اور مادیس کی شخصیت کو مرکب سمجھتے تھے۔ اس معبود کا سب سے مشہور مجسمہ جسے بریآکس نے بنایا تھا، اسکندریہ میں تھا، اور ممکن ہے کہ یہ مصر اسنوف سے آیا ہو۔ ساراپس کا اختراع کر کے بطلموس مصریوں میں بالخصوص میمفس والوں کو مقبول ہو گیا، جو آپس کے بے حد متقد تھے۔ ابتدا میں ایس کا مرتبہ اس سے بلند تھا لیکن امتداد زمانہ سے دونوں کی حیثیت مساوی ہو گئی اور یہ دونوں مغربی ممالک میں مصری مذہب کے گویا قائم مقام بن گئے، اور ساراپس نے یہاں اوسی رس کی گویا جگہ لے لی۔

۱۵ ساراپس۔ تاکی آوس؛ تاریخ "۴"، ۱۵؛ پلوٹارک: Is: ۲۸، Muer. ۱۷ - مقابلہ کرو: پلیو ساراپس، Plew: De Sarapide کیونکر برگ، ۱۸۶۸ء، جو آریں ۲۶۷ سے استدلال کر کے اس نتیجے پر پہنچتا ہے اسنوف اور بابل میں جس معبود کی پوجا کی جاتی تھی وہ ساسی تھا، اور اوسی رس آپس کے نام کے ساتھ جو مشابہت ہے، وہ محض اتفاقی ہے۔ لیکن اسنوف و بابل میں ساراپس کا اس کے علاوہ کہیں ذکر نہیں ہے، چنانچہ ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں مضائقہ نہیں سمجھتے کہ اس معبود نے مصر ہی میں جنم لیا تھا، اور بابل میں اس نے جو اپنی شکل دکھائی، اس کی بابت کوئی دوسرا نظریہ قائم کرنا پڑے گا۔ نیز دیکھو مضمون "ساراپس" برٹمیسٹر میں؛

باب

لیکن بطالسمہ کی اسی ساراپیوم سے بھی مشہور عمارت میوزیوم کی مٹی، اور یہاں بھی یونانی خیالات و ادارات کا مصری خیالات و ادارات کے ساتھ اختلاط نظر آتا ہے۔ یہ وہ مقام تھا جہاں طالب علم جمع ہوتے اور ساتھ ساتھ مطالعے میں مصروف رہتے۔ اس سے پہلے بھی یعنی ۱۹ ویں اور ۲۰ ویں شاہی خاندانوں کے عہد حکومت میں بھی اس قسم کے ادارات مصر میں موجود تھے؛ یونان

بقیہ حاشیہ صفحہ مگر ششہ - یونان: "یونانی ماہران فنون لطیفہ Brunn: Griech.

Kunstler. ۳۸ ۴: مہانی: "یونانی زندگی" Mahaffy: Greek, Liep-گارڈنر

("ابواب جدید" New chapters صفحہ ۴۴۳) سے عیسویت کے پیش خیمہ کا

لقب دیتا ہے، اس مسلک کے انتشار کے لئے دیکھو روشہ: "مقاموس"

Roscher "Lexicon میں ڈیکسلر کا مضمون "ایس پر لافے: "تاریخ معبودین

اسکندریہ" Lafaye: Histoire du culte des divinités of Alexandrie پیرس

۱۸۸۴ء - آخر میں دیکھو پول: "فہرست سکہ جات یونان - اسکندریہ" ۱۸۹۲ء

صفحہ LIX وغیرہ؛ پول غایت ہوشیاری سے یہ واقعہ بیان کرتا ہے کہ میمنس

کے قریب ایک "کوہ سینونی" تھا اور غایت ہوشیاری سے اسکا تعلق اسٹون

سے قائم کرتا ہے، لیکن یہ دراصل سے (ت) ناپی یا "کوہ آپس" تھا۔

مصری اور یونان ساراپیوم میمنس کے قریب؛ بیڈیکرا، ۴۱۰، ۴۱۱ء؛ تاریخ

کی مشہور کھدائیاں؛ مصری ساراپیوم میں آپس کے سائڈوں کے مقبرے

تھے، اور یونانی بت خانہ قدیم یونانی طرز پر نواد خانے کے انداز پر بنا تھا اور

اس میں یونانی فلاسفہ اور مفکروں کے مجسمے آویزاں تھے۔ یہ اپنی تاریخ مصر

۱۰۱۰ء میں کہتا ہے کہ عیسوی رہبانیت کی ابتدا یہیں سے

ہوتی ہے۔

اسکندریہ کا نفیس ساراپیوم؛ مقابلہ کرو و پرتی Ruperti کے خیالات

تاکلی ٹوس ۴۴، ۴۵ پر۔ اس کے علاوہ اسکندریہ ہی میں ایک چھوٹا ساراپیوم بھی تھا۔

ہیں

میں بھی ان شہریوں کو جو اس کے مستحق سمجھے جاتے ہوں خزانہ عامہ کے خرچ سے کھانا کھلانا ایک مشہور بات تھی، اور حال ہی میں مسائل فلسفہ کے شیوخ کی طرف سے جائزادیں وقف کی جانے لگی تھیں جسکے ذریعے سے ایسے لوگوں کی ہم عملی ممکن ہوتی تھی جن کے حوصلے اور آرزوئیں ایک سی ہوں۔ اس خیال کی ترویج افلاطون کی اکادمی کے ذریعے سے ہوئی جو میوزوں کی خاص حفاظت میں سمجھی جاتی تھی اور اسی وجہ سے اسکندریہ کے حکمیاتی ادارے کا نام بھی میوزیوم یا ”میوز خانہ“ رکھا گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس عظیم الشان دارالفنون کا خیال سب سے پہلے مشائی فلسفی دیمتریوس ساکن فالیروم نے بطلمیوس اول کو دلایا تھا۔

”میوز خانہ“ باہر سے بہت سے ایسے ایوانوں کا مجموعہ معلوم ہوتا تھا جن سے ایک ہی قسم کا کام لیا جاتا ہو، اور اس میں میوزوں کا بہت خانہ، کتب خانہ، رواق، رہنے کے لئے مکانات اور ایک بڑا کمرہ جس میں تمام طلبہ ساتھ کھانا کھاتے تھے، یہ سب شامل تھے۔ اس دارالفنون میں جو لوگ رہتے تھے وہ گویا علم کے طلاب اور شعر کا ایک خاندان تھے، جنہیں یہ حق حاصل تھا کہ اپنے مطالعے کے اخراجات شاہی خزانے سے پورے کرالیں اور ساتھ ہی بادشاہ اس کے علاوہ ہر دوسری قسم کی مددینے کے لئے بھی تیار تھا۔ وہ ایسا ادارہ تھا جس میں فرانس کے انسٹیٹیوٹ اور آکسفورڈ کیمبرج کے جامعات کی جھلک نظر آتی تھی۔ اس کا انتظام تو ایک مذہبی پجاری کے سپرد تھا، لیکن ہر کتب خانہ اسی طرح اُس کا سب سے ذی اثر عہدہ دار تھا جیسے آجکل نوا درخانہ برطانیہ کا سب سے اہم عہدہ دار اس کے کتاب خانے کا صدر مہتمم ہوتا ہے۔

۳۵ میوز خانہ - پار تھی کے مضامین موسومہ ”میوز خانہ اسکندریہ“

یہ عہدہ دار کتاب خانے کا براہ راست نظم قائم رکھتا تھا، اور یہ کتاب خانہ قدیم زمانے کا سب سے گراں بہا کتابخانہ تھا۔ اولمپیا ۱۱۳۳ اور ۱۲۵ (یعنی ۲۸۸ ق م اور ۲۸۷ ق م) کے درمیان اس میں تقریباً پانچ لاکھ تیس ہزار قلمی نسخے تھے۔ بطلانس کو اس کا خاص خیال تھا کہ کسی نہ کسی طرح ہر موجودہ کتاب کا خصوصاً اشعار و دوا دین کا ایک ایک نسخہ حاصل کریں، اور اس میں انہوں نے نہ کبھی کسی خراج کا خیال کیا نہ کسی وقت و پریشانی کا۔ یہ ان کتابوں کی درجہ بندی

مقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ Das Alexandrinsche Museum von Parthey برلن ۱۸۳۸ء؛ کلیپل Klipple، گیولنگن ۱۸۳۸ء؛ گیول Goell، شلیز Schleiz ۱۸۶۵ء؛ وینگر Weniger، برلن ۱۸۷۵ء؛ نیز زیو سے میل ۱۸۷۱ء؛ وائن برگز، ۱۸۷۵ء، N. Jahr, B.D. -

یہ میوز خانہ دنیا میں پہلا مستقل ادارہ تھا جس میں حکومت کی طرف سے مجرد حکمیات کی تحقیقات کرائی جاتی تھی۔ اور اس وجہ سے اس کی عظمت میں سلام نہیں اس میں کوئی شاگرد نہیں تھے، اور درس گاہ جس کی بابت ہمیں مطلق کوئی معلومات حاصل نہیں، قریب ہی تھی اور یہ دونوں گویا جامعہ اور اکادمی کے مماثل تھیں رام سیس دوم کے عہد میں تصنیف میں ایک رام سیوم تھا جس میں علماء ایک دوسرے کے ساتھ رہتے تھے؛ بیڈیکر ۲، ۱۸۸؛ اسی طرح چنویں ایک فوقانی مدرسہ تھا؛ ایضاً ۲، ۲۸۹۔

”میوز خانہ“ کی نگرانی کے لئے جو بچاری تھا اسے سب سے پہلے بادشاہ اور زمانہ نابعد میں حکومت روم مقرر کرتی تھی۔

۳۷۷ء رچل: کتاب خانہ جاست اسکندریہ Ritschl: Die Alexandrinischen Bibliotheken بریز لاؤ؛ پاؤلی ۱، ۲۳۴ میں ”کتاب خانوں“ پر مضمون۔ کرسٹ ۳۷۹ - زیو سے میل ۱، ۲۳۵ - فورسیوں: ”کتابخانہ بطلانس“ Nourisson: La bibliotheque des Ptolemées اسکندریہ ۱۸۹۳ء) پر میری نظر نہیں پڑی۔

بالہ

اور ان کے مضامین کے تعین کے اہم کام میں مہتممین کتاب خانہ میوزخانے کے باقی ماندہ اراکین اور اسکندریہ کے دوسرے علماء و فضلاء نے لسانیاتی اور جمالیاتی تنقید کی بنیاد ڈالی اور علم کی اس شاخ کا اس وقت سے لیکر آج تک اسکندریہ کے بڑے بڑے ماہرین لسانیات سے تعلق رہا ہے۔ ساتھ ہی ریاضی اور موالید ثلاثہ کا بھی مطالعہ کیا جاتا تھا جن پر میں باب ۲۰ میں بحث کروں گا اور یہاں نظم تک اپنے خیالات کو محدود کر دوں گا جسکی سیرستی شانان مصر کرتے تھے۔ اسکندریہ حکمیات کے مطالعے کا عرصہ تک مرکز رہا، اور اس کا شباب بہت مدت بعد تک یعنی ششہ تک نہیں ہوا، اسی لئے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شاعری پر اس وقت پورے طور پر بحث کی جائے اور دوسرے علوم کو دوسرے وقت کیلئے اٹھا رکھا جائے۔ یہاں صرف نظم پر بحث کی جائے گی اور اسکندریہ میں نظم پر بحث کرتے ہوئے میں بعض دوسرے ملکوں کی نظم کو بھی مد نظر رکھوں گا اس لئے کہ دوسرے ممالک میں شاعری کے جو اسالیب اسکندریہ کے نمونے پر قائم ہوئے وہ اسکندریہ اثرات کے تابع تھے۔ اس کے برعکس یہ کم لگانا درست نہیں ہے کہ کوئی ایسا اسکندریہ مدرسہ ہوگا جہاں سے ہر چیز جو اسکندریہ کے ساتھ منسوب ہے، اسی طرح منکلی ہوگی جیسے کشتی چٹھے سے پانی مکتا ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ۔ صدر مہتممین کتاب خانہ پہلے تو زیودوتوس اسکندر

لیکوفرون تھے اور ان کے بعد غالباً ایراتوس بھنیس، ارستوفانیس، ارستارخوس  
۳۵ ادبیات۔ مائے: "مسلاک اسکندریہ" تاریخی مقالہ Matter: Essai historique sur

Pecole d'Alexandrie اشاعت دوم پیرس ۱۸۶۷ء کو؛ اسکندریہ کی شاعری  
ابتدائی تین بطالعہ کے عہد حکومت میں "Couat: La Poésie alex. sous les

Trois prem Ptolemées. پیرس، ۱۸۵۷ء۔ پیرس ۱۸۵۸ء۔ کرسٹ اور زیو سے نیل

بالکل

جس شاعری کو اُس زمانے میں مصر کے پائے تخت میں فروغ ہوا اس کا باضابطہ تعلق دربار شاہی سے تھا۔ علاوہ ہزاروں مصریوں ایشیائیوں اور کم و بیش بربریں اجیر سپاہیوں کے اس شہر میں یونانی بھی تھے جنہیں سوداگروں اور سپاہیوں نے تو شعر و شاعری کی طرف زیادہ توجہ کی نہیں ہوگی، باقی چند سومتقدونیوں اور یونانیوں کو یونانی نظم میں دلچسپی لینے کا شغف بھی تھا اور دلچسپی بھی۔ چنانچہ یہی وہ چھوٹا سا حلقہ تھا جس کی طرف ناظرین کی توجہ مبذول کی جائیگی۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ انھوں نے جو اشعار نظم کیے ان میں علمائی مدد بھی شامل تھی۔ انھوں نے قدیم یونانی شعر کے کلام کو اس قدر بار بار کہی مینی کے ساتھ مطالعہ کیا کہ انھیں یہ محسوس ہونے لگا کہ شعر گوئی میں کس اسلوب کو اختیار کرنا چاہئے اور کسے چھوڑ دینا چاہئے، اور ساتھ ہی یہ بھی نہیں بھولنا چاہئے کہ اسکندریہ کے شعر اشاعر کے ساتھ عالم بھی تھے۔ بلکہ انھیں کہنا چاہئے کہ عالم زیادہ تھے شاعر تھے۔ تیمون میوز خانے کے اراکین شاعروں کو ایسے لوگوں سے تشبیہ دیا کرتا تھا جو مرغیوں کی طرح کسی ڈربے میں پلے ہوں۔

اسکندری شاعری کی ابتدا میروں سے ہوئی۔ یہ واقعہ قابل لحاظ ہے اسلئے کہ مرثیہ پیشہ ایسی چھوٹی سی نظم ہوتی ہے جو نیم زنی نیم مزاریہ ہوا جو ہمیں غور و فکر نایاں ہو۔ وہ ایسی چھوٹی سی نظم ہوتی تھی جو اعلیٰ درجے کے متذکر عیش پرست، معاشرے کیلئے بنایت مناسب تھی جیسا اسکندریہ کا معاشرہ تھا جو ایک ہی طرح کی نظم پر زیادہ دیر تک اپنی توجہ قائم رکھنا نہیں چاہتا تھا۔ مرثیہ نویسوں بلکہ اسکندری شاعر میں اولیت کا خضر۔ فلے تاس ساکن کو س کو حاصل ہے جو بطلمیوس اول کے بیٹے کا استاد تھا۔ کہتے ہیں کہ افراط مطالعہ سے فلے تاس لاعز ہو گیا تھا، تاہم وہ عاشق شاعر

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ کے تصانیف یہاں: "یونانی زندگی" ابواب ۱۱، ۱۲۔

اسکندریہ کے تمدن پر عام مباحثے کے لئے دیکھو پیج ۲۰۔

۵۹ فلے تاس Chr. ۳۳۶۔ زیوس سے میل ۱۷۸۔ اس کا ایک دوست ہریمیاٹس

باب

کی حیثیت سے مشہور آفاق تھا۔ یہ اُس کی ایک خصوصیت ہے۔  
 کہ اس جیسا مکتب کا ملا اور کتاب کا کثیر اسکندر سی شاعری کا امام بھی بن  
 گیا۔ عمر میں اس سے بہت چھوٹا کالی ماخوس ساکن سرزمین تھا جسے  
 بطلمیوس دوم کے عہد میں صدر معظم کتاب خانہ کا معزز عہدہ تفویض کیا  
 گیا تھا اور تیسرے بطلمیوس کے دربار میں بھی اُس کی عزت و وقعت  
 کی جاتی تھی۔ یہ بہت بڑا عالم تھا اور اُس کی تالیف جس میں تاریخ ادب  
 کا خلاصہ دیا ہوا تھا، مشہور تھی۔ اس کے مرانی میں اس کے تیار ممتاز تھا  
 جس میں رسم و رواج کی دشمنی اتنی ابیان کی گئی تھی۔ اور یہ وہ چیز تھی جو بعد  
 کے تجسسوں کے لئے ابتدائی تاریخ کے مسخ شدہ اشکال کا گویا ایک  
 ذخیرہ بن گئی۔ اسکے چھٹے اور پچھن ہم تک پہنچے ہیں۔ اس میں اور اسکے  
 شاگرد و مد مقابل اپولونیوس ساکن اسکندریہ (یا نوکراس) میں جو ریوڈز  
 میں مستقر رہنے کی وجہ سے ”ریوڈزی“ کہلاتا تھا ایک لائق تھی جس نے تاریخی نگری جاری تھی۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ ساکن کو لونوں تھا جس کے لئے دیکھو کرسٹ ۳۳۷، زیو سے میل ۱/ ۱۸۴  
 فائوکلئیس۔ کرسٹ ۳۳۸، زیو سے میل ۱/ ۱۹ وغیرہ۔

۷۰ کالی ماخوس۔ کرسٹ ۳۳۹، زیو سے میل ۱/ ۳۵۸، وہ دلد باتوں تھا۔ اسی کا مقولہ تھا  
 کہ ”جتنا کاغذ اتنی لغویت“ اور اسی اصول پر وہ... چھوٹی چھوٹی نظمیں لکھنا پسند کرتا تھا لیکن ان میں بھی  
 مباحث کی ضرورت تھی۔ اپولونیوس کا حکم کالی ماخوس پر Anth Pal II، ۲۷۵۔

شناختیہ در: ”کالی ماخوس“ لا پزنگ، ۷۳-۷۴، ۱۸۷۰ء در جلد۔

کلیا تھیس کا عظیم الشان مہجن زیو سے میل ۱/ ۱۲۲، Stob: Ecl.

ایسی دور دوس کے ایک نوشتے میں اسی لوس کی نظمیں، فون ولاموڈز:  
 انٹیگونوس ساکن کاریتوس

۷۱ اپولونیوس۔ کرسٹ ۳۳۳، زیو سے میل ۱/ ۳۵۳، وہ مقامات اور حالات  
 کا بیان کرنے کا بڑا مرد ہے لیکن اس کی نظموں میں قواعد کی کیفیت نہیں پائی جاتی  
 اس لئے ہمارے نزدیک کالی ماخوس نے اس پر جو حکم لگایا تھا وہ درست تھا۔



ان دونوں کے درمیان جو جھگڑا تھا وہ دراصل اصولی تھا اور مسئلہ  
 بابہ النزاع یہ تھا کہ اُس عہد کے شاعر کو اپنا کام کس طرح انجام دینا چاہئے۔  
 کالی ماخوس نے یہ صحیح راستہ اختیار کیا ایک نئے عہد کے لئے  
 شاعری کا ایک جدید اسلوب متعارف کیا، اور مختصر نظم طویل نظم  
 سے زیادہ اس عہد کی ضروریات کو پوری کر سکتی ہے، اور  
 اپولو نیوس کہتا تھا کہ اس وقت بھی شعر کو موم پر ہی کے نمونے پر نظم لکھنی چاہئے  
 خوش قسمتی سے اُس نے اپنی ”ارگو تیریکا“ میں بجائے ۲۴ بندوں  
 کے صرف ۴ پر ہی اکتفا کیا۔ یہ دونوں رقیب اشعار میں بھی ایک دوسرے  
 کو برا بھلا کہنے میں نہیں چوڑے؛ کالی ماخوس نے لکھا کہ اپولو نیوس  
 ایسے سوُر کی طرح ہے جو اپنی ہی نجاست کو نگل رہا ہو، اپولو نیوس  
 نے اپنے بزرگ کو صرف چوب دماغ کا لقب دیا جو نسبتاً مہذب  
 ہے مگر زیادہ بڑھ چلا نہیں اس لئے کہ اگر دونوں میں سے کوئی اس حکم کا مستحق  
 تھا تو وہ خود ہی تھا۔ کالی ماخوس کا کلام اکثر تاریک ہے، اپولو نیوس  
 کا علی العموم تکان آفزون۔

اسکندریہ کے دوسرے رزمیہ شاعر کا ہم نہایت مختصر ذکر  
 کریں گے۔ یہ رھیانوس ساکن کریت تھا جس نے مختلف ملکوں کے  
 افسانے اور قصے بیان کئے، اور اس کی تالیف میسانیا کا کویموسانیاس  
 نے نثر کا جامہ پہنا کر اسے ایک تاریخی ماخذ کا رتبہ دیا۔ یوفوریون ساکن  
 خالکس، جو پہلے ایجنڈز میں رہتا تھا اور اس کے بعد بدقسمت اور  
 بد اخلاق انطاگوس سوم کا مہتمم کتب خانہ مقرر ہوا، اُس نے بغایت  
 تاریکی میں کتابیں تالیف کیں۔ اس کی ایک رزمیہ نظم کا نام  
 موسیوپیاس تھا جسے اٹیکا کا قدیم نام بیان کیا جاتا تھا۔ کون  
 تعلیم یافتہ شخص اس فی ناک کبھی پہنچا ہوگا؟ ساتھ ہی اس  
 زمانے میں نصیحت آمیز نظم کو بھی ترقی ہوئی۔ اسکا سب سے ممتاز قائم مقام  
 اراتوس ساکن سولی دکلکیہ تھا جو کسی زمانے میں مقدونیہ کے پائے تخت پیلایس

باب ۱۱

انتی گونوس گوناتاس کے دربار میں رہا تھا لیکن جو اس زمانے کے تمام بڑے بڑے شاعروں اور انطا کوں اول کا دوست تھا۔ اُس کی سب سے متاثر تالیف فینومینا تھی جس میں یوکسودوس کے ہیئت کو نظم کا جامہ پہنایا گیا تھا۔ اس نظم میں بعض بند نہایت نفیس ہیں اور رومنوں کو یہ اتنا پسند خاطر ہوئے کہ بہت سوں نے ان کا ترجمہ کرنے کی کوشش کی۔ ایک دوسرا ممتاز نصاح شاعر نکاندر ساکن کو لو فون تھا جو دربار پرگامم میں رہتا تھا اور اس نے ایک کتاب تریاقوں پر تالیف کی جس میں اُس زمانے کے درباروں کو یقیناً نہایت دلچسپی رہی ہوگی (دیکھو باب ۱۸)۔ اس کی کتاب ہیتے ریومینا یا تجدیدی صورت کو رومن شاعر اووڈ نے اپنے لئے ایک نمونہ قرار دیا۔ ۱۹

اسی زمانے میں شاعری کی ایک نہایت دلکش شاخ کی ابتدا ہوئی اور ابتدا ہوتے ہی اُس نے فی الفور ایک ایسا مرتبہ حاصل کیا جس کا اس وقت تک ثانی نہیں ہوا، اور وہ شبانی یا دیہاتی شاعری تھی۔ اسیں اسکندریہ نام کو بھی نہیں اس لئے کہ جس شخص نے اس کی ابتداء کی وہ صرف نقوڑی ہی سی مدت کے لئے اسکندریہ رہا تھا اور شاعرانہ

۱۹ اُن شعرا کے لئے جن کا متن میں ذکر ہے دیکھو خاص طور پر کرسٹ اور زوسے میل۔ فون ولامووتز؛ انتی گونوس ساکن کا ریسٹوس“ ۱۷ کے نزدیک نکاندر عیسویت سے پہلے کی شاعری کا سب سے غیر دلچسپ نمونہ ہے۔

۲۰ شبانی نظم۔ اس کی ابتدا اور خصائص کے لئے، ویز تمیسو کی توس کے حالات کے واسطے دیکھو ہولم؛ ”تاریخ سسلی بزمانہ قدیم“ ۲، ۲۹۸۔ مع حواشی؛ کرسٹ ۳۲۸؛ خصوصاً زیوسے میل ۱۹۶۱ جس میں نہایت مفصل اور ٹھوس باب ہے۔

۲۱ ”نوشتہ جات کوس“ Inscriptions of Cos. ۳۵۴ کے بموجب

تھیو کری توس کا اسکندریہ سے بہت ہی کم تعلق تھا۔

مشرقی اشعار کا اثر؛ ہولم؛ ”تاریخ سسلی“ ۲، ۲۹۹۔

باجل

نظم کے لئے وہاں کے شعرا کا صرف ایک حد تک ہی مرمون احسان تھا۔ یہ تھیو کری توں تھا جو شبانیوں میں پہلا اور شاید سب سے بڑا شاعر تھا۔ وہ شاید سرفوسہ میں نسقہ ق م کے ذرا بعد پیدا ہوا تھا، اپنی زندگی کے ابتدائی ایام ہی میں وہ کوس چلا گیا جہاں اُس نے چند دوتوں کی مدد سے ایک انجمن بنائی جس کے اراکین نے خود اپنے آپ کو چرواہوں کا لقب دیا تھا۔ اس کے بعد تقریباً نسقہ ق م میں وہ اٹھدہ چلا گیا اور وہاں پہنچ کر بطلیموس فلا دیلفوس کا قصیدہ خواہ بن گیا۔ لیکن اُسے کوئی معاوضہ نہیں ملا چنانچہ وہ مایوس ہو کر پیکر سسلی پہنچا اور یہاں آکر تھے رون کی مدح سرائی کرنے لگا لیکن اس کا بھی کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔ شاید اپنے وطن مالوف میں اس قیام کے دوران میں اُسے یہ خیال پیدا ہوا کہ اپنی زندگی شبانی نظم پر وقف کرنی چاہئے۔ سسلی میں اُس کے لئے بہت زرخیز میدان موجود تھا اس لئے کہ یہ جزیرہ روایتی چرواہے داف ٹس کا جوار تے مس کا معشوق تھا مسکن تھا اور اس قصبے کو سستی خور دس اس سے پہلے نظم کر چکا تھا۔ الغرض تھیو کری توں سسلی اور اٹلی کے چرواہوں پر شعر کہنے لگا اور وہ صوری نظموں میں دکھاتا ہے کہ یہ چرواہے سیدھے سادھے اور بعض مرتبہ غیر تمدن لوگ ہوتے تھے۔ اس کے اشارہ و چیزوں کی وجہ سے مقبول عام ہوئے، ایک تو اس وجہ سے کہ اُن سے اُس زمانے کی درباری فضا سے ایک طرح کا تباہ ظاہر ہوتا تھا اور دوسرے اس لئے کہ اس میں وہاں کے جو دیہاتی مناظر دکھائے گئے تھے لوگ بہت محفوظ ہوتے تھے۔ تھیو کری توں کے زمانے سے شبانی نظم کبھی محو نہیں ہوئی اور اس کا رواج چلا جاتا ہے اور پھر آجاتا ہے، لیکن تھیو کری توں کے نقال کبھی اس کی برابری نہیں کر سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسکھدری شعرا میں مہر ایک ہے جسکی نظم کو ہم ادبیات عالم میں شمار کر سکتے ہیں۔

بایبل

بطلمیوسی عہد کے ابتدائی زمانے میں دردیہ نویسی کے احیاء کی کوشش بھی کی گئی تھی، اور اس کے لئے مقابلے تجویز کئے گئے تھے، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ سات دردیہ نویس شفق شاعری سے ذرا اوپر کو بھی آ جانے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک لیکوفرون ساکن خالکس بھی تھا جس کی تالیف اسکندر اب بھی موجود ہے، جس میں کاساندر کی پیشگوئیوں کا ذکر ہے، لیکن اس کا واحد امتیاز یہ ہے کہ اس میں جو لفظانہ اظہار علم کیا گیا ہے اس سے بیزنطہ کے ماہرین مدرسیت کو اپنا علم و فضل ظاہر کرنے اور اس طرح تاریخ قدیم خصوصاً اطالیہ زیریں کے تاریخ میں ایو سانہ اختلال پیدا کرنے کا موقع مل گیا۔ باقی دردیہ نویس کا کلام بالکل مفقود ہو چکا ہے۔

ظاہر ہے کہ سروری ناٹک بھی اسکندریہ میں کھیلے جاتے تھے، لیکن اس ضمن میں بھی کسی نے کوئی اہم سروریہ تصنیف نہیں کیا مہیرنداس کی نظمیں ضرور دلچسپ ہیں اور سوتادیس ساکن مارونہ کا ناشائستہ مزاح ہمعصر درباری معاشرے کے لئے نہایت مناسب تھا۔ لیکن یہ شاعر خود اپنی ناشائستہ زبان کی نذر ہو گیا۔ اس لئے کہ لیزی انخوس کے دربار میں فلا دیلفوس کی ہنسی اڑانے پر فلا دیلفوس نے کاونوس میں اسے گرفتار کر کر فوراً سمندر میں غرق کر دیا۔ اسکندریہ میں کٹھ تیلیوں کا تماشا اس قدر مقبول تھا کہ مئے رون جیسے بڑے مہندس کو جسے جنگی نجینیں تیار کرنے میں کمال حاصل تھا، ان تیلیوں کو متحرک کرنے کی کلیں بنانی پڑیں۔ ایک دوسری طرح کی مبالغہ آمیز شاعری کو بالخصوص تارنوم میں خاص طور پر ترقی ہوئی اور اس کا سب سے ممتاز قائم مقام رصن تھون تھا۔

۱۱ دردیہ - کرسٹ ۳۳۶، ۳۴۷، ۳۴۸؛ زیو سے میل ۱، ۲۶۹ - لیکوفرون کیلئے ایضاً ۲۷۲ -

۱۲ سروریہ وغیرہ - کرسٹ ۳۴۸، ۳۴۹؛ زیو سے میل ۱، ابواب ۸، ۶ - ایک مصری

ان تمام تصانیف میں یونانی خصائص نمایاں ہیں۔ بلاشبہ یہ دکھانا  
 آسان ہے کہ بہت سے خیالات اور تشبیہیں مشرقی ادب سے لی گئی  
 ہیں؛ لیکن یہ ان تتر بتر پھولوں کے مسائل ہیں جو آسانی سے ایک  
 تیار شدہ ہار میں پروئے جاسکتے ہیں، اور ان کا مواد اور طرز بیان دونوں  
 بالکل یونانی ہیں۔ اسکندریہ کے یونانیوں نے مشرق کا جو مطالعہ  
 کیا اس کی بنا پر انھوں نے کم و بیش عالمانہ کتابیں تصنیف کیں  
 جن کی طرف ہم باب ۲۰ میں ناظرین کی توجہ مبذول کریں گے؛ لیکن  
 ان تصانیف کو شائستہ ادبیات کا مرتبہ نہیں دیا جاسکتا۔ اس لئے  
 کہ اسکندریہ میں ان یونانیوں نے صرف دوسرے درجے کی  
 رزمیہ نظمیں اور مرثیہ مرتب کئے، اور ان کی تصانیف میں ہمیں  
 نہ کوئی سروریہ نہ کوئی اہم تاریخ، نہ خطابہ نہ کتاب نہ فلسفیانہ مضمون  
 نظر آتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ شائستہ ادبیات کے شعبے میں،  
 جہاں ظاہری شکل کی بہت کچھ اہمیت ہوتی ہے۔ درباری شعر کا  
 کلام علی العموم اعلیٰ طرز کا ہے یا ادنیٰ طرز کا، اور عوام الناس کے  
 اخلاقی یا ذہنی ارتقا میں جو چیز ممد و معاون ہوتی ہے وہ زمانہ قبل  
 کی طرح تیسری صدی ق م میں بھی جمہوریتوں میں سے نکلتی تھی۔  
 بطلمیوس فلاذلیفوس کی تخت نشینی کے وقت جو جلوس اسکندریہ  
 کی سڑکوں پر ہو کر نکلتا تھا اس کا مفصل بیان کا لکسے نوس ساکن ہوڈر  
 نے اپنی ایک کتاب میں لکھا تھا، جس کا اقتباس اٹھے نایوس نے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ پیانی روس میں رہے وہ اس کی سات خاموش کتاب لے  
 ہیں جنکی طرز رکالے کی ہے اور بکر کو لیا پی ہے، انکی اشاعت کیمینون رتھر فرد، پوشیلر اور کوزرکا  
 Kenyon: Rutherford, Buecheler and Crusius. نے کی ہے۔ نیز دیکھو سالہ اربعہ نویم

۱۸۹۲ء، (صفحہ ۷۸)۔

چٹلے۔ کرسٹ، ۳۲۳  
 ۳۴۵

یہ چھوڑا ہے اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شہر میں لوگ محض ایسے کمیل تماشوں کو کس قدر پسند کرتے تھے جن میں کوئی اعلیٰ مطلب نام کو بھی نہ ہو۔

یہ تماشا اسکندریہ کی درزشگاہ میں ہوا اور تمام دن جاری رہا۔ یہ مختلف معبودوں یا اشخاص کے اعزاز میں مختلف جلوسوں پر مشتمل تھا، اور اس کی ابتداء علی الصباح صبح کے ستارے کے جلوس سے ہوئی اور خاتمہ ہسپیروس کے جلوس پر ہوا۔ اچھے نایموس نے خاص طور پر دیونئی سیوس کے جلوس کو بیان کیا ہے اور میں اسی کے چند اقتباسات سے ناظرین کو محفوظ کر دوں گا۔ پہلے تو بہت سے

اسکندریہ میں جلوس۔ اچھے نایوس ۱۹۶، ۵؛ نیز دیکھو میولر جلد ۲، ۵۸۶ وغیرہ جسے سونے کا نام دیا جاتا تھا وہ غالباً زیادہ تر تانبا ہی ہوگا۔ ۱۳۵ افٹ لمیے "طلائی عصا" سے ہمیں اس کا اندازہ ہوتا ہے کہ ایسے کمیل تماشوں کا واحد مقصد یہ تھا کہ لوگوں کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا جائے۔ دربار کی طرف سے فنون لطیفہ کی جو سرپرستی کی جاتی تھی اس کا مطلب بھی محض ظاہری دکھاوٹ تھا؛ مقابلہ کرو برلن کی "بخشن آثار ریاست Archaeolog. Gesellschaft

میں ہیروند اس کے موضوع پر ڈینر Diels کے خیالات؛ جریدہ مسانیاٹ برلن، ۱۸۹۲، ۶۱۔ ۱۸۹۲، ۶۱۔ مسلک اسکندریہ کا اصول تنقید بھی جس کا یلینی وغیرہ نے اتباع کیا، یہی تھا۔ بڑے بڑے نقاشوں کی بھی اسی وقت قدر کی جاتی تھی جب وہ فطرت کے حسب حال تصاویر تیار کرتے تھے، یعنی جب ان کے شاہکار آنکھ کو دھوکا دے دیتے تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ ہم آج بھی اس قسم کی ریکا تنقید کو حق سیاق قرار دیتے اور اس کا مفہوم سمجھائی کی کوشش کرتے ہیں دیکھو جلد ۳، صفحہ ۳۲۲۔ دیکھو نیچے حواشی باب ۲۰۔

مقابلہ کرو ڈی بلیلموس فلادیلفس کا یا کوس جلوس Kamp:

De Ptolem. Philad. pompa Bacchica، یونان ۱۸۶۷ء۔

باسک

نیم انسان اور گردے سوار شراب پیئے ہوئے ہوتے ہیں جن میں سے  
 چالیس نیم انسانوں کے جسموں کو طرح طرح کے رنگوں سے رنگا  
 گیا ہے اور سنہری پتوں کے حلقے پہنائے گئے ہیں؛ پھر ایک  
 عظیم الشان رتقہ آتا ہے جس پر دیونی سیوس کا مجسمہ ایسا دم ہے  
 اور گیسے ایک سواستی آدمی کی طرح رہے ہیں۔ یہ مجسمہ ۵ افٹ بلند  
 ہے اور ایک سنہری برتن سے شراب اٹھاتا ہوا نظر آتا ہے، اور اس کے سامنے  
 ایک دوسرا سنہری برتن ہے جس میں ۱۵ پیما نے یا تقریباً گیارہ من  
 شراب بھری ہے؛ اور ایک سنہری میز ہے جس پر ایک سنہری  
 عود دان اور دو سنہری شیشے ہیں۔ اس رتقہ کی چھت نیل اور انگور کے  
 پتوں کی ہے، جس پر بار، سر بند، مصنوعی حیرے اور ڈنلیاں ٹنگی  
 ہوئی ہیں۔ اس رتقہ کے پیچھے بے شمار مرد عورتیں نظر آتی ہیں جنکے  
 بالوں میں گجرے اور سانپ پروئے ہوئے ہیں۔ آجکل کے  
 تاریخی اور دوسرے جلو سوں کی طرح ہر چیز گاڑیوں پر رکھی ہوئی ہے  
 چنانچہ ایک دوسری گاڑی پر ۱۲ افٹ اونچا تیسکا کا مجسمہ ہے جو  
 کھڑے ہو کر سونے کے ایک کلمے میں سے دو دم اٹھاتا اور اس کے  
 بعد بیٹھ جاتا ہے؛ ایک دوسری گاڑی میں ۳۶ افٹ لمبا ۲۱ افٹ چوڑا  
 شراب کشید کرنے کا آلہ ہے جسے بانسری کی آواز پر سیلے نوس اور  
 ساٹھ نیم انسان اس طرح کھینچتے نظر آتے ہیں کہ اس میں سے نازہ  
 شراب کا ایک مسلسل چشمہ نکلتا ہے۔ ایک دوسری گاڑی میں  
 تین دو کے کی کھال کی بوتل رکھی ہے جس میں ۶۰۰ پیمانے یعنی تقریباً  
 پانچ سو من شراب بھری ہے اور جس کے کنارے دوستوں اور  
 پیندے پر مجسمے بنے ہوئے ہیں اور جس کے وسط میں جڑاؤ مار  
 نظر آتا ہے جس میں پیرے جڑے ہوئے ہیں اس کے تقویری  
 دور پیچھے کی طرف دیونی سیوس کے ہندوستان سے واپسی کا منظر  
 پیش کیا گیا۔ یہاں اس معبود کا ۸ افٹ اونچا مجسمہ ہاتھی پر بیٹھا

باب ۱۲

نظر آتا ہے اور اس کی گردن پر پل، فٹ لمبا نیم انسان ہے اور یہ  
 بائیں بھی گاڑی میں کھڑا ہے۔ اس کے بعد پانچ سو لڑکیوں کا جلوس  
 جو میٹھی پہنے سنہری پٹیاں باندھے آتی ہیں۔ ان کے بعد ۱۲۰  
 نیم انسان سنہری روپہلی کپڑے پہنے ہوئے، یا گدھوں پر سوار،  
 ہاتھیوں کی گاڑیاں، شتر مرغ اور اونٹ، خجروں کی گاڑیاں جن پر  
 ڈیروں میں قیدی عورتیں بیٹھی ہیں، اونٹ جن پر طرح طرح کے  
 عطریات، مٹرا اور گرم مصالحے لدے ہوئے ہیں، حبشی جن کے  
 ہاتھ میں ہاتھیوں کے چھ سودا نت ہیں، شکاری جن کے پاس  
 ۲۴۰۰ کتے ہیں، درخت کے تنے جن میں ہبہ قسم کے جانور بندھے  
 ہیں، طوطے اور دوسرے پرند پخروں میں اور ہر قسم کے درندے  
 جن کے آخر میں ایک گھینڈا نظر آتا ہے، غرض یہ سب چیزیں اس  
 عظیم الشان جلوس میں موجود ہیں۔ اس کے ایک دوسرے حصے  
 میں ایک گاڑی ہے جس میں بہت سی عورتیں بیٹھی ہیں جن سے مراد  
 وہ شہنشاہ بنعین سکندر اور بطلموس نے آزاد کرایا ہے، پھر ۱۳ فٹ  
 لمبا طلائی عصائے بالکھوس آتا ہے اور اس کے بعد شاہی فوج کے  
 ایک لاکھ ستاون ہزار پیدل اور بیسی ہزار سوار کو بیچ کرتے ہوئے  
 آتے ہیں۔ یہ سب لائقنا ہی جلوس، جس میں قدیم مصر کے اسی قسم  
 کے مناظر کا اعادہ اور ان پر اضافہ کیا گیا تھا، مذہبی اور سیاسی  
 دونوں اعتبار سے اہم تھا، اس لئے کہ ایک طرف تو اس میں مختلف  
 معبودوں، خصوصاً دیوی سوس کا اعزاز کیا گیا تھا، جو اسی رس کے  
 مشابہ تھا اور جس کا خود مصر کے بادشاہ کو ہم پلہ سمجھا جاتا تھا،  
 اور ساتھ ہی اس سے مصریوں اور پردیسیوں دونوں کو بادشاہ  
 کی دولت اور سطوت کا کافی ثبوت دیا گیا تھا۔ یہاں میں اسی مورخ  
 کی کتاب سے شاہی پائین باغ کے اس گراما بھگتے کا ذکر بیکار سمجھتا  
 ہوں جو شکیونی نقاشیوں اور سنگ کاروں کے مجسموں اور نقاشیوں



باب

سے سجا ہوا تھا، نہ ان عظیم الشان جہازوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو بطاس اور پٹے روں نے اپنے لئے بنوائے تھے اور جن کا بیان ہسم اٹھ نایوس میں پڑھتے ہیں۔ تزک و احتشام کی محبت مشرق میں ہمیشہ سے چلی آتی تھی، اور اگر بطلیموس فلا دیلفوس اس جلوس سے اپنے پیش روں سے بڑھ گیا تو وہ صرف اسی وجہ سے کہ وہ اپنے آپ کو ہر طرح سے ہر دل عزیز بنانے کا خواہاں تھا۔ مقبول عام ہونے کی کوشش تھیو کری توس کے دوسرے قوسی بیگموں کی صورتی نظم سے ظاہر ہوتی ہے، جو ادونس کا وہ میلاد دیکھنے کو جاتی ہیں جسے اسی نے اسکندریہ کے محل میں تیار کیا تھا۔ ظاہر ہے کہ ایسی ملکہ ہر دلعزیز نہ ہوگی تو کون ہوگا، جو معمولی شہریوں کی بیویوں کو کمال آزادی کے ساتھ اپنے محل میں اس طرح آنے کی اجازت دیتی تھی۔ جو کچھ ہم کہہ آئے ہیں اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسکندریہ میں عجمی فنون اور ترقی کو پہنچ چکے تھے۔ میں اس موضوع کی طرف تھپہ بیسویں باب میں رجوع کروں گا۔

مصر میں بہت ہی کم یونانی بستیاں تھیں اور مشکل سے ایک بھی ایسی ہوگی جو حقیقی معنی میں خود مختار ہو (استرابو صرف بطلیماس کا ذکر کرتا ہے) لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ملک میں یونانیوں کے متحدہ مجموعے ضرور تھے۔ اسی عشق میں کرو کو دیلوپوس کے قریب مرینہ الفیتوم کے یونانی سوار تھے (دیکھو باب ۹، حاشیہ ۲) مصر پر یونان کا آخری وزیر روزیادہ ہو رہا تھا، تا آنکہ قدیم مصری تحریریں یعنی ”ہیرو گلیف“ کا قابل فہم ہو گئے۔ لیکن یہ صورت حال زمانہ نابعد یعنی رومن عہد تک نہیں پیش آئی اور اس کا زیادہ تر تعلق عروج عیسویت سے تھا؛ بطلیموس تو قدیم تمدن کا بیری عزت و احترام ہی کرتے تھے۔

یہاں میں دوسرے شاہی درباروں کا صرف سرسری طور پر

بالجہ

نڈکڑوں کا اس لئے کہ اُن کے اور بطلیموسی دربار کے خصائص میں بہت کم فرق نظر آتا ہے۔ شہر انطاکیہ کی تباہی کی بنیادیت قابل لحاظ ہے اور اس کا اسکندریہ سے مقابلہ کیا جائے تو وہ ہٹیا نہیں اترتا، لیکن انطاکیہ کے کمال عروج کا زمانہ اسکندریہ کے بعد کا ہے چنانچہ اس کی طرف ہم اس وقت متوجہ ہوں گے جب سلطنتِ مقدونیہ میں ہم بھر از سر نو دنیا کے یونان کی ذہنی کیفیت کا (باب ۲۲ میں) بیان کریں گے۔ دربار انطاکیہ نے بھی ادبیات کی خدمت کرنے کی کوشش کی، لیکن جو مؤلف وہاں پھولے پھلے اُن کا ذکر ہم اس سے پہلے ہی کر چکے ہیں۔ ہم باب ۲۱ میں پرگامین بحث کریں گے۔

لیکن مغرب کا ایک شہر سرقوسہ، ایسا ہے جس کی اہمیت کا اگلے عہد میں بالکل خاتمہ ہو جاتا ہے، چنانچہ اس کا تذکرہ ہمیں مناسب معلوم ہوتا ہے۔ سرقوسہ شاہِ ہنّے رولن کا پایا کے تخت تھا، اور اس زمانے کے یونانی شہروں میں سب سے بڑا اور اپنی فصیل اور محل وقوع کی وجہ سے سب سے مستحکم تھا۔ وہ پانچ مختلف حصوں پر مشتمل تھا: پہلے تو جزیرہ اور تکی گویہ، دوسرے خاص اقلیم سسلی پر مشرق کی طرف اخرا دینا، تیسرے اس کے محاذ میں مغرب کی جانب تیجے اور نیا پولس اور مغرب انصلی میں ایسی پولائے سسر نے (تھامیوس کے بیانات کی بنا پر جو اس نے تیسری صدی ق م میں منضبط کئے تھے) اس خوبصورت شہر کا مفصل ذکر اس تقریر میں کیا ہے جو اس نے ویریز کے خلاف دی تھی۔ اس کا نقشہ ایسے عظیم الشان پیمانے پر تیار کیا گیا تھا کہ اُس زمانے میں اور تکی گویہ سے کلمیہ قلعے کا کام لیا جاتا تھا اور علاوہ درباریوں اور اجیر سپاہیوں کے کسی معمولی شہری کو اس میں رہنے کی اجازت نہیں تھی؛ اس کے علاوہ ایسی پولائے کے وسیع محلے میں ایک دوسرا بالائی قلعہ تھا جس کے باقیات آج تک

محفوظ ہیں۔<sup>۱۵</sup>

بایں

ہئے راون کی راجدھانی کے دوسرے مشیروں میں سے  
تو روئے نیوم کے علاوہ جس کا محل وقوع نہایت ہی دلفریب تھا،  
اکرائے کا ذکر بھی مناسب ہے جس کے کھنڈر اس کی مرفہ الحالی کا  
ثبوت دیتے ہیں۔<sup>۱۶</sup>

اس میں شک نہیں کہ تاراس بھی اتنا ہی ممتاز تھا جتنا سر قوسہ  
لیکن ہمیں اس شہر کے صحیح حالات کا اندازہ تو قدیم مورخوں کی تحریروں  
سے ہوتا ہے نہ اس کے باقیات سے۔<sup>۱۷</sup>  
آخر میں ہمیں یہ کہنا باقی ہے کہ سیداکے جبری تابوتوں سے سب سے  
مشہور تابوت سے، جسے تابوت سکندری کہتے ہیں، اس کا ثبوت  
ملتا ہے کہ چوتھی صدی ق م کے اختتام پر فن سنگ تراشی کس کمال  
کو پہنچ گیا تھا۔<sup>۱۸</sup>

۱۲ سر قوسہ - دیکھو جولم: "تاریخ سسلی" ۲، ۲۲۵، ۲۲۶  
۱۵ اکرائے - یوڈیکا: "قدیمات اکرائے" Judica: La antichita di Acre  
۱۸ ۱۹ - شوبرنگ: "اکرائے یا لاتسولو"  
Schubring: Acre Plazzolo "جریدہ سائنات قدیمہ" Jahr. F  
Klass Phil. ستمبر، ۱۹۶۶ء۔

۱۷ تاراس - لورنٹز: "بلدیہ تاراس" Lorentz: De civil Taras ۱۸۸۳ء اور  
اسی مورخ کی کتاب "تاراس کے مذہبی اور فنی حالات" De rebus Sacris  
et artibus Tar. ۱۸۳۶ء

دیمتریس پولیورکی میس کی تجدید سکینوں کے لئے دیکھو جانی: "یونانی زندگی"

۱۸ سیداکے تابوت کے لئے دیکھو محمد سیبک اور رائٹاش کی نفیس کتاب پیرس ۱۸۹۲ء اور رائٹاش  
کا مضمون "جریدہ فنون لطیفہ" Gazette des Beaux-arts پیرس ۱۸۹۲ء مقابلہ کرو استدھمچکا

## یادداشت

اس باب میں جن موضوعات پر بحث کی گئی ہے ان کے لئے پاؤلی و سوادس کے ”محیط“ میں پینشنائن کا مضمون ”اسکندریہ“ اور کٹناک Knaack کی کتاب ”اوبیات اسکندریہ“ Alexandrinische Litteratur کا بھی مقابلہ کیا جائے۔

بقیہ مائشہ صفحہ گزشتہ۔ Studniezka: Jahrb des K. D. Arch. Inst. ۱۹۱۹ء  
 ۱۹۱۹ء اور پ۔ کھارڈنز کا مضمون جلسہ انجمن یونانی Hellenic Society مئی ۱۹۱۹ء  
 اگلے نیوم یکم جون ۱۹۱۹ء۔ کھارڈنز کے نزدیک (۱) تابوت لکیہ پانچویں صدی ق م  
 کے نصف آخر میں (پارتھنون کے مائشے کے سواروں کی طرح) بنا ہوگا؛ (۲)  
 اسی زمانے میں ساتراپ کا مقبرہ بھی تعمیر ہوا ہوگا جو لے ریوس کے مقبرے سے  
 مشابہ ہے؛ (۳) سوگوار عورتوں کے جسم سے چوتھی صدی ق م کے وسط میں بنے  
 ہوئے اور یہ دراصل غالباً استراتون دوم کا مقبرہ ہوگا (ایٹیکائی طرز تعمیر) (۴)  
 نام نہاد بڑا تابوت جو اٹنا کے امیزن والے تابوت سے مشابہ ہے (غالباً ابدالونی موسس  
 کا تابوت ہے اور چوتھی صدی ق م کا بنا ہوا ہے۔ اب یودائخ کے خیال کے بموجب)  
 اسے کجاوثنیائی ابدالونی موسس کے لاؤمیدون کا تابوت تصور کیا جاتا ہے۔

# باب پانزدہم

## رومن عہد کی ابتدا

انطاکوس اور فلیقوس  
لیگ والی جنگ  
دوسری فنیقی جنگ

سرقوسہ

فلوپوئے من

سندرقم تا سندرقم

اب وہ زمانہ آتا ہے جب رومن معاملات یونان میں راہ راست مداخلت کرتے ہیں۔ یہ مداخلت اس لاثانی شہر روما کے خصائص کی وجہ سے ممکن ہوئی، اور اگر ہم نظر غائر سے دیکھیں تو یہی خصائص اس کے تمام مدارج تایخ کا گویا راز ہیں۔ روما ایسے ملک میں اور ایسی آبادی کے درمیان جن میں دیہاتی زندگی کو فوقیت حاصل تھی ایک ممتاز شہر تھا، اور اس میں ایک قبیلہ بلکہ متحدہ قویں آباد تھیں۔ اصل میں یہی کیفیت اس کے نہایت استوار اور منظم قانونی سلسلے کی بنیاد تھی۔ لیکن ساتھ ہی

باہل

اس نظم کے تشدد ہی میں ان سب کے لئے ایک طرح کی کوشش کا مادہ تھا جو وسیع اور آزاد حکومت میں حصہ لینے کے خواہاں تھے؛ بالکل جیسے باہروائے رومن حقوق حاصل کرنا چاہنے لگے ویسے ہی رومانے خوش آمدید کہنا شروع کیا اور دوسری جمہورتوں سے کہیں زیادہ سیاسی حیثیت دینی شروع کی۔ رومانے اپنے سیاسی دائرے میں اپنے خاص پیشرو اتھنز سے کہیں زیادہ پر ویسی اقوام کو اپنے شہریوں میں شامل کرنے کے مسئلے کو کہیں بہتر حل کیا۔ ہم اس رائے سے متفق نہیں ہیں کہ اس نے جان بوجھ کر ابتدا ہی سے دوسرے ملکوں کی فتح کو اپنا خاص پیش نامہ بنایا تھا، بلکہ اصل واقعہ یہ تھا کہ اپنے چند در چند تعلقات کی بنا پر اسے مختلف اقوام سے دست و گریباں ہونا پڑا، گو ان تنازعات میں وہ ہمیشہ برسرِ حق نہ تھا لیکن ان میں رومان کو ہمیشہ یہ خیال رہتا تھا کہ وہ کسی نہ کسی حق کی طرف ذریعہ کر رہا ہے۔ اس نے مغلوب اقوام کی آراضی پر قبضہ کر کے ضرور اپنے شہریوں کو اس سے استفادہ حاصل کرنے دیا، لیکن ان سب باتوں سے یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ رومان کی جنگوں کا مقصد خاص یہ تھا کہ مختلف ملکوں کو فتح کر کے ان کا الحاق کر لے۔ زمانہ قدیم میں بھی بہت سے پر ویسی اکثر یہ تسلیم کرتے تھے کہ فی الجملہ رومان دوسرے ملکوں سے بہت اچھا برتاؤ کرتا تھا اور یہ بات نہایت اہم ہے کہ اپنی قوت اور حقوق شہرت کی درجہ بدرجہ توسیع اور حقوق شہرت کی وجہ سے غیر اقوام کے خصائص کا اندازہ کرنے اور انکے ساتھ انصاف کرنے کے گرجو ارفۃ رفته سمجھنے لگا۔

جب تک رومنوں نے جزیرہ سسلی کے قرطاجنی حصے پر قبضہ نہیں کر لیا اس وقت تک انھوں نے یونانیوں کے معاملات میں مداخلت نہیں کی، ان کی مداخلت کی فوری وجہ یہ تھی کہ فیلقوس شاہ مقدونیہ نے روز بروز زیادہ مستعدی دکھائی اور رومان کے خلاف قرطاجنہ سے مخالف کر لیا۔ اس کا فطری نتیجہ یہ تھا کہ رومنوں نے خود اس کے حلقہ اثر میں طرح طرح کی رکاوٹیں پیدا کرنا شروع کیں۔ اس کے عکس مشرقی

دنیا نے یونان پر بالفعل روم کا مطلق کوئی اثر نہیں پڑا اور اب ہم اسکی  
طرف ناظرین کی توجہ مبذول کریں گے۔

۱۵ سنہ ۲۱۶ ق م سے ۱۶۶ ق م تک کی تاریخ کے اسناد :-  
اس عہد کی تاریخ پولی بھوس کی تصنیف میں مندرج ہے جسکے خصائص اور حالات  
زندگی کے لئے دیکھو نیچے، باب ۲۴ - اس کے حصوں میں سے صرف کتاب ۱۱ کتاب  
۵ ہی مکمل حالت میں محفوظ ہیں۔ ان میں سے ۲ اور ۱۱ میں تمہید ہے، یعنی کتاب  
۱ میں پہلی فنیقی جنگ اور قرطاجیوں کی جنگ اپنے اجیریاہیوں کے ساتھ، اور کتاب ۲  
میں روم والیریہ کی جنگ، روم و غالولیوں کی جنگ اور کلیونیس کی وفات تک  
اکائیائیوں کی تاریخ مندرج ہے۔ کتاب ۳ میں جنگ کانائے تک ۱۶ سنہ ۲۱۶ ق م  
دوسری فنیقی جنگ کا ذکر ہے۔ کتاب ۴ میں مؤلف یونان کا رخ کرتا ہے اور لیگ کی  
جنگ کی ابتدا، رموڈز و نیزنہ کی جنگ اور اسٹوف کے معاملات (ابواب ۳۸  
تا ۵۶) اس کے بعد لیگ کے جنگ کا بیان (ابواب ۵۸ تا ۸۸) کر کے  
۱۵ سنہ ۲۱۶ ق م کے موسم بہار تک پہنچ جاتا ہے۔ کتاب ۵ میں اسی موضوع پر مئی ۱۵ ق م  
تک بحث کی جاتی ہے (ابواب ۸۸ تا ۸۸) اس کے بعد کیلے سواریہ کے لئے مصر  
اور شام کے باہمی جنگ کا بیان ہے اور ساتھ ہی انطاکوس کی مہات (۸۸ تا ۸۸) ،  
رموڈز کا زلزلہ اور اسکے نتائج (۸۸ تا ۹۰) ، ۱۵ سنہ ۲۱۶ ق م تک مکیونانی اختلال (۹۱  
تا ۱۰۵) ، ایتھنز کی حالت (۱۰۶) ، مصر، فیلقوس والیریہ پر ویاس اور غالولیوں (۱۱۱ تا ۱۱۱)  
کا بیان ہے۔ کتاب ۶ کا جو حصہ اس وقت تک محفوظ ہے اس میں روم کے دستور  
اور فوجی نظم، اور کتاب ۶ کے محفوظ حصے میں دوسری فنیقی جنگ اور سرقوسہ (۲  
تا ۸) فیلقوس و ہنی بل (۹) ، سینے فیلقوس، ۱۵ سنہ ۲۱۶ ق م (۱۰ تا ۱۲) ، انطاکوس  
و اکائیوس (۱۵ تا ۱۸) کا ذکر ہے۔ کتاب ۸ میں سرقوسہ کے محاصرے کی کیفیت ۱۵ سنہ ۲۱۶ ق م  
تک (۹ تا ۱۵) ، فیلقوس و اراتوس (۱۰ تا ۱۲) ، فیلقوس کی تخیلیسوس (۱۵ تا ۱۶) ، اکائیوس  
کی قید (۱۶ تا ۲۳) ، تھرس، میدیہ (۲۴) ، لیکن باطون cxxx کاغذ ۲۱ کتاب ۲۵ کے  
خبرہ کو جس میں انطاکوس و اراتوس کا ذکر ہے، اسے انطاکوس م کے متعلق سمجھا ہے ) ،

## سلسلہ ق م سے سلسلہ ق م تک ملک شام پر انطاکوس سوم "اعظم"

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - تاریخ نوم (۲۶ تا ۳۶)؛ زوال سرقوسہ (۳۴، ۳۸) کا بیان ہے۔ کتاب ۱۹ اور کتاب ۱۰ میں اولمپیا د ۴۲ کے واقعات دئے ہوئے ہیں جن میں فلوپوکے من (۲۱ تا ۲۲)، انطاکوس و پارسیان (۲۴ تا ۳۱، ۳۸، ۴۹) اور معاملات یونان وغیرہ (۴۱ تا ۴۸) کی تاریخ شامل ہے۔ کتاب ۱۱: سلسلہ ق م میں رموڈوزوں کی کوشش کہ ایٹولی صلح کر لیں (۴ تا ۷)، فلوپوکے من و فحانید اس (۸ تا ۱۹) انطاکوس باختریں (۳۴)۔ کتاب ۱۲ تقریباً سب کی سب تہائیوس کی تجسازہ تنقید سے بھری ہوئی ہے۔ اب میں باقی ماندہ کتابوں کے اہم ترین مضامین کا مختصر طور پر بیان کروں گا۔ کتاب ۱۳: ایٹولی، فیلقوس، وائیس، انطاکوس۔

کتاب ۱۴، باب ۱۱، بطلمیوس ۴۔

کتاب ۱۵، ابواب ۲۰ تا ۲۵، فیلقوس؛ ۳۶ تا ۳۹، بطلمیوس ۵، ۲۴، انطاکوس ۲۔ کتاب ۱۶، ۱۰ تا ۲۰، آتالوس، رموڈوز و فیلقوس و وائیس؛ ۲۱، ۲۲، مصر؛ ۲۳ تا ۳۵، فیلقوس؛ ۳۶ تا ۳۸، یونان؛ ۳۹، انطاکوس

کتاب ۱۸، فیلقوس؛ ایشیا و مصر کا مختصر بیان کتاب ۲۰، یونان و انطاکوس

کتاب ۲۱؛ رومن فتوحات انطاکوس، اولیہ والوں اور خالطیوں کے خلاف۔

کتاب ۲۲ - سلسلہ ق م تک یونان و ایشیا۔

کتاب ۲۳، سلسلہ ق م کا ذکر۔

کتاب ۲۴؛ سلسلہ ق م سے سلسلہ ق م تک کا ذکر۔

کتاب ۲۵، پرسپوس، رموڈوز اور لیکہ۔

کتاب ۲۶؛ انطاکوس ۴۔

کتاب ۲۷؛ خاص طور پر سلسلہ ق م۔

کتاب ۲۸؛ خاص طور پر سلسلہ ق م

کتاب ۲۹ - سلسلہ ق م؛ پرسپوس، بطلمیوس، انطاکوس ۴۔



بیت

نے حکومت کی جو سلیو کوس کالی نیکوس کا دوہرا بیٹا اور اپنے بڑے  
بھائی سلیو کوس کیر انوس کا چالیسین تھا لیٹھ بیٹ و تخت پر

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - کتاب ۲؛ تاریخ فرارویان پر کام واپس رسول -

کتاب ۳؛ پرگاکم، شام، مصر - دیمتریوس کی فراری روماسے -

کتاب ۳۲؛ بطالہ، شام، مصر -

کتاب ۳۳ میں ۵۲ ق م تک کا ذکر ہے -

کتاب ۳۴ - جغرافی مواد -

کتاب ۳۵ - ہسپانیہ -

کتاب ۳۶ - تیسری فنیقی جنگ -

کتاب ۳۷ تا ۳۹؛ یونان - خاتمہ -

ان اجزا کو مختلف کتابوں میں جو تقسیم کیا گیا ہے اس پر انحصار نہیں کیا جاسکتا -

یوسٹی - کتاب ۲۱ تا ۳۰ میں ۱۸ ق م سے ۱۱ ق م تک کا اور کتاب ۳۱

تا کتاب ۴۵ ۷ ق م یعنی پریوسس والی جنگ کے اختتام تک کا بیان ہے جہاں

ہو سکتا ہے، لیوی پولی بیوس کا اتباع کرتا ہے - مقابلہ کروئیسن؛ درلیوی کی چوتھی اور پانچویں

دہائیوں کی تنقیدی تحقیقات Niessen : Krit. Untersuch.-ueber die Quellen der

۶۱۸۶۳ - 4 and 5 Decade des Livius برلن ۱۸۶۳ء -

یوسٹی نوس - کتب ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰ - ۱۰۰۱ - ۱۰۰۲ - ۱۰۰۳ - ۱۰۰۴ - ۱۰۰۵ - ۱۰۰۶ - ۱۰۰۷ - ۱۰۰۸ - ۱۰۰۹ - ۱۰۱۰ - ۱۰۱۱ - ۱۰۱۲ - ۱۰۱۳ - ۱۰۱۴ - ۱۰۱۵ - ۱۰۱۶ - ۱۰۱۷ - ۱۰۱۸ - ۱۰۱۹ - ۱۰۲۰ - ۱۰۲۱ - ۱۰۲۲ - ۱۰۲۳ - ۱۰۲۴ - ۱۰۲۵ - ۱۰۲۶ - ۱۰۲۷ - ۱۰۲۸ - ۱۰۲۹ - ۱۰۳۰ - ۱۰۳۱ - ۱۰۳۲ - ۱۰۳۳ - ۱۰۳۴ - ۱۰۳۵ - ۱۰۳۶ - ۱۰۳۷ - ۱۰۳۸ - ۱۰۳۹ - ۱۰۴۰ - ۱۰۴۱ - ۱۰۴۲ - ۱۰۴۳ - ۱۰۴۴ - ۱۰۴۵ - ۱۰۴۶ - ۱۰۴۷ - ۱۰۴۸ - ۱۰۴۹ - ۱۰۵۰ - ۱۰۵۱ - ۱۰۵۲ - ۱۰۵۳ - ۱۰۵۴ - ۱۰۵۵ - ۱۰۵۶ - ۱۰۵۷ - ۱۰۵۸ - ۱۰۵۹ - ۱۰۶۰ - ۱۰۶۱ - ۱۰۶۲ - ۱۰۶۳ - ۱۰۶۴ - ۱۰۶۵ - ۱۰۶۶ - ۱۰۶۷ - ۱۰۶۸ - ۱۰۶۹ - ۱۰۷۰ - ۱۰۷۱ - ۱۰۷۲ - ۱۰۷۳ - ۱۰۷۴ - ۱۰۷۵ - ۱۰۷۶ - ۱۰۷۷ - ۱۰۷۸ - ۱۰۷۹ - ۱۰۸۰ - ۱۰۸۱ - ۱۰۸۲ - ۱۰۸۳ - ۱۰۸۴ - ۱۰۸۵ - ۱۰۸۶ - ۱۰۸۷ - ۱۰۸۸ - ۱۰۸۹ - ۱۰۹۰ - ۱۰۹۱ - ۱۰۹۲ - ۱۰۹۳ - ۱۰۹۴ - ۱۰۹۵ - ۱۰۹۶ - ۱۰۹۷ - ۱۰۹۸ - ۱۰۹۹ - ۱۱۰۰ - ۱۱۰۱ - ۱۱۰۲ - ۱۱۰۳ - ۱۱۰۴ - ۱۱۰۵ - ۱۱۰۶ - ۱۱۰۷ - ۱۱۰۸ - ۱۱۰۹ - ۱۱۱۰ - ۱۱۱۱ - ۱۱۱۲ - ۱۱۱۳ - ۱۱۱۴ - ۱۱۱۵ - ۱۱۱۶ - ۱۱۱۷ - ۱۱۱۸ - ۱۱۱۹ - ۱۱۲۰ - ۱۱۲۱ - ۱۱۲۲ - ۱۱۲۳ - ۱۱۲۴ - ۱۱۲۵ - ۱۱۲۶ - ۱۱۲۷ - ۱۱۲۸ - ۱۱۲۹ - ۱۱۳۰ - ۱۱۳۱ - ۱۱۳۲ - ۱۱۳۳ - ۱۱۳۴ - ۱۱۳۵ - ۱۱۳۶ - ۱۱۳۷ - ۱۱۳۸ - ۱۱۳۹ - ۱۱۴۰ - ۱۱۴۱ - ۱۱۴۲ - ۱۱۴۳ - ۱۱۴۴ - ۱۱۴۵ - ۱۱۴۶ - ۱۱۴۷ - ۱۱۴۸ - ۱۱۴۹ - ۱۱۵۰ - ۱۱۵۱ - ۱۱۵۲ - ۱۱۵۳ - ۱۱۵۴ - ۱۱۵۵ - ۱۱۵۶ - ۱۱۵۷ - ۱۱۵۸ - ۱۱۵۹ - ۱۱۶۰ - ۱۱۶۱ - ۱۱۶۲ - ۱۱۶۳ - ۱۱۶۴ - ۱۱۶۵ - ۱۱۶۶ - ۱۱۶۷ - ۱۱۶۸ - ۱۱۶۹ - ۱۱۷۰ - ۱۱۷۱ - ۱۱۷۲ - ۱۱۷۳ - ۱۱۷۴ - ۱۱۷۵ - ۱۱۷۶ - ۱۱۷۷ - ۱۱۷۸ - ۱۱۷۹ - ۱۱۸۰ - ۱۱۸۱ - ۱۱۸۲ - ۱۱۸۳ - ۱۱۸۴ - ۱۱۸۵ - ۱۱۸۶ - ۱۱۸۷ - ۱۱۸۸ - ۱۱۸۹ - ۱۱۹۰ - ۱۱۹۱ - ۱۱۹۲ - ۱۱۹۳ - ۱۱۹۴ - ۱۱۹۵ - ۱۱۹۶ - ۱۱۹۷ - ۱۱۹۸ - ۱۱۹۹ - ۱۲۰۰ - ۱۲۰۱ - ۱۲۰۲ - ۱۲۰۳ - ۱۲۰۴ - ۱۲۰۵ - ۱۲۰۶ - ۱۲۰۷ - ۱۲۰۸ - ۱۲۰۹ - ۱۲۱۰ - ۱۲۱۱ - ۱۲۱۲ - ۱۲۱۳ - ۱۲۱۴ - ۱۲۱۵ - ۱۲۱۶ - ۱۲۱۷ - ۱۲۱۸ - ۱۲۱۹ - ۱۲۲۰ - ۱۲۲۱ - ۱۲۲۲ - ۱۲۲۳ - ۱۲۲۴ - ۱۲۲۵ - ۱۲۲۶ - ۱۲۲۷ - ۱۲۲۸ - ۱۲۲۹ - ۱۲۳۰ - ۱۲۳۱ - ۱۲۳۲ - ۱۲۳۳ - ۱۲۳۴ - ۱۲۳۵ - ۱۲۳۶ - ۱۲۳۷ - ۱۲۳۸ - ۱۲۳۹ - ۱۲۴۰ - ۱۲۴۱ - ۱۲۴۲ - ۱۲۴۳ - ۱۲۴۴ - ۱۲۴۵ - ۱۲۴۶ - ۱۲۴۷ - ۱۲۴۸ - ۱۲۴۹ - ۱۲۵۰ - ۱۲۵۱ - ۱۲۵۲ - ۱۲۵۳ - ۱۲۵۴ - ۱۲۵۵ - ۱۲۵۶ - ۱۲۵۷ - ۱۲۵۸ - ۱۲۵۹ - ۱۲۶۰ - ۱۲۶۱ - ۱۲۶۲ - ۱۲۶۳ - ۱۲۶۴ - ۱۲۶۵ - ۱۲۶۶ - ۱۲۶۷ - ۱۲۶۸ - ۱۲۶۹ - ۱۲۷۰ - ۱۲۷۱ - ۱۲۷۲ - ۱۲۷۳ - ۱۲۷۴ - ۱۲۷۵ - ۱۲۷۶ - ۱۲۷۷ - ۱۲۷۸ - ۱۲۷۹ - ۱۲۸۰ - ۱۲۸۱ - ۱۲۸۲ - ۱۲۸۳ - ۱۲۸۴ - ۱۲۸۵ - ۱۲۸۶ - ۱۲۸۷ - ۱۲۸۸ - ۱۲۸۹ - ۱۲۹۰ - ۱۲۹۱ - ۱۲۹۲ - ۱۲۹۳ - ۱۲۹۴ - ۱۲۹۵ - ۱۲۹۶ - ۱۲۹۷ - ۱۲۹۸ - ۱۲۹۹ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۱ - ۱۳۰۲ - ۱۳۰۳ - ۱۳۰۴ - ۱۳۰۵ - ۱۳۰۶ - ۱۳۰۷ - ۱۳۰۸ - ۱۳۰۹ - ۱۳۱۰ - ۱۳۱۱ - ۱۳۱۲ - ۱۳۱۳ - ۱۳۱۴ - ۱۳۱۵ - ۱۳۱۶ - ۱۳۱۷ - ۱۳۱۸ - ۱۳۱۹ - ۱۳۲۰ - ۱۳۲۱ - ۱۳۲۲ - ۱۳۲۳ - ۱۳۲۴ - ۱۳۲۵ - ۱۳۲۶ - ۱۳۲۷ - ۱۳۲۸ - ۱۳۲۹ - ۱۳۳۰ - ۱۳۳۱ - ۱۳۳۲ - ۱۳۳۳ - ۱۳۳۴ - ۱۳۳۵ - ۱۳۳۶ - ۱۳۳۷ - ۱۳۳۸ - ۱۳۳۹ - ۱۳۴۰ - ۱۳۴۱ - ۱۳۴۲ - ۱۳۴۳ - ۱۳۴۴ - ۱۳۴۵ - ۱۳۴۶ - ۱۳۴۷ - ۱۳۴۸ - ۱۳۴۹ - ۱۳۵۰ - ۱۳۵۱ - ۱۳۵۲ - ۱۳۵۳ - ۱۳۵۴ - ۱۳۵۵ - ۱۳۵۶ - ۱۳۵۷ - ۱۳۵۸

باب

بیٹھا تو اس کی عمر صرف میں برس کی تھی، اور وہ اپنے وزیر ہرمیاس

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اکائیائیوں کی شکست؛ یہاں یوستی نوس اپنے سیاسی نقطہ نظر کو منظم کرتا ہے۔ انطاکوس اور پوپلیکوس کے واقعات سب سے پہلے بیان کئے جاتے ہیں، اور جو کچھ باقی ہے وہ تمہید میں بیان کیا گیا ہے۔

کتاب ۳۵ میں دیمتریوس اول اور اسکندر بالاکا ذکر کیا گیا ہے۔

تالیف دیودوروس کے اجزا۔ اس کی کتاب ۲۶ (سلسلہ ق م تاسلسلہ ق م) میں کلیئہ دیار مغربی کا بیان ہے اور کتاب ۲۷ (سلسلہ ق م تاسلسلہ ق م) مقوڑاہت مشرق کا ذکر کیا گیا ہے؛ تائیس؛ کریٹی۔ اس کے بعد کی کتابوں میں طرز کلام بدل گیا ہے؛ اور کتاب ۲۸ تا کتاب ۳۱ تقریباً کلیئہ مشرقی واقعات سے متعلق ہیں۔ کتاب ۲۸؛ سلسلہ ق م تاسلسلہ ق م؛ فیلقوس؛ انطاکوس؛ کتاب ۲۹؛ سلسلہ ق م تاسلسلہ ق م؛ انطاکوس اور اس کے جانشین؛ فیلقوس؛ پرسیوس؛ بطالہ۔ کتاب ۳۱؛ سلسلہ ق م تاسلسلہ ق م؛ سیمیئہ، سوریه، کاپادوسیہ، برگکام، رھوڈزہ کریٹ۔ اس کے برعکس کتاب ۳۲ (سلسلہ ق م تاسلسلہ ق م) میں مشرق (اکائیہ، شام) اور مغرب (قرطاجنہ) دونوں کے حالات مندرج ہیں۔ دیودوروس کے اس مختص سے اور باب ۹ حاشیہ ۱ سے ہم اسی نتیجے پر پہنچتے ہیں جن پر ہم جلد ۲، باب اولی یادداشت میں اس کے پہلے کی تالیفات پر بحث کر کے پہنچے تھے، اور یہ اس کی کوشش تھی کہ اپنے بیان کو پیچیدہ اور غیر سادہ نہ ہونے دے، چنانچہ محض اپنی صوابدید پر کبھی وہ مشرق کا بیان نسبتاً کم کرتا ہے اور کبھی مغرب کا جس کا عملی نتیجہ یہ ہے کہ وہ ہمیشہ مکمل نہیں ہوتا اور اگر کوئی خاص واقعہ کو اپنی کتاب کی فصلوں میں جنہیں جان بوجھ کر نظر انداز کیا گیا ہے بیان نہیں کرتا تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ان واقعات کو تسلیم بھی نہیں کرتا بلکہ شبہ اس وقت ہمارے سامنے صرف اجزا ہی ہیں۔ لیکن ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیں صرف تفصیلات میں جو ٹپ سی تھی اسکی وجہ سے ہمیں انتخاب اور محفوظ کیا گیا تھا، اور ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کونسے موضوعات کو زیادہ تفصیل سے بیان کیا ہو گا۔

الغرض ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ سبب یہی کہ کتاب ۲۲ تا ۲۶ میں اسنے مغرب کو مشرق سے زیادہ نمایاں کیا، کتاب ۲۷ میں مشرق کو ذرا بڑھا کر ۲۸ تا ۳۱ میں مشرق کو قطعی طور پر ممتاز کر دیا اور ۳۲ میں مشرق اور مغرب

ساکن کاریہ کے زیر اثر تھا۔ اس بادشاہ کے سامنے بہت سے مسائل تھے،

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ دو ڈیوکوسائی طور پر بیان کیا۔ تاریخ عالم کو پیش نظر رکھ کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایسا کرنے میں وہ حق بجانب تھا؛ اسلئے کہ سلسلہ ق م سے سلسلہ ق م تک (کتاب ۲۵ تا ۲۲) پر مبنی پہلی فیثقی جنگ اور ہسپانیہ میں قرطاجیوں کی جہات یہ سب یونانی و مشرقی واقعات سے کہیں زیادہ مہم و اہم تھے؛ اور اسی طرح سے سلسلہ ق م سے سلسلہ ق م تک (کتاب ۲۶) سب اہم واقعات ہنئی بیل کی جنگ ہے (سلسلہ ق م سے ۴۷ سال، تاریخ کتابوں میں) اس کے برعکس جوں ہی رومانے مشرق اور یونان کے معاملات میں مدخلت کی، فوراً یہ ممالک تاریخ عالم کے لئے اہم ہو گئے؛ یہ حالت کتب ۲۸ تا ۳۱ تک کی ہے جس میں سلسلہ ق م سے سلسلہ ق م تک کے پچاھ سالہ حالات بیان کئے گئے ہیں۔

یکسی تاریخ عالم کی خصوصیت ہوتی ہے کہ اس میں ایک خاص مجموعہ واقعات کو دوسروں سے ممتاز کر دیا جاتا ہے اور یہ نہ صرف بالکل قطری امر ہے بلکہ بعض مرتبہ ضروری اور لازمی بھی ہوتا ہے۔ تاریخ عالم کی تالیف ممکن نہیں کہ بہت سے ایسے واقعات نہ حذف کر گئے ہوں جو بجائے خود تو اہم ہوں لیکن تاریخی تسلسل قائم کرنے کے لئے ضروری معلوم نہ ہوتے ہوں۔ اس خاص بات کو تاریخ رومان میں ہمیشہ مد نظر رکھنا چاہئے۔

آپیان کتاب ۶ (مطلق امیریہ) ۷ (دہنئی بیل) ۸ (لبیہ) قرطاجہ و نومیدیا نسبت کم اہم ہیں، لیکن ۹ (مقدونیا) زیادہ اہم ہے۔ کتاب ۱۰ (مطلق ہیلان و ایونیا) مفقود ہے، لیکن ۱۱ (مطلق سوریا و پارثینیا) موجود ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ زرخیز کے لئے آپیان نے نہایت افراط سے پولی بیوس سے کام لیا، لیکن مسلسل نہیں بلکہ کہیں کہیں سے؛ مقابلہ کروئیس؛ تحقیقات تنقیدی، صفحہ ۱۱۴؛ ہارناک؛ در آپیان اور اس کے ماخذ (Harnack : Appian und seine Quellen)؛ دانا، ۱۸۶۹ء۔

پلوٹارک کی سوانح عمریوں میں سے مفصل ذیل اسی عہد سے متعلق ہیں؛ پلوٹارکس، فابوس، ماکسی موس، مارکیوس، تیتوس کوٹنک، تیوس، کاتو کینسوریوس، ایمیلیوس پاؤلوں۔ یونانیوں کی سوانح عمریوں کے ماخذ کے لئے دیکھو ہاؤگ Haug، ٹیچنگن، ۱۸۶۵ء اور رومنوں کی سوانح عمریوں کے ماخذ کے لئے پیلر باؤ، ۱۸۶۵ء؛ نیز تیس صفحہ ۲۸۰ وغیرہ

لیکن دو مسئلے ایسے تھے جو خاص طور پر اس کے پیش نظر تھے، یعنی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - شوارتزے: "ماخذ پلوٹارک در سوانح عمری ایملیوس پائولوس"

W. Schwarze: Quibus Fontibus Plut. in vita L. Aem. Pauli usus sit

لاہور، ۱۸۹۷ء۔

مشرق کی تاریخ کے لئے مقابلہ کریشورر: "تاریخ اقوام ہودا" Schuerer: Gesch. des Jued. Volkes (جلد ۱، تہید -

زمانہ حال کے مصنفوں میں سے ہی دیکھو خاص طور پر ہر تزرگ کی کتاب جس کا حوالہ باب ۱۰ حاشیہ ۱- میں دیا گیا ہے، لیکن یہ صرف مشرقی معاملات پر رائے زنی کرتا ہے۔ فلاتے: "تاریخ مقدونیہ و ممالک ماتحت سلطنت مقدونیہ" Flathe: Gesch. Macedonians und der Reiche welches von Maced. Koenigen beherrscht wards (جلد ۲،

۱۸۹۷ء، رسو کوئز کی حیثیت کے لئے رسو پٹ: "سیاسیات جمہوریہ رسو کوئز" Rospatt: Die Politik der Republik Rhodes (جلد ۲، ۲۹ -

دنیا کے قدیمہ کی تاریخ میں جس کی، علی ترین پیداوار شہری مملکتیں ہیں، روم کی ایک خاص حیثیت ہے، اور وہ دو وجہ سے ایک تو اس لئے کہ اسے دوسرے بلدیات کو اپنے سے ملا لینے کا شعور حاصل ہو گیا تھا، اور دوسرے اس کے قانونی نظام کی ترقی کی وجہ سے (دیکھو نیچے باب ۲۴) کیا یہاں یہ مناسب ہو گا کہ ہم اس سے روم کی تاریک ابتدا کی بابت استدلال کریں اور کہیں کہ اس تنازعہ فیہ روایت میں ضرور کوئی حقیقت پنہاں ہے کہ روم دراصل مختلف عناصر سے مرکب تھا، کیا اس قسم کے آغاز سے روم کی اس عجیب قوت کا صحیح اندازہ آسانی سے نہیں ہو سکتا جس کی وجہ سے وہ خارجی و سائیر و قوانین کی قدر کر سکتا تھا، مگر اس حد تک نہیں اپنا بنا سکتا تھا کہ ہر دیسوں کا روم شہری بننا بھی ممکن ہو گیا اور ساتھ ہی اس کی بھی ضرورت نہیں رہی کہ وہ اپنے خصائص کو خیر باد کہہ دیں۔

مقابلہ کرو، ارتقا کے "بلدیہ" کے لئے، وارڈ فاولر کی نفیس کتاب "یونانیوں اور رومنوں کی شہری مملکتیں" Warde Fowler: City States of the Greeks & Romans

باب

مشرقی ممالک اور مصر کے ساتھ کس قسم کے تعلقات رکھنی چاہئیں؛ رہا ایشیائے کوچک، تو جہاں تک اس کا سلیوکیوں سے تعلق تھا، اسے حال ہی میں آٹالوس سے اس کے رشتہ دار اکائیوس نے لے لیا تھا، جس کی وجہ سے فی الحال یہ ملک اس بادشاہ کے لئے باعث تردد نہیں تھا، اس کے برعکس مصر کی قوت مسلم تھی، اور حقیقتہً کیلئے سوریہ اور سلیوکیہ (بحال بھر) تک پر قبضہ ہونے کی وجہ سے انطاکیہ سمندر سے بالکل جدا ہو گیا تھا اور وہ خود بھی معرض خطر میں تھا۔ لیکن مصر کے نئے بادشاہ بطلیموس چہارم، ”فلوپاتر“ (۲۲۲ ق م) نے، جس کے ذاتی خصائص کا خاکہ ہم نے تیرہویں باب میں بیان کر دیا ہے۔ اس زرین موقع کو ہاتھ سے بھل جانے دیا۔ کلیونیس کو اسکندریہ کے بیشمار اجیر سپاہی، جس میں کم سے کم تین ہزار سیلوپونیزی تھے، نہایت وقعت کی نظر سے دیکھتے تھے، اور بطلیموس کے وزیر سوخی پوس نے پہلے تو اس حد تک اسے خوش کرنے کی کوشش کی کہ بیرے میں اور ماکاس

حاشیہ صفحہ ۸۷ - ۵۷ انطاکوس سوم - اسکی بابت خاص سند پولی بیوس، خصوصاً ۵، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱ وغیرہ - یوشیو کتاب ۳، پورفوس ”قدیمات“ (Joseph: Antiquitates App Syr.) جہاں سے مشرقی مہات کی وجہ سے ”عظم“ کا لقب دیا گیا ہے۔

پاؤلی ۱، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸

باب

قتل پر اپنی چھنگلی بھی نہیں اٹھائی، اور جب کلیونیس بیکار ہو گیا تو اسے بھی ایک طرف کو بھاڑ دیا۔ یونان میں دوسون کے انتقال کے بعد کسی ایسے شخص کے کامیاب ہونے میں بہت کم شبہہ نظر آتا تھا جو مقدونیہ کی مخالفت کرے، چنانچہ اب کلیونیس نے اس ناک کو جانے کی خواہش ظاہر کی لیکن سوسی یوس نے اسے جانے سے باز رکھا، اور بادشاہ کے سامنے طرح طرح کی غلط بیانیاں کر کے اس پچھن اسپارٹی کو مقید کرنے پر اُکسایا۔ جب کلیونیس نے دیکھا کہ مجھے آزادی ہونے کا مطلق کوئی موقع نہیں ہے تو اس نے اس ناقابل برداشت کیفیت کا خاتمہ کرنے کا تہیہ کر لیا اور اپنے باقی ماندہ مٹھی بھر ساتھیوں کو لے کر وہ جیل خانے سے نکل بھاگا۔ اس نے باشندگان اسکندریہ سے کہا کہ اب وقت ہے کہ اپنی آزادی کے خاطر اٹھ کھڑے ہو، اور جب اسکندریہ والے ساکت و صامت رہے تو اس نے شاہی محل کو لینے کی کوشش کی۔ یہاں بھی وہ ناکام ہوا اور آخر کار اس نے خودکشی کرتی۔ یہ وہ شخص تھا کہ جسے اس کا سیاسی مخالف پولی بوس فطرتاً پہ سالار اور پوتڑوں کے بادشاہ کا لقب دیتا ہے اور واقفانہی وہ وحید ممتاز مدبر ہے جو ۳۳۳ ق م کے بعد دنیائے یونان میں نظر آتا ہے۔ اگس میں علوخیالی ضرور ہے لیکن شدت عمل نہیں۔ چھٹی صدی ق م میں سولون، پانچویں میں فارقلیس، چوتھی میں سکندر ان سب کی سطح اس سے کہیں اونچی ہے، لیکن یہ سطح ان تینوں کی ہم عصر سطح کے مقابل ہے۔ اسپارٹیوں میں جو تنگ نظری ہے اس کی وجہ سے وہ کلیونیس سے بڑا آدمی پیدا نہیں کر سکتے۔ یہ چاروں یونان کے سیاسی ارتقاء کے چار مدارج کے گویا قائم مقام ہیں؛ یعنی سولون، مٹھی متفنن فارقلیس، ذہنی قوت کے ذریعہ کے مٹھی حاکم، سکندر مٹھی فاتح اور تہذیب پھیلانے والا۔ کلیونیس ایسے شخص کی مٹھی مثال جو جبر و تشدد سے لوگوں کو متحد کرے اور عجیب بات یہ ہے کہ ان تینوں نے اپنے مقاصد کی ناکامی کو اچھی

سے دیکھ لیا۔ سولون نے اپنی زندگی ہی میں خود سری، فارقلیس کو  
 طاعون اور قوم کی ناشکری، سکندر کو ہندوستان سے واپسی اور  
 کلیونیس کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور جلا وطنی کی حالت میں خود کشی  
 کرنی پڑی۔ ان عظیم اشان انسانوں کی قسمت میں ہم کو یونانی قوم کی  
 پاداش کا تھوڑا بہت پر تو نظر آتا ہے۔

اب مصر وہیں آئے۔ اس ملک کا بادشاہ کسی نہ کسی وقتی منظور  
 نظر کے ہاتھ میں کٹھ پتلی کی طرح رہتا تھا، چنانچہ اس ملک کی زیون  
 حالت اسکی مقتضی تھی کہ اگر حوصلہ مند حکمران شام زوردار طرز عمل  
 اختیار کرے تو اسے کامیابی حاصل ہونا کچھ بعید از قیاس نہیں ہیں۔  
 اس وقت پرس (لاستان) اور میدیہ میں سکندر و مولون نامی بھائیوں  
 نے علم بغاوت بلند کر دیا چنانچہ سوال یہ پیدا ہوا کہ آیا سپہ سالار ایجیگنیس  
 کے کہنے پر انطاکوس خود جا کر اس بغاوت کو فرو کرے، یا ہرمیاس  
 کے کہنے کے مطابق خود مصر پر حملہ کر دے اور بغاوت فرو کرنے کا  
 کام دوسروں پر چھوڑ دے۔ الفرض اسلئے ہرمیاس کے صلاح پر عمل کیا، لیکن  
 مصری سپہ سالار تیئو دو توس کے دور اندیشانہ کارروائیوں کی وجہ سے  
 مصریوں کے خلاف کچھ کر سکا، اور اس طرف سولون نے دریائے فرات  
 تک کا ملک فتح کر لیا۔ انطاکوس نے اب اپنا رخ بدل کر مشرق کی طرف  
 گیا اور باغیوں کو شکست دی جبکہ سولون اور اسکندر دونوں نے  
 خود کشی کر لی۔ اسکے بعد انطاکوس نے ہرمیاس کا کام تمام کر دیا اسلئے  
 کہ اسی نے اپنی گنیس کو مروا ڈالنے کے لئے کہا تھا، اور ارنٹا بارزان  
 حکمران اتر دیا تینے سے حلف و فاداری لیا۔ اسکے بعد، گو اکائیوس نے  
 ایشیائے کوچک میں علم بغاوت بلند کر دیا تھا، تاہم وہ ایک فوج کو  
 مصر لے گیا۔ اس مرتبہ اسے جنگ میں اسلئے بہت کچھ آسانی  
 پیدا ہوئی کہ تیئو دو توس خود اسکی طرف آگیا اور صور و بطلیماس اور  
 بہت سے جنگی جہاز اسکے سپرد کر دیئے۔ اس موقع پر سوسی ہیوس اور

ب۔

اگاتھو کلیس نے چال چلی کہ کسی طرح سے گفت و شنود کے ذریعے سے انطاکوس کو دور ہی رکھا جائے تاکہ اس دوران میں اپنی تیاریاں مکمل کی جاسکیں۔ رسوؤز، کینزکوس، بیزنطہ اور ایتولیوں نے انطاکوس کے ساتھ صلح کرنے کی خواہش ظاہر کی، اور جب موثرانہ کرنے کے شرائط صلح کو قبول کرنے سے انکار کر کے جنگ از سر نو جاری کی تو ساسانیوں میں رافیہ کے مقام پر اسے شکست ہوئی جس کے بعد اسے خنقیہ اور اکیلے سوریہ سے دست بردار ہونا پڑا لیکن سلیوکیہ جسے اُسے ساسانیوں میں فتح کر لیا تھا، برابر اسکے قبضے میں رہا۔ اب وہ اکائیوس کا تیاپانجا کرنے کے لئے بالکل آزاد تھا، چنانچہ اس نے

۳۵۰ مسوریوں کی تیاریاں؛ پولی بوس ۵، ۶۳ جہاں سے بطلانہ کے فوجی نظام کے بابت بہت کچھ معلومات حاصل ہو سکتی ہے، جیسے ”گھوڑوں اور خیلوں“ کا ذکر ہے اور اسی طرح تھریسیوں اور فاللیوں کا جنہیں ”باشندوں“ (دیکھو اوپر، باب ۱۳، حاشیہ) اور ”جانشینوں“ یعنی ابتدائی آبادکار اور انکی اولاد کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔ دیکھو یونانی نوشتے نیروتزوس؛ اسکندریہ قدیم (Neroutzos : صفحہ ۱۰۱)

پر۔ جنگ رافیہ؛ پولی بوس ۵، ۸۲ صلح نامہ ۵، ۸۷۔  
انطاکوس سلیوکیہ (بہ ساحل بحر) کو بطلانہ سے لے لیتا ہے؛ پولی بوس ۵، ۹۱؛ یہ شہر ۱۹۶ ق م میں شام کا ہی قبضہ ہے اور اسلئے ہم یہ فرض کر سکتے ہیں کہ یہ پھر مسوریوں کے قبضے میں نہیں گیا ہوگا۔

اسپیگنٹس؛ ڈٹن ہیرگر ۱۷۳؛ فرینکل نمبر ۲۹ و ۳۰ حواشی کیوہلر (Kochler)؛  
اسلئے نوم ۱۰۔ دسمبر ۱۹۲۲ء۔

انطاکوس کی جہات مشرق میں؛ پولی بوس ۸، ۴۷، ۴۸، ۴۹۔ غالباً اسی زمانہ میں اسے یودیونکو افروجیہ میں آباد کیا تاکہ اس ملک پر اسکا قبضہ مستحکم ہوگا؛ یوسفوس؛ ”قدیمات“ (Jos Ant) ۱۲، ۳، ۴۔

دونوں اکائیوسوں کے لیے مقابلہ کرو دکن کا مضمون پاؤلی و سوا ۱۱، ۲۰ میں۔



ساروس میں اسے محصور کر لیا۔ سو سی بوس اسے حصار سے نکال  
 لانا چاہتا تھا، چنانچہ اس نے یہ کام ایک کریٹی مسمی بوس کے سپرد کیا۔  
 لیکن بوس چاہتا تھا کہ خود اپنا ذاتی فائدہ حاصل کرے، جس کے لئے اس نے  
 انطاکوس کے ایک کریٹی خادم کے ساتھ رسل و رسائل جاری کئے  
 اور اکیوس کو قلعہ سے آزاد کرنے کے بعد فوراً اسے انطاکوس  
 کے حوالے کر دیا جس نے اسے فوراً ملک عدم پہنچا دیا۔ اس طرح  
 فرمانروائے شام ایشیائے کوچک کا وہ حصہ دوبارہ اپنے قبضے  
 میں لے آیا تھا جسے کسی زمانے میں اسکے ابا و اجداد حکومت کرتے  
 تھے، یعنی وسطی لیبیہ کا حصہ، افریقیہ و کاریہ، اور سطح ساروس  
 سے مغرب میں استراتونی تھمہ تک اور جنوب میں اپامیہ تک تمام ملک  
 اور یہاں سے کلیلیہ کامپترس تک کے راستے کا مالک بن گیا۔ اب  
 اسکی یہ آرزو ہوئی کہ مشرق اقصیٰ خصوصاً پارٹھیا اور باختر پر از سر نو  
 قبضہ کرے، اور اس مقصد کے حصول کے لئے ایک بڑی مہم سر کی  
 جسکی وجہ سے اس کے دوستوں نے اسے ”اعظم“ کے لقب کا مستحق  
 قرار دیا۔

ہیں اس مہم کی بابت محض غیر مسلسل معلومات حاصل ہیں جسے  
 سہ چلتا ہے کہ اس نے اپنے باپ کالی نیلوس کے مہم کا گویا اعادہ کیا  
 تھا (دیکھو باب ۱۰)۔ سفر نامہ قیوم میں انطاکوس نے ہمدان پہنچا  
 اور اس نے نامی معبودہ کا خزانہ بیکھلا کر اپنے ساتھ لیا اور ایک لاکھ  
 پیدل اور بیس ہزار سوار ساتھ لیکر پارٹھیا ہیرکانیہ کا رخ کیا۔ ثلث خور  
 پارٹیوں نے شہر سی رلس میں پناہ لی، لیکن یہاں کے یونانی باشندوں  
 نے انھیں سب کے سب کو تہ تیغ کر دیا، گو سنا ہے ہی خود بھی ہتھیار  
 ڈالتے پر مجبور ہوئے۔ مسئلہ قیوم میں اسے باختر کی طرف حرکت  
 کی جہاں دیو دو تیس کے خاندان کو یوتھی دیوس ساکن کلینشیہ نے  
 سخت سے اتار دیا تھا۔ یوتھی دیوس اس نئے حملہ آور کے سامنے

باب

زارسی اسپا کی طرف سپا ہو گیا، اور اس نے اعلان کیا کہ مجبور سی کھالت میں وہ خانہ بدوش اقوام کو بلائے گا، جسیر انطاکوس نے اسے بادشاہ تسلیم کر لیا۔ اسکے بعد اسنے ہندوستانی بادشاہ سوہاگ سین سے ایک عہد نامہ کیا کہ وہ اسے چند ہاتھی نذر کر دے، انھیں لیکر وہ اراخوزیہ اور کرمانیہ ہوتا ہوا مغرب کی طرف آیا اور راستے میں مقامی عربوں کو مجبور کیا کہ وہ چاندی، لوہاں اور مٹا سکے حوالہ کریں۔ انطاکوس نے بالکل مشرقی حکمران کا سا برتاؤ کیا، یعنی دور دور از مقامات میں مہات سرکس، لیکن ان کے بعد بھی سیاسی صورت حال میں کسی قسم کی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ باختر اور پارٹیا دونوں کی آزادی برقرار رہی۔ کرمانیوں کے نزدیک وہ بلاشبہ ایک عظیم الشان حکمران تھا، اور وہ خود بھی اگر بادشاہ مصر سے اپنا مقابلہ کرتا تو یقیناً اسی نتیجے پر پہنچتا۔ بطلمیوس کو اس زمانے میں ویسی عنصر کے ساتھ مشکلات پیش آرہی تھیں، اسلئے کہ میں ہزار مصریوں کے جنگ رافیہ میں شمول کی وجہ سے انھیں اپنی اہمیت کا احساس پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن ان باغیوں کو نیچا دیکھنا پڑا۔ مکابیوں کی تیسری کتاب میں بطلمیوس فلوپاتر اور اسخندریہ کے یہودیوں کے باہم پیچیدگیوں کا ذکر ہے، لیکن وہ محض افسانہ ہی افسانہ معلوم ہوتا ہے۔ فلوپاتر رومنوں کا نہایت گہرا دوست تھا اور جب وہ ملر تو اسنے وصیت کی کہ اسکے بیٹے ایسی فاتیس کی اتالیقی کا کام انھی کے سپرد کیا جائے۔ اس طرح مصر رومانے زیر حمایت آگیا اور یہ حمایت ہمیشہ قائم رہی۔ اسوقت سے مصر کی اہمیت کلیتہً تاریخ تمدن سے متعلق ہے۔

۵۵ مصری بغاوت؛ پولی بیوس ۱۰۷، مقابلہ کرو کلیس، پاؤلی ۶، ۲۱۳۱ میں۔ مکابیوں کی تیسری کتاب کے لئے دیکھو شیورر (Schuerer) ۲ (۴۴۲)۔

۵۵ فلوپاتر اور رومن؛ پولی بیوس ۹، ۴۴، لیبوی ۲۳، ۱۰۷، فیلپوس اور ہیولیکہ کے درمیان ثالثی؛ پولی بیوس ۱۰۷، فلوپاتر کے تعلقات گورنیا کے ساتھ، سترابو، ۱۰، ۴۶، ۴۷، ۴۸۔

باب

اب یورپ آئے۔ یہاں مقدونیہ کا بادشاہ فیلقوس پنجم تھا جسے  
 سلیم ق م سے صلح ق م تک حکومت کی۔ اُسے چاہئے تھا کہ  
 یونان پر فیصلہ کن قابو رکھنے کے لئے (جو اس وقت تک ممکن نہیں ہوا  
 تھا) ایتولیوں کو بالالتزام زیر کرتا۔ ایتھنز بھی آزاد تھا،  
 لیکن فیلقوس کے دست برد سے بچنے کے لئے حتی الامکان ایسی  
 سیاسی جھید کیوں سے الگ رہتا تھا جن کا تعلق اسلیم ق م سے ہو  
 ایتولیوں نے اسکی دست اندازی کے لئے اسے کافی مواقع  
 دیئے۔ دو ایتولی اعیانیوں، مسمی دوری ماٹوس دسکو پاس نے فگالیہ  
 کو اپنا مرکز بنا کر مسینیہ پر بطور خود چھاپے مارنے شروع کئے علاوہ ازیں  
 فگالیہ پہنچنے کے لئے وہ پاترائے، فاراگے اور نرزی تائیہ میں موکر  
 کچھ اس انداز سے نمٹتے کہ گویا اکائیہ انکی میراث تھی۔ جب ایتھنز  
 نے اکائیہ کیوں سے مدد کے لئے کہا تو اراتوس نے ایتولی غارتگریوں  
 کی سرزنش کرنے کا دعویٰ کیا، لیکن اسے اس کام کو کچھ اس لغو  
 طور پر شروع کیا کہ فریقین میں کافیاٹے پر جو لڑائی ہوئی تھیں خود  
 اسی کو شکست ملی۔ لیکن اکائیہ اس لیگ کے ارکان تھے جو  
 کلونیس والی جنگ میں دوسون نے قائم کی تھی، جس میں تھسا لومہ،  
 بیوٹی، اکارنائی، ایسٹروسی اور مقدونیہ شامل تھے، باب ممکن ہے کہ  
 اس لیگ سے کام لیا جاسکے۔ انٹرس فیلقوس نے اس لیگ  
 کا ایک جلسہ کورنتھ میں طلب کر کے یہ قرار داد منظور کرائی کہ ایتولیوں  
 سے فوراً جنگ ٹھان لی جائے۔ لیکن اس نام نہاد لیگ والی جنگ میں

۷۵ اس ”جنگ سعادہ“ کا حال پولی بوس ۴، ۳ وغیرہ میں دیا ہوا ہے۔ دیکھو تیو پفر:  
 Ober nummer “پاولی، اشاعت سوم جزائی تفصیلات اور ہومر: اکارنائیہ”  
 Akarnanien نیز دیکھو آرچی: ”پیلو پونیز“، بزمان جنگ طلفا، Arci: Peloponn  
 Studi di Stor. ant. Publice مطالعات تاریخ قدیمہ عامۃ al tempo della guesra  
 (روما، ۱۸۹۳ء)

فیلقوس میں سے صرف فیلقوس ہی ایسا تھا جسے کچھ عیلت پھرت دکھائی  
 اور چونکہ اس نے اپنی توجہ منقسم کر لی اس لئے وہ بھی کچھ زیادہ نہیں کر سکا۔  
 چونکہ اسپارٹیوں نے ایتولوں کا ساتھ دیا، اس لئے فیلقوس نے سوچا  
 کہ پیلوپونیز میں اپنا اقتدار جانے کا بہت ہی اچھا موقع ہے۔ لیکن  
 دو مختلف محاذوں میں کوئی کار نمایاں کرنے کے لئے اس میں  
 نہ اہلیت تھی نہ اسکے پاس وسائل۔ اکائیائیوں کو چاہئے تھا کہ وہ پیلوپونیز  
 میں جنگ کو جاری رکھتے، لیکن چونکہ اراتوس نے ان کے فوجی  
 نظام کی طرف کافی توجہ نہیں کی تھی اس لئے ان کے لئے یہ ممکن نہ تھا  
 چنانچہ سربراہ وہ شہروں نے لیگ کے خزانے میں روپیہ حاصل  
 کرنے کے بجائے خود اجیر سپاہی بھرتی کرنی شروع کر دیئے ابتدا  
 میں تو فیلقوس نے جنگ کو صرف شمال میں سالامہ ق م میں جاری  
 رکھا، اور امبرسیہ پہونچکر وہاں کے قلعہ امبرگوس کا محاصرہ کرنے  
 کے لئے ٹھہر گیا ادھر اسکو پاس نے ایتولیوں کو لیکر تھسلی میں ہو کر  
 گھا اور مقدونینہ کے شہر ویوم تک کو تاراج کر دیا۔ اب فیلقوس  
 نے روئے نیاوائے پر قبضہ کیا اور اپنے سپاہیوں کو اجازت دیدی  
 کہ کھیتوں کو تاراج کریں، لیکن ادھر ایتولیوں نے دودونا کی اینٹ  
 سے اینٹ سجادی تھی۔ سالامہ ق م میں بادشاہ نے جنوب میں  
 اپنی مہم کی ابتدا کردی اور پیلوپونیز میں جا کر استیم فالوس کے مقام پر  
 ایتولی لیروں پر جا پڑا اور انھیں شکست دیدی۔ اسکے بعد اس نے  
 پسوس پر چھاپا مار کر اسے لیا، اس گیا اور وہاں چھ روز  
 میں پورے ضلع ترمی قالیہ پر قابض ہو گیا۔ لیکن قبل اسکے کہ ایتولی اس  
 ضلع کا تحلیہ کریں، انھوں نے قرب وجوار کے علاقے کو بالکل تاراج  
 کر دیا تھا۔ سالامہ ق م کا موسم سرما آگوس میں بسر ہوا۔ آئندہ سال  
 یعنی سالامہ ق م میں اس نے یہ دیکھ کر کہ میدان جنگ میں اکائیائی کوئی  
 کار نمایاں نہیں کر سکے تھے، اس نے صرف روپیہ مہیا کرنے کے لئے کہا

اور اس کے بعد انے پہلے سے بھی بڑے پیمانے پر اپنی مہم کو جاری کیا۔ اسنے ایک بڑا آرمیہ کر کے اسکی مدد سے کیفا کے نیچے پہونچا لیکن اپنے صلاح کاروں، ایپیس اور یونیوس کی۔ غداری کی وجہ سے وہ پاکے پر قبضہ نہیں کر سکا۔ اقلیمی علاقے پر اسے اس سے ذرا زیادہ کامیابی ہوئی، یعنی اسنے ایتولیوں کے جلسہ گاہ ٹھرمون پر قبضہ کر لیا اور دیوم کے بدلے میں اسکے ایک طرف سے دوسرے طرف شک اسے ویران و برباد کر دیا۔ اسکے بعد وہ ایک ساتھ مشرق کی طرف مڑا، اور لیجائیوم پر ننگر انداز ہو کر سیدھا تقوشہ پہونچا جسے اس نے تاراج کر کے کمال چالاک سے اسبارٹا کے قریب ہوتا ہوا شمال کی طرف نکل گیا۔ اسی دوران میں ایتولیوں نے بھی پہلو پوٹیر کو تاراج کیا۔ اب مصر، رھوڈز، نیوس اور بنزنتہ صبی بھری مملکتوں نے صلح کرانے کی کوشش کی جس پر اپنے دوست دیمتریوس حکمران فاروس (ساحل السیرہ) نے کہنے سے جسے رومنوں نے جلاوطن کر دیا تھا، فیلقوس رضی ہو گیا۔ رومنوں کو حال ہی میں حبش تراسی میں پر شکست مل چکی تھی، اور جو مسئلہ ہوت ویش تھا وہ یہ تھا کہ آما مقدونیہ کے اقتدار کو رومائے خلاف کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ خود یونانیوں کا میلان بھی اس کی طرف تھا۔ الغرض فریقین کے درمیان ٹو پانکتوس کے مقام پر کانفرنس ہوئی جس میں اسے لافس ساکن ٹو پانکتوس نے اپنی تقریر میں اس خطرے کو بیاں کیا جو روماء و قحاحہ کی طرف سے مغرب صحاب سے لگتا ہوا تھا اور کہا کہ اب ہمیں اس میں استحا و کر لیا جائے۔ چونکہ فریقین میں سے کسی نے اپنے حریف کو نیچا نہیں دکھایا تھا اسلئے جو صلح سالہ قم میں ہوئی اس میں صورت حال وہی رہی جو پہلے تھی۔ اس جنگ میں اور جنگ ارنخی و اموس (دیکھو

بھ گورٹ: "ملکت قدیم" ۲۵۴ میں کہتا ہے کہ سالہ قم کے صلحے میں ایتولیوں نے فوس اور لوکرس اپنے قبضے میں رکھا۔ (باقی صفحہ آئندہ)

باب

جلد ۲) کے درمیان بہت کچھ مشابہت نظر آتی ہے، یعنی اسیں بھی اس جنگ کی طرح ہر فرقے نے دوسرے کے ملک میں چھاپے مارے لیکن کسی کو خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہوئے۔ صرف ایک فرق ضرور تھا، وہ یہ کہ لیگ کی جنگ میں شہروں پر حملے کئے گئے تھے لیکن جنگ آرچی داموس میں ایسا کوئی بلکہ نہیں کیا گیا تھا، لیکن یہ بلے صرف فیلقوس ہی کیے تھے بحیثیت ایک سپاہی اور ایک سپہ سالار کے فیلقوس اپنے یونانی معاصروں سے کہیں زیادہ ممتاز ہے اور اسکے خصائص میں مستعدی، تعصیب کمتری اور صاف نظری اسے نمایاں کر دیتی ہیں۔ لیکن اسکے تدبیریں بہت کچھ خامی تھیں، وہ یہ کہ اس میں دوراندیشی اور استحکام کی بہت کمی تھی، اس نے اپنی زندگی کے سب سے اہم تنازع یعنی روما کے ساتھ آویزشش کے معاملہ میں جو کمزوری دکھائی اس سے یہ صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اس نے صلحنامے پر جو رضامندی ظاہر کی وہ اسلئے نہیں کہ اسے عام سیاسی کیفیت کا صحیح اندازہ تھا بلکہ محض اسلئے کہ اس میں فطرتاً استقامت کی صفت موجود نہ تھی۔

بقیہ ماشیہ صغیر گزشتہ اکائیائیوں نے فیلقوس کو بچاں تالنت بکشت اور ۷ تالنت ماہوار ادا کرنے کا وعدہ کیا؛ پولی بیوس ۵، ۱۔ اس قسم کے خراج کی ادائیگی یونانیوں کے لئے تو ہین آمیز تھا اسلئے کہ اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا تھا کہ یونانیوں میں مردانہ قوت کی بجائے جب زر پسندیدہ تر ہو جاتا تھا۔ اس سے پہلے قاعدہ یہ تھا کہ بادشاہ روپیہ اور یونانی بلدیات سپاہی ہیا کریں اور اب جو اس طرز عمل کے بالکل مخالف کارروائی کی گئی، اس کا الزام اراتوس کے سر ہے اسلئے کہ اس نے لیگ کے فوجی نظام میں اس درجہ نقص پیدا ہونے دیا کہ آخر سلاطنت میں بلدیات نے لیگ کو اپنے اپنے حصے ادا کرنے سے انکار کر دیا اور اس سے بے تعلق ہو گئے؛ دیکھو پولی بیوس ۴، ۶۰۔ فلوپو کے مین نے اس صحت حال میں تبدیلی پیدا کر دی۔

بار

موسم بہار ۱۲۸۳ ق م میں وہ روما کے حلیف اسکوومی لارنس ساکن الیبریا کے خلاف چلا اور کوشش کی کہ شہر ایونونہ پر قبضہ کرے؛ لیکن یہ سننے ہی کہ ایک رومن بطیرہ آ رہا ہے وہ متغذونہ واپس چلا گیا۔ جنگ کا نائنے کے بعد وہ پھر بیدار ہوا اور اپنی اصل کے ساتھ مخالفہ کرنا شروع کیا۔ لیکن رومنوں نے یہ سننے ہی اڈریاٹک میں ایک بڑے کو چھوڑ دیا جسے انے اہلی کے جھگڑے میں مداخلت کرنے سے باز رہا اور اس کے بجائے ازسرنوپاؤ پونیز پر حملہ آور ہو گیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ ایتھوے پر قبضہ کر کے اسے فالکس اور اکروکو رنٹھ کو یونان پر مظالم ڈھانے کے لئے تین مرکز بنادے؛ لیکن دومرتبہ کوشش کے باوجود اسے ناکامی ہی ہوئی پہلی مرتبہ تو اراتوس نے اسے حملہ کرنے سے باز رکھا اور دوسری مرتبہ جب اس نے ایتھوے پر حملہ کر ہی دیا تو اسے شکست ہوئی اور جنگ میں اس کا دوست دیمتریوس ساکن فاروس بھی کام آیا۔ اراتوس اب فیلقوس کا صلاح کار رہی صلاح کار رہ گیا تھا، اور اس حیثیت سے اسے بہت سے افعال شنیعہ سے باز رکھا تھا۔ لیکن اب فیلقوس نے اسے زہر دلو کر مار ڈالا۔

۵۰۱ فیلقوس کا مخالفہ بنی لیل کے ساتھ؛ پولی بیوس ۷؛ ۹؛ مقابلہ کروپاؤلی ۵؛ ۱۲۸۳۔

نیز دیکھو مومسن و روبرٹ؛ فیلقوس پیجم و اہل لارنس (Mommson & Robert : Philipp V und die Larissæer)

جریدہ ہریس، جلد ۱۷۔

۵۰۲ دیمتریوس ساکن فاروس؛ پولی بیوس ۴؛ ۶۶ یوشی ٹوس ۲۲؛ اسکی وفات؛ ایضاً، ۳، ۱۹۔

۵۰۳ پولی بیوس (۱۲۷) اراتوس کو فیلقوس کا زہر کہتا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ شکریہ (Shuckburgh) کے نزدیک محض اس فقرہ سے کہ

یہ لازم نہیں آتا کہ اراتوس کو زہر دیا گیا تھا، گو ہم اس میں یہ اضافہ کرتے ہیں کہ سنکھے سے ضرورت واقع ہو جاتی ہے۔ اس قصے سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ

باب

ارٹوس کی وفات پر روما کی حالت پہلے سے بہتر ہو گئی تھی۔  
 سالہ ق م میں روما کو سمر ہے۔ رومن کی موت کی وجہ سے بہت  
 بڑا دھماکا لگا اسلئے کہ نئے رومن کے بعد اسکا پوتا ہے۔ رومیس  
 سخت پر بیٹھا جو قرطاجنیوں کا گہرا دوست تھا۔ اسیس شہر میں کہ  
 ہے رومیس قتل ہو گیا اور سرقوسہ کی آزادی کا اعلان کر دیا گیا۔  
 لیکن اسکے فوراً بعد دو نیم قرطاجنی بھائیوں یعنی بقراط اور اسی کی فیس  
 نے سرقوسہ پر قبضہ کر لیا اور اس طرح اس شہر کو پہلے سے بھی زیادہ قرطاجنہ  
 کی طرف مائل کر دیا۔ اس قرطاجنیوں نے اپنی فوج کو جزیرے میں  
 بھیج کر اگر اکاس کو اپنا قلعہ بند مستقر بنایا۔ لیکن گو روما کو اسپن میں  
 ہمدردی کا مقابلہ کرنا پڑ رہا تھا اور اطالیہ زیریں میں برابر سنی بغل  
 سے برسرِ کار تھا تاہم اسکی قوت اسوقت اتنی بڑھی ہوئی تھی کہ اسنے

بقیہ حاشیہ نمبر گزشتہ - جنوبی مالک میں جو چاروں طرف بلکہ دیواروں تک پر پتھو کئے  
 کی سیلی عادت پھیلی ہوئی ہے اس سے ہمد زیر بحث میں یونان کے بہترین مکانات بھی  
 مستثنیٰ نہیں تھے۔

۱۱ دوسری فنیقی جنگ - فتح سرقوسہ؛ کا والاری ہولم؛ سرقوسہ کی آثار کی توصیف

Cavallari & Holm : Topographia arch eologica di Siracusa

۱۲ ۱۱۱۱؛ لوبوس؛ "بلدیہ سرقوسہ زمانہ قدیم" Lupus : Die Stadt Syrakus in  
 Alterthum ( اشتراس برگ ستمہ )۔

تاریخ کے لئے دیکھو تصانیف لورنزو ویولا (Lorents & Viola) خلیج  
 اقتباسات اوپر دیئے گئے ہیں (جلد ۱، باب )

بروتیوم، ٹیسن "جزائریہ اطالیہ" (Niessen Itahische Landeskunde)

-۵۲۷۱

سرو نے اپنی تقریر میں جو ویرس کے خلاف اسنے دی تھی، رومنوں اور  
 سکی کی مختلف بستیوں کے قانونی تعلقات کو شرح و بسط سے بیان کیا ہے۔



باب

مارکوس کلاؤ دیوس مارکیلیوس کو سرقوسہ پر قبضہ کرنے کے لئے سسلی روانہ کر دیا (سال ۱۱۴ ق م)۔ مارکیلیوس نے شہر کا محاصرہ کر لیا، لیکن چونکہ شہر فطرتاً معنونا تھا اور اس کی حفاظت کے لئے ہر طرح کے ذرائع اختیار کئے گئے تھے اور سب سے بڑی بات یہ کہ اس کے نام اور شہر می ارشمیدس نے ہر طرح کے حیاتی طریقے سے اور اپنی عقل و دانش سے ہر طرح کے موجودہ وسائل کو کام میں لا کر اس کی حفاظت کی تھی اس لئے رومنوں کو مدت دراز تک اس کا محاصرہ کئے پڑا رہنا پڑا۔ سال ۱۱۴ ق م میں روما کو دور و دراز مقامات میں فتح و شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ اس طرف ہنسی بھل نے شہر تارتوم پر قبضہ کر لیا گو قلعہ رومنوں ہی کے قبضے میں رہا۔ اس سے زیادہ اندیشہ ناک ہسپانوی واقعات تھے، جہاں دو بھائی، پاپ اور گ کورنے پوس جو رومن فوج کے سپہ سالار تھے، لڑائی میں کام آئے اور علاوہ مٹی بھر سپاہیوں کے جنھیں مارکیوس نامی مبارز دریائے ابراہ کے مغربی کنارے پر بچا لایا باقی رومن فوج کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اس کے برعکس اوجھڑ سرقوسہ نے اسی سال میں ہتھیار ڈال دیئے۔ مارکیلیوس کا اس غلیظ الشان شہر کے تفصیل کے اس حصے پر قبضہ ہو گیا جس کے عقب میں کھلے ہوئے میدان کے علاوہ کچھ نہیں تھا، اور اسپر ہو کر وہ ابی پولا کے قلعے اور شہر کے چار مشرقی محلوں کے درمیان کی اراضی میں پہنچ گیا اور آخر کار ان محلوں میں سے اہم ترین یعنی جزیرہ اور تی گرہ اور مرتفع اخادینا ہسپانوی مرکوس کی غداری کیوجہ سے رومن قبضے میں آ گیا۔ رومن شہر میں گھس پڑے اور اس کی تاراجی میں ارشمیدس بھی کام آیا۔ بے شمار مال غنیمت رومنوں کے ہاتھ لگا۔ بہت سے فنی شاہکاروں کو روما لے گئے جہاں وہ مارکیلیوس کے بنا کردہ اعزاز، اور جوانمردی، کے مندروں میں نصب کئے گئے جو پاس پاس تعمیر کئے گئے تھے۔ سرقوسہ پر رومن قبضہ ہونے کے بعد قرطاجہ کی

باب

قسمت میں زوال شروع ہو گیا، چنانچہ ۳۱۱ ق م میں کاپوا پر جو  
یونانی تمدن کا مرکز تھا اور جو دولت و عزیت میں خود روما کا مقابلہ  
کر رہا تھا، رومنوں نے مسخر کر لیا، اور اسکی وجہ سے رومن اقتدار از سر نو  
کمپانیہ پر قائم ہو گیا، گونیا پولس کبھی روما کی وفا شعار ہی سے نہیں ہٹا تھا  
اسی سال میں کاسٹل م۔ واسے ریوس لائی دی نیوس نے اکراگاس پر قبضہ  
کر لیا اور سرخوسہ کی طرح اس شہر کو بھی اجیر سپاہیوں کے ایک  
سرخروہ موتی میں نامی نو میدیہ کے باشندے کی غداری کی وجہ سے  
بتھیار ڈالنے پڑا۔ اب رومن علم تمام سسلی پر آویزاں تھا  
اور یہ صوبہ انھیں ۳۱۱ ق م میں جزیرے کا ایک بڑا حصہ شامل تھا  
۳۱۱ ق م میں علاوہ مساند کے جو رہنما آزاد تھا، اور تورو مے نیموم  
و نے تون کے تمام جزیرے پر حاوی ہو گیا تھا۔ ایندہ مختلف بلدیات  
کی حیثیت مختلف ہوتی، یعنی جن بلدیات نے اپنی خوشی خاطر روما  
کا ساتھ دیا تھا انکا رتبہ ان بلدیات کے رتبہ سے جدا ہو گیا جنھیں مجبوراً  
روما کا سہنوا ہونا پڑا تھا، اور بدترین سیاسی رتبہ سرخوسہ کا تھا ۳۱۱ ق م میں  
ہسپانیہ میں بھی رومنوں کی قسمت جاگ اٹھی، اور نوجوان  
کورنےلیوس سیپو نے جو متحول سلبوس کا بیٹا تھا، بڑے بڑے  
کام انجام دیئے، لگے لگے قحاجنہ جدید تک بھی قبضہ کر لیا۔ ۳۱۱ ق م  
میں افا بیوس کسی محس نے وہ کام کیا جو مارکیوس کے ہم کے مساوی  
تھا، یعنی مغرب کے یونانی شہروں میں سے سرخوسہ کے مقابل  
متحول بلدیہ تارتوم پر قبضہ کر لیا، اور یہ بھی غداری ہی سے یعنی روتوں  
کے سردار کے رومنوں کی طرف آ جانے کی وجہ سے انکے ہاتھ آیا۔  
در اصل یہ سب اجیر سپاہیوں کے نظم کا نتیجہ تھا، آخر ایک ہسپانوی  
ایک نو میدی یا ایک برونی کیوں قحاجنیوں سے وفاداری بریں  
جب وہ قسمت کے بیٹے تھے اور انھیں صرف تنخواہ دیتے تھے  
جب دوسری طرف رومنوں کا غور اقبال اوج پر آتا جاتا تھا اور

بالا

انکے تھیلے خداریوں کے انعام کے لئے کھلے ہوئے تھے؟ یہ بات قابل لحاظ ہے کہ خداری کی یہ نمایاں مثالیں یونانی نسل اجیر سپاہیوں میں ایسی عام نہیں تھیں۔ قرطاجنہ کا ستارہ اس وقت بالکل ہی غروب ہو گیا جب رومال نے اپنے بھائی کی ہنم کا اعادہ کرنا چاہا لیکن سنہ ۲۱۱ ق م میں دریائے میٹوروس پر اسے ناش شکست ملی اور لڑائی میں وہ خود بھی کام آگیا۔ سنہ ۲۱۱ ق م میں سی پو سپانیہ سے روم آیا اور گوہنی بعل اب بھی نشیبی اٹلی میں موجود تھا، تاہم وہ سیدھا سسلی گیا تاکہ خاص قرطاجنہ پر حملہ کرنے کے لئے فوج جمع کرے اور اسے افریقہ بے جائے، سنکرہنی بعل کو اٹلی کو خیر باد کہنا پڑا، جہاں وہ اپنے لئے ایک سلطنت قائم کرنے کے خواب دیکھ رہا تھا، اور سیدھا اپنے وطن مالوف کی حفاظت کرنے کے لئے چلا۔ لیکن سنہ ۲۱۱ ق م میں سی پو نے اسے زاما کے مقام پر ایک فیصلہ کن شکست دی اور اگلے سال قرطاجنیوں نے رومن شرائط کو مان انے آپ کو ہمیشہ کھیلے روم کا ماتحت بنالیا، اور یہ اصول تسلیم کر لیا کہ آئندہ بغیر روم کی اجازت لئے بغیر وہ کسی سے برسر پیکار نہیں ہونگے۔ نشیبی اٹلی کو گوہنی بعل کے ساتھ دینا بڑا گراں گذرا، اور یونانی تمدن کا، جسے بروٹیوں کے ملک میں گھس کر لیا تھا، بالکل خاتمہ ہو گیا۔ سنہ ۲۰۱ ق م میں تیمیسہ اور کروٹوں میں اور سنہ ۲۰۰ ق م میں سکسی لے تیوم میں رومن شہریوں کی نوآبادیاں، اور سنہ ۱۹۳ ق م میں پھورٹی اور سلطیہ ق م میں ہونیوم میں لاطینی نوآبادیاں قائم کر دی گئیں، اور ملک بروٹیاں مع سیلاسوا کے رومن قوم کی ملک عامہ بن گیا۔

اب ہم ارض یونان کے واقعات پر نظر ڈالنے کے لئے چند سال پیچھے لوٹتے ہیں۔ گو فیلقوس روم سے برسر پیکار تھا لیکن اس کی اتنی ہمت نہیں تھی کہ خاص رومنوں پر حملہ آور ہو اور روم نے بھی

باب

باضابطہ جنگ کی ابتدا کرنا بالفعل ضروری نہیں سمجھا لیکن جب ۲۱۱ ق م میں وہ فرا آزاد ہوئے تو انہوں نے مناسب سمجھا کہ اسکی بالواسطہ مخالفت کریں چنانچہ انہوں نے اسکے دشمنوں، ایولیوں، ایسیوں، اور اسپاریوں کے ساتھ وینٹر ٹھہر کر والیبیر کے حکمرانوں اٹالوس فرمازوائے پر کاٹم کے ساتھ محالفہ کر لیا۔ ۲۰۹ ق م میں اپنا سپہ سالار مقرر کر دیا تھا۔ اس نے اپنے ایسپاریوں پر ایک خود سر مختار دیس حکومت کرنا تھا۔ اور فیلقوس کے تقریباً واحد حلیف اکائیائی لیگ تھی لیکن نسبت پہلے کے اب اکائیائی فیلقوس کی زیادہ خدمت کر سکتے تھے اسلئے کہ وہ ایک قابل سپہ سالار قلوبو کے مین کے تابع تھے بلکہ جسکا ذکر ہم باب میں کر چکے ہیں۔ یہ شخص ۲۵۵ ق م میں گالو پوس میں پیدا ہوا تھا اور اسنے اکائیائیوں کی فوجی جوش کا احیاء کر کے وہاں کے فوجی نظام کو از سر نو ابھارا تھا، اور اٹالوس کے بعد اسنے اپنی تمام تر توجہ لیگ کی طرف مبذول کر دی تھی۔ فیلقوس نے ایولیوں کو اکارنائیہ سے نکال باہر کیا اور ۲۱۱ ق م میں اسے لاسیہ کے مقام پر شکست دی، اور گو ۲۰۹ ق م میں اسے اور پوس رومنوں کے حوالہ کرنا پڑا لیکن اسنے اٹالوس کو پوس پر نبھا دکھایا۔ مصر صوفز خپوس اور ایٹھنز سب نے صلح کرانے کی کوشش کی، لیکن یہ سب ناکام ہوئے۔ اب فیلقوس نے ایولیوں کو ایس سے نکالا اور

۲۱۱ ق م میں۔ دیکھو حوالے ہرمان کی "ملکت قدیمہ" ۸۸ امین جہاں فرمیں کے حکم کو بھی نقل کیا گیا ہے۔ لیکن فارن گورکھ (Von Gorkam) (یوٹرخت ۱۸۶۳ء) کی رائے مختلف ہے: "جہانی: یونانی زندگی" ۴۴ پیٹر مطالعات تاریخ روما: Peter

Zur roemischer Geschichte Caesarea Philippi ۱۸۶۳ء) کلیونیس کی موت کے بعد یعنی

۲۱۹ ق م میں اسپارٹا میں پیرلوکیت قائم ہو جاتی ہے، اور پہلے آگے سی پولس، جو اکیوں میں سے تھا، اور لیکرگوس، جو کسی شاہی خاندان کا رکن نہ تھا تخت پر بیٹھے ہی، اور آخر میں ۲۱۱ ق م میں خاندان

باب

فلو پومے مین نے سٹلمہ ق م میں مخانید اس کو مین تی نبہ پر شکست  
دہی اور اس لڑائی میں خود اپنے ہاتھ سے اسے سکندریا پر حوس  
کی طرح سے ملک عدم پہنچا دیا۔ ایسا رٹا کے لئے اس لڑائی  
کا واحد نتیجہ یہ ہوا کہ مخانید اس کی جگہ ٹائیس یہاں کا خود سر ہو گیا۔  
اور ٹائیس مخانید اس سے کہیں بدتر شخص تھا۔ آخر میں فیلقوس  
نے تھرمون پر از سر نو قبضہ کر لیا اور سٹلمہ ق م میں ایٹولوں نے  
اس سے صلح کرنے کا ہتھیہ کر لیا گو انھوں نے اسے وعدے  
کے مطابق روما سے مطلق استمراج نہیں کیا۔ کچھ ہی عرصے  
بعد اسے روما سے بھی صلح کر لی جس کے مطابق اس نے ایسٹریا کا  
شعور اساحصہ رومنوں کو دیدیا اور اسکے مساو حصے میں اتن تائینہ  
اسے مل گیا۔<sup>۱۳</sup>

یہ دونوں صلح ناموں کی دراصل التوائے جنگ سے زیادہ وقت  
نہیں تھی اسلئے کہ فیلقوس کے دلیں اب بھی روما کی طرف سے پرغاش  
تھی اور روما ایٹولوں سے اس لئے ناراض تھا کہ انھوں نے فیلقوس  
سے علیحدہ صلح کر لی تھی۔

۳۱۱ء رومنوں کی ایٹولوں سے تقسیم مال غنیمت کے بات معاہدہ جولائی ۲۲۶ء میں درج  
ہے وہ قدیم یونانی طرز عمل کے مطابق ہے اور بالکل اسی قسم کا ہے جیسا تھا مائیکاس نے سیکارہ  
میں کیا تھا (طوسی دیش ۶، ۶۲)؛ اسے ہر طرز بزرگ روما کے لئے بالکل ذلت افزا کا  
لقب دیتا ہے؛ فرینین : تاریخ سسلی ۵۶، ۳ ہمارے نزدیک اگر ہم قدیم قانون مین الاقوام  
کو ملحوظ رکھیں تو یہ طرز عمل ایسا ذلیل معلوم نہیں ہو گا۔

صلح نامہ : پچی بیوس ۱۱، ۴ تا ۷؛ ہر طرز بزرگ ۱۱، ۶، ۴، ۴۔ اس صلح نامے سے روما پر کاظم اتھینز  
ایسا رٹا، یسینہ، ایس کی قائم مقامی کرتا ہے اور فیلقوس کو بھی نبہ، مھسلی، ایسا رٹوس،  
اکارناتینہ، بیوتینہ، اور اکاتینہ کا قائم مقام ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روما یونان کے حمایتی  
ملکوں میں سے ہو گیا ہے۔

# باب شانزدہم

مشرقی معاملات

یونان

فیلقوس کی روما کے ہاتھوں شکست

سلسلہ قم تا سلسلہ قم

اب ہم اس عہد کی طرف رجوع ہوتے ہیں جب شاہ مقدونیہ کا غرور و تکبر کاسب خاک میں ملجاتا ہے اور شام کے بادشاہ میں کامیاب مہمات کی وجہ سے مزید حوصلے اور آرزوئیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

ہمیں پھر مشرق کی طرف منہ کرنا پڑتا ہے سلسلہ قم میں مصر کے بدکردار حکمران بطلمیوس چہارم "فلوپاتر" کا انتقال ہو گیا۔ جس کے خارجی معاملات کا سوسی بیوس نے اچھا خاصہ انتظام کیا تھا۔

سلسلہ مصر۔ پولی بیوس ۳۵۵ء وغیرہ۔

شام و مقدونیہ بطلمیوس پنجم کے خلاف؛ پولی بیوس ۲۱۳ء، کیوی ۲۱۲ء، بطلمیوس پنجم

۱۔ سکے بعد اسکی بہن کے بطن سے اسکا بیٹا بطلمیوس پنجم تخت نشین ہوا اور اسنے سلطنتِ ق م سے ۱۸۰ ق م تک حکومت کی۔ بطلمیوس اپنی تخت نشینی کے وقت صرف چار پانچ برس کا تھا، اور یہی وہ شخص ہے جسے ایسی فانیس (ہوید انشان) کا لقب دیا جاتا ہے۔ اسکے زمانے میں حکومت کی ہیئت وہی رہی جو پہلے تھی، لیکن فرق صرف یہ ہو گیا کہ وزیر میں جلد جلد تبدیلی ہونے لگی اور وزیر کو پہلے سے زیادہ سختی و تشدد کے ساتھ ہٹایا جانے لگا، اسلئے کہ بادشاہ کی کم عمری کیوجہ سے مصر جیسے ملک میں کسی وزیر کے اثر کو زیر کرنیکا واحد یقینی طریقہ یہی تھا کہ اس کا خاتمہ کر دیا جائے۔ بعض مرتبہ ایسا بھی ہوتا کہ وزیر سے کوئی بد اخلاقی سرزد ہو جاتی تو اسکی سزا کا کام اسکندریہ کے ایسے لوگ اپنے سر لیتے جو خود پابندی اخلاق میں مشہور نہیں تھے، گو یہ ضرور ہے کہ علی العموم حاکموں سے محکوم اخلاقاً بہتر رہتے۔ بہرہج اس زمانے سے مصری حکومت صرف ملوک اور بد اخلاق مطلق العنانوں کی حکومت ہو گئی جہیں کبھی کبھی تھوڑی بہت اعتدالی کیفیت بناوت عامہ اور خارجی اثرات کی وجہ سے پیدا ہو جاتی تھی۔ ابتدا میں سوسی ہوس اور اگا تھو کلیس ایسی فانیس کے ماتحتی میں حکومت کرتے ہیں، پھر سوسی ہوس کسی غیر معلوم طریقے سے غائب ہو جاتا ہے اور اگا تھو کلیس اپنے عزیز کے ساتھ ملکر حکومت کرتے ہوئے نظر

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - "ایسی فانیس" کے لئے "ہانی: سلطنت" ۲۸۹ تا ۲۲۷ -  
روما و مصر؛ اب، حاشیہ ۲، "ہانی" ۲۹۶ تا ۲۹۸ - "ہانی" کہتا ہے کہ مارکوس لیپیوس  
بادشاہ کا اہلیق نہیں تھا۔

جنگ کوہ پائیم؛ پولی ہیوس ۱۸، ۱۶ پانیاس کامل وقوع "قصیرہ فلیتوسہ"  
(Caesarea Philippi) دریائے اردون کے کناروں کے قریب؛ "فلسطین"

باب

آتا ہے لیکن اسکندریہ کے مقدونیوں نے علم بغاوت بلند کر دیا، اور انھیں اس قدر غلبہ حاصل ہوا کہ اگاتھوکلئیس نو عمر بادشاہ کو اچھے حوالہ کرنے پر مجبور ہوا اور اگاتھوکلئیس اور اسکے ساتھیوں کو اپنی حرکات کی یادداشت میں موت کے گھاٹ اترنا پڑا۔ اسکے زوال کا خیال ملے پولیموس کو پیدا ہوا تھا، چنانچہ وہ اب وزیر بن گیا، لیکن اپنے زمانہ وزارت میں اس نے اپنی قابلیت کا اظہار نہیں کیا، چنانچہ اسے ایتھلی سپہ سالار اسکو پاس اور اکارنائی ارستومنیس نے برطرف کر دیا، اور کچھ مدت کے بعد ارستومنیس نے اسکو پاس کو بھی اکیلطف ہٹا دیا (سلسلہ ق م)۔ لیکن ارستومنیس بھی بہت دن تک برسر اقتدار نہیں رہا اسلئے کہ اب ایسی فائیس سے شعور کو پہنچ گیا تھا اور محض اپنے اقتدار کا مظاہرہ کرنے کے لئے اسے زندہ دلوایا اس بادشاہ کے باقی ماندہ عہد میں پولیکراتیس اور ارستونیکوس کے ہاتھ میں حکومت کی باگ رہی، اور ایسی فائیس ان کے قبضے میں ایک کھلم کھلی کی طرح تھا۔ اس سے مقابلہ کیا جائے تو انطاکوس بادشاہ سوریہ بھی بڑا احمی نظر آتا ہے اسلئے کہ جب وہ دلیقٹوس شاہ مقدونیہ کے ساتھ مخالفہ کرنے کی طرح، اپنے عہد کی حفاظت کر لیتا تو اسے آسانی سے کامیابی حاصل ہو جاتی۔ مصر اور شام کی باہمی جنگ میں پانسا کبھی ایک طرف ہوتا کبھی دوسری طرف۔ ابتدا میں اسکو پاس نے فاسطین پر از سر نو قبضہ کر لیا، لیکن پھر (سلسلہ ق م میں) دریائے اردون کے منبج کے قریب کوہ پایوم کے سواتھ پر اسے انطاکوس نے شکست دیدی، اور گو ابستدائیں وہ سیدائیں مدافعت کرتا رہا لیکن بعد میں اسے مصر کی طرف ہٹ جانا پڑا۔ اب یہ وہ شام پر انطاکوس کا قبضہ ہو گیا۔ تعجب ہے کہ فریقین میں کبھی صلح نامہ پر دستخط ہوئے (سلسلہ ق م) اس میں انطاکوس کو خاص فائدہ نہیں ہوا۔ طے یہ پایا کہ ایسی فائیس



باب

انطاگوس کی بڑی قلوبترہ کے ساتھ نکاح کرے اور اس کے جہیز میں  
کیلے سور، فیقہ اور فلسطین دیدیا جائے۔ ساتھ ہی یہ بھی طے پایا  
کہ ان صوبوں کی آمدنی دو توں ملکوں کے درمیان تقسیم ہو جایا کرے  
جسکی وجہ سے ان کا مصر کے ساتھ محض نام کا تعلق سمجھنا چاہئے؛  
ساتھ ہی مصر نے ایک خفیہ عہد نامے کے ذریعے سے ایشیائے کوچک  
کے اسے تمام مقبوضات سے دست برداری دیدی اور یہی  
انطاگوس جسے لے ایک بڑی بھاری کامیابی سمجھنی چاہئے ( دیکھو  
باب ۱، اجا شہ ۲ )

داخلی معاملات میں ایسی غامض کی حکومت میں بھی اتنی ہی تبدیلیاں  
ہوئیں جتنی خارجی معاملات میں۔ پر ویسی عنصر کی اہمیت میں حال نہیں  
بہت کچھ اضافہ ہو رہا تھا۔ فلوپاٹر نے مصریوں سے میدان جنگ

۲۰ شرائط صلحنامہ کے بابت ہیں ٹیک معلومات مل نہیں ہیں؛ App Syr ۴،  
اور لیوی ۲۳، ۴۰، ۴۱ میں کچھ حوالے دیئے ہوئے ہیں۔ باب ۴۱ کے مطابق بطلیموس کی موت  
کی افواہ پھیل گئی؛ App. Syr. کو منسلک ہوتا ہے جسکی وجہ سے وہ اس بطلیموس کو فلوپاٹر سمجھتا ہے  
لیوی اس صلحنامے کی تاریخ ۹۶ ق م بتاتا ہے۔ نکاح؛ App. Syr. ۵۔ رسوم نکاح  
رافہ میں؛ ۹۴ ق م، لیوی ۳۵، ۱۳۔ نیز دیکھو شیورر: تاریخ قوم یہود Schuerer  
- ۵۲، ۲ Gesch. d. Jüd. Volkes

فیضی شہروں پر مصر کی حکومت؛ مقالہ کرومیلڈ؛ "تاریخ مسکوکات، سیدا، ۶۰، ۶۱؛  
طرابلس، ۶۳، ۶۴؛ صور، ۶۴، ۶۵؛ سکس؛ "جریدہ مسکوکات" Num. Chron. ۱۸۷۷  
۱۹۲؛ ارادوس، (ہیڈ، ۶۶۵ وغیرہ) نے بجائے بطالہ کے سلیوکیوں کا ساتھ دیا؛ اسنے  
اسکندر رمی نو نے کے بہت سے سکے بنائے، خود اپنا سنہ (۲۵۹ ق م سے) جاری کیا اور  
سنہ ۱۹۲ ق م کے بعد انیسوس والی شہد کی کمی کی شبیہ کو رواج دیا۔ مقالہ کرومیلڈ؛ "ارادوس" بالوں  
کے کتاب Melange numis. پیرس ۱۹۲۰ میں -

بطالہ کے محل؛ یوسفوس؛ "قدسیات" Jos. Antiq ۱۲، ۴ -

باب ۱۶

میں خدمت لے کر انہیں اپنی قوت کا احساس پیدا کر دیا تھا، اور وہ پہلے سے بہت زیادہ بہادر ہو گئے تھے چنانچہ انہوں نے جبکہ جنگ فلوئس کر دیں جنہیں حکومت نے نہایت ہی سختی کے ساتھ فرو کیا۔ ایسی فائیس کے عہد حکومت میں بھی یہی صورت حال رہی، اسلئے کہ علاوہ پریسیوں خصوصاً ایتولیوں کے خلفشاروں کے ویسی مصریوں کی بغاوتیں برابر جاری رہیں جنہیں سے اہم ترین بغاوت لیکوپولس کے قبضے کے ساتھ خاتمے کو پہنچی۔ اب وزیرانے ویسی عنصر کا رخصی کرنا ہی مناسب سمجھا چنانچہ انہوں نے مسالہ قیام میں بادشاہ کی تاجپوشی کی رسم نہایت تزک سے میسمفنس کے تہخانہ پتہ میں ادا کی، جسے پولیپوس ریمانا کلمے تیرے کا لقب دیتا ہے۔ اس طرز عمل کی بنا پر مصری پجاریوں کو سختہ تحائف اسی طرح دیئے گئے جیسے بطلیموس اول کے زمانے میں دیئے جاتے تھے، اور انہوں نے جو اسکے جواب میں اظہار تشکر و اطمینان کیا وہ روزیتہ والے پتھر سے ظاہر ہوتا ہے تلخ آخر میں ایسی فائیس اور اسکے شہرتی بھائی انطاگوس چہارم کے درمیان جھگڑا پیدا ہو گیا، اور چونکہ اب ایتولیوں کو رومانیجا دکھا چکا تھا اور مصران سے پہلے کی طرح سپاہیوں کا کام نہیں لے سکتا تھا اسلئے بادشاہ اکائیائیوں سے مدد کا طالب ہوا لیکن قبل اسکے کہ اسے اس نواح سے مدد ملے اسے

۳۵ پجاریوں کے ساتھ مراعات، جہانی: ”یونانی زبان“ ۱۹۴۱ء میں سلطنت سکندر عظیم میں یودی کی اہمیت: ایضا ۲۶۹ء، ۲۷۰ء۔ مقابلہ کرویترون کی اشاعت نوشتہ روزیتہ Letronne: édition de l'inscription grecque de Rosette جلد ۱، میوکر، اجزاء تاریخ یونان Muller: Fr. Histor. Gr. پیرس، دیدو۔ لیترون ان بغاوتوں پر بحث کرتا ہے جسکا بطلسمہ کو مقابلہ کرنا پڑا تھا، سنوئی تسلس کے لئے حاشیہ ۱۶، نسخہ لیکوپولس حاشیہ ۲۲۔ اس نوشتہ کے یونانی متن سے قدیم پے قرا کی یاد تازہ ہوتی ہے: سطرہ، کہا گیا، سطر ۲۷ حکم دیا گیا۔ جہانی: ”سلطنت“ ۳۱۶ء، ۳۱۷ء (یونانی متن تفسیر کے)

خود اسکے ”دوستوں“ یعنی درباریوں، ارکان مجلس مملکت اور وزرا نے زہر دیدیا۔ حق یہ ہے کہ اس بادشاہ کی جیسے زندگی گزری ویسے ہی خاتمہ بھی ہوا۔ ہم اسکے فرزندوں کی طرف ناظرین کی توجہ پھر مبذول کریں گے۔

اب ہم یونانی مقدونی امور کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ رما کے

۵۴ فیلٹوس پنجم، ہرٹز برگ ۵۳، ۵۲ وغیرہ۔

ہرقلیدس رھوڈز میں؛ پولی بیوس ۱۳، ۵؛ پولیاکے توس ۵، ۱۴، ۲۱۔

دکائے آرخوس اس مقام پر چہاں وہ لنگر انداز ہوتا ہے گناہ کاری اور قانون شکنی کے نام سے قراںگاہیں بناتا ہے؛ پولی بیوس ۱۸، ۵، ۳۴؛ مقابلہ کرو دیودوروس ۱۲، ۱۔

رھوڈزمی کیوس کے بابت اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں؛ پولی بیوس ۱۵، ۱۲۔

فیلٹوس کا پرکھام پر حملہ؛ پولی بیوس ۱۶، ۱؛ دیودوروس ۵، ۲۸ سے معلوم ہوتا ہے کہ سن ۱۵۰ ق م میں بھی پرکھام اپنے فنون لطیفہ کے لئے ممتاز تھا۔

بحری لڑائی؛ پولی بیوس ۱۶، ۱۴، ۱۵۔

ایٹھنز میں دو اکارانیوں کو سزائے موت؛ لیوی ۳۱، ۱۴۔

ایٹھنز میں کانگریس؛ پولی بیوس ۱۶، ۲۵، ۲۶۔ پوسانیاس ۳۶، ۱ کے مطابق کیفی سودوروس کی وساطت سے ایٹھنز، اتالوس ساکن مینرہ، بطلمیوس، ایولیا یوں اور کرٹییوں کے مابین ایک محالفے پر دستخط ہوئے۔ ہینڈ (”تاریخ مسکوکات“ اس محالفے کا تعلق سکھجات کموسوس (ص ۲۹)؛ کیدونہ (۳۹۲)، گورنی نہ (۳۹۵)؛ ہئے راپیت تا (۳۹۷)، پولی رے نیون (۴۰۳) اور پریانسوس (۴۰۵) سے بتا ہے جو ایٹھنز میں نمونے پر بنائے گئے تھے۔

اتالوس اکی گینا کو ایولیوں سے خرید لیتا ہے، جسکی وجہ سے یہ جزیرہ یونان میں حکمرانوں پرکھام کا مرکز بن جاتا ہے؛ پولی بیوس ۲۳، ۸؛ مقابلہ کرو فریکل ۷، ۷۷۔ یومینس اور اتالوس دونوں اپنا بہت کچھ وقت یونان ہی میں گذارتے تھے۔

فیلٹوس کا مارکوس اگے می لیوس سے مذاق؛ پولی بیوس ۱۶، ۳۴؛ لیوی ۳۱

ساتھ جنگ کے بعد فلیقوس کی سیاسی حیثیت اسکے لئے ناقابل برداشت ہو گئی تھی۔ لیکن اسے رومنوں پر حملہ کرنے کی جرات نہیں تھی۔ اسکی خواہش یہ تھی کہ اسکے نقصان کا معاوضہ اسے مشرق اور جنوب کے علاقوں میں مل جائے اور اس مقصد کے حصول کے لئے اسنے اٹھاکوس کے ساتھ محالفہ کر لیا جسکے بموجب اٹھاکوس کو تمام

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - ۱۸۔ پولی بیوس کہتا ہے کہ فلیقوس اس سے پریشان ہوا، اور لیوسی کا بیان ہے کہ فلیقوس آزادانہ گفتگو کا عادی نہیں تھا۔ اب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ رومن جانتے تھے کہ فلیقوس جنگ کی ابتدا کرے، چنانچہ فلیقوس نے جس جواب کے ذریعے سے اپنے آپکو جال سے نکالا وہ عیارانہ تھا، موم سن ۱۰۷ء۔ اس بیان کا پہلا حصہ غلطی پر مبنی معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ رومن کیوں جنگ کی ابتدا کرنے سے جھجھکتے رہا فلیقوس، تو اگر اسے شبہ ہوتا کہ میرے لئے کوئی جال پھیلا جا رہا ہے اور وہ اس سے نکلنا چاہتا تو وہ آسانی سے یونانیوں کا قدیم مدبرانہ طریقے پر کاربند ہو کر جنگ پیلوپونیز کی طرح جواب دعویٰ دخل کر دیتا۔ اسکے بجائے اگر اسنے سفیر کے شخصیت کو دھمکیا تو وہ آنا عیارانہ نہیں تھا جتنا بے وقوفانہ۔ اسکا تو یہ قول تھا کہ یہ جواب بھی نرم تھا اور ممکن تھا کہ اس سے بھی سخت ہو سکتا تھا، اور اگر اٹھاکوس اسکا خبر و جوان نہ ہوتا تو یہ ناممکن نہ تھا۔

فلیقوس کے خصائص، پولی بیوس ۲۱۸

کوئنگ تیوس کے لئے پولی بیوس ۱۲۱۸۔ نقیہ دلی ملاقات، پولی بیوس ۱۸ (۱۷)، ۱ وغیرہ، لیوسی ۲۲، ۲۳ وغیرہ۔ فلیقوس علی العموم کسی ظلم سے جی نہیں چراتا تھا لیکن یہاں اسنے اپنی پرہیزگاری کا مظاہرہ کیا۔

یہاں خدا کے خوف کا جو حال ہے اور اسکا تباہ انسان کے خوف سے جو کیا گیا ہے اس سے اس عہد کے مشرقی تمدن کی کیفیت نظر آتی ہے (امثال حضرت یلیمان ۲) اس بات کا اعادہ رہائین نے آسمانی شے شہر صرح میں کیا گیا ہے، ”مجھے صرف خدا ہی کا خوف چاہیے اور میں اسکے سوا کسی سے نہیں ڈرتا“ (۱، ۱)؛ نیز ہمارے زمانے میں ایک مشہور و معروف شخص نے بھی اسی خیال کا اعادہ کیا ہے۔ دیکھو ادب، باب حاشیہ ۱۵۔

ملک شام مل جاتا اور خود وہ یعنی فیلقوس کو آزادی حاصل ہو جاتی کہ جس قدر  
 ایشیائے کوچک چاہے اپنی قوت بازو سے فتح کرے۔ لیکن اس  
 طرز عمل کی وجہ سے اقطاع کوس سے بھی زیادہ فیلقوس اس بڑی امن کی  
 ایک نئے مقابلہ میں آگیا جس کے ممتاز ترین اراکین اس وقت یعنی ۱۹۰  
 ق م میں رھوڈز، پرگامم اور مصر تھے اور دوسرے درجہ کے دؤل  
 میں ایٹھننز، سیزنطہ اور ایخوس شمار کئے جاتے تھے۔ نیز اسطرف  
 ایٹولیہ بھی تھا، جو لینیری ماخیہ، خالکدون اور کیوس کا گویا محافظ تھا۔  
 لیکن اس تماشہ گاہ کے پس منظر میں گویا ان سب مملکتوں کے محفوظ  
 حفاظت کنندہ کے طور پر روما گھڑا تھا، اور فیلقوس کے سیاسی  
 نقطہ نظر کی تنگی اس کے اس خیال سے ظاہر ہوتی ہے کہ وہ بغیر رومنوں  
 کو ناراض کرنے کے اس وقت رھوڈز، پرگامم، مصر، ایٹولیہ اور ایٹھننز  
 کو نقصان پہنچا کر اپنے ملک کو وسیع کر سکتا ہے۔ اور اس خیال کے اسے براہ  
 راست رد و ناپر حملہ کرنے کی ہمت نہیں تھی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کچھ  
 مدت تک تو اسے بظاہر کامیابی ہوئی، لیکن ایک ہی وار میں اسے  
 اپنے تمام فوائد محصلہ سے دست بردار ہونا پڑا۔ فیلقوس کو رھوڈزیوں  
 سے خاص طور پر برخاش تھی اس لئے کہ اسکے خیال کے مطابق وہ ایسے  
 معاملات میں اپنی ٹانگ اڑا دیتے تھے جسے ان کا کوئی تعلق نہیں  
 ہوتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ صرف بادشاہوں ہی کو اعلیٰ سیاسیات  
 میں حصہ لینا چاہیے۔ اس نے اپنے سپہ سالار ہرقلیدس سے یہ اعلان  
 کرایا کہ میرے آقا نے میری توہین کی ہے جسکی وجہ سے مجھے اپنے  
 وطن کو خیر باد کہنا پڑا ہے اور میں اب کسی دوسری جگہ اپنا گھر  
 بناؤں گا، چنانچہ اس کے بعد وہ سیدھا رھوڈز گیا جہاں انکی بڑی  
 آؤ بھگت ہوئی۔ یہاں پہنچ کر ایک دن موقعہ پا کر اس نے سلج خانے کو  
 آگ لگا دی اور غائب ہو گیا، اور جب دوبارہ نمودار ہوا تو اپنے آقا  
 فیلقوس کے دربار میں اس کے سپہ سالار کی حیثیت سے، لیکن اس ترکیب

باب

بادشاہ کو کچھ زیادہ فائدہ حاصل نہیں ہوا، گو رھوڈز سے کمزور تر  
 مخالفوں کے مقابلے میں اسے نسبتہ زیادہ کامیابی ہوئی (سلسلہ  
 ق م ۱)۔ اسے ایتولی و کائنیارخوس کے ذریعے نئے بحری فتوحاتی  
 شروع کی، رھوڈزیوں کے خلاف کرینیوں کی مدد کی، اور جزائر  
 مدور پر جو اس وقت مصریوں کے زیر حمایت تھے، اور ایتولیہ کے  
 حلیف بلدیات ہیلیس پونت مثلاً لینزی باخیر، خالکدون و میجوس  
 برادر آخر کار تھاسوس پر قبضہ کر لیا۔ اس وقت تک رھوڈزیوں پر  
 فیلقوس نے کھلا حملہ نہیں کیا تھا، اور اب انہوں نے کیوس کے ساتھ  
 جو برتاؤ کیا گیا تھا اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ عین اس وقت  
 جب وہ کیوسیوں کو غلام بنانا کفر و خست کر رہا تھا، اسکے سفیر رھوڈزیوں  
 کے سامنے مقامی تماشہ گاہ میں یہ اعلان کر رہے تھے کہ انہوں نے مختص  
 انجی خوشنودی مزاج کی وجہ سے کیوس والوں کے ساتھ نہایت  
 اچھا برتاؤ کیا ہے، جس پر رھوڈزی پریمی تالس نے، جسے اصلی صورت  
 حال سے آگاہی ہو گئی تھی، اپنے ہم وطنوں سے واقعی شاہانہ حرمت کا  
 ذکر کیا۔ اسکے بعد رھوڈز، خیوس، اور بیزنظہ نے قطعی طور پر  
 دشمن کا سا برتاؤ کرنا شروع کیا، جس پر فیلقوس نے خیوس و ساموس پر  
 حملہ کیا اور پرکام کا علاقہ تاراج کر دیا۔ اسکے بعد اتالوس نے رھوڈز  
 کے ساتھ تعامل کر کے سمندر پر جنگ کا فیصلہ کن خاتمہ کرنا چاہا لیکن اسے  
 کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ وہ اور رھوڈزی امیر البحر متقیو فلسکوس کو  
 خیوس کے قریب بحرِ می بہت کامیابی ہوئی، لیکن چونکہ اتالوس  
 کا جہاز گرفتار ہو گیا، خود بادشاہ فرار ہو گیا اور رھوڈزی امیر البحر  
 جنگ کے بعد زخموں سے جانبر نہ ہو سکا اسلئے فیلقوس نے دعویٰ  
 کیا کہ لڑائی میں ہی جیتی ہے اور جب لادے کے قریب فریقین  
 میں پھر ٹکڑ بٹھڑ ہوئی تو رھوڈزیوں کو واقعی شکست ملی۔ ان کا بیڑہ  
 کوس تھٹ گیا اور فیلقوس نے کاریہ کے بعض مقامات کو جن پر اس

۱۷۱

پہلے رھوڈز کا قبضہ تھا، تسخیر کر لیا، لیکن چونکہ اسے کاریہ میں بڑی بڑی  
مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا اور اسے یہ اطلاع ملی تھی کہ اس کے  
دشمن آپس میں مخالفت کر رہے ہیں اسلئے وہ سائنہ ق م میں یورپ  
واپس چلا گیا۔

ہم دیکھ چکے ہیں کہ اکارانیوں کی ایٹھنز یوں نے توہین کی تھی  
اور فیلقوس اکارانیوں کا علیف تھا، چنانچہ اب ایٹھنز گفت و شنود  
کا مرکز بن گیا، اور رومنوں نے جنھیں سائنہ ق م میں قرطاجنہ سے  
صلح ہو جانے کی وجہ سے بہت سے جھگڑوں سے نجات مل گئی تھی  
اب فیلقوس کے دشمنوں کی سربراہی کرنی شروع کی گو بظاہر سب سے  
پیش پیش اس وقت اتالوس تھا۔ جب اتالوس رومن سفیروں کو ساتھ  
لئے ہوئے ایک ریشوکت جلوس کے ساتھ پیرائوس سے (جہاں وہ  
اپنے مملوکہ انی کینا سے آتا تھا) ایٹھنز پہنچا تو اس سے اس  
شہر کے درخشاں عہد کی یاد تازہ ہونے لگی۔ اس نے اپنی تحریک  
کو کہ ایٹھنز ہی فیلقوس کے خلاف اسے رھوڈز کے اور رومنوں کے  
ساتھ مخالف کر لیں لکھ کر ایٹھنز یوں کے سامنے پیش کی اور یہ تحریر بہ آواز بلند  
جمیت میں پڑی گئی۔ اس کی تائید رھوڈز کے سفیروں نے کی  
اور آخر کار ایٹھنز نے فیلقوس سے جنگ کی ٹھان لی۔ ایٹھنز یوں  
نے رھوڈزیوں کو وہی حقوق دیئے جو اس سے پہلے رومنوں کو  
مل چکے تھے، اور ایک قبیلے کا نام اتالوس کے نام پر اتالوس رکھا گیا۔  
اب رھوڈزی بڑے نے فیلقوس کے قبضے سے ایٹھنز کے  
بہت سے جزیرے نکال لئے، گواسکے برعکس فیلقوس کے سہ سالہ  
نکا نور نے ایٹھنز کو تاراج کر دیا لیکن جب رومن سفیروں نے اس سے  
جلے جانے کے لئے کہا تو اس نے فوراً تخلیہ بھی کر دیا۔ اسی  
طرح یہی سفیر ایٹروسیوں، اتھامانیوں، اکائیائیوں اور ایولیوں  
سے صلح کا پیام دیکر ایشیا کے مفاد کی حفاظت کرنے کے لئے

باقی

اور ممکن ہو تو مصر و شام کی باہمی صلح کرانے کے لئے ایشیا چلے گئے اب فیلقوس کو اپنی موجودہ حیثیت قائم رکھنے کے لئے کمال دشمنی کی ضرورت تھی اور چونکہ روم نے اس پر باضابطہ جنگ شروع نہیں کی تھی اسلئے یہ اسوقت بھی ممکن تھا؛ لیکن وہ پہلے سے بھی زیادہ بے فکر ہو گیا اور خود اپنے زوال میں مدد و معاون ہوا۔

سنہ ۱۹۱ ق م میں اٹھ سہ سالار مقدس نے شہر مارونہ اور شہر آگے کوس، جو اسوقت تک مصر کے ماتحت تھے، لئے لئے اور خود فیلقوس نے ایلیئوس، الوپے کو لے کوس اور بعض دوسرے مقامات پر قبضہ کرنے کے بعد یہ تہیہ کر کے کہ جیسے ہو سکے گا ایشیا کو جانیکا راستہ صاف کرنے کے لئے اپنی دوس کو مسخر کر لیکا اس شہر پر حملہ کر دیا۔ اناکوس اور رھوڈزیوں نے شہر کی مدد کرنے کی ہمت نہیں کی، چنانچہ اسے ہتھیار ڈالنے پڑے۔ لیکن قبل اسکے کہ فیلقوس شہر میں داخل ہو اسی رومن سفارت کے ایک رکن م۔ اے می لیوس نے، جو ایشیا کی طرف چلی تھی اس سے روم کے ایک حلیف پر حملے کرنے پر صدائے احتجاج بلند کی۔ اسمیں اور فیلقوس میں جو بحث ہوئی اسمیں موخر الذکر کو نیچا دیکھنا پڑا اور آئندہ کا رشاہ مقدونہ نے کھوکھلی لفاظی سے بحث کا خاتمہ کر دیا۔ جب ابی دوس والوں نے سنا کہ بادشاہ انھیں شہر چھوڑنے کی اجازت نہیں دیتا تو انھوں نے ایک دوسرے سے قسم کھائی کہ وہ زندہ گرفتار نہیں ہونگے، چنانچہ انھوں نے اس حلف کو پورا کر دکھایا اور اکثر نے خودکشی کر لی۔ اس سے فیلقوس کو بڑا غصہ آیا اسلئے کہ وہ سمجھتا تھا کہ ابی دوسیوں کو غلام بنا کر وہ بہت کچھ روپیہ پیدا کر لیکا اور اسکے بعد اس نے ایک اور لنو اور قابل نفرت مزاح کیا کہ اچھا تو میں تین روز کی مہلت دیتا ہوں جس میں ابی دوس والوں کو اپنے آپ کو بچانسی دینے یا خنجر مارنے کی پوری اجازت ہے۔ ظاہر ہے کہ اس مدت کے دوران میں



اس نے انہیں گرفتار کر لینے اور بعد میں فروخت کر نیکا تہیہ کر لیا تھا۔  
 موسم خزاں سن ۱۹۱ ق م سے پہلے ہی سلسلی کیوس نکالنا ایک رومن  
 فوج کو لے کر اسیریہ اور کلاؤدوس ۲۰ جہازوں اور ایک ہزار سپاہیوں  
 کو لے کر ایشیا پہنچ گیا۔ راستے میں موخرالذکر نے خالکس پر قبضہ کیا،  
 لیکن چونکہ اسے محسوس کیا کہ میں اس شہر کو آسانی کے ساتھ اپنے  
 قبضے میں نہیں رکھ سکتا اسلئے اس نے اسے چھوڑ دیا۔ فیلقوس نے  
 ایجنٹر پر حملہ کیا، لیکن دینی لون دروازے سے پسپا ہونا پڑا جس پر اس نے  
 قرب و حوار کے علاقے کو تاراج کر کے انتقام لیا اور اس تاراجی میں  
 مقبروں کو بھی نہیں چھوڑا۔ جب اتالوس الی گینا سے اور رومن  
 پرائیوس سے ایجنٹر پہنچے تو وہ سیلوپونیز واپس چلا گیا جہاں پہنچ کر  
 اس نے اکائیوں سے وعدہ کیا کہ اگر وہ یوبیہ میں اسے کمک بھیجیں گے تو  
 وہ نابلس کے خلاف انکی مدد کریگا۔ لیکن اس استدعا کے اکائیوں  
 نے تعمیل نہیں کی اسلئے کہ وہ اس واقعے کو نہیں بھولے تھے کہ فیلقوس  
 نے فلوپوئے مین کو کسی وقت زہر دینے کی کوشش کی تھی۔ اسیر فیلقوس  
 پھر شمال کی طرف چلا اور اٹیکا کو پہلے سے بھی زیادہ تاراج کر کے  
 اور جموں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اپنا غصہ نکالا۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس  
 طرز عمل سے کسی کا کیا بھلا ہوتا۔ بہر حال فیلقوس نے تو اس نواح میں  
 کچھ کر کے نہیں دکھایا، اور ادھر رومنوں کو مقدونیہ میں اتنی ہی محم  
 کامیابی ہوئی بلکہ سن ۱۹۹ ق م تک انہوں نے کوئی کار نمایاں انجام  
 نہیں دیا اور سن ۱۹۱ ق م تک رومن وہاں کے ذہیں رہے۔ لیکن  
 سن ۱۹۱ ق م میں صورت حال میں اس وقت تبدیلی ہوئی جب مقدونیہ ضلع  
 پر خاص طور پر کانسل ت، کونٹات کیوس غلامی نیوس مامور کیا گیا۔ اس  
 جنگ کے دوران میں جب کامیدان پہلے ایسٹروس میں تھا، اور پائے  
 آؤس کے کنارے دو دونا کے شمال میں فیلقوس اور تیتوس مایم طاقی  
 ہوئے اور فیلقوس نے صلح کی طرف اپنے میلان کا اظہار کیا، لیکن جب

باب

اس سے تھیلی کے تخلیہ کے لئے کہا گیا تو اس سے فوراً گفتگو سے قطع تعلق کر لیا۔ اب تیتوس نے فیلقوس کے مضبوط قدم اکھڑ دیے اور اسے مقدونیہ کی طرف بڑھنے پر مجبور کیا لیکن وہ راستے میں تھیلی کو تاراج کرتا ہوا گویا اس ملک کو خدا حافظ کہہ گیا۔ اسکے بعد روما کے حلیفوں یعنی ایٹولیوں نے بھی تھیلی کو تاراج کیا، لیکن تیتوس نے جب لارنس کے قریب شہر اترکس کی تسخیر کرنے کی کوشش کی تو اسے ناکامی ہوئی اور اسے بعد وہ موسم سرما بسر کرنے کے لئے فوکس کے شہر انتی کیرا چلا گیا۔ اسکے بھائی لویکوس نے رومن رھوڈزی اور پرگام کے جہازوں کی مدد سے ایرقیہ یا اورکاریتوس لے لئے اب تیتوس نے اکائیائیوں کو مقدونیہ کے مخالفانہ لیگ میں شامل ہونے کے لئے کہا، اور روما کے مخالفوں یعنی آرگوس، میگالوپس اور دیکے کے قائم مقاموں کے اٹھ جانے جمیت لیگ میں سے اٹھ جانے کے بعد اکائیہ بھی اس لیگ میں شامل ہو گیا۔ اسکے برعکس آرگوس فیلقوس ہی کا ساتھ دیتا رہا۔

اس موقع پر خود تیتوس فیلقوس کے ساتھ کسی قسم کی ہمت کو خوش آمدید کہتا اسلئے کہ اگر جنگ جاری رہتی تو روما سے اس کی جگہ نیا کائنات آجاتا۔ الغرض دونوں رہبر سلامہ ق م میں لقیہ کے قریب خلیج مالوس دوبارہ ایک دوسرے سے ملے۔ تیتوس کے ساتھ اتالوس، رھوڈز، اکائیہ اور ایٹولیہ کے سفیر بھی آئے اور انہیں سے بعض نے اپنے اپنے مخصوص دعاوی اور بعض نے یونانیوں کے عام مفاد کو پیش کیا۔ مثلاً اتالوس نے پرگام کے قریب کے ان بت خانوں یعنی افروڈی زیوں اور نیلے خوریوں کے از سر نو تعمیر کا مطالبہ کیا جو فیلقوس نے اجاڑ ڈالے تھے اور رھوڈزیوں نے اپنے سمندر پار مقبوضات اور ایشیا کے جملہ ایسے مقامات کے تخلیہ کا مطالبہ کیا جن پر فیلقوس نے قبضہ کر لیا تھا۔ الغرض فریقین دو مہینے کے لئے

جنگ کے التوا پر راضی ہوئے اور قرار پایا کہ روم میں گفٹ و شہود جاری رہے۔ لیکن اس گفٹ و شہود کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا اسلئے کہ فیلقوس نے دیمتریاس، فالکس اور کورنتھ سے دست بردار ہونے سے انکار کر دیا جسکی وجہ سے جنگ جاری رہی۔ اس مہم کے لئے تیتوس کو رومن فوج کا سپہ سالار بنایا گیا اور ساتھ ہی اسی کے سپرد یونانی امور کے طے کرنے کا کام کیا۔ اسی زمانے میں فیلقوس نے ایک اور چال چلی جس سے اس کی بدترین خصائص نمایاں ہو گئے۔ فیلقوس بعض مرتبہ ثانوی امور کو ضروری باتوں سے زیادہ نتیجہ خیز سمجھتا تھا، چنانچہ اس دفعہ اسنے نائبس کو اپنی طرف لے آنے کی جی میں ٹھانی اور ظاہر ہے کہ بغیر معاوضہ دئے ہوئے یہ ناممکن تھا۔ اسلئے سب سے سیدھا سادہ طریقہ یہ تھا کہ نائبس کو آرگوس نذر کر دے جو حال ہی میں مقدونیہ کے ساتھ جاملاتھا! ظاہر ہے کہ آرگوس پر قبضہ کرنے کے بعد خود سرنے آرگوسیوں کے ساتھ نہایت بُرا سلوک کیا، لیکن اس سے شاہ مقدونیہ کو کیا غرض مطلب! لیکن سب سے عجیب لطف یہ ہے کہ اس شخص کے باوجود نائبس رومنوں کے ساتھ ہی ملا رہا اور اس طرح گویا ایک بد معاشر کو دوسرے اس سے بڑے بد معاشر یعنی خود سرنائبس نے شاہ فیلقوس کو چال چلکر نیچا دکھا دیا! اب فیلقوس رفتہ رفتہ ایک ایسا شخص بن گیا تھا جو چھوٹے چھوٹے داویج میں منہک رہتا تھا لیکن ساتھ ہی اپنے فوجی معلومات اور فن تفریح کی وجہ سے لوگوں پر اثر ڈالتا رہتا تھا۔

سالہ قم کے موسم بہار میں تیتوس بیوتیہ کو فیلقوس سے بھاؤ پر آمادہ کرنے کے بعد تھسالی پہنچا جہاں کوہ کینوس کی فافٹ کے قریب ایک مقام پر جو فراتے اور اسکوتوس سے دور نہ تھا ایک لڑائی ہوئی۔ اس مڈ تھسالی میں رومن علیحدہ علیحدہ رسالوں میں

باب

منظم تھے جن کا انتظام آسانی کے ساتھ کیا جاسکتا تھا اور جس کے باہمی  
 اختلاط میں زمین کی اونچ نیچ کی وجہ سے کسی قسم کا فرق پیدا نہیں ہوتا  
 تھا؛ اس کے برعکس مقدونوی فوج اپنے جتھے میں منظم تھی۔ اس جنگ  
 میں وریچہ سو برس میں پہلی مرتبہ اس طرز تنظیم کو جو تمام دنیا میں مشہور  
 تھی، نیچا دیکھنا پڑا۔ رومن میمنہ نے عقب کے مساویانہ فاتح و ناصر  
 مقدونوی میمنہ پر وار کیا اور اسے بھگا دیا، اور یہ وہ بات تھی جو  
 مقدونوی جتھے کی گھنٹی ترکیب کی وجہ سے اس کے لئے مشکل سے ممکن تھی۔  
 اس لڑائی میں آٹھ ہزار مقدونوی مارے گئے اور پانچ ہزار گرفتار  
 ہوئے، اور ادھر رومن فوج کے بھی سات سو سپاہی کام آئے فیلقوس  
 اس سے پہلے ہی اپنی فوج کو لڑکوں اور بڑھوں سے بھرنے پر مجبور  
 ہوا تھا، اور اس ہزیمت کے بعد وہ لڑائی جاری نہیں رکھ سکتا تھا،  
 چنانچہ اب اسے صلح کی استدعا کی۔ ادھر فیلقوس یہ نہیں چاہتا تھا  
 کہ مقدونیہ صفحہ ہستی سے بالکل نابود ہو جائے اور اسکی جگہ آیتولی  
 قوت پکڑالیں۔ آیتولیوں نے سالہ قم کے عہد نامے کی بنا پر  
 غیر منقولہ مال غنیمت یعنی تھیلی کے ان شہروں کا مطالبہ کیا جن پر ہی زمانہ  
 میں انکا قبضہ تھا اور جن سے فیلقوس اب دست بردار ہو گیا تھا۔ لیکن  
 رومن یہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ شہر آیتولیوں کو مل جائیں اور اسے  
 اس جواب کی دلیل پیش کی کہ چونکہ آیتولیوں نے سالہ قم میں  
 بغیر رومنوں کے مشورے سے فیلقوس کے ساتھ صلح کر لی تھی اس لئے  
 سالہ قم کا عہد نامہ منسوخ سمجھا جائے۔ اس استدلال میں بہت  
 کچھ حقیقت نہاں تھی۔ اس کے علاوہ فیلقوس کو تین بڑی بڑی زمینیں  
 مل چکی تھیں جن کی وجہ سے وہ ان شرائط کو اب تسلیم کرنے  
 کے لئے تیار تھا جو ایک مرتبہ اس نے مسترد کر دئے تھے، یعنی رومنوں  
 نے استرا توئی کہہ تاکہ کاریہ فتح کر لیا تھا، کو ریتھ کا مقدونوی رسالے  
 کو شکست مل چکی تھی، اور لیوکاس پرل سکوناک تیوس کا قبضہ ہو چکا تھا

بالا

جبکی وجہ سے اکارنائی مقدونیہ کا ساتھ چھوڑ کر روما سے جا ملے تھے۔ الغرض ایک مقدونی سفارت پر عمال کی طور پر فیلقوس کے بیٹے دیمتریوس کو ساتھ لے کر روما گئی۔ روما کی مجلس سینات نے جن شرائط کو طے کیا اور فیلقوس نے منظور کیا، اور جن کی تعمیل کی مگرانی کا کام حسب معمول دس سردار اور دس رومنوں کے سپرد کیا گیا تھا، وہ حسب ذیل تھے :- یورپ میں فیلقوس کی حکومت میں جو یونانی تھے وہ اب رومنوں کے سپرد کر دیئے گئے، ایشیا میں جو تھے وہ آزاد کر دیئے گئے؛ علاوہ ازیں اسے رومنوں کو ایک ہزار تانت بطور خراج جنگ کے دئے اور سوائے پانچ جنگی جہازوں کے باقی سب جنگی جہاز انہی کے حوالہ کرنے پڑے۔ لیوی اس پر یہ اضافہ کرتا ہے کہ اسے اپنی فوج میں صرف پانچ ہزار سپاہی رکھنے کی اجازت دی گئی اور آئندہ کے لئے یہ قرار پایا کہ بغیر رومنوں کی اجازت کے وہ کسی جنگ میں حصہ نہیں لے گا۔ رومنوں کے حلیفوں میں سب سے کم مطمئن ایتولی تھے۔ جب تھلی میں ان کے دعاوی کی کچھ شنوائی نہیں ہوئی تو انھوں نے ذرا عامیانہ شکایت پیش کی، وہ یہ کہ جو کچھ ہوا ہے وہ یہی کہ اب آئندہ بجائے فیلقوس کے رومایونان کا آقا بن گیا ہے۔ گو اس شکایت کا رومنوں نے بہت جلد اسناد کر دیا لیکن اس میں شبہ نہیں کہ یونان میں اس سے پہلے مقدونیہ کا جو اثر تھا اسکی جگہ باوجود اس اسناد کے روما کا اثر قائم ہو گیا تھا۔

۵۵ شرائط صلح، پولی بیوس ۱۸، ۲۲، لیوی ۲۲، ۲۳۔ معلوم ہوتا ہے کہ اے ٹوس و مورونیہ بادشاہی کے قبضہ میں رہ گئے؛ دیکھو باب ۱۸، حاشیہ ۲۔ نیز دیکھو نیس؛ ”تحقیقات“ ۱۲۴، وغیرہ۔

۱۹۹ ق م کے بعد یونانیہ کے سکون میں مزید ارتقاء؛ ہیڈ؛ ”تہذیب سکوبات یونان و سلی موجودہ نوادر خانہ برطانیہ“ ۱۸۸، LXXIV، طلحائی درہم، تصویر ۱۹، ۱۔

باب

جنگ کے ان نتائج کا سالہ ۱۹۶ ق م کے خاکائے والے کھیلوں کے موقع پر یونانیوں کے روبرو اعلان کیا گیا۔ یہاں تیتوس کے موجودگی میں ایک زعیم نے اعلان کیا کہ چونکہ رومنوں اور پروکانسل و امیر تیتوس کو ننگ تیتوس نے فیلقوس کو شکست دیدی ہے اسلئے اس نے اب مفصلہ ذیل بستیوں کی آزادی کا اعلان کیا جاتا ہے :- کو رستھی، فوکسی، لوکرس، یوبیمہ، ماسکنتیس، تمسالوسی، پرھائے بی اور فیتولی کائیائی الغرض جس خطرہ کا ایتولیوں نے اظہار کیا تھا اسکا اکثر و بیشتر امداد کر دیا گیا تھا۔ یہ اعلان سنکر یونانیوں میں خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی، تیتوس کی بڑی بھاری آؤ بھگت کی گئی اور انکے تقاضے پر زعیم کو اپنے الفاظ کا اعادہ کرنا پڑا، اور پروکانسل کہتا ہے کہ اس غل کو شور سے جو اس وقت پیدا ہوا بہت سے پرند تاںک یہ ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔

مجموعہ دوسری تفصیلی معاملات کے جنھیں دس سفیروں اور تیتوس نے طے کیا تھا یہ بھی تھے کہ آئندہ فوکس اور لوکرس ایتوسی لیگ میں اور کورنتھ، ترمی فلیبہ، اور سرائیہ، اکائیائی لیگ میں شامل رہیں گے، اور اورپوس و ایریتیرہ بجائے پرگاکم کے مقبوضات ہونے کے بالکل

۱۹۶ ق م کے خاکائے والے کھیل، سالہ ۱۹۶ ق م۔ پولی بیوس ۱۸، ۴۶۔ لیوی ۳۲، ۳۳۔ ہم یہ غلط بیانی اکثر سنتے ہیں کہ اس موقع پر جملہ "یونانیوں" کی آزادی کا اعلان کیا گیا تھا، اور اس غلطی کی بنا نہ صرف زونارس ۱۸، ۹ ہے بلکہ پولی بیوس ۱۸، ۴۶ بھی ہے جسکے قول کے مطابق جلد یونانی ایک اعلان کے ذریعے سے آزاد ہو گئے۔ اسکے صرف یہی ہو سکتے ہیں کہ تیتوس کے اعلان کے بعد اب تمام یونانی آزاد تھے، اس سے اکثر تو پہلے ہی سے آزاد چلے آتے تھے، اور اب صرف وہ یورڈی یونانی آزاد ہونے تھے جنھیں فیلقوس نے رومنوں کے سپرد کیا تھا۔ رومنوں نے فیلقوس سے بیکر یونانیوں کو آزاد کیا اسکی کیفیت اسی برتاؤ کی تھی جو نیولین سوم نے ٹومبارکوسی اور ونیس کے ساتھ کیا۔ یونان کو اب اسپرغور کرنا پڑا کہ قوت کا پلاؤ اس طرف کو جھکا ہوا ہے۔

باب

آزاد رہیں گے۔ زمانہ حال میں تیتوس کے اس اعلان کو محض ناٹک کا ایک پردہ سمجھا جاتا ہے، اور یہ کہا جاتا ہے کہ جب روما کی طرف سے یونان کی آزادی کا اعلان کیا جا رہا تھا اس وقت اس کا واقعی ارادہ یہ تھا کہ وہ اس ملک پر پوری طور پر حاوی ہو جائے۔ اس سے رومنوں پر دو الزامات عائد ہوتے ہیں، ایک تو تدبیر کا (اسلئے کہ روما کو کیا پڑی تھی کہ یونان کی آزادی کا اعلان کرے) اور دوسرے منافقت کا؛ ہمارے نزدیک پہلا الزام واقعات پر مبنی نہیں ہے اور دوسرا قرن قیاس نہیں۔ رومنوں نے جملہ یونان کی آزادی کا اعلان نہیں کیا بلکہ صرف ان سببوں کے آزادی کا اعلان کیا جو فیلقوس نے رومنوں کے سپرد کئے، اور ایسا کرنے میں وہ بالکل حق بجانب تھے۔ لیکن ہمیں اسکا کوئی ثبوت نہیں ملا کہ رومنوں کا مقصد یہ تھا کہ یہ آزادی محض نام ہی کی ہو۔ گویا ممکن ہے کہ بہت سے رومن یونانیوں کے طرز عمل پر اثر ڈالنا چاہتے ہوں، لیکن اس سے خاکنائے والے اعلان سے کچھ تعلق نہیں تھا اور یہ اعلان دراصل ایک عملی مسئلے کا ایک نہایت ہی مناسب حل تھا۔

چونکہ پیلوپونیس میں نابلس نے آرگوس حوالہ کرنے سے انکار کر دیا اسلئے یہاں کے معاملات ابھی تک پیچیدہ تھے۔ تیتوس نے کونیتھ میں حلیف یونانیوں کی ایک کانفرنس طلب کی اور انھوں نے یہ تصفیہ کیا کہ نابلس سے جنگ چھیڑنی چاہئے، اور فیلقوس نے بھی (جسے پہلے ہی سے نابلس سے پرغاش تھی) اپنی فوج حلیفوں کی مدد کے لئے روانہ کی۔ تیتوس درستی اسپارٹا میں جا گھسا، لیکن جب اسپارٹیوں نے اپنے شہر میں آگ لگا دی تو اسے شہر چھوڑ دینا پڑا۔ اب اس نے نابلس کے ساتھ ایک صلحنامہ کیا جسکے بموجب نابلس نے اسکے جملہ مطالبات کو منظور کر لیا اور نہ صرف آرگوس کو (جو حال ہی میں اسکے منجھ سے مکمل چکا تھا) آزاد قرار دیا بلکہ کریت کے ان مقامات سے بھی دست

بال

ہو گئے جو انکے قبضے میں تھے اور اپنا بڑا بھی رومنوں کے حوالہ کر دیا  
نیز وہ لاقونومی جو نابلس کے مخالف تھے انھیں جنوبی لقونیمہ میں آزادانہ  
طور پر رہنے کی اجازت مل گئی (۱۵۹ ق م)۔ الغرض اس طرح سے  
نابلس کا کوئی تعلق سمندر سے نہیں رہا، اور یہ صورت حال ایسی تھی  
جو کسی بحری قزاق کو کبھی پسند نہیں آ سکتی تھی۔

۱۵۹ ق م میں رومنوں نے اپنے رسالے ویتربا کس، ٹالکس،  
اور یوس، ایریتریا، اور اکروکورتھوس سے واس بلائے، ان میں شبہ  
نہیں کہ اس سے رومنوں کی خالص بے نفسی پیشکشی تھی، لیکن یہ فعل  
مدبرانہ نہیں تھا، اس لئے اسکے بعد رومنوں کو یہ معلوم کرنے کا کوئی طریقہ  
بھی باقی نہیں تھا کہ انطاکوس کس کس انداز سے یونان میں اپنا بول بالا  
کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔

الغرض فیلقوس کے شجرت پر یونان کی حالت ناقابل اطمینان  
نہیں تھی۔ مورخوں کو چاہئے کہ اس واقعے کو تسلیم کر کے حالات کو اپنے  
اصلی قالب میں دیکھنے کی کوشش کریں۔ یہیں افسوس ہے کہ علی العموم  
سورخ صحیح نقطہ نظر کا اتباع نہیں کرتے، اور سنلہ ق م کے یونانیوں  
کو بد اخلاق اور رومنوں کو بے ایمان سمجھا جاتا ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے  
کہ یونانیوں میں پہلے ہی کی سی اعلیٰ صفات موجود تھیں، اور انی دوس  
کے شہریوں نے ثابت کر دیا کہ ان میں پرانی سوراٹیت اس وقت  
تک موجود ہے اور وہ ساگینٹول یا سرقسطہ و پونٹلہ کے  
باشندوں سے انتہائی جرات و ہمت میں کسی آن کم نہیں رہے

۱۵۹ یونیس نے بھی نابلس کے خلاف جنگ میں حصہ لیا، یہ نوشتوں سے ظاہر ہوتا ہے؛  
فریکل، نمبر ۶۰، ۶۱۔ نابلس سے صلحانہ اور اسکے شرائط؛ لیوی، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱۔

نیز دیکھو مینس کے "آثار تاریخ یونیس دوم" Meischke: Symbolae ad Eum. II. hist  
لاہنز، ۱۸۹۲ء ص ۲۶۔



رومن تو وہ اتنے ہی کم خود غرض تھے جتنا ایک مملکت دوسرے کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ بلاشبہ یونانی آپس اتحاد نہیں کر سکتے تھے، لیکن اس سے انکی بد اخلاقی لازم نہیں آتی۔ کیا تکلف اور مجبے لین اسلئے بد اخلاق تھے کہ وہ آخر تک برابر آپس لڑتے رہے؟ انگلستان کے کیولے لیر اور "گول سروں" کو نالائق کہا جاسکتا ہے؟ اگر دوسری صدی ق م کے نصف اول کے یونانی بائیں زیادہ کرتے اور عمل کم تو ایسی حالت میں ہم انھیں زوال پذیر کہتے ہیں حق بجانب ہوتے، لیکن اسکے بجائے ضرورت کے وقت وہ برسرِ کار ہو گئے، اور ہمارے نزدیک فلوپوئے مین اور ابی دوس کے شہر کسی ملک اور کسی عہد کے لئے بھی باعثِ زینت ہونگے۔ پھر ہمیں یونانیوں کی طرح رومنوں کے ساتھ بھی انصاف کرنا چاہئے اسلئے کہ انھوں نے فیلقوس جیسے حکماں کی مخالفت کی اور تہذیب و تمدن کی پشت پناہی کی۔ جب ہم آگے بڑھ کر انکے یونانیوں سے جو تعلقات تھے ان پر عام نظر ڈالیں تو پہلا معاملہ جن پر ہمیں نظر ڈالنی پڑے گی وہ انکے یونانی معاملات میں مداخلت کے اسباب کا مسئلہ ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس مداخلت کا فوری سبب یہ تھا کہ الیسیائی قزاقوں کے تدمخ کو کسی نہ کسی طرح سے زیر کیا جائے اسلئے کہ خود یونانی ان کا کوئی بال بسکا نہیں کر سکے تھے۔ پھر دوسری بات جو قابلِ غور ہے وہ یہ ہے کہ رومنوں کے سب سے زبردست عریف اس عہد کے مین پند مملکتیں یعنی رھوڈز، پرگام و ایٹینز تھے۔ آخر میں ہمیں یہ کہنا ہے کہ جو کچھ بھی مداخلت رومنوں نے کی وہ صرف اسلئے کہ انھیں خود یونانیوں کے مختلف فریقوں نے مداخلت کی دعوت دی تھی اور یہ مداخلت محض قانونی اسباب کی بنا پر دی گئی تھی۔ مدت دراز سے یونانیوں میں اتفاق کا فقدان تھا، اور مدت دراز ہی سے

انہوں نے اس کی ضرورت سمجھی تھی کہ کسی نہ کسی طرح سے اس  
 فقہان اتحاد پر غالب آجائیں، چنانچہ اس مقصد کے حصول کیلئے  
 وہ سمجھی غیر ممالک سے مدد لینے میں کبھی نہیں چوڑے۔ پرموس کے  
 زمانے سے رومن مجلس سنیات اپنی دوراندیشی اور استقلال  
 کے لئے مشہور تھی، چنانچہ اگر یہ مجلس دست اندازی کرے اور  
 کسی معاملے میں ثالثی کی کوشش کرے تو یونانی اسے غیر موزوں  
 نہیں سمجھتے تھے اور ہر حال میں انہیں اس سے فائدہ ہی فائدہ  
 تھا۔ پھر روم، تیموس کے وساطت سے جو عمل کیا وہ یونانیوں کیلئے  
 ابتداء میں مفید معلوم ہوتا تھا، اور گو امتداد زمانہ سے اس کا  
 افادہ پہلو باقی نہیں رہا تو اسکی ایک وجہ یہ تھی کہ یونانیوں میں  
 لاتناہی تفرقے پھیلے ہوئے تھے اور دوسری یہ کہ امتداد زمانہ  
 سے خود رومنوں کے خصائص میں فرق آگیا تھا اور انہیں قوت و سطوت  
 نے جگہ کر لی تھی۔ ہمارے نزدیک سنیات ق م میں رومن سنیات کا وجود  
 دنیا سے یونان کے لئے یقیناً مفید تھا، اور ایک سو سال بعد شاید  
 ایک ناپسندیدہ ضرورت۔

ہیں یہ نہیں چاہئے کہ جو کچھ رومادوسروں کے طلب پر یا  
 از خود کرتا ہے اس میں محض حرص و آرز کا اثر دیکھیں اور ہماری دولت  
 میں بغیر ایک عظیم الشان اخلاقی قوت کے روماد تمام دنیا کے معلوم  
 کا اپنی تسلط میں الحاق نہیں کر سکتا تھا۔ اس الحاق کا باعث  
 اسنے بڑے بڑے سپہ سالار نہیں تھے اسلئے کہ انکے علاوہ دوسری  
 اقوام بھی صفحہ ہستی پر موجود تھیں جو مہنی بھل جیسے لاشانی سردار پیدا  
 کر سکتی تھیں۔ ہمارے نزدیک روم کی ترقی کا راز محض قوت اور  
 چالبازی میں مضمر نہیں تھا، بلکہ اس کشش میں مضمر تھا جو ایسی مملکت  
 میں جس کا قانونی نظام لاشانی ہو، ایک ایسی جمہوریہ میں مضمر تھا  
 جو دوسرے جمہوریوں کو بالکلیہ زیر کرنا نہ چاہتی ہو بلکہ جس نے

اپنے زیر حمایت ملکوں کے متنوع ادارات کو تقریباً بلا کسی قسم کی تبدیلی کے اپنے حال پر چھوڑ دیا تھا۔ لیکن ساتھ ہی ہمارا یہ خیال کہ روما کی ترقی کی بنیاد اس کی کشش پر اور ایک خاص فطری قانون پر تھی اس بات کا منافی نہیں ہے کہ خاص خاص مواقع پر حکمت عملی یعنی ایک خاص قسم کی ترکیب سے بھی اس کے اقتدار میں ترقی ہوئی، اور اس طرح عمل کی رہبری بعض مرتبہ محض خیالات نے کی اور بعض مرتبہ عملی ضروریات نے۔ تاہم ان سب کی اہمیت ثانوی تھی، اور اصلی چیز وہی غیر شعوری مقناطیت تھی جس کا اور پر بیان کیا گیا ہے۔ ایک روز افزوں اور روز بروز ناقابل مدافعت ہوتی جارہی تھی اور جو باد مخالف پر روز بروز حاوی ہوتی جاتی اور جملہ ادارات خصوصاً ملوک کی ادارات کو پھائے لئے جاتی تھی اسنے بحیرہ روم کے ساحلی علاقوں کو جو ان و امان کے خواہاں تھے روما کی گویا گود میں لا ڈالا۔

ہمارے نزدیک اس عہد میں روما اور اسکے مخالفوں کو، خصوصاً جب وہ مخالف بادشاہ ہوں، ایک ہی نظر سے دیکھنا درست نہیں اسلئے کہ بادشاہ ملک فتح کرتے ہیں لیکن روما کی حکمت عملی فتوحات پر مبنی نہیں ہے۔ ”مکابیان“ ۱، ۸، ۱۰ میں روما کی جو الفاظ عالیہ میں تشریف و توصیف کی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسری صدی ق م جیسے قریب زمانے میں اسکا کیا رتبہ سمجھا جاتا تھا، یہاں مرقوم ہے کہ روما انصاف پسند، دور اندیش اور اقوام کا حامی ہے اور یہاں ۲۲۰ اشخاص جنکے ہاتھ میں حکومت کی کل ہے جو ہر سال سربراہ کار ملک مقرر کرتے ہیں جو مخالف اقوام و ملوک کو نیچا دکھاتے ہیں لیکن دوستوں کے ساتھ جو وعدے کئے ہیں انہیں پورا کرتے ہیں ان سب چیزوں کا اثر اس دنیا پر نہایت زبردست پڑا ہو گا۔ ایفائے وعدہ کی یہ آخری صفت ایسی تھی جو اس زمانے کے بادشاہوں میں ناپید تھی، گو اس بارے میں بہت کم ایسے بادشاہ ہونگے جو ملوکوں کی طرح اپنے وعدوں سے بے پروا ہونگے۔ ظاہر ہے کہ روما ہمیشہ اپنی شہرت کے معیار پر پورا نہیں اترتا تھا۔

# باب ہفتم

رومنوں کی آویزش انطاکوس ایتولیوں

اور غالیوں کے ساتھ

۹۲ ق م تا ۸۸ ق م

اگر انطاکوس سوم نے روما کے خلاف فیلقوس کا ساتھ

یقینہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - لیکن آخر یہ انسانیت کا ہی تقاضا ہے۔ اس عہد میں ملوکیت انسانیت کا مترادف سمجھا جاتا تھا اور جمہوریت ایسی حکومت کے مترادف سمجھی جاتی تھی جس کی باگ تمام شہر یونان کے قبضے میں ہوتی۔ اس میں شبہ نہیں کہ بادشاہ بعض مرتبہ یونانی شہروں کے آزادی کی عزت کرتے تھے، لیکن وہ جنگ خود اپنے ہی غرض سے کرتے تھے جسکی وجہ سے شہر ان کے جھگڑوں میں مبتلا ہو جاتے تھے لیکن روما کی صورت حال اس سے مختلف تھی۔ دونوں کے درمیان منصفہ ذیل تباہی نظر آتا ہے؛ بادشاہوں کی قوت مطلق انسانیت پر مبنی تھی اور اسکے ساتھ یہ بھی اقتدار اور نیچے درجہ کے خصائص والے درباری؛ رومنوں میں قانون کی عزت اور اعلیٰ خیال کے مدیر ظاہر ہے کہ ان دونوں کے درمیان وزن جس طرف ہو گا وہ ظاہر ہے پھر کیا رومنوں نے وہ نہیں کیا جو مقدونیوں نے؟ انہوں نے کسی نہیں کیا تھا یعنی ایک وسیع رقبے میں اس واپان قائم کی؛ ہرگز برگ (۱، ۹۷) یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ اس زمانے کا یونانی "اخلاقی معیار پر پورا نہیں اترتا تھا" اور اسکے ثبوت میں بہت کچھ واقعات پیش کرتا ہے؛ لیکن یہ واقعہ

دیا ہوتا تو اس سے اسی کا فائدہ تھا۔ یہ سچ ہے کہ بادشاہوں کے لئے باء

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - ہے کہ جب وطن اور محبت آزادی بالکل مردہ نہیں ہوئی تھیں اور بلاشبہ ان اوصاف میں کچھ کم غلو نہ تھا۔ ہرگز بزرگ کہتا ہے کہ ایک زمانہ آیا آیا جب یونانیوں کے لئے مقدونوی حکومت پر ایسی حکومت نہیں رہی تھی؛ لیکن اس میں شبہ نہیں کہ یہ ایک لوکل سیادت کے مترادف تھی اور یونانیوں کو اس قسم کے سیادت کی مطلق ضرورت نہ تھی۔ اس میں شک نہیں کہ فیلکوس محض اپنے ذاتی مفاد کی خاطر یونان پر قابو یافتہ ہونا چاہتا تھا، اور یونان کے لئے اسکی برداشت کرنے کی آخر کون ضرورت تھی؟ بلاشبہ روم کی زبان اور تمدن یونانیوں کے لئے بالکل نئے تھے، لیکن اسکی نظر میں یونانی تمدن کی اس درجہ عزت تھی کہ وہ ذہنی اعتبار سے مقدونوی بادشاہوں سے بھی زیادہ یونانیوں کے ساتھ وابستہ تھے۔

اسی عہد کے یونان کا تیرھویں صدی عیسوی کے اٹلی سے مقابلہ کیا جاسکتا ہے یہاں بھی و انتی جیسے مالی مغن اور عالی دماغ شخص نے اس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا ایک پر دینی یعنی رومن شہنشاہ ایلالوں کی آپس میں صلح کرادے۔ ایسی ریاستوں کے لئے جنہیں اقتدار اعلیٰ حاصل ہوا اور جنہیں اپنی آزادی کا پورا خیال ہو چکی وجہ سے وہ کسی قسم کا وفاقی دستور اپنے لئے پسند نہ کرتی ہوں ایسی ملکوں کے لئے ایک ویسی ذہنی اقتدار شخصیت کی ضرورت پڑتی ہے جو ان سے بالاتر ہو اور جو ان کے طرز عمل میں اعتدال کی کیفیت پیدا کر سکے۔

۱. و شلیگل A. W. Schlegel نے اپنی کتاب ”روما“ Rom. میں اس شہر کی تعریف کرتے ہوئے بالکل ٹھیک کہتا ہے کہ ”رومن“ مختلف سلطنتوں کے ثالث اور بادشاہوں کے جلاوطن بننے کیلئے تاشا گاہ پر نمودار ہوتے تھے۔

۲. ہمارے اسناد خاص طور پر لیوی کی کتاب ۳۵ تا ۳۸ اجزاء پولی بیوس کی کتاب ۳۰ تا ۳۱ اور اپیان: سوریر Appian: Syriae ہیں اور اس آخری کتاب میں رومو ڈومی امیر البحر کا نام پوسی ماخوس بیان کیا گیا ہے۔ ابواب ۴ و ۵ میں اپیان کو مصری معاملات کے بابت جو معلومات ہیں وہ ناقص ہیں۔

مقابلہ کروں - میٹیکس: قدماخذ تاریخ یونین دوم“ لائپرگ ۱۸۹۲ء  
صفحہ ۶ وغیرہ - (بقیہ حاشیہ بر صفحہ دیگر)

باب

ایسے محالفوں میں حصہ لینا جن میں استحکام ہو نہایت ہی دشوار تھا اس لئے کہ انکی حکمت عملی کلیتہً لوٹ مار پر مشتمل ہو گئی تھی اور یہ بادشاہ اسکی پروا بہت کم کرتے تھے کہ انکے لوٹ مار کے ہدف انکے دشمن ہیں یا وقتی دوست؛ چنانچہ فیلقوس اور انطاکوس کے مابین جو مخالفہ تھا اسکی واحد بنیاد یہ تھی کہ ان دونوں میں کوئی بھی دوسرے کو لوٹ مار سے باز نہیں رکھ سکتا تھا۔ لیکن اسی حکمت عملی کی وجہ سے فیلقوس اور رومائیں آویزش ہو گئی تھی اور اب انطاکوس بھی فیلقوس کے قدم بقدم چلنے لگا۔

رومنوں نے مقدونیہ سے جو صلح کی تھی اسکے مطابق انھوں نے ایشیائے کوچک کے ان شہروں کا تیا پانچا کر دیا تھا جنھیں انطاکوس خود اپنے تصور کرتا تھا۔ گو ان کا مطلب اس وقت صرف یہ تھا کہ یہ شہر آزاد ہو جائیں لیکن اس سے انطاکوس اور بھی زیادہ ناراض ہو گیا

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ ۱۹۷ ق م میں انطاکوس کی کوششیں؛ لیوی ۲۳، ۱۹؛ انطاکوس نے کلیکیہ، کلیہ اور کاریہ میں رہبران شہروں پر حملہ کیا جو بطلمیوس کے قبضے میں تھے اور فوج اور بیڑے دونوں سے اس حملے میں کام لیا۔

انطاکوس ایشیائے کوچک میں ملاقاتے فتح کرتا ہے اور رھوڈز کے ساتھ جھگڑا سول لیتا ہے (۱۹۷ ق م)؛ لیوی ۲۳، ۲۰، ۲۱؛ رھوڈزی، ان جلدیات کی آزادی کی حفاظت کرتے ہیں جو بطالہ کی حلیف ہیں (یعنی کائڈوس، مندوس، ہالی کارناسوس، ساموس)؛ لیوی ۲۳، ۲۰۔ دیکھو اوپر؛ باب ۱۳ حاشیہ ۳۔

۱۹۶ ق م میں انطاکوس، ہلیس پونت پر اور تھریس میں؛ لیوی ۲۳، ۲۱۔ ہم پولی بیوس ۱۸، ۴۱ سے یہ استدلال کر سکتے ہیں کہ انطاکوس نے افی سول پر ۱۹۷ ق م میں قبضہ کر لیا ہوگا؛ نیز لیوی ۲۳، ۲۸ (۱۹۶ ق م) سے بھی ہم یہی استدلال کر سکتے ہیں؛ اسنے کہ یہاں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اسنے موسم سرما بسر کرنے کے لئے اس شہر پر پڑاؤ ڈالا تھا۔

اور فیلقوس کے ناکامی کے بعد اُس نے ان سب شہروں کا دعویٰ کیا جنہیں فیلقوس نے فتح کیا تھا یا جن کا اس نے کبھی مطالبہ کیا تھا۔ جنگ مقدونیہ کے دوران میں اسے کلیکیہ، لیلیہ اور کاریہ میں فتوحات کے ذریعہ سے مصر کو نقصان پہونچایا تھا اور ساتھ ہی رھوڈز کو اپنا تدمقابل بنایا تھا۔ اب رھوڈزیوں نے اس کے پاس پیغام بھیجا تھا دیکھو خلیجی و دنیا کے والی راس سے آگے نہ بڑھنا؛ اسی اسے ضرور تمیل کی لیکن گویا اس کے معاوضے میں اٹلیسی علاقے کے جبکہ زیادہ رقبے پر ممکن ہو قبضہ کر لیا۔ رھوڈزی مصر کے حلیفوں یعنی کاؤٹوس میں دوس، ہانی کارناسوس اور ساموس کی حفاظت کر رہے تھے، لیکن انطاکوس نے انہی سوس پر قبضہ کر کے اسے اپنا مرکز بنایا اسکی خواہش یہ تھی کہ باقی ماندہ ایشیائے کوچک لے کر اس کے بعد تھرس پر قبضہ کر لے۔ اسے یاد تھا کہ میں اسی سلیوکوس کا جانشین ہوں جس نے سو برس پہلے لیزمی ماخوس کو نیچا دکھایا تھا اور اس نے اب یہ دعویٰ کیا کہ اگر میرے جد کو یک نیک موت کے گھاٹ نہ اتار دیا جاتا تو جن علاقوں کو وہ اپنی سلطنت میں ملتی کر لیتا وہ سب میرے ہی قبضے میں ہوتے۔ یہی سبب وہ ایشیائے پیش اور تھرس میں گویا فیلقوس کا جانشین بن گیا، اور اسی کی طرح ان ریاستوں کو جو کم و بیش آزاد تھیں وق کرنے لگا، لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ سلیوکیوں نے یونانی عنصر کے ساتھ جو سلوک کیا وہ اس سختی کا عشرہ عشر بھی نہ تھا جو فیلقوس نے ان کے ساتھ روا رکھی تھی انھوں نے کبھی کسی بستی کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا جیسا فیلقوس نے اپنی دوس اور دوسری یونانی بلدیات کے باشندوں کے ساتھ کیا تھا۔ یہی برتاؤ تھا جسکی وجہ سے جہاں فیلقوس کو اپنے حلیف بنانے میں ناکامی ہوئی تھی وہاں انطاکوس کو بہت سے حلیف مل گئے۔ ۹۶ ق م کے اوائل ہی میں انطاکوس تھرس گیا

باب ۱

اور شہر لیزمی ماخہ کی، جسے فیلقوس نے برباد کر دیا تھا، مرست کی۔ یہاں اسے رومن سفراء جنہوں نے اس سے تھرس اور ایشیا کے شہروں کو چھوڑ دینے کے لئے اور مصر میں مقبوضات پر حملہ نہ کرنے کا وعدہ کیا۔ اسکا اسنے یہ جواب دیا کہ میں محض اپنے حقوق کا ایفہ چاہتا ہوں، رہا مصر، سو اس میں اور بطلیموس میں پورا اتفاق ہے اور شاہ مصر کو اس سے کسی قسم کی شکایت نہیں ہے، نہ صرف یہ بلکہ بطلیموس اسکا طیف اور اسکا نیک وانا دے۔ اس جواب سے روما کی توہین ہی نہیں ہوئی بلکہ اس کے اثر کو دھکا بھی لگا لے انطاکوس اور

لہ روما اور فیلقوس کے درمیان جو جنگ ہوئی اس ایشیا کے صورت حال میں جو تبدیلی ہوئی تھی اسے درست زاویہ نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ ۹۶ ق م میں کوہ پانیوم پر انطاکوس کو جو کامیابی ہوئی اسکے بعد اس نے ترکیب ملکہ مصر سے مفاہمت کر لی اور اس مفاہمت کے بموجب (بغیر اپنے طیف روما سے رائے لینے کے) مصر نے بادشاہ سویریہ کے ساتھ چند در چند مراعات کیں، یعنی اپنے مقبوضات ایشیا کے کو چاک دتھرس سے دست بردار ہو گیا اور اسکے معاوضے میں جنوبی سویریہ کو (جسپر حال ہی میں انطاکوس قابض ہو گیا تھا) واقعی طور پر کام میں لانے کی اجازت حاصل کر لی۔ اس مفاہمت کو اب تیس رومنوں سے راز میں رکھا گیا تھا، اور اس کے مطابق اب انطاکوس تھرس تک میں مدعی کی حیثیت سے نمودار ہوتا ہے اور ۹۶ ق م میں لیزمی ماخہ کے مقام پر رومنوں کو ایشیا کے بطلیموسی مقبوضات کے اب حسب ذیل جواب دیتا ہے: ”بلدیات کی یہ شکایت ہے کہ آپ۔۔۔ ان علاقوں پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں جو اصل میں بطلیموس کے ملکوں ہیں اور اسکا لیک بطلیموس کے ساتھ اچھے تعلقات میں اور اسکے ساتھ تعامل کرنے کی بھی ضرورت ہے“؛ لیوی ۴۳، ۴۴۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انطاکوس اور مصری ذرائع نے چال ملکہ رومنوں پر بازی لے لی تھی، اور اس طرح انطاکوس بنایت خطرناک ہو گیا تھا۔ اگر ہم اس صورت حال سے متفق ہو جائیں تو پھر ہم اپنے Inne کی اس رائے سے ہرگز اتفاق نہیں کر سکتے، ”تاریخ روما“ (Roem. Gesch. ۱۱، ۲) جس سے Baed. Unterag ۱۱۱، ۲ اتفاق کرتا ہے کہ رومنوں نے مصر کو لنگھنے میں چھوڑ دیا تھا؛ بلکہ اس کے برعکس مانتے ہیں کہ مصر نے روما کے خلاف



روما کے درمیان جو کشمکش تھی سمیں اس واقعہ سے پہلے سے ہی زیادہ بابل  
اضافہ ہوا کہ ہتی بعل جسے رومنوں کے کہنے سے قرطاجہ کو خیر باد

تقسیم حاشیہ صفحہ گزشتہ - پال ملی تھی اور یہ مغاہمت کر کے خود اپنے حوصلوں اور آرزوں  
پر بانی پھیر دیا تھا۔ مصر کو ایسا کرنے کا کسی حالت میں حق نہیں تھا۔ علاوہ ازیں مصر بمبئی فرسودہ  
ملکیت کو کسی قسم کے حوصلہ مندانه طرز عمل اختیار کرنے کا کوئی حق نہیں تھا، ہم دیکھ چکے ہیں کہ علاوہ  
ان جرائم کے جس کا ارتکاب کرنے میں وہ آزاد تھا، باقی امور میں وہ اپنے وزرا کے قبضے میں گویا  
ایک کٹھ پتلی تھا، اور اگر ان وزرا نے شامی رشتوں کما کر ایک خاص طرز عمل اختیار کیا تو  
اس کی وجہ سے مصر کی حالت پہلے سے یہ بہتر ہو گئی نہ بدتر۔ صرف فرق یہ پیدا ہوا کہ اب نہ صرف  
روما کو مصر کو اپنے طبقہ اثر میں کھینچ لینے کا حق پیدا ہو گیا بلکہ اب اس پسند جو سی ملکوں کے  
لیگ میں مصر نے خود اپنی خوشی سے جو جگہ خالی کی تھی اسے روما نے کمال اطمینان سے پر  
کر دیا اور اس طرح اس نے انطاکوس کو پونتوس کے آزادانہ جہاز رانی کو روک دینے سے اس طرح باز رکھا جیسے  
اس سے پہلے اس نے فیلٹوس کو باز رکھا تھا۔ چونکہ مصر اپنی خوشی خاطر اس لیگ سے نکل گیا تھا  
اسلئے روما نے اپنے دائرو کو دو گنا کر دیا۔ ان سب واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ س ۱۹۰ ق م  
ایشیا نے پشین کے لئے نہایت اہم ہے۔ یہاں مصر کو ایک سو سال سے جو رتبہ حاصل تھا  
اس سے وہ انطاکوس کے حق میں دست بردار ہوتا ہے اور اب انطاکوس کو یار و نمودوں سے مخاطب  
ہو کر یہ کہہ سکتا ہے کہ اب آپکو غیر ضروری تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں اسلئے کہ مصر آپکی امداد کا خواہاں نہیں ہے۔  
لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہی وہ کامیابی تھی جسکی وجہ سے اس کا آخر کار باطل خاتمہ ہو گیا۔ اگر اس میں یہ تسلیم  
کر لیں کہ عقل ہوتی کہ اسلئے مصر اس سے دست بردار ہونا ہی بہتر ہے تو پھر غلب امر یہ ہے کہ روما سے  
ایشیا میں آزاد چھوڑ دیا لیکن اس کے اس خیال کی وجہ سے کہ اول تو اسے تھریس کا دعویٰ کرنا چاہئے  
اور دوسرے یہ کہ اسکا فرض ہے کہ نابرس اسی نامدار اور ایوکیوں کی آزادی کی حفاظت کرے تو اسے  
نہ صرف اپنے حال کے مقبوضات سے دست بردار ہونا پڑا بلکہ ان علاقوں کو بھی چھوڑ دینا پڑا جو  
اسکی سلطنت میں پہلے سے شامل تھے۔

کہنا پڑا تھا، ۱۹۵ ق م میں انطاکوس سے ملنے آئی سوس آریا اور وہاں پہونچکر بادشاہ کے صلاح کاروں میں شامل ہو گیا۔ انطاکوس نے وقتی طور پر روما کے ساتھ جنگ کرنے سے گریز کیا لیکن ساتھ ہی اس نے نہ صرف بیزنطہ اور غلطیوں کے ساتھ گفت و شنود کی اور بطلیموس سے صلح کر لی، بلکہ اریارٹھیس حکمران کا پاروسیہ سے مخالفہ کر لیا، اور اس طرح آئینوالی جنگ کی تیاریوں میں مصروف ہو گیا اور یہ بھی کوشش کرنے لگا کہ یونین شاہ پر گام بھی جو ۱۹۴ ق م ہی میں سخت نہیں ہوا تھا، اسکی طرف آجائے، لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہوا، اور یونین نے اسکا ساتھ دینے کے بجائے شام کے بادشاہ سے جنگ چھیڑنے کے لئے رومنوں کو حتی الامکان اکسانے کی کوشش کی۔

۱۹۳ ق م میں ایشیا کے آئندہ بندوبست کے لئے روما میں گفت و شنود شروع ہوئی، اب روما کو ہر شخص یونانی جھگڑوں میں ثالث تسلیم کرنے لگا تھا، اور ایسے معاملات میں رومن سیناٹ خاص طور پر تیتوس کو ننگ تیتوس کے رائے پر کان دہرتی تھی اسلئے کہ اسے مقدمہ دینے پر نہایت درخشاں کامیابی حاصل ہوئی تھی اور اب وہ اپنے لئے مزید جنگی کامیابیوں کا خواہاں نہیں تھا۔ دوسرے حکمرانوں کی طرح انطاکوس نے بھی روما اپنے سفیر بظاہر اس لئے روانہ کئے تھے رومنوں سے مخالفہ کر لیں اسلئے کہ وہ معاملات ایشیا میں انکی مداخلت کے اصول کو تسلیم ہی نہیں کرتا تھا۔ اس کے جواب میں رومنوں نے شامی سفیروں سے مطالبہ کیا کہ یا تو انطاکوس یورپ کو اپنے مال پر چھوڑ دے ورنہ پھر روما کے اس حق کو

۱۹۲ ق م میں روما کے ساتھ گفت و شنود، لیوی ۴۳، ۵۵، تیتوس کو ننگ تیتوس اسکا دعویٰ کرتا ہے کہ یونانیوں کی آزادی کی حفاظت رومنوں کے ساتھ وابستہ ہے۔

سلیم کریکا کہ وہ ایشیائی یونانیوں کی حفاظت کا ذمہ دار ہے۔ اسپرٹا  
 شامی سفیروں یعنی مینوس و سیکے سیانکس نے یہ جواب دیا کہ ہمیں ملک  
 کسی کو دیدنے کا اختیار نہیں ہے چنانچہ مزید گفت و شنود ایشیا کو  
 ملتوی کر دی گئی جہاں وہی رومن سفیر روانہ ہوئے جنہوں نے  
 اس سے پہلے لیزی ماخیمہ میں انطاکوس سے ملاقات کی تھی۔  
 وہ ایلیمہ اور پرگامم ہوتے ہوئے ایفی سوس گئے جہاں ہینی بیل بھی  
 ٹہرا ہوا تھا۔ اس سفارت کے سردار پ۔ ولیوس نے ہینی بیل سے  
 دوستی کا نیکھی جسکی وجہ سے انطاکوس کو اس قرحا جی کی طرف سے  
 شبہ پیدا ہو گیا، چنانچہ اس نے آئوالی جنگ میں اس سے مشورہ نہیں  
 کیا جسکے باعث خود اسی کو نقصان اٹھانا پڑا۔ بادشاہ نے رومنوں  
 کے دعاؤں کو اسلئے او بھی قبول نہیں کیا کہ اسے خاص یونان سے  
 حلیف ملنے کی امید ہو گئی تھی۔ ایولیوں کا خیال تھا کہ رومنوں  
 نے انہیں مال غنیمت میں سے وہ حصہ نہیں دیا جسکے وہ مستحق تھے  
 چنانچہ انہوں نے انطاکوس کے پاس یہ پیام بھیجا کہ روماکے ساتھ  
 جنگ ہو تو وہ اسے نہایت قابل قدر مدد دیں گے اور ساتھ ہی  
 یہ بھی وعدہ کیا کہ انطاکوس کو فیلقوس شاہ مقدونیہ، امیاندر والی  
 اتھامانیہ اور نائکس کی مدد بھی دلوادینگے۔ فیلقوس اس اتحاد میں  
 شریک ہو جاتا تو شاید پڑا بھاری ہو جاتا لیکن وہ الگ ہی رہا، اور  
 باقی دونوں حکمران روماکے ساتھ جنگ میں بالکل بے کار تھے۔  
 انطاکوس نے براہ راست تو مشرقی تمدن کے اصول پر کار بند ہو کر  
 رومن سفیروں سے براہ راست گفتگو کرنا ترک کر دی تھی، اسنے اب  
 اپنے وزیر اعظم تینون کے ذریعے سے ولیوس اور سلیمی کیوس سے  
 کہلا بھیجا کہ ایشیا کے شہر جنہیں سمرنا، لمپساکوس اور اسکندریہ ترواس  
 شامل ہیں میری ملکیت ہیں، اور اگر رومامیر حلیف ہونا منظور کرے تو  
 میں روموڈز، میزنطہ، کیزکوس اور بعض دوسرے مقامات کی آزادی کو

باب

تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ظاہر ہے کہ ایسے شخص کے لئے جو اپنے آپ کو روم کا کام لہ بھٹتا ہو، یہ سب بغاوت مہربانی آمیز شرائط تھیں۔ لیکن اسے جو اپنے اور اعتماد تھا وہ اتنا نہیں تھا کہ خاص اگلی میں رومن علاقے پر حملہ کرتے کے لئے تیار ہو جائے، اور یہی وہ بات تھی جسے قرطاجنی پسند کرتے، مگر وہ یونان جانے اور وہاں رومنوں سے جنگ کرنے کیلئے تیار تھا۔

جنگ نابس نے شروع کی تھی۔ ظاہر ہے کہ یہ نامکن تھا کہ نابس جیسا ناقابل اصلاح شخص بحری قزاقی میں حصہ لینے سے باز رکھا جائے، چنانچہ سالہ ق م میں وہ ایک بیابان کی ٹھیس میں آ پڑا۔ یہ شہر ”آزاد لقونیوں“ کے علاقے میں واقع تھا اور اکائیائی لیگ میں شامل تھا، چنانچہ اکائیائیوں نے فوراً ایک رسالہ لکھی ٹھیس میں مقرر کیا، لیکن انہیں اتنی تہمت نہیں تھی کہ وہ روم کے حلیف سے برسر پیکار ہوں۔ اسلئے انہوں نے روم سے مداخلت کرنے کے لئے استدعا کی۔ رومن مداخلت کے لئے تیار تھے، لیکن انہیں انہوں نے جلد ہی نہیں کی۔ جیسر اکائیائیوں کے استراتی کوں، غلو پوئے مین نے تنہا لڑائی شروع کر دی۔ لیکن نابس نے اسے چھوٹے سے بڑے کو شکست دے کر لکھی ٹھیس پر قبضہ کر لیا، لیکن بڑی لڑائی میں اسی کو شکست ہوئی اور اسے اسپارٹا بھاگ جانا پڑا۔ اب ٹھیسوں، جو معاملات یونان کے لئے

نابس اور اکیویٹھیر ولقونی؛ ہرگز برگ ۲، ۱۱۱، ۱۵۹؛ خصوصاً ریل؛ اکائیائیوں اور نابس کی آخری جنگ “Ruehl: Der letzte Kampf der Achaier gegen” Nabis ۸۳ء نیز دیکھو تیو پفر کا مضمون اکائیائیہ پراپولی کے محیط میں۔ نابس کے مخالف، پولی بوس ۱۳، ۱؛ اسکی بیوی اپیکا، ۱۳، ۱۸، ۱۷۱۔ نابس کی وفات کیوی ۲۵، ۲۵۔ نابس کے خلاف پرکام کے افواج بھی حصہ لیتی ہیں؛ پرکام کے نوشتے، فریکل ۶۱، ۶۲؛ دیکھو تیو پفر نیز ٹھیس کے نوشتے وغیرہ ٹھیس کے اس جنگ کو مفصل بیان کرتا ہے۔

روم کا مستقل مامور مقرر ہوا تھا، میدان میں آگیا اور اُس نے فریقین کے  
 مابین صلح کر کر اکائیائیوں سے لقونیہ کا تسخلیہ کرا دیا۔ اس طرح نائیس  
 کی مداخلت کا تو خاتمہ ہو گیا لیکن روم کے مخالفوں کو کوئی فائدہ نہیں  
 پہونچا، اور اب ایولیوں کی باری آئی جنہوں نے اسے ابھارا تھا۔  
 ایولیوں کی جمیعت نے خود میتیس کے روبرو یہ طے کیا کہ انطاکوس  
 کو رومنوں سے یونان کو ایولیوں کے مدد سے آزاد کرانے کے لئے  
 دعوت دیکرائے اور جب میتیس نے جو اس وقت موجود تھا، اس  
 قرار داد کی نقل مانگی تو استراتے گوس و میتیس نے جواب دیا کہ  
 قرار داد کی نقل کو وہ ایک لشکر جرار لے کر دریائے ٹائبر پہونچ کر  
 حوالہ کریگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ لفاطی کی متحدی دیہاری نے ایولیہ کے عمل پسند  
 اکسائوں تک پر حملہ کر دیا تھا، رومن سلاطین قیصر میں ویتیرلیس  
 کا تسخلیہ کر چکے تھے، چنانچہ اب ایولیوں نے مکئے میں سے جو  
 لوگ انکے تھمنوا تھے انکی مدد سے اس مقام پر قبضہ کر لیا تو لفاط  
 یہ سے کہ انھوں نے مکئے میں کو یقین دلایا تھا کہ یہ مقام اب فیلقوس  
 کے حوالے کر دیا جائے گا۔ فیلقوس اس خیال سے کہ اگر وہ رومنوں  
 کے طرف چلا گیا اور انکی خوب جہی طرح مدد کی تو اسے بہت کچھ  
 فائدہ ہوگا، اب کلیئہ روم کا طرفدار بن گیا۔ اسے رومن طرز عمل  
 کی تائید کرنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ انطاکوس نے اپنے طرز عمل سے  
 پھول کر ایک شخص فیلقوس ساکن میکالوپوس کو جو امی نائدر کا بستی  
 بھائی تھا خاص سخت متددونہ کا دعویدار بنا دیا تھا، اور اب فیلقوس  
 نے اپنے دلیں یہ ٹھانی کہ روم کا ساتھ دینے سے وہ اپنے  
 حریف انطاکوس سے انتقام لے سکیگا۔ اسکی برعکس ایولی تھواس  
 خالکس نہیں لے سکا، گو اساراٹا ایولیوں کے قبضے میں آنے سے  
 پس بال بال بچ گیا۔ ہوا یہ کہ جب نائیس کے راستے میں مشکلات  
 مائل ہوئیں تو اسنے اپنی مدد کے لئے ایولی سپاہی طلب کر لئے،

باب

اور جب وہ سلمہ قم میں فوج کی قیادت پر سلامی لے رہا تھا تو ایتولیوں کے سپاہ دار الکساندر نے اسے جان سے مار ڈالا۔ ہمارے نزدیک اگر ایتولیوں نے اسپارٹا کے فوجی وسائل کو کام میں لانے پر توجہ کی ہوتی تو وہ اس معاملے سے مدت دراز تک مستفید ہوتے رہتے؛ لیکن اسکے بجائے انھوں نے شہر کو تاراج کر دیا جس سے اسپارٹا کا جام صبر لبریز ہو گیا، چنانچہ حملہ آور انہوں کو تہ تیغ کر کے خود اکائیائی لیگ میں شریک ہو گئے۔ یہ طرز عمل بالکل انوکھا تھا، اور اگر زمانہ حال کے خیالات درست ہوتے کہ رومنوں کو یہ غلط کرنے اور یونانیوں میں تفریق ڈالنے میں مزا آتا تھا، تو اس حکمت عملی کے مطابق یہ مسئلہ ضرور بحث میں آنا چاہئے کہ اس پر رومن کیا کہیں گے۔ لیکن رومن بالکل خاموش رہے اس لئے کہ جو کچھ یونانی اس وقت کر رہے تھے اس سے وہ اس وقت تک بے تعلق تھے جب تک ان کے پاس شکایتیں نہ پہنچیں یا جب تک یونانی براہ راست اُن پر وار نہ کریں۔ یہی وہ اصول تھا جس کے مطابق تیتوس عمل کرتا تھا یعنی جب جھگڑا ہو اس وقت ثالث کی طور پر مداخلت کر دے، ورنہ یونانیوں کے معاملات سے بے تعلق کا اظہار کرے۔ یہ نظام اس لئے کہ یونانی آزاد تھے۔ علاوہ ازیں رومنوں کی خواہش تھی کہ اکائیائیو کو ناراض نہ کریں ورنہ انطاکوس اور ایتولیوں کے ساتھ جنگ کی صورت میں انکی مخالفت بنائیت تکلیف دہ ہوتی۔

اب تیتوس نے ایشیا جا کر بادشاہ کو یونان آنے پر رضی کیا۔ ہمیں شک نہیں کہ اس نے ہنوز سمیرنا، لپساکوس اور اسکندریہ سے اس موقع نہیں کیا تھا، اور اکائیائی امدادی فوج کے سین موقعہ پر گام میں داخل ہو جانے کی وجہ سے اس شہر پر بھی قبضہ نہیں کر سکا، تاہم وہ صرف دس ہزار پیادوں، پانچ سو سواروں اور چھ ہاتھیوں کو مع سو جنگی جہازوں کو اور دوسو

باربردارمی کے جہازوں کے اپنے ساتھ لیکر ۱۹۲ ق م میں ویتیریا پہنچ گیا۔ ایتولیوں نے شہر لانیہ کے قریب لیاک کا ایک جلسہ کیا جس میں انھوں نے انطاکوس کو اپنا سپہ سالار مقرر کیا۔ یطف یہ ہے کہ وہ اس وقت تک نہ صرف روما کے ساتھ بلکہ اکائیائیوں کے ساتھ بھی برسرِ پیکار نہیں تھا۔ اسے قانوناً تو یونان پر اتنا ہی دعوے تھا جتنا رومنوں کو تھا، اسلئے کہ یونانیوں نے اپنے جھگڑے طے کرنے کے لئے پہلے تو رومنوں کو اور پھر انطاکوس کو طلب کیا تھا؛ ظاہر ہے کہ اس سب معاملے کا اختتام جنگ ہی سے ہو سکتا تھا، لیکن انطاکوس کچھ ایسا تجربہ کار مدبر تھا اور اپنی حکمت عملی میں کچھ ایسا درست تھا کہ وہ کمال ہوشیاری کے ساتھ بغیر کسی قسم کے قانونی نقص کے اور بغیر باضابطہ جنگ کے مختلف ہدایات کو اسخ کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ اس نے خالکس سے کھلتی بیجا کہ میں روما سے برسرِ پیکار نہیں ہوں اسلئے تم میرے ساتھ نہایت اطمینان سے مخالفہ کر سکتے ہو، جسے خالکس والوں نے جواب دیا کہ بہت اچھا، ہم پہلے اپنے حلیفوں یعنی رومنوں کی اجازت لے لیں۔ اسنے اکائیائیوں سے غیر جانبدار رہنے کی استدعا کرنے کے لئے اپنے سفراء کے گیم روما نہ گئے جہاں متوس بھی موجود تھا۔ ان سفیروں کے گفتگو کا اکائیائیوں نے خاطر خواہ جواب نہیں دیا۔ لیکن اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ رومانے اکائیائیوں کی کسی قسم کا جبر کیا ہو۔ بلکہ اس نے صرف ایک بات کا خیال لایا تھا، اور یہ اپنے ہم ملکوں کی یہودی ستی اور اب وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ اکائیائیوں کو روما سے گہرے تعلقات پیدا کرنے کی

۱۹۲ ق م کے جنگ کے مفصل حالات کیلئے دیکھو کیوی اور پولی بیوس۔ اکائیائی پر کام کو چڑھاتے ہیں؛ ڈیٹن برگ، ۲۰؛ فریکل، ۶۴؛ تیلوفر؛ اکائیہ پاؤلی کے مجموعے میں۔

باب

ضرورت ہے چنانچہ انھوں نے بجائے غیر جانبدار رہنے کے یہ طے کیا کہ انطاکوس اور ایتولیوں سے جنگ کرنی چاہیے۔ اس واقع سے جنگ کے بد برا نہ مدارج تو ختم ہوئے، اور انطاکوس نے خالکس پر حملہ کر کے (جسکی مدافعت کرنے کے لئے صرف پانچ سو پرگام والے اور پانچ سو اکائیائی موجود تھے) اسے مسخر کر لیا۔ اس کے بعد اس نے ایک ہزار آدمیوں کو ایسے روانہ کیا جو اس وقت تک ایتولیا کے قبضے میں تھا، تاکہ وہاں سے اکائیائیوں کو دق کر تارہے انطاکوس نے اپنے قدم بوثیہ پر بھی جمائے۔ یہاں فیلٹوس کے شکست پر سلسلہ ق م ہی میں اختلافات واقع ہوئے تھے جن میں ان بوثیوں کی مدد سے جو فیلٹوس کی فوج میں سے گھر واپس آئے تھے، مقدونومی فریق برسرِ اقتدار ہو گیا تھا، لیکن اس کے بعد اس فریق کے رہبر برامچی لاس کو روما کے بعض ہمنواؤں نے ملک عدم پہنچا دیا تھا جس پر غضب آلود بوثیوں نے رومن سپاہیوں کو ایک ایک کر کے قتل کر ڈالا جس خلع میں رومنوں پر یہ منظام ڈھائے گئے تھے وہاں کے باشندوں کو قیتوس نے سخت سخت نرا میں دیں جسکی وجہ سے بوثیہ میں روما کی طرف سے اور بھی زیادہ تنفر کی لہر دوڑ گئی۔ اسی طرح ایسٹروسیوں نے بھی انطاکوس سے کہلا بھیجا کہ اگر آپ ایسٹروس آئیں تو تم بھی آپ کے ساتھ ہو جائیں گے۔ سلسلہ ق م کے انتقام سے پہلے انطاکوس نے تھسلی پر قبضہ کرنے کی کوشش کی اور فمے رائے اور سکوٹوسا پر قبضہ کر لیا لیکن کینوس کیفالات میں ان مقدونومی سپاہیوں کے غیر مدفون لاشوں کو جو وہاں کام آئے تھے دفن کیا، جس سے فیلٹوس سخت پریشان ہوا، لیکن جب اس نے یہ سنا کہ ایک رومن مقدونومی فوج آرہی ہے تو اس نے لارسہ کا محاصرہ اٹھا کر خالکس کی راہ لی۔ رومن فوج پر پیٹربالی میوس کے گمان میں تھی، جسے شاد سوریہ کے یونان میں آنے کی اطلاع پر



رومنوں نے ایسا روس روانہ کیا تھا۔ بات یہ ہے کہ اس وقت تک  
رومنوں کو انطاکوس کے پیش نامے کے متعلق کوئی قطعی معلومات  
نہیں تھے اور انہیں خیال تھا کہ انطاکوس میں نقصان رسانی کی  
قابلیت موجود ہے جو واقعا میں نہیں تھی۔ چنانچہ انہوں نے اس وقت  
تک اپنے تمام تر قوت و اقتدار کا مرکز اور اٹلی اور سسلی ہی کو  
قرار دیا تھا۔

۹۱ ق م کے ابتدا میں رومن قوم نے انطاکوس کے خلاف  
جنگ کا اعلان کر دیا اور کانسل مارکوس کی لیوس گلاریو کو فوج کا کمانڈر  
مقرر کر کے تقریباً چالیس ہزار سپاہیوں کو اس کے سپرد کر دیا۔ انطاکوس  
اکارنائیہ چلا گیا تھا جہاں پہونچ کر اس نے مے دیوم فتح کر لیا تھا لیکن  
اس کانسل کے ایوکیوٹیہ میں اترنے اور بے ہوش اور فلیتوس کے  
اقدام کی خبریں سنکر وہ ایسا سے کمک کا انتظار کرنے کے لئے  
خالس واپس ہو گیا، لیکن جب یہ کمک آئی تو اتنی ہی کہ اب بھی اسکے  
پاس دس ہزار پیادوں اور پانچ ہزار سواروں سے زیادہ نہیں تھے۔  
اور انہیں اب صرف چار ہزار ایوکیوں کا اضافہ ہو گیا۔ ہمارے نزدیک  
یہ مشرقی تباہی کا ایک نمونہ ہے کہ اس فوج کو ساتھ لیکر انطاکوس  
کو روماسے لڑائی لڑنے کی ہمت ہو گئی۔ اس کے اس خیال میں  
ضرور غلطی بہت عقل کا شائبہ تھا کہ شمال کی طرف سے حملہ  
ہونگی صورت میں وہ اس فوج کی مدد سے تھر موہلی پر قبضہ کر سکیگا  
خصوصاً ایسی حالت میں کہ ایوکیوں نے دروں کو مغرب کی طرف  
سے بند کر دیا تھا بہر حال اسکی یہ کوشش بھی ناکام ثابت ہوئی۔ گلاریو  
کا قائم مقام مارکوس پورکیوس کا تو جو ۹۱ ق م میں کانسل رہ چکا  
تھا، کو ایتہ کو عبور کر کے بادشاہ کے عقب میں پہونچ گیا۔ اس پر  
انطاکوس صرف پانچ سو سپاہیوں سمیت خالکس پہونچا، اور یہاں  
سے وہ بحر می راستے سے ایفنی سوس چلا گیا۔ اب بوکیوٹیہ اور کیوٹیہ

باب

نے ہتھیار ڈال دیئے۔ ایتولی اب بھی مختصر سوچی کے قریب چند قلعہ بند مقامات خصوصاً ہرقلیہ و لامیہ پر قابض تھے، چنانچہ گلابریو نے ہرقلیہ کو ریر کیا اور عین جہوقت فیلقوس لامیہ پر قبضہ کرنے والا تھا اسوقت کائنات نے اسے اسکی حمايت کر دی اسلئے کہ رومن یہ نہیں چاہتے تھے کہ شاہ مقدونیہ کو اس نواح میں کوئی علاقہ اس نے سلطنت میں الحاق کرنے کا موقع مل جائے۔ اب جب ایتولیوں نے صلح کرنے کی طرف اپنا میلان ظاہر کیا تو تیتوس نے تو یہ کہا کہ انکے سامنے نرم شرائط پیش کرے لیکن گلابریو نے اس اصول سے اختلاف کیا اور پہلی شرط تو یہ پیش کی کہ دو سر اور وہ ایتولی اور اتھامائیس کے سواروں کو انکے حوالہ کر دیا جائے جسیر ایتولیوں نے لڑائی جاری رکھنے ہی کو مناسب سمجھا اور نٹوپاکتوس نے رومنوں کی مدافعت شروع کی۔ اسی دوران میں تیتوس کے کہنے سے اٹلیس اور سیلیہ والے اکائیائی لیگ میں شامل ہو گئے چنانچہ اب اس لیگ میں سلویونیز کی جملہ ریاستیں شامل ہو گئیں تھیں۔ اس کے معاوضے میں رومنوں نے زائنتھوس کو اپنی حمايت میں لے لیا اور کورکارا انکا پہلے سے ہی محمیہ بنا ہوا تھا چونکہ فیلقوس نے تھلی میں کچھ اقدام کیا تھا اسلئے تیتوس نے اسکی بھڑائی کرنا اپنا فرض سمجھا کہ ایتولیوں پر ضرورت سے زیادہ دباؤ تو نہیں پڑ رہا۔ نٹوپاکتوس کا محاصرہ اٹھا لیا گیا اور رومنوں کے پاس سفارت روانہ کرنے کی غرض سے اور رومنوں کے خواہشات دریافت کرنے کی غرض سے ایتولیوں کو التوائے جنگ کی اجازت دیدی گئی۔

جہاں تک یورپ کا تعلق تھا، جنگ علاً ختم ہو چکی تھی اسلئے کہ ایتولیوں سے جو لڑائی جاری تھی انہیں جلد یا بدیر اس پہاڑی قوم کو شکست ہرنا گویا طے شدہ تھا۔ اب سب سے اہم کام تو یہ باقی رہ گیا تھا کہ کسی طرح انطاکوس کو ایشیائین شکست دی جائے اور

اگر ہم یہ نہ جانتے ہوں کہ رومنوں نے جو کچھ اس محاذ میں کیا وہ انکے اسی جائز اعتماد کی وجہ سے تھا کہ تعجیل کی کوئی زیادہ حاجت نہیں تو انکے افعال ہیں تعجب و تعجب میں ڈالنے کے لئے بالکل کافی ہوں گے سب سے پہلے تو انھوں نے ایشیا کی طرف ایک بڑا روانہ کیا، اور پریٹر کا یوسٹیوڈیس رومانیلیز، ٹوکرس، رے گیوم اور قرطاجنہ کے جہاز لیکر یونان چلا۔ یہاں ان جہازوں میں وہ رومن جہاز بھی مل گئے جو پریٹیوس میں پڑے تھے اور اسکے بعد پرکاتم کا بیڑا بھی آگیا، چنانچہ اب اس امیر البحر کے کمان میں ٹوڑیہ سو عرشہ دار اور پچاس کھلے جہاز تھے، اور ان کو لے کر اس نے سو جہازوں کے شامی بیڑے کو جو رسوڈوسی جلا وطن پولیس کے قریب اس کی کمان میں تھا، جیوس اور لپیوس کے درمیان کورمی کوس کے مقام پر <sup>۹۱</sup>سلاہ ق م میں شکست دتی۔ اسکے بعد رومنوں نے ایولی سفیروں کو مطلع کیا کہ ایولیوں کو صلح کرنی ہے تو انھیں انہی دفاعی و جراحی مخالفہ کرنا پڑے گا اور ایکھزار تانت انت انکے نذر کرنے پڑ گئے۔

<sup>۹۰</sup>سلاہ ق م میں رومنوں نے ل۔ ٹور نے لیوس سی پو (جو افریقانوس کا بھائی تھا) اور ک۔ ٹیے لیوس کو (جو برادران سی پو کا دوست تھا) کانسل منتخب کیا۔ ظاہر ہے کہ ل۔ ٹور نے لیوس کے سوار کون ایسا تھا جسے ایشیا کے جنگ کو ختم کرنے کا منہز اور سو دس کام سپرد کیا جاتا، لیکن چونکہ اس کام کی کور نے لیوس کو اہلیت نہیں تھی اسلئے اسکا بھائی اسکے قائم مقام کی حیثیت سے اسکے ساتھ ایشیا چلا۔ اسی دوران میں گلاریو نے لامیہ کو فتح کر لیا تھا، اور ل۔ ٹور نے لیوس نے ایولیوں کو معاملات پر غور کرنے کے لئے ایک سال کی التوائے جنگ کی اجازت دیدی، گو اس کا اصل مقصد یہ تھا کہ ٹوپاکتوس کے دشوار محاصرے سے وہ دست بردار ہو سکے۔ اسکے بعد وہ بجائے بحری راستے کے طول طویل بری راستے

با

سے ایشیا چلا آئے کہ یہ سفر زیادہ محفوظ تھا اور اسکی یہ خواہش  
 نہیں تھی کہ سمندر اور طوفان کے دیوتاؤں کو بلا وجہ اپنی طرف  
 مائل کرے وہ دیوتا جنہوں نے دوسری فینیقی جنگ میں رومنوں سے  
 کیا کچھ چالیں نہیں چلی تھیں۔ رومنوں کو اسکا یقین تھا، اور یقین  
 غلط نہیں تھا، کہ انہیں مطلق کوئی مضائقہ نہ ہوگا اگر انطاکوس اس  
 وقفے میں تھوڑی سی مزید فوج جمع کرے، لیکن سمندر پر بادشاہ  
 کی قوت اب بھی بڑھی ہوئی تھی۔ رومن بیڑے نے سسٹوں لے لیا،  
 لیکن انطاکوس نے لینیری ماخیہ کے سامان خور و نوش کا انتظام کر دیا  
 اور پولیسے نید اس نے ہسٹراتوس اور رومن بیڑے کو ساموس کے  
 قریب شکت دیدی جبہ فوکیہ، ساموس اور کیمے انطاکوس  
 کی طرف چلے گئے۔ اب بریڑے میلیوس نے بحر میہم کے  
 انتظام کو اپنے قبضے میں لیا۔ اسکا پہلا پیش نامہ یہ تھا کہ اپنی پوری  
 فوج کے ساتھ جنوب کی طرف جائے اور انطاکوس کے بیڑے  
 میڑے سے جو مینی بیل فینقیہ سے لاتا، برسر پیکار ہو۔ لیکن  
 اگے میلیوس کو بتا دیا سے پسپا ہونا پڑا اور یہاں سے جنوب کی  
 بجائے شمال کا رخ کرنا پڑا، چنانچہ اس نے اب رھوڈزیوں کو فینیقی  
 بیڑے کا کام تمام کرنے کیلئے بھجوا دیا اور ان دونوں میں سیدھے  
 تھے مقام پر جواڑا لائی ہوئی تھیں رھوڈزیوں ہی کو کامیابی ہوئی۔  
 اس پر طرہ یہ لگا کہ خود اگے میلیوس نے میونے سوس پر پولیسے نید  
 کو بحر میہم میں شکت دی اور اسکے ۲۵ جہازوں کو ڈبو کر اسکے  
 ۹۹ جہاز گرفتار کر لئے۔ انطاکوس نے اسی زمانے میں پرگام پر حملہ  
 کر دیا تھا، لیکن اس کے بیڑے کو پے در پے نہیں فتنے پر آسنے  
 خوفزدہ ہو کر لینیری ماخیہ کو چھوڑ دیا اور اس طرح رومنوں کے لئے  
 ایشیا کا راستہ بالکل صاف کر دیا۔ اب اگے میلیوس نے فوکیہ  
 فتح کر لیا، اور گو اس نے بہت رھوڈزیاں لیکن رومن سپاہیوں نے

شہر والوں کے ساتھ نہایت ہی دشیانہ سلوک روا رکھا، اب انطاکوس نے رومنوں سے صلح کرنے کی کوشش کی، اور اس نے یہ دیکھ کر کہ افریقانوس کا ایک بیٹا اسکے کمپو میں اسیر جنگ ہے اسے روم کے اس قایم مقام کے ساتھ گفت و شنود شروع کر دی۔ لیکن جب افریقانوس نے اس سے کہلوا بھیجا کہ اسے طاروس کے شمال تک تمام ایشیائے کوچک سے دست بردار ہونا پڑے گا (اور یہ کچھ زیادہ علاقہ نہ تھا اسلئے کہ اسی پہاڑ کے شمال میں بہت ہی کم مقامات ایسے تھے جن پر اسکا واقعی قبضہ ہو) تو وہ بالکل درست اس نتیجہ پر پہنچا کہ اگر وہ لڑائی جاری رکھے گا تو بھی اس سے زیادہ نقصان نہیں پہنچ سکتا، چنانچہ آخر اس نے اسکا ہتھیہ کر لیا۔ لڑائی سلسلہ ق م کے سوئم خزاں میں مکینیشیہ (دوربا سپی لوس) کے مقام پر افریقانوس کے غیاب میں ہوئی اسلئے وہ ایلایہ میں ہمار پڑا تھا۔ ہمیں رومن تیس ہزار رومن فوج تقریباً اسی ہزار ایشیائیوں کا مقابلہ کر رہی تھی، اور اس ایشیائی لشکر میں علاوہ ساڈنی سواروں، گاڑیوں کی قطاروں اور ۵ ہاتھیوں کے سولہ ہزار مقدونیوں کا جتھا بھی شامل تھا جو ۵ سپاہی طویل اور ۳۲ سپاہی عریض دس حصوں میں منقسم تھا۔ الغرض حالانکہ ”یوجن“ میں تین ہزار سے چھ ہزار سپاہی تک ہوتے تھے۔ لیکنوں کے پیدل فوج نے جنگ میں کوئی حصہ نہیں لیا لیکن میدان رومنوں ہی سے ہاتھ آیا۔ جلیفوں نے ایشیائی فوج اور ہاتھیوں کو تتر بتر کر دیا، اور اس طرح مقدونی جتھا، جس پر مفوروں نے دھاوا کیا، ٹوٹ گیا اور اسکا نتیجہ وہی ہوا جو قدیم زمانے کے اتنی لڑائیوں کا ہوتا تھا، یعنی فاتحوں نے مغتوحوں کا قتل عام کر دیا۔ کہتے ہیں کہ رومنوں کے ۲۴ پیادے اور ۳۰ سوار اور ایشیائیوں کے پچاس ہزار سپاہی کام آئے۔ اس جنگ کے بعد ایشیائے مشرق کا راستہ رومنوں کے لئے کھل گیا اور انھوں نے سارے روم کو

باب

مستقر قرار دیا یہاں۔ انطاکوس نے پیغام بھیجا کہ میں صلح کے لئے تیار ہوں جس پر سی پونے جواب دیا کہ آپ اپنے سفیر روم بھیجئے اسلئے کہ وہیں آخری تصفیہ کیا جائے گا۔ علاوہ انطاکوس کے بعض دوسری ایشیائی ریاستوں نے اپنے ایلچی روم روانہ کئے اور یہ مجمع ایک پورسی کانگریس بن گیا جس میں روم کا واحد کام یہ تھا کہ احکام صادر کرے۔

روما کے مجلس سینات نے چند اہول منضبط کئے اور حکم دیا کہ حسب سابق ایک عشاریہ جائے اور موقع پر انکا انطباق کرے چنانچہ سفارتی م میں اسکی تعمیل کی گئی اور ایشیائے کوچک میں حسب ذیل بندوبست کیا گیا۔ سب سے اہم شرط یہ تھی کہ انطاکوس کو ہاٹاروس کے اس طرف کے تمام فتوحات سے دست بردار ہو گیا جس سے مراد اغلبا کلیکیہ کے شمال کے ازبجیرے سے تھی۔ انیس شک نہیں کہ لفظ ہاٹاروس کے معنی میں اختلاف رائے پیدا ہوا۔ لیکن کیا اس سے پمفیلیہ کے شمال کا علاقہ شامل نہیں تھا؟ اور پھر کیا پمفیلیہ پر شاہ سوریرہ دعوئے کر سکتا تھا؟ روم کے سربراہ اور وہ عہدہ دار اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ ایک دوسرا ازبجیرہ ہے، اور پمفیلیہ ہاٹاروس کے اس طرف واقع ہے۔ یہ یقیناً نہایت درجہ تعجب کی بات ہوئی کہ شکست ملنے پر انطاکوس ایک ایسے صوبے کا الحاق کر سکتا جو کوئی سلیو کی پوری طور پر فتح نہیں کر سکا تھا۔ علاوہ ازیں انطاکوس کو اپنے ہاتھی اور دس کے سوا باقی تمام جنگی جہاز رومنوں کے حوالے کرنے پڑے اور یہ منظور کرنا پڑا کہ جو جنگی جہاز اسکے پاس رہ جائیں گے وہ کالی کا دنوس کے مغرب میں نہیں جا سکیں گے۔ اس شرط کی وجہ سے وہ اپنے جہازوں کو کلیکیہ والے ہاٹاروس کے ساحل پر بھی نہیں لاسکتا تھا جنگی وجہ سے یہ ساحل گویا بحری قزاقوں کی آماجگاہ بن گیا، اور

اس طرز عمل کی وجہ سے خود رومنوں نے گویا بحری قزاقوں کو دلیر بنا دیا جس کی وجہ سے انہیں بعد میں کلیکیہ اسپر میں استدر مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ انطاکوس کو پندرہ ہزار تالنت روماکو اور پانچو تالنت یونینس کے حوالہ کرنے پر پائے اور یہ وعدہ کرنا پڑا کہ ملین ہو اتوروماکو کے بعض دشمن، مثلاً ہنی بعل رومنوں کے حوالہ کر دیئے جائیں گے۔

اس صلح نامے سے انطاکوس برابر اس علاقے کا مالک بنا رہا جو سیکیویوں کی میراث تھے (دیکھو باب ۱) کو اسے بہت سے دماوی اور بعض منفرد امور سے دست بردار ہو جانا پڑا۔ واقعہ یہ ہے کہ روماکو کے تاویل کے مطابق جو طارکوس تھا وہ ہمیشہ شامی حکومت کی جدبھیجا جاتا تھا، اور اس صلح نامے سے موجودہ صورت حال برابر قائم رہی۔

جو ملک اب شامی اثر سے آزاد ہو گیا تھا اسکا مفصلہ ذیل بندوبست کیا گیا :- وہ یونانی شہر جنہوں نے روماکا ساتھ دیا تھا آزاد رہے یا آزاد کر دیئے گئے، اور جنہوں نے اپنی خوشی خاطر انطاکوس کا ساتھ دیا تھا وہ یونینس کے باجگزار بنا دیئے گئے۔ اس اصول کے مطابق علاوہ کیزکوس، ہیپساکوس اور اسکندریہ ترواس کے صرف بلدیات آئندہ آزاد تھے، اپنی دوس (جسے پے درپے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا) درواکوس، ایوم (جنہیں تھی تیوم اور گرگوس کا الحاق کر دیا گیا) نو تیوم، میلانہ، کلارڈے، نائے (جسے جزیرہ درمی مارہ مل گیا)، ملطہ، میوس، کاسرنا، ایریتھرائے، کیسے اور فوکیہ۔ یونینس کے حصے میں بہت بڑا علاقہ آیا یعنی یورپ میں خرسوئیتر ولیری ماچیہ

باب

ایشیائیں ہلپینتی، افروجیہ، افروجیہ، عظمیٰ، میزیہ، میدیہ، لیکائونیہ، اور لیلیاس،  
 بلدیات میں سے اندرون ملک میں ترائیس اور ساحل پر ایتی سوس  
 ویتل سوس۔ انطاکوس کے قبضے سے پہلے ایتی سوس مصر کی عملداری  
 میں تھا، لیکن مصر اپنے شمالی مقبوضات سے خود اپنی خوشی  
 دست بردار ہو گیا تھا چنانچہ اب وہ انہیں سے کسی کا دعویٰ نہیں کر سکتا  
 تھا۔ تین سوس رھوڈزی میں ملتا تھا، اور یہ یونیس کو اس لئے  
 دیا کہ تاکہ پرگام کے پاس جنوبی ساحل پر کوئی بندرگاہ آجائے۔  
 رھوڈز کو میانہ کے جنوب میں لیکہ اور کاریر مل گئے۔ یہ ٹیک ہے  
 کہ لیکہ والے بہت جلد رھوڈزیوں کے انتظام کی شکایت کرنے لگے،  
 اور رومانے اعلان کیا کہ اسکی اصلی خواہش یہ تھی کہ لیکہ والے  
 رھوڈز کے رعایا بنیں بلکہ دوست بن کر رہیں جسکی وجہ سے اس خراج  
 میں روز بروز کمی ہونے لگی جو رھوڈز کو ملتا تھا۔ رومانے ایشیا  
 کے کسی علاقے کا اپنی سلطنت میں الحاق نہیں کیا۔

چونکہ ایشیا کے علاقوں کا قطعی بندوبست ۳۹۹ء ق م سے پہلے  
 ممکن نہیں ہوا اسلئے ۳۹۹ء ق م کے اواخر میں رومنوں نے مشرق کی  
 طرف کمک روانہ کی۔ اس سال پرٹیر فابیوس لابیونے اضافہ شدہ  
 بڑے سے کریموں کے معاملات میں مددگرتگی کی اور ایک اعلان  
 اس شایع کیا، جسپر گورتی مانے بعض رومن امیروں کو اسکے حوالہ بھی  
 کر دیا۔ اسلئے بعد اسنے ائے نوس و مارونیہ سے شامی کرس نکال  
 دیا۔ دوسری طرف کاسل مانیوس ولسو نے غالیوں کے خلاف،  
 جنہیں سے بہت سوں نے شاہ سوریہ کے فوج میں خدمات انجام  
 دی تھیں، فوج کشی کی تاکہ انہیں نرا دے اور ساتھ ہی اپنے اجداد

۳۹۹ء ق م سے جنگ؛ لیوی ۳۸، ۱۲

لیوی نے مانیوس کے کوچ کے بابت جو اور بیان کئے ہیں (۳۸، ۱۲) انکے لئے



مالکیوں کی طرح، جو غالیوں سے لڑے تھے، اپنی شہرت میں چار جامہ لگائے اور مال غنیمت سے بھی مستفید ہو۔ وہ اپنی سوس سے جنوبی ملک میں پھر لگاتا ہوا انکے ملک میں پہنچا اور وہاں اُسے خود انکا طریق اختیار کر کے انکے ملک کو پوری طور پر برباد و تاراج کیا اور صرف تروکی ہی انکے جنگل سے بیج لئے، وہ بھی اس لئے کہ مالکیوں نے ہائیس کو عبور نہیں کیا۔

لیکن ایشیا کا بندوبست اس وقت تک مکمل نہیں ہوا جب تک سسلیہ ق م میں مالکیوں پر وکاشل نہ بن گیا، مالکیوں پہلے تو میاندر کے مناج کے قریب شہر اپامیہ، اسکے بعد پمیلیہ کے ملک میں پر گئے گئے، جسے انطاکوس کے سپہ دار نے اسکے حوالہ کر دیا، اور اسکے بعد واپس اپامیہ آیا جہاں شام اور روما کے مابین صلحنامے اور مخالفین پر اس نے قسم کھانی اور اسکے جواب میں رومن سفیر انطاکوس کے پاس گئے اور اس سے بھی حلف لیا۔ اوسر تو مینس کے بیج میں پڑنے سے اسکے خسر اریارٹیس حکمران کلیچا دوسیہ کو روما سے صلح کرنے کی اجازت دہی گئی اور اُسے روما کے حلیفوں میں شامل کر لیا گیا۔

اب ایٹولیوں اور رومنوں کی جنگ کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ انھوں نے حال ہی میں اپنی قوت پکڑی تھی کہ انھوں نے اتھامانیہ سے فلیقوس

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ دیکھو رینز کے مضمون رائٹاش کے "آخر مشرق" Reinach

Chroniques d'Orient ۲۱۲ وغیرہ میں اور اسکی کتاب "ایشیائے کوچک کا تاریخی جغرافیہ" ۲۲۱ - مالکیوں اپنی سوس سے انطاکیہ ہوتا ہوا کارہ تاناہے کے ملک، ضلع کبراس

اور تریہ سوس اور (پمیلیہ) گیا۔ سوال یہ ہے کہ آیا وہ غالیوں کو مدد کو دینا چاہتا تھا؟ ایٹولیوں کے ساتھ نزدیک کش اور انکے ساتھ صلحنامے کے لئے دیکھو لیوسی وپولی جیو

باب

کو نکال باہر کیا اور اسکے بعد دولوپوں کے ملک اور آسٹریا لوخیمہ پر قبضہ کر لیا (۱۸۹ ق م) یہ سب رومنوں کی نارسکی کا موجب نہیں تھا، کیونکہ اس سے صرف فیلقوس ہی کو نقصان پہنچتا تھا؛ لیکن ایتولیوں کے کامیابیوں نے انکا دماغ پھیر دیا، اور ۱۸۹ ق م کے کانسل مارکوس فلوویوس نوبلیلیور کو اسنے جنگ آزما ہونے میں چند در چند مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اس مہم کا مرکز امبرسیہ تھا جس کا ٹھکانہ صری قوعہ کے مطابق محاصرہ کیا گیا اور حملہ آوروں کی مدافعت کی گئی چنانچہ رومنوں کا اس پر صرف اسوقت قبضہ ہوا جب انھوں نے مدافعت کے ساتھ عزت کا سلوک کرنے کا وعدہ کیا۔ اب رھوڈز اور ایٹھنز کے بیچ میں پڑنے سے رومانے ایتولیوں کے سامنے پہلے سے نرم تر شرائط پیش کرنے کا وعدہ کیا بشرطیکہ وہ وقتی سنجیدگی کے ساتھ امن کا بیاقیم بھیجیں اسوقت ایٹھنز شاہ گاہ تاریخ پر ایک ذیغرت مملکت کی حیثیت سے نمودا ہوتا ہے۔ رومانے اس خیر جنگ کا جو وہ اسوقت تک مانگنا تھا صرف نصف طلب کیا اور اگر ایتولیوں کو اس تمام علاقے سے دست بردار ہونا پڑا جو انھیں اس جنگ میں ہاتھ آیا تھا، تو اس کا بھی یقین نہیں کہ انھیں دولوپوں کے ملک سے بھی ہٹ جانا پڑا ہو جو انھوں نے ابھی حال میں فتح کیا تھا۔ رومنوں نے امبرسیہ کے ساتھ بھی ایسا براسلوک نہیں کیا، سوائے اسکے کہ انھوں نے وہ سب فنی شاہ کا جو پھوس کا پائے تخت بننے کے زمانے سے براہ راست اس شہر کے شاہراہوں کی تزئین کر رہے تھے، اٹھا کر رو باہر پھانسیا دیا۔ ظاہر ہے کہ رومنوں کے ساتھ مخالفانہ کے بعد ایتولیوں کی قسمت رومانے کے ساتھ وابستہ ہو گئی۔ اگر رومنوں نے خلاف توقع اپنے ساتھ اچھا برتاؤ کیا تو اس کا سبب یہ تھا کہ مقدونیہ کے ساتھ جو تعلقات تھے انکی طرف سے بے اعتمادی کے باعث وہ ایتولیوں کو اپنا

جانی دشمن بنانا نہیں چاہتے تھے۔ اس مقصد میں روما کو صریح کامیابی  
 ہوئی۔ بہت سوں نے ایٹولیوں کو لٹیٹر لکھا ہے اور ہم بھی ان کے  
 طبیعت کی اس خصوصیت کی طرف اس سے پہلے اشارہ کر چکے ہیں۔  
 ظاہر ہے وہ یونانی نژاد ہونگی وجہ سے غلطیوں سے کمتر درجہ کے  
 لٹیٹر تھے اور اسی وجہ سے ان کے ساتھ رومنوں نے جو برتاؤ  
 کیا وہ مختلف تھا۔ تاہم یہ اس ضرورت قابل لحاظ ہے کہ رومنوں نے ان  
 دونوں ملکوں کو ایک ہی زمانے میں اور ایک ہی وجہ سے زیر  
 کیا، اور یہ وجہ صرف یہ تھی کہ انھوں نے شام کے بادشاہ کا ساتھ  
 دیا تھا۔

۱۱۔ انطاکوس سوم ان یونانیوں کا ممنون تھا جنھوں نے پہلی جنگ میں اسکا ساتھ دیا تھا۔  
 اور انہیں نجات دیکھنا پڑا تھا۔ اُس نے بعض ایٹولیوں، کرٹیوں اور یونانیوں کو انطاکیہ کے  
 ایک جدید محلہ کو منتقل کر دیا، اومیور، "قدیمات انطاکیہ" O. Mueller: Antiqu.  
 Antioch. کے ۱۱، جس میں لیبا نیوس کی پیروی کی گئی ہے (۲۰۹)۔

۱۲۔ سکوں کے لئے دیکھو بالوں LXXVII-LXXXVI؛ جولان اور  
 اکیوس کے سکے LXXXVI وغیرہ۔ انطاکوس کے سکوں پر اسکی ہر جسم کی  
 تصویریں ہیں۔ سر ایدورڈ بن بری ("جویدہ مسکوکات" ص ۸۲) انہیں تین غنچوں  
 میں تقسیم کرتا ہے اور یہ یقین ان سکوں کی اُن تصویروں سے جو بن بری کے مجموعے  
 کی فہرست میں مندرج تھیں (Soth by ص ۱۸۹۶) صاف ظاہر ہوتی ہیں۔ اس  
 فہرست میں سکوں کی جو نہایت نفیس تصاویر ہیں ان سے یہ سلیس کی سکوں کے طالب علم کیلئے نہایت مفید ثابت ہوگی۔  
 انطاکوس کے طلائی سودرہیاں بھی ہیں جنہیں "منایا" کہتے تھے؛ بالوں LXXXI  
 انطاکوس نے یورپ میں جو نہیں سکر کے ان کے آثار ان کے سکوں میں بھی پائے  
 جاتے ہیں (بالوں، جسے گارڈر کا اتبار کیا ہے)؛ (۱) اکیوس کے شہر  
 ہفاکسیا کا سکہ جیسے ایک سر کی شبیہ ہے انطاکوس کا سلووم ہوتا ہے؛ اکیوس نے  
 انطاکوس کو خوش آمدید کہا تھا۔ (۲) کارستوس کا سکہ جیسے انطاکوس کا سر ہے (لیکن

باب

آخر میں ہیں صرف یہ کہنا باقی ہے کہ شام کے شکست کا براہ راست نتیجہ یہ تھا کہ سمیرا جسے انطاکوس نے اپنی ترکیبوں سے روماء سے علیحدہ کر لیا تھا (از سرنوروما کا تابع بن گیا)۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ سکس (Six) جریدہ سکویات ۱۴ ص ۳۱ میں کہتا ہے کہ یہ سراسکانیں بلکہ اسکندر واکراکتے روس شاہ یونینہ کا ہے جو تقریباً ۱۵۰ ق م میں یونینہ پر حکومت کرتا تھا۔ (۲) سکجات خالکس، جنہر نقاب پوش سربا ہے؛ اسے پہلے ہیروکاسر سمجھا جاتا تھا (دوسری طرف دیونیر جو کوسی پر بیٹھا نظر آتا ہے) لیکن اب کہتے ہیں کہ یہ کلیو بھلیوس کے بیٹی کاسر ہے جسکے ساتھ انطاکوس نے خالکس میں نکاح کیا اور جسے وہ یونینہ بھلک پکارا کرتا تھا، پولی بیوس ۲۰، ۸؛ لیوی ۲۶، ۱۱۔ (۴) ایولی سکے جنہر انطاکوس کا سربنا ہے (گولکس ص ۲۹) کہتا ہے کہ یہ سرب دیونیر کوس شاہ مقدونینہ کا ہے اور اسکی تاریخ ۲۲۵ ق م ہے۔ (۵) اکاذانی سکے جسپر لشکر بنا ہے۔ نیز ایک سکے اور بھی دریافت ہوا ہے جسپر اٹھنی کی تصویر ہے؛ اسے اب نوادر خانہ برطانیہ نے ۱۸۹۱ء میں حاصل کر لیا ہے۔ (۶) ایناندر حکمران اٹھانیہ کے سکے جس پر خالکس کا زمانہ سر ہے۔ نیز شاند لیکینہ میں بھی انطاکوس سوم نے سکے ڈھالے؛ پ۔ کارڈنر بالون LXXXVI میں۔ صور کے ساتھ ق م والے سکوں میں سلیو کی سند (۲) ق م مندرج ہے لیکن شاہی سکے جات شام پر اسکا اندراج ساتھ ق م تک نہیں کیا جاتا۔

انطاکوس سوم کے شکست پر ایشیائے کوچک کے سکوں کے ایک جدید عہد کی ابتدا ہوتی ہے؛ مقابلہ کروہینہ؛ "فہرست سکے جات نوادر خانہ برطانیہ" ایونہ XLXIII۔ اب عام طور پر اس ملک میں ایشیائی معیار کے سکے اسکندر سی نمونے کے مطابق بنائے جاتے ہیں جن کے ایک طرف ہرکلیس کا سربیک "دوسری طرف" زیوس ایونفوروس کی شبیہ ہے۔ یہ سکے اپنی چوڑی چکلی شکل کی وجہ سے پہلے سکوں سے ممتاز ہیں۔ اس طرح سکندر کی موت کے بعد اسکے سکوں کے اجارے جو عزت کی گئی وہ ایک تو اسوج سے تھی کہ اس نے ایشیائی یونانیوں کے آزادی کی بنیاد ڈالی تھی اور دوسرے اس اجارے سے تجارت میں بھی طرح کی

# باب ہشتم

روما اور پرسیوس

سلسلہ ۶۷ ق م ہ سلسلہ ۶۸ ق م

مشرق تقریباً سلسلہ ۶۹ ق م میں

معاملات یونان پر جو رومن اثرات پڑے انہیں مزید تبدیلی کا ظہور پہلے پہل یورپ یعنی یونان و مقدونیہ میں ہوا، وہ اس طرح کہ یونان کے جمہوریتوں نے تو خود روما سے مداخلت کرنیکی استدعا کی، اور معاملات مقدونیہ میں مداخلت سے خود روما کا منفاد

بقیہ حاشیہ گزشتہ - آسانیاں پیدا ہوئیں (ایضاً ص ۱۱۱) مختلف شہروں کے سکون پر انکے علامات کندہ ہیں اور انہیں سے بعض کے چودرہیاں مقامی شکلوں سے متساوی ہیں کتوفوری سکون کے لئے دیکھو نیچے، باب ۲۱ حاشیہ ۲ -

علاوہ ازیں دیکھو لیکن کا مضمون ایٹولیا، پاؤلی و سوادا، ۱، ۱۱۲، کوپیل، تحقیقات متعلق جنگ روما بزمانہ انطاکوس سوم، Kumpel. Die Quellen zur Gesch. des

Krieges d. Roemer gegen Ant. III، ۱۱۲، اس کتاب میں تقریباً

ہر واقعہ کا ماخذ براہ راست یا بالواسطہ پولی بیوس ہے -

باب

مقصود تھا۔

یونان میں جو اختلافات رونما تھے انکی وجہ یہ تھی کہ یہاں کے چھوٹے چھوٹے رقبہ میں بھی کسی ایسے قسم کی مستقل تنظیم ممکن نہیں تھی جسکی بنیاد مختلف فریقوں کے آزاد رائے اور باہمی تعامل پر ہو۔ اکائیائیوں کا دستور بھی ہمیشہ محض ابتدائی حالت میں رہا، اور جب فلوپوئے مین نے اسے بہتر کرنے اور اس مقصد سے اسکی ترمیم کرنے کی کوشش کی تو انکی وجہ سے یہاں پیشتر سے بھی زیادہ نقیض پیدا ہو گئے۔ اسنے سب سے پہلے تو لیگ کے اکائیائی مرکز کے تعزق کا خاتمہ کرنے کے لئے اتیگیوم کے علاوہ کسی دوسرے مقام پر اس کے جمعیت کے اجلاس منعقد کئے اور بڑی بڑی بستیوں کا اثر زائل کرنے کے لئے اس نے ایسی بستیوں کو جو میگالوپولس جیسے شہر کے تابع تھیں، لیگ کے باضابطہ رکن بنا دیا۔ لیکن یہاں تک کہ یہ چیزیں دور اندیشانہ بھی ہوں اور مفید بھی، لیکن انکی وجہ سے لیگ کے قدیم ارکان میں ناراضی کی لہر دوڑ گئی اور اس سے یہ یقین پھیل گیا کہ دستور سے ارکان کی ذاتی مفاد کی حفاظت نہیں ہوتی۔ جنگ کے ابتدا کا فوری سبب یہ تھا کہ اسپارٹا سمندر سے غلبہ کی وجہ سے برہم تھا، جسکی وجہ سے وہ اب پہلے کی طرح سے نئے ناروم کے اجیر سپاہیوں کے بازار کو اپنے ہی ملک میں ہو کر نہیں جاسکتا تھا۔ القرض اسنے نئے ناروم کے راستے میں شہر لاس پر حملہ کیا لیکن اسمیں بھی اسے کامیابی نہیں ہوئی۔ اسپر فلوپوئے مین نے مطالبہ کیا کہ امن و امان

۱۔ یونان۔ ہرٹزنگ (۱۲۱۹) وغیرہ جہاں ضروری والے دیے ہوئے ہیں، نیز تو پفر کا سفرنامہ  
۲۔ اکائیہ پاؤلی میں۔ فلوپوئے مین کے اصلاحات ہرٹزنگ ۱۸۵۸ء کا لیکچر میں اور اسکے پیرد،  
ایضاً ۲۷۴ وغیرہ۔

21

کے دشمنوں کو اسکے حوالے کیا جائے، لیکن بجائے اس کی تمیل کے غصے میں بھرے اسپارٹیوں نے اپنے شہر کے اکائیائی فریق کے تیس افراد کو تہ تیغ کر دیا، اور اکائیائی ٹیلیک سے آنے قطع تعلق کا اعلان کر کے روم سے مدد کے لئے استدعا کی۔ اب ٹیلیک نے اسپارٹا کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا لیکن کانسٹلم، فلوپوس نے فریقین کو کچھ عرصے کے لئے لڑائی سے باز رکھنے پر رضی کیا اور تجویز کو مناسب یہ ہے کہ تم دونوں اپنے جھگڑا کے تہ تیغ کے لئے روم کو حکم بناؤ۔ جب دونوں اسپر راضی ہو گئے تو روم کے مجلسِ سنات نے کچھ اس قسم کا بہم فیصلہ شائع کیا جس کو فریقین نے اپنے مفید مطلب سمجھا اور فلوپوس پوین آخر اسپارٹا کی تفصیل تک پہنچ گیا۔ جب اسپارٹا والوں نے تمیل حکم کرنے سے چارہ کار رہی نہیں دیکھا تو انہوں نے اسی شہریوں کو جنہاں اکائیائیوں نے الزام عائد کیا تھا، فلوپوس کے کسمپوش میں بھیج دیا جنہیں سے سترہ کو تو ان اسپارٹیوں نے فوراً تہ تیغ کر دیا جو اکائیائی فوج میں شامل تھے، اور باقی کو اگلے دن نزلے موت دیدی گئی۔ اب فلوپوس نے اسپارٹا میں داخل ہوا، اور وہاں خارج اہلہ اشخاص کو اپنی اپنی جگہ واپس پہنچایا، اور جن جن لوگوں نے انکی جائداد پر قبضہ کر لیا تھا اسے وہ واپس لے کر شہر کے فیصل کو سہار کر دیا۔ ظاہر ہے کہ بعض اسپارٹیوں نے ان سب چیزوں کی روم میں شکایت کی، جس کا جواب فلوپوس نے دیا، لیکن اسکے جواب کے باوجود کئی کیسیں مٹے لوگ، انے صدارت میں ایک رومن ماموریہ سفارتہ قم میں آیا اور آرگوس میں نشست کر کے اکائیائیوں کو مورد الزام ٹھہرایا۔ لیکن اکائیائیوں نے ماموریہ کے قرار واد کی مطلق پروا نہیں کی، اور جب دو اور اسپارٹیوں سمی آرگوس اور الکی بیاویں نے روم میں جا کر شکایت

باب

کی تو اکائیائیوں نے انکے خیاب ہی میں انھیں سزائے موت کا حکم دیدیا اور ادھر روم میں انھوں نے اپنے طرز عمل کو حق بجانب ٹھکانے کی کوشش کی۔ اب آپوس کلاؤڈیوس کی صدارت میں رومائے ایک جدید سفارت یونان پہنچی اور اس نے یہ اعلان کیا کہ گو اسپارٹا اب بھی اکائیائی لیگ کا رکن ہے لیکن انفرادی اسپارٹیوں پر لیگ کوئی حکم نہیں چلا سکتی اور اسپارٹا کو ضرور اپنی فضیل کو مستحکم رکھنے کا حق حاصل ہے۔ مسئلہ قیام میں جب فلوپوس نے اس کے انتقال پر اکائیائی لیگ کی زمام حکومت کا لیکر آتے تھے قبضے میں آئی تو اکائیائیوں کے مخالف اسپارٹا واپس آ گئے۔ ہم آج بیٹھے ہوئے یہ حکم نہیں لگا سکتے کہ ان سب تنازعات میں کونسا فریق حق بجانب تھا اور کونسا نہیں بلکہ ہمارے نزدیک تو اس زمانے میں بھی مشکل سے کوئی اسکا تصفیہ کر سکتا ہو گا اس لئے کہ دونوں فریق اپنی طرف سے روایات اور تفسیریں پیش کر سکتے تھے۔ جب اکائیائیوں نے یہ کہا کہ رومنوں کو اسپارٹیوں کے ساتھ اکائیہ کے برتاؤ میں مداخلت کرنے کا اتنا ہی کم حق حاصل ہے جتنا یونانیوں کو رومائے کا پورا کے ساتھ برتاؤ میں مداخلت کرنے کا، تو ہمارے نزدیک یہ قول واقفاً تو لغو تھا ہی، لیکن قانوناً بھی اس میں سب سے بڑا استقام یہ تھا کہ خود اکائیائیوں نے روم سے مدد کے لئے استدعا کی تھی۔ اس قسم کی بات محض لغاطی اور خطابی کا ایک نمونہ سمجھا جائے جس سے رومن ناراض ہو جائیں جس سے اصل مدعا مائل نہیں ہو سکتا تھا۔ اب اکائیہ اور رومیوں کے درمیان جھگڑا پیدا ہوا اور اس سے نہایت ہی افسوسناک نتائج ظہور پذیر ہوئے۔ اکائیائی لیگ کو جو وقت فلوپوس نے عموماً اصول پر چلا رہا تھا اس وقت سینے اپنے عہدیدوں، بالخصوص وینوکراس کے کہنے سے (اور رومیوں کے سائید پر) لیگ سے سرکشی اختیار کر لی۔ فلوپوس نے خیال کیا



میں مسینے کو پہلے ایک مرتبہ کی طرح مجبور کر سکتا ہوں، لیکن وہ گرفتار ہو گیا اور قید خانے ہی میں اسے زہر کا پیالہ پینا پڑا۔ (سلسلہ ق م)۔ اپنی موت پر اس کی کچھ ایسی غم نہیں تھی؛ وہ کچھ مدت تک اپنے ملک کی خدمت کر سکتا تھا، اور اب اس کے بعد اکائیائیوں میں کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہا تھا جو اس کی طرح میدان جنگ اور میدان تدبیر دونوں میں طاق ہو اور ساتھ ہی جس کے خصال بھی بے داغ ہوں۔ ایک لیکورٹاس ضرور تھا جس نے اگلے سال سلسلہ ق م میں مسینے کو بچا دکھا دیا اور جو اپنی ایمانداری میں مشہور تھا۔ لیکن میدان تدبیر میں وہ اپنے ہمسرؤں سے بہت پیچھے رہ گیا۔ رومنوں نے آخر میں ان سچیدکھوں میں پڑنے سے بالکل گریز کر لیا، تاہم انھوں نے اس بات کا ضرور اعلان کر دیا کہ اگر اسپارٹا کو ریتھ یا آرتھوس لیک سے علیحدہ ہو گئے، تو وہ اس میں مضائقہ نہیں سمجھیں گے۔ اس اعلان کو اس وقت بھی اور آج بھی رومنوں کے تمدن کا ایک مزید ثبوت تصور کیا جاتا ہے، لیکن چونکہ ہر یونانی ان سے مدد کے لئے استمداد کرتا تھا، اس لئے ہمارے نزدیک وہ اپنی رائے دینے میں یقیناً حق بجانب تھے۔ ظاہر ہے کہ ان کا یہ فرض نہیں تھا اکائیائی اراکین کو جبراً لیک میں شامل رکھیں، اور یہ سب عیاں ہے کہ اکثر و بیشتر اسپارٹا لیک میں شامل رہنے کے خواہاں نہیں تھے۔ یونانی سیاسیات پر کسی رائے کے قائم کرنے کے وقت لوگ آسانی سے وقتی احساسات و جذبات سے متاثر ہو جاتے ہیں، لیکن چونکہ ان آراء میں ہمیشہ تضاد کی کیفیت رہتی ہے اس لئے یہ ظاہر ہے کہ یہ جذبات کسی منصفانہ حکم کے بنیاد نہیں بن سکتے۔ ایک دفعہ تو ہم سے کہا جاتا ہے کہ رومن یونان کے اخلاق کا احیاء کرنا چاہتے ہیں، دوسری دفعہ یہ ہے کہ یونان کے خواہش پر بھی اس ملک کی طرف مطلق التفات نہیں کرتے؛ جب غیر ممالک یونانیوں کو انعام و اکرام دیتے ہیں تو تیسری صدی ق م

باب

میں تو اسے اخلاقی زوال کی نشانی سمجھا جاتا ہے لیکن پانچویں صدی ق م میں کسی کو انہی پر واہ تک نہیں ہوتی! علاوہ ازیں لوگ روتا کے محفلوں کے لفاظی سے بہت زیادہ متاثر ہو جاتے ہیں اور ہم لوگ اس کا درجہ نص صیح سے بس کچھ ہی کم سمجھتے ہیں حالانکہ ہم اس کے اچھی طرح سے واقف ہیں کہ یونانی مدت دراز سے لفاظی کے استاد تھے۔ میں اسی سبب سے ایسے واقعات کے درمیان غلو پڑے ہیں کی موت یونان کے لئے نہایت ہی بے وقت تھی، اس لئے کہ وہ محض لفاظی ہی لفاظی نہیں تھا بلکہ عمل کے میدان کا واقعی مرد تھا۔

یونان کی آزاد ریاستوں نے تو روتا کو محض دشواریوں اور مشکلات کے جال میں پھنسانے پر اکتفا کی، لیکن مقدونیہ کی وجہ سے انہیں ترویات و تفکرات کا پورا ٹھکانا بنا پڑا۔ فیلیقوس نے سوچا تھا کہ

۱۔ اے نوس و مارونیہ اس زمانے کے مد و جز کی ایک اچھی مثال پیش کرتے ہیں۔ اسے فیلیقوس مصریوں سے لیتا ہے لیوی ۱۶، ۲۱ (سنہ ۴۱۱ ق م)۔ روتا اسے اٹاکوس کے حرس سے آزاد کرتے ہیں؛ لیوی ۲۰، ۳۷ (سنہ ۴۰۱ ق م) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اٹاکوس نے اسپر قبضہ کر لیا تھا، گو انکی کوئی دوسری خاص سند نہیں ہے۔ اے نوس میں ایک فریق یونیس کا اور دوسرا فیلیقوس کا ہم نوا ہے؛ پولی بیوس ۲۲، ۹۔ یونیس کا حرس دونوں شہروں میں؛ پولی بیوس ۲۲، ۱۵ (سنہ ۴۱۱ ق م) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے فیلیقوس نے پھر لے لیا تھا۔ فیلیقوس اور یونیس کے درمیان جھگڑا؛ لیوی ۲۸، ۲۷، ۲۹۔ مارونیہ کے ساتھ فیلیقوس کا ظالمانہ سلوک؛ پولی بیوس ۲۲، ۱۷؛ لیوی ۳۹، ۳۴۔ اے نوس و مارونیہ کا مطالبہ اٹاکوس کی طرف سے؛ پولی بیوس ۲۰، ۴۵۔ لیکن اسکے بجائے انکی آزادی کا اعلان پولی بیوس ۳۰، ۳۰ ل۔ پوسونیوس ۱۷، ۱۷ کے خلاف سمجھا جاتا ہے؛ لیوی ۳۵، ۲۷۔ اسکے بعد ہم اپنے Ihne (۱۵۶، ۳) سے متفق نہیں ہو سکتے کہ یہ پتہ لگانا مشکل ہے کہ فیلیقوس کو اے نوس و مارونیہ چھوڑنے پڑے تھے۔ دوسروں کے باوجود پر بار بار قبضہ کرنے سے کسی بادشاہ کو قبضہ کرنے کا حق حاصل نہیں ہوتا۔ اس بادشاہ کا مرغوب ترین آلہ کار زہر خورانی تھا۔ اراٹوس، فلویپس کے مین،

باب

اگر انطاکوس اور ایٹولیوں کے خلاف اس نے فوج کشی کی تو اس سے اسکا بڑا فائدہ ہوگا۔ اس نے ایٹولیوں سے تسلی کے شہر لے لئے تھے، اےئس ٹوس و مارونہ پر (جنہیں رومنوں نے شامی جنگل سے بچایا تھا) قبضہ کر لیا تھا اور اب وہ چاہتا تھا کہ اس مال غنیمت کو مستقل طور پر اپنے پاس رکھے۔ لیکن رومنوں نے یہ طے کر دیا کہ اسے ان سب مقامات سے دست بردار ہونا چاہئے۔ زمانہ حال کے بعض مورخ اس طرز عمل کو انصاف پر مبنی نہیں سمجھتے لیکن یہیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ تھسالوی مقدونیوں کے ماتحتی پر خود اپنے سرداروں کے سیادت میں رہنے کو ترجیح دیتے تھے اور یہ بھی کہ اےئس ٹوس و مارونہ کی حالت بجائے فیلقوس کے حکومت کے یونیس کے زمانہ میں زیادہ بہتر تھی جب فیلقوس نے دیکھا کہ مارونہ ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے تو پہلے تو اسکے بعض باشندوں کو تہ تیغ کیا اور پھر اس شخص کو بھی مروا ڈالا جسے اسکے اس حکم کی تعمیل کی تھی۔ رومنوں نے کم از کم ان لوگوں کے مفاد کے متعلق عمل کیا جو ان شہروں کو ایسے اقدار کے شخص کے سپرد کرنا نہیں چاہتے تھے۔ پھر کیا وہ قانوناً عرفاً اےئس ٹوس و مارونہ کو فیلقوس کے سپرد کرنے پر مجبور تھے؟ ان دو شہروں کے تباخ جس کام میں نے اپنے حاشیہ میں اعادہ کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فیلقوس کو ان شہروں کے قبضہ کا مطلق کوئی حق نہیں تھا اور رومنوں کے کسی ایسے دھوکے کا کہیں پتا نہیں کہ وہ یہ شہر مستقل طور پر اسکے حوالہ کر دیئے۔ فیلقوس کا خیال تھا کہ وہ اس امداد کے انعام کا مستحق ہے جو اسے رومنوں کو دی تھی لیکن رومنوں کی رائے اسکے بالکل غلط

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - دیترویس، مارونہ میں اسکا کھجور دار - ہمارے نزدیک رومنی پر ایسے شخص کو وہ سب نہ دینے کے الزام مائد نہیں کیا جاسکتا جو اسکی ملکیت نہیں تھا۔  
فیلقوس باشندوں کو منتقل کرتا ہے؛ لیوی ۲۰ - ۳۶ -

باب

تھی۔ ظاہر ہے کہ یہ بات بالکل رومنوں ہی پر منحصر تھی کہ ایسے شخص کے ساتھ کس قسم کی مراعات کریں جو ان کے ساتھ محض امید یا خوف کی وجہ سے وابستہ تھا۔ شوئی قسمت سے جو لوگ فیلقوس کے تزیل کی وجہ سے اس بادشاہ کے غیظ و غضب کا شکار ہوئے وہ اس کی مصیبتیں سمجھ رہے تھے۔ اس نے روما کے ساتھ جنگ آزمائی کے لئے روپیہ فراہم کرنے کے واسطے محال میں، جو اس وقت بھی بہت بڑے ہوئے تھے اور بھی زیادہ اضافہ کر دیا، اپنی سلطنت کے ساحلی علاقے کے یونانیوں کو (جنہیں اسے اعتماد نہیں تھا) اندرون ملک کے شہر ایاتھیا کو منتقل کر کے انہی جگہ تھریسیوں کو آباد کر دیا اور ان سب اصلاحات کے پھیلنے میں غایت ظلم و ستم سے کام لیا۔ آخر میں اس نے اپنے حصہ کا ہر فائدہ اپنے بیٹے دیمیتریوس کو بنایا۔ دیمیتریوس کے ساتھ رومنوں نے نہایت اچھا سلوک کیا تھا، اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ یہ شاہزادہ مقدونیہ میں ان کے اثر کی تائید کرنے میں گریز نہیں کرے گا۔ اس سے اس کے بھائی پرسوس کو، جو فیلقوس کا ناجائز بیٹا ہونے کے باوجود ولیعہد سلطنت تھا، شکوک پیدا ہوئے، چنانچہ اس نے اپنی تقریروں اور ایک جعلی خط کے اعلان کے ذریعے سے جو گویا دیمیتریوس نے پرسوس کو لکھا تھا، فیلقوس کو اس درجہ دیمیتریوس کا مخالف بنا دیا کہ آخر کار باپ نے بیٹے کو زہر دلوادیا (سلسلہ قیام)۔ آج کل کے مورخوں کو رومانی طرف سے اقتدار قبضی ہے کہ ان کے خیال کے مطابق دیمیتریوس کے قتل کی ذمہ داری ایک حد تک پرسوس کے سر تھی اس لئے کہ اس شخص نے دیمیتریوس کے ساتھ اچھا برتاؤ کر کے فیلقوس کو مشتبہ کر دیا تھا۔ اس طرح ان مہربانوں کی رائے کے مطابق ایسے معاملے میں فیلقوس جیسے بادشاہ کے لئے یہ لازم تھا کہ اپنے مشتبہ بیٹے کو جان سے مار ڈالے اور اس پر طرہ یہ کہ ان حضرات کے نزدیک رومنوں کو یہ معلوم ہونا چاہئے تھا اور اسے ملحوظ

باب

رکھنا چاہئے تھا لیکن فیلقوس ۱۹ء ق م تک نہیں مرا، اور بظاہر اسے اپنے بے شمار جرائم کی جو منہ زلی وہ بھی ذلت آمیز احساس تھا کہ وہ جو اپنے آپکو چال فریب کا بادشاہ سمجھتا تھا اسے اسکے بیٹے پرسیوس نے جو اس سے اس میدان میں کہیں کمتر تھا، مات دیدیا تھا۔ جب باب آخر کار اپنے بیٹے کی چال سے واقف ہو گیا تو اس نے چاہا کہ پرسیوس کو عاق کر کے دور کے ایک رشتہ دار انٹی کوئوس کو، جو دوسون کا بیٹا تھا، اپنا جانشین مقرر کر کے، لیکن یہ خیال پورا نہیں ہوا اسلئے کہ وہ بہت جلد ۱۹ء ق م میں مر گیا، اور اسکی جگہ پرسیوس تخت نشین ہو گیا۔

پرسیوس اپنے باب سے بالکل مختلف تھا، اور نہ اسکی طرح تلخ مزاج اور بد خیال تھا نہ اسکی طرح زیرک اور فہیم، گو ایک میدان یعنی میدان تدبیر میں وہ اس سے بڑھا ہوا تھا، بشرطیکہ ہم مدبرانہ دوراندیشی میں سازش کی قابلیت کو مدبرانہ دوراندیشی کے عشق میں شامل کریں گے۔

۱۹ء ایٹھ Ithne (۳، ۱۶۰) اور ہرگز برگ (۱، ۱۴۲) دیتروئیس کی موت کا تیسواں نمودار گردانتے ہیں۔

۱۹ء پرسیوس، پرکلیس نے پاؤلی ۵، ۱۳۶۱ میں ایک اچھا مضمون لکھا ہے۔ ابتدا میں پرسیوس اور روما کے مابین ایک عہد نامہ ہوا؛ پولی بوس ۲۵، ۳ "رومنوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات کی تجدید کے لئے؛ بعد ازاں پرسیوس روما کے ریل و رسال کو ٹھکرا دیتا ہے؛ لیوی ۴۲، ۲۵؛ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکی قیمتی ایک حد تک خود اسکے اپنے کرتوت کی وجہ سے تھی۔

لیوی ۴۱، ۱۰ کے مطابق پرسیوس نے قرطاجنی سفار سے اپنی ہمدردی کا اظہار کیا۔ روما کا مطالبہ یہ ہے کہ پرسیوس بس ہتھیار ڈال دیکے؛ لیوی ۴۲، ۲۰، ۲۶، ۶۲۔

تھوٹری ہی مدت گذری کہ سلاویک کے بندرگاہوں میں پھیرے سمندر میں سے ایک صندوق نکالکر لائے تھے جس میں انکھڑی سکے بھرے ہوئے تھے؛ ممکن ہے کہ یہ پرسیوس کے خزانے کا ایک حصہ ہو۔

باب

اس عہد کے کسی شاہزادے کے لئے اور بدرجہ اتم کسی جانشین اہلی گوئوس کے لئے یہ بعید نہیں تھا کہ اپنے بھائی کے خلاف جمونی سازش کر کے اسے مروادے (دیکھو اوپر باب ۳)۔ جانشینان اہلی گوئوس میں سے تیز بلیور کی تحس تھا، اور اگر ہم اسے خصائص کا پرسیوس سے مقابلہ کریں تو اس سے ہمارا مطلب بالکل صاف ہو جائے گا۔ ان دونوں کے اچھی اور بری خصلتوں و دونوں میں بڑا بھاری سیبائین معلوم ہو گا پوریور کی شہر کی طرح بہادر، مہربانیوں سے بھرا ہوا، پیش پست عمل پسند تھا، اور تدبیر کے میدان میں بیٹا تھا۔ اس کے برعکس پرسیوس اپنے خانگی تعلقات میں باقاعدہ، اپنی شخصیت میں شاندار تھا اور واقعاً سپاہی منش نہیں تھا اس نے وسیع اور نفیس پیش نامے تیار کئے، لیکن جب اُسے کسی ایسے نازک زمانے میں عمل کرنا ہوتا جب اسکی حالت مایوسانہ نہ ہوتی تو کبھی تو اپنے خزانے کی حالت کے خیال سے (جو نہ صرف ہمیشہ پُر رہتا بلکہ ہمیشہ اسے پُر رہنا پڑتا) اور کبھی غیر ضروری رجائیت کی وجہ سے وہ عمل سے باز رہتا۔ وہ آئیولوں کی ہمدردی کا مرکز اسلئے بنا رہا کہ سکندر کے زمانہ مابعد کے اسکندری جانشینوں میں سے پہلا اور شاہان مقدونیہ میں سے پہلا تھا جس نے کسی رومن سپہ سالار کے فاشخانہ جلوس میں جگہ پائی ہو۔ اگر پرسیوس ضرورت کے وقت اپنا دماغ ٹھنڈا رکھتا تو اسے خصال کی وجہ سے وہ قیقوس و انطاکوس سے کہیں زیادہ روماء کے لئے خطرناک دشمن ثابت ہوتا، اسلئے کہ اسے سازشوں میں بہت کچھ کامیابی حاصل ہوئی، اور اسے روماء سے نفرت کا اچھا خاصہ حصہ ملا تھا۔

اسنے کوشش کی کہ کسی نہ کسی طرح رومنوں کے خلاف ایک اتحاد بن جائے اور اوہر رومنوں نے اُسے ابتدا ہی سے مشتبہ نظروں سے دیکھنا شروع کر دیا اسلئے کہ وہی انکے دوست و پیروں کی موت کا باعث ہوا تھا۔ اسنے اپنی سخت نشینی کے وقت عام مسافری کا اعلان کر کے

باب

یونان تک میں بہت سے لوگوں کو اپنا دوست بنا لیا تھا، اور وہ اکائیائیوں، اور ایتولیوں، اور بوٹیوں کو اپنا ہمنوا تصور کرتا تھا۔ اس نے بیزنظہ اور رھوڈز سے تعلقات پیدا کئے، ایک سفارت قرطاجنہ روانہ کی اور کوشش کی کہ یونینس، سیلیوکوس، وائلٹاکوس، ایرارٹھس و پروسیاس روم کے خلاف ہو جائیں اور اپنی بہن کی پروسیاس کے ساتھ اور سیلیوکوس چہارم کے لڑکی کے ساتھ اپنی شادی کر لی۔ اس نے ان سب حکمرانوں سے یہ کہا کہ روم کا مقصد اعظم مقدونیہ کو زیر کرنا ہے اور مقدونیہ کا زیر ہونا تمام دیار مشرقی کے لئے ایک بڑی بھاری مصیبت کا سامنا ہو گا۔ ان ملکوں نے اس کے بیانات پر کان لگایا لیکن جب وقت آیا تو اس کے لئے ایک جھنگلی سبب تھیں اٹھائی، اور جیسا ہم دیکھیں گے کہ جب وقت بالکل نکل چکا اس وقت انھیں حرکت ہوئی اسنے شمال میں پیش قدمی کر کے رومینوں کو ڈرا دیا، جہاں اسنے بستیوں کو اپنے سے بلالیا کو تیس شاہ تھیریس کا دل بڑھایا، رومن حلیف ابرو پولس کو نکال دیا اور السیریا میں روم کے ہمنوا رہنے سے تار و سوس کو قتل کر ڈالا اور گنتیوس کا تعامل حاصل کیا۔ مدت دراز تک رومینوں نے واقعات کو آگے بڑھنے دیا اسلئے کہ انکے مصروف کرنے کے لئے لیگوریا کو رسیکا، سروانیہ اور ہسپانیہ بالفعل کافی تھے۔ بالآخر پرسیوس کے پاس سے ایک سفیر روم آیا اور اس نے یہ بیان کیا کہ پرسیوس کے نزدیک اسکے باپ اور روم کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا وہ اب کالعدم ہے، چنانچہ اب رومینوں نے یونینس کے متواتر استدعاؤں کو منظور کر کے اسکے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔ مقدونیہ سفیر ہرباؤس کو یہ پتا نہیں لگا کہ آخر روم کے مطالبات کیا کیا ہیں، اور بلاشبہ ابتدا ہی سے رومینوں نے بادشاہ کے اقتدار کو مٹا دینے کا، بلکہ ملکن ہو تو اسکے عزل کا، ہتھیہ کرنا تھا۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر پرسیوس اس کے اور روم کے عہد نامے کو کالعدم سمجھتا تھا تو کیا اس پر یہ فرض مائد نہیں ہوتا تھا کہ

باب

اپنی خواہشات کا اظہار کرے، اور اگر وہ اس بابت خاموش تھا تو کیا اسے بعد میں یہ شکایت کرنے کا حق باقی تھا کہ اسے روما کے خواہشات کی اطلاع نہیں دی گئی۔ بہر حال انہیں کلام نہیں ہو سکتا کہ روما اور پرسیوں دونوں نے یہ طے کر لیا تھا کہ فتح کی حالت میں دوسرے فریق پر سخت سے سخت شرائط عاید کریں۔

رومن آخر کار اس مقیم میں میدان میں اتر پڑے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ پرسیوں روما کے حلیوں پر حملے کر رہا ہے اور ان کے خلاف تیار کیا کر رہا ہے، اور جب بادشاہ نے یہ جاننا چاہا کہ آخر صلح کرنے کے لئے اسے کون سے دعاوی و مطالبات پورے کرنے پڑیں گے، تو اسے یہ جواب بھیجا گیا کہ آپ ہمارے سپہ سالاروں ہی سے اس کے بابت معلومات حاصل کر لیجئے۔

رومنوں نے مہلکی نیوس کراسوس کو فوج کی کمان سپرد کی، جس میں اکائیہ اور پرگام کے سپاہیوں کے علاوہ پچاس ہزار رومن بھی تھے۔ ان کا مقابلہ کرنے کے لئے پرسیوں کو ۴۳ ہزار پیدل اور چار ہزار سواری مل سکے۔ اسے رومن قائم مقام مارکیوس فیلپس نے، جو اس وقت تھسلی میں مقیم تھا، یہ صلاح دی کہ آپ ایک سفارت کو پھر روما روانہ کیجئے، لیکن اس سفارت کو بھی کوئی جواب نہیں ملا۔ اب رومنوں سے ایتولی، کارنائی، تھساوی اور بیوٹی بھی مل گئے، لیکن ہالیارتوس اور کورونہ نے ان کا ساتھ نہیں دیا، اور مرھوڈرنے اپنے جہاز ان کے نذر کر دیئے۔ کراسوس ریا روس ہو کر تھسلی پہنچا جہاں اس نے لارسا پر اپنا پڑاؤ ڈال دیا، اور پڑاؤ خالص چلا گیا۔ پرسیوں نے جنگ کو کمال خوش تدبیری اور خوش قسمتی سے شروع کیا۔ اس نے درہ تھیبے پر قبضہ کر کے رومنوں کو دوسرے شکست دی، ایک دفعہ کوہ کالی نیکوس پر اور دوسری مرتبہ پالانا کے مقام پر۔ اس کے بعد اس نے روما کے ساتھ ایسے شرائط پر صلح کرنے کی کوشش کی جو اس کے (یعنی روما کے) لئے مفید تھیں، لیکن وہاں سے جواب ملا کہ



یا

نہیں تھیں غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دینے چاہئیں۔ رومنوں کو میدان جنگ میں تو کسی قسم کی کامیابی ہوئی نہیں، لہذا انہوں نے کمزور یونانی شہروں کو تاراج کرنا شروع کیا، مثلاً ہالیا رتوس پر قبضہ کیا، ٹھنبر اور کورونہ کے ہتھیار قبول کئے، اور فالکس تک پر جو انہی دوستی کا دم بھرتا تھا، قابض ہو گئے۔ اچھے اس طرز عمل سے یونان میں نفرت کی لہر دوڑ گئی جسکی وجہ سے رومن ایٹولیوں یا ایپاروسیوں پر آئندہ تکیہ نہیں کر سکے۔

سلسلہ ق م میں کانل ۱۔ ہوتی لیوس مانیوس فوج کا سپہ سالار اور ل۔ ہورٹینسوس امیر البحر مقرر ہوا، اور یہ دونوں بھی اپنے پیش روؤں کے طرح قطعاً ناقابل تھے۔ ہورٹینسوس کے پاس جتنے باربرواری کے جہاز تھے وہ سب کے سب گرفتار ہو گئے، اور انکے معاوضے میں اسے مختلف مقامات سے نذرانے وصول کرنے پڑے۔ جب ابدیرا سے نذرانے کا مطالبہ کیا گیا تو اس نے اس شہر کو تاراج کیا اور انکے باشندوں کو غلام بنا کر فروخت کر دیا۔ ہوتی لیوس بالکل ساکت وصامت رہا اور الیریا کے بادشاہ گنٹیوس کے مشکوک طرز عمل کے باعث مقدونہ کے شمال کی طرف سے جو حملہ کیا گیا وہ ناکام ثابت ہوا۔ اسکے ساتھ ہی رومن سپہ سالار اور کمان داروں کے مطلق العنانہ طرز عمل اور مظالم کی ایسی دہشتیں یونان سے روم میں سننے میں آتی تھیں کہ سینات ان کے نذرانے لینے کے اختیارات میں کمی کرنے پر مجبور ہو گئی، اور پ۔ لکریٹیوس پر، جسے فالکس کو لوٹا تھا، جرمانہ کر دیا۔ سلسلہ ق م میں پرسیوس نے الیریا کی شہر اسکانا پر قبضہ کر لیا، گو جب ایٹولہ کے شہر ستراتوس پر اسکا حملہ ناکام ہوا۔ آخر کار سلسلہ ق م میں کانل مارکیوس فلیقوس نے ایک جراحی حرکت کی جو کامیاب ثابت ہوئی اس نے درہ چیمپے کے دوسری طرف کوہ اولیمپوس اور سمندر کے درمیان ایک جگہ پڑاؤ ڈال لیا۔ یہ پڑاؤ ایک ایسے میدان میں تھا جگے دو طرف تو چیمپے اور دیوم کے درے تھے جن پر

باب

پرسپوس کا قبضہ تھا اور تیسری طرف کوہ اونیوس تھا، چنانچہ یہ میدان ہر اعتبار سے اسکے خاتمہ کے لئے کافی تھا، اور اگر پرسپوس ذرا بھی فن حرب میں ماہر ہوتا تو وہ رومنوں کو ایک دوسری جنگ غار مانے کو دین (خار مانے کو دیں میں سلسلہ ق م میں رومنوں کو سامینوم والوں کے ہاتھ سخت شکست پہنچتی تھی) کا مزاج کھتا دیتا۔ لیکن اس کے برعکس اس نے خیال کیا کہ یہ ذشتہ اہل آپہنچا ہے، چنانچہ اس نے دونوں کے دونوں دروں سے اپنی فوج کو بٹا دیا، اور یہ حکم دیا کہ تھالونیکے کے سلسلہ خانے میں جو اس مقام سے پچاس میل تھا آگ لگا دی جائے اور پتلا میں جو خزانہ تھا اسے سمندر میں ڈبو دیا جائے۔ جب اسے ذرا ہوش آیا تو آگ کے بڑکھ دو بارہ وترہ دیوم پر قبضہ کر لیا۔ اب گویا رومنوں کے لئے مقدونیا کا دروازہ کھل گیا تھا، لیکن انھوں نے اس سے استفادہ حاصل نہیں کیا اور سمندر پر بھی جو کوششیں کا ساندیریہ تو روٹے اور دیمتریاس کے لینے کی انھوں نے کیں وہ سب ناکام ثابت ہوئیں۔

الغرض تین سال کی مدت میں رومن فوجیں متعدد ونیہ جیسی چھوٹی سی ریاست کا بھی کچھ بگاڑ نہیں سکتی تھیں۔ اس سے سبق لے کر پرسپوس نے مدافعت کی اور بھی زیادہ تیاریاں کرنی شروع کر دیں اور چاروں طرف دوسری ریاستوں کو ملانے کا خیال کرنے لگا۔ ساتھ ہی روم کی پے درپے ناکامیوں سے ان ملکوں کے دل میں بھی جو اس وقت تک روم کے ساتھ تھیں یہ خیال ہوا کہ اگر وہ آزادانہ روش اختیار کریں اور کسی طرح سے مقدونیا سے بچ جائے تو یہ ان کے حق میں بھی مفید ہوگا، پرسپوس کے ساتھ روم نے ایسا سخت سلوک کیا تھا کہ وہ ریاستیں بھی جو اس کی کلیتہ منہواتھیں وہ بھی اسی نتیجہ پر پہنچ سکتی تھیں کہ روم کو کبھی بھی شک بھائی تو یہ مان کے لئے بھی مفید مطلب ہوگا۔ روموں نے کھلے بندوں اور پوس نے ذرا درپردہ جنگ کا خاتمہ کرنے کی کوشش کی۔ پولی بوس نے پرنسپس کا کردار کچھ ایسا بڑا دکھایا ہے کہ اسے بعض مورخوں نے بعض

”سینہانہ ایجاو“ کا لقب دیا ہے اور کہا ہے کہ یونیس کا اس موقع پر روم سے باغی ہو جانا قطعاً ناممکن تھا؛ لیکن یہ یقینی ہے کہ اگر وہ سمجھتا کہ میرے لئے یہی سود مند ہو گا تو پھر اسکی ملحدگی میں کیا امر مانگ تھا؟ گویا کہ واحد مسئلہ حل طلب یہ ہے کہ آیا اس موقع پر اسنے روم کے دشمنوں سے مل جانے کو اپنا فائدہ سمجھا یا نہیں اور یہ اس دوسری بات پر منحصر تھا کہ آیا پرسیوس کے ساتھ جنگ میں روم کو فتح ہوگی یا شکست اور اگر اسنے مقدونیہ کو نیچا نہیں دکھایا تو اسکے ایشیائی حلیفوں کی بس شامت ہی تو آجائے گی۔ ان امور کو مد نظر رکھ کر یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ پرگام کے دور اندیش بادشاہ ایسی حالت میں اسس امپھان سے تیار رہی کرنے میں ضرور مصروف ہو گا کہ اگر ایشیا میں روم کا اثر زائل ہو جائے تو اسے کیا کرنا چاہئے۔ بعض مورخ یہ بھی کہتے ہیں کہ ممکن ہے کہ یہ سب ٹھیک ہو؛ لیکن اسی نے تو روم اور پرسیوس کو لڑایا تھا، پھر وہ کیسے روم کا مخالف بن سکتا تھا لیکن اگر یہ استدلال درست ہے تو پھر کوئی ایسی مملکت بھی صلح نہیں کر سکتی جس نے ایک دفعہ جنگ کی ابتدا کی ہو؛ اگر یونیس نے واقعی روم اور پرسیوس کو لڑا دیا تھا تو یہ تو اور بھی زیادہ وجہ اس کی ہو سکتی تھی کہ پرسیوس کو اس صورت حال سے واقفیت ہوتی تو وہ ایسے ذمی اقتدار حکمران سے صلح کے لئے ضرور پیام سلام کرتا اور ہمیں شبہ نہیں کہ یہی ایسا مکہ تھا جو یونیس کیلئے غایت درجہ اہم تھا۔ واقعات سے یہ ثابت ہے کہ رومور نے روم کے خلاف جو حکمت عملی اختیار کی وہ دھمکی بھری ہوئی تھی؛ رومور نے

۵۵ پولی بیوس نے یونیس کے ساتھ جو کارگزاری موب کی ہے اسے سوم سن ۸۲۱ء ”سینہانہ ایجاو“ کا لقب دیتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ پرگام کے حکمرانوں پر دھمکی کا الزام شکست نام تک میں لگایا جاتا ہے۔ (App. Syr.) میں بھی مورخ نے بادشاہوں کو غیر ضروری سلطنتی حامی بنا دیا ہو (۴۵) نیز دیکھو نیچے، حاشیہ ۱۲، جہاں میں نے اس موضوع پر تفصیل بحث کی ہے۔

باب

استدہی سے دوسری فریق تھے، ایک وہ جو روما کے اقتدار کے موافق تھا اور دوسرا مخالف اور جب رومن سپہ سالاروں نے پے در پے غلطیاں کرنی شروع کیں تو مخالف روما فریق کو رفتہ رفتہ غلبہ حاصل ہونے لگا۔ لیکن اس قسم کی صورت حال پر گام میں بھی خارج از بحث نہیں؛ وہاں بھی اُٹلیا ایک مخالف روما فریق پہلے سے ہو گا اور وہاں بھی بہت سے لوگ یہ خیال کرنے لگے ہوں گے کہ اب روما کا اقتدار قطعاً رو بہ زوال ہے۔ عقلمند بادشاہوں پر بھی بعض مرتبہ ایک فوقی اور بعض مرتبہ دوسرے فریق کا اثر پڑ سکتا ہے۔ اس وقت تک روما نے جو تیرہ اسی جنگ میں اختیار کیا تھا اور جنگی نا اہلیت اور کمزوریوں پر مظالم کے جو مثالیں پیش کی تھیں ان سے تو ایشیاء والوں کے دل میں انہی نہ زیادہ محبت جاگزیں ہوتی تھی نہ زیادہ خوف۔ یہ روما کی کمال خوش نصیبی تھی کہ اس نے آخر الامر ۱۹۱ ق م میں مقدونیہ کو بیچا دکھا ہی دیا۔

اب ہم مشرقی یونان کی طرف اپنی توجہ منطقت کرینگے اور بالخصوص پچھلے بیس برس کے حالات پر غور کریں گے تاکہ مختلف مملکتوں کی اس وقت کی حالت سمجھ میں آجائے جب مقدونیہ روما کا مقابل بنایا تھا اور ہم اسکا اندازہ کر لیں کہ روما کو جلد فتح نہ ہوتی تو صورت حال کیا کی کیا ہو جا سکتی۔ یہاں مختلف ممالک میں مفصلہ ذیل بادشاہ حکومت کر رہے تھے:-

شام (سوریہ): سلیموس ۴، فلویاٹر ۱۵۶-۱۵۵ ق م؛  
 اٹھاکوس ۳، ایپی فانیس ۱۵۵-۱۵۴ ق م؛  
 مصر: بطلمیوس ۵، ایپی فانیس ۲۰۵-۱۸۱ ق م؛  
 بطلمیوس ۶، فلومیٹور ۱۸۱-۱۷۴ ق م۔  
 بطلمیوس ۹، یوٹرگیس

۱۹۱ ق م میں اس باغیہ خان کا اہلکار تھا کہ کوئی مسئلہ ۱۹۱ ق م میں یونان کی کیفیت کا بیان کر دے؛ میں نے یہاں اس خیال کی تعمیل کرنے کی کوشش کی ہے۔

فیکسون، سید احمد قاسم؛

یونسؑ، سید عالمؑ

پروسیاس اول ۱۵۹ ق م تا تقریباً ۱۵۰ ق م

پروسیاس، تقریباً ۵۰ سالہ ق م تا ۱۲۹ ق م

اریار احمیں ۴۱۰ سے ہیں ۱۲۳۱ ق م اریار احمیں

یوں کہ میں فلو یا اور جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ میں نے  
فارنا میں، تقریباً ۱۹۷۹ء میں تھا کہ میں نے

ستھرمی دتھیں نخلو یا تو رفلادیفوئیس یو رگی تھیں

تقریباً ۶۹ لقمہ تاسلمہ قم

ایسی زمانے میں شہر کی مہمات کی کامیابی کی وجہ

زائل ہو چکا تھا اور ارسنستان بالکل آزاد ہو گیا

کے بیخاںہ کو تاملانج کرنے کے لئے اور اس کے

\_\_\_\_\_

آخرین تحقیقات متعلق مسکویات کے نتائج کا مال بیان کروں گا۔

1. 10/10/10

کاپا و ویمہ :

نیوتوس :

کچھ سو رہی یا شام۔ میں یہاں آخر تین تھم چکی تھی۔ متعلق مسکویت کے نتائج کا حال بیان کر دوں گا۔

اور نائسربین کی توجہ خاص طور پر پرچی نگار ڈوٹر (فہرست سکے جات نوادر خانہ برطانیہ سلیو کی مشاہدات)

سوریہ شمشعہ اور اور بالوں کا (بسنے اسکا اتباع کیا ہے) مذکرہ کرو نکا۔ مقابلہ روشنی و نور  
 "نار کو تو سرود" (Schuerer: Gesch. d. jued Volkes) ۱۲، جہاں اسناد کی ایک

نہیں فہرست دی ہوئی ہے اور تعقید بھی کی گئی ہے۔ سنوٹ غیر متیقن ہے۔ نیز دیکھو ماٹ ۱۹ حاشیہ ۱۰۔

سلیو کوئٹہ؛ کلیس کا مضمون پانچویں، ۱۹۴۱ء میں۔ روما کے ساتھ جنگ میں

نما قابل ثبات نہیں ہوا (پولی پوسٹ ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷،

عہد میں سخت تئیں ہوا، انطا کو اس کے قدیم صوبہ داروں یعنی (شمال میں دریائے ارکسیاس کی او

اور ارحمہائیں اور ناسیاس اور (جو بیس سو بیسے بدریائے وطن میں) زار یادیں گے عہدیں  
ارمستان باغی ہو چکا تھا (سترابو ۱۱، ۵۲۸)۔ تاہم اس نے مستعدی دکھائی۔ رومانیے اسے فارسیاں

کوہ دینے سے باز رکھا؛ ویلہ دور ۱۹۲۲ء - یہودیوں سے آویزش؛ ”مکابیان“ ۱۳۲۱ء -

---

باب ۱

روپیہ سے اپنا خزانہ بھرنے کے لئے جارہا تھا تو اُسے اور اس کے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ سیکو کوس کا ہیلیو دور کوس کے ہاتھوں قتل (App. Syr.) ۴۵۔  
دیکھو اوپر، ماسیہ ۵۔ اسی سبب سے لوگ ہیلیو دور کوس کو روما کا تابع سمجھتے تھے۔ یہ کہہ جاتا  
ہا بلوں LXXXIX تا XCI۔ سیکو کوس کے طوٹوسی اور ماتھانایت ممتاز نظر آتے ہیں۔  
معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ملک میں نہ صرف لاؤ ویکھ (بامل بحر) میں بلکہ صمد و سیدا میں بھی تھیں۔  
انطا کوس "ایپانیسی"۔ انطا کوس کو تخت پر بٹھانے کا ایک شہر کی طرف سے  
جو غالباً انطاکیہ دریائے اور وٹھیں ہو گا، "پونیس"، "انائوس"، "فلے تاروس" اور اٹھے نائوس کا شکوہ  
اس کے نوشتے میں تھینتری اسلوب کا ابتداء کیا گیا ہے؛ فریکل ۱۶۔

انطا کوس کے لئے دیکھو مکن کامضمون پاٹولی و سووا، ای۔ اس کے بعد کا تاریخ تمدن میں  
رتہ ۲، دیکھو اوپر باب ۲۔ سفر کے ساتھ جنگ؛ پاٹولی ۱۱۲۶؛ جہاں سنویت کا دم تین صاف  
ظاہر ہوتا ہے۔

سکون کے لئے دیکھو ہا بلوں  $\frac{XCI}{CXIII}$ ۔ پہلا کتبہ "بارسی یوس ایتھوئی" ہے پھر ایپانیسی  
کا اضافہ نظر آتا ہے۔ بعد کے سکون میں "نیکے فوروس" بڑھا دیا گیا ہے، اور ان خطابات کے اضافے  
کے ساتھ شکل میں شباب کی کیفیت پیدا ہوتی جاتی ہے اور روز بروز کسی دیوتا کے سے خدو خال نظر  
آنے لگتے ہیں۔ سیکو کوس کے زیورات شاہی میں جو ہالہ ہے اسکی ابتدا اسی بادشاہ سے ہوتی ہے؛  
انطا کوس "ہیمیکوس" کے ہالے کی شکل مختلف ہے اور یہ اس کے ہالوں میں ذرا اوپر کی طرف  
نظر آتا ہے۔ نیچے فوروس سے مراد یہ ہے کہ بادشاہ خود زیوس تھا، اور ایپانیسی سے "مناز"  
مراد نہیں بلکہ اس شخصیت سے مراد ہے جو نمودار ہو گئی ہو جیسے زیوس کی یا کسی دوسرے مہبود  
کی شخصیت۔ اس کے تقریبی سکون کے سیدھی طرف باتو اسکا سر کندہ ہے ورنہ زیوس کا یا اپولو کا۔  
اسنے خدایاس والے زیوس کے مجسمے کی ایک نقل دلتے ہیں اپولو کے بت خانے میں رکھوائی؛ Amm

۱۳، ۱۴، ۱۵؛ مقابلہ کرو ہا بلوں XCV۔ ہا بلوں کہتا ہے کہ تصویر ۱۲، ۱۱ میں جو زیوس کا سر ہے  
ایسا اور انطا کوس کے سر میں کچھ شبہت پائی جاتی ہے لیکن میرے نزدیک نہ صرف اس سے بلکہ  
تھارڈز نے ("فراع" تصویر ۱۴، ۱۳، ۱۲) جنٹیس کے کی تصویر دی ہے اس سے بھی کچھ نہ کچھ شبہت  
لیکتی ہے جو بادشاہ کی تصاویر میں نہیں پائی جاتی۔ انطا کوس کی خوبصورت چوڑی (ہا بلوں تصویر

سپاہیوں کو اپنی مائیں والوں نے قتل کر ڈالا۔ اسکے بعد اسکے بیٹے

بابا

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - (۱۲، ۱۳) جبکہ سیدی طرف اپولو کا سر ہے اسکے الٹی جا۔  
 اپولو نیچے تک کے کپڑے پہنے اور بربط ماتمیں لئے نظر آتا ہے اور یہ دافنے والے مجسے  
 کی نسل ہے جو بریکس نے تیار کی تھی، بالوں XCVI, XCVII، دیکھو نیچے، بائیں  
 اسکے تاجنے کے سکے نہایت دلچسپ ہیں، انہیں ہیٹ (۶۴) کے مفصل ذیل میں قرار دیتا ہے :-  
 (۱) وہ جو شام میں سکوک ہوئے - (۲) وہ جو مصر میں سکوک ہوئے، جن پر انکی بہن قلوثرہ کی  
 شبیہ ہے - (۳) وہ جن پر دو زبانوں میں کتبہ ہے، یہ قتیقہ اور لاؤ وکیہ (کوہ لیان) میں بنے۔  
 (۴) خود مختار بلدیات کے سکے۔ بالوں کے نزدیک انکی دو قسمیں تھیں : (الف) جن پر بلدیات  
 کے نام نہیں اور جن سے بعض مصر میں مضروب ہوئے : (ب) جن پر بلدیات کے نام کندہ ہیں :  
 سیدی طرف اکثر بادشاہ کا سر اور بال، الٹی طرف بلدیات کے نام اور علامات، بالوں تصویر ۱۴  
 ۱۵، آتا ہے - وہ حسب ذیل تفصیل بیاں کرتا ہے جس پر "آتیوخیان" والے دو مجسے روپوتائے  
 دو لاؤ ویکائس، والے "ایک انگز نذر ایش" والا، ایک "اپا مائس" والا، ایک عسقلون کا اور بار  
 فنیقی شہروں کے سکے ہیں : ۱ - "آتیوخیان زارو" جس سے غالباً آدائہ مراد ہے معلوم  
 ہوتا ہے کہ اس شہر کے باشندوں کو صرف انطا کوئس کے عہد میں "آتیوخیان" کا لقب  
 دیا جاتا تھا، الٹی طرف تخت نشین زیوس - ۲ - آتیوخیان میگدونہ (فنیسین) الٹی طرف برتھا  
 ہوئی تھیں - ۳ - آتیوخیان متعلق برتالیروا، ایریسہ (بالوں CIII، جہاں وہ ڈروائے سن  
 سے اختلاف کرتا ہے، الٹی طرف زیوس ایک عصائے شاہی پر ٹیک - لگائے ہوئے - ۴ -  
 "آتیوخیان بلیٹاکس" = آسے جسے بلیٹاکس نے بلیٹاکس کا لقب دیا تھا، لیکن "آتیوخیان بلیٹاکس"  
 کا لقب انطا کوئس سوم ہی کے زمانے ہی سے ملتا ہے، الٹی طرف کٹراہوا زیوس توں کا گھیرٹے  
 ہوئے - ۵ - "آتیوخیان دافنے" جو دریائے اورونٹس کا مشہور شہر ہے۔ بالوں اس سکے  
 کے متعلق شہر کے اس مجسے کا حال دیتا ہے جو انطا کوئس نے تعمیر کیا تھا، اور جو اسکے نزدیک دافنے  
 کی سمت میں تھا۔ یہ نام آتیوخیان دافنے، اس بڑے شہر کا ہی نام پڑ گیا، دیکھو نیچے، بائیں -  
 دوسری طرف کٹراہوا زیوس - بالوں کے نزدیک وہ دافنے کے اولمپائی گیلوں میں بیٹوں کے  
 گھیرے تقسیم کرتا نظر آتا ہے - ۶ - "ایلیان" مجسے روپوس بدریائے پیرس = کتاباہ دکلیکیہ





سائنس جو کام انجام پانے کے لئے تھے وہ نہایت دشوار تھے، لیکن  
وہ فطرۃً بہادر اور جرأتی تھا، اور اگر اسے روم کی طرف سے مخالفت  
کا حکم نہ پہنچ جاتا تو وہ فارناہیس شاہ اٹھیں اور فرما کر وایان پر کام، بھی نہ  
کا یا دوسرے نو پٹا گونہ کے جنگ میں اول الذکر کی طرف سے ضرور  
داخلت کر دیتا۔ اسے اور مصر کے درمیان بظاہر اس وایان تھا، لیکن اسے  
وزیر جلیو ووروس نے فلسطین کے معاملات میں جو مداخلت کی جس کا ذکر  
”مکابیوں“ کی دوسری کتاب میں بھی دیا ہوا ہے (لیکن جو خود بہت زیادہ قابل اعتبار

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - شہر خود مختار تھے۔ نیز دیکھو باب ۱۰، CKXXIV۔ الرض  
ہیں پھر یہ کہ تقسیم ی کو لمخوڈ مکنا پڑتا ہے۔

لفظ ”انیوخیون“ ذرا قابل غور ہے۔ ان شہروں میں سے بہت سوں کے نام انطاکیہ  
سے مختلف تھے، اہم ان کے باشندوں کو بھی ”انطاکی“ ہی کہتے تھے، پھر کیا اس کا مقصد یہ ہے کہ  
ہر شہر کو انطاکیہ کہا جاتا تھا؟ یہ قرین قیاس نہیں ہے اس لئے کہ میں بطلیماٹس میں انطاکی  
لئے ہیں۔ ممکن ہے کہ اس شہر کے تمام باشندوں کو ”انطاکی“ ہی کہہ کر پکارا جاتا ہو، لیکن یہ بھی تو  
مکن ہے ان میں سے صرف اس حصے کا یہ لقب جو جنہیں کسی انطاکوس نے دیا ہو، یا اگر آباد کی تھا۔ باب ۱۰  
کی رائے ہے کہ سلیوکیوں کے زمانے میں لفظ ”انطاکیاں“ سے ان غبیروں کی سرادھی نہیں مخصوص  
حقوق حاصل تھے، اور جس طرح بعد میں رومانے بہتوں کو رومن حقوق دیئے اس طرح ممکن ہے کہ  
بہت سے شہریوں کو ”انطاکی“ حقوق دیئے جاتے ہوں۔ نیز دیکھو شیور: ”تاریخ قوم یہود“  
۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳۔ کم سے کم یہ بات تو یقینی ہے کہ یوان پسند انطاکوس نے اپنی سلطنت  
میں یونانی زندگی کو بہت بڑی مدد پہنچائی۔ باب ۱۰ میں نئی بات بھی کہتا ہے کہ مذکورہ بالا جن شہروں  
میں انطاکی آبادی نہیں تھی ان کے حکموں پر توں کا گیلر لے ہوئے زیوس کی شبیہ بنی ہوئی علی  
(دیکھو اوپر)۔ وغیرہ)۔ یہ وہی زیوس ہو گا جو دانتے میں جیتنے والوں کو تاج پوش کرتا ہے،  
اور یہی زیوس اب دوسرے شہروں کو دانتے یا انطاکیہ کا ہم رتبہ بناتا اور انہیں باقی ماندہ شہروں  
سے ممتاز کرتا ہے۔

ارمستان کے لئے دیکھو پنے، باب ۱۰۔

باب

نہیں ہے) اسکی وجہ سے اسکے اور مصر کے درمیان ضرور جنگ چھڑ جاتی لیکن عین جس طرح سے چھ سال پہلے بطلمیوس کو اسکے "دوستوں" نے قتل کر دیا تھا اسی طرح اب ہیلیو دوروس نے اپنے آقا سلیوکوس کو قتل کر دیا۔ ہیلیو دوروس خود بادشاہ بننا چاہتا تھا، اور یہ بندوبست روسوں کے لئے بھی پسندیدہ تھا، لیکن پرگام کے بادشاہوں نیسی یونیس و آناکوس نے اسے ہٹا کر سلیوکوس کے بیٹے ویتیریوس کو نظر انداز کر دیا اور سلیوکوس کے بھائی انطاکوس کو تخت پر بٹھا دیا۔ یہ انطاکوس جس کا لقب ایی فانیس تھا اپنے باپ سے بھی زیادہ جری تھا۔ ہم اس شخص کی طرف پھر آنا ہیں (رجوع کریں گے) اور یہاں صرف اسکے مصر کے ساتھ اسکے تعلقات بیان کرنے پر اکتفا کریں گے۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ (باب ۱۶) انطاکوس کی بہن قلو تیرہ کی بطلمیوس (ایی فانیس) کے ساتھ شادی کے موقع پر کیلے سور یہ کسی نہ کسی تاریک انداز سے بطلمیوس کے سپرد کر دیا گیا تھا۔ ہم یہ بھی پڑھ چکے ہیں کہ بطلمیوس ایی فانیس، جو ۱۸۹ ق م سے روم اثر میں آگیا تھا اسے ۱۸۹ ق م میں قتل کر دیا گیا تھا اسکی جگہ پہلے اسکا بیٹا بطلمیوس تخت نشین ہوا لیکن وہ زیادہ دن تک زندہ نہیں رہا اور اسکے بعد اسکا چھوٹا بھائی بطلمیوس "قلو میٹر" اپنی ماں قلو تیرہ کی تولیت میں تخت پر بیٹھا۔ بطلمیوس کے انتقال پر حوصلہ مند انطاکوس نے کیلے سور یہ کا مطالبہ کیا، اور چونکہ شاہ مصر اس علاقے سے دست بردار ہونا

مصر۔ ایکس (Ath. Mittheil) ۱۲، ۲۱، ۲۲ (۲۲۲) تھر کے ایک سرکروائی گینا کے قریب دستیاب ہوا تھا، بطلمیوس "قلو میٹر" کی شبیہ بننا آ ہے۔ مقابلہ کروہانی: "سلطنت" ۲۲۸ جہاں اس بادشاہ کا ذکر ہے۔ ہم لیسوس Lepsius کی اس رائے سے متفق ہیں کہ اس پہلے ایک اور بطلمیوس (دشم) ضرور تخت پر بیٹھا ہوگا؛ دیکھو جہانی، ۳۲۹۔ قلو میٹر یہودیوں کا دوست تھا، مقابلہ کروہانی، ۳۵۶۔ جہانی قلو میٹر کو "مصر کے بہترین حکمرانوں" میں سے قرار دیتا ہے، "فہرست نوادر خاندان برطانیہ" ۳۰: ۵۰۔

باب

نہیں جانتا تھا اسلئے مصر اور شام کے درمیان لڑائی چھڑ گئی۔ اس جنگ کے تفصیلی واقعات بھی غیر متعین ہیں گو ہم اس سے ناواقف ہیں کہ انطاکوس نے فلو میٹور کو شکست دیکر اپنے سے ملا لیا، اور اسکے بعد چونکہ موخر الذکر کی قوم اس کے طرز عمل سے ناراض ہو گئی تھی اسلئے اسکے بھائی یونزگی تیس فیلیکون نے زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی اور اسکے بعد بھی انطاکوس مصریوں پر دوبارہ غالب ہو گیا۔ ہم آگے چلکر اس جنگ کے تھوڑے بہت واقعات بیان کریں گے۔ سلسلہ ق م کے ابتدا میں صورت حال حسب ذیل تھی :- ایسی خائیں نے سلسلہ ق م میں مصر کے خلاف فوج کشی کرنے کے بعد روماء سے معافی چاہ لی ا تھی لیکن چونکہ مصر برابر ممانعت کر رہا تھا اسلئے کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ ان واقعات کے تحت دونوں مملکتوں یعنی شام و مصر دونوں کی فوجیں دوبارہ برسرِ کار ہونے کے لئے تیار تھیں نہ تو مصر روماء کی مدد کر سکتا تھا نہ شام اس کا بالکل بکا کر سکتا تھا لیکن یہ ممکن تھا کہ کسی وقت بھی صورت حال میں تبدیلی پیدا ہو جائے اور اسی حالت میں اسکی امید کھیا سکتی تھی کہ انطاکوس رومنوں کو ایک فیصلہ کن جنگ میں نیچا دکھا دے گا۔ لیکن ایسا ہوا تو پھر شام فی الفور پرسیوں کے حق میں مداخلت کر دیگا۔

ایشیائے کوچک میں ہم بھی نیہ، کاپادوسیہ، پونٹوس اور پزگام کا اسی سلسلے سے تذکرہ کریں گے۔

بشمی نیہ کا بادشاہ پروسیاس اول (سلسلہ ق م تا تقریباً سلسلہ ق م) اس خاندان کا اہم ترین بادشاہ تھا۔ اس کے عہد حکومت

۹۹ شمسی نیہ - دونوں پروسیاسوں کے لئے دیکھ لکھیں کا سفیر پاولی ۱۱۶، ۱۶۱ میں؛ نیز راساشی "تین سلطنتیں"، پیرس ۱۸۸۸ء، ج ۱۱۱ پروسیاس اول کی بیوی اپامیہ، جو راساشی (۱۰۲) کے خیال کے بموجب فیلپوس شاہ مقدونیہ کی بہن تھی۔ نیز حکمرانوں کے درمیان جنگ؛ دیکھو ادرا ۱۳۱، حاشیہ ۱۔

پروسیاس اور فالویوں کے درمیان جنگ؛ پاولی ج ۸، ۷۷، ۷۸، ۱۱۱۔

باب

میں بھی نیہ اور پرگامہ کے رقابت پہلے سے بھی زیادہ ہو گئی وہ نیزنطہ کا بھی مد مقابل تھا، اسلئے کہ نیزنطہ کے قبضہ میں بوسفوروس کے ایشیائی ساحل کے بھی مقامات تھے اور یہ خواہش تھی کہ اتالکوس اول اور اکائیوس کے باہمی جنگ کو کسی نہ کسی طرح ختم کرانے، درمخالیکہ پروسیاس اس جنگ کو اپنے حق میں مضر نہیں سمجھتا تھا، چنانچہ جب نیزنطہ اور رھوڈز کے مابین جنگ چھڑی تو بھی نیہ نے رھوڈزیوں کا ساتھ دیا (دیکھو باب ۱۲)۔ اسلئے ق م میں پروسیاس یورپی غالیوں کے ساتھ جنگ آزما ہوا جن میں پرگامہ والے لائے تھے، اور جو شہر اربیسے کو مرکز بنا کر ملک کو تاراج کر رہے تھے، اور انھیں شکست دیدی۔ اسنے روما، ایٹولیکہ اور اتالکوس کے خلاف فیلقوس شاہ مقدونیہ کا ساتھ دیا اور شکست ق م والے عہد نامے میں وہ بھی شامل تھا۔ اسکے بعد جب فیلقوس نے ایشیائی ممالک پر چڑھائی کی اور کیوس و میرلیا کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تو یہ یہ مقامات پروسیاس کے حوالہ کر دیئے گئے جس نے کیوس کی جگہ پروسیاس اور میرلیا کی جگہ اپامیا آباد کر دیا۔ لیکن مقدونیہ کی روما کے ساتھ جو جنگ ہوئی انھیں پروسیاس نے فیلقوس کا ساتھ نہیں دیا اسلئے کہ اس نے یہ بھاپ لیا تھا کہ فریقین میں سے کون حاوی ہو جائے گا، اور اپنا سر اٹھالی نہیں دینے کے بجائے عام اختلالی سے فائدہ اٹھا کر ہرقلیہ پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کوشش میں اسے نہ صرف ناکامی ہی ہوئی بلکہ لڑائی میں اسکے ایسی چوٹ لگی جس کی وجہ سے باقی زندگی بھر ٹکڑا ہی رہا۔ اسطرح

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ بلدیات پروسیاس اور اپامیہ کے تائیس؛ کون؛ ۱۲۵ -

پروسیاس ہیلنس پوننی ازوجیہ سے اٹھتا ہے جسے نومصلہ بھی کہتے تھے؛ استرابو؛

- ۵۶۳، ۱۲

پروسیاس "شکاری"۔ پروسیاس دوم کے چودہویں پر اسکے سر پہ ایک زیور ہے جس پر ایک چھوٹا سا پر لگا ہے؛ اسکے لئے دیکھو رائٹاش؛ تین مصلحتیں؛ ۱۰۹۔ پرگامہ و نیہ کے لئے دیکھو فریکل ۵۵، جسکا خیال ہے کہ اس جنگ میں پروسیاس اہل ہی جکڑاں جوگا۔

۱۔ اپنے کمال دشمنی کے ساتھ روما کے ساتھ جنگ میں حصہ نہیں لیا۔  
 اس موقع پر اسکا دانت افروجیہ صفر نے پر لگا ہوا تھا، لیکن اس کے بجائے  
 یہ ملک یونین کے ساتھ آیا، اور پروسیاس نے وہی ہو کر ہنی بعل کو اپنے دربار  
 میں جگہ دیدی۔ اسکا بیٹا پروسیاس دوم نے جو اسکی جگہ بادشاہ ہوا اپنے  
 باپ کے قدم بقدم چلا۔ اس نے پریسوں کے ایک بیٹی سے شادی  
 کی۔ اس نے یونین دوم دانی پر کافر سے لڑائی ٹھانی اور ہنی بعل کے  
 مدد سے استفادہ حاصل کیا۔ لیکن روما کے حکم آنے پر اسے جنگ کا  
 ایک سبک خاتمہ کرنا پڑا اور ساتھ ہی ہنی بعل کو بھی روما کے حوالے کرنے کا  
 وعدہ کرنا پڑا جس پر اس نے ق م میں ہنی بعل نے خودکشی کر لی۔ اب پروسیاس  
 نے فارناکس شاہ پونتوس کے خلاف یونین سے مخالفہ کر لیا۔ جب پریسوں  
 اور روما کے درمیان جنگ ہوئی تو پروسیاس غیر جانبدار رہا۔ ہم اسکی  
 زندگی کے باقیماندہ حالات پر بعد میں باقی میں بحث کریں گے۔ تبھی نہ  
 کبھی حیات و بہت نہیں دکھاتا بلکہ ہمیشہ چال بازی کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ خود  
 اپنے مفاد پر نظر رکھتا ہے اور کبھی پہلے کے علاقے کا لحاظ نہیں رکھتا،  
 وہ ہمیشہ روما کے دوستوں کی مخالفت کرتا ہے لیکن کبھی روما کے مخالفت  
 پر انگلی بھی نہیں اٹھاتا، اور جب روما اپنی قوت کا مظاہرہ کرتا ہے تو  
 ہمیشہ ہتھیار ڈال دیتا ہے۔ ایسا کرنے میں شاہان تبھی نہ ہمیشہ ذلیل  
 خوشامداندہ روش پر چلتے ہیں جس سے اصل مقصود حاصل ہو جاتا ہے، یعنی  
 مجلس سناٹ ان چھتر سحرزوں کو تخت پر بٹھار رہنے دیتی ہے اور وہ  
 اس کے احکام کی تعمیل کرتے رہتے ہیں۔  
 اریارٹھیس، یو سے میں ملے جو اپنے باپ اریارٹھیس سوم کے

شلہ کا یاد دہیہ۔ اریارٹھیس، یو سے میں کے لئے دیکھو راناسٹس، "تین ملطین" ۱۳، ۱۵؛  
 سکے، تصویر ۱، ۸، ۹۔ اس کے بہت سے درجہ موجود ہیں جن پر حروف "ل" لگ چکے ہیں جنہ  
 معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسکی تینسویں سال یعنی شلہ ق م میں بنے ہوئے تھے۔ یہ وہ زمانہ ہے کہ

باب

بعد کا پادوسہ کے تخت پر اوائل عمری میں بیٹھا، پہلے تو انطاکوس سوم کا حلیف تھا، لیکن جنگ گنتیشیہ کے بعد رومنوں کا ساتھی اور یونینس دوم والی پر کام کا دوست بن گیا، چنانچہ آخرالذکر کرنے اس کی بیٹی سے شادی کر لی جو پہلی بوی کے بطن سے تھی۔ اس کی دوسری شادی انطاکوس سوم کی بیٹی انطاکس سے ہوئی، لیکن اس سے کوئی اولاد نہیں ہوئی اور انطاکس نے دو فرضی بیٹے اریارٹھیس اور اوروفرز کو اپنی اولاد بتایا۔ لیکن اسکے بعد اسکے ایک بیٹا تھرمیڈیس (مہلوی) پیدا ہوا جو اپنے باپ کے بعد اریارٹھیس سے ”یو سے بیس فلوپاٹر“ کے خطاب سے تخت نشین ہوا اور سلطنت ق م سے ۱۳۲ ق م تک حکومت کی۔ ہنسہ اس کا ذکر بعد میں کریں گے۔ یہ اریارٹھیس روما کے خلاف غالیوں کے دوش بدوش لڑا، لیکن روم نے بالآخر اسے معاف کر دیا (دیکھو اوپر باب ۱)۔

۱۳۱ ق م کے قریب ہی سلطنت پونتوس ایک نہایت زوردار اور بہت ویرے بادشاہ یعنی فارناکس کا انتقال ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ تقریباً ۱۳۱ ق م میں تخت پر بیٹھا ہو گا لیکن یہ ۱۳۱ ق م تک تاریخ میں اپنا نام پیدا نہیں کرتا لہٰذا ۱۳۲ ق م سے ۱۳۱ ق م تک

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ جب اسے رومنوں کو بڑی بڑی زمینیں بطور جرمانہ کے ادا کرنی پڑتی تھیں اور وہ اسلئے کہ اس نے انطاکوس کے ساتھ معاملہ کر لیا تھا اس جرمانے کی روانگی کے لئے اسے بے شمار سکے ڈھلوانا پڑے۔

اریارٹھیس پنجم اور اوروفرز کے لئے دیکھو نیچے باب ۱۹۔

۱۳۱ ق م پونتوس یا آفئین۔ فارناکس۔ تھیس کا خمن پادوی ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱، ۰، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲،

باب

یونٹوس کا نام بھی سننے میں نہیں آتا۔ جہاں سلسلہ قیام میں رومنوں نے  
 برتھگام اور رھوٹوز کو بڑے بڑے علاقے دلوائے تھے اور پھر نیہ  
 کا یا دوسیہ اور پھلاگونہ نے شامی مال غنیمت کا تھوڑا بہت حصہ  
 لینے کی کمر آزم کوشش کی تھی، وہاں یونٹوس بالکل خاموش تھا، اور نہ تو  
 انطاکوس اکی جنگ میں اور نہ غالیوں کے میدان میں اس نے مطلق  
 حرکت کی تھی۔ لیکن ایشیا سے رومنوں کے چلے جانے پر غارنائیس،  
 نے غالیوں اور پھر دیس شاہ ارمنستان صغیر کے ساتھ میل کر کے  
 اور سیلوکوس ششم شاہ سوریرہ سے رستلاف کر کے اٹھا اور سلسلہ قیام  
 میں اسنوف پر حملہ کر کے اسے فتح کر لیا۔ اسے شہر کیراسوس کی جگہ شہر  
 فارناکیہ آباد کیا اور کوتیورہ و کیراسوس کے باشندوں کو اس میں لایا۔  
 مغرب میں اس نے تیوس لیکر ہرقلیہ پر وار کیا، اور جب پھر دیس  
 کا یا دوسیہ کو برباد کر رہا تھا وہ پھلاگونہ کو تاراج کرتا رہا۔ ان واقعات  
 کے بنا پر ایک طرف تو فارناکیس پھر دیس اور دوسری جانب  
 یونٹس، پروسیاس، اریارائیس اور سورزئوس والی پھلاگونہ کے درمیان  
 وضعی ایک حد تک شرقی و مغربی ایشیائے کوچک کے مابین ایک  
 عظیم الشان جنگ چھڑ گئی، اور اگر رد مانے سیلوکوس چہارم کو روک نہ دیا  
 ہوتا تو وہ بھی شرقی مملکتوں کا ساتھ دیکر میدان میں کود پڑتا۔ علاوہ  
 اس دباؤ کے باقی رومانے فریقین کے درمیان صلح کرانے کی کوشش  
 کی، چنانچہ سوائے اس کے اسنوف کا یونٹس میں الحاق کر دیا گیا باقی حالت  
 بستور رہی۔ پولی بیوس سے ہیں شرائط صلح معلوم ہوتی ہیں جو وہ جیک  
 فارناکیس کو پھلاگونہ اور تیوس دونوں کا تخلیہ کرنا پڑا، اور مال غنیمت  
 واپس کرنا پڑا، اور پھر پھر دیس و ایشیا کو (سلسلہ قیام میں) تین سو تالیس

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - ۳۸، ۴ - فارناکیس کے ایلکائی چودہ بیان امداد ہم موت تک  
 سرحدیں، رائٹس، تین سلطنتیں - ۱۶۸ -

باب

ادا کرنے پڑے۔ اس صلح نامے میں مفصلہ ذیل کے نام آتے ہیں:- فرماؤ کہ  
 ارمستان، اڈاکسیاس، اکوزی لوخوس، سرماتیوں کا حکمران، گتالوس اور  
 یورپ میں بلدیات ہرقلیہ، سیسیمیہ، خرسونیز و کینزیلیوس یہ ظاہر ہوتا ہے  
 کہ فارناکیس کے اسی قسم کے علاقے تھے جیسے ہم آج کے بڑے رشتہ دار  
 ستمبری وہیں یو پاتور کے پاتے ہیں اور وہ بھی اسی طرح رومنوں کا جانی  
 دشمن تھا۔ فارناکیس کا تقریباً ۱۶۹ ق م میں انتقال ہو گیا اور اسکے  
 جانشین نے (جس کا تذکرہ باب ۱۱ میں کیا جائے گا) روماء کے ساتھ وراثتاً  
 ہوشیاری کا برتاؤ کیا۔

آخر میں پرگام کا رخ کیے بلے یہاں اناکس کی جگہ دھکی ایمانداری  
 اور ہوشیاری کی تعریف میں پولی بیوس رطب اللسان ہے) ۱۶۹ ق م  
 میں اس کا بیٹا یونیس اول تخت نشین ہوا تھا، جسکی قابلیت اپنے باپ کے  
 بہت کم تھی۔ اسے لوگ اول درجہ کا چالاک سمجھتے تھے اور اگر یہ واقعہ  
 ہے کہ پہلے تو اسے رومنوں کو اکسایا اور رومنوں کی طرف چلا گیا، تو  
 اس نے دونوں مواقع پر اپنا ہی فائدہ سوچا ہو گا۔ ۱۶۹ ق م میں اس نے  
 روماء کا مبالغہ آمیز بیانیہ جو ساتھ دیا وہ اسے اسلئے کارآمد معلوم ہوا ہو گا  
 کہ اسے ۱۶۹ ق م میں ہیلیو دوروس کو معزول کر کے انطاکوس چہارم کو  
 تخت پر بٹھایا تھا اور یہ خیال کر کے کہ روماء کی کمان اتر رہی ہے وہ رفتہ  
 رفتہ رسیوس کا ساتھ دینے لگا تھا جس سے روماء والوں کو اس سے  
 کہ ہو گئی تھی لیکن اسکے بھائی اناکس کو طوعاً و کرہاً روماء کے فساد اور  
 دولت کا روپ بھرنا پڑا اور حقیقتاً وہ ایک حد تک روماء کا دوست  
 تھا بھی۔ بہر حال سمجھ بھی ہو ان باتوں سے یہ خاندان تو محفوظ ہو ہی گیا۔  
 ۱۶۹ ق م میں مشرق کی سیاسی صورت حال حسب ذیل تھی۔ روماء  
 کے مخالفوں میں پونٹوس اقوی ضرور تھا، لیکن مستعد نہ تھا، ابھی نہ ہمیشہ زور و ار

۱۶۹ ق م۔ اناکس کی پولی بیوس تعریف کرتا ہے (۱۶۹ ق م)۔

دیکھو اوپر باب ۱۲، حاشیہ ۶۔



ہاں

کا ساتھ دیتا تھا، اور اسیں یہ معلوم کرنے کی خاص قابلیت تھی کہ کس طرف کا پلڑا بھاری ہونے والا ہے؛ کا پا دو سیہ کسی شمار و قطار میں نہ تھا، اور پرگامم کو مشکلات سے بچنے کے لئے اپنی آنکھیں کھولے رکھنا پڑتی تھیں۔ اسلئے کہ اگر رومائے پرسیوں کا غاتمہ نہیں کیا اور پرگامم کو اس کے ساتھ وفادار رہنا تھا تو پھر اتنا لوہیوں پر ہر طرف سے دار ہونا لازمی تھا۔ اسکے برعکس شاہ ایشیا کے لوگوں کے لئے رومائے اثر کو زائل کر دینا ممکن تھا، اور بہت سے مشرقی بدروں کا خیال بھی یہی تھا کہ اس اثر کا زائل ہو جانا ان کے لئے بہتر ہوگا، اس لئے کہ جو ایشیائی یونانی تمدن کے رنگ میں رنگ گئے تھے انہیں اب بھی اپنی اہمیت کا کافی احساس تھا۔ جب صورت حال یہ تھی تو پرسیوں نے حلیفوں یا کم از کم بیچ بچاؤ کرنے والوں کے حاصل کرنے کی جو کوشش کی اسیں کامیابی کی ضرورت امید تھی۔ اس نے اسکے لئے سوریہ، پرگامم، بھٹی نیہ اور رموڈز کی طرف رجوع کیا کیلئے شام مصر کے معاملات کی وجہ سے پہلے ہی سے مصروف کار تھا

کلاہ مزید جنگ اور گفت و شنید۔ رموڈزی - غلہ کے برآمد کے متعلق جھگڑا ہے؛ پولی بیوس ۲۸، ۱۳؛ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایشین کے اناج کی اب بھی اہمیت تھی۔

رموڈزی سیر روماء جاکر کہتے ہیں کہ اب ہم اختلال کو کسی طرح برداشت نہیں کر سکتے؛ لیوی ۱۳، ۴۴؛ پردیاس کی ثالثی؛ ایفنا۔ پرسیوں انطاکوس کے پاس قائم مقام روانہ کرتا ہے؛ پولی بیوس ۲۹، ۴؛ پرسیوس دیونیس، پولی بیوس ۲۹، ۵؛ رموڈز، پولی بیوس ۲۹، ۱۰، ۱۱۔

رموڈزی ایلیوس سے صلح کرنے کی التجا کر رہے ہیں؛ لیوی ۴۴، ۲۵۔

پرسیوس انڈخالاسی؛ لیوی ۴۴، ۲۶۔ پرسیوس وگنیوس؛ پولی بیوس ۲۹، ۳، ۴؛

لیوی ۴۴، ۲۷۔

آجکل عام خیال یہ ہے کہ رومائے یونیس کے ساتھ جو برہم لوگ روماء کا وہ سستی نہیں تھا، لیکن ہمارے نزدیک حکم محض قیاس ہی قیاس پر مبنی ہے اور جہدہ رشوت بدلی بیوس کی روایت کے نزدیک کے لئے درکار تھا وہ ابھی تک پیش نہیں کیا گیا۔ حقیقت اس قول کی ذرا بھی بنیاد نہیں کہ

باب

تھا، اس لئے اس نے تو کچھ نہیں کیا، بقیہ نیہ نے روما سے دوستانہ انداز

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - یونین پر غلام الزامات لگائے گئے جو نکلے۔ پولی بیوس دونوں بادشاہوں کے بابت لکھتا ہے (۸۲۹) : یونین نہ صرف برعکس تھا بلکہ طباع بھی تھا، اور جو مقاصد وہ یونین کے ساتھ منسوب کرتا ہے وہ اس قسم کے فرد کے لئے بالکل فطری ہیں۔ موم حسن ضروریہ کہتا ہے (۸۳۱) : کہ یونین نے ہرگز پرسوں کے ساتھ گفت و شنود نہیں کی ہوگی اس لئے کہ ایسا کرنے میں محض ایک جھوٹی سی بات کے لئے سالہا سال کا کام سپرد خاک کرنا کسی حالت میں مناسب نہ تھا۔ لیکن ہیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اسے ”جھوٹی سی بات“ کی خواہش نہیں تھی بلکہ اس کا مقصد یہ تھا کہ کسی طرح سے روما کا اثر زائل ہو جائے، دیکھو اد پر حاشیہ ۵۔ علاوہ ازیں اس کے اس فعل پر حکم لگانے سے پہلے ہیں اس اثر کا بھی طرح سے اندازہ کر لینا چاہئے جو اس کا رد و نون بر پڑا ہوگا۔ رومنوں کا یہ خیال تھا، یا کم از کم وہ یہ ظاہر کرتے تھے کہ وہ انہیں دوسروں کے جال میں گرفتار کرنا چاہتا ہے، تاہم انھوں نے اس کا تیا یا نچا نہیں کیا۔ اس طرح یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس نے سالہا سال کا کام سرفراز نہیں ڈالا ہو۔

۲۔ پولی بیوس یہ کہتا ہے کہ گویونین ہی پرسوں اور روما کے جنگ کا باعث تھا، تاہم وہ چاہتا ہے کہ پرسوں سے بچ جائے، بشرطیکہ وہ اس کی ٹھنی گرم کر دے۔ اور ہمارے نزدیک اس قسم کا طرز عمل از خود خلاف قیاس ہے نہ یونین جیسے شخص میں ناممکن ہے ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سی جنگوں کی دوران میں بعض مرتبہ ہوشیار سے ہوشیار بادشاہ بھی بعض مرتبہ ادھر سے اُدھر چلے جاتے ہیں اور محض اپنے ذاتی فائدے کی خاطر دوست کو چھوڑ کر دشمن سے جاتے ہیں، اور اصل جو حکمت علی علی سفاد پر مبنی ہوتی ہے اس سے بھی اس قسم کے نتائج مستنبط ہوتے ہیں۔ انورنہ اس میں کوئی تعجب کی بات ہے کہ پہلے تو یونین نے روما کے خلاف سازش کی اور پھر اس کے اور پرسوں کے »سیان بیج بجاؤ کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ یہاں تک تو کہ اس نے دہریہ کیا جو کوئی دوسرا بھی کرتا۔ لیکن اب اس معاملے کا سب سے زیادہ عجیب و غریب حصہ آتا ہے، وہ یہ کہ یونین صرف اس وقت ثالث بنا چاہتا ہے اگر اس کی ٹھنی گرم کی جائے۔ اس نکتہ کو سمجھنے کیلئے ہیں پر حکمت کے خاندان شاہی کے تاریخ پر نظر رکھنی چاہئے۔ اس حکمت کے بادشاہ کے لئے روپیہ سے کم کوئی چیز نہیں تھی۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ ان حکمرانوں کی لپٹ دینا کوئی قوم

سے احتجاج کیا؛ پر کاکم و رسوڈرز ذرا آگے بڑھے۔ پولی بوس کہتا ہے  
 کہ یونینس و پرسوس کے مابین اس اصول پر گفت و شنود شروع  
 ہوئی کہ اگر شاہ پر کاکم مقدونیہ و روما کے باہمی آویزش میں غیر جانبدار  
 رہا یا فریقین میں باہم صلح کرادی تو اسی صورت میں شاہ مقدونیہ کو  
 پرکاکم کے کیا کیا حوالہ کرنے پر مجبور کیا جائے گا؛ قرار پایا کہ غیر جانبدار  
 رہنے کی حالت میں یا پچھو تالنت اور صلح کرانے پر پندرہ سو تالنت کا  
 مطالبہ کیا جائے گا۔ پرسوس نے غیر جانبدار رہنے کا معاوضہ لینے سے  
 انکار کیا اور کہا کہ یہ دو فرقوں کے لئے باعث ذلت ہوگا، اس نے  
 صلح کرنے پر پندرہ سو تالنت قبول کر لئے لیکن کہا کہ میں اس رقم کو  
 ساموٹریس میں جمع کرادوں گا۔ لیکن یونینس کو اس کا خوف تھا کہ کہیں  
 اپنا کام ختم کرنے کے بعد پرسوس اس رقم کو اٹھانہ لے جائے، جس کی  
 وجہ سے گفت و شنود بالکل منتقل ہوگئی۔ پولی بوس ان دونوں  
 بادشاہوں کے حماقت کا مذاق اڑاتا ہے، لیکن ہم گیتس کے معاملے  
 سے دیکھیں گے کہ یونینس برسر حق تھا۔ رسوڈزیوں نے علی الاعلان  
 یہ منہ زبانی استہ اختیار کیا (جو غایت درجہ خطرناک بھی تھا) کہ کسی نہ کسی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ میں حتیٰ ادا انکی قوت کا واحد دار و مدار دیہ برتھاس کے ذریعہ  
 سے وہ سپاہی نوکر رکھتے اور جہاز آہستہ کر سکتے تھے انکی حکومت کے آغاز کی وجہ انکی تاریخ میں ایک  
 مخصوص انداز پیدا ہو گیا ہے۔ انکی حکومت کی ابتدا ایک بڑے بجاری سرمایہ سے ہوئی جو سرودہ  
 تھا اور غلے تاروں نے وہی کیا جو بار پارالوس نے کیا تھا، صرف فرق یہ تھا کہ ملاوہ رہ بہہ سکھا  
 اس نے قلعہ بند خزانے پر بھی قبضہ کر لیا اور اس طرح اپنی فزیت کا ثبوت دیا۔ پرکاکم کے محرواں  
 کے لئے کہ ایک قلعہ سا ملے تھا کہ خود اپنے مفاد کی خاطر دوسرے کو مدد دینے کے لئے ہر کم کا مطالبہ کر۔  
 یہ کمینہ بن ہو لیکن آپ نہیں کہہ سکتے کہ ایسا فعل خلاف قیاس ہوگا۔

اس سے پہلے بھی روما کے طیفوں نے اسے دھوکا دیکھ لیا تھا، ایک دفعہ تو جب انکی رائے لئے  
 ہوسے اتبولوں نے فلیٹوس کے ساتھ صلح کی، اور دوسرے جب مصر اور اٹلیا کو اس نے نہیں سمجھو تا کر لیا پھر  
 کیا وہ پرکاکم کے چالاک بادشاہ سے شہتہ ہونے میں حق بجانب نہیں تھا۔

باب ۱۰

طرح سے تنہا، یا ممکن ہو تو پرسپوس کی مدد سے صلح کرادے اور اس نقطہ نظر سے اسنے پرسپوس کے سفیروں کو باریاب کیا۔ ۶۹ ق م کے موسم بہار میں رومائیں اپنی وفاداری کا اطمینان دلاتی تھیں بعد یونان آگئے اور وہاں کانسل مارکیوس سے مطالبہ کیا کہ بحری تجارت میں جنگ کے ذریعہ سے رکاوٹ نہ ڈالے۔ اسپرمارکیوس نے اسے کہا کہ آپ سینات سے کہئے، چنانچہ انھوں نے روم اور پرسپوس دونوں سے صلح کرنے کیلئے کہا، اور ۶۹ ق م میں فیصلہ کن لڑائی سے ذرا پہلے ایلویس پولوس کے پاس سفیر روانہ کر کے صلح کرنے کے لئے کہا۔ ان سب باتوں سے روم کے خودداری کو بڑی ٹھیس لگی، اور یہ پرسپوس جیسے شخص کے مفاد کی خاطر جس سے رسل و رسائل کرنا اور بیوقوف بننا یا نا اُمید نہ ہونا بالکل ناممکن تھا۔

بجانبہ بینی حشر غالیوں اور الیریائی بادشاہ کینتوس کا ہوا۔ بس ہزار غالوی شاہ متھدونیہ کے فوج میں ملازم ہونے کے لئے تیار تھے، لیکن پرسپوس انہیں صرف پانچ ہزار دینے کے لئے تیار تھا۔ وہ اتنے پر رخصی نہیں ہوئے چنانچہ پرسپوس کو انکے بغیر لڑائی لڑانی پڑی اور اس نے انکے غیاب سے نقصان ہی اٹھایا۔ اس طرح اس نے کینتوس کے ساتھ تعلقات قائم کرنے میں نہ صرف لالچ کا بلکہ بے ایمانی کا بھی ہٹاؤ کیا۔ اسے تین سو تالیف دینے کا وعدہ ہی نہیں کیا بلکہ اس کے ایلچی کو اس رقم کے مساوی مابندی پر اپنے آقا کی مہر لگانے کی اجازت بھی دیدی اور کہا کہ میں اس رقم کو فوراً الیریائی روانہ کر دوں گا۔ اسے دس تالیف تو فوراً کینتوس کے پاس بھیج دیئے، لیکن باقی ماندہ مہر واپار مابندی کو منزل مقصود اتنی آسانی سے نہیں پہنچی۔ جو تہی کینتوس کے پاس دس تالیف پہنچے کہ اسے یہ سمجھ کر کہ باقی رقم تو آہی جائے گی، فوراً رومن سفیروں میں سے قبض کو قید کر لیا اور اس طرح روم اسے قطع تعلق کر لیا۔ اسپر پرسپوس نے باقی ماندہ ۲۹۰ تالیف کو جو سرد پار نہیں پہنچے تھے

باب

و اس کر لیا اس لئے کہ اس نے سوچا کہ جب دس تالنت سے کام نکل گیا تو پھر مزید رقم خرچ کرنے کی کون ضرورت ہے۔ اب کل کے مورخوں کا یہ شیوہ رہا ہے کہ وہ روما کے خلاف رموڈز، یونینس اور پریسوس کی تائید کرتے ہیں حالانکہ اس قسم کے واقعات انکے سامنے ہیں۔ کہتے ہیں کہ روما کو رموڈز کی حماقت پر ناراض ہونا نہیں چاہئے تھا۔ اور پریسوس محض لالچ کیوجہ سے کمینہ پن کا مرتکب نہیں ہو سکتا تھا، اور یونینس پر بالکل غلط الزامات کی بوجھار کی گئی تھی۔ کہتے ہیں کہ اصل میں روما میں جو تدبیر کی جھلک ہے اسکی وجہ سے لوگ اس سے متعصب ہو گئے ہیں اور یونینس کے ساتھ بُرا برتاؤ کرنے کے لئے انھوں نے اسپر جو الزامات عائد کئے اسکی وجہ سے لوگوں کا تعصب حق بجانب ہے۔ ہمارے نزدیک یہ کہنا کہ یونینس پر یہ الزم نہیں لگایا جاسکتا کہ وہ روما کی ناکامی سے اپنا سبب چاہتا تھا۔ پریسوس بلاشبہ ایسا کجخون آدمی ہے جو محض اپنے رویہ کو اپنے پاس رکھنے کے لئے معمولی دھوکہ باز کے روپ میں نظر آنے لگتا ہے، اسے رموڈزی، تو انھوں نے سفیرانہ افعال کے مرتکب ہوئے ہوں لیکن انھیں کمینہ نہیں کہا جاسکتا۔ لیکن کیا بڑے پیمانے کے سیاسیات میں بہ نسبت کمینہ پن کے جو قوائدہ حرکات کا زیادہ خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے؟ کیا انھیں جو محض رسمی حقوق پر تکیہ کر کے اپنے قومی ہمسایوں کے معاملات میں دخل درستیوں کرتے ہیں یہ سچا نہیں دیکھنا پڑا۔ آخر کار مقدونیہ کی قسمت کا فیصلہ ۳۳۶ ق م میں ہو گیا۔ واقعہ

۳۳۶ ق م جب بدینا اور اسکے اثرات :- دیکھو پارہ جات کلنٹن clinton: F.H. ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰

باب

یہ ہے کہ حال میں صورت حال روما کے لئے بنیاد محذوشت ہو گئی تھی اس لئے کہ مقدونیہ نے اپنی بحری قوت کو ترقی دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا اور تھسالونیکا تک تمام ساحل کا مالک بن بیٹھا تھا اور اس طرح پرسیوں کا سمندر پر وہی اقتدار ہو گیا تھا جو قیلقس و لیدائین تاس کا ہوت تھا جب وہ ایٹھنز کے خلاف تئاریاں کر رہا تھا۔ لیکن جونہی روما نے ایک قابل سپہ سالار میدان بھیجا مقدونیہ کی گویا موت آن گئی۔ یہ مقدونیہ قیلم روما سے اسی سپہ سالار کا بیٹا جو کانگے میں کام آیا تھا، یعنی ل۔ ہیلوس پولوس مقدونیہ آیا اور کمانداری کا کام اپنے سر لیا۔ اس سے پہلے بیتی جو وہ سال پہلے وہ کاشل رہ چکا تھا، اور اس وقت بھی اسے اپنی امانداری شان اور عفو قدرت کا پورا ثبوت دیا تھا۔ اسکی روما کے دوسرے اعمیانی خاندانوں کے ساتھ قریب کی عزیز داری تھی۔ اسکا بڑا بیٹا تہنیت کے ذریعے سے خاندان فابوس کارمن بلیا، دوسرے بیٹے کو فاتح رمانے اپنا بیٹا بنالیا اور آگے چل کر خود اس نے قرطاج فتح کر لیا۔ رومنوں نے اتنا بڑا لشکر جمع کر لیا تھا کہ جو فوج پرسیوں سے لڑی تھیں سچاس ہزار پیدل اور دو ہزار سوار جو گنیٹوس سے لڑائی تھی اسیس تیس ہزار پیدل اور دو ہزار سوار شامل تھے۔ سوزالذکر فوج نے جب کاسپہ سالار امیلوس تھا، اسکو ورہ (سقوطی) فتح کر لیا۔ گنیٹوس کو گرفتار کر کے روما روانہ کر دیا۔ پرسیوں اس وقت تک دیوم میں تھا، لیکن اب اسے سی پونائیکا کے ایک جناحی حرکت کی وجہ سے

بعیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ جس پونہ کامتری حصہ ایدلیہ بیرونیہ اور پلاٹال تھے اس ملک پائیت پلا تھا۔ (۳) کوہ بورا کے مغرب کا علاقہ جس اتوم ابوروائی و فلیکستانی اور غمر پلا کتبہ ح ان تانیہ و ایلی سیولس تھے اور جس کا صدر مقام پلا کوئیہ تھا۔

جانڈی اور تانبے کے سکے، کہتہ "مامکے دونوں برویس وغیرہ، ہشہ، ۲۰۸۔  
دیکھو وہ داسے سن کی دھچپ رائے مجھ مقدونیہ کے متعلق جکا اقتباس اس سے پہلے دیا جا چکا ہے، باب، حاشیہ ۲۔

سیدنا کا رخ کرنا پڑا اور اسی جگہ فریقین میں جو جنگ ہوئی اسمیں بادشاہ باشا  
کو شکست فاش ہوئی۔ اس جنگ میں بھی ناہموار زمین کی وجہ سے  
مقدونیوں جتنے میں یکسانی باقی نہیں رہی جبکی وجہ سے ان مقامات  
میں جہاں شکاف ہو گئے تھے روہن پیدل فوج نے قیامت برپا کر دی۔  
آخر کار مقدونیوں سوار میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ کہتے ہیں کہ اس سفر کے  
میں میں ہزار مقدونیوں مارے گئے اور دس ہزار گرفتار ہو گئے، اور روہنوں  
کا بیان ہے کہ انہی طرف کے صرف سو آدمی کام آئے۔ بہر حال اس جنگ  
سے پرسپوس کا کام تو تمام ہو گیا۔ اور نہ صرف یہ کہ اسکے تمام صلاح کاروں  
نے اسکا ساتھ چھوڑ دیا بلکہ شہروں نے بھی ہتھیار ڈال دیئے۔ الغرض شاہ  
مقدونیہ تھوڑے سے کرپٹی اجیر سپاہیوں کو لے کر اٹھنی لوٹ پوٹیا، جہاں کے  
باشندوں نے اس سے استدعا کی کہ براہ خدا کسی اور جگہ تشریف لے جائیے۔  
اسپر سچاس تالنت کرپٹی سپاہیوں کے پاس چھوڑ کر اور دو ہزار تالنت  
ساتھ لیکر تمنا تو تھریس بھاگ گیا۔ لیکن یہاں اس نے سنا کہ یاس ہی  
اولٹا دیوٹس جہاز میں بیٹھا ہوا پھر لنگر لگا رہا ہے چنانچہ اس خوف سے کہ کہیں  
اسے اس روہن اسپر البھر کے حوالہ نہ کر دیا جائے۔ اس نے تھریس بھاگنے  
کی کوشش کی اور ایک کرپٹی جہاز پر اپنے خزانہ کا ایک بڑا حصہ لاد دیا تاکہ  
مات کے اندھیرے میں خود روانہ ہو جائے۔ لیکن جب وہ روپہ جہاز میں  
چھوڑ کر کنارے پر آیا تو بالکل ویسے ہی جیسے اسے گھنٹیوں کے ساتھ کیا  
تھا اکیپتان اسکا روپہ لے کر فرار ہو گیا۔ اب اسکے بچوں کے استاد  
نے سب سے چھوٹے لڑکے کو خنیم کے حوالہ کر دیا، ملکہ تمام بھاگ گئی جہاں  
پوٹیکر اس نے اپنے بھائی دیمتریوں اول سے نکاح کر لیا اور خود پرسپوس  
نے اپنے بڑے لڑکوں سمیت ہتھیار ڈال دیئے۔ اسکے بعد اسے روہن  
اپنے کپو میں لے آئے جہاں اسکے ساتھ شاہانہ برتاؤ نہیں کیا گیا۔  
یہ بات بالکل طے شدہ تھی کہ مقدونیہ میں لوہیت سے نئے کوئی  
جگہ باقی نہیں چھانچہ آئندہ دستور ملکی کے طے کرنے کے واسطے حسب سابق

بالہ

دس ارکان کا ایک مامور یہ بھیجا گیا۔ اسنے علاوہ سرحدی ضلع کے مقدونی سے ہتھیار لے لئے، محاصل کو نصف کر دیا اور کانوں اور شاہی جاگیروں کو بے کار و بار چھوڑ دیا اور حکم دیا کہ سر اور وہ مقدونی روماجائیں۔ ساتھ ہی مقدونیہ کو چار ضلع میں تقسیم کر دیا گیا اور حکم دیا کہ ہر ایک ضلع والوں کو صرف اسی ضلع والے کے ساتھ شادی بیاہ اور تجارتی تعلقات رکھیں۔ ان ضلع کے بلدیات دیہات بالکل آزاد تھے اور واقعہ یہ ہے کہ انکے قائم مقام چار محاسن میں مجتمع ہوتے تھے۔ رومانے مقدونیہ کو بالکل تسلط کی طرح اس اصول پر منظم کرنا چاہا کہ اب مقدونیہ نے اپنے بادشاہ کو تو بالیکہ دتہنا چھوڑ دیا ہے، چنانچہ اب وہ رفتہ رفتہ چار عہدوں میں اپنے آپکو منقسم کر لیں گے اور استداد زمانے سے انہیں اسی کی عادت پڑ جائیگی، اور چونکہ بعض قدیم یونانی شہر مثلاً اتھنی پولس اس نظام کے جزو تھے اس لئے اسکی کامیابی میں اور بھی زیادہ آسانی پیدا ہو جائے گی۔ گو واقعات امیدوں سے بالکل مغائر اور گویہت سے دعویداروں کے پیرو بھی پیدا ہو گئے لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جدید نظام قدیم نظام سے بدتر تھا، بلکہ اس سے صرف یہی ثابت ہوتا ہے کہ شاہی حکام اذان خواہ کیا ہی ناجائز اور اتنی گونسیوں کی طرح کیسا ہی نااہل کوتاہ نہ ہو، جذبہ وفاداری آسانی سے مروہ نہیں ہوتا۔ آخر میں ہمیں صرف یہ کہنا ہے کہ اس بندوبست کے ماتحت ایسٹیا کی آزادی برقرار رہی۔

یونان کی صورت حال اس سے بھی پیچیدہ تھی اسلئے کہ یہاں بہت سونے و نیشی طور پر مقدونیہ کا ساتھ دیا تھا اسلئے کہ اول تو نظری خیالات کو دور سے ہی فروغ پہنچتا ہے اور دوسرے یہ بھی ممکن ہے کہ بہت سے یونانیوں کو پرسپوس میں سے انکا اتنا قرب نہیں تھا جتنا اسکے باپ سے، حریت اور آزادی کے علمبردار کی حیثیت سے نظر آتا ہو۔ اسکے برعکس اس حصہ ملک میں رومانے بعض مہنوں اول نے

۱۵۰۰ ق م - رومنوں نے اکائیائیوں کو در بھیجنے سے باز رکھا، پہلی پیکس ۱۲۹ ق م - لیزکوئس؛



بنا

غایت ظلم و ستم کا سلوک کیا تھا، مثلاً ایتولیا میں لیزکیوس نے رومن سپاہیوں کی مدد سے پانچ سو مخالفوں کو تہ تیغ کیا تھا تو اس کے پاداش میں بے یوش و رکاب بنے اپنے سپاہیوں سے جلاوطن کا کام لیا تھا، بعد میں ساردی گئی۔ واحد یونانی دولت جو اب بھی تھوڑی بہت اہم تھی، اکائیہ تھی جس کے زمانے میں روما کا دوست کالیکراتیس حکومت کرتا تھا، لیکن اکائیہ کی اسے دل سے ناپسند کرتے تھے اس لئے کہ انھیں یہ کسی آن پسند نہ تھا کہ ان کا حاکم ہمیشہ روم کی جوتیاں سیدی ہی کرتا رہے۔ اب کالیکراتیس اور اسکے مہمنواؤں نے اپنے مخالفوں پر رومن اصول سے قداری کا الزام لگایا۔ نہ صرف اکائیہ میں بلکہ دوسرے یونانی ریاستوں میں بھی اس قسم کے الزامات کا حال سننے میں آیا ہے جہاں روم کے موئیدوں نے اپنے مخالفوں پر ایسے الزامات کی بوجھار کر دی اور اس پر دے میں اپنے ذاتی اغراض پورے کئے نہ صرف یہ بلکہ وہ لوگ جنہیں سخت سخت الزامات لگا کر مانخو کیا جاتا تھا انھیں روم کا کر اپنی صفائی پیش کرنی پڑتی تھی۔ ایسے ملزموں میں ہم ایتولیا، دکارنائیا، ایپائروس، بیوتیا اور خاص کر ایتولیا کے شہریوں کے نام دیکھتے ہیں اکائیہ میں کالیکراتیس روم کے مخالفوں کو جن جن کر مانخو کرتا تھا چنانچہ جب اس نے بہت سوں کو مانخو کر لیا تو ان میں ایک یعنی زینو نے (جسے اپنی معصومیت کا پورا یقین تھا) یہ کہا کہ میں روم

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - یو، ۲۵، ۲۸ -

یونانی روماء طلب کئے جاتے ہیں، یو، ۲۵، ۳۱ - روماء کے متعلق دو سر احکام، ایضا  
 ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳

یابل

پہونچکر اپنی بریت کا پورا ثبوت دیدوں گا مگر وجہ سے جب اسے اور بعض دوسروں کو پکڑا کر روم بھیجا گیا تو بہت سوں کی نظروں میں اس کے اس کردار کو ظلم نہیں سمجھا گیا۔ ایسے ملزموں کی تعداد ایک ہزار سے بھی زیادہ تھی سب سے زیادہ انہوں اس بات کا ہے کہ جب یہ سب روم آئے تو کسی کو انہیں کسی عدالت میں پیش کرنے کا خیال بھی نہیں ہوا اور رومن خود یہ طے نہ کر سکے کہ آخر انکے ساتھ کس قسم کا سلوک کیا جائے چنانچہ یہ مختلف مقامات میں تقسیم کر دیے گئے اور انہوں نے اپنی زندگی نہایت ہی تکلیف میں گزاری۔ ایسے کی اندرونی کوس اور تیغزنی نیون جنہوں نے تیغزنی کو پریسیوں سے مخالفہ کرنے کی صلاح دی تھی انہیں جان سے مروا ڈالا گیا۔ تیغزنی کو ضلع ہالیا رتوس مل گیا۔

روما کے غیر وفادار دوستوں کا حشر مفصلہ ذیل ہوا:۔ روموڈزیوں نے روم کی مخالفت اختیار کی تھی لیکن اب روم کی فتح کے بعد وہ بالکل پلٹ پڑے اور اس سے معافی کی التجا کی اور ساتھ ہی اس فریق کے سرگرم

۱۶ روموڈز۔ پولیا رتوس پولی بوس ۲، ۹۔

روما میں روموڈزیوں کی شکایات: پولی بوس ۲، ۷؛ مقابلہ کرونگلٹ ۱۷۶، ۱۔ ہمارے نزدیک کاؤٹوس ۱۹؛ ق ۱ کے عظیم جہان جی میں روموڈز سے ملتی ہو گیا ہو گا۔ (دیکھو اوپر باب ۱۷، حاشیہ ۲) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گلیبوس کے جن وزرائے ایشیائے کوچک شام کے محلہ کیا۔ انہوں نے اپنے ایک سپہ سالار کو روپیہ کے معاوضے میں روموڈز کے ساتھ لے لیا۔ (دیکھو اوپر باب ۱۰، حاشیہ ۳) لیکن پھر اٹلاکوس سوم میں کیا مسافعت ہے؛ لیکن ہے کہ اس نے اس ترکیب سے روموڈز کو اپنا ہمنوا کرنے کی کوشش کی ہو، اگر روموڈز کی ان دو شہروں سے ۱۲۰ تالنت آمدنی تھی تو ہم ان کے شہر و نئے غیر ملکی ہونے کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں اور اس کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ کعب تیغزنی پانچویں صدی میں جب تیغزنی تمام روموڈز سے صرف ۲۰ تالنت وصول

باب

کو قید کر لیا جو ابھی حال ہی میں ذمی اقتدار ہوئی تھی۔ اس گروہ کا ایک رکن پولیارائوس تھا جس نے رونوں کے قبضے میں آنے سے پہلے بہت سے چولے بدلے تھے۔ پہلے تو وہ مصر، پھر فارس، اسکے بعد کارڈوس اور آخر میں کبیرہ میں بھاگ گیا، جہاں کے خود سر حاکم نے اسے رھوڈزیوں اور رونوں کے حوالہ کر دیا۔ سلطنت کی میں مارکوس پوڈوتیس نے مجلس سینات کی اجازت لئے بغیر ایک ستمبریک پیش کی کہ رھوڈز کے خلاف اعلان جنگ کر دیا جائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسکا اصل مقصد یہ تھا کہ اس مہم کا سالار اس کو مقرر کیا جائے تاکہ اسکے ہاتھ بہت سا مال قیمت آئے لیکن سمجھدار لوگوں نے فوڈا بھانپ لیا کہ رھوڈز کو برباد کرنے کی مطلق کوئی وجہ نہیں اور جب کا تو نے اکی تردید کی اور ٹری بیونوں نے مداخلت کی تو بالآخر ستمبریک مسترد ہو گئی۔ تاہم رھوڈز کے خلاف کچھ نہ کچھ کارروائی کرنی تو ضرور ہی تھی۔ پہلے تو اسکا غیر جانبدار رہنے کا اختیار سلب کیا گیا اور اسے رون میں مخالفین میں شامل ہونا پڑا؛ پھر اسے کاریہ اور لکیہ سے دست بردار ہونا پڑا۔ لیکن جس چیز کی رھوڈز والوں پر خاص طور پر زبردہی وہ یہ تھی کہ ان ممالک کے علاوہ اٹلیس کا ونوس اور استراتونیکہ بھی چھوڑنے پڑے حالانکہ انھوں نے یہ کہا کہ یہ دونوں شہر اٹلیا کوس سے نہیں لئے گئے بلکہ کارڈوس تو انھوں نے بطلیکوس کے ایک سپہ سالار سے خریدا تھا، اور استراتونیکہ انھیں اٹلیا کوس ولد سلیو کوس نے تحفہ دیا تھا اور دونوں سے انھیں سالانہ اکیسویں تالنت کی آمدنی ہوتی تھی۔ بعد میں انھوں نے اندرون ملک شہر کالیندہ پر قبضہ کر لیا جو کارڈوس سے باغی ہو گیا تھا۔ اسی طرح بلکہ شاید اس سے بھی زیادہ انھوں نے اس بات کو بڑا مانا کہ روم نے جزیرہ دیلیس کو ایک آزاد بندرگاہ بنا دیا جسکی وجہ سے مشرقی بحیرہ روم کے تجارت کا بیشتر حصہ رھوڈز سے دیلیس کو منتقل ہو گیا اور رھوڈز کی شکایت کی کہ اس طریقے سے محاصل دس لاکھ درہم (۱۶۶ تالنت) سے

بقیہ مانیہ منور گزشتہ۔ کرتا تھا تو اکی حکومت کسی خوشگوار ہوگی (جلد ۲ باب) دیکھو نیچے، باب ۲۰ نتیجہ۔

بالج

گھٹ کر ایک لاکھ سچاس ہزار دریم (یعنی ۲۵ لاکھ تنہا رہ گئے)۔  
یونیس کے ساتھ جو سلوک کیا گیا وہ رھوڈز کے برابر سخت نہیں تھا اور  
نہ روما کو اس کے رویہ میں اس قدر نقص نظر آتا تھا بلکہ یونیس کا بھائی اتالوس  
رومنوں کو انکی فتح تکتی تبارکباد دینے کے لئے روما آیا اور یہاں پہونچکر اسے  
استدعا کی کہ روما اسے خالطیوں کے خلاف (جنہوں نے پرگامہ دو بارہ حملہ  
کر دیا تھا) مدد دے۔ نظامبر تو اسکے روما آنے کا مقصد یہی تھا۔ لیکن ساتھ  
ہی اسے یہ بھی دیکھنا تھا کہ آیا روما یونیس پر کوئی وار تو کرنا نہیں چاہتا اسے  
یہ بتایا گیا کہ روما یونیس سے مطمئن نہیں ہے لیکن اسکے ساتھ ہی اسے اتالوس  
کے خلاف کوئی ایسی شکایت بھی نہیں اور وہ جو چاہے روما سے درخواست  
کر سکتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ رومنوں کو پرگامہ کی تقسیم ناگوار ہرگز نہ ہوتی۔  
اتالوس دگرگوں ہو رہا تھا کہ اسکے طبیب شراپوس نے جو اس کے سیاسی صلاح کا  
کے حیثیت سے اسکے ساتھ تھا، اس سے کہا کہ آپ کو اپنے مفاد کو اپنے بھائی  
مفاد سے جداگانہ نہیں سمجھنا چاہئے چنانچہ اس نے اپنے لئے اتالوس  
و مارونیہ کا مطالبہ کیا۔ یہ ایک نہ برائے تحریک تھی اس لئے کہ پرگامہ کے

لئے پرگامہ۔ اہل بادشاہوں کو میں روشنی میں دیکھنے لادستور ہے اس سے بھی پرگامہ کے حکمرانوں کو  
فائدہ دہی پہونچتا ہے۔ بالج اتالوس اول کی ہوی اپولونیہ اور اسکے بچوں کے باہمی تعلقات نہایت عمدہ  
تھے: دیکھو فریڈل نمبر ۱۶۹ لیکن ہماری دانت میں روم میں اتالوس کے برتاؤ کی فائدہ از واقعہ تعریف  
کی جاتی ہے حقیقت یہ ہے کہ پہلے تو اسٹراپوس نے اپنے دلائل سے اسکے برادرانہ جذبات کو مشتعل  
کرنا پڑا تھا؛ پولی بوس، ۲، اتالوس ۳۔ دیکھو وہ قصہ جو پلوٹارک نے De frat. amore ۱۸ میں  
 بیان کیا ہے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اتالوس بادشاہ بنے گا کس درجہ کا خواہاں تھا۔ خالطیوں کے ساتھ  
جنگ کے لئے ہمیں دیودوروس ۳۱، ۳۲ کے بموجب خالطیوں کو شکست پہونچی اور تمام قوم کی قوم مطلوب  
پہونچی دیکھو فریڈل نمبر ۱۶۹۔ یونیس کے لڑائیوں اور اتالوس کی سیکلے کے ساتھ پسیدہ میں جنگ  
کے لئے دیکھو تروگوس تہید ۲۳۔

پر دسیاس پولی بوس ۲، ۱۵۔

بابت

ارضی کم ہونے کے بجائے اس نے گویا ہمیں ہر ایک طرح کے اضافہ کی درخواست کی۔ ظاہر ہے کہ رومن اسے کب مان سکتے تھے چنانچہ انہوں نے ان دو شہروں کو آزاد کرنا ہی پسند کیا۔ ادھر انہوں نے غالیوں کے پاس اپنے سفیر روانہ کئے اور ان سے کہلوایا کہ انہیں ان تادم رکھنا چاہئے، لیکن چونکہ غالی اس بات سے اچھی طرح سے واقف تھے کہ یونیس دق ہوتا رہا تو رومن خوش ہونگے اسلئے انہوں نے ان سفیروں کا کہنا نہیں مانا۔ انہیں ایشیا کے عام بندوبست کے لئے بھی مامور کیا گیا تھا، چنانچہ یہ ساروس گئے اور وہاں پس روز تک ان سب شکایتوں کو سنتے رہے جو کسی کو شاہ پر حکام سے تھیں۔ یونیس چاہتا تھا کہ روم جا کر اپنے خلاف جملہ الزامات کی جواب دہی کرے لیکن جب وہ بروڈریوم پہنچا تو اسے معلوم ہوا کہ مجلس سینیات نے تصفیہ کر لیا ہے کہ اب کسی بادشاہ کو غش آمد بد نہ کہے گی، اور اگر اسے کچھ کہنا ہے تو وہیں سے پانا کہلوادے ورنہ اتنی سے چلا جائے۔ اسے اگلی سے چلا جانا ہی مناسب سمجھا اور اسکے بعد روم کی طرف سے اس بدعاش کی کوئی فراموشی نہیں ہوئی بلکہ وقت آیا تو اس نے غالیوں کو کھلے میدان میں شکست بھی دیدی۔

روم سے پہلے ہی سے روم پہنچ گیا تھا نہایت ہوشیاری سے رومنوں کو رام کر رہا تھا۔ عوام الناس کے سامنے وہ آزاد شدہ غلام کے کپڑوں میں یعنی گھٹاس، سارسی اور ٹوپی پہنے ہوئے نکلتا تھا، سینیات گاہ کی دہلیز جو متا تھا اور سینیاتوں کو معبودوں کا رتبہ دیتا تھا۔ اس سے ایک طرف ٹو سینیات مخلوط ہوتی اور دوسری جانب اسکے ارکان کو یہ خیال ہونے لگا کہ ایسا شخص جو اپنے آپکو اتنا ذلیل کرے، پستی اخلاق کی اس حد کو پہنچ گیا ہے کہ کسی قومی شوکت مملکت کا آلاکار آسانی سے بن سکتا ہے۔ انگریز رومنوں نے اسے اپنے دوست کی حیثیت سے ایشیا و پس جانی اجازت دے دی اور ساتھ ہی اشارہ کر دیا کہ چاہو تو یونیس تمہارے لئے معاملات کو ناخوشگوار بنا دینا۔

باب

سرم شام اور مصر کے باہمی نزاعات کا اس سے پہلے اسی باب میں مختصر اندازہ کر چکے ہیں اور یہاں یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے ناظرین کی توجہ اسی جانب دوبارہ مبذول کریں۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ انطاکوس چہارم "ایپی فانیس" نے بطلمیوس چہارم "فلومیتور" کو بہت دبایا تھا۔ اسنے اسے گرفتار کر لیا تھا اسکے ساتھ اچھا سلوک کیا تھا اور نظام بطلمیوس کی ایما سے مصر زیرین کو فتح کر کے سیم فس میں خود اپنی تاج پوشی کرائی تھی۔ اسپر اسکندر ہی لوگ جنہیں رومن فریق کا عنصر غالب تھا بغاوت کر بیٹھے اور فلومیتور کے بھائی یوٹرگی تیس دوم "فیسکون" کو بادشاہ بنا کر اپنی فیس کو علاوہ پیلوزیم کے باقی تمام ملک مصر کا سخلیہ کرنے پر مجبور کیا۔ اب فیسکون اور آزاد شہرہ فلومیتور نے اسپس سمھوتا کر لیا۔ انطاکوس نے دوبارہ مصر پر اکا لیا یوں کی مدد سے حملہ کیا لیکن اسے اس مرتبہ بھی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ یہاں تک کا قصہ ہم بیان کر چکے ہیں جو اب شاہ سوریہ نے قبرص اور پیلوزیم کا اسحاق کرنا چاہا، لیکن نین اس موقع پر سیدنا کی جنگ کی وجہ سے اس کا بالکل پلٹ گئی اور اس تبدیلی کے اثر سے مشرقی ممالک بھی بچ نہ سکے۔ روم کے مخالفین بدول ہو گئے اور رومنوں نے فی انور وار کر دیا۔ انھوں نے یہ طے کر لیا تھا کہ کچھ ہو سکتا ہے ق م کے واقعات کا کسی طرح سے اعادہ نہیں ہونا چاہیے۔ دیکھو باب ۱۲، احاشہ ۱۲ اور ملک شام کو پھر روم پر کسی طرح سے بازی نہیں لے جانا چاہیے۔ بہر حال پولی لیوس نے اس سکندریہ سے باہر انطاکوس کے کپو میں سفیرین کر پھونچا اور بادشاہ کو سینات کی طرف سے یہ پیام دیا کہ اب آپکو فوراً مصر سے دست کشی کر دینی چاہئے۔ انطاکوس

شہ معروضات کلیس، پاؤلی، ۶، ۱۱، ۱۲ کلنٹن Clinton: Fas. Hell. ۲۲۰ (سوریہ)، ۲۲۳ ق م (مصر)۔ مصر میں انطاکوس کی چار جہات فرس کر لی جاتی ہیں یعنی سلسلہ ق م سلسلہ ق م سلسلہ ق م سلسلہ ق م۔ قدیم مصنفوں کے اقتباسات کے لئے دیکھو کلنٹن۔ انطاکوس چہارم اپنے باپ انطاکوس سوم کے قدم بقدم چلا، اور طرح موخر الذکر بطلمیوس ایپی فانیس پر مچا گیا تھا اسی طرح انطاکوس چہارم، فلومیتور پر حاوی ہو گیا۔ دونوں مباحہ روم نے نہیں بگاڑ دیا۔

باب

نے جواب دیا کہ بہت اچھا، میں سوچ رہا تھا۔ اسپر پولی لیوس نے اپنی چٹری سے ریت پر ایک دائرہ کاڑھا اور کہا کہ آپ اس حلقے سے باہر نکلنے سے پہلے مجھے جواب دیجئے کہ میں سینات سے جا کر کیا کہوں۔ بادشاہ نے خوف زدہ ہو کر وعدہ کیا کہ سینات کے حکم کی تعمیل کروں گا اور پولیوریوم خالی کر دیا۔ اسپر پولی لیوس قہر ص گیا اور وہاں پہونیکر شامی بڑے کو چلے جانے کا حکم دیا۔ لیکن انطاکوس کا کیلے سوریا، فنیقیہ اور فلسطین پر برابر قبضہ رہا۔ مصر کی حالت وہی ہو گئی جو پہلے تھی یعنی وہ ازسرنو ایک ایسا ملک بن گیا جسکے حکمران روما کے خلاف کچھ نہ کریں تو جیسے چاہیں حکومت کر لیں۔

ایمیلیوس پولوس کے روما واپس جانے سے پہلے وہ اپنے بیٹے سی پو ایمیلیانوس اور یونیس کے بھائی اٹھے ناپوس کے ساتھ یونان میں ہو کر گزرا۔ اولمپیا میں اس نے زیوس کے نام پر قربانی کی، دینی میں پرسپوس کی جگہ اس نے اپنا بت استادہ کیا، تیخن میں پر آپوس اور شہر کے درمیان والی فیصلوں کی بہت تعریف کی (لیکن یہ فیصلیں اب جنگ کے قابل کسی حالت میں نہیں رہی تھیں)۔ اسی پولس میں اس نے یونانی کھیل منعقد کئے جس میں ناک و ورزشی مقابلے اور گھڑ دوڑیں تھیں، اسکے بعد اس نے مقدونیا کا مال غنیمت جہازوں پر لاد دیا اور جو ہتھیار وہ اپنے ساتھ لیجانا نہیں چاہتا تھا انہیں جگہ جگہ جمع کر کے آگ لگا دی۔ کتنے یوس اوگادیوس بڑے کو اٹلی لے آیا۔ خود ایمیلیوس فوج لیکر ایپاروس گیا اور ان اضلاع کو تاراج کیا جو پرسپوس سے مل گئے تھے، وہ اس لئے کہ جن سپاہیوں کو مقدونیا میں مال غنیمت نہیں ملا تھا وہ بھی مالا مال ہو جائیں۔ علاوہ ازیں ڈیڑھ لاکھ غلام بنا کر فروخت کر دیئے گئے اور جو روپیہ آیا اس میں سے ہر سوار کو چار سو اور ہر پیدل کو دو سو دینار ملے لیکن اسپر بھی انکا پیٹ نہیں بھرا۔

سینات نے ملے کیا کہ ایمیلیوس پولوس کو فاتحانہ جلوں کی اجازت دی جائے اور ساتھ ہی اس اعزاز کا مستحق امیر البھراؤگٹا دیوس اور فاتح

باب

گنیتوس یعنی اُنی کیوس کو بھی تشرار دیا گیا اور عموماً روم سے درخواست کی گئی کہ حسب معمول ان مینوں کو تین روز کے لئے حدودِ بلدی کے اندر فوجی احتیاطاً عطا کئے جائیں۔ لیکن سلیسی کیوس نے جواب دیا کہ یہاں کے ٹریبیون کے مشیت سے اسیکیوس کی فوج میں لڑا تھا اور اس کا اپنے سپہ سالار سے کچھ جھگڑا ہو گیا تھا، تو ان پر اثر ڈالا کہ اسیکیوس کو یہ اقتدار نہ دیا جائے اور بہت سے سپاہی جو اپنے حصّہ غنیمت سے مطمئن نہیں تھے، اس کے ساتھ ہو گئے، چنانچہ سینات کی تحریک بہت مشکل سے منظور ہوئی۔ بہر حال فاتح پیدنا کا جلوس نہایت تابناک تھا اور لوگوں کو خزانوں کی نمائش اور پرسیوں اور اس کے اولاد کی تذلیل بہت پسند آئی۔ لیکن وہ فاتح غم و اندوہ میں مبتلا تھا اس لئے کہ حال ہی میں اس کے دو بیٹے ضائع ہو گئے تھے۔ اوکتا دیوس اور اُنی کیوس کے جلوس کی سادگی سے اسیکیوس کے جلوس کی شان اور بھی بڑھ گئی۔ اس جلوس کے بعد پرسیوں قید میں مڑتا رہا اور لوگ اسے ایسا بھولے کہ اگر اس کے ساتھی قیدیوں کو ترس نہ آتا تو شاید وہ بھوکا مر جاتا۔ اس کے بعد اسے جمیل فوکیئوس پر شہر آیا بھیجا گیا۔ اسکی موت کے تھوڑے عرصے بعد اس کا بڑا بیٹا بھی فوت ہو گیا، چھوٹا بیٹا بہت دن زندہ رہا اور ابا کے بلدیہ میں خراوی اور مھر ہو گیا۔

۱۹۱۔ اسیکیوس کا فاتحہ جلوس، لیوی ۵، ۳۹، دیورہ، پونٹارک ۳۲، دیورہ کلیس، پاولی ۵، ۱۳۶، پرسیوں کے مشرکے تعلقاً ایضاً۔

مہاتی، ۴۴، دیورہ میں روم کے یونانی طرزِ عمل پر دھچپ مار کا اظہار کیا گیا ہے۔



باب نوزدهم

## تارا جی کو زتھ

وینائے یونان، خصوصاً مشرق کی حالت تقریباً ۱۲۰۰ ق م میں  
(سیاسی نقطہ نظر سے)

سنة ١٢٦٠ ق م ١٢٦١ ق م

رومانے مقدمہ و ثبیہ اور اکائیہ کو جس پہلو سے بٹھایا تھا اس پہلو سے انہیں صین نہیں ملا۔

مقدونیہ میں اندر سکھوں نامی شخص نے جو اور ایسی قوم کا باشندہ تھا، دعویٰ کیا کہ میں پرتیسکس کا بیٹا ہوں اور بہت سے لوگ اسکے علم کے بیچے آئے۔ دیکھتے تو شاہ سواریہ سے مدد کا طالب ہوا تھا لیکن اس بادشاہ نے مدد دینے کے بجائے اسے رومنوں کے حوالہ کر دیا، مگر وہ رومنوں کے جس سے فرار ہو کر سیدھا مقدونیہ پہنچتا ہے اور

باب ۱۹

وہاں بہت سے مقدونیائی اے "فیلٹوس" شاہ مقدونیہ تسلیم کر لیتے ہیں۔ یہاں سے وہ آگے بڑھ کر تھسالی جا پہنچتا ہے لیکن سسی پوناسیکا اے وہاں سے نکال دیتا ہے؛ لیکن اب رومنوں کو ایک بڑی زک پہنچتی ہے یعنی پرتیور یو ویتھوس تھا نا سالہ ق م اس سے لڑتے ہوئے شکست پاتا ہے اور مارا جاتا ہے۔ یہ واقعہ نہایت شدید تھا۔ حال ہی میں روما اور قرطاجنہ کے مابین ایک موت وزیت کی جنگ ہو چکی تھی جس میں روما کو ایڑی چوٹی کا زور لگانا پڑا تھا اور ہسپانیہ میں ویراتھوس نے پے در پے رومن افواج کو نیچا دکھایا تھا۔ مقدونیہ بھی ہاتھ سے نکل گیا تو بحیرہ روم کے ساحلی علاقوں پر روما کی سیادت کو یقیناً زوال پہنچنے کا اندیشہ تھا انرض سالہ ق م میں پرتیور کئے کی لیوس میٹے لیوس ایک تھاسلی فوج لیکر مقدونیہ روانہ کیا گیا اور ساتھ ہی پرگامہ کا بیڑا ساحلی علاقے کے نگہداشت پر مقرر کیا گیا۔ اس فوج نے اندرسکوس کو شکست دیدی اور تھسالی حکمران بیزلس نے جسکے دربار میں اسنے پناہ لی تھی اُسے رومنوں کے حوالہ کر دیا۔ اسکے بعد مقدونیہ کے حکومت کے لئے ایک رومن عہدہ دار مقرر کیا گیا، یعنی دوسرے لفظوں میں وہ ایک رومن صوبہ بن گیا۔ اس پرتیوری اقتدار والے عہدہ دار کا حق اختیار میں اور یا تک (ویرا یوم و اپولونیہ) سے سمجھن تک تمام علاقہ تھا، اور کچھ مدت بعد عہدہ جمہوری ہی میں ان دونوں بندرگاہوں اور تھسالونیکے واپسی پولس کو شاہراہ ایجناتیہ کے ذریعے سے ملا دیا گیا جو جھیل لیخنی توں (اوخریدہ) کے شمال سے لینکستوں کے ملک میں ہو کر جھیل گجوریس کے شمال میں اور لینکوس کے دروں میں ہوتی ہوئی اٹے گئے (ایدیسہ) کے قریب سے مشرق میں پسیا کو چھوتی ہوئی تھسالونیکے اور امینی پولس آتی تھی اور یہ آج بھی ممالک کے مابین سب سے بڑی شاہراہ سمجھی جاتی ہے۔

بال

یونان کو بڑی بڑی تکلیفیں پہننے کے بعد کہیں چن نصیب ہو اگلے گو  
 بظاہر وہ آزاد تھا لیکن حقیقت روم پر اسکی دست بخوشی میں کلام نہیں ہو سکتا،  
 چنانچہ بار بار رومنوں کی خدمت میں احتجاج کے اس نے انکی سیادت پر  
 گویا مہر لگا دی تھی۔ لیکن مشکل یہ تھی کہ یونانی روم کے حکم کو بھی ماننے کیلئے  
 تیار نہیں تھے جسکی وجہ سے انکے اندرونی جھگڑے برابر بڑھتے گئے اور  
 آخر کار خود روم سے انکی آویزش ہو گئی۔ انہیں شک نہیں کہ رومنوں کے  
 استبداد پر اتنی صاف و صریح نہیں تھیں جتنی ایک ثالث بالجبر کی تجویزوں کو ہونا  
 چاہئے لیکن اس سے چارہ کار بھی تو نہ تھا اس لئے کہ یونانی طرح طرح کی  
 شکایات لیکر روم آتے تھے اور جب فریقین کمال یونانی لسانی کے ساتھ  
 اپنا مقدمہ پیش کر چکے تو اسکے بعد بھی نہ تو سینات حقیقت واقعات پر پوری  
 طور سے حاوی ہوتی اور نہ ہی اسکے اچھی ہی (جو یونان میں ہوتے)

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۸۸ - درہ ماے نیلوس؛ طوسی دیدق ۲، ۳، ۴؛ کیپرٹ ۲۸۰  
 ۱۷ یونان کی کیفیت؛ کالیکرائیس، خاروس و غیرہ ہرگز برگ ۱، ۲۲۲ وغیرہ۔ تین سو اکائیائیوں  
 کی واپسی ایضا ۲۲۲ - وہاں پولی بوس کی حیثیت۔ رومنوں کی قابل تحریف ترکیبیں؛ ایٹے Ithme  
 ۲۵۰، ۲ - اسیں شبیہ نہیں کہ کالیکرائیس نے رومنوں کو یونان کے اندرونی مسالط میں داخلت  
 کی صلاح دی تھی؛ پولی بوس ۲۲، ۱۱ - ۱۲

۱۷۱ ق م تک مسالط یونان کے لئے دیکھو تیولفر کا مضمون "اکائیہ" پاؤلی، انشٹ  
 سوم - اور وچس کے بابت جھگڑا؛ پیوسانیاس ۱، ۱۱، ۴؛ مقابلہ کرو ہرگز برگ ۱، ۲۲۱ - کارنیائیوں  
 روم میں؛ Lact. Inst. div. ۱۳، ۵ (سسرؤ - "جمہوریہ" ۱، ۳)؛ Punt. Cat. Maj. ۲۲ -  
 مقابلہ کرو جانی؛ "دینائے یونان" ۱، ۱  
 پیوسانیاس ۱، ۱۴ کو ریتھ کے تاریخی سے پہلے کے واقعات کا اعادہ کرتا ہے۔ انہیں سے  
 بعض واقعات کو پولی بوس ۳۸، ۷ وغیرہ و نیز کتاب ۲۹ میں ذرا تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ نیز دیکھو  
 لیوی، Ep. ۵۲، ۵۱ -

اولیامیں میوس کے چڑھاوے؛ پیوسانیاس ۵، ۱۰، ۲۴ -

اصلی حالات پر اکثر صحیح روشنی ڈال سکتے۔ ان کیفیات کے تحت روما کے لئے یہی بہتر تھا کہ وہ فریقین سے اسپیں سمجھوتا کرنے کے لئے کہے، اور یہ سمجھنا مشکل نہیں ہے کہ جب ایک فریق دوسرے کو دبا لیتا تو کیوں رومن خاص طور پر محظوظ ہوتے، اسلئے کہ ایسی حالت میں وہ جھگڑا جنکے سر پیر سے کوئی رومن مشکل سے واقف ہوتا، چند روز ہی کے لئے بالائے طاق رکھ جاتا۔ ہماری رائے میں رومنوں نے یونانی معاملات میں جو حصہ لیا وہ کسی حالت میں درخشاں نہیں کہا جاسکتا لیکن اگر وہ یونان میں وہ اپنا اثر بالکلیہ زائل نہیں کرنا چاہتے تھے (اور چونکہ خود یونانی اسکی ثالثی کی استدعا کرنے سے نہیں تھکتے تھے اسلئے یہ بغایت مشکل تھا) یا یونانیوں کے ساتھ سالاسیوں یا امبروین کا جیسا رتناؤ نہیں کرنا چاہتے تھے تو پھر انکے لئے ایک ہی راستہ کھلا ہوا تھا، وہ یہ کہ نہایت صبر سے اس امید میں لگے رہیں کہ شاید خود یونانی ہی آخر کار خاموش ہو جائیں گے۔ پھر رومانیوں نے ان غلیظوں کا اندھنی کرنا چاہا۔ جو اس سے سرزد ہوئی تھیں، مثلاً سلسلہ ق م میں ان ایکھزار اکالیائیوں میں سے (جسلسلہ ق م میں اہلی لائے گئے تھے) باقی تین سو واپس اپنے گھر پہنچا دیئے گئے، گو یہ بھی ٹھیک ہے کہ انیس سے اکثر اس قدر تلخ کام تھے کہ یونان واپس آنے پر انھوں نے روما کے خلاف جو تحریک کی تھی اس میں اضافہ ہی کیا ہارنیا دانت میں اگر ہرات کو ملجوز رکھا جائے تو ہم اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ اس قول میں کہ رومانیوں کے ساتھ سلوک میں قابل نفرت تدبیر کو کام میں لایا، مطلق کوئی حقیقت نہیں ہے اور یہ واقعہ کے خلاف ہے کہ اس نے انھیں مغلوب کرنے کے لئے نہیں پھوٹ پیدا کر دی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس قسم کی ترکیبیں ایجنڈے میں کیوں نہیں چل گئیں؟ ہماری رائے میں سلسلہ ق م والی مصیبت ایک فطری واقعہ تھا اور اس کا سبب یونانی اور رومن دونوں طرف اتنی انسانی ہمدلی نہیں تھی جتنی انسانی کمزوری۔ یہ بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے۔ اکثر یونانی روما کو اپنے معاملات میں ثالث تصور کرتے تھے، لیکن انھوں نے اب تک یہ نہیں سیکھا تھا کہ ثالثی ختم ہونے پر اس سے

باب

پھینکا چھٹانا ناممکن ہو جائے گا۔ ۱۴۶ ق م میں وہ یونانی جو ذرا زیادہ بحین تھے انھیں آخر اس حقیقت کا انکشاف ہو گیا، اور اسکے بعد ہر یونانی پتے اس صورت حال کو خاموشی سے تسلیم کر لیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آخر ۱۴۶ ق م کی یہ مصیبت کیسے پیش آئی۔

ہوایہ کہ سب سے پہلے ۱۵۶ ق م میں ایتھنز اور شہر اور دوسرے کے درمیان جو اسکی قلمرو میں شامل تھا، کچھ جھگڑا ہوا، اور یہ جھگڑا تائیخ تمدن کے اعتبار سے کچھ کم اہم نہ تھا۔ ایتھنز یوں نے اور دوسرے کو بظاہر صرف اسوجہ سے تاراج کیا کہ انھیں روپیہ کی ضرورت تھی۔ اسپر اور پوس والوں نے روم سے شکایت کی اور روم انھیں اس کا تصفیہ کیوں کے سپرد کر دیا جسے ایتھنز پر ۵۰۰ تالنت جرمانہ کر دیا۔ جب ایتھنز نے دیکھا کہ استقدر رقم جمع کرنا محال ہے تو اس نے روم ایک سفارت روانہ کی جس میں ایتھنز کے ایتھوں سالک فلسفہ کے قائم مقام شریک تھے، یعنی اکا دیمی کی طرف سے کارنیا دیس، رواقیوں کی طرف سے دیوجانس اور مشائیں کی طرف سے کریسٹولاؤس۔ ان سفیروں کی کوشش اس درجہ بار آور ہوئی کہ روم نے جرمانے کو کم کر کے سو تالنت کر دیا، لیکن اس مامور یہ نکاس سے بڑا اثر یہ پڑا کہ ان تین فلسفیوں کے تقریروں سے روم میں ایتھنز کی دھماک مٹھ گئی۔ انھوں نے محض ان امور پر مباحثہ کرنے پر اکتفا نہیں کیا جنکے تصفیہ کے لئے وہ بھیجے گئے تھے بلکہ انھوں نے دوسرے موضوعات پر تقریر کرنے کی اجازت حاصل کر لی اور ایسے امور پر تقریریں کیں جو اس زمانے کے فلسفیوں میں مقبول تھے جس کے سبب سے رومنوں کو یونانیوں کے چوند صیادینے والے فن خطابت سے پہلی مرتبہ متور ہی بہت آگاہی حاصل ہو گئی۔ اگر سسرو کی کتاب جمہوریہ کا وہ اقتباس جو ملکائی تیس نے دیا ہے صحیح ہے اور کارنیا دیس نے واقعی ایک دن تو یہ ثابت کیا کہ انصاف قابل تحین و آفریں ہوتا ہے اور دوسرے دن اسکا عکس ثابت کر دکھایا تو پھر ہم یہ آسانی سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ سسرو کا تو نے، جو ان تقریروں کے وقت موجود تھا یہ

سب سننے کے بعد اس رائے کا اظہار کیا روماء کے خلاق کے لئے یہ بہت  
 بہتر ہو گا کہ اس قسم کے لوگ جتنی جلد ممکن ہو شہر چھوڑ کر چلے جائیں۔ اس کے  
 برعکس یہ بھی صاف ہے کہ ایسی قوم کے ارکان کے درمیان جھگڑے ٹانٹوں کو،  
 جن کے قائم مقام کائے کو سفید اور سفید کو کالا ثابت کرنے کے فکر میں رہے  
 ہوں، عمل پسند روں بنجیدگی کی نظر سے نہیں دیکھ سکتے تھے اور انہیں یہ عیا  
 ہو گیا تھا کہ اس قسم کے افراد جو کہیں گے انہیں مبالغہ کا عنصر ہونا لازمی ہے۔  
 واقعہ یہ ہے کہ اس مرتبہ بھی یونانیوں کا یہ پُرانا نقص کہ ہر چیز کو فنی نظر سے  
 دیکھا جائے اور اس پر جھگڑا کیا جائے اس وقت بغایت نمایاں ہو گیا اور اس سے  
 انہیں سراسر نقصان ہی پہنچا۔ لیکن ساتھ ہی ان سفیروں کے آنے سے  
 روماء والوں نے، جو پہلے ہی سے یونانی تمدن کے تراج تھے، اب  
 اس تمدن کے سب سے ممتاز نمایاں حصے یعنی اخلاقیات کا مطالعہ کرنیکی  
 طرف مائل کر دیا۔

ایتھنز یوں کے لئے اکیوتاالت بھی ادا کرنا یا تو ممکن ہی نہ تھا،  
 یا شاید وہ انکی روانگی کو مانا جاتے تھے چنانچہ انھوں نے اوروپوس  
 والوں کو کچھ انتظار کرنے کے کہا اور وہ مان گئے۔ لیکن ساتھ ہی انھوں  
 نے اوروپوس میں اپنا حرس قائم کیا جبکہ اوروپوس نے اکائیائی لیگ کے  
 اشرافے کوئس سے یعنی اسپارٹی مینا لکی داس سے شکایت کر دی، اور اُسے  
 وعدہ کیا کہ دس تالت قسے معاوضے میں (جہیں سے پانچ اکائیائی کالیکریس  
 کو دیئے جائینگے) وہ ایتھنز یوں کو حرس محافظ کے واسطے پر آمادہ کر دیگا۔  
 لیکن گفت و شنود ہو ہی رہی تھی کہ ایتھنز یوں نے پھر اوروپوس پر چھاپے  
 مارے چنانچہ اب اوروپوس نے دس تالت دینے سے صاف انکار کر دیا اور  
 مینا لکی داس کو یہ روپیہ جبراً وصول کرنا پڑا۔ جب کالیکریس نے دیکھا کہ اس رقم میں  
 سے مجھے کچھ نہیں مل رہا تو اسے یہ کہنا شروع کر دیا کہ مینا لکی داس دراصل اسپارٹا کو لیگ  
 سے علیحدہ کرنا چاہتا ہے اور جب مینا لکی داس پر اس کا مقدمہ تسلیم  
 ہوا تو اس نے اپنے جانفیں دیا یوس کو رشوت دیدی تاکہ

۱۹

وہ بری ہو جائے، اور اکائیائیوں کا دھیان ہٹانے کی غرض سے اس نے اسپارٹا کے ساتھ وہی پڑانے لگے۔ اور مختلف ریاستوں کے اقتدار کی تحدید کے قصے دہرانے شروع کئے۔ اسپارٹیوں نے اکائیائیوں کے چوبیس مخالفوں کو رسمی طور پر سزائے موت کا حکم دیا جس پر چوبیس فوراً روماء گئے اور اسپارٹیوں کی شکایت کر دی۔ کالیگراتیس تو روماء کے راستے ہی میں مر گیا، اور اکائیائیوں کے وکالت کا کام کر ہی تو لاؤس اور دیالوس کے سر پڑا۔ جب معاملہ پیش ہوا تو اسپارٹیوں کی طرف سے مینالکی داس نے کہا اسپارٹی اسپر مجبور نہیں کئے جاسکتے کہ ہر معاملے میں اکائیائیوں کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کر دیں جب کرتو لاؤس اور دیالوس نے دیکھا کہ سینات نے موقعہ واردات پر اپنے قائم مقام روانہ کرنے کا تصنیہ کیا ہے تو اکائیائیوں اور اسپارٹیوں دونوں کے مندوبوں نے اپنے اپنے یہاں کے حکام کو یہ غلط باور کرایا کہ روماء نے ان کے موافق فیصلہ کیا ہے۔ الغرض جھگڑا چلتا رہا۔ اکائیائی دیمقراطیس نے اسپارٹا پر فوج کشی کی اور اس میں وہ کامیاب بھی ہوا لیکن وہ اسپارٹا کو منہ نہیں کر سکا جس کی وجہ سے اسے سچاس تالنت کی رقم خطیر کا جرمانہ ادا کرنا پڑا۔ اکائیائیوں نے اس کی جگہ دیالوس کا تقرر کیا اور اس جدید سید سالار نے اسپارٹا کو اس قدر دبایا کہ مینالکی داس نے اپنی کامیابی سے مانیوس ہو کر خوشی کر لی۔ اب اوریلیوس اور یسٹیس کی سیادت میں ایک رومن سفارت کو روماء پہونچی اور اعلان کیا کہ رومن اسپارٹا، کورنٹہ، ارگوس، ہرقلیہ، اور آرکیڈی اور خومینوس کو اکائیائی لگ سے علیحدہ ہونی کی اجازت دینے پر آمادہ ہیں۔ اس اعلان کو سنتے ہی اکائیائی عہدہ دار شہرک میں نکل بھاگے اور لوگوں کو بھڑکا نا شروع کر دیا۔ کورنٹہ میں جو اسپارٹی تھے انہیں قید کر لیا گیا اور اوریلیوس کی تمام فہمیں بے سود رہیں۔ اب روماء نے یسٹیس اور یسٹیس کے سیادت میں ایک دوسری سفارت تمام جھگڑے طے کرنے کے لئے یونان روانہ کی، لیکن اسے کرمی تو لایا۔

جو سالہ قم میں اکائیائیوں کا استراتی گوس مقرر ہوا تھا، میرے دھوکا دیا۔ اس نے بظاہر تو مختلف ریاستوں کو تنگیہ میں جمع ہونے کے لئے طلبنامے بھیجے لیکن خفیہ طور پر یہ انتظام کیا کہ یہ اجتماع سرے سے ہو ہی نہیں، اور اس کے بعد رومنوں سے یہ کہا کہ میں بغیر باضابطہ اجازت کے کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ جوں ہی رومن سفیر نے اپنی پیٹھ موڑی کہ اس نے لیگ کی جمعیت میں جو کورنٹھ میں منعقد ہوئی، اپارٹا کے خلاف جنگ کی قرار داد منظور کرالی اور اس طرح گویا اس نے روم کے مخالفت پر کمر بستہ کر دیا۔ اسپرونی تھیاس نامی بیوتارخ بھی اس سے مل گیا۔ کئی کی لیوس میتے لوس نے، جو اب بھی مقدونیہ کا حکم اور معاملات یونان کانگراں تھا، تھیز کو ان کے لوٹ مار کے پاداش میں جکڑ دیا کہ وہ فوکس، یوبیہ، اور امفیسا سے دست ہو جائے تبسکی وجہ کے تھیزمی رومنوں کے پہلے سے بھی زیادہ مخالف بن گئے۔ اسکے علاوہ خالکس نے بھی روم کے خلاف اپنی حکمت عملی اعلان کر دیا تھا۔ اب کرتیولاؤس شمال کی طرف سرقلیہ لینے کے غرض سے چلا لیکن اسے اسکارفہ پر میتے لوس کے ہاتھوں شکست ملی اور اسکے بعد یہ ہمیشہ کے لئے مغفودا بن گیا اور جہیں یہ معلوم نہیں کہ اسکا حشر آخر کیا ہوا۔ اب پاترائے والوں کو رومنوں نے فوکس میں اور آرکیڈیوں کو خیرونیہ کے مقام پر شکست دی اور اسکے بعد میتے لوس نے تھیز پر قبضہ کر کے میککارا کا رخ کیا۔ اکائیائیوں کو چاہیے تھا کہ صلح کر لیتے اور خود میتے لوس کا میلان بھی صلح کی جانب تھا اس لئے کہ کانسل ل۔ میوس کی خبر لگی ہوئی تھی اور میتے لوس چاہتا تھا کہ کسی طرح اسکے آنے سے پہلے ہی جنگ ختم ہو جائے، لیکن اب دیایوس اکائیائی افواج کا سپہ سالار مقرر ہوا اور تقرر ہوتے ہی صلح کے خلاف کوشاں ہوا۔ اس نے فوج میں جو نقصانات ہوئے انکی تلافی کی طور پر غلاموں تک کو بھرتی ہونے دیا اور امن پسند گروہ کے سردار سوسیکرٹیس کا سر اقتدار کچلا کہ زخموں کی وجہ وہ جانبر نہ ہو سکا۔ اس گروہ کے دوسرے ارکین نے دیایوس کو رشوت دیکر اپنی جان بچائی۔



۱۹

اب میسوس تاشا گاہ پر آتا ہے۔ اس نے میتھ لوس سے فوج کا جائزہ لیا، اور فوراً ہی خاکائے کے مقام لیو کویترا پر سلاطین ق م میں دیا یوس کے فوج کو شکست دیدی۔ دیا کوس میکا لو یوس بھاگ گیا جہاں پہونچکر پہلے تو اس نے اپنی بیوی کی جان کی اور پھر خودکشی کر لی۔ کورنتھ سے اکثر باشندے بھاگ گئے تھے، لیکن میسوس تین دن تک مشہر کے باہر ہی پڑا رہا۔ اسکے بعد اس نے شہر کو آگ لگا دی، جو مردائے لے آئیں سے اکثر کو تریح کیا اور عورتوں بچوں کو غلام بنا کر فروخت کر ڈالا۔ سینات نے حکم دیا کہ کورنتھ دوبارہ کبھی تعمیر نہ کیا جائے اس لئے کہ وہ زمین جس پر واقع ہے ہمیشہ کے لئے لمبوں ہے۔ آجکل نام خیال یہ ہے کہ اس تصفیہ کی بنا وہ تجارتی نبض جسے تاجروں و مہاجرین (مبادروں) کو کورنتھ کے ساتھ تھا، لیکن ہمارے نزدیک اگر بالفعل یہ سب اس میں مدد ہو ا بھی تاہم وہ محض ثانوی تھا، اور اصلی اسباب دو تھے۔ پہلا سبب تو اگر کوہ تھس کی اہمیت تھی، یہ مستحکم مقام کورنتھ کے قریب واقع تھا، اور کورنتھ کی مرفہ الحال کی صورت میں اسکی بذر جہا ضرورت تھی کہ یہ مقام اچھی طرح سے قلعہ بند کیا جائے، لیکن اگر کورنتھ سرے سے باقی ہی نہیں رہتا تو پھر اسکے استحکام کی چنداں ضرورت نہیں تھی۔ دوسری اور اس سے بھی اہم تر بات یہ تھی کہ ایسے پلو پونیزوں نے پلائیہ میں اور سکندر نے پرسی پوس میں کیا تھا، اسی طرح عبرت کی خاطر کورنتھ کو دوسروں کے لئے ایک مثال بنایا جائے، اور چونکہ یونان کی سیاسی کیفیت میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی تھی اس لئے یہ طرز عمل بغایت کارآمد تھا۔ بہر حال اس تاراجی کے بعد رومنوں نے اپنے قبضہ میں صرف چند ہی اضلاع رکھے، اور اس کا کسی نے زیادہ لحاظ بھی نہیں کیا۔ لیکن کورنتھ کی تاراجی سے اطراف اکناف ملک اور اسکے حدود سے باہر ایک لرزہ سا پیدا ہو گیا۔ پھر بھی یہ ایک واقعہ تھا کہ دسکا کورنتھ کے لگا تھا، اور یہ شہر اس حکومت کا مستقر تھا جو روما کے کلیشہ مد مقابل تھی، یہ ان لوگوں کے اطمینان خاطر کا باعث

تھا جو یہ سمجھتے تھے کہ یونان کی خصوصیت اور اہمیت اسکے ذہنی علو اور  
 بلندی نفاست پر ہے۔ کسی زمانے میں تو کورنتھ اسے استمار می مہات اور  
 عہد آخر میں تمولون کے اطلاق قوت کی وجہ سے لوگوں کے دلوں پر اپنا  
 سکھ بٹھا چکا تھا، لیکن زمانہ معاصرہ میں نہ تو یونانیوں اور نہ رومانیوں کے  
 دلوں میں اسکی زیادہ وقت باقی رہی تھی بلکہ ان کے نزدیک تو کورنتھ کا  
 نام اونی درجے کے عیاشی کے مترادف ہو گیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ کورنتھ کی  
 میستی سے ملٹی یونان کا کچھ بھی نقصان نہیں ہوا اور اس کے زوال کو  
 ہم ملطہ، ایرتیر یا یانتھیر کے زوال سے نہیں بلکہ محض سبارس کے  
 زوال سے تشبیہ دے سکتے ہیں۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ اسی سال پہلے اکائیائیوں  
 نے کورنتھ دوسون کو تھتھ دیا تھا، اور محض اس واقعہ سے ہیں اندازہ  
 ہو سکتا ہے کہ خود اکائیائی کورنتھ کو کس درجہ خیر سمجھتے تھے۔ میسوس خود  
 ایک قابل شخص تھا، اور معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کورنتھ والوں کے ساتھ  
 غیر ضروری سختی کا برتاؤ نہیں کیا۔ اسکے اس اعلان پر بڑی ہنسی اڑائی گئی  
 ہے کہ جس کسی کی سپردگی سے کوئی فنی شاہکار راستے میں گم ہو جائے گا  
 اسے وہ پھر پاڑے گا، اور کہا جاتا ہے اس میں میسوس کی دقیقہ شناسی کے  
 کو آہی نظر آتی ہے، لیکن ہماری دانشت میں یہ حکم عملی اعتبار سے نہایت سبق آموز  
 تھا، اسلئے کہ اسکی وجہ سے سپرد داروں کو اس بات کا احساس ہو گیا کہ جرمانے کی  
 بڑی بڑی زمینیں بچانے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ اشیاء سپردگی  
 کی کمال حفاظت یحجائے۔ پولی بوس نے کورنتھ کی تاراجی کے بعد اس ٹھکر کو  
 دیکھا، اور وہ کہتا ہے خود میری نظر کے سامنے رومن سپاہی ایک نہایت ہی  
 قیمتی تصویر کو پانسے کی مینر بنا کر کھیل رہے تھے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس موقع  
 سے کہیں زیادہ اہم موقع پر بھی اس طرح رومن سپاہی پانسوں سے اپنا دل بہلاتے  
 ہیں اور یہ دراصل اس قوت و جبروت کا مظاہرہ معلوم ہوتا ہے جسکی وجہ سے بغیر  
 اس غفلت کا خیال دیس لائے ہوئے جو انکے ہاتھوں تباہ ہوئی ہے، یہ مہم لی سپاہی  
 اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کے بعد خاموشی کے ساتھ دنگوش کن ہو لیں

بال

مصرف ہو جاتے ہیں۔  
 سلسلہ ق م کے واقعات کے ادوی یا قانونی اثرات نمایاں نہ ہو سکے ہو۔  
 لیکن اخلاقی اعتبار سے انکی اہمیت میں شبہ نہیں ہو سکتا۔ اسکے بعد یونانیوں کو  
 یہ محسوس ہونے لگا تھا کہ دائمی سیادت کے مقابلے میں مشکوک رسمی حقوق جتانے  
 سے کسی قسم کا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا، اور سلسلہ ق م کے بعد وہ اطمینان  
 سے ایسی خواہ مخواہ ریاستوں کے شہریوں کی طرح زندگی بسر کرنے لگے  
 جنہیں صرف اپنے اندرونی معاملات سے واسطہ تھا اور جو ایک دوسرے  
 کے ساتھ امن و امان کے تعلقات رکھنے پر اور جب آپس جھگڑا ہوتا تو روا  
 کو ثالث بنانے پر مجبور تھیں، یہ بند و بست دس کے ایک ماموریہ نے مکمل کیا  
 اور اس ماموریہ کے کام کی تکمیل پولی بیوس نے کی۔ کورنتھ، تھیبز اور خالکیس  
 کے آرضی رومن قوم کی ذاتی ملک بن گئی، لیکن دوسرے شہریوں سے اکائیائی  
 سمیت جتنی قومیں تھیں وہ سب پہلے کی طرح آزاد رہیں اور خود اکائیائی لیگ  
 بھی مستقل طور پر توڑی نہیں گئی۔ آپس شک نہیں کہ مدت دراز تک رومنوں  
 نے اسکی اجازت نہیں دی کہ ایک ہی شخص مختلف ریاستوں میں جائداد غیر متعلقہ

۱۷۸ (۳) لیکن اسے ہم بغیر کد و کاوش کے نہیں بطور واقعہ کے نہیں تسلیم کر سکتے۔ اگر ”صل و قوع  
 تجارت کے لئے“ ایسا ہی مناسب تھا (موم سن) تو پھر شہر کی تاراجی کی کیا ضرورت تھی؟ اور  
 بجائے تاراجی کے کورنتھ کے ساتھ آسانی سے وہی سلوک کیا جاسکتا تھا جیسا دیلوئس کے ساتھ کیا گیا۔  
 جن اسباب کو میں نے بیان کیا ہے وہ سسر (Off) ۱۱ اور پوسی فوس ۲۲ میں مل گئے  
 اسرار (۴) ۶۶۸) یہ ضرور کہتا ہے کہ ”متمول اور ذیل رومنوں نے قرطاجیوں اور کوئیموں کا  
 خاتمہ کر دیا۔“

جنگ سیلاسیہ کے بعد کورنتھ و رومن کی مذکر کیا جاتا ہے، پلٹارک: ۴۵ At

پولی بیوس کورنتھ میں؛ پولی بیوس ۲۹؛ ۱۳۰۔

صرف زمانہ قبل ہی میں کورنتھ کی تجارتی اہمیت تھی؛ سلسلہ ق م کے بعد یہ کبھی نہیں پٹیا

باب

لاکھ بنے، یعنی تجارت کی نہیں بلکہ صرف قبضہ ارضی کی اجازت تھی؛ لیکن بہت جلد یہ قاعدہ بھی منسوخ کر دیا گیا اور اسکا انطباق صرف ان ریاستوں کی حد تک رہ گیا جو روما سے جنگ آزما ہوئی تھیں یونانیوں سمجھتا ہے کہ اس کے بعد یونانی روما کو خراج ادا کرنے لگے؛ لیکن یہ بھی اسی حد تک درست ہے جہاں تک شکست خوردہ یونانیوں کا تعلق ہے۔ اور یہیں کسی قسم کے تفصیلی واقعات کا مطلق علم نہیں۔ اس کے عکس رومانی یونانی ملتوں میں جبکہ جنگ عیانی دساتیر کو قدیم یونانیوں کی طرح خود اپنے دستور کے منو نے پر کیا۔ مدت دراز تک واقعات و قوانین کا غلط اندازہ کرنے کی وجہ سے آجکل کے مورخوں کو یہ مضبوطی رہا تھا کہ سلسلہ ق م میں یونان ایک رومن صوبہ بن گیا، اور جب یہ غلط نکلا تو پھر یہ سمجھنے لگے کہ یونان مقدونیہ کا ایک جزو بنا دیا گیا، چنانچہ آج بھی اس خیال کے ماننے والے موجود ہیں، لیکن ہمارے نزدیک یہ بھی درست نہیں۔ اس خیال کے تاہم میں زیادہ سے زیادہ مفصلہ ذیل دو امور پیش کئے جاسکتے ہیں؛ اول تو زمانہ مابعد میں بہت سے یونانی بلدیات نے سلسلہ ق م کو اپنے مخصوص سنہن مبداء قرار دیا تھا اور دوسرے یہ کہ اب یونان کے تنازعات کا تصفیہ مقدونیہ کا پروپتیور کرنے لگا۔ ان میں سے پہلا معاملہ تو محض اعزاز ہی ہے اور روما کی قدرو منزلت کا مظاہرہ ہے، لیکن نہ اسکی کوئی قانونی اہمیت ہے اور نہ اس سے مقدونیہ کے ساتھ کسی قسم کے تعلق کا اظہار ہوتا ہے؛ بلکہ پروپتیور کے اقتدار کا معاملہ تو اسی ہے صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رومانی مقدونیہ کے پروپتیور کو امور معاملہ یونان بنا دیا۔ اگر یہ خیال درست نہیں ہے تو پھر سمجھنے کی کیوں بیٹے ہوس نے تمیز کے متعلق جو تصفیہ کیا اس سے یہ ثابت ہو گا کہ گو رمتھ کے تاریخی سے پہلے ہی سے یونان کی کینیت ایک رومن صوبہ کی ہو گئی تھی۔ الغرض یہ عیاں ہے کہ نہ صرف ایمنیزو اسپارٹا بلکہ جلد دیار یونان سلسلہ ق م کے

بعد بھی بظاہر بالکل خود مختار تھے۔ میں نے مایشہ میں اس تحالف آرا اور انتشار پر بحث کی ہے جو لفظ مصوبہ کے خود مختار اہم استعمال و تعریف کی وجہ سے آجکل پیدا ہو گیا ہے۔

یونان کی حالت مسلمانہ ق م کے بعد۔ پوسانیاس ۱۶، ۷ کے مطابق یونان پر خراج مانگ کیا گیا، اور ایسے وسایہ رائج کئے گئے جنہیں اقتدار کی بناء ذاتی ملک پر تھے۔ اسی فقرے میں ابتدائی قیود کے منوع کرنے کا اعلان دیا گیا ہے۔ کوئٹہ، تھیز، اور فالکس، روما کی خراج گزار آرمنی بن گئے؛ دیکھو مارکوارٹ "روما کا سیاسی نظام" Marquardt: Roem. Staatsverw. ۱۶، ۱؛ کوئٹہ، تھیز، فالکس کی تاریخی؛ ایضاً ۱۶۔ نیز دیکھو ہرٹزبرگ کا مفصل بیان؛ ۱، ۱، ۱۔ یونان کے مصوبہ داری رتبہ کے دو اسباب جو میں نے متن میں بیان کئے ہیں وہ مارکوارٹ کی کتاب کے صفحہ ۱۶ پر ملیں گے۔ وہ ص ۱۶ پر اپنی راز کی تائید میں کہتا ہے کہ یہ بات کہ اکیائی شہروں نے اپنی خود مختاری کے ابتدائے جو رسوم کی وجہ سے انہیں مائل ہوئی تھی اس سنویت کو اختیار کیا مکی اس سید سے سادے واقعہ سے تردید ہو جاتی ہے کہ ایتھنز اور اسپارٹا نے جنہیں بلاشبہ آزاد بلدیات تسلیم کیا گیا، کبھی اس نئے سنہ کو رائج نہیں کیا، لیکن وہ اس واقعہ کو نظر انداز کرتا ہے کہ یہ دونوں شہر و اس سے برسر پیکار نہیں تھے چنانچہ نہیں کسی قسم کی خود مختاری عطا نہیں کی گئی۔ لیکن خود مختاری ضرور اکیائی شہروں کو عطا ہوئی تھی جبکہ وجہ سے وہ اس جدید سنہ کو رائج کرنے میں یقیناً حق بجانب تھے۔ ان فرض ہمارے نزدیک مارکوارٹ کی اوپر والی رائے سے کسی چیز کی تردید نہیں ہوتی نہ اس کے دلائل سے یہ سنہ ایک مصوبہ داری سنہ بن جاتا ہے۔

اس موضوع پر حوالے کے لئے دیکھو مارکوارٹ و ہرٹزبرگ حب بالا۔  
جس طرح اس بارے میں مارکوارٹ کے دلائل غیر متعلق ہیں اسی طرح۔ سے اسکے وہ دلائل جو اسے دستور کے بابت پیش کئے ہیں (۱۶، ۱) اور جگہ ذریعے سے اسے مصوبہ داری رتبہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے وہ بھی اسی طرح بالکل غیر متعلق اور مقصد سے دور جا پڑے ہیں۔ یہ دلائل مفصلہ ذیل ہیں: گائیوس کہتا ہے کہ صوبوں کو خراج گزارنا پڑتا تھا؛ پوسانیاس کہتا ہے کہ یونان خراج گزارنا تھا؛ ایتھنز یونان ایک رومن صوبہ تھا۔ دیکھئے منطق اعتبار سے یہ نتیجہ منطقی نہیں ہوتا

یہ ایک سلسلہ واقعہ ہے کہ اسی سال سلسلہ ق م میں روم نے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اسلے کہ بالضرر اگر سب صوبے خراج گزار تھے تو اس سے یہ نتائج کیسے ہوتا ہے کہ ہر خراج گزار ملک کی حیثیت ایک صوبہ کی سی تھی۔ لیکن مارکوارٹ کی سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ وہ "فوروس" (خراج) اور "کلیکال" (مالگداری) کے مابین التباس کرتا ہے۔ جو قانونی نقطہ نظر سے فوروس کی ادائیگی اس ملک کے آزادی کے اصول کے متضاد نہیں ہے جو اسے ادا کرتا ہے؛ ہمیں یہ اتھنزری لیگ کی تنظیم سے معلوم ہوتا ہے اسلے اس کے ارکان محض فورس کی روائی کے باوجود اپنی مختاری قربان کرنے کے خواہاں نہیں تھے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ حلیف بھی فوروس ادا کر سکتے ہیں۔ ہمیں کسی شہر کے خراج سے اس محصول کا غلط سمجھ نہیں کرنا چاہئے جو روم اس شہر کے انفرادی شہریوں یا ان کی جائیداد و منقولہ بر عائد کرتا تھا۔ آخر میں ہمیں یہ کہنا ہے کہ یہ کسی طرح سے مناسب نہیں کہ ہم گائیوس کے خیالات کا انطباق میوسس پر کریں اسلے کہ گائیوس سلطنت کے عہد میں تھا اور میوسس قیام سلطنت سے سالہا سال پہلے جب مختلف تخیلات کی توفیقات میں تین کی شکل پیدا نہیں ہوئی تھی۔ مارکوارٹ (۲۴۰، حاشیہ ۵) خود کہتا ہے کہ اس زمانے میں لفظ پروویجک (صوبہ) ان ملکوں کے لئے بھی استعمال کیا جاتا تھا جو فی الواقعہ خود مختار تھے۔ بس ضمن میں مارکوارٹ کے نتائج کی ایک سلسلہ ذیل میں ہے:۔ سلسلہ ق م کے بعد یونان کے بعض مقامات پر بعض ایسے خصائص ملتے ہیں جو بعد میں چنگیز رومن صوبوں کے ساتھ مختص ہو جاتے ہیں جس سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے کہ اس زمانے میں یونان ایک صوبہ بنا دیا گیا ہو گا چنانچہ ہم یونان کے ساتھ زمانہ بالغہ کے دستوری خیالات کے بموجب صوبوں کے جملہ خصائص کو اس عہد کے یونان پر منطبق کر سکتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں کہ یونان کا ملک ہرگز نہیں ایک رومن صوبہ تھا۔ لیکن میری رائے میں یہ نتیجہ اس وقت تک پوری طرح نہیں نکلتا ہوتا جب تک ہم یہ طے نہ کریں کہ گائیوس کے توفیقات اس سے تین سو برس پہلے ہی اسی کے زمانے کی طرح منطبق ہو سکتی تھیں اور یہ ایک ایسا سلسلہ ہے جو کسی طرح طے شدہ نہیں قرار دیا جاسکتا۔ مارکوارٹ کے دلائل میں جو مغالطہ ہے وہ اس کے اپنے بعض فقرہوں سے معلوم ہوتا ہے۔ حاشیہ ۲ پر وہ کہتا ہے:۔ کم از کم اگر کسی کے زمانے سے ایک سلسلہ دستوری اصول یہ تھا کہ صوبوں کی ارضی حدود میں مقبوضہ کبھی چاہئے اور مختلف صوبوں کے باشندوں کو اپہ صرف حق تعریف حاصل ہے اور صوبہ دراصل جائیداد قوم رومانی ہوتا ہے۔ (کسرو، Verr. ۲، ۲، ۲) مارکوارٹ مومسن:

قرطاجنہ کو بھی تاراج کر کے چھوڑا لیکن ساتھ ہی یہی سال مشرقی معاملات

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - "تاریخ روما" ۲، ۱۳۰ (۱۱۱) کا اقتباس اپنے خیال کے پہلے حصے کی تائید میں دیتا ہے۔ یہاں سوم سن گلیوس گراکھوس کے بابت لکھا ہے کہ اس خیال کا کہ ماتحت قوموں کے تمام ارمانی مملکت کے خانگی ملکیت بھی جائے گی، یہی مدبر موجود تھا اور اس خیال کی وجہ سے مملکت ان ماتحت علاقوں پر اپنی خوشی خاطر محال مانہ کرنے کے اور ان علاقوں میں اپنی نوآبادیات قائم کرنے کے اختیارات کی مدی بن گئی چنانچہ ایشیائیں اس قسم کے محال مانہ کئے گئے اور افریقہ میں نوآبادیاں قائم کی گئیں۔ مارکوارٹ کے خلاف پہلی بات ہیں یہ کہنی ہے کہ اگر یہ اصول قدیم قانون دستور میں کہیں نہیں ملتا اور اگر اسکا موجودہ گلیوس گراکھوس ہی تھا تو پھر شہ ق م کے یونان اسکا انطباق نہیں ہو سکتا تھا۔ (مارکوارٹ نے اقتباس میں لفظ "کم از کم" کا اضافہ کر دیا ہے جو منالطہ آمیز ہے) یہی اصول سوم سن بہ قانون دستور ۲۱۲ سے واضح ہوتا ہے۔ وہ اسے فرض کر لیتا ہے کہ کسی بلدیہ کے فتح کے بعد سے اسکے سیاسی کیفیت کے تعین تک کسی بلدیہ کے وقتی صورت حال سے سوم سن اختصار کی خاطر کیفیت ماتحتی کے الفاظ سے تعبیر کرتا ہے اور جبکہ سوجب تمام ماتحت علاقہ رومن قوم کی جاگیر بن گیا، (د ۲۱۲) سب سے پہلے گلیوس گراکھوس کے ذریعہ سے ایشیائیں نظر آتی ہے۔ اس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ سوم سن (۲۰۷) کے خیال میں شہ ق م حق ملکیت آرہی برابر مفتوحہ یونانیوں کے ساتھ ہی وابستہ تھا لیکن کیا سوم سن یہ رائے قائم کرنے میں حق بجانب ہے کہ گلیوس گراکھوس نے مذکورہ انداز کے کسی دستوری حق کی ابتداء کی؟ اس کے پاس اس کا کوئی ثبوت ہے؟ صرف یہی ناک، اس حق کے مطابق عمل کیا گیا یعنی ایشیا پر محال مانہ کئے گئے اور قرطاجنہ میں نوآبادی قائم کی گئی؛ لیکن بجائے اس قسم کے کسی قیاسی قانون کے ان دونوں باتوں کی تشریح یونانی رومانی قدیم مملکتی قانون مانہ سے کیجا سکتی ہے اور اس عہد میں کسی مدبہ قانون کے وجود کا ثبوت نہیں دیا جاسکتا اور (میاہم اس کتاب کے آخری باب میں دیکھیں گے) جو صراحت دھنائی سے بہت دور جا پڑا ہے۔ موبہ ایشیا وصیت کے ذریعہ سے رومن قوم کی جاگیر بن گیا تھا چنانچہ سپر رومنوں کا حق خانگی تھا اور افریقہ ایک مفتوحہ ملک تھا اور وہی میں ایک بات مشتبہ کہ تھی کہ رومن جیسا جی چاہے ان دونوں کے ساتھ ملوک کر سکتے تھے جہل میں رومنوں نے

باب

کے لئے بھی بغایت اہم تھا، اور چونکہ مشرق یونانیوں کا گویا دوسرا

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - ان دونوں کے ساتھ جبر سلوک کیا وہ ان کے طرزِ تعمیر سے کچھ میں آسکتا ہے لیکن اس سے یہ مطلب نہیں کہ یہ سلوک رومنوں کے چند ایسے سیالات کی وجہ سے نہیں کیا گیا جو رفتہ رفتہ بہت کچھ متاثر ہو گئے۔ موم سن نے اس رائے کا اظہار اپنی کتاب "Staatsrecht" ۲۰، ۳ میں کیا ہے اور یہ آخری باب میں اس پر تنقیدی نظر دوڑاؤنگا اسلئے کہ دنیا نے یونان کے لئے اس مسئلے کی بہت کچھ اہمیت ہے۔ بہر حال یہ مسئلہ سمجھنا چاہئے کہ اول تو جس جدید تحریک کا بانی کایوس گراکھوس کو سمجھا جاتا ہے وہ کسی غالبیت کے ساتھ اس کے ساتھ منسوب نہیں کیا جاسکتا، اور دوسرے وہ کسی نئے مسئلہ ق م کے یونان پر منطبق نہیں کیا جاسکتا۔ علاوہ ازیں دوسری امور جو غیر اہم نہیں کہے جاسکتے، حسبِ ذیل ہیں۔ اس بار میں جس کا اقتباس دیا گیا گایوس کہتا ہے کہ "بظاہر صوبہ جاسٹ کی اراضی میں حقوق ملکیت رومن قوم کو اور میں حق تصرف حاصل ہے۔ اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا (جب موم سن کا قیاس ہے) کہ صوبہ داروں کو صرف حق تصرف ہے اس لئے کہ ہم عالم رومن شہر ہی بھی شامل ہیں۔ اس فقرے کا مطلب یہ ہے؛ صوبوں کی اراضی رومن طرز پر نہیں منتقل ہو سکتی نہ اسے بلدی ملک کو سمجھا جاتا ہے چنانچہ یہ قانون روم کے مطابق منتقل نہیں ہو سکتی تھی۔ "اطالوی حقوق" صوبہ والے بھی حاصل کر سکتے تھے اور جو حق یہ حقوق حاصل ہو جاتے فوراً انکی اراضی پر حقوق ملکیت قائم ہونے کا امکان ہو جاتا؛ دوسرے اسی عہد ہی سے عفا کسی قسم کا نقص پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اس خیال کے پیش کرنے میں بڑی ہمت درکار ہے۔ عام خیال یہ ہے کہ اگر رومن قوم جملہ صوبہ دار اراضی کی مالک تھی تو وہ قابض سے جب چاہتی قبضہ لے سکتی تھی اور جس کسی کو چاہے دے سکتی تھی۔ ممکن ہے کہ نظریے کے مطابق رومن قوم کو اس کا اختیار ہو لیکن اس نظر سے کو کسی عملی جامہ نہیں پہنایا گیا حقیقت میں یہ مسئلہ دو مختلف قانونی زاویہ پر مبنی ہے۔ ایک یہ بعض قانونی طریقے رومنوں اور ان اقوام کے لئے جو رومنوں کے سلسلے پر سمجھی جاتی تھیں رائج تھے لیکن غیر رومن خود اپنے مقامی قوانین کے ذریعے سے انہیں محفوظ تھا جتنا خود رومن۔ اس شخص کے مقبوضات بھی جو شخص متعزف ہے مالک نہیں، پر پوری اجتماعی احکام کے ذریعے سے محفوظ ہیں۔ ہم زمانہ حال کے ایک مثال کے ذریعے سے یہ دکھائیں گے کہ کس طرح رومن سلطنت میں قابضانِ ارضی مالکوں کے طرح سے اپنے مقبوضات کی طرف سے مطمئن تھے۔ ان کا عام طور یہ



اب

وطن تھا اسلئے ہیں اس نواح پر ایک سرسری نظر ڈالنا چاہئے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ برطانیہ غلطی میں آج بھی شریعت کی بحسنہ وہی مشیت ہے جو سلطنت روم میں صوبہ داری ارہنی کے متصرفوں کی۔ پروفیسر سر فرڈینک پولک اپنی کتاب ”قوانین ارہنی“ Sir Frederick Pollock: The Land Laws

(لندن ۱۸۸۵ء) ص ۱۱۱ میں کہتے ہیں: ”ہماری قانونی کتابوں میں علاوہ تاج کے کسی کو ارہنی پر کامل ملکیت حاصل نہیں ہے، بلکہ حقدار بھی ارہنی ہے اسپر براہ راست یا بالواسطہ تاج سے قبضہ حاصل کیا جاتا ہے خواہ اسکے مساوہ میں کسی قسم کا رقبہ یا خریدنی لگان ادا کیا جاتا ہو یا نہیں، اور خواہ اسکے ثبوت میں تاج کی دی ہوئی سند موجود ہو یا نہ ہو۔ آج تک انگلستان کے قانون میں کبھی کسی کو مالک ارہنی تسلیم نہیں کیا گیا بلکہ جو بھی اس میں وہ قابضان ارہنی ہیں یعنی لغوی اعتبار سے کوئی مالک نہیں ہے بلکہ صرف ہے۔ لیکن باوجود اس قانون تحدید کے کسی کو شائبہ خیال بھی پیدا نہیں ہوتا کہ محض مالک ارہنی ہونے کی وجہ سے تاج اپنی خوشی غلطی کی چاہے زمین ضبط کر سکتا ہے سلطنت روم میں صوبہ داری ارہنی کی بسیرہ کی کیفیت تھی، اور وہ اس میں عموماً قبضہ ارہنی اتنا ہی محفوظ تھا جتنا ملکیت ارہنی۔ الغرض ہم کہہ سکتے ہیں کہ خود ہمارے زمانے میں طرح حقیقت متقل“ اور ”معافیہ دوامی“ ایک دوسرے کے دوش بدوش نظر آتی ہیں اس طرح سلطنت روم میں قانون روم کا حق ملکیت“ اور قانون اقوام“ کا حق تصرف“ دوش بدوش دکھائی دیتا تھا۔ سیکن برگ کا حقیقت دار محض اس خیال سے کبھی پریشان نہیں ہوتا کہ بعض حالات میں اس کی موت کے بعد اس کی ارہنی گرانڈ ڈیوک کو متقل ہو سکتی ہے، اور رومن صوبوں میں ارہنی پر اس قسم کی افتاد پڑنے کے کوئی خاص موقع نہ تھے، ہم نے یہاں جو کچھ کہا ہے اسے ہم تین قصبوں کے عمل میں پیش کر سکتے ہیں: (۱) صوبہ ارمینیا اور ارضیات کے حق تصرف میں جو تحدید تھی اسکے تاج محض رہی تھے اور صرف ایسے قانونی مسائل پر مبنی تھے جو قانون روم کے ساتھ مخصوص تھے (۲) یہ اصول کہ حق تصرف ہی ارضیا صوبہ میں ملکت ہے اس کی ابتداء اصل سلطنت میں ہوئی ہے اور جس زمانہ کا ہم ذکر کر رہے ہیں اس میں یہ اصول صوبوں کا پیشہ مندوں کو لوٹنے کے لئے استعمال نہیں کیا جاتا تھا۔ سسر و کی غلامی والی تقریر ۶۱ میں جو فقرہ ہے اس میں صوبہ ایشیا کے ایک ایسے علاقے کا ذکر ہے جو حق غلامی

اس حصہ ایشیا میں جو کم و بیش روما کے اثر میں تھا، کوئی ایسا واقعہ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - بنا پر رومن قوم کی ملکیت میں آگیا تھا۔ (۳) زمانہ حال کے شالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف الفاٹا قانون نے کسی قسم میں نتائج اخذ کرنا اصول کے مطابق نہیں بلکہ اگر الفاٹا قانونی سے کسی قسم کے عملی مضمرات لازم نہ آتے ہوں تو بھی حیثیت میں کچھ فرق نہیں پڑ جاتا۔ لیکن اس ضمن میں یہ کہا جاتا ہے کہ صوبہ داری ارضی پر مالگوارسی مالک کیجاتی تھی اس لئے وہ واقعاتی کے ارضی سے کمتر، جب کی تھی۔ لیکن مسافروں کے متعلق کچھ ایسی ذمہ داریاں ضرور ہوتی ہیں جو حقیقت وار پر عالم نہیں ہوتیں؛ تو پھر کیا مسافری داروں کو اس سے کوئی خاص نقصان پہنچتا ہے؟ کاراکالانے تمام صوبہ والوں کو کیوں رومن شہریت کے حقوق عطا کئے؟ خصوصاً جب رومن شہریت کو زیادہ محال اور کرنے پڑتے تھے؟

دوسری بات جو یہیں کہنی ہے یہ ہے کہ سسرو میں جو فقرہ حقیقت کے متعلق ہے اس کے وہ معنی نہیں جو سمجھے جاتے ہیں۔ سسرو صرف مقابلہ کرتا ہے اور صوبوں کے محاسن و معائب پر غور کرتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ صوبوں کے قانونی حیثیت کا تعین کرے۔ ہم موم سن کی اس رائے کو سمجھنے سے قاصر ہیں (ملکٹی قانون "۳، ۲، ۱" حاشیہ ۳) کہ سسرو Ver. ۲، ۲، ۳ سے یہ قانونی اصول "مراحتاً" بیان کر دیا گیا ہے کہ رعایا کے جملہ ارضی رومن قوم کی ملکیت میں آگئی، اس لئے کہ بہر حال مضامین مقابلے سے کوئی قانونی اصول "مراحتاً" نہیں بیان ہو سکتا۔ پھر ایک اور بات بھی ہے۔ موم سن "تاریخ روما" ۳، ۴، ۵ کے مطابق اس نظریہ کا مقصد خاتمہ کر دیا کہ صوبے رومن قوم کے ملوکہ ہیں۔ دیکھو نیچے، باب ۲ حاشیہ ۲۔ ایسا ہے تو اور پروا خیال کہاں کہاں پہنچ جاتا ہے؟ گراکھوس کے ضمن میں اسکا ثبوت محال ہے؛ سسرو میں یہی ایک مقابلے پر مبنی ہے؛ فیصلہ اس کا سرے سے خاتمہ ہی کر دیتا ہے۔ ایسی حالت میں یہ حکم لگانا مناسب نہ ہوگا کہ اس قضیے کا ثبوت نہیں دیا جاسکتا کہ حاکم ق م میں یونان رومن صوبہ بن گیا۔ ہماری رائے کی تائید سسرو "پیزو" ۱۶، ۲ سے ہوتی ہے۔ پیزو جو قانون قیصری کے مطابق صرف متحدہ دنیا کا مالک تھا، اس کے حدود اختیار اس وقت بھی اکائیہ، محلی، ایٹھنیز، اور جملہ یونان پر وسیع تھے جب یہ یونانی ریاستیں "خود مختار" تھیں۔

چونکہ وہ خیال جہیز میں نے بحث کی ہے زیادہ تر ہیوسانیاس ۱۹ پر مبنی ہے اس لئے

پیش نہیں آیا جس سے صورتِ حالات میں کسی قسم کی مادی تبدیلی پیدا ہو گئی ہو۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسکے بیانات کی ذرا تفصیل کے ساتھ جانچ لی جائے۔ اس نے ۲۱۱ء میں جو دوسرے یونانیوں کا لفظ استعمال کیا ہے اس کے اگر وہی معنی لئے جائیں جو ۱۶۷ء میں ہیسیلاس کے ہیں تو پھر یہ ناقابلِ عجز مشکل یہ پیش آئے گی کہ اس وقت رومنوں نے کسی ایسی یونانی ریاست کا بال بیکا نہیں کیا جو اس سے برسرِ کار نہیں ہوئی ہو۔ یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ۱۶۷ء میں جو لفظ "ہیلاس" استعمال کیا گیا ہے اس کے معنی میں اسی طرح طبعیت نہیں پائی جاتی جیسے ۲۱۱ء میں الفاظ "دوسرے یونانیوں" کے منہم میں پائی جاتی ہے، واقعہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ خاکہ نویس نے ایک عام اصطلاح استعمال کی تاکہ کسی باتوں سے اسے چھٹکارا ہو جائے جن سے اسے دلچسپی نہیں تھی اور جو اس کے حلقہ کار سے باہر نہیں۔ ان فرض ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ۳۳۷ ق م کے بعد یونان میں بہت سے لوگوں کو روم کی مالگزاری ادا کرنی پڑتی تھی لیکن یہ بات کہ یہ لوگ کون تھے اور کتنا مالگزاری ادا کیا کرتے تھے خود یونانیوں کو بھی معلوم نہ تھی۔ ہیوسانیاس نے ان کلیوں کی حقیقت زوداداس کے مکمل جاتی ہے جو کہتا ہے کہ انھوں نے فیصل بنانے پر سزا دی، یہ اچھی طرح سے سمجھ میں آ سکتا ہے اور اس سے زوداداس کا دوسرا فقرہ کہ روم علاوہ کو رتھیوں کے باقی سب کو آزادی اور خود مختاری دی تھی ایک خاص معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے الفاظ کہ "یونان سے خراج لیا جاتا تھا" بالکل بے کار ہیں۔ ہیلاس کے کیا مراد ہے؟ کیا اس سے یورپی یونان مراد ہے؟ یقیناً اس سے ایجنٹر و اسپارٹا کو مراد ہو گی نہیں۔ پھر کیا اسیں جزیرے شامل تھے؟ تھے تو کونے؟ اسیں تو شبہ نہیں کہ ہیوسانیاس کو کبھی خواب میں بھی نظر آیا ہو گا کہ اسکے الفاظ کے کہ "یونان کو روم کا کو محال ادا کرنے پڑتے تھے" انھیں کبھی بھی دستوری تاویلات کی بنیاد قرار دیا جائے گا۔ میری رائے کی تائید سسرو Verr. ۱ ۵۵ سے بھی ہوتی ہے جس کے مطابق میوس نے "اکاٹیمہ و پوٹیمہ کے بہت سے شہروں کو رومن قوم کے حکم کے تابع کر دیا۔" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سسرو اس خیال سے بالکل ناواقف تھا کہ اس نے تمام یونان کو ایک رومن صوبہ بنا دیا ہو۔ ان فرض اس افسانہ کو مزید رواج دینے کے مطلق کوئی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ جن ناظرین نے صبر کے ساتھ اس بحث کا مطالعہ کیا ہے انھیں میرے نتائج کا اندازہ ہو گیا۔

باب

ہم یہاں تاریخ کا پادوسیہ پر خاص طور پر بحث کریں گے اور سرسوت پوتس

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ مسئلہ ق م میں موبہ داری آرہی کے تعلق کوئی خاص نظریہ نہیں تھا۔ اگر وہ اقوام یا بلدیات کو فتح کرتا تو انکے ساتھ ہمیشہ سادیانہ سلوک نہیں کرتا تھا۔ وہ یا تو انکے بعض حقوق سلب کر دیتا اور انکے بعض حقوق انہیں چھوڑ دیتا، لیکن وہ حقوق جنہیں وہ خاص طور پر سلب نہ کرتا وہ برابر قائم رہتے تھے، اور یہ وہی کیفیت ہے جو بہت سے دوسرے ملکوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ مسئلہ ق م میں بہت سے یونانی بلدیات واقوہم کو جو روٹا سے برسرِ کار تھے و فکٹ کاٹنے دیکھنا پڑا۔ انکی شجرت سے انکی سیاسی حالت میں تبدیلی پیدا ہو گئی لیکن جنہیں شکست نہیں ملی ان کی حالت پہلے ہی کی سی رہی۔ ایک ایسا ضلع جس کا نام "ہیلاس" ہو اور جسکی حالت ایک سی ہو، ایسا ضلع نہ اس وقت موجود تھا نہ بعد میں وجود میں آیا۔ بعد میں چکر ہیں صرف "اکائیہ" ملتا ہے، اور یہ امر نہایت قابل غور ہے۔

آخر میں ہم ایک عام رائے کا اظہار کریں گے کہ "پروٹوس" یا صوبہ سے یہ مطلب جو لیا جاتا ہے کہ وہ ایک ایسا علاقہ ہے جسکا انتظام ایک ہو یا جس کا انجران ایک ہو اس سے رومن دستوری قانون کے تنظیم کے بابت بالآخر آئین خیالات کا اظہار ہوتا ہے۔ میرے نزدیک اندرونی کیفیات اور خارجی تعلقات کے مابین کافی تفریق نہیں کی جاتی۔ بلاشبہ جہاں تک اندرونی کیفیات کا تعلق ہے نظریہ اور واقعات کے مابین مکمل یحانی نظر آتی ہے، اور اگر ہم عہدہ حال سے استدلال کریں تو ہم آسانی سے مختلف عمال کے اقتدار است کو منہج کر سکیں گے اور اسی ذریعے سے انکے سرکاری کاروبار کا تعین کر سکیں گے۔ حال کا عہدہ اور بہت سے حال ابتدائی سے رومن مملکت میں موجود تھے اور رومنوں کے خیال و عمل میں جو سلطنت پائی باقی تھی اس کی وجہ سے وہ ہمیشہ اپنے دستوری نظام کے متنازعہ اصولوں کا نہایت مست کے ساتھ انطباق کرتے تھے لیکن بیرونی اثرات حد و ملکی سے باہر مقنونات اور دوسرے اقوام و ممالک کیساتھ تعلقات یہ سب چیزیں رومن مملکت کا تو کچھ ایسی مملکت کے زیرِ تفسیر و ترمیم و اصلاحی خیالات کا جزو نہیں کہی جاسکتیں۔ یہاں آخر بیرونی دنیا کی آواز کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، اور انفرادی مملکت کو ایک حد تک انکے خیالات کو بھی جہاں تک کہ وہ منتشر ہو سکے ہیں) ملحوظ رکھنا پڑے گا۔ بدیں سب یہ رومنوں کے لئے نامکن تھا کہ اب وہی سے صوبہ

کو نظر انداز کر کے محض تجنی تہ و پد کا حکم پر سرسری نظر ڈالیں گے۔ اسکی وجہ

باب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ ساؤتھیل قائم کریں جسکے بوجب وہ جزائی اعتبار سے ایک  
معدہ درجے کا نام تھا اور جسکی ارضی کلیشہ اسکے اختیار میں تھی۔ اس میں ابتدائیں روٹن پر دو کچیا  
ایک ایسے مامور یا پریٹور کا سرکاری ملاکہ تھا جو روٹا کا اس فلاح میں قائم مقام ہوتا اور جو انصاف  
کرتا اور تصفیہ کرتا۔ سری دہشت میں طلیغوں یا سفودہ ملاؤں میں فیصلہ کن عنصر کسی قسم کا روٹن نظریہ  
نہیں بلکہ علاوہ سلمہ اصول قانون بن اقوام کے (جنہیں سے ملاکہ کے خود مختاری اہم ترین ہے)  
فیصلہ کن عنصر وقتہ و محل کے کیفیات ہیں، جس کے سنے یہ ہیں کہ ہم بجائے نظم نظریاتی استدلال  
کے تاریخی واقعات کے صحت کی طرف توجہ دے جائیں گے۔ ان مسالط میں صرف ایک خیر ایسی  
ہے جہاں یکسانی پائی جاتی ہے اور وہ روٹن قوم کے ان عہدہ داروں کے ساتھ تعلق کا سلمہ  
ہے جسے باہر روٹا نہ کیا جاتا تھا۔ روٹا کے جو تعلقات ریاستہائے متعلقہ سے تھے وہ عہدہ ملکت  
تک کبھی خیال طور پر منظم نہیں ہوئے۔ روٹا کے ناگکی دستور کا ناجی مسالط کے ساتھ وہی  
تعلق ہے جو روٹن قانون ملکی "کاروٹن" قانون اقوام ہے اور جہاں اول الذکر میں تبدیلیاں پیدا  
نہیں وہاں ثانی الذکر حالات و واقعات کے ساتھ بدلتا رہتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ابتدائیں  
خارجی ملک کے ساتھ جو تعلقات تھے وہ اتفاقات زمانے کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے تھے،  
اور یہ خیال کہ ہر ایک مملکت میں ایک ہی قانونی کیفیات پائی جائیں یہ بہت عرصے تک  
نہیں ملتا۔ الغرض اس طرح اصول آرضی صوبہ جات جیسا سلمہ ق م میں خیال بھی نہ تھا، عدم  
وجود میں آجاتا ہے۔

سلمہ ق م میں بھی ہم اس مہدی میں ہیں جسکے بابت سسرو (De Off. ۲، ۴) کہتا ہے کہ  
روٹا کو نسبت حکم کے نمائندہ ارضی کی نگرانی کا اختیار زیادہ تھا۔ اور یہ وہ صورت حال تھی جو اسکے  
نزدیک (اور ق م اسکی قائم رہی جب گرا کہی کے عہد میں اندرونی مسالط میں حق و درست بازی  
کی جگہ قوت و جبروت نے لے لی۔ اس پیر کی نیوم، یا نگرانی کا امپیریوم یا حکم سے وہی تعلق  
ہے جو یونانیوں میں "پروستازیا" یا سادات کا آرخے یا سلطنتا ہے (دیکھو جلد ۲  
تتمہ ۱) ہمیں سسرو کے اس فقرے کو محض تشش تسلیم ہی نہیں سمجھنا چاہیے۔ بلاشبہ وہ اس کی  
ایک جگہ روٹا عامی معاوہ ایک طرح کے جبر سے وجود میں آئی تھی لیکن کیا ہر ملک کی کیفیت

بار

یہ ہے کہ ایک تو پوتسوس رومن اثرات سے ذرا ہٹا ہوا ہے اور دوسرے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - نظر نہیں آتی، بہر ملکیت کی بنیاد حق جبر پر نہیں تو اگر کس پر ہے اور کوئی شخص اپنے مفروضہ حقوق سے اپنی خوشی خاطر دست بردا نہیں ہوتا۔ اگر بحیرہ روم میں امن قائم کرتی تھی تو پھر مختلف خود مختار ملکوں کو روم سے اتحاد اور دوسروں پر حکومت کر نیکی اختیار سے دست برداری لازمی تھی لیکن ساتھ ہی اس اتحاد اور دست برداری میں ان کے اندر دنی آزادی پر کوئی شہ نہیں پڑا، روم نے علاقے فتح ضرور کئے، لیکن ہمارے زمانے کی طرح نہیں جب فاتح مغلوب علاقوں کا انتظام اپنے سر لے لیا کرتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک حد تک اس صورت سے زمانہ حال کے ان پسندوں کے مطلع نظر کی ایک حد تک تکمیل ہو جاتی ہے۔

کرتیوس نے اپنی کتاب تاریخ بلدیہ ایٹنز Curtius : Slaalageschichte Athens (برن ۱۸۹۱ء) میں روم و یونان کے تعلقات پر اپنی رائے کا اظہار کیا ہے جو قابل لحاظ ہے۔ وہ کہتا ہے کہ دو ایسی قومیں جو ابتداء میں ہم نسل تھیں ایسے زمانے میں ایک دوسرے سے ملیں جب انھیں ایک دوسرے کی مدد کی بغایت ضرورت تھی۔۔۔۔۔ ان کا ایک دوسرے سے اتحاد ان کے قابل ترین قائم مقاموں کے ذریعے سے ہوا اور جہاں مقدونیوں کے خلاف نہ کیوں جیسے اشخاص کے افعال سے مدافعت کے بیکار رہی کا ہی ثبوت مل سکتا تھا وہاں نئی تعلیمی سلطنت کچھ ایسی نوع کی تھی کہ یونانی وطن دوستوں کو یہ باور ہو گیا کہ وہی ایک ہستی ہے جو یونان کے مفاد کی ضامن بن سکتی ہے۔ صورت حال کے اس کیفیت کو دوسری مقدونی جنگ کے بعد ان اکائیائی یونانوں نے وضع کر دیا جو اس وقت روم میں موجود تھے۔ یہ خدا کا عجیب و غریب کرشمہ تھا کہ سب سے پہلے اکائیائی یونانوں کے منہ سے یہ بات نکلی کہ تاریخ یونان کی تکمیل دراصل سلطنت روم کے قیام کی شکل میں ہو جاتی ہے۔ اس رائے میں ہم صرف یہ اضافہ کرنا چاہتے ہیں کہ بحیرہ روم کے ہر چار طرف کی تجارت میں جو اضافہ ہو رہا تھا اسکے لئے وہ امن و امان کافی نہ تھا جو ایٹنز و روم و روم نے قائم کیا تھا، بلکہ یہ روم ہی تھا جو اس بحیرہ کو محفوظ و مامون بنانے میں کامیاب ہوا۔

ایٹنز سلطنت روم کے بعد اکی کیفیت؛ ہرگز بزرگ ۲۰۸ء وغیرہ ۲۲۲ء ۲۲۳ء -  
سلطنت روم کے بعد یونان کے سکے؛ ملارہ ایٹنز کے سکے سازی اب بند ہو جاتی ہے۔ شمال میں

یہ کہ ہم اس سلطنت کے معاملات پر باب ۲۵ میں علیحدہ بہت کچھ غور کریں گے۔  
 باب ۲۶ میں بیان کر چکے ہیں کہ کاپادوسیہ کے تخت پر سلطنت قائم  
 میں اریارٹیس پنجم نے مہم جوئی کا پادوسیہ کے تخت پر سلطنت قائم  
 عنقریب کیا جائے گا اس کی اپنی بہن کے ساتھ شادی کرنے کی کوشش کی، جو پہلے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - اب بھی مقدونی کے رائج تھے (بہتہ: تاریخ سلوکیات  
 (Head: H N.) ۲۱) اور یہ جو دہیاں تھیں جنہیں "ماکے دونوں" اور "لیک" کہہ تھا جس سے  
 معلوم ہوتا ہے کہ یہ کے ایک لیٹ کے بنائے ہوئے ہونگے۔ نیز لفظ اددیکوس اور دوسرے  
 شہر برابر سکندری کے بنائے گئے۔ علاوہ ازیں مغرب میں ویراجیم اور اپولونیا میں بھی روپیہ سلوک  
 ہوا اور یہی حالت مشرق میں تھا کوس اور غائب مارونیا کی تھی۔ تھا کوس میں اس زمانے کے  
 بے شمار سکے ملے ہیں۔ سلوونیئر میں عام طور پر زالبامرن تانے کے سکے بنائے گئے ہوں گے۔  
 ہم دیکھتے ہیں کہ کورنٹی درہم کسی زمانے میں نہایت ہی وسیع علاقے میں رائج تھے، اور جو  
 کورنٹھ سے باہر بھی بنائے جاتے تھے، وہ اب سدود ہو گئے ہیں اور اس سے یہ ثابت ہوتا  
 کہ تجارتی دل دراصل پر اب روکا بہت کچھ اثر پیدا ہو گیا تھا۔ کورنٹی درہم کورنٹی استار  
 کا تہائی تھا اور کورنٹی استار دو اٹیکائی درہموں کے برابر یعنی ایک سو تیس گرین کا تھا۔ رومن  
 اپنے دینار کو اٹیکائی درہموں کے برابر ڈھالنے لگے تھے، چنانچہ ایک ایسا سکے دو اٹیکائی  
 درہموں کا تہائی ہو اور جو ایک درہم یا ایک دینار کے حساب کتاب میں سبکی شمار سہل نہ ہو وہ اس  
 تجارت کے لئے نامناسب تھا جو روم کے سیادت میں ہو (ایک دینار تقریباً ۶۵ گرین، ایک  
 کورنٹی درہم = تقریباً ۴۲ گرین)۔ اس کے برعکس رومانے برابر اٹیکائی سکوں اور ان کے  
 ہونڈن اسکندری سکوں کی موافقت کی۔

لخ کا پادوسیہ - اریارٹیس پنجم اور اتالوس ملکہ "کاریناؤس" کا اغراض کرتے ہیں۔ آئینہ میں  
 اتالوس کے محراب کے قریب نوشتہ: "ڈن بگلک" ۲۲۰ م تغیر کے۔ اریارٹیس دیتروپس اول  
 کی بہن کے ساتھ جو پہلے پریوکس کی بیوی تھی نکاح کرنے سے انکار کر دیتا ہے؛ دیودوروں  
 ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶

ملکہ مقدونیہ رہ چکی تھی اور جو کسی نہ کسی طرح سے سویریہ فرار ہو گئی تھی (دیکھو اوپر باب ۱۸) لیکن حکمران کا پادوسیہ نے اس خطرناک مخالفہ میں شامل ہونے سے صاف انکار کر دیا۔ اس سے دیتیریوس آگ بگولا ہو گیا اور اس نے تہیہ کر لیا کہ میں خود اپنی بہن کے ساتھ لڑکھ کر لوں گا اور ساتھ ہی اریارامیس کے راستے میں طرح طرح سے روڑے لگانے کی کوشش کرنے لگا۔ اس نے اوروفرنیس کی تائید کی جبکہ ذکر اوپر کیا جا چکا ہے چنانچہ شہ قیام میں اوروفرنیس تخت و تاج پر قبضہ کرنے میں آخر کار کامیاب ہو گیا۔ اریارامیس نے رومنوں کی رائے مانکر بالفعل اپنی نصف آبائی سلطنت پر قیامت کی جیسے قابض ہونے میں اٹالوس شاہ پر کامیاب ہونے کی مدد کی تھی۔ کچھ عرصہ بعد اوروفرنیس ازراہ طاقت اپنے واحد حامی دیتیریوس کے مخالفت میں اٹالیکون کی پشت پناہی کرنے لگا جیسے دیتیریوس نے اسے قید کر لیا گوہیں اسکا علم نہیں کہ وہ دیتیریوس کے ہاتھ کیسے آیا ہو گا۔ اسکے بعد اریارامیس کا پادوسیہ کا واحد مالک بن گیا۔ وہ اس ملک کا سب سے بڑا حکمران تھا اور اس نے جہاں تک ہو سکا کا پادوسیہ کو یونانی قالب میں ڈھاننے کی کوشش کی۔ وہ اور اسکا دوست یعنی اٹالوس جو اسکا نسبتی بھائی بھی تھا دونوں نے ایفنز میں شہریت اختیار کی اور دونوں فلسفی کا رنیاویں کی دل سے عزت کرتے تھے۔ اریارامیس نے سویریہ، کوماگینے، ارمنستان اور پرگام کے معاملات میں مداخلت کی اور ہر ملک کا میاب ہوا، لیکن آخر کار مدعی حکومت ارسطونیکوس سے روما کے موافق لڑتے ہوئے مارا گیا (دیکھو باب ۲۵)۔

بقیہ ماشیہ صغہ گزشتہ - رائتہج کرنے کا جو حال بیان کیا ہے اکی عجیب و غریب تائید پرنے آئے ہیں اور وفرنیس کے پانچ بھائیوں کے اکتشاف سے جوتی ہے؛ رائتہجش : تین ملطنیس ۴۵ - دیوہ وروں (۲۱) ۱۹ اریارامیس کی تریف کرتا ہے -

کے تہیہ پر گام کیوسی Ep. ۵۰؛ رائتہجش : تین ملطنیس ۱۰۳، ۱۱۸؛ فریکل : نوشدہ بات -



باب

اپنے باب کے اعزاز میں اس نے اپنے شہر کا نام منہرا گایو سے یہ رکھا۔ میں نے اس کی بیوہ ہیسے کے اپنے بچوں کے ساتھ ابراؤ پر باب میں بحث کی ہے۔

تہی نیہ میں فساد ہی پروسیاس دوم کو جو روما، پرگامم اور خود اپنی قوم سے ہمیشہ جھگڑا کرتے رہتا تھا، سلسلہ ق م میں اس کے بیٹے نکومیڈیس نے ارڈالا اس لئے کہ اس نے نکومیڈیس کو قتل کر لینا چاہا تھا۔ اس کے بعد نکومیڈیس نے ایسی تائیس یورگی تیس ”مہربان و ممتاز“ کا مالیشان خطاب اختیار کر کے سلسلہ ق م تک حکومت کی۔ اس کے مزید حالات کے لئے دیکھو نیچے باب ۵۹۔

سلسلہ ق م سے سلسلہ ق م تک پرگامم کا حکمراں اماکوس دوم مد فلا ویلفوس تھا جس نے اپنے بھائی کے بیوہ استراتونیس سے جواریا راہیس پنجم کی بہن تھی نکاح کیا تھا۔ اس نے پروسیاس دوم کے قتل اور دیمتریوس اول کے زوال میں حصہ لیا تھا۔ اس نے مدعی سلطنت فیلقوس اور اکائیائوں کے مخالفت میں رومنوں کا ساتھ دیا۔

یہ کہا جاتا ہے کہ دوسری صدی ق م کے مشیر حصے میں کا پا دوسیہ اور پرگامم ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں اور اس طرح ایشیائے کوچک کے عام کیفیت میں ایک طرح کا توازن قائم کرتے ہیں۔ مگر اجملہ یہ دونوں سلطنتیں قطعی طور پر روما کے طرفدار ہیں اور ان کے اس طرز عمل سے روز بروز انہیں تقویت ہوتی جاتی ہے۔ سلسلہ ق م میں کا پا دوسیہ نے غالویوں کا ساتھ دیا اور سلسلہ ق م میں پرگامم نے اپنا تذبذب ظاہر کیا، لیکن اس سے انہیں آخر کار کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ دونوں سلطنتیں بعد ابرا روما کی حلیف رہیں اور کا پا دوسیہ والے برابر یونانیت پسند رہے۔

مشرق کے اس حصے کے معاملات جن پر سے رومن اثر بہت گیا تھا، نہایت پیچیدہ ہیں اور ایک بڑی حد تک نامعلوم ہیں۔ ان ممالک میں سے ایک مصر ہے جس کا اندرونی حصہ پر روما کا کسی قسم کا اثر نہیں تھا اور اسی کا باختر پارٹیا اور سوریا ہیں۔ اس موقع پر ہم غیر معلوم اسے معلوم کی طرف قدم



عہد میں دو اہم تبدیلیاں ہوئیں، اول تو راج الوقت اینکائی میعار جھوڑ دیا جاتا ہے اور دوسرے یہ کہ جہاں اس وقت تک سکون پر صرف یونانی میں کتبہ تھا وہاں آئندہ سے اسکے ساتھ ساتھ ایک تو ہندوستانی زبان میں اور دوسرے نام بناد اریائی حروف میں جو سامی حروف سے لئے گئے تھے، کتبوں کا اضافہ ہوتا ہے۔ ہیلو کلیس (سنہ ۵۷۵ ق م) سے آخری بادشاہ ہرمیاس تک کا (جسے غالباً سندھیوی کے ابتدائی زمانے تک حکومت کی) زمانہ نہایت تاریک ہے اور اسکی سنویت کا تعین ناممکن ہے۔ دوسری صدی ق م کے وسط کے قریب جب یوگرانی داس تخت پر بیٹھا ہوا تھا اس وقت ستھرا داس شاہ پارٹھیا نے باختر پر حملہ کر دیا یہ تھرا دا وہی حکمران ہے جس کا خطاب اس زمانے کے سکوں پر آرساکیس ایہی فامیس یوگرانی فامیس فہیلین کندہ ہے اور جس نے غالباً سنہ ۱۷۵ ق م سے سنہ ۱۲۵ ق م تک حکومت کی یہ بادشاہ بلا شک پارٹھیا کے حکمرانوں میں سب سے زیادہ ممتاز تھا۔ اس نے اپنی سلطنت مشرق میں ہندی تھقناز تک بڑھالی اور اسکے بعد وہ مغرب میں ایشیا کا رخ کیا جس میں انطاکوس چہارم کے بعد طرح طرح کی تبدیلیاں ہوئی تھیں۔ ہم انطاکوس چہارم کی طرف مختصر طور پر پھر باب ۲ میں رجوع ہونگے، لیکن یہاں ان تبدیلیوں کا خاکہ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

۹ سواریہ۔ اس مادیہ میں نے بادشاہوں کی تفصیل دی ہے۔ مقابلہ کروشیور ۱۳۷۱ اور غیرہ انطاکوس پنجم یو پاپورٹا نوسال کی عمر میں بادشاہ بنا، سکوں پر درازیا وہ عشر کے آثار، بالوں CXIII, CXIV۔ اسکے سیاسی اور اوکٹاویوس کے لئے دیکھو پاؤلی، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۸۲۳۔

تارخوس کے سکے کیا ہیں؛ بالوں CXV

دیمتریوس اول۔ دیمتریوس و پولی یوسس؛ پولی یوسس ۲۱، ۱۹؛ اسکی شراب خواہی؛ ایضاً ۲۳، ۱۹۔ سکے۔ الٹی طرف، طاءہ اپولو کے، ایک زمانہ شبیہ ہے بالوں CKVII۔  
کندہ ہیں نیز جو دہمیاں اور تاج کے سکے بن پر دیمتریوس دلاؤ دیکھ کے سرخے ہیں۔



شاہ ق م تک حکومت کی) پہلے تو بڑی مستعدی دکھائی اور جب اس نے <sup>باب ۱۹</sup> بال کے صوبہ دار تمارخوس کو، جسے شاہی لقب اختیار کر لیا تھا، مغلوب کیا تو اس نے اپنے نام کے ساتھ "سوتر" کا خطاب بڑا لیا۔ لیکن اسکے بعد یہ شراب و کباب میں پڑ گیا اور انطاکیہ کے قریب اپنے قلعہ بند محل میں اپنے آپکو بند کر لیا۔ اسکی سیاسی حکمت بھرت میں بھی آزمودہ کاری کی جھلک نہیں تھی۔ اسکی بہن کے مقدمہ و نیہ سے چلے آنے پر اس نے کوشش کی کہ اسکی اریارٹھیس پنجم کے ساتھ نکاح ہو جائے لیکن اسہیں اسے کامیابی نہیں ہوئی اور جب اس نے اس بہن سے خود اپنا نکاح کر لیا تو اس معاملات میں کیونئی پیدا نہیں ہوئی بلکہ رومنوں کو پہلے سے بھی زیادہ اپنا مخالف بنایا؛ اور ہر کامیابی کے معاملات میں مداخلت کر کے اس نے اریارٹھیس کو برہم کر دیا۔ اسی طرح اس نے اور فرزند کے ساتھ جو سلوک کیا اس سے بھی اسے کوئی فائدہ نہیں پہونچا۔ آخر کار رومنوں، اریارٹھیس اور اٹالوس تینوں نے اسکے ایک مفروضہ رشتے کے بھائی سمی بالاس ساکن سمرنا کو اسکے خلاف اٹھا کھڑا کیا، جس نے اپنا خطاب اسکندر رکھا تھا اور مشہور کر رکھا تھا کہ میں انطاکوس چہارم کا بیٹا ہوں۔ اور ہر روم کے اجازت سے بطلمیوس فلومیٹور نے اپنی بیٹی قلو تیرا تھیان (جو خاندان بطلانہ کے شوخ ترین عورتوں میں سے تھی) اس نکاح میں اس سکندر بالاس سے کر کے ملا۔ شام کے خلفشار میں سونے پر سہاگہ والی مثل کی۔ سکندر بالاس نے شاہ ق م سے شاہ ق م تک شام پر حکومت کی۔ بہر حال اسی مناکحت کے بعد اسکندر کو مصر کی تائید حاصل ہو گئی۔ لیکن اس شخص نے کبھی وہی وقیمہ نصیاً کیا جو اسکے پیشرو کا تھا، اور اسی کی طرح اسکی قسمت نے بھی زیادہ دن تک اس کا ساتھ نہیں دیا۔ فلومیٹور نے اسکی بجائے تھیان اور دیترکوس دوم کا ساتھ دینا شروع کیا، جو دیترکوس اول کا بیٹا تھا، اور تھوڑے ہی مدت کے بعد

CXXVII. CXXX.

بقیہ حاشیہ گزشتہ - وہاں آئینہ زری رہتے تھے؛ بالوں جو دیہیاں جہر اسکندر بالاس و تھیان کی شبیہاں اور جو سلیو کیہ میں ڈالے گئے تھے؛ بالوں CXXX

۱۹

۳۵۴ ق م میں ایک عرب سردار نے بالاس کا کام تمام کر دیا اور اسکے جانشین دیمتریوس دوم (۳۵۵ ق م؛ ۳۵۴ ق م) کے قسمت میں بڑے بڑے حصے بٹا دیے۔ وہ بچہ ستھ و جانیاز غرض تھا گو اس کا خطاب ”نکا تور“ یا ”فاتح“ میں طعنہ آمیزی کے علاوہ حقیقی مفہوم نظر نہیں آتا، بہت جلد اسکی رعایا اس سے متنفر ہونے لگی۔ الغرض اپاسیہ کے ضلع کے ایک قسمت آزما مسی دیودوتوس نے پہلے تو بالاس کے ایک بیٹے کو انطاکوس ششم ”اسی فانیس“ کے نام سے ۳۵۴ ق م میں تخت پر بٹھایا اور ۳۵۴ ق م کے قریب اسکی قتل کے بعد خود تریفون کے خطاب سے بادشاہ بن بیٹھا۔ (۳۵۴ ق م) چند روز تک تو دیودوتوس کا مستقر کلیکیہ اسپیر کا شہر کوراکیز یوم تھا، جو سال کے قریب ایک ڈھلوان چٹان پر لیٹروں ٹھکوں کا آماجگاہ تھا۔ لیکن دیمتریوس ابھی تک مایوس نہیں ہوا تھا، چنانچہ جب اس نے دیکھا کہ شام کا دروازہ میرے لئے بند ہو چکا ہے تو وہ کسی دوسرے میدان کو تلاش کرنے لگا اور آخر کار بالبستان میں اسے موقع مل ہی گیا۔

مہر وادشاہ پارٹھیا نے، جس کا ذکر ابھی کیا جا چکا ہے، ۳۵۴ ق م میں میدیہ اور ۳۵۴ ق م میں سلوکیہ (بدریائے دجلہ) تک فتح کرنے تھے۔ اب بابل والوں نے دیمتریوس سے اسکے خلاف مدد مانگی اور دیمتریوس نے اسکا افسرار کر لیا اور ایرانیوں و ایلمیائیوں، ہی کو نہیں بلکہ اہل باختر کو بھی اپنے ساتھ لایا (وضع ہو کہ اس کے بعد اہل باختر کبھی آزاد نظر نہیں آئے)۔ پہلے تو میدان اسی کے ہاتھ لگا، لیکن ۳۵۴ ق م میں اسے شکست ملی اور وہ گرفتار بھی ہو گیا، چنانچہ مہر واد نے اسے پارٹھی علاقہ میں حثت لگوا یا اور اسکی جگہ جگہ تلاش کرائی، لیکن اب یک بیک پارٹھی حکمران اپنی رائے بدل دیتا ہے اور شاید دیمتریوس کی توانائی اور مستعدی سے متاثر ہو کہ نہ صرف اپنی بیٹی رودو کو گونے گا اسکے ساتھ نکاح کر دیتا ہے بلکہ اسے شام کا بادشاہ بھی بنا دینا چاہتا ہے۔ لیکن قبل اسکے کہ وہ اپنے



باب ۱۹ نے اسکے خلاف خروج کیا اور اسکے ساتھ لڑائی میں ترغیون کام آیا اس کے مرتے ہی انطاکوس نے تھیا کے ساتھ نکاح کر لیا جسکی شخصیت قابل اعتراض ہو

بقیہ ماشیہ صغیر گزشتہ - بالوں CXXXII-CXXXIII

انطاکوس ششم اپنا لقب "ایپی فانیس دیونیوسوس" رکھتا ہے۔ سکون سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ۱۲۲ ق م سے ۱۲۱ ق م تک حکومت کی؛ بالوں CXXXV انواع؛ دیونکوری گھوڑا دوڑاتے ہوئے جیسے روشن دیناروں پر نیز دیونیسی نمونے؛ شعل بردار باقی؛ بالوں CXXXVII

ترغیون چار سال حکومت کرتا ہے۔ اسکا لقب "بازی لیوس او توکراتور" یا خود مختار بادشاہ تھا جو کسی دوسرے شامی حکمران کا نہ تھا۔ استرابون ۱۲۴، ۶۶ کے مطابق کلیکیہ اسپیرا میں بحیری قزاقوں کی قوت کا دار و مدار ترغیون پر تھا۔ لیک Leake کورا کے زیوم (= الایہ) کو جبل الطارق سے تشبیہ دیتا ہے؛ مقابلہ کرورٹر CXXXV ۱۹، ۳۸۲۔ سکے پر شاخ دار خود بنی ہے؛ بالوں CXXXVIII

انطاکوس ہفتم "سری تیس"۔ سیدے میں پیدا ہوا اور ۱۲۳ ق م سے ۱۲۲ ق م تک حکومت کی۔ اسکا لقب یوکرگتیس تھا۔ اس زمانے کے سکے جو درہمی سے آخر تک جھڑک کے ہوتے تھے۔ تانبے کے سکے پر اسی کی سرجامہ (سیلوکوس چہارم نے انطاکیہ میں اسی کی ایک تاجہ بنایا تھا)؛ دوسری جانب اتھینے پار تھے فوس؛ تصویر ۱۲۱، ۱۲۲۔ انطاکوس ہفتم نے فسون سکائیوس کو سکہ سازی کا حق دیا تھا، لیکن یہ صرف تانبے تک محدود تھا؛ بالوں

- CXLIV

دیونکوس دوم؛ دوسری مرتبہ بادشاہ؛ ۱۲۲ ق م۔ اس مرتبہ کے سکوں پر وہ ایشائیل نظر آتا ہے اس لئے کہ جب وہ پار تھیا میں تھا تو وہاں کے رواج کے مطابق اس نے اپنی ڈاڑھی بڑھائی تھی۔

اسکندر دوم "زانی ناس" ۱۲۲ ق م تا ۱۲۱ ق م۔ انطاکیہ میں زیوس کا تاجہ پامال کرتا ہے اور شاہ اس سے جو ملتا ہے اسے طلائی استار بناتا ہے جس پر زیوس کے نوروس کی شبیہ کندہ ہے بصری تاجر کے اس فرزند میں عملی طرافت بھی تھی۔ اسکے تانبے کے سکوں پر



لیکن جس کا شام کے تخت سے ہٹنا محال تھا۔ تخت شام پر بیٹھے ہی اس نے یہ ثابت کر دیا کہ وہ اپنے بھائی کی طرح ایک زبردست حکمران ہے، اس نے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - اس کے سر پر شیر کی کمال نظر آتی ہے اور اس سے سمندر اعظم کی یاد تازہ ہوتی ہے۔

سیلو کو سہم؛ ۱۲۵ ق م۔ اسی ماں سیتا نے اس کے باپ دیو سترکوس دوم کو مروا دیا تھا، اور اب وہ اسے بھی ملک عدم پہنچاتی ہے اور اپنے دوسرے بیٹے انطا کو سہم گریوئس کو تخت پر بٹھاتی ہے۔ لیکن وہ اس پر بھی تانہ نہیں ہوتی اور اپنے اس بیٹے کا بھی کام تمام کرنا چاہتی ہے لیکن اسے اس کا علم ہو جاتا ہے اور وہ پیش بندی کر کے خود اپنی ماں کو قتل کرا دیتا ہے۔ تھیا کا خطاب ”یونے تیری“ (افراط) تھا۔ جو درہمیان جنگے ایک طرف اسکی شیبہ اور دوسری طرف ”شاخ افراط“؛ ۱۲۵ ق م میں سکوک ہوئی تھیں؛ بابوں CLII

انطا کو سہم گریوئس“؛ ۱۲۵ ق م اس کا لقب ای فائیس فلو میور (۱) کالی نیوئس تھا۔ اس کے سوتیلے بھائی انطا کو سہم گریوئس نے اس کے ساتھ لڑائی ٹھانی، جس کے بعد اول الذکر کیلے سور یہ و فنیقیہ کا اور گریوئس ثانی سور یہ اور کلیکیہ کا حکمران بن گیا؛ بابوں CIY۔ اسی شیبہ سے اسکی ناک کا خم صاف ظاہر ہوتا ہے۔

اسکندر بالاس اور اسکے بعد کے سکوں پر طروئس کی عمارت کی تصویر نظر آتی ہے؛ یہ تصویر خود طروئس کے سکوں پر بھی ملتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اس شہر کے قریب اس عمارت کے کھنڈر اب تک موجود ہیں، اور اسے مروانا پالوس کا مقبرہ بتایا جاتا تھا۔ سکندر اعظم یہاں پہنچا تھا (جلد ۳، باب ۲۲)؛ لیکن بابوں کہتا ہے CLVIII کہ سکوں پر جو عبارت ہے وہ کسی شامی مسود کا بت فائدہ ہے جسکی پوجا مغرب میں جو پیٹروولی فیس کے نام سے کی جانے لگی (وضع ہو کہ دولخے کو اگنیے میں ایک مقام کا نام تھا؛ دیکھو روشے (Rescher) (۱) (۱۱۹)۔ مقابلہ کرڈ کارل رٹر؛ ”جغرافیہ“ Karl Ritter-Erdkunde حصہ ۱۹، ۲۰؛ اٹلی ڈرٹسیر؛

در تحقیقات متعلق تاریخ قدیم: Ed. Meyer: Forschungen Zur alten Geschishte

۲۰۲۔ اس قسم کی کیفیت سے اس مذہبی رول کا حال معلوم ہوتا ہے جو اس زمانے میں دہار مشرق میں ہو رہا تھا اور جسکی وجہ سے انطا کو سہم چہارم اور اسکے بائیسوں کے سکوں میں وقتاً فوقتاً قس مجودوں کی جگہ میں نظر آتی ہیں۔

باب

پارتھیوں کے ملک پر حملہ کر کے بابل ہی نہیں بلکہ ہمدان بھی لے لیا۔ اب فرامیس بڑی شش و پنج میں تھا۔ اس وقت تک اسے کھلے میدان میں نہیں کامیابی نہیں ہوئی تھی، چنانچہ اب اس نے اس لڑاکو شامی سے نمٹنے کے لئے ایک نیا طریقہ ایجاد کیا۔ اس نے تین مختلف النوع ترکیبیں طے کرنے کا انتظام کیا۔ اول تو اس نے اپنے دشمن سے گفت و شنود شروع کی تاکہ ممکن ہو تو اس کے ذریعہ سے اس پر داؤں سل جائے؛ دوسرے اس نے سوچا کہ اس وقت دیمتریوس کو چھڑانے کے لئے اچھا موقعہ ہے، اور تیسرے اگر یہ سب چالیں نہ چلیں تو پھر میدان جنگ میں پھر قسمت آزمائی کجائے۔ یہ تیسری چال چل گئی، یعنی اس نے آخر کار انطاکوس ہفتم کو میدان میں شکت دیدی اور اس مستعد بادشاہ نے دیکھا کہ اب کام تمام ہو گیا تو اس نے خود اپنا کام تمام کر لیا (۳۱۵ ق م) اب شاہ پارتھیا اسکا افسوس کرنے لگا کہ میں نے دیمتریوس کو محبس سے کیوں نکالا، لیکن چونکہ وہ ابھی زد سے باہر تھا اس لئے اس نے ایک نیا مدی سلطنت کھڑا کر دیا، جو انطاکوس سلیوکوس کا بیٹا تھا، لیکن اس سے کچھ قبیحہ نہیں نکلا اس لئے کہ نوجو سلیوکوس بہت جلد تاشا گاہ سیاسیات سے غائب ہو گیا اور دیمتریوس دوم دوبارہ تخت شام پر بیٹھ گیا، لیکن وہ اب بھی پہلے کی برابر نہیں رہا، اور واقعہ یہ ہے کہ شاہ پارتھیا کو اس سے کچھ ایسی شکایت ہی نہیں تھی۔ دیمتریوس کو بطلمیوسی ارازل کی مداخلت کی وجہ سے جو مشکلات پڑیں ان پر وہ قابو حاصل نہیں کر سکا۔ بطلمیوسی فیسکون کی بہن اور بومی جسے اپنے بھائی اور شوہر سے بھاگ کر اس نے دربار میں پناہ لی تھی اس کی وجہ سے اسے مصر کے ساتھ لڑنا پڑا، اور فیسکون نے، جس نے فلومیٹر کے بعد سوریہ میں اختلال پیدا کرنا گویا اپنا فرض سمجھ لیا تھا، اب ایک نیا مدی سلطنت سوریہ کھڑا کر لیا۔ یہ سنگت و زبانی اس تھا (۳۱۵ ق م تا ۳۱۲ ق م)، جو ایک مصری سوداگر کا بیٹا تھا اور جس نے مشہور کیا کہ میں انطاکوس ہفتم کا شہنشاہ ہوں۔ زابیناس دیمتریوس کو شکت دیکر خود بادشاہ بن گیا۔ ۳۱۲ ق م میں غالباً تھیا کے حکم سے دیمتریوس کا خاتمہ کر دیا گیا اور اس

۱۹

غون اشام عورت نے اس کے تہمتے کے طور پر اپنے اور دیتروپوس کے بیٹے سلیو کو اس کو بھی بہت جلد ملک عدم پہنچا دیا لیکن اب فیسکون زانی ناس سے اپنی تائید ہٹا لیتا ہے اور اس کے خلاف دیتروپوس دوم کے دوسرے بیٹے انطاکوس ہشتم "فلومیٹور گریپوس" (مٹری ناک) کو اس کے خلاف روانہ کرتا ہے۔ گریپوس زانی ناس کو شکست دیتا ہے اور زانی ناس سلمہ قم راہی ملک عدم ہوتا ہے۔ لیکن خود فاتح کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے کہ شام سلمہ قم ہی میں انطاکوس نہم و کینرکینیوس (سلمہ قم) جو انطاکوس ہشتم کا بیٹا اور گریپوس کا سوتیل بھائی تھا، اس کا مقابلہ کرتا ہے۔ ان دونوں خریفوں کی ماں وہی غیر معمولی مستعد و توانا عورت تھی تھی جس کا ذکر اوپر پڑنے میں آیا ہے۔ یہاں ہم شامی خلفشار کو باب ۲۶ کیلئے چھوڑتے ہیں اور بالفعل مصر کے واقعات کی طرف رجوع کرتے ہیں جو تاریخ کے تمدن کے لئے بہت کچھ اہم ہیں۔

سلمہ قم سے سلمہ قم تک مصر کے تخت پر بطلیموس نہم کا چھوٹا بیٹا بطلیموس ہشتم فلومیٹور بیٹھا تھا اور یہ وہی بطلیموس تھا جو انطاکوس ایسی فائین سے آمادہ پیکار ہوا تھا (دیکھو باب ۱۸) سلمہ قم میں کارہائے حکومت میں اس نے اپنے چھوٹے بھائی بطلیموس یوہنکی میں روم فیسکون ("ٹونڈو") کو اپنا شریک بنالیا جسے اسکندریہ والوں نے ملک کے مفاد کی خاطر تخت پر بٹھایا تھا ان دونوں بھائیوں کے مابین

۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱

بہت جلد جھگڑے پیدا ہو جانے لگے۔ بڑا بھائی تو عیش پرست تھا لیکن  
 مادنا خوش مزاج تھا، لیکن چھوٹا ایک بے شرم بد معاش تھا، اور اس کا  
 وتیرہ تھا کہ جب اُس سے ارتکاب جرائم کی سازشوں سے فرصت  
 ملتی تو اپنے آپکو عالم متحیر ظاہر کرتا۔ الغرض اقلومیٹور کو زک ملی اور وہ  
 روما بھاگ گیا۔ رومنوں نے فوراً اسے دوبارہ سخت پر بٹھا دیا اور فیسکون  
 کو اس کے معاوضے میں رومنوں سے درخواست کی کہ اسے قبرص بھی حوالہ  
 کر دیا جائے۔ رومنوں کے لئے اس میں بھی مضائقہ نہیں تھا اس لئے اسے  
 قبرص بھی لے گیا۔ لیکن مکمل یہ آڑھی کہ قبرصی اس "مہربان" سے خوش  
 نہیں تھے اور وہ انکی نظروں میں ایک کمون سے زیادہ نہ تھا، الغرض  
 انھوں نے اسے جزیرے سے نکال باہر کیا، اور جب وہ کمرہ واپس گیا تو  
 وہاں والوں نے بھی اسے نہیں رہنے دیا۔ اس نے پھر روما سے واپس کی  
 اور چونکہ رومن ان معاملات سے تھک گئے تھے اور انہیں ان دونوں  
 میں کوئی فرق نظر نہیں آتا تھا بلکہ فیسکون ہی کچھ نزدیک نسبتہ آسانی سے  
 ارتکاب طبع و منقاد بن سکتا تھا۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ قلو میٹور اس زمانہ میں ملک  
 شام میں جنگ آ رہا ہوا اور سالانہ قلم میں کام بھی آیا۔ اب میدان صاف تھا  
 اور فیسکون سخت پر قبضہ کرنے کے لئے فوراً مصر گیا اور یہودی سپاہ  
 کی کوشش کہ بیوہ ملکہ قلو تیرہ اور اسکی اولاد کے لئے سخت محفوظ رہے  
 ارتکاب گئی فیسکون نے ملک کے ساتھ جو اصل میں اسکی اور اپنے پہلے شوہر  
 دونوں کی بہن تھی، نکاح کر لیا، اپنے بیٹے یوپاتوز کو لاہ تیج کیا، اسکندریہ  
 والوں کا قتل عام کیا، اپنی بیوی کیساتھ ظالمانہ برتاؤ کیا اور ان سب باتوں پر  
 اسی بیوی کی بیٹی جسکا نام بھی قلو تیرہ تھا، نکاح کر کے ان سب کاموں پر  
 گویا ہر شت کردی! اس نے مقتول اسکندریوں کی جگہ شہر کو اجیر کیا، بیوی  
 وغیرہ سے آباد کیا تھا، لیکن جب انھوں نے اسکے یہ جرائم دیکھے تو انھیں  
 اور انکے غیر حساس بھائی بدوں سے بھی رہا نہ کیا اور انھوں نے محل شاہی میں

آگ لگا دی۔ فیسکون اب قبرص بھاگ گیا اور شاید یہ دکھانے کے لئے کہ ہمیں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی ہے اس نے اپنی بوسہ کے پاس خود اپنے بچے کے بدن کے ٹکڑے جو اس کے بطن سے پیدا تھا، پھینک دیئے۔ اس کے بعد اس نے وہاں آکر پھر اس قدر یہ پر قبضہ کر لیا۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ اسکندریہ سے قلوبترہ پہلے شام گئی لیکن وہاں سے وہاں آکر اپنے شوہر سے سمجھوتا کر لیا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ فیسکون اپنی دونوں بیویوں کی صحبت میں جنہیں سے ایک اسکی اپنی بہن اور دوسری اسکی اپنی بھینجی ہے، اپنے ظالمانہ افعال سے شائیتنگ آکر ذرا دم لیرا ہے اور خود کو کمیات و فسونوں کی کامرست ظاہر کر رہا ہے! یہ شخص کبھی دافعتی طور پر اور کبھی نہ صنی پور پر ۱۷ برس تک حکمران رہا اور اس کا قلم تک نہیں ملا۔

اب ہم دوبارہ سلسلہ ق م پر آتے ہیں تاکہ ان ایام میں وینائے یونان اور ان ممالک پر جنہیں یونانی تمدن برایت کر گیا تھا، نظر دوڑائیں۔ مستند و نیہ کی سیاسی اہمیت بالکل زائل ہو چکی تھی اور اس ملک میں سیاہ و سفید کلیہ روم کے قبضے میں تھا۔ یونان میں آخری مملکت جو سیاسیات میں ممتاز حصہ لینے کی خواہاں تھی اسے زک پہنچ چکی تھی اور یہاں بھی روم کو اقتدار کلی حاصل تھا۔ مغرب میں قرطاجنہ کا کام تمام ہو چکا تھا اور اس نواح میں بھی روم کا کوئی مد مقابل نہیں رہا تھا۔ لیکن بہت سی ایسی قومیں بھی تھیں جو زیادہ تر اعلیٰ اور سسلی میں رہتی تھیں اور جو یونانی زبان بولتی تھیں، مغرب میں شہر مسالیہ برابر اپنی تجارت میں لگا رہا اور اسپرنتہ تو آزاد ملکوں کا اور نہ بادشاہوں کا اثر پڑا۔ مشرق اقصیٰ میں ہم دیکھتے ہیں کہ یونانیوں کے ایک بڑے جزو کی سیاسی اہمیت سلطنت پارٹھیا کے عروج کی وجہ سے زائل ہو گئی ہے اور اس سلطنت کا بادشاہ مہرداد تقریباً سلسلہ ق م میں بابل اور سلوکیا کو فتح کر لیتا ہے اور کچھ ہی مدت بعد مارگیانہ کو لے لیتا ہے۔ جو اس وقت یونانی مملکت باقر کے قبضے میں تھا۔ چونکہ اسی زمانے میں باختر اور سفید اسکیٹوں کے قبضے میں آگئے اس لئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ تقریباً

سلسلہ ق م میں یونانی صرف ان مملکت پر حاوی رہ جاتے ہیں جو سندوستان کی سرحد پر واقع ہیں بلکہ یہاں بھی ایسی عناصر کی اہمیت میں اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ مصر میں قلو میٹور کے موت کے بعد مصر بظاہر متحد ہو جاتا ہے۔ اور سرسہ و قبرص کا پھر بظاہر اس میں الحاق ہو جاتا ہے؛ لیکن اسی سے یونانی مفاد کو دھکا لگتا ہے اس لئے کہ فیسگون نے حتی الامکان اسکندریہ کے یونانیوں کو ملک سے نکال دینے میں کوئی کسر نہ چھوڑی اور ایسی سکاریوں کو رام کرنے کے لئے انکے تجاؤں کو وہ فروغ دیا جو کسی پہلے بطلیموس نے نہیں دیا تھا۔ شام میں ہم دیکھتے ہیں کہ مملکت بالکل فنا ہو جاتی ہے اور مکائی، جنکا ذکر اگلے باب میں کیا جائے گا، روز بروز بڑھتے جاتے ہیں، چنانچہ شمعون کو (سلسلہ ق م) شاہ سوریہ سکے سازی کا اختیار دیدیا ہے۔ مکائیوں کے عروج کے معنی یہ ہیں کہ مذہبی نقطہ نظر سے مشرق اپنی تہمتی کو تسلیم کر لیتا ہے۔ لیکن ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ مشرق کی ہستی کا اپنا زور دکھانا یہی نفع یونانی تمدن کے ترقی پذیر مکیہ سے ہوا، اور یہ ترقی نہ صرف شام میں بلکہ ایشیائے کوچک کے مملکتوں میں بھی نظر آتی ہے۔ ہم اس تمدن کا فروغ کا پادوسیہ میں اریارائیس کے عہد میں ایشیائے کوچک میں ہرادیو باور کے زمانے میں (دیکھو نیچے باب ۲۵) بھی نیہ میں بد سخت نکو میدیں ایپیفانیس کے حکومت (سلسلہ ق م تا سلسلہ ق م) دیکھو باب ۱۵) میں دیکھتے ہیں۔

الغرض سلسلہ ق م کے قریب ہم دیکھتے ہیں کہ خارجی اعتبار سے یونانی عنصر کو روم مقدونیہ و یونان سے انگریزی باختر و سفیدین سے پار بھی مار گیا اور بابل سے نکال دیتے ہیں؛ لیکن داخلی اعتبار سے شکست صرف باختر و سفیدین میں نمل ہے اور ان ممالک میں جن میں پار تھیوں نے فتح کر لیا تھا یہ نمل نہیں۔ اگر اس نواح میں ایک ایشیائی مذہب فروغ پاتا ہے تاہم شاہان پار تھیا اپنے آپکو یونانی تمدن کا دوست ظاہر کرتے ہیں اور واقعا بھی وہ یونانیت پسند ہی ہیں۔ فلسطین میں یونانی عنصر کو صرف

ایک حد تک سپاہ ہونا پڑتا ہے لیکن زبان وغیرہ کے میدانوں سے فروغ ہو چکا ہے لیکن جو کچھ بھی نقصان ہوا ہے اسکی تلافی یونان تمدن کے ان بدیہی اثرات کو ہوتی ہے جو یونانی تمدن روم پر ڈالے بغیر نہیں رہتا (دیکھو باب ۲۴) اور آخر کار روم یونانیت میں گویا تر تیر ہو جاتا ہے اور یونانیت اسکے ہر رنگ و لے میں سرایت کر جاتی ہے یونانی مملکتوں میں یعنی ان مملکتوں میں جنہر مقدونی و یونانی نسل کے حکمران صاحب اقتدار ہیں، مفصلہ ذیل سلسلہ ق م میں باقی ہیں۔

(۱) جمہوریتیں :- یونان میں مغرب میں (مثلاً سالیہ) مشرق میں (رمو کوز سے تانائس تک)؛ (۲) سلطنتیں؛ مصر، شام، پرکاشم، ہندوستان؛ (۳) ایشیائے کوچک کے جنوب اور سوریہ کے سرحد پر بہت سی جمہوریتیں، ملوئیں مثلاً کلیکیہ میں اولبا، دیکھو نیچے، باب ۲۰، حاشیہ ۱۶) میں لیکن ہم ان سے پوری طور پر واقف نہیں۔

الغرض سیاسی اعتبار سے یونانی عنصر ہر جگہ روز و ال ہے لیکن ذہنی اعتبار سے اسے تقریباً ہر جگہ فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ شام اور مصر میں یونانی جسم اور مشرقی روح کے مابین اختلاط کی کیفیت نمایاں ہے جو بالآخر نیسویت کی شکل میں نمودار ہوتی ہے۔

۱۲ موم سن (تاریخ روم، ۲، ۵۹) نے اہل ٹیک کہا ہے کہ اس عہد میں مشرق میں مغرب کے خلاف ایک رد عمل کی کیفیت پیدا ہوتی ہے لیکن جب وہ اس رد عمل کے متعلق روم کے طرز عمل پر گفتگو کرنے لگتا ہے تو اس وقت اسکے خیالات استبداد پسندانہ نہیں معلوم ہوتے، اور یہاں میں ان خیالات کی اہمیت کی وجہ سے اپنی بحث کرنی چاہتا ہوں۔ وہ کہتا ہے کہ سکندر کے طرز عمل کا جو پہلا نمونہ نتیجہ نکلا اسے رومن سیناٹ ٹھکرا دیتی ہے یا دوسرے الفاظ میں ”رومن دولت حامیہ“ کو یہ نہیں چاہئے تھا کہ سلطنت سوریہ کے اختراع کو خاموشی سے دیکھا کر لیکن ہمارے نزدیک موم سن کو روم سے اتنی توقع نہیں کرنی چاہئے۔ اسکے خیال کے مطابق روم کو سلطنت سوریہ قائم رکھنی چاہئے تھی لیکن کس کے خلاف؟ شاید جواب ملے کہ پارٹھیوں کے خلاف۔ لیکن کیسے؟ بلاشبہ دہلے تک اپنی فوجیں بھیج کر۔ اگر روم کے پاس

# باب ہفتم

یونانی تمدن دوسری صدی ق م میں

(۱) مصر (۲) شام

ہم ایک اہم عہد کے اختتام پر پہنچ گئے ہیں اور ساتھ ہی تاریخ یونان کی انتہا کا زمانہ بھی ہر لحاظ قریب تر ہوتا جا رہا ہے اس لئے اب یہ مناسب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - روہ بھی ہوتا اور سپاہی بھی تو قابل سپہ سالار کہاں سے آتے؟ روم کو ایک غیر سلطنت کی مستقل حرسوں کے ذریعے سے حفاظت کرنی پڑتی اور دوسروں کے غرض سے اس قسم کی ذمہ داری بد فوجی خدمت انجام دینے کے لئے رومن تو تیار تھے نہیں اس میں شبہ نہیں کہ مکن ہے کہ خود رومنوں کو یہ خیال آتا ہو کہ سوریہ کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کرنا چاہئے اور استرabo ۱۲، ۶۶۹ میں اسکی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ہیں اس کا مشکل سے یقین آتا ہے کہ وہ ماک فیہ کے بادشاہوں کو تخت سے اتارنے سے جھجکتے ہوں؛ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ سوچتے تھے کہ سلیوکی خاندان کے زوال کے بعد آخر تمام میں کیا ہوگا اور شاہانڈ صورت بال پہلے سے بھی بدتر ہو جائے۔ آخوالا مر اس خاندان نے گویا اپنے آپ ہی خودکشی کر لی۔ علاوہ ازیں روم سن کا یہ خیال معلوم ہوتا ہے کہ رومن سینات کو ایک طرح کی سیاسی تاریخی دور اندیشی حاصل تھی جو خلاف واقعہ ہے۔ آجکل ہمارا خیال ہے کہ اگر روم چاہتا تو اس موقع پر مشرق کے فروغ کے ابتدا کا چشم زدن میں غائب کر دیتا؛ لیکن اسوقت روم میں اس خیال کا



معلوم ہوتا ہے کہ تمدن یونان کی تاریخ پر نظر دوڑائیں چنانچہ یہ باب اور  
آئندہ کے چار ابواب کو ہم نے دوسری صدی ق م کے تمدن یونان کے

باب

بقیہ حاشیہ منقطع گزشتہ - پیدا ہونا محال تھا، بلکہ ہم تو یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ یہ خیال ٹھیک بھی  
ہوتا یا نہیں اور اگر بالفرض سلطنت توریہ بچ جاتی تو کیا ضروری تھا کہ اس سے امتداد ہوا شرقی  
بادل منتشر ہو جاتا؟ ہمارے نزدیک یہ امر ناقابل انکار ہے کہ سلسلہ ق م کے قریب میں مشرق میں  
جو رد عمل پیدا ہوا اسکی جڑیں زمین میں بہت گہری جا چکی تھیں اور ایک اطالوی شہر کی مجلس  
سینات اسے نہیں روک سکتی تھی چنانچہ ہزاروں لاکھوں سپاہی بھی دھلے ٹک جاتے تو  
بھی اسکی بیخ کنی ناممکن ہوتی۔ یہ تحریک ایک تخیلاتی تحریک تھی اور ہم تمام تاریخی امتداد سے  
یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ تخیلات کی کاٹ تخیلات ہی کر سکتے ہیں۔

موم سن ایک اور موقع پر یعنی اپنی "تاریخ روما" جلد ۲۱۴ میں پھر اسی رائے  
کا اعادہ کرتا ہے کہ روما کو اس وقت مشرق کے خلاف کچھ نہ کچھ کرنا ضروری تھا اور غلطیوں  
پر الزم لگاتا ہے کہ اس نے "روما کی سیادت قفقاز و بحر قزوین تک نہیں قائم کی اور  
پارسیوں کے تنازعات کا فیصلہ نہیں کیا" ساتھ ہی وہ یہ ضرور کہتا ہے "میرا مطلب نہیں ہے کہ روما  
کو مشرق میں چند اور ملک فتح کرنا چاہئے تھے، ایسا نہیں تو پھر اس سیادت کے قیام کی  
کیا تدبیر ممکن تھی؟ قفقاز و قزوین سے پارسیوں کی مخالفت کیسے کی جاتی اس لئے کہ وہ سرحد  
پر تھوڑا ہی تھے؟ یہ کیا ایران کے مغربی کنارے کے پہاڑ سرحد بن سکتے تھے؟ کیا روما کو ان  
پہاڑوں کے دروں پر قبضہ کر لینا چاہئے تھا؟ پھر اگر ہم ان دروں کو (اینگلو ہندوستانی اصطلاح  
میں) "حکایتی سرحد" کا لقب دیں تو فرض کیجئے کہ پارسی اپر بھی خلفشار مچاتے رہے؟ ایسا ہوا  
تو روما سے دو ہزار میل پر برابر مسلسل جنگ جاری رہتی۔ پتولین بھی روس کے تنازعات کا خاتمہ  
کرنا چاہتا تھا اور اس کا مقصد یہ نہیں تھا کہ اس ملک کو سحر کرے، مشرق کو زیر کرنے کا صرف  
ایک طریقہ ہے وہ یہ کہ اسے ذہنی اعتبار سے سحر کر لیا جائے اور روما تو روما یونان کے لئے  
بھی یہ ناممکن ثابت ہوا تھا۔ روما کے خباثتیں ہی سے سلوم ہوتا ہے کہ وہ اس کام کا بالی نہیں تھا۔  
مصر میں بطلمیوس ششم "فیکون" کے عہد سے یونانی تمدن کے خلاف اسی رد عمل کا  
مظاہرہ ہوتا ہے۔ یونانیت پسندی پو خود مصر آیا اور اس کا معائنہ کیا، لیکن اسے یا

باب

تاریخ کے لمبے کے لئے وقف کر دیا ہے۔ یہ امر ناگزیر تھا کہ یہ کیفیات بیان کرنے میں کہیں کہیں تسلسل کو ہاتھ سے جانے دیا جائے ساتھ ہی ہم نے تفصیلی واقعات کو جتنا ہو سکا ہے زیادہ اہمیت دی ہے جن کے بیان سے جو نتائج ہیں وہ خود بخود نکلتے چلے آئیں گے۔

۱۔ مصر پر ہم اس سے قبل چودھویں باب میں تیسری صدی ق م کے مصری تمدن پر عموماً اور تمدن اسکندریہ پر خاص طور پر تبصرہ کر چکے ہیں ہم دیکھ چکے ہیں کہ کس طرح ابتدائی بطلانس نے اپنے میوز خانہ اور اپنے کتاب خانوں میں شعرا و علما کے لئے گویا ایک ارم کا گھر بنا دیا تھا اور اس طرح ان کے سحر و تجسس کے لئے ایک لاشانی ذخیرہ مہیا کر دیا تھا تاجداران مصر کے علمی سرپرستی کی وجہ سے شعر و شاعری کو بھی بہت کچھ فروغ پہونچا گو بظاہر میوز خانہ اور کتاب خانے سے صرف

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ یارون سینا کو کوئی بات ایسی معلوم نہیں ہوگی کہ فیلو کے معاملات میں مداخلت کی جائے۔ انرض معاملات خود پیچیدہ ہوتے گئے اور رومانئیں روک نہیں سکا۔ بطلانس سوم و چہارم و پنجیم کے عہدوں میں مصریوں نے یونانیوں اور یونانی تمدن کے خلاف خروج کئے؛ بطلمیوس سوم اب بھی یونانیوں کے قیادت کے اصول کو بالائے ہوئے ہے لیکن اسکی حکومت کی مخالفت کیجاتی ہے اور یونانی تمدن کو زوال ہوتا ہے؛ جہانی؛ ”سلطنت“ ۳۵۸۔ بطلمیوس؛ فیلو مصر پر اپنا قبضہ نہ صرف یونانیوں کو ٹھکرا کر جاتا ہے بلکہ انیس سرے سے ملک بدر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لہ مصر۔ نخوی۔ فون دلامو دتر کے رائے کے لئے اس کی کتاب انتی گونوس ساکن کارستوس ۱۶۴ دفیہرہ کا مطالعہ کیا جائے۔ اسکندریہ میں کالی ماخوس کے زمانے میں ”علوم کی بہتات“ تھی؛ ایضاً ۱۶؛ کلیس پاولی میں ۱۶، ۱۹۹۔ آفلیدس؛ زو سے میل ۱، ۴۰۴ دفیہرہ۔ ہر فیلووس ماہر تشریح الابدان؛ جہانی؛ ”سلطنت“ ص ۱۱۔

باب

حکیمات ہی مالا مال ہوئے حقیقت یہ ہے کہ تیسری صدی ق م ہی میں حکیمات اس سرپرستی سے مستفید ہو رہے تھے اور ہم نے اس عہد کا تذکرہ کرتے وقت اس کیفیت پر پوری توجہ نہیں کی تو اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ اس وقت حکیمات اور علوم و فنون کو اسکتدریہ میں کمال عروج حاصل نہیں ہوا تھا، دراصل ایک صرف وہی عہد ایسا ہے جب اسکندریہ وضع کے شعروشاعری کو ادبیات یونان کے دائرے میں اہمیت حاصل ہوئی۔ الغرض ہم اس باب میں اسکندریہ علوم کا سلسلہ دار حال بیان کریں گے۔ اس لئے کہ ہمیں اس کا یقین ہے کہ ہم اس وقت عہد زیر بحث کے ممتاز خصائص کا تذکرہ بحسن خوبی کر سکیں گے۔ یہ بطلیموس اول ہی کا زمانہ تھا جس میں مشہور و معروف ریاضی داں اقلیدس نے اپنی تالیفات شائع کیں اور اسکندریہ کو ریاضی کا شہر و آفاق درس گاہ بنا دیا۔ اس عہد کا سب سے ممتاز نقاد زینودوتوس ساکن ایچی سوس تھا، جو فلفلے اس کا شاگرد تھا۔

۱۔ زینودوتوس۔ کرسٹ ۳۸۷؛ زو سے میل ۲۲۰؛ دیگرہ۔ ہومر و علماء اسکندریہ کرسٹ ۳۶۔ ایراتوس تھیس کرسٹ ۳۸۸؛ زو سے میل ۲۰۹؛ گیونٹر Guenther ۱۔ میٹر ۵۱۸۷۔

ارسطو فانیس ساکن بیزنڈہ؛ کرسٹ ۳۹۴؛ زو سے میل ۳۲۸۔

ارسطارخوس؛ کرسٹ ۳۹۵؛ زیو سے میل ۳۵۷؛ اسپرفون دلامودتزن نے تنقیدی نظر

دوڑائی ہے (۱۶۴)۔ خاص طور پر مقابلہ کرولیر؛ ارسطارخوس کی تفسیر ہومر Lehr: De

Aristarchi Studii Homer. اشاعت دوم لائپزگ ۱۸۶۵؛ لڈوچ؛ ارسطارخوس

کی تنقید ہومری Ludwich. Aristarchs Homerische Text Kritik ۲ جلد لائپزگ

۱۸۸۵ء۔ ہومر کی سکولیا کے لئے کرسٹ ۳۹۔ انیس۔ جہاں وقت تک موجود ہیں وہ

اکثر و بیشتر وہی سوس اسکندریہ کے طین کر کے ہیں جو سرور کا ہم عصر تھا اور جس نے قدیم مصنفوں کے

تصانیف پر ساڑھے تین ہزار تفسیریں لکھی تھیں؛ کرسٹ ۴۰۱۔

یہ شخص واقعات انبیات کا ماہر تھا، گو جس شخص نے اپنے آپکو  
 ماہر انبیات بتایا وہ ایراتوس تھیں تھا۔ کتاب زمانہ اسکندر  
 کا انتظام زینودوتوس، اسکندر ساکن ایولیہ اور لیکو فردن کے سپرد تھا،  
 جنہیں کے پہلے کے متعلق دردیہ نویس شعرا، دوسرے کے سروریہ نویس  
 اور تیسرے کے متعلق ہومرو دیگر شعرا نے یونان لکھے۔ زینودوتوس  
 صرف دردیہ نویس شاعروں ہی کی طرف توجہ نہیں کرتا تھا بلکہ ہومر کا بھی  
 مطالعہ کرتا رہتا تھا، چنانچہ اسی نے سب سے پہلے ہومر کی تنقیدی شاعت  
 شائع کی۔ اس زینودوتوس کے بعد شاعر کالی ماخوس جبکا ذکر ہم باب ۱۲  
 میں کر چکے ہیں، بطلمیوس دوم و بطلمیوس سوم کے زمانے میں کتاب خانہ دار  
 مقرر ہوا، اس نے شمرگونی کے علاوہ بعض مالمانہ تصانیف شائع کیں اور  
 ساتھ ہی دوسروں کے حکمیاتی مطالعہ کی نگرانی بھی کی۔ منجملہ دوسرے  
 شاگردوں سے اس کا ایک شاگرد ایراتوس تھیں ساکن سرزم بھی تھا جو  
 علم ق م میں پیدا ہوا تھا۔ ایراتوس تھیں نے زینودوتوس کے علاوہ  
 علم کے خاطر ایمنٹز جا کر رواقی ارسطون اور اکامیانی ار کے سی لاؤس  
 کے سامنے بھی زانوائے تلمذ طے کیا تھا اور یہ بطلمیوس سوم کے عہد میں  
 اسکندریہ کے کتاب خانے کا صدر مہتمم بھی مقرر ہوا۔ وہ بہت سے شاہان  
 علم میں شمار کیا جاتا تھا، لیکن وہ (عام خیال کے بموجب) کسی شاخ میں  
 ماہر نہیں تھا، چنانچہ ایک رے والے اے "حرف باو" یا نمبر ۲ کے لقب  
 سے پکارتے تھے۔ ہماری دانست میں یہ توہین آمیز لقب کم از کم شعبہ جغرافیہ  
 میں اسے نہیں دیا جاسکتا تھا اس لئے کہ اس میں وہ کسی کا اثباتی نہیں تھا۔  
 اس نے ایک خاص انداز سے کمال ہوشیاری کے ساتھ کرہ زمین کا محیط  
 دریافت کیا جو ایک بڑی حد تک درست تھا۔ ساتھ ہی اس نے اپنے تجربات  
 سے علم سنویت کی بنیاد ڈالی اور اسکے لئے اسے مشاہدات مصر کے فہرستوں  
 سے کام لیا، اور قدیم یونانی سنویت کا حساب لگانے کا سہرا اسی کے سر  
 ہے جسکی اشغال کی طور پر یہ بتانا کافی ہو گا کہ اسکے مطابق ٹروائے پہلی اولیاد

بابت

سے ۴۰۰ سال پیش یعنی پہلے ق م میں برباد ہوا ہو گا۔ جب وہ ہومر کی تنقید کرنے لگتا ہے تو اس شاعر کو جغرافیہ کا ماہر نہیں سمجھتا۔ اس نے اپنے آپکو ”فلو لوکوس“ (لفظ پسند) کا خطاب دیا تھا لیکن ہیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اول تو لفظ ”فلو سوٹوس“ (عقل پسند) کی طرح یہ نشانِ انحسار سمجھا جاتا تھا، اور دوسرے جس شخص نے سب سے پہلے لفظ ”فلو لوکوس“ اپنے لئے استعمال کیا اسے لفظ لوگوں سے مراد محض لفظ یا کلمہ سے نہیں لی ہو گی بلکہ اسے ایک عمیق تر معنی پہنائے ہوئے تھے۔ یہی حالت زمانہ مابعد کے اسکندر می عالمِ قیلو پر بھی صادق آتی ہے۔

اسکندر می سانیات ایراتوس شخص کی سطح پر نہیں رہی بلکہ روز بروز اس نے ایک خصوصیت اختیار کرتی گئی اور روز بروز زیادہ خشک ہونے لگی اس رجحان کی ابتدا ارسطو تھیس ساکن بیزنٹہ نے کمال قابلیت کے ساتھ کی۔ یہ ماہر سانیات تقریباً سلسلہ ق م میں پیدا ہوا تھا اور اوائل عمر ہی میں اسکندریہ چلا گیا تھا جہاں وہ آخر کار سلسلہ ق م میں کتابخانہ دار مقرر ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ جب اس نے پرگٹام جیسے کا ارادہ ظاہر کیا تو اسے جیل خانے میں ڈال دیا گیا لیکن کچھ عرصہ بعد چھوٹ گیا۔ یونانی زبان میں جو تلفظ کی علامتیں مثلاً ترخیم لفظی اور علامت لہجہ ہیں یہ سب اسی کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ اسکے شاگردوں میں سے سب سے ممتاز ارسطارخوس ساکن سما موٹھرس تھا جو شاید سلسلہ ق م سے سلسلہ ق م تک رہا۔ یہ بطلمیوس مفتحم ”مادر پسند“ کا خاندانی استاد تھا اور اس نے ہومر می نظموں پر جو تالیفات کی تھیں انھیں ایک خاص وقت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اسکی اشاعتوں میں مختلف نشانات مثلاً اوہیلوس یا خط فاصل ملے ہوئے تھے انپر زمانہ حالیہ میں تفسیریں لکھی گئیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود اپنی بڑی بھاری ادبی زرخیزی کے ارسطارخوس غیر ضروری الفاظ ضائع کرنے کا مادی نہیں تھا۔

تیسری صدی ق م کے اختتام اور دوسری صدی کے ابتدا

بابت

میں اسکندریہ میں وہاں کا عظیم الشان میل شناس ہیرو رہتا تھا۔ مشہور حکیمات داں ارفمیدس اس سے ذرا پہلے تھا، اور یہ کمال وثوق سے نہیں کیا جاسکتا کہ آیا وہ بڑا ہیئت داں ہمارے خوش ساکن نقیہ جو دوسری صدی میں ہوا ہے، کبھی بھی اسکندریہ میں تھا، گو ہمیں اس کا علم ہے کہ وہ رعوڈز میں ضرور رہتا تھا۔ رہے دو مورخ جنہوں نے اسکندریہ میں فروغ پایا، سوانکا ذکر حواشی میں کیا گیا ہے۔

مصر اور ایشیا میں ادبی کیفیات کے ترقی کے ساتھ ساتھ ایک عام یونانی زبان پیدا ہوئی جسے کوئے کہتے ہیں۔ یہ زبان دراصل ایٹکانی بولی کی ایک بدلی ہوئی شکل ہے جسکے اشکال تو ایٹکانی ہیں لنت اور فقروں کے ترتیب اس سے زیادہ محدود اور اس سے زیادہ بے رنگ ہے۔ اس نئی زبان کے ساتھ ہر منفرد مصنف کا میلان مختلف تھا۔ اس نئی زبان، دکنوئے، کا ایٹکانی بولی کے ساتھ بس وہی تعلق ہے جو زمانہ حال کے اطالوی زبان کا تعلق لٹکینی کے بولی کے ساتھ ہے۔ بطلیموس نہم "فیسکون" کو بھی لسانیات میں بھی دخل تھا، لیکن یہ دخل

کہ ہیرون، زور سے میل، ۱، ۲۷۔

ارفمیدس؛ زور سے میل، ۱، ۲۳، وغیرہ۔ ہمارے خوش؛ کیونٹر ۲۹؛ زور سے میل، ۱، ۶۵، ۶۴

استروس ساکن سر، شاگرد کالی ماخوس، ایک مورخ تھا اور اس نے ایجنز اور مصر کے

متعلق اپنی تالیفات چھوڑی ہیں؛ کرٹ، ۳۹۰، ۳۹۱؛ زور سے میل، ۱، ۲۲۲؛ فیلوسٹیاٹوس ساکن

سر، بھی کالی ماخوس کا شاگرد تھا اور وہ ہمیشہ عجیب و غریب ہیوات نظری جمیع کر نہیں منہک

رہتا تھا؛ زور سے میل، ۱، ۶۷۔

۱۷۷ کوئے؛ کرٹ ۳۱۱۔ میار، زور سے میل، ۱، ۴۲۰۔ یہ ایٹکانی زبان سے بس اتنی ہی

مختلف ہے جتنی سنہ ۱۹۷ کی جرمن سنہ ۱۹۷ کی جرمن سے۔

۱۷۷ بطلیموس میکون کا مباحثہ سائل طلیت و حکیت پر؛ کایس پاؤلی، ۱، ۲۳۳ میں یورگی تیس

کے محاسن؛ ایضا، ۱، ۲۰۹۔

بانی

نہایت مضحکہ خیز تھا۔ ہم اس سے پہلے انیسویں باب میں دیکھ چکے ہیں کہ یہ یطیموس اپنے کینہہ پن اور قدیمیات کے ظاہری تعریف و توصیف میں اپنے دادا اٹلو پاتور سے بھی بڑھ گیا تھا (دیکھو ابواب ۱۳ و ۱۵) یہی نہیں بلکہ اس نے اپنے خیال کے بموجب ہومر کے قیاسی تصحیح بھی کی۔ یہی وہ بادشاہ تھا جسکے زمانے میں پولی بیوس مصر گیا تھا۔ ہم اس سے پہلے ایک پارہ کا اقتباس دے چکے ہیں (باب ۱۴، حاشیہ ۱) جہاں اس بادشاہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ اسکندریہ والوں کی تین شقیں تھیں؛ ایک تو سی، جو چالاک اور شائستہ تھا، تنخواہ دار سپاہی جن کی تعداد بہت تھی اور جو غیر مہذب اور بدمنگ تھے اور اسکندر رومی جو یونانیوں کی اولاد سے تھے اور اپنے اکھڑ پن میں تنخواہ دار سپاہیوں سے کم تھے۔ لیکن (پولی بیوس کے قول کے مطابق) فیلکون نے متعدد مرتبہ اپنے سپاہیوں کو اجازت دیدی تھی کہ جتنا چاہیں تیسری شق والوں کو دوق کریں اور انکی لوٹ مار کریں جسکی وجہ سے انکی تعداد میں بہت کچھ کمی ہوگئی تھی۔ انقض مسئلہ ق م میں اسکندریہ کے یونانی عنصر کی کیفیت یہ تھی اور یہ وہ شہر تھا جسپر بعض سو رخ ایک پورے مہد کے نام سے موسوم کر چکے تھے تیار ہیں

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسکندریہ کے تمدن کے اوصاف کیا ہیں؟ اسکا جواب ایسا آسان نہیں اس لئے کہ مختلف زمانوں میں اس تمدن کے

۱۔ اسکندریہ کا حال پولی بیوس ۱۴، ۱۵؛ دیکھو اوپر باب ۱۴، حاشیہ ۲۔

۲۔ اگر ہم اسکندریہ کے تمدن کو نظر غائر سے دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ مختلف زمانوں میں انکی حالت بالکل متغیر تھی۔ گو اسکندریہ کے درباری ادبیات کا ذکر کرتے ہوئے کرٹ کہتا ہے کہ اس شہر کو کبھی مصری سچاریوں کے مزدور کن اثرات سے نجات نہیں ملی تاہم یہ عیاں ہے کہ جہاں تک ان مصنفوں کا تعلق ہے جنکا اس باب میں یا باب ۴ میں ذکر کیا گیا ہے انپر کسی قسم کا مصری مذہبی اثر نہیں پڑا تھا۔

بانٹ

خصوصیات برابر بدلتی رہیں۔ تھیوکر و تھوس تو اسکندریہ کا باشندہ نہیں تھا، اس لئے ہم زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ پہلے تین بطلانہ کے عہد میں اسکندریہ دوسرے درجہ کے درباری شہسوار اور اول درجہ کے درباری علما کا مرکز بن گیا۔ اسکندریہ میں نظم کا زوال بہت جلد شروع ہو گیا، لیکن روماء پر اسکا کچھ کم اثر نہیں پڑا۔ علوم و فنون کے بابت ہم یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ تمام ازمائشوں کے بعد میں اسکندریہ کی بڑی اہمیت قائم رہی۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ سب تمدن کلیشہ یونانی تھا، اس میں مشرقیت کی کسی قسم کی آئینہ نشیں تھی اور جو شکل اس تمدن کی تھی اس کے لئے بوسفورس اور اڈمانٹیل دونوں بالکل یکساں تھے۔ لیکن ساتھ ہی ابتدائی بطلانہ نے بھی اس ملک کے ساتھ خاص طور پر دلچسپی لی جسے ازکا پرچیم لہراتا تھا اور ہمیشہ اس کے متعلق معلومات میں اضافہ کرتے رہے بالکل اسی طرح جیسے بال والے مہودیل کے بجاری بیروسوس نے ویسی اسناد کے مدد سے انطاکوس اول کے لئے تاریخ بابلستان مرتب کی اسی طرح مصری بجاری مانے تھو نے جبکا اسکندریہ والے میوزخانے سے کوئی خاص تعلق نہیں تھا، یونانیوں کے لئے ایک تاریخ مصر مرتب کی۔ جبکا یا تھوس ساکن ابدرا اس سے بھی آگے بڑھ گیا اور مانے تھو کی طرح نمض خشک واقعات و حالات بیان کرنے کے بجائے تاریخ مصر کو ایک نہایت دلچسپ انداز سے لکھا اور اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی ازمائش قدیم ہی سے مصر برابر عقل و دانش کا مسکن سمجھا جاتا رہا ہے اس کے بعد اسکندریہ کی

۱۸۸۳ء جولائی ۱۲ جہاں حوالوں کی فہرست دی ہوئی ہے؛ زو سے میل ۶۰۸۱ وغیرہ۔  
 بروکس - زو سے میل ۶۰۵۱ وغیرہ۔

۱۸۸۳ء جولائی ۱۲ جہاں حوالوں کی فہرست دی ہے؛ زو سے میل ۶۰۸۱ - دیو دو دوس کی پہلی جلد کا ماخذ یہ شخص ہے۔ اس لئے ان یونانیوں کی فہرست دی ہے جو تعلیم کی غرض سے مصر



آبادی میں ایک جدید عنصر کا اضافہ ہوا جس کا اس سے بھی کم تعلق دربار  
و حکومت مصر سے تھا اور جس کا دار و مدار کلیتہً خاندان بطلانس کے ذاتی  
ہدایت پر تھا۔ ابتدائی اس اسکندریہ اس ملک کے دسیوں کاسکین  
بن گیا تھا جو اپنی اہمیت کے اعتبار سے ایشیا کے بڑی سے بڑی  
سلطنتوں سے بھی آگے بڑھا ہوا تھا، اور اس ملک کے باشندے  
یعنی یہودی نہ صرف اس شہر میں تجارت ہی کرتے تھے بلکہ اپنے قومی  
علوم کو بھی فروغ دینے میں مصروف تھے۔ دنیا کی اس عجیب و غریب  
قوم کے رسم و رواج اور اور مذہب کی طرف ابتدائی بطلانس کی توجہ منڈل  
ہوئی چنانچہ انھوں نے یہودیوں کی صحائف آسمانی کا ترجمہ یونانی زبان  
میں کر دیا۔ ساتھ ہی ساتھ آزادانہ الہیاتی اور فلسفیانہ مطالعہ بھی برابر جاری  
رہا جسکی وجہ سے اسکندریہ میں میوز خانہ اور درباری ادبیات کے  
دوش بدوش تحقیقات کا ایک مسلک مکمل آیا اور مشرقی و یونانی عناصر  
کے مابین ایک طرح کی کڑی پیدا ہو گئی اور دن بدن ذہنی میلانات  
کو فروغ حاصل ہونے لگا۔ یہ کیفیت بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ سنے، ۱: نے مطلق النان بادشاہی کی بھی تعریف کی ہے،  
اور یہ دونوں باتیں محض بطلانس کو خوش کرنے کے لئے۔ دیکھو شوارتز Schwartz کا مضمون  
Rhein. Mus. ۲۰ (۱۸۸۹ء) میں؛ نیز کلیس کا مضمون پاؤلی ۱۹۹، ۱۱۶ (فلاویوس)

میں۔ یوڑگی تیس کا سان ۲۰۹ پر ہے۔

۱۹ یونانی پرانا عہد نامہ دیکھو شیورر "تاریخ قوم یہود" Schurer: Gesch. des jued  
Volkes جلد ۲، ۶۶۳، ۱۸۷۱ء اسطیاس کے خط (شیورر ۱۹۰۲ء) سے معلوم ہوتا ہے کہ دیمتریوس  
ساکن فابے روم کی اطلاع پر بطلمیوس فلاویوس کے حکم سے قانون یہود کو ۲، لوگوں نے  
۳، روز میں یونانی زبان میں ترجمہ کیا لیکن اول تو یہودی قانون سے صرف تورات شریف  
کے ابتدائی پانچ پارے مراد ہیں، دوسرے کہتے ہیں کہ فلاویوس نے فوراً دیمتریوس ساکن  
فلاویوس کو ملک بدر کر دیا چنانچہ یہ روایت قابل وثوق نہیں معلوم ہوتی۔ بہر حال اس میں شبہ نہیں کہ

باب

کی ولادت کے وقت خاص طور پر نظر آتی ہے۔ الغرض ہم اسکندریہ کے متعلق یہ کہہ سکتے ہیں کہ یونانی نظم کا دروازہ تو بہت جلد بند ہو گیا اور گو یونانی علوم و فنون برابر زندہ رہے لیکن انہیں دوسرے ممالک سے متاثر ہوتے رہے لیکن جہاں سے ہنکے تھے وہاں انہیں کمزوری پیدا ہو گئی۔ مشرقی علوم کی اہمیت روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ ترقی یا کرایا دوسرے مسلك اسکندریہ کے شکل میں نمایاں ہو چکے اور اس مسلك اور ابتدائی یونانی مسلك کے مابین مشکل سے کوئی بات مشترک نظر آئے گی۔ قیسیکون نے شہر سے یونانیوں کو نکال کر ”چالاک اور شائستہ“ دیسیوں کو جنہیں ہمیں یہودیوں کو شمار کرنا چاہئے اپنی تہذیب و تمدن کو جنہیں یونانیوں سے روابط قائم رکھنے کی وجہ سے تبدیلی پیدا ہو گئی تھی اسکندریہ کے ذہنی زندگی کا سب سے اہم عنصر بنا دیا ساتھ ہی اس کیفیت کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوا کہ اسکندریہ کے مشرقی فلسفہ کا مقابلہ کرنے کے لئے سوفسطائی طرز کا یونانی فلسفہ آگیا لیکن خاندان بطاسہ کو اس سے اس وجہ سے کہ تھی کہ اسکی وجہ سے ضرورت سے زیادہ آزادی کا جذبہ پیدا ہوتا تھا۔ لیکن یہ سب سلطنت روما کے زمانہ میں ہی یکیش نہیں آیا۔

اسکندریہ کے کئے دوسری صدی ق م کا زمانہ ارتقا کا زمانہ ہے اس لئے کہ خاص یونانی تمدن کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور مشرقی یونانی تمدن کی ابتدا ہی ہوتی ہے۔ میں فنون لطیفہ کے متعلق دو چار باتیں اس باب کے خاتمے پر کر دوں گا۔

۲۔ شام۔ شام کی صورت حال مصر سے بالکل مختلف ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ پُرانے عہد نامے کا یونانی زبان میں تیسری یا چوتھی صدی ق م میں اسکندریہ ہی میں ترجمہ ہوا ہو گا۔ مایمتھو اور ہکاتایوس یہودیوں کے مخالفین میں سے تھے۔ دیکھو صفحہ ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲۔ ان سب میں اہل کے لئے دیکھو نوے میل ۶۵۱، ۶۵۲۔

بار

نہ صرف یہاں کے بادشاہوں میں مصری حکمرانوں سے زیادہ شدت عمل پائی جاتی ہے بلکہ یہاں کے باشندے بھی اسکندریہ والوں کی طرح بغیر باہمی اتصال کے نہیں ہیں اور گو ان میں طرح کے لوگ پائے جاتے ہیں لیکن انہیں حکمرانوں کی قوم یعنی یونانی مقدونیہ عنصر کو ذہنی اور مادی دونوں اعتبار سے غلبہ حاصل ہے اور بعض مقامات پر تو یہ آبادی پوری طور پر آزاد یونانی ملتوں کی شکل میں نمودار ہوتی ہے حقیقت یہ ہے کہ سلطنت سکوریہ میں آبادی پر نہایت کامیابی سے یونانی رنگ چڑھ رہا ہے۔ چونکہ مملکت کے مختلف حصے شام میں نسبت زیادہ آزاد ہیں اس لئے زوردار مشرقی ملتیں یونانی جمہوریتوں کے روشن بدوش مختلف حصص ملک میں ترقی کرتی نظر آتی ہیں اور ان مشرقی ملتوں میں سب سے اہم ملت یہودیوں کی ہے۔ سلیوکیوں نے یہودیوں کے ساتھ بظاہر سے مختلف برتاؤ کیا اور انہیں اپنے ساتھ غیر ضروری طور پر وابستہ نہیں کیا بلکہ انے مال پر چھوڑ دیا اور بعض مرتبہ تو انہیں ناخوش کرنے کی بھی پرواہ نہیں کی لیکن عین اسی سبب سے یہودی آزاد ہے اور چونکہ ملت دراز تاک فلسطین مصر اور شام کے مابین مابہ النزاع رہا تھا اس لئے ان کے اختیارات میں ترقی ہوتی رہی تا آنکہ ان کے ساتھ ہمیشہ اچھا برتاؤ کرنا ناگزیر ہو گیا۔

سلیوکیوں کا پائے تخت انطاکیہ تھا اور دینائے ہم عصر میں اسکا تمبر روما و اسکندریہ کے بعد ہی تھا بلکہ یہ دریا ئے اور تیسس پر اس مقام پر

نہ انطاکیہ۔ ک۔ ۱۔ میوکر، *Antiochensis Comm.* جلد ۱۲، ۱۸۳۹ء۔ نیز اسی مؤلف کی کتاب فنی و آثار ی مضامین *Kunstarchaeologische Werke* جلد ۱۲ انطاکیہ کا نقشہ یود کے خیال کے مطابق منسلک دوسروں کے ٹیپر فونز کے میں نقشہ ۹؛ اسکی موجودہ حالت بیڈیکر "فلسطین" ۳، ۴۱۸ جہاں نقشہ بھی دیا ہوا ہے۔ مومسن "تاریخ روما" ۲۵۶/۵۔

باب

واقع تھا جہاں وہ بیک مغرب کی طرف جھک کر ایک جھیل کا پانی لیتا ہے اور اس کے بعد شمال میں زنجیرہ پہرے ریا اور جنوب میں کوہ کاسیوس کے

بقیہ مائیکہ صفحہ گزشتہ - قدیم مولفوں کے بیانات؛ مختصراً استرابون ۱۶، ۵۰، زیادہ تفصیل مفصلہ ذیل میں ملے گی: (۱) ایبانیوس ساکن انطاکیہ جو شہنشاہ یولیان کے عہد میں ایک خطاب تھا۔ اسکی تالیف میں سے ایک تو "معاملات انطاکیہ" Antiochikos ہے اور دوسرے یہاں کے باشندوں کے بغاوت کے موقع کی تقاریر ہیں (۲) یوحنا لاس ساکن انطاکیہ جو چھٹی صدی عیسوی کا مورخ تھا۔ اسکی تصنیف "وقت نگاری" Chronographia میں ۳۶۲ء تک کے حالات مندرج ہیں اور اسے ل۔ وینڈورف Dindorf نے یونان میں ۱۸۳۱ء میں چھپوایا تھا۔ دیکھو کروم باختر: تاریخ ادبیات، نیز لفظ "Krumbacher: Geschder byz Litteratur" میں ۱۸۹۱ء ۵۰۔ لیکن میں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس مولف کی عام تاریخی معلومات میں بہت سے استقام ہیں اور اس نے انطاکیہ کے بابت بہت سی ایسی باتیں لکھی ہیں جو سراسر غلط ہیں۔

انطاکیہ کی توصیف بلدی کاتین کرنے میں اتناک برابر دقتیں پیش آتی رہتی ہیں اور اردمان Erdmann نے انکی طرف اپنی کتاب میں اشارہ بھی کیا ہے "معلومات مشعلت

قیام بلدیات یونان" "Zur Kunde der hellenistischen Staedtegruendungen"

اشطراس برگ ۱۸۸۳ء ص ۲۳ وغیرہ) اس کا ایک سبب تو یہ ہے کہ قدیم اسناد یعنی استرابون ایبانیوس اور لاس متفق الرائے نہیں ہیں اور دوسرے آخر الذکر مصنف نے مصرکی غلطیاں کی ہیں اور آجکل کے بعض مصنفوں نے ا۔ میولر O. Mueller کے خیالات خصوصاً اسی نائیس کے قائم کردہ شہر کی بابت جو اس نے بیان لکھا ہے اسے من و عن تسلیم کر لیا ہے حالانکہ میولر کے توجہات شک و شبہ سے ہرگز خالی نہیں (۲۰ وغیرہ ۱۱ بابوں بھی اس عظیم الشان شہر کے نقشہ کا صحیح اندازہ نہیں کر سکا اور وہ LXVI پر یہ فرض کرتا ہے کہ انطاکیہ کے کے چاروں محلوں کو چار شاہراہیں ایک دوسرے سے جدا کرتی تھیں اور شہر کے چوں بیچ او مفاکوس یا ناف شہر واقع تھی لیکن دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ یہ امر مسلمہ ہے کہ داننے والے محلے کے ہر چار طرف ایک فیصل نبی ہوئی تھی۔ ہم اردمان کے اسی خیال سے

باب

درمیان میں ہوتا ہوا مغرب کی طرف سمندر کی طرف بہتا ہے۔ یہ سنہ ۱۱۱۱ ق م  
 ہی میں انتھی کوئوس نے اسکے محل وقوع سے ذرا اوپر اپنا شہر انتھی کوئوس  
 آباد کیا تھا؛ جنگ اپیسوس کے بعد یعنی سنہ ۱۱۱۱ ق م میں سکیو کوئوس  
 نے ایک دلخوش کن مقام میں جو درختوں سے بھرا ہوا تھا یہ شہر  
 انطاکیہ بسایا اور حکم دیا کہ شہر انتھی کوئوس کے باشندے وہاں منتقل  
 ہو جائیں (دیکھو اوپر، باب ۵)۔ یہیں انطاکیہ کی توصیف بلدی کے متعلق  
 جو کچھ معلومات حاصل ہیں وہ استرابو کے بیانات سے ماخوذ ہیں۔ وہ  
 کہتا ہے کہ اس ضلع کی طرح جمیں انطاکیہ واقع تھا، یہ شہر دراصل چار شہروں  
 سے مرکب تھا۔ اس کی ایک بڑی تفصیل تھی اور اسکے علاوہ ہر اندرونی قصبے  
 کی ایک ایک تفصیل مزید برآں تھی۔ پہلے قصبے میں وہ لوگ تھے جو انتھی کوئوس  
 کے منتقل ہوئے تھے، دوسرے میں "اکثر باشندے" تیسرے کو سکیو کوئوس  
 کالی نوکوس (۱۱۱۱ ق م) نے بسایا تھا اور چوتھے کو ایپی فانیس نے لیپاٹوس  
 کہتا ہے کہ انطاکوس سوم نے ایک جدید شہر کا اضافہ کیا، لیکن غالباً اس  
 استرابو کے تیسرے شہر کی تکمیل ہوئی ہوگی۔ انطاکیہ کا مشہور تیونخے  
 "خوش قسمتی" کا مجسمہ جو کالی سپوس کے شاگرد یونانی خمی دیس نے

بقیہ ماثیہ صفحہ گزشتہ۔ بالکل متفق ہیں کہ انطاکیہ کے توصیف اسکے متقاضی ہے کہ اس کی  
 از سر نو تحقیقات کی جائے۔

پلینی (۵، ۹) کہتا ہے کہ تمام انطاکیہ کو ایپی دانیس کہتے تھے، لیکن تاکی نوکوس  
 (۲، ۸۳) کہتا ہے کہ انطاکیہ ایپی دانیس سے علیحدہ تھا۔ مغبوں کا خیال ہے کہ  
 دانیس اسی جگہ واقع تھا جہاں اہل بیت المارے؛ اس مقام پر انطاکوس سوم کے زمانہ کا جو کتبہ  
 ہے وہ لیاواؤنٹین: "نوشتہ جات" Lebas Waddington: Insc. م، ۱۱۱۱ میں مندرج  
 ہے۔ دانیس میں اپولو کا مجسمہ تھا اسے بریکس نے بسایا تھا؛ مقابلہ کرو بالوں xcii جہاں  
 فلوسٹرکیوس کا بیان منقول ہے۔ بریکس نے غالباً سکو پاس دے اپولو کا تعلق کیا تھا، جو شاید وہی  
 اپولو ہے جسے ہالائی اپولو کہتے ہیں اور جو دیسی کان میں موجود ہے۔

بانٹ

بنایا تھا وہ نکاتور ہی کے عہد میں نصب کر دیا گیا تھا۔ پھر یہی سلیوکوس نکاتور تھا جس نے شہر سے ۴۰ ستادیں (تقریباً ۵ میل) دور واپس لے کر باغ لگایا تھا جو اس زمانے میں دنیا کے دلفریب ترین مقامات سے شمار کیا جاتا تھا۔ اس باغ کا محیط تقریباً دس میل تھا اور اس میں بت خانے، رواق، حمام اور مقامات تفریح بھرے ہوئے تھے، اور انہیں اپولو کا ایک مجسمہ تھا جس میں اسے میوزوں کا امام دکھایا گیا تھا اور جو بریائیس کا ساختہ تھا (دیکھو اوپر باب ۱۲)۔ اس باغ میں وہ درخت بھی تھا جسکی بابت مشہور تھا کہ دراصل یہ وہی واپس لے جانے والے جس کی اپولو سے فرار ہوتے وقت کا پالٹ ہو گئی۔ انطاکیہ رواتوں کی دو سڑکوں کی وجہ سے اور خاص طور پر پانی کی افراط کے باعث مشہور تھا اور اسکے ایوان نیمفائیوم کے منوہ پر جسکے بے شمار جھروں سے پانی برآمد ہوتا تھا، نہ صرف ایشیا میں بلکہ روم میں بھی بہت سے ایوان تعمیر ہوئے۔ پوسیدیونیوس کہتا ہے کہ انطاکیہ دسے میش و عشرت میں سرشار اپنی ورزش گاہوں سے حماموں کا کام لیتے تھے، دراصل اس واقعہ کی طرف گزرتا ہے کہ یہاں کے باشندوں نے ہی سب سے پہلے حماموں سے جنائی اور ذہنی ورزش گاہوں کا کام لیا اور وہی ان "تھرمائیے" کے موجد تھے جو بعد میں روم میں اتنے بڑے پیمانے پر قائم ہوئے انطاکوس نے انطاکیہ کے ایک جلاوطن دیسی مسمی مارون کے رویہ سے میوزوں کا ایک بت خانہ اور ایک کتاب خانہ قائم کیا اور اس طرح اس شہر میں بھی میوز خانہ قائم ہوا لیکن یہ اس وقت جبکہ اخاندان سلیوکیان کا خاتمہ ہونے والا تھا۔

شامی علی العموم خوش مزاج، حیاش اور بد اخلاق تھے۔ ہمارے نزدیک انطاکوس چہارم "ایپی فانیس" (۱۶۰ ق م) کے خصائص سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں اچھی اور خصوصاً بری سامی عادات پائی جاتی تھیں۔ ہم اسے اس زمانے کا صحیح قائم مقام سمجھتے ہیں۔

انطاکوس چہارم کی کنیسیں، پولی بوس ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱

انطاکوس روم میں بطور یرغمال کے آیا تھا اور یہاں اس نے اپنی زندگی جلاوطن بادشاہوں کی طرح اسیانی رومنوں کے ساتھ کمال کاہلی اور بے کاری میں بسر کی تھی اور ساتھ ہی یونانی اصول کا پہلے سے بھی زیادہ شناساؤں بن گیا تھا۔ وہ گمراہیوں میں ایٹھنٹر ٹھہرا اور یہاں اس نے اترائے گوس اول کا عہدہ قبول کر لیا۔ اپنے مدت عہدہ میں اس نے اولمپیوم کی تکمیل کرائی اور تماشہ گاہ پر طلائی مقدس ڈھال کھڑی ساتھ ہی اس نے دینی اور دیوس کی اپولو کو تحائف سے مالا مال کر دیا۔ لیکن جس عبادت میں اس کا سب سے زیادہ جی لگتا تھا وہ اولمپیا والے زیوس کی تھی چنانچہ اس نے دانتے میں اس کا عبادت خانہ بنوایا اور ایک بت نصب کرایا جو فدیاس والے بت کا ہو بہو چہرہ تھا۔ اس نے اپنے سکوں پر بجائے اپولو کے اس زیوس کی شبیہ بنوائی اور خوش ظاہری کہ یہودی اپنے یاہو وہ کی جگہ اس زیوس کی پوجا کرنے لگیں بظاہر وہ خود اپنے آپکو زیوس کا اوتار سمجھتا تھا۔ جب شہ ق م میں اسے مصری ہم میں ناکامی ہوئی تو اسے بعد اسکی مادات و اطوار میں بہت کچھ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - ہرگز بزرگ ۱۱، ۱۲ اور کرتوس: تاریخ ہلدیا Curtius: Staats. Geschichte ۲۲۲ جہاں ان تحائف کا بھی حوالہ دیا گیا ہے جو لیکو کو "س" فاتح نے ایٹھنٹر کے سامنے پیش کئے۔ ایٹھنٹری سکوں سے (جن پر ایک ہاتھی بھی نمودار ہوتا ہے) معلوم ہوتا ہے کہ انطاکوس ایٹھنٹر کا اترائے گوس ہی مقرر ہوا۔ اس زمانے میں اترائے گوس کے جو منی ہو گئے تھے انکے لئے دیکھو رائٹس: Rev. et. gr. ۱۶۳ صفحہ ۱۶۳ وغیرہ۔ سنہری ڈھال؛ پوسٹاٹاس ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵ کے ایک سے پریمید وزہ کا سر بالوں ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵۔ رموز، کینزی کوکس، دیوس، شیبہ (تاشہ گاہ کے لئے) اور ٹیکا پوس رفیل کی تصویر کیلئے (کو تحائف)۔ وہ یہ شہ کوہ جیزم پر زیوس کے مجھے نصب کرتا ہے۔ دیکھو اوپر باب ۱۸ حاشیہ ۱۱ اور ہائی: یونانی زندگی، باب ۱۴۔ نیز مقابلہ کرو موسم: تاریخ روم ۵۹۴ م سوریہ میں جھٹوں اور طیس شرکی قدر کیجائی ہے۔ میلیا کر، فلوریوس اور منی پوس گذارہ کے باشندے تھے۔

باب

بے قاعدگی پیدا ہو گئی۔ جب اس لئے سنا کہ آئیکلوں امنی پوس میں میں طرح طرح کے میلے منعقد کر رہا ہے تو اسے خوراک تہیہ کر لیا کہ کسی نہ کسی طرح سے مجھے دلفن میں اس سے بازی لے جانا چاہئے۔ اسے فلا ویفوس کی طرح (اوپر باب ۱۲) انطاکیہ میں جلوس لگانے، ورزشی مقابلے منعقد کئے اور ایک دعوت کی جہیں اس نے ایک سحرے کا روپ بھرا یہاں تک کہ بجائے ایسی فائیس کے لوگ ایسی مائیس یا فائیس لے کر آئے۔ لیکن دیوانہ بکار غوثیش ہو شیار والی مثل چومی اور اسے ترکیب چکر ٹیمر پوس کر اکھوس اور رومن سفارت کو روم کی طرف اپنے اصلی میلانات ظاہر نہیں ہونے دیئے۔ آخر سالہ قم میں یہودیوں کے ساتھ آویزش ہو ہی گئی تھی۔ وہ مدت وراز سے اسی کوشش میں لگا ہوا تھا کہ کسی طرح سے یہودیوں کی یونانی متبہ اختیار کرنے پر مجبور کرے اور جب یہ طرز عمل ناکام ثابت ہوا تو انہی کے ساتھ طرح طرح کی بدسلوکی کرنی شروع کیں۔ سالہ قم میں اسے یہودی بطریق اعظم کا عہدہ ایک شخص مسی یسوع (یا سون) کو فروخت کر دیا اور اس سے وعدہ ہلے لیا کہ وہ یونانی ادارات مثلاً ورزش گاہیں (جسے یہودیوں کو دلی نفرت تھی) فلسطین میں مروج کر دے گا۔ سالہ قم اور سالہ قم

سالہ مکابیوں کے بغاوت کی وجہ سے یہودیہ میں رد عمل کے لئے علاوہ قدیم تذکروں کے دیکھو کلیس پاولی ۱۳۲۲ وغیرہ خصوصاً شیور: کتاب تاریخ قوم یہود، ۱۳۸۱۔ خاص سند مکابین کی پہلی کتاب ہے۔ دیکھو شیور: تہید، ۱۳۲۲۔ نیز دیکھو مانی: "یونانی زندگی" باب ۲۰، جکا خیال ہے کہ ممکن ہے کہ یہودیوں نے اندرون ایشیا کی بابت سکندر کو معلومات بہم پہنچائی ہوں اور اسی وجہ سے سکندر نے اپنے تلف و کرم کی ان پر بوجھار کی ہو۔ مقابلہ کروموس سن ۵۸۸ء اور ۵۸۹ء یہودی قوم کے انتشار کے مسئلے کے متعلق مبشر کیفیات اب تک پوری طور پر یقین کے حد تک نہیں پہنچیں، موم سن ۴۹۲ء۔

موروثی مذہبی راج ایشیاس: دیکھو نیچے حاشیہ ۱۶ (ادلبا)۔



بائیں

میں اس نے یروشلم میں لوٹ مار کی اور قتل عام کئے اور خاص یا ہودہ کی  
 ہیکل میں زیورس کا ایک بت نصب کر دیا۔ گو بعض یہودی ایسے بھی تھے جو  
 خوش باش یونانی مذہب کو ترجیح دیتے تھے لیکن یہودیوں کے اکثر و بیشتر  
 افراد اس سے دلی نفرت کرتے تھے، اور اس حرکت ناشائستہ سے قوم  
 کی قوم میں ایک آگ سی لگ گئی چنانچہ ۶۶۱ ق م میں یروشلم کے  
 شمال میں مدائن کے مقام پر بغاوت کا علم بلند کیا گیا۔ یہاں کے سربراہ اور  
 باشندے متاتھاس نے زیورس کے نام کی قربانی کرنے سے صاف انکار  
 کر دیا، شامی ایلچیوں کو تہ تیغ کیا اور اپنے پانچوں بیٹوں، یعنی یوحنا، شمعون،  
 یہوواہ، الیازار، اور یوناھن، اور دوسرے بہت سے باشندوں کو لے کر  
 پہاڑوں میں چلا گیا۔ اس باضابطہ لڑائی شروع ہو گئی۔ اگلے  
 سال ۶۶۱ ق م متاتھاس کے انتقال پر یہوواہ نے اسکی جگہ لے لی۔  
 یہ وہی شخص ہے جسے مرکابی یا ہتوڑے کا لقب دیا جاتا اسنے شامیوں  
 کو شکست دیکر علاوہ قلعہ کے باقی شہر یروشلم پر قبضہ کر لیا اور ہیکل سلیمان  
 میں قدیم طرز کی عبادت کو از سر نو رائج کر دیا۔ ایسی قایم کے انتقال پر وراثت  
 کے جو جھگڑے ہوئے اس سے یہودیوں کی آزادی کو اور بھی زیادہ تقویت  
 پہنچی، اور گوانطا کو سنجم نے لڑائی جاری رکھی لیکن باوجود الیازار کے  
 وفات کے اسے کامیابی حاصل نہیں ہوئی، اور جب دیتیر یوس اول  
 نمودار ہوا تو انطا کو س نے یہوواہ سے صلحنامہ کر ہی لیا۔ لیکن دیتیر یوس کو  
 کامیابی ہوئی چنانچہ میدان از سر نو گرم ہو گیا اور نہ صرف یہوواہ، جو  
 بطریق اعظم بن گیا تھا، بلکہ یوحنا بھی جنگ میں کام آئے۔ ان دونوں  
 کے بعد یوناھن ۶۶۰ ق م سے ۶۴۱ ق م تک بطریق گدی پر بیٹھا  
 اور اس نے شاہ سوریر سے صلحنامہ کر لیا جس پر اسے ایک شامی عہدہ دار  
 رتبہ دیا گیا۔ لیکن ترلفیوں نے کمال چالاک سے اسے بطلیمائس میں گرفتار  
 کر لیا اور اس کا خاتمہ کر دیا۔ ۶۳۸ ق م سے ۶۳۶ ق م تک یہودیوں کا  
 حکمران سمعون تھا، جس نے دیتیر یوس دوم کے ساتھ صلحنامہ کر لیا، یروشلم کے

باب

آٹھ اور یافتہ پر قبضہ کیا اور روس حلیف کی حیثیت اختیار کر لی۔ اسکے بعد گڈی اسکے بیٹے یوحنا ہیرکانوس (۲۶۱ء ق م یا ۲۵۱ء ق م) کے قبضے میں آئی جسے بطریق پیغمبر اور فرما زوا کا کام حسن و خوبی انجام تو فرمایا لیکن ساتھ ہی سخت گیر فریسیوں کو صدوقوں کے رحم پر چھوڑ دیا۔ اسکا بیٹا (جو اسکا وارث بھی ہوا) یعنی ارسطو لولوس اول اس سطح سے بہت کچھ گر گیا، وہ بالکل خود سرتا اور ساتھ ہی اپنے آپکو بادشاہ اور یونان پسند کہلواتھا۔

ہم نے دیکھا کہ کس طرح سلطنت سلیوکیہ میں سے ایک کلیسائی مملکت نکل آئی، اور وہ اسی نوع کی تھی جیسے ایشیائے کوچک میں گومانا اور اولبا میں۔ دوسرے حیثیتوں سے یونانی تمدن کو شام میں برابر فروغ پہنچتا گیا، گو اسپر مشرقی تمدن اور مذہب کا زبردست اثر پڑا تھا۔ چونکہ یونانی زندگی کے مراکز قصبات تھے اس لئے مناسب ہے کہ یہاں سلطنت کے دوسرے اہم شہروں کے خصائص پر نظر ڈالیں۔

سب سے پہلے تو سلیوکیوں کے تین بڑے بڑے شہروں کو لیجئے۔ یعنی سلیوکیہ، اپامیہ اور لاؤدیکیہ یہ ساحل بحری۔ سلیوکیہ کے گھنڈر اسوقت تک موجود ہیں اور یہ شہر ایک ایسے ملک میں آباد تھا جو یونانی انسانوں سے گویا بھرا ہوا تھا اور جو دریائے اورونٹس کے وہاں سے ۴۰ استادیوں

۳۱ سلیوکیہ یہ ساحل بحر، بیڈیکر، فلسطین، ۳۸۶ء ق م نقشہ کے۔ ہیڈ، ۲۱۶ء ق م سکویات، ۶۶۱ء ق م، خود مختار تاجک کے سکے پہلی صدی ق م کے اور تقریبی چودھویں صدی ق م اور ۲۱۶ء ق م کے درمیان کی جب شہر آزاد تھا۔ نیز دیکھو کلیس پاولی، ۱۶، ۹۵۲ تا ۹۵۶۔

اپامیہ، پاولی، ۱۶، ۱۲۱۶ء ق م، بیڈیکر، فلسطین، ۴۰۰ء ق م، ہیڈ، ۶۵۸۔

لاؤدیکیہ یہ ساحل بحر، بیڈیکر، فلسطین، ۳۸۶ء ق م، ہیڈ، ۶۶۰ء ق م، گارٹ ہاوزین، گریٹس، ۱۵۴۱ء سکجات جنہر الفاظ اولیفون دیون، گندہ، ۲۹۱ء ق م کے ہیں، ہیڈ، ۶۵۶ء ق م کے جنہر، اولیفون، اس وقت بھی برابر سلوک ہوتا رہا، فہرست نوادر خانہ برطانیہ، بنگالہ

بانتا

اور انطاکیہ سے ۱۲۰ استادیں تھیں۔ قلعہ اور بندرگاہ کے درمیان واحد خط واصل ایک زمینہ تھا جسے پہاڑ میں سے کاٹا گیا تھا، اور یہی وہ مقام ہے جہاں سلیوکوس نکاتور کا مقبرہ تھا۔ چونکہ سلیوکیہ گیارہ برس متواتر نیکرانیس کا مقابلہ کرتا رہا اس لئے اس کے ساتھ پوپھی نے بہت اچھا برتاؤ کیا اور وہیں کے کنارے جو اپامیہ ہے اسے قدیم زمانے میں فرنا کے اور اس کے بعد پہلا کہتے تھے اور یہاں سلیوکوس گھوڑوں اور ہاتھیوں کی نسل کشی کرتا تھا۔ لاؤدیکیہ یہ ساحل سمیر کی بندرگاہ جسے آج کل لاؤدیکہ کہتے ہیں، شام میں سب سے نفیس بندرگاہ شمار کی جاتی تھی، یہ شہر بعض مرتبہ بہت کچھ آزاد نظر آتا ہے، اور اسپرٹوسی اور قیصر دونوں نے بہت کچھ مہربانی کی بارش کی اور جب سلطنت روما کا زمانہ آیا تو اس وقت اسکی اہمیت انطاکیہ سے کچھ کم نہیں تھی۔ ضلع سلیوکس کے چار شہر جنہوں نے اسقدر بالاس (سلطنت) سے انطاکیہ کو غنیمت دیکھا (۱۱۱ ق م) تک بیس سال کے زمانے میں اپنی ایک خود مختار لیگ قائم رکھی، جسکے تاجنے کے سکوں پر الفاظ "اولیفون و نیون" (قوم براورن) کندہ تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں واقعی یونانی تمدن ایک ایشیائی ماحول میں زندہ تھا، اسکا تباہ مصر کے ان سکوں سے کیا جاسکتا ہے جو تقریباً اسی زمانے میں ڈھالے جاتے تھے اور جنہیں الفاظ "اولیفون و نیون" (الوہی براورمی) سے کیا جاسکتا ہے۔ ان ملکوں کے دوسرے شہروں میں سے ایک لاؤدیکہ بلیک لیبان، انتی لیبان (جبل الشرقی) اور جبل لیبان کے درمیانی پستی کے شمال و مشرقی دروازے میں واقع تھا، اس سے جنوب میں شمال کی طرف بننے والے اورونیس اور جنوب کی طرف بننے والے لیونیس کے فاصلے اب پرہلیو پولس کا مشہور شہر جو آج کل بعل بل کہلاتا ہے واقع ہے۔ کچھ عرصہ تک لاؤدیکہ مصری صوبہ کے لیے سوریہ کے سرحد پر قلعہ کا کام دیتا تھا۔ گو بظاہر لاؤدیکہ کا اب نشان بھی باقی نہیں، کیسے (حصص) جو اس کے

ن

فورا شمال میں واقع ہے اسوقت تک ایک اہم مقام شمار کیا جاتا ہے۔ خود دریائے اوروں میں پرارے تھوڑا نامی شہر تھا، جو سلطنت روما کے زمانے میں غیر اہم نہ تھا، اور اسی نواح میں ایک قدیم شہر تھا جس کا انطاکوس چہارم نے بدل کر ایسی فانیہ نام رکھا۔  
 سلطنت شام کا ایک دوسرا طبقہ کمبیں یونانی شہری زندگی نہایت درخشاں طور پر ارتقا ہوا، کلیکیہ تھا اور اس کا بھی وہ حصہ خاص طور پر ممتاز تھا جو انطاکیہ کے نواح میں واقع تھا۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ بالآخر سلطنت سوریہ کا مرکز خلیج اسوس بن گئی۔ اس زرخیز قطعہ میں جس میں کیدوس، ساروس اور پیراموس بہتے تھے، اور جو بحیرہ روم کے بید ترین کونے میں، جہاں ایشیائے کوچک اور شام کے شاہراہیں ایک دوسرے سے ملتی تھیں، قدیم الاثام ہی سے مختلف النوع اقوام کے لوگ کلیکیہ کے دیسی باشندوں سے آکر ملتے تھے۔ یہاں بہت سے انسانے زباں زد خاص و عوام تھے جنہیں سے انہی نوخوس، کالٹاس اور موبوس

۱۔ لادونیکہ، لیان، بیڈیک، "فلسطین" ۲، ۹۔ یہ موجودہ شہر قادیس ہے جس کے قریب رام سس دوم نے خطبوں کو شکت دی تھی یہ کنعان کا پایہ تخت تھا، دیکھو اوپر باب ۱۸، ماشیہ، بیڈیک ۶۶۳۔  
 حصہ، بیڈیک ۳، ہیڈ ۶۵۹، بت خانہ سبودا قباب۔

ارے تھوڑا، بیڈیک ۳، عالیہ ارسلان، ہیڈ ۶۵۸، سکوبات شہنشاہی، اس زمانے میں اس شہر کی حیثیت خود مختار تھی۔

ایسی فانیہ = سمٹ، بیڈیک ۳۹، ہیڈ ۶۵۹، خود مختار نہ تانبے کے سکے ۱۶۱۶ ق م۔  
 کلیکیہ۔ کلیک و طروس کے لئے دیکھو کلیس، پاؤلی ۲، ۶، ۱۶۱۶ میں۔ طروس کے تھلن اور سلومات کے لئے استرا ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷

بات (مالوس، موپ سکریئے، موپ سوسٹیہ) آیا کس تیسوکر کے بیٹے (اولبا) ایرتھو کیوس جیلے رونون، ترپولیوس (مارسوس، سولی) ان سب کے قصے گویا یونان میں طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اسکے برعکس کلیکیہ پر اشوریہ کا اثر بھی پڑا لیکن اسکے بعد یہ ملک سس نے سس نامی خاندان شاہی کے ماتحتی میں پھر آزاد ہو گیا۔ بعد ازاں اسے ایران نے مغلوب کر لیا گو ایرانیوں کے سلطنت کے زمانے میں بھی اسے بہت کچھ خود مختاری حاصل رہی۔ سلیو کی آخر تک برابر اسپر قبضہ کے رہے لیکن انھوں نے اسکی خصوصیات کا ہمیشہ خاص طور پر لحاظ رکھا۔ اسکا اہم ترین طرسوس تھا جو شہر دریائے کیدونس کے کنارے پر سمندر سے قریب واقع تھا اور استرابو کہتا ہے کہ یہ شہر اپنی زندگی کے اہم ترین مرکزوں میں سے تھا اور اسیں بعض اعلیٰ درجہ کے تعلیم گاہیں نظر آتی تھیں جن میں پر دیسیوں سے زیادہ ایسی طالب علم نظر آتے تھے۔ استرابو طرسوسیوں کے فی البدیہہ کلام کی بہت تعریف کرتا ہے۔ طرسوس نے بہت سے فلسفی، شاعر، اور بعض مشہور و معروف طبیب پیدا کئے۔ اسکی آبادی کا ایک نہایت اہم جزو یہودی تھے جن میں سے ایک پولس حواری بھی تھے۔ کلیکیہ کے مفصلہ ذیل مقامات لمبی اہم تھے: اسوس کے قریب اسے گئے، دریائے پیراموس پر کستابالہ و موپوس، سولی سے ذرا اور اولبا جو ایک مقدس راجہ جانی شمار کی جاتی تھی، اور مالوس و ورسوس۔ کلیکیہ میں کم سے کم ایک شہر ایسا تھا جو اسی نوع کا ہو یعنی سلیو کیہ جو دریائے کالی کا دونس کے کنارے

بقیہ ماشیہ صفحہ گزشتہ۔ ہوتی ہے، پوتے، پختہ ٹی کے مجسمہ جات Pottier: Les Statuettes de terre cuite پس ۱۹۵۸ء۔ سکجات ہیڈ، ۶۱۔ شاہی سکے (چودرہ بیان) اور خود مختار راز تانے کے سکے۔

ایسی فانیہ ہیڈ (سکجات شہنشاہی) دریائے اسوس کے بالائی حصے پر (دیگزینہ)؛ میرٹے دو ٹائم۔

۱۹۵۸ء کے سکے، ہیڈ ۵۹۸۔ (باقی ماشیہ بر صفحہ آئندہ)

باب

پر تھا، اور جو نہ صرف اپنے اولمپائی کھیلوں کے لئے بلکہ ساری یونانی  
اپولو کے تہانے کے لئے بھی بہت مشہور تھا۔ اس کے علاوہ ایک

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - کتابالہ (پے راپوس) قریب بدرون؛ اسکی تحقیقات ہنسٹ  
(Bent) نے کی؛ دیکھو راناشس "اخبار" Reimach: Chron. ۱۹ء؛ ہیڈ ۶۰۳؛  
دیکھو اوپر باب ۱۸، حاشیہ ۷۔

سوپوس یا سوپولستیا؛ ہیڈ ۷۸۔

اولبا؛ استرابو ۱۲، ۶۷؛ مذہبی فرمانروائی؛ یہاں کے بت خانہ زیوس کو ایکس  
ولد تھو کرنے بنایا تھا؛ ہیڈ ۶۰۹؛ اس طرح اس کا تعلق قبرص والے سالار سے ہو گا۔  
یہ پہلی صدی ق م سے سکے ڈھالنے لگا۔ اولبا کا محل وقوع؛ ریزے؛ ایشیائے کوچک سینٹ  
کے نزدیک (ص ۲۶۲ و ۲۶۴) یہ ویران شدہ شہر اور آج ہے جہاں ہبرڈے دہلیم  
۱۹۲۸ء میں گئے تھے۔ اولبا کا ایک نوشتہ وہاں ملا تھا۔

روکوس؛ ہیڈ ۶۶۱۔ "حرم مقدس و خود مختار" - فلج اسکن درون پر زنجیر اناؤ  
کے شمال و مغربی ڈھال کا تعلق جہاں روکوس تھا؛ نسبت سوریہ کے ایشیائے کوچک کے  
زیادہ ہے؛ یہ ملک سرسبز و شاداب ہے در آنجا ایک سوریہ نسبتہ ننگ ہے۔ قدیم ایام میں  
ضلع کلیکیہ میں شمار ہوتا تھا۔

الوس کے لئے دیکھو اہوف کے مضامین "قوائم سکوکات" Imhoof: Ann. d.

Numis. ۱۸۸۳ء؛ ہیڈ ۶۰۵۔

سلوکیہ دریائے کالی کا فوس؛ دیکھو اوپر؛ باب ۱۲، حاشیہ ۷۔ پہلی صدی ق م کے  
خود مختار اسکے؛ ہیڈ ۶۱۰۔ سلطنت کے زمانے میں یہ شہر مقدس خود مختار اور آزاد ہو گیا۔  
اسکے سکول پر زینارخوس کی شبیہ ہے جو آگسٹس کے عہد کا ایک مٹا تھا۔

سلوکیہ ہلاک ہیفلیہ؛ کلیس؛ پاؤلی ۱، ۶، ۹۵۶۔ اسکا ذکر بہت کم سننے میں آتا ہے  
پاؤلی میں کلیس نے جو کچھ مواد مختلف بلدیات مومہ سلوکیہ دلاؤ دیکھنے کے متعلق دینا  
ہوا ہے وہ سب کا سب یکجا کر دیا ہے۔

شیور؛ تاریخ قوم یہود ۲، ۱۳۶ نہایت تفصیل کے ساتھ یونانیت لئے ہوئے شہر دیکھ

دوسرا ملک فیقیقہ بھی ہے جس میں شہری زندگی اپنے اس سے بھی زیادہ ارتقا شدہ شکل میں نظر آتی ہے اور جو اس لئے باقی تمام ممالک سے زیادہ ممتاز ہے کہ یہ خود مختار شہری بستیوں کا سب سے قدیم مسکن ہے فیقیقی شہروں میں ان ہلدیات کو بھی شامل کرنا چاہئے جو جنوبی ساحل پر آباد تھے، اور یہ سب شہر باوجود طرح طرح کے مصائب و آلام کے برابر خاصے آزاد رہے۔ ان کے سکول پر فیقیقی اور یونانی دونوں زبانیں کندہ ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یونانیت نے صرف ایک حد تک اثر ڈالا تھا۔

ہم نے ان تینوں ملکوں یعنی سوریہ، کلیکیہ اور فیقیقہ کو یکجا اس لئے اور بھی بیان کیا ہے کہ ان تینوں میں شہری زندگی ایک خاص شکل میں نمودار ہوتی ہے، یعنی وہیں مشہروں کو مقدس اور ناقابل تنقیص قرار دیا جاتا تھا یا یہ خیال کہ بعض مقامات میں کسی قسم کا خاص تقدس ہوتا ہے۔

بقیہ ماضیہ صفحہ گزشتہ تاریخ اور ان کے حالات بیان کرتا ہے۔ یہ شہرانیہ، خزہ، اسکے شمال میں ایتھس، دون، مسقلون، ازولوس، (اسرو جو قدیم فلسطینی شہر تھا) یا مینہ، یا ذہ (جولین کے ساحل) شاید سب سے نفیس بندرگاہ تھی) اپولونیدہ (= اغلبا مالیہ اسٹوف) اسٹراٹون کا منارہ (قیصریہ) دورہ بطلمیاس۔ پھر دیکا پوس میں (جوشیور کے نزدیک یقیناً پوس کا مختصر ہو گا) دشتی، پوس (شیورہ ۸۶) جوارہ، ابی، لہ، رمانہ، کنا، کنا، (دونوں حوران میں) گیشی پوس (شیورہ ۹۰)، (پہلا) (= شاید فاعل جو جواسہ کے شمال میں ہے) دیون، جواسہ (= جواسہ) جہاں رومن مجید کے عظیم الشان کنڈر اس وقت تک باقی ہیں؛ شیورہ ۱۰۳) فلاولینیہ (= رباط عمون)۔ ہیرودور اس کے نیٹے نے جو شہر آباد کئے وہ بھی خود مختار تھے (شیورہ ۱۰۰)؛ ساسے (ساتم) جبارہ جو طبریہ کے علاقے میں) اسون (پیریہ میں) ایتی پاترس یا ذہ کے شمال میں؛ فاسالیس جبرکو کے شمال میں؛ قیصریہ پانیاس؛ یولیکاس (بیت سیدا) شیورہ ۱۰۰ (دیو قیصریہ) یولیکاس یا یولیکس اردون کے مشرق میں؛ طبریہ (جسکی نوے سے ۶۰۰ ارکین تھے اور جبکہ عہدہ دار آرخن کہلاتے تھے) ساسہ "ناقابل تنقیص حرم"۔ اس سلسلے میں ایس کا شمول؛ پولی جوس ۴، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱

بابت

ہوتا ہے یہ یونانیوں میں مدت دراز سے موجود تھا۔ یہ صفت اکثر تو مت  
بنت خانوں کے عمارتوں کی سمجھی جاتی تھی اور اس طرح سے صرف ان  
عمارتوں پر منطبق ہوتی تھی جہیں انسان صرف تھوڑی ہی مدت کے لئے  
بناہ لے سکتا ہے۔ لیکن خود یونان میں یہ صفت ایک خاص موقع کیلئے  
خانگی زندگی کے بجائے زندگی عامہ پر منطبق ہونے لگی، یعنی آہیں کو اس  
لحاظ سے مقدس اور ناقابل تنقیص سمجھا جانے لگا، جسکے معنی یہ ہوئے کہ

بقیہ ماسیہ ص ۱۲۳ گزشتہ - یونانی "۳۱۳ = کپس نمبر ۱۷۶؛ تقریباً ۲۲۲ ق م -  
۱۹۲ ق م میں نئی پوس میفر شاہ اٹلاکوس کے استہ مار پر تور غیر ملکبان مارکوس  
والیروس سلاطین یونان اور عوم روما اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ تیوسیون کا شہر اور  
دیہات دونوں ناقابل تنقیص اور محفوظ قرار دیے گئے ہیں" ڈٹن برگر ۲۰۲ - مقابلہ کرو ایک  
اما لوسی قابل لگانا حکم کا جس میں اسے تیوس اور دیونی یوس کے نقاشوں کے درمیان جھگڑوں  
کا فیصلہ کیا تھا؛ فریکل ۱۶۳ - جہاں اس نے اپنی رائے کا بھی اظہار کیا ہے -  
تمن میں جن شہروں کا حوالہ دیا گیا ہے انکے نام ہیڈ: "تاریخ سکویات" میں  
اپنی اپنی جگہ دیے ہوئے ہیں -

عہد ہنشاہی میں ذمی اقتدار شہروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے اور فصلہ ذیل مزید  
نظر آتے ہیں: ۱ - شام میں ار سے صوزا (دیکھو اوپر ماسیہ ۱۴) 'قیصرہ پانیاس (دیکھو باب ۱)  
ماسیہ ۱) کاپی تولیاس (بڈیکر: 'فلسطین' "۳، ۱۹۹) 'دمشق' ایلا (بڈیکر: 'فلسطین'،  
۲، ۱۹۹) 'جدارہ' (بڈیکر ۱۹۸) 'انطاکیہ' دریائے ہیوس (شیورر ۲، ۸۷) = انطاکیہ  
جو جلیل گینے مار تھ کے شرق میں ہے) 'دیو قیصرہ' (دیکھو اوپر ماسیہ ۱۷) 'تیسہ' (ایکیش پوس)؛  
سال پر: بیلوس 'بطلیمائس' غزہ، کور کی روس کلیہ میں) 'سیبائے' اندرون ایشیائے  
کوچک میں: ساموس، تائیانا، مراک، پرگے، سال پر: اپنی موس - مقابلہ کرو ہیڈ: "تاریخ سکویات"  
پارہ بات متعلقہ - بظاہر عہد ہنشاہی میں یہ اختیارات شامی شہروں کو دے دیئے جاتے ہیں -  
مختلف شہروں کے رتبے کے مسئلے پر ابھی تک کافی غور نہیں کیا گیا؛ اس کی بنیاد

اوزیزر Usener نے اپنی کتاب "کنیدوس کا ایک نوشتہ" Ein Epigramm von Knidos



باب

آئندہ ہمیشہ کے لئے وہ مکمل امن میں اور مکمل غیر جانبداری کے حالت میں رہے گا۔ تیسری صدی ق م سے برابر اسی طرح سے سمزنا بھی، جسے حال ہی میں از سر نو آباد کیا گیا تھا، مقدس قرار دیا گیا، اور سیکونڈ ق م میں ایک سلیو کی یعنی سلیو کوس دوم نے اس شہر کو مقدس و ناقابل منقص قرار دیا اس اعلان کی وجہ سے اسکی غیر جانبداری مسلم ہو گئی اور اغلب امر یہ ہے کہ اسکے بعد ہمیں بادشاہ کے مسلح مضاجوں کی داخلہ بند ہو گیا ہو گا۔ ساتھ ہی اسے بادشاہ کے حد اختیار سے باہر قرار دیا گیا اور جہاں تک ہم قیاس کر سکتے ہیں، آئندہ اس کے کندھوں سے فوج ہٹا کرنے کا بوجھ ہٹا دیا گیا، چونکہ شکوانے کے طور پر لوگوں نے بادشاہ کو کچھ رقمیں دیں اور دوسری طرح بھی سلوک کیا۔ سیکونڈ ق م میں شہر پیوس جو ناہنجی فنون کے لئے ممتاز تھا، اسے بھی "ازوئوس" تسلیم کیا گیا۔ ساتھ ہی ہمیں دوسری یا پہلی صدی ق م کے سکوں کے کتبوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حصہ سلطنت سوریہ کے مفصلہ ذیل شہروں کو مقدس و ناقابل منقص سمجھا جاتا تھا۔ پہلے تو چار بڑے بڑے شہر (جنہیں ہم مانٹے یا آزوشہنشاہی حصے کہہ سکتے ہیں)، یعنی ضلع سلیوکس میں انطاکیہ، اپامیہ، سلیوکیہ اور لاؤدیکہ میں ایسی فانیہ بدرمائے اور وٹلیس کے، جسے ایسی فانیس نے بسایا تھا، آئے تھے، گستاخانہ، موئیوس، اولبا و روسوس، کلیکیہ میں، طرابلس، صور، سیدا، عطلون، یہ ہم اس کا تعین نہیں کر سکتے کہ آخر مقدس و ناقابل منقص سے کیا مراد تھی، لیکن ایک بات ضرور قابل غور ہے، اور وہ یہ کہ سلیوکیوں کے عہد کے اختتام پر جو مقامات آخر تک برابر ان کے

بقیہ ماشیہ منقرض گزشتہ - صد میں رہی ہے۔ اغلب امر یہ ہے کہ ایسے شہروں کو آئندہ فوج ہٹا کر انہیں بڑھا ہو گا، اس لئے کہ ایس میں فوجی خدمت سے بلدی اقتدار کی ابتدا ہوتی ہے۔ نیز دیکھو ہیل، LXXIV اور اشاریہ ص ۱۷۷۔ شامی شہروں کو ایک نمائندہ اس بات سے بھی متاثر وہ ضیقی ہلدیات کے قریب ہی واقع تھے۔

باب

تسلیم رہے انھوں نے انہی حکومت کو بڑی بڑی حد بندیوں کے ساتھ تسلیم کیا تھا۔ رومن عہد شاہوں کے زمانے میں ازبکیہ کا یہ حق دوسرے شامی شہروں کو اور بعض ایشیائے کوچک کے قصبات کو بھی دیا گیا، لیکن ہم انہی شمار اپنے حواشی میں کریں گے۔

اس وقت کی ہم نے سلیو کی سلطنت کے مغربی حصے کے طرف اپنی نظر دوڑائی ہے۔ باب ۵ میں ہم دیار مشرق میں سلیو کو اس اور اس کے قریبی جاگیرداروں کے کارناموں کا ذکر اٹھ چکے ہیں، اور یہاں ہم اس پر اکتفا کریں گے کہ ایک خاص محاذ میں اس کے جو نتائج نکلتے انکا تذکرہ کریں۔ یہ مقام سلیو کیہ دریائے دجلہ تھا اور یہاں عراق عربی اور بابلستان میں یونانی زندگی اس درجہ مرکوز ہوئی کہ اس نواح میں دوسرے مقامات کی طرف طالب معلومات کی توجہ منعطف ہی نہیں ہوتی تھی چونکہ بالائی اور تیس اور فرات کے درمیانی ملک میں جنگل ہی جنگل ہے اور انہیں صرف پالمیر ہی ایسا مقام ہے جو اس صحرائیت سے مستثنیٰ ہے اور چونکہ اس صحرائے صرف قافلے ہی جاسکتے ہیں اور انفرادی اشخاص کی گزر نہیں، ان اسباب کی بنا پر ہم یہ فرض کر سکتے ہیں کہ سلیو کیہ اور ساحل کے درمیان جو روزمرہ کی آمد و رفت تھی اسکا راستہ اس زنجیر کو ہی کے دھلاؤ پر ہو کر تھا جو انطاکیہ سے چلکر آہستہ آہستہ خم کھاتا ہوا قدیم ایرانی شاہراہ کے قریب ہوتا ہوا کو مائیکنے کے اہم علاقے، اوزاروینے، ایلیہ کالی رحوے، میکہ وینیہ، ولصین انطاکیہ، اویامینے

۱۹ سلیو کیہ دریائے دجلہ کیس نے پاؤلی، ۶، ۱۶۵ میں اسکی بابت ایک فصل مضمون لکھا ہے  
فابیان : بالی سلیو کیہ Fabian : De Seleuk. Byblionia  
یونانی تمدن کے لئے دیکھو Plut. Luc. ۱۲ پلوٹارک، ہکراسوس ۳۳۔ کلہورد بابلستان،

یونانیوں اور پارسیوں کے عہد میں (Gilmore : Babylonia under the Greeks and the Parthians) انگریزی جریہ تاریخ، ۱۹۷۸ء، شمارہ ۱۔

بائیں

اور اشوریہ میں ہو کر سلیوکیہ پہنچتا ہے۔ سلیوکیہ دریائے دجلہ کے مغرب  
 میں بغداد سے ذرا جنوب کی طرف واقع تھا۔ چینی کہتا ہے کہ اس شہر  
 کی آبادی ساٹھ لاکھ نفوس تک پہنچ گئی تھی، اور اس لحاظ سے یہ اٹھدہ  
 و انطالیہ کے مائل تھا کہ اس کی آبادی بھی مرکب تھی اور اس میں شامی  
 یعنی بابلی، یہودی، مقدونی، یونانی اور ہر طرح کے مشرقی اقوام نظر آتی  
 تھیں۔ کہتے ہیں کہ اسکا انتظام ایک مجلس سینات کے سپرد تھا جسکے اہل  
 اراکین تھے۔ اس شہر کی تجارت متحدہ تھی اور اس کا راستہ جنوب کی طرف  
 سمندر کی طرف اور سوکس ہو کر ایران کی طرف، دوسری جانب مشرق  
 میں دریائے کیدنوس کے کنارے اور زاگروس کے دروں میں ہو کر ہمدان  
 اور پارٹھیا کی طرف، شمال میں دجلہ کے کنارے کنارے ادیاہیے، اور  
 میگدانہ کو اور اس کے بعد ارمنستان کی طرف ایک رخ پر اور ملی تنہ  
 کی طرف دوسرے رخ پر اور وہاں سے ایشیائے کوچک کے اندرونی  
 حصے میں کو، مغرب میں گاپادوسیہ میں شہر کو مانہ اور مزاکہ اور دیوگما ہوتی  
 ہوئی فرات کے کنارے کنارے انطالیہ کو۔ سلیوکیوں میں سے بعض (مثلاً  
 انطاکوس اول و اسراتونیس) بعض مرتبہ دجلے والے پائے سخت میں رہتے  
 تھے۔ بہت سی باتوں سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ یہاں کے باشندے  
 یونانی تمدن کو بڑی اہمیت دیتے تھے۔ انھوں نے امفیپولیس نامی  
 خطاب کو سفسطائی تفسیریں کرنے کے لئے مدعو کیا، کراسوس کی موت  
 کے بعد اس وقت جب شہر پر پارٹھیا والوں کی حکومت ہو گئی تھی، لہذا پس  
 کا ناماٹ "باکھائے" کھیلا گیا، اور ہم سنتے ہیں کہ شہر کے باشندوں میں  
 دو فلسفی بھی تھے جنکے (دونوں کے) نام دیوجانس تھے۔ زمانہ بعد میں  
 یہ شہر یونانی عیسوی اور مجوسی مالدی علوم کا مرکز بن گیا۔ اس شہر کو  
 پارٹھیوں نے دوسری صدی ق م کے وسط میں فتح کر لیا، لیکن چونکہ شاہان  
 پارٹھیا ایک یونانی جمہوریہ کے وسط میں رہنا پسند نہیں کرتے تھے اس لئے  
 یہ کبھی انکا پائے تخت نہیں بنا، بلکہ یہ غربت شہر کے مقابل دوسرے مقام

یا

طیشفون کو حامل تھی جو اسی طرح کے باغات و محلات کا مجموعہ تھا جیسے ہندوستان  
 گو زمانہ مابعد میں سلیوکیہ کا زوال شروع ہو گیا، تاہم اسکے بطریق کو بڑی بڑی  
 اہمیت باقی رہی اور اسکے حد اختیار میں ہندو چین و دونوں بعید ممالک  
 شامل سمجھے جانے لگے، اور آخر کار اس نے اپنا مسکن سلیوکیہ سے ہٹا کر  
 بغداد کو بنالیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ عراق عرب اور اسی ماں میں سلیوکیہ کے  
 نام کے، سینے استاکیئے اور راگیانے میں اپامیہ کے نام کے اور عراق  
 و مدیہ میں لاؤدجیہ کے شہر موجود تھے۔

امور مذکورہ بالا سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سلیوکیوں نے وہ فرض  
 بدرجہ اتم پورے کر کے جو اپنے عائد ہو گئے تھے یعنی انھوں نے نہایت  
 قابلیت سے ایشیا میں یونانی زندگی اور یونانی خیالات کو منتشر کیا۔ اگر وہ  
 ابتدائی بطلانہ کی طرح شاعری اور علوم و فنون کی سرپرستی نہیں کرتے تھے،  
 تو انکی اصلی وجہ یہ تھی کہ اس قسم کے علوم کے سرپرستی کے لئے بڑی توجہ  
 اور وقت درکار تھے، اور یہ وہ جنس تھی جو سلیوکیوں میں بالکل نایاب تھی۔  
 انھوں نے ایشیا کے آزادانہ فضا میں سلیوکیوں کے حمایت میں یونانی تمدن کو  
 خاصہ نشوونما حاصل ہوا اور اس تمدن سے ٹھیک اتنے ہی مصنف نکلے  
 جتنے کی ملک کو ضرورت تھی۔ پھر سلطنت سلیوکیہ میں فنون لطیفہ کا دار و مدار  
 سیکلے طلب پر تھا، اور ٹھیک اسی وجہ سے ایشیا میں مقدونی و وریں  
 جو فنی ترقی ہوتی ہے وہ مصری فنی ترقی سے کہیں افضل ہے۔ میں نے  
 اس ترقی کا اپنے حواشی میں ذکر کیا ہے۔ میں آئندہ ابواب میں اس موضوع

عہد زیر تبصرہ کے متعلق ایک اہم مضمون ایسا ہے جس پر زمانہ وراز سے بحث ہو رہی ہے اور  
 جو حال ہی میں ذرا ایک طرفہ طور پر ازسرنو پیش کیا گیا ہے، اور وہ تیسری دوسری اور پہلی صدی مسیحی  
 میں فنون پیکر نگیری کے متعلق پسندیدہ طرز اور اس طرز کے آغاز کا سوال ہے۔ شہر ایمر  
 Th. Schreiber نے حال ہی میں اپنی کتاب وائنادائے چشموں کی نسبت محل گریانی میں  
 Die Wiener Brunnenreliefs aus Pal. Grimaldi لایپزگ شہر میں اس مسئلے پر بحث

کی طرف اس وقت از سر نو متوجہ ہوں گا جب میں پرگامم اور رھوڈز کی تاریخ بابت

بقیہ مائیسہ صفحہ گزشتہ - کی ہے اور اپنے مضمون میں جو مینو کی جمعیت لسانیات

Allgemeine Zeit Philologenversammlung ۱۸۹۱ء میں پڑھا گیا (دیکھو جریہ عالم

۲۳ مئی ۱۸۹۱ء)؛ نیز دیکھو اس کی اہم تصنیف "یونانی منہی تصاویر Die hellenistischen

Reliefbilder لاپنگ ۱۸۹۸ء۔ شراپیر کا خیال ہے کہ یہ طرز تعمیر جو وقت رائج تھی اور

جسے وہ "نرٹینہ" کا لقب دیتا ہے تین چیزوں میں نمایاں ہے: (۱) برکارٹ Burckhardt

کے مختصر اصطلاح کے مطابق "نظم مکانی" (۲) مادی شستگی (۳) روزمرہ کے مناظر؛

اور ساتھ ہی اسکی رائے ہے کہ اس طرز کا آغاز اسکندریہ میں ہوا۔ کتنی ہی دلچسپ وہ منفرد

مشاہدات کیوں نہ ہوں جو ان خیالات کی گویا بنیاد رہی، تاہم یہ ناممکن ہے کہ ان تینوں باتوں

کو کسی ایک منسلک کڑی میں پرو دیا جائے اور نہ ہم اصطلاح "نرٹینہ" کا انطباق کر سکتے ہیں

اور نہ یہ فرض کر سکتے ہیں کہ اسکا آغاز اسکندریہ میں ہوا ہو گا۔ اس سبب نہیں کہ اس نظم مکانی

کا ارتقا اسکندر کے زمانے ہی میں ہوا۔ باقاعدہ طرز پر بہت سے جدید شہروں کے آباد ہونے

سے چونکہ اور شہروں، مکانات اور باغات کو ایک عمدہ طرز پر لگانا آسان

ہو گیا؛ جب دیواریں لوگوں کے سہارا نہیں رہیں تو نفیس فطری ماحول میں خوبصورت فضا

اکتہ جات بنائے جانے لگے۔ لیکن ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایک صدی پیشتر بھی ہر دور موس

کے اصول پر کئی شہر باقاعدہ تعمیر ہو چکے تھے اور کچھ مدت کے بعد دیونیسیوس نے

مرقورہ کو ویلئے یونان کا سب سے خوب و شہر بنا کر چھوڑا تھا، چنانچہ ہم اس نتیجے پر پہنچتے

ہیں کہ یہ نظم مکانی، سکندر اور اسکندریہ دونوں سے قدیم تر ہے۔ دوسرے جہاں تک

فنون لطیفہ میں مادی شستگی کا سوال ہے، یہ یونان میں پہلے سے موجود تھی اور یہ (مجموعہ دوسری

باتوں کے) سونے اور باقی دانت کے جسموں سے معلوم ہوتا ہے۔ یہ اعلیٰ صحت پر مبنی ہے کہ

یہ عجیبے اور روزمرہ کے زندگی کے مناظر سکندر کے زمانے کے بعد سے نسبتاً عام تھے۔ ہیرنج

اسی شہ نہیں کہ شراپیر نے جو تین خصائص دریافت کئے ہیں انکی تکثرت کے بعد کے زمانے

میں ابتدا نہیں ہوتی۔ پھر لفظ "نرٹینہ" کا ان حالات پر جو انطباق کیا گیا ہے وہ قطعی طور پر

حکایت انصاف اور گمراہ کن ہے۔ اول تو اس لفظ "نرٹینہ" میں پہلوئے دم ہے، اس لئے کہ

باب

بیان کروں گا۔ یہاں ایک حاشیہ میں میں نے شامی عیش پرستی کے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اس کے سنے مشکل، ناشائستہ بنے میل کے ہیں۔ پھر یہ صلاح سلوہیں صدی عیسوی کے آخری حصے اور خاص کر سترہویں صدی عیسوی کے زمانے کے فن تعمیر و تہذیب کی جاتی ہے (جس کا سب سے ممتاز قائم مقام بریتانی ہے) اور اس لفظ کو متعدد اور مختلف معنی پہنائے جاتے ہیں۔ یہ لفظ تو زمانہ حال کے فنون لطیفہ کے سلسلے میں بھی بہم ہے، کہاں قدیم زمانے کے چیزیں جن کا ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہ تھا اور جو اس کے ابتدائی معنی سے بالکل غائر تھیں! انھوں نے اس لفظ کے استعمال سے فنون قدیمہ کا مفہوم ذرا بھی زیادہ واضح نہیں ہوتا لیکن ہے کہ فنون میں ناوہی شستگی سے اس لفظ ”مزینہ“ کو کچھ تعلق ہو، لیکن واقعی زندگی کے مناظر سے تو اس کا مطلق کوئی تعلق نہیں اور خود برکھارٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ”نظم مکانی“ کی ابتدا اس ”مزینہ“ طرز تعمیر سے نہیں بلکہ نشاۃ جدیدہ سے ہوتی ہے۔ جب ایسا ہے تو پھر ممکنہ در کے بعد کے طرز کو کیوں ”مزینہ“ کا لقب دیا جائے اور اس کی بجائے کیوں نہ یہ لقب شہنشاہی کے بالکل غائر فنون کو دیا جائے، مثال کی طور پر فرایور وینی کے مبالغہ آمیز نظم کا مقابلہ ایٹھنصر کے مقبرہ قلو پا پوس یا پالمیرہ کے عمارتوں سے کیجئے۔ اب ایک دوسرا مسئلہ قابل غور ہے وہ یہ کہ اس میلان کا جسکی وجہ سے نظم مکانی، میں ارتقا ہوا، اوج میں ساتھ ہی ساتھ ایک حد تک مادی شستگی کا بھی خیال رکھا گیا اور واقعی زندگی کے مناظر سے بھی اظہار نفرت نہیں کیا گیا، اس کا آغاز کیسے ہوا، ہم دیکھ چکے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک امر اسکندریہ سے قدیم تر نہ تھا، تاہم یہ ممکن ہے کہ بطلانسہ ہی نے ”نظم مکانی“ کو خارجی زندگی کی فنی ارتقا کی خاص بنیاد قرار دیا ہو اور اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ ممکن ہے کہ وہ فنون لطیفہ کے ترقی میں مدد و معاون ہوئے ہوں۔ اب یہ وثوق سے کہا جاتا ہے کہ اسکندریہ کا سارا پیوم اس طرح کے عمارات کی پہلی مثال تھی۔ لیکن اس اعادے کا کوئی ثبوت نہیں پیش کیا جاتا، بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ بطلانسہ یا شہر اسکندریہ اس سمت میں فنون لطیفہ پر اثر ڈال ہی نہیں سکتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ ”نظم مکانی“ کو سمعہ میں ارتقا کے لئے بہت کم مواقع ملے تھے۔ ملک میں صرف ایک یونانی شہر تھا، اور یہ ایک ایسے میدان میں واقع تھا جس کے قریب رہتا ہوا پانی بالکل نہیں تھا، یہاں جتنا بھی سیاسی اقتدار تھا وہ سب کا ب ایک شخص کے قبضے میں تھا۔ نظم و فصل کا

باب

کے متعلق صرف ایک امر پر زور دینے پر اکتفا کیا جائے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ چرچا ضرور تھا۔ لیکن فنی خدمات میں بہت کم تنوع تھا۔ سمعہ نقاشوں کی تعداد بہت ہی کم نظر آتی ہے؛ اتھی فیلس (برون Brunn ۲، ۲۴۷، وغیرہ) نے شکار کھیلنے ہوئے بطلیموس کی تصویر کھینچی تھی؛ ہیملی نا (برون ۲، ۲۶۰) نے سکندر کے میدان اسکوس میں تصویر کھینچی تھی؛ زمانہ مابعد کے مصوروں کے لئے دیکھو برون ۲، ۲۸۸، بطلیموس مصر کا صرف ایک یونانی فنی شاہکار ہے اور بلاشبہ وہ بغایت نفیس ہے، یعنی دریا کی پل کا مجسمہ۔ جب ہم مذکورہ بالا کیفیات کے عکس کے لئے نظر دوڑاتے ہیں تو ہمیں سکندر کے بعد کے فنون کا حقیقی مسکن نظر آنے لگتا ہے۔ مصر کا مکمل بتائن ایشیائے کوچک اور شام میں نظر آتا ہے۔ یہاں ہمارے سامنے صرف ایک تعمیر نہیں بلکہ سیکڑوں تعمیر کار ہیں اور انیس صرف کم و بیش سمجھدار بادشاہ ہوں نہیں بلکہ شہر اور مائیکو افراد ہی شامل ہیں۔ یہاں صرف ایک ہی لب ساحل محل وقوع ہیں جہاں مٹی کے تودوں سے مصنوعی پہاڑ بنائے جاتے ہوں بلکہ بے شمار مختلف انواع محل وقوع میں جو ڈھلوان یا تدریجی ڈھلوان والی پہاڑیوں، رسول، حد بوں، دریاؤں کے کناروں، تیز روندیوں، چٹانوں اور جنگلوں پر مشتمل ہیں؛ اور حقیقت یہ ہے اگر ہم اس متنوع سرزمین کا سکندر کے میدان میں مقابلہ کریں تو انکی مناسبت ہزار اور ایک کی ہوگی۔ مابعد سکندر ہی عمارتوں کی سب سے ممتاز خصوصیت یکے بعد دیگرے چوتھے تھے اور ان کے لئے مصر میں جہاں جگہ نکلی وہی مقبروں نے گھیر لی۔ بس قسم کے چوتروں کے بنائیت لاثانی مثال مصر کے دیرالبحری میں ملتی ہے جو خود ایک مقبرے کا حصہ ہے اور اس میں بھی بائبل میں سرز کی نقل کی گئی ہے یعنی اسکا منہ و ماخذ بھی ایشیا ہی ہے اگر ہم سلیو کی سکوں بطلیموس سکوں سے مقابلہ کریں تو ہم دیکھیں گے کہ سیدھا سادہ اور شمر بار جند بکس میں پایا جاتا ہے۔ مصر میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو الحاکم کے قریب و آٹنے کی ”نظم مکانی“ کا مقابلہ کر سکے۔ علاوہ ازیں سارا پیوم کو چھوڑ کر اس ”نظم مکانی“ کی جتنی بھی مثالیں ہیں وہ سب کے سب ایشیائی بلدیات سے اخذ کی گئی ہیں؛ چنانچہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اول تو سارا پیوم کے متعلق ہیں زیادہ سلومات نہیں اور دوسرے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ فنون لطیفہ کے اس میدان کا آغاز مصر میں ہی ہوا ہوگا۔

# ہست ویم

## یونانی تمدن دوسری ق م میں

### ۳۔ پرگام

پرگام کی نوعیت ان سلطنتوں سے مختلف تھی جن پر ہم اس سے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ پھر سوال یہ کہ فنی اعتبار سے مصر کو اتنی اہمیت کیوں دیا جاتی ہے۔  
 اول تو تیسری صدی ق م کی شاعری (دیکھو اوپر باب ۱۲) جس کا اس زمانے کے فنون لطیفہ  
 سے گہرا تعلق ہے اسے اسکندریہ کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے؛ لیکن جس شعبہ میں اس شاعری نے  
 سب سے زیادہ ترقی کی یعنی شعبہ شبنانی، اس میں مصری اثر مطلق نہیں معلوم ہوتا، بلکہ ہے تو  
 اس میں مقالوی کو کسی اثر ہے۔ دوسرے چونکہ اسکندری شاعری نے جو روغن شاعری کی بنیاد  
 ہے۔ پوسپی کے دیواری تصاویر پر اثر ڈالا ہے اس لئے یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ پوسپی کے مکانات  
 کے ترتیب کا اصول ضرور اسکندریہ سے آیا ہوگا اور یہ کہ اٹلی میں جو دیواری تصاویر محفوظ ہیں ان کا  
 نکاس بھی اسکندریہ ہی ہوگا۔ لیکن یہ نتائج ناقابل تائید ہیں۔ ہمارے لئے یقین کرنا مشکل ہے کہ  
 پانچ چھ شخصیں یونانی ثقافت و فنی مکانات جو اسکندریہ میں ہونگے وہ تو اٹلی کے لئے نمونہ بنیں،  
 اور سیکلادوں ہزاروں ایسے مکانات جو ایشیا اور جزائر میں پھیلے ہوئے تھے ان کا مطلق اثر ہو؛  
 اور اگر بالفرض اول الذکر کا اثر بھی تھا، تاہم اس سے ایسے مکانات کے مبداء و ماخذ کے بابت  
 کچھ ثابت نہیں ہوتا۔ ہیں یہ فرض کرنے کی کوئی وجہ نہیں معلوم نہیں ہوتی کہ تسلیم اور جزائر میں



پہلے باب میں بحث کر چکے ہیں۔ ہم نے اس خصائص کا خاکہ تیرہویں باب ہی میں بیخ دیا تھا اور ہم دیکھ چکے ہیں کہ اسکا فرمانروا بطلانس اور سکیوکول

بقیہ مائیکہ گزشتہ - اسکندریہ کا اتباع کیا جاتا تھا؛ اسے برکس واقعہ یہ ہے کہ جزائر اور قلم ایشیا میں جو عمارتیں انہی اسکندریہ میں نقل کی جاتی تھیں - پھر ناطہ کو بجے اسیں شبہ نہیں کہ پونہ میں بعض ایسے مناظر موجود ہیں جنہیں مصری افراد نظر آتے ہیں، لیکن انیس سے اکثر کا پیش نظر باطل غیر مصری ہے یعنی یہاں کو ہی کنارے ان افراد کو گھیرے ہوئے ہیں مشہور اور دوسری کے مناظروں میں کسی قسم کا مصری عنصر نہیں پایا جاتا، اور اس تصویر میں جہاں تحت السری کاراستہ دکھایا گیا ہے وہ تو کاپری کی ہو ہو تصویر ہے الغرض ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ منظر کاری میں اسکندریہ کا اثر باطل قابل لحاظ ہے - بلاشبہ مصر نے ایشیا اور یورپ پر اثر ڈالا - لیکن اسکا باعث زیادہ تر ایسے اور سارہیں کی ہو جاسکتی -

بروکھاؤس Brockhaus - میسے لوگوں کے مضامین سے (Konv. 1, 14, 376) معلوم ہوتا

ہے کہ اسکندریہ سے فنون لطیفہ سے میدان میں کقدر کم منوب کیا جاسکتا ہے - بکارڈوز کے

نزدیک ("ابواب جدیدہ" ۲۲۸) مجروحیات کے محسوس سے جو مختلف سیلوں کے مواقع پر

اٹھائے جاتے تھے، مصری فنون کے اثرات کا پتہ چلتا ہے، تاہم کائروس (مناسبت صحیحہ) کا

جامعہ اور دیوکس ("عموم") کی تصویر یقیناً قدیم تر ہیں - الغرض اپنی تحقیقات سے ہم غصہ ذیل

نتیجہ پر پہنچتے ہیں :- واقعی فنون لطیفہ کے میدان میں اسکندریہ کا اثر نہایت کم تھا گو

میکائیل نیزدستی میں یہ اثر نہایت نمایاں تھا - اسکندریہ نے ترمین کا کوئی خاص طرز ایجاد

نہیں کیا، اور جہاں تک "نظم مکانی" کا تعلق ہے وہ ایشیا سے نہایت پیچھے تھا - ایشیا

اور یورپ دونوں میں اسکا اثر کچھ زیادہ تر مذہبی تھا - پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا

اسکندریہ میں کسی قسم کی نشست گاہ جمعیت عموم تھی؟ اور نہیں تھی، تو پھر زمانہ بعد کا یونانی فن

تعمیر وغیرہ گورا کے کسی کام کا؟ دیکھو شرابیر کے گریانی مقبتوں کی تصدیق برکونر Bruckner

تہفتہ وارجیدہ سانیات برلن Berl. Phil. Woch ۱۹۰۹ء شمارہ ۱ - مہانی

(مسلطت "۱۹۰۹ء) اثر لبر کے خیال کی تائید کرتا ہے - کلیس Class پاؤلی ۱۹۰۶ء میں

۱- میوٹر O. Mueller کی تائید کرتے ہوئے کہتا ہے کہ فلا دلفوس نے جو فنون لطیفہ کی

باب ۱  
کی طرح کوئی قائم تھا، نہ بھی نیہ، پٹلا گوینیہ، کا پادوسیہ اور پونتوس کی طرح

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - سرپرستی کی اس سے ان فنون کو کوئی خاص فائدہ نہیں پہنچا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بطلیموس چہارم کے بعد اسکندریہ کے یونانیوں کو، جسکے سن حیثیت یونانیوں کے کوئی خاص حقوق نہیں تھے، ہر طرح کے مطلق العنانہ افعال کا ہدف بنا پڑا تھا، اور اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسکندریہ بالآخر ناممکنی زندگی کے آرام و آسائش میں کچھ زیادہ اضافہ نہیں کر سکا، چنانچہ پولی بیوس کے زمانے میں اس شہر کے یونانی زندگی بالکل نیست و نابود ہو چکی تھی۔

آٹھویں ہیں یہ بات کہنی ہے کہ چونکہ بطلیموس مصری فنون کی سرپرستی کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے اس لئے کہ یونانی فنون کے لئے کچھ زائد نہیں کر سکتے تھے۔ اس ضمن میں جو کچھ پہلے چار بطلیموس نے کیا اسکے لئے دیکھو اور پڑا باب ۱۶ حاشیہ ۱۶۔ بطلیموس فلومیٹور کے عہد میں مصر میں یونانی تمدن کا زوال پے در پے رون پائی روس سے ظاہر ہوتا ہے جو نو اور خانہ برطانیہ میں موجود ہے، دیکھو مہانی، "سلطنت" ۳۵۸ وغیرہ۔

۱۱  
فیلاے میں بطلیموس پنجم ایسی فائیس کے نام کندہ ملے ہیں۔

انتائیوپولس (کان) میں بطلیموس ہفتم "فلومیٹور" کے زمانے کا انتائیپوس کا ایک بت خانہ تھا لیکن اب دریائے نیل اسے بہائے گیا ہے (بیڈیکر ۵۳۱)؛ دیوسپولس درو میں آثار (بیڈیکر ۹)؛ اپولینیوپولس (کوس) میں ہوروس کا بت خانہ (بیڈیکر ۱۱۳)؛ کرناک میں اس نے اور اسکے بھائی فیسلون نے ایک پھانک بنایا (بیڈیکر ۱۲۰)؛ اسی مقام پر توت میس سوم کے بتخانہ پر اسکا ایک نوشتہ (بیڈیکر ۱۶۱)؛ ایسنے کے بتخانے پر نوشتہ (بیڈیکر ۲۵۹)؛ ایدو کے بت خانے میں اضافے (بیڈیکر ۲۷)؛ وہ کوم اویمو کا ایک نیابت خانہ تعمیر کرتا ہے جو ہوروس و سبک کے نام پر منون کیا جاتا ہے (بیڈیکر ۲۹۴، ۳۹۰)؛ فیلاے کے اسی س داے بت خانے کا پھانک اوہ اندرونی حقدہ وڈا اسی کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں اور یہی کیفیت اسی بت خانے میں ایک لوح پر شخصی کتبہ کی ہے (بیڈیکر ۲۱۹)؛ دیوت داے بتخانے کا ایک کتبہ (بیڈیکر ۳۲۷)۔

بطلیموس پنجم "فیسلون" کے منصفہ ذیل باقیات ہیں :- کرناک میں آٹھ کچھ ما

کسی قبیلے کا شیخ تھا بلکہ وہ محض ایک قلعہ کا سردار تھا، جو اپنے اثرات کو بالبا

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - بت خانہ بطلمیوسی منارے چنبر استور کے چوٹی کے (بیڈیکر ۱۶۹)؛ کرناک کے قریب ماموت کا تھانہ (بیڈیکر ۱۷۰)؛ اسنے مدینہ جو کے چھوٹے تھانے میں اضافے کئے (بیڈیکر ۲۰۷)؛ یہاں ایک چھوٹا تھانہ اپنے اباؤ اجداد کے نام پر تعمیر کیا۔ (بیڈیکر ۲۰۸)؛ دیرالمہینہ کے تھانے کی (جسے قلوپا تور نے بنایا تھا) تزیں کی (بیڈیکر ۲۱۲)؛ دیر البجری (بیڈیکر ۲۴۹) اور الکعب (۲۶۵) کے تھانوں کی مرمت اپنی بیوی کلیو پاتر کے ساتھ مل کر کی؛ ۳۲۲ ق م میں ایدو فوکا بت خانہ، جسکی یورگی تیس نے ابتدائی سعی مکمل کیا اور اس موقع پر بہت بڑا میلان منعقد کیا (بیڈیکر ۲۷۲، ۲۷۳)؛ اپنی دونوں بیویوں کے ساتھ ملکر ادو جو کے تھانے میں اضافے کئے (بیڈیکر ۲۹۲، ۲۹۴) جہاں پہلی بیوی کو اسکی بہن اور دوسری کو اسکی زوجہ بتایا گیا ہے۔ یہ کہ اس نے فیلا کے منظر انداز تین کیا یہ اس منار کے کتے سے معلوم ہوتا ہے جسے فیلا کے سے انگلستان لے آئے اور جسکی وجہ سے شاہیوں کو اپنی کشفات کے لئے ایک راستہ مل گیا (بیڈیکر ۳۱۶)؛ وہ اس تھانے کی تزیں کرتا ہے جو قلوپو تور دے ایس کے بتکدہ کے چتے کے منظر میں واقع تھا؛ ایس بہت سے اہم مناظر کا جزیہ آثار گیا تھا۔ اس تھانے کو اس مکان کے طرز پر بنایا گیا تھا جس کا پید ا ہونا بیان کیا جاتا تھا (بیڈیکر ۳۲۰)؛ اسکے دک کے بت کدہ پر بھی کچھ کام کیا (بیڈیکر ۳۵۰، ۳۵۱)؛ ابراہیم ۳۲۲ ق م کا کتبہ ہے۔

نیز دیکھو کلیس، پاؤلی ۱۶، ۲۲۳ میں۔

بطالسمہ میں سے سب سے زیادہ ادبش وہ جسے اسکندریہ کے یونانی منظر کو سب سے زیادہ قصصان پہونچایا وہی مصری فنون کا سب سے بڑا سرپرست تھا، اور یہ اس ملک اور اس زمانے کے مین حسب حال ہے۔ مصری جیسی تمدن کی سرپرستی کو جوہ سے فیکون کو ہائی اپنی کتاب سلطنت میں مصر کا بہترین حکمران کا لقب دیتا ہے (۸۸۰)۔ کیا کوئی شخص جو بحیثیت انسان کے سراسر بیکار ہو و بحیثیت حکمران کے بہترین کہا جاسکتا ہے؛ کیا بہترین فرمانروا کو اخلافا بھی ایک مدت تک اچھا شخص نہیں ہونا چاہئے؛ کیا وہ مصری یہودیوں اور یونانیوں کا فرمانروا بھی نہیں تھا؛ کم سے کم یہ بات تو یقینی ہے کہ جہاں تک یونانیوں

بالک کو وسیع کرنے کے لئے اپنا مال و دولت بے درین خرچ کرتا تھا اور ساتھ ہی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - تاریخ کا تعلق ہے وہ کسی متاز تاریخی مقام کا مستحق نہیں۔ علاوہ  
وہ تمدن جن پرفیکون نے حملہ کیا، یعنی یہودی اور یونانی، وہ دونوں قدیم مصری تمدنوں سے  
ایضاً و اعلیٰ تھے اور خود فیکون کے خیالات بھی یونانیت لئے ہوئے تھے نہ کہ مصریت۔ اس سے  
یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے قدیم مصری تمدن کی جو سرپرستی کی وہ محض حکمت عملی پر مبنی تھی۔  
اگر اس نے اس حکمت عملی پر ایک ظالمانہ اذازے عمل کیا، تو مقصد اچھا ہو، لیکن اس سے یہ  
لازم نہیں نکالنا کہ اس مقصد کے حصول کے طریقے بھی اچھے ہونگے۔ جہاں بالکل ٹھیک کہتا ہے کہ  
مکن ہے کہ کئی بیرونیوں کی طرح فیکون کے معاش میں بھی اسکے مخالفین نے مبالغہ آمیزی  
کے کام لیا ہو۔ مکن ہے کہ یونانیوں نے مبالغہ آمیزی سے کام لیا ہو لیکن اس میں شبہ نہیں کہ وہ  
ایک برعکس شخص تھا اور نتائج کا اسے کبھی خیال نہیں رہتا تھا۔

مہد بطلانہ میں مصری فنون - بطلیموسی چوٹیاں : اسپیسرو : مصری آثار یاس :

Maspero: Archeol. Egypt. صفحہ ۶۰۰، نیز دیکھو بیڈکر ۲، ۲۳۸-۱۔ اسکے بعد میں ملز تعمیر

نفیس ہو گیا، لیکن غلبہ یوں کے چوٹیوں کے طرز میں کچھ زیادہ فرق پیدا نہیں ہوا۔ سنگ کاری  
اکھنڈر دوم کا عظیم الشان مجسمہ ملحق ہیں : صفحہ ۲۲۹، تصویر ۲۰۲۔

یہاں میں بطلیموسی مصر کے عظیم ترین سندوں میں سے ایک کا اقتباس دیتا ہوں  
گو میں یہاں یہ ظاہر کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنے اس حاشیہ کے لکھنے تک میں نے یہ کتاب  
نہیں پڑھی تھی۔ ر۔ سٹورٹ پول اپنی فہرست سکوبات یونانی (اکھنڈریہ) 'لسدن  
۸۹۲ء صفحہ xxxlv میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں جو جو کچھ ہونے کے ساتھ ہی میرے  
خیال کے مطابق تھا : 'ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ بطلانہ کی دولت اور تزک اور  
علاوہ ان کے بلوئس جیسے سوانح پر انکی خوشی و مسرت کا یہ تقاضا ہو گا کہ ان کے عہد میں  
فنون میں مستند ترقی ہو جائے اور اس زمانے میں تخیل کا جو شوق تھا اس سے فنون کو ایک  
خاص سمت میں راستہ مل گیا ہو گا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ میوز خانے میں حکیات کی جو پرورش ہوتی  
تھی اسکے خلاف بھی ایک زبردست تحریک موجود تھی۔ علاوہ ان کے زمانہ مابعد کے بطلانہ مصری  
زیادہ تھے یونانی کم۔ انکی اسباب سے اکھنڈریہ کے فنون صرف اکھنڈریہ تک ہی محدود تھے

جہاں وہ اپنے حلیفوں کے لئے اسباب امن و امان اور اپنے لئے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - اور ان کا نشو و نما کما حقہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اسکے برعکس جب حکیات کی جگہ غلطیت نے لی تو اس سے ایک جدید طرز کا یونانی اثر پیدا ہو گیا اور بت خانے کو ایک جدید طرز پر نظم کرنا پڑا تا کہ غلطیت کے درس دیئے جا سکیں۔ اب مصری فنون کے راستے میں کوئی مزاحمت تو رہی نہیں تھی۔ لہذا اس نے اس یونانی اصول کے راستہ پر جو رہیں اس پہلے بودیا گیا تھا۔ ترقی کرنی شروع کی۔ یہ غلطیوں یعنی مشہور و معروف انواع میں نظر آتے ہیں جیسے اسیس اور شاہجی پجاریوں کی نوع۔ وہ تمام دوسرے غیر متعین اور محض نقلاذ فنون کے مشابہ ہیں، اور انیس معلومات اور اہماد کی کمی نظر آتی ہے۔۔۔ جب رومائے مصر فتح کیا ہے تو اسکے فنون دنیا کے یونان کے فنی میار سے بہت گر چکے تھے (ص ۱۷۷)۔

بطالسم میں دریائے نیل کی پوجا، ایضاً ص ۱۷۷ وغیرہ۔ نیل اور اوزی ریس ایک ہی دریائے دو نام ہیں، چنانچہ اسخندروسی ثالث، ہمیں ساراپس، اسیس اور ہرپوکر تیس شامل تھے، لیکن ساراپس کے شکل میں نیل بھی شریک تھا۔ یونانی ایک ہدیائی مبود کو پسلیدہ سمجھتے تھے نیل کے جوڑے کا نام پوتھیئہ (ایسیس) تھا۔

حاشیہ (۲۱) ص ۱۷۷ شامی میس پرستی کے لئے ہمدانگری کتاب ہذا کو سوم سن: "تاریخ روم جلد ۵۔ اسکے مفصلہ ذیل فقروں سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض فرامانچے ساتھ منسوب کیا گیا تھا، لیکن ہم اوپر دیکھ چکے ہیں (باب ما حاشیہ ۷) یہ لفظ سرکاری طور پر استعمال کیا جاتا تھا، چنانچہ اس سے تفریح گاہوں سے کوئی تعلق نہ تھا۔ موم سن کہتا ہے: "تمام زمانہ قدیمہ میں انطاکیہ قریب دافنے کے برابر (جو اسکا نام پڑ گیا تھا) کوئی دوسرا شہر ایسا نہیں تھا جس میں زندگی مرث سے کاٹنے کو استعداد ہوتی ہو یا فرائض معیسی کی صرف اتنی معیشت باقی رہی ہو اور انطاکیہ قریب دافنے کا مفہوم پس اسی طرز کا ہو گا جو "موم سن" وائل قریب پر اتر کے الفاظ سے لیتے ہیں۔ موم سن یہ بھی کہتا ہے (۵، ۳-۳) کہ "سوریہ اور اس سے بھی زیادہ مہم کو اپنے اپنے صد مقاموں نے گواہ گیر لیا ہے" اور نہ تو موبہ ایشیا نا ایشیائے کوچک میں انطاکیہ یا کھنڈرہ جب ایک ہی شہر ملتا ہے بلکہ ان ممالک کا دار و مدار بہت سے ثانوی ہدیات پر ہے۔ ہمارے نزدیک یہ محکم لگانا درست نہیں ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے کہ شام کو انطاکیہ کے گواہ گیر لیا ہو" ہمارے نزدیک



بالہ

معاوضے میں روپیہ کا مطالبہ کرنے سے بھی نہیں جھکتا تھا اور اسے وصول بھی کر لیتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اتالوسیوں کے حکمت کا راز انہی جمع پونجی تھی۔ اسی روپیہ سے انہوں نے اپنی فوج اور بیڑا آراستہ کئے، بے چین ایشیائی حکمرانوں کا سختی کے ساتھ مقابلہ کیا، اور اس روپ میں وہ مغربی ایشیائے کوچک والوں کو، جنہیں یونانی تمدن پھیلا ہوا تھا، نجات دہندوں کی شکل میں نظر آئے۔ اپنی حکمت عملی میں انہیں اس ملک کے جغرافیائی کیفیت سے بہت کچھ مدد ملی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کسے کوس کی وادی اندرون ملک میں بہت زیادہ نہیں جاتی، اور ایک بات جو خاص طور پر قابل لحاظ ہے یہ ہے کہ اس وقت اسکے اور اندرون ملک کے مابین سڑکوں کا وجود نہ تھا جسکی وجہ سے اسے اس نواح سے علیٰ السہوم کسی قسم کے خطرے کا سامنا نہیں کرنا پڑتا تھا۔ اس کے برعکس بندرگاہ اطالیہ کے قذیعہ سے ملک پر گامم کا ساحل بحری کے ساتھ بہت اچھا تعلق تھا، جسکے باعث اتالوسی یونان کے ساتھ اپنے تعلقات قائم رکھ سکے اور تیسری صدی ق م سے برابر ایک معتد بہ بحری قوت کو مجتمع کر سکے۔ سب سے پہلے ہم اس سلطنت کی تاریخ کا خلاصہ پیش کریں گے۔

بقیہ ماشیہ گزشتہ - Boumeistr: Denkmaler (۱۲ میلیم) کے نہایت لطیف مضمون "پرگامم" (ص ۱۱۲) میں دی ہوئی ہے؛ اس مضمون کا تاریخی جغرافی حصد فابریکیوس Fabricius نے اور مشاہدہ حصہ میں سنگ کاری کا ذکر ہے۔ ٹرینڈلین برگ Trendelenberg نے لکھا تھا اور مشاہدہ تک بحد تنقید کی گئی ہے اس کا خلاصہ مندرج ہے۔ باضابطہ کتابوں وغیرہ میں سے مفصلہ ذیل کا ذکر ضروری ہے۔ فریکل فابریکیوس و شہارٹ "نوشتہ جات پرگامم" Frickel Fabricius und Schuchardt: Die Inschriften von Perg. Berlin ۱۸۷۵ء؛ سو بودا: "پرگامم کی کھدائیاں" Swoboda Die U. k. von Perg., Rh. Mus. ۱۸۷۶ء جہاں دور لوکی میں شہر پرگامم کے امدات سیاسی شتا مجلس خاص و جمیعہ عموم کا ذکر کیا گیا ہے۔ غالباً اشرافے کو سولی کو بلد شاہ مقرر کرتا ہو گا دیکھو اور باب ماشیہ ۱۲۔ مقابلہ کردہ ہلانی: یونانی زندگی باب ۱۲۔

باب

لینسی ماخوس کا خزانہ قلعے تاروس ساکن میوں کی نگرانی میں تھا اور اسے وہ پرگاکم کے قلعہ میں محفوظ رکھتا تھا۔ اس نے اپنے مالک سے بناوت کر دی اور چونکہ وہ ہارباکوس کی بہ نسبت قسمت کا اچھا تھا اور اس سے زیادہ چالاک بھی تھا اس لئے اسے کامیابی ہوئی اور اس نے اس خزانے کو کام میں لا کر اپنے لئے ایک راجہ بھائی قائم کر لی۔ اس کے بعد اس کا بھتیجا یونیس اول تخت نشین ہوا اور اس نے سلسلہ ق م سے ۱۲۱۱ ق م تک حکومت کی۔ یہ یونیس پہلے میوں کے قریب اماکوسس کا حکمران تھا جسے بعد میں اس نے میوں کو دیدیا۔ ہم باب ۹ میں دیکھ چکے ہیں کہ سلسلہ ق م کے قریب یہی ساروس کے قریب اٹاکوس اول سے اور زکس ہوئی اور اس نے اس جنگ میں کامیابی حاصل کی۔ اس کے بعد سلسلہ ق م میں قلعے تاروس کا ایک دوسرا بھتیجا، یونیس کا بھائی، اتاکوس اول تخت نشین ہوا اور اس نے سلسلہ ق م تک حکومت کی اور یہی وہ بادشاہ ہے جس نے سلسلہ ق م میں کلتوں پر غلبہ حاصل کرنے کے بعد بادشاہ کا لقب اختیار کیا۔ اٹاکوس دوم فالولیوں کا طرذار تھا، چنانچہ اتاکوس نے اسے بھی نجات دے دیا، اور اس کے بعد یونیس ق م کے الفاظ میں (وہ ایشائے کوچک کے بیشتر حصے کا مالک بن گیا۔ اس میں شبہ نہیں کہ یہ شان و شوکت زیادہ دن تک نہیں رہی لیکن اس کے آثار یقیناً باقی رہ گئے۔ سلسلہ ق م تک تو اس کی قوت میں روزانستروں اضافے ہوتے گئے، لیکن اس کے بعد اسے شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔

سیلوکوس دوم اور اس کا بھائی اٹاکوس پہلے راکس کے سلسلہ ق م تک برابر ایک دوسرے کے دست و گریباں رہے کیونکہ یہ سے ترقی نہ ہو سکی اور سیلوکوس سوم بھی (جس نے سلسلہ ق م سے سلسلہ ق م تک حکومت کی) کا کام رہا۔ اب ایشائے کوچک کے مختلف ملکیں بھی اتاکوس کی طرف ہوئیں اور اتاکوس نے انہی حمایت کا وعدہ کیا لیکن سیلوکوس سوم کے عہد حکومت کے دوران میں اکائیوسس نے اس روئے ایشیا میں شام کی قوت کا سکہ جا دیا





باب

کا قلعہ جو پہاڑ کی چوٹی پر واقع تھا، ایٹمنز کے اگروپوس سے ذرا چھوٹا تھا۔ شاہی عہد کے ابتدا میں اس قلعہ کو ذرا جنوب کی طرف وسعت دیکھی اور یونین کے عہد میں انیس مزید اضافے ہوئے، جگہ آثار اس وقت تک باقی ہیں۔ یونین کے عہد میں قلعہ شمال و مغرب سے جنوب مشرق کی طرف تقریباً دو تہائی میل اور شمال و مشرق سے جنوب مغرب کی سمت میں تقریباً نصف میل تھا۔ لیکن اس رقبہ سے باہر بھی متعدد مکانات، مندر اور دوسری عمارتیں تھیں۔ زمانہ مابعد میں یعنی اور بنیظینی عہد میں فیصلوں کا محیط دو مرتبہ کم کر دیا گیا، اور قربانگاہ زیوس کے جو مجسمے برآمد ہوئے ہیں وہ دراصل بنیظینی تفصیل کے تھے۔ آٹالویوں کے زمانے میں پرگام کے زندگی عامہ کا مرکز اگورا تھا، جو پہاڑ کے ایک جنوبی شاخ پر واقع تھا۔ اگورا کی جگہ دراصل دو بڑے بڑے چوتروں پر تھی جنہیں سے اوپر والا چوترہ (جس میں زیوس کی قربانگاہ سطح سمندر سے ۸۶۵ فٹ تھی) چواروں کے لئے استعمال ہوتا تھا، اور دوسرے چوترہ (جو سطح سمندر سے ۸۲۵ فٹ اونچا تھا) کاروبار انجام پاتا تھا۔ اس دو چوترے کے منجلی جھجھکیوں میں ایک چھوٹا سا بتخانہ تھا جسے بجل دیونیس کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اگورا اور بت خانہ آٹھینے میں جس کا ابھی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اگر سیاسات میں کاروباری طریقے کار و اج دیکھنا ہو تو پرگام کی تاریخ کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ پرگام کے حکمرانوں نے رومیہ لیکر ایشیا کے یونانیوں کی حفاظت کی اور ایونیوں کے لئے ایک قلعہ بنایا۔ انہوں نے اپنا ہدیہ گاہ لیکر ایونیوں کو اپنی فوج میں بھرتی کیا اور جنگی جہاز بنائے اور ساتھ ہی اپنا رومیہ خرچ کر کے ادا اپنے اقتدار کو کام میں لاکر انہوں نے امن و امان اور تہذیب و تمدن کو فروغ دیا۔ لیکن فلے تاروس کے تنلب کی وجہ سے انکے ماتے پر جو کھنگ کا ٹیکا لگا ہوا تھا وہ آخری فرمانروا کے طرز عمل کی شکل میں رونما ہوا، جسے باگل ذاتی ملک کی طرح اپنی تمام سلطنت رومنوں کو وحیث کردی اور اسکی وجہ سے ایشیائے کوچک کو مصائب و آلام کا شکار بنا دیا۔ دیکھو نیچے، باب ۵۔

تھوڑی دیر میں ذکر کیا جائے گا، تقریباً دو سو گز لمبا ایک چوتھرہ تھا جس پر **باب ۲**  
 ناکہ کی تاشہ گاہ بنی ہوئی تھی۔ تماشہ بیٹوں کے نشستیں اور قلعہ کی جانب  
 جاتی تھیں جو اگر اسے بالاتر تھا اور جہیں (انھیں کا مقدس حرم شامل تھا۔  
 اس حرم کے شمال اور مشرق کے حدود پر بہت سی محرمیں تھیں اور  
 جنوب و مغرب میں جہاں چٹان ختم ہوتی ہے وہاں اس دیوی کا بت خانہ  
 تھا جسکی پوجا کی ہر دلعزیزی سکون اسے ظاہر ہوتی ہے۔ اگرچہ پرگاکم کا  
 نام اور انھیں کے پوجا سے روادے کے ساتھ ایک طرح کا تعلقی ظاہر  
 ہوتا ہے تاہم شہر کی بنیاد اگلے پوس کے پیش سے شروع ہوئی جو اپنی وڈوں  
 سے آکر یہاں مروج ہوئی تھی۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اگلے پوسم ذرا نیچے تھا،  
 جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید شہر کے حصہ زیریں اور حصہ بالائی کا آغاز  
 مختلف زمانوں میں ہوا ہوگا۔ اوپر والے حصے کے جن محرابوں کا ذکر کیا گیا  
 ہے انکے درمیان مورچے تھے جنہیں فتوحات کی یادگاری منبتیں جن میں سے  
 بعض اس وقت تک محفوظ ہیں۔ شمالی دروازے کے عقب میں بہت سے  
 کمرے تھے جن میں شاید پرگاکم کا مشہور کتب خانہ ہوگا۔ اپنے شباب کے  
 زمانے میں پرگاکم کا قصر شاہی انھیں کے بیٹے کے شمال و مغرب میں ہوگا اور  
 سلطنت روم کے عہد ثانی میں ٹرائن کے نام کا ایک جرم وہاں بنایا گیا۔  
 یہاں شہر کے زیریں حصے کے ان عمارتوں کا بیان نہیں کرکوں گا جو رومنوں  
 کے عہد میں مکمل ہوئی تھیں لیکن ۱۶ فٹ چوڑا حسیافتی راستہ جو مغرب کی  
 طرف تقریباً ۱۰ میل تک ایک بت کدے کو جاتا ہے جیسے قرب کے ایک حصے  
 کیوجہ سے اگلے پوسم سمجھا جاتا ہے غالباً رومنوں سے پہلے کا ہے۔ پرگاکم  
 کے نزدیک بہت سے عظیم الجثہ تودے ہیں جن کے اندر کمرے بنے ہیں۔  
 اب یہاں کے مشہور و معروف قربان گاہ کی طرف آئے اور ساتھ ہی  
 ساتھ یہاں کے سنگ کاری کی طرف رخ کیجئے۔ اولیسا کے قربان گاہ زیوس  
 کی طرح یہ قربان گاہ بھی قربانی کے جانوروں کے راکھ سے بنی تھی، لیکن یہاں  
 اس راکھ کا تودہ ایک چوتھرے کے وسط میں تھا جو ۳۰ گز لمبی چوڑی اور

باب

۱۶ فٹ اونچی تھی اور اس پر کو مغرب کی طرف سے سیڑیاں باقی تھیں۔ اس چوڑے کے ہر چار طرف دیووں کا مشہور منبتی مائید تھا جو ۹ فٹ اونچا تھا اور اس کے تین طرف ایک میستہ تھا اس پر بھی مائید اور پرکاشم کے افسانوں کی منبتی تصاویر بنی ہوئی تھیں لیکن یہ اس دوسرے مائید سے ذرا چھوٹی تھیں۔

پرکاشم کے سنگ کاری کیوجہ سے انیسویں صدی عیسوی میں دو مرتبہ یونانی مسینون اعلیٰ اور ان کے از تقاضا کی بات ہمارے مملکت میں اضافہ ہوئے اول تو اس کے آغاز کے ثبوت اور اناکس اول کے فنی شاہکاروں کے قدر و قیمت کی وجہ سے اور دوسرے سیکلہ اور اس کے بعد پرکاشم میں خود پرکاشم میں قربانگاہ والی ممتوں کے انکشاف کی وجہ سے۔

۳۵ پرکاشم کے سنگ کاری کے لئے دیکھو ٹریڈلین ہرگ کے اوپر والے مضمون میں جن تصانیف کا حوالہ دیا ہوا ہے (صفحہ ۱۲۷)؛ اس کا مختصر حال لکھو: ریڈ کریزان Nekule Baed. Griechent وغیرہ میں درج ہے۔

قدیم تذکرے یعنی ۸۴۹ (اناکس اول دیونیس ۲)؛ پتوسانیاس ۲۵۱-۲۵۲۔ جہاں تک تاریخ کا تعلق ہے، یہ خیال رکھا جائے کہ ۹۰ ق م میں یونیس کے فالویوں سے تعلقات جاری تھے اور اس نے ابو دوروس ۳۱-۳۲ کے مطابق ۶۶ ق م میں نہیں بھٹ دی تھی۔ اناکس اول نے فالویوں پر جو قبضہ حاصل کیا اسے آجکل اس بیان کو ملحوظ رکھ کر اتنی اہمیت نہیں دیکھائی جتنی کا وہ مستحق ہے۔ سب سے اہم امر یہ تھا کہ فالوی خود اپنے ملک میں محدود رہیں اور اس نے یقیناً یہ کر دکھایا۔ کہا جاتا ہے کہ بعض فالویوں نے یہ ملکہ حاصل کرنے سے وہ شاہی خطاب کا مستحق نہیں ہو سکتا تھا لیکن اس نے شاہی خطاب ضرور اختیار کیا۔ بلوگول کا شیوہ ہے کہ جب اپنے خیال کے بموجب انہیں فتوحات حاصل ہوں یا جب وہ دوسروں پر اثر ڈالنا چاہیں کہ انہیں کامیابی ہوئی (موقت وہ اپنے کارناموں کو منایا کرتے ہیں)۔ یہ ثابت کرنے کے لئے اناکس اول کی بجائے یونیس دوم نے فالویوں کو فتح کیا، دیو دوروس کا ایک مقول (۱۳۱-۱۳۲) پیش کیا جاتا ہے کہ اس نے عالمی قوم کو اپنے قبضے میں کر لیا (یونیوسٹر ۱۲۳)؛ لیکن یہ واقعہ پر مبنی نہیں ہے اس لئے کہ

بدلتا

ہیں یعنی اور پوسانیاس کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ آٹالوس نے غالیوں پر جو فتوحات اٹھیں حاصل ہوئیں انکی یادگاریں قائم کرنے کے لئے مجسمہ ساز مقرر کئے۔ یعنی کہتا ہے کہ آٹالوس و یونیس نے غالیوں کے جنگوں کے تابے کے یادگاری مجسمے بنانے کے لئے چار کار نگروں کو لو کر رکھا؛ پوسانیاس کہتا ہے کہ آٹالوس نے چند چڑھاوے اٹھانے کے ارادوں میں ممنون کئے جن میں دیوں، اینزوں اور ایرائیوں کی اٹھانوں کے ہاتھ اور منبر پر غالیوں کی شکستیں تین تین فٹ کے قریب اپنے مجسموں میں دکھائی گئی تھیں لیکن وہ یہ نہیں کہتا کہ یہ مجسمے کس دھات سے بنائے گئے تھے۔

نتی Nibby نے اس بات کا اکتشاف کیا ہے کہ کاپی تول کے نوادہ رمان میں مرتے ہوئے نام ہنا و شمیر بار کا جو بت ہے اس سے دراصل مرنا ہوا غالوی مراد ہے اور روچٹ Rochette نے یہ طے کر دیا ہے کہ دلا لودو ویسی والے مجموعے موسومہ ”آریہ وچے ٹوس“ میں دراصل غالیوں کی مجسمیں ہیں اور برڈن Brunn نے اس سے پہلے ہی ان سب شاہکاروں کو پرگام کے ساتھ منسوب کر دیا تھا لیکن اس کے بعد برڈن نے یہ دریافت کیا کہ سنگ مرمر کے بہت سے مجسموں کو جو وچین، نیپلز اور روما کے جیسے مجموعوں میں منتظم ہیں دراصل اٹھانوں والے پرگام کے چڑھاؤں کے نقلیں سمجھنا چاہئے۔ یہ بالکل ممکن ہے بلکہ اغلب ہے کہ کاپی تول اور دلا لودو ویسی والے مجسمے ان تابے کے مورتوں کے نقلیں ہوں جو پلیمینی کے قول کے بموجب پرگام میں تھیں۔ چھوٹی بیہوش جنیں جھکے ہوئے مرتے ہوئے یا مردہ دیو اینزن اور ایرالنی دکھائے گئے تھے وہ شاید زور و زور

بقیہ ماثیہ صفحہ گزشتہ - ناظمی رابرٹا زور ہے۔ یہ ہے کہ دونوں حکمران بیکار تھا خود دیکار کے مرض میں مبتلا تھے لیکن آٹالوس نے یونیس سے تھوڑا بہت زیادہ ہی کر دکھایا۔

پوسانیاس ۱۳۵ء میں متربانگاہ کا کچھ یوں ہی سا ذکر ہے؛ اسکا مفصل بیان

اپنے یوس میں ملے گا۔

بال

مجسوں کی ذرا کمزوری تھیں ہوں؛ لیکن ہمارے نزدیک مڑتا ہوا غلامی اور لوہو کی مجموعہ ان عظیم ترین فنی شاہکاروں میں سے ہیں جو خدا ہمارے لئے چھوڑ گئے ہیں۔ دونوں سے دلپرا ایک خاص اثر ہوتا ہے اسلئے کہ ایک طرف تو انکا موضوع ہی دلکش ہے اور دوسرے فاسٹوں نے اپنی فنی مہارت کہ کام میں لا کر مفتوح کی شبیسیں کچھ ایسے شریفانہ انداز سے بنائی ہیں کہ خود بخود دلپرا ایک خاص اثر پڑتا ہے۔

قربان گاہ کے عظیم الشان حاشیہ سے زمانہ مابعد کے پرگام کے فنون کی ایک بالکل جدید اور شہر آئینہ جھلک ہماری نگاہ کے سامنے آتی ہے۔ ان شہتوں میں تیزی کے ساتھ حرکت کرتے ہوئے اجسام دکھانے کی کوشش کی گئی ہے اور انہیں ایک ناپک کی کیفیت اور بید تو انالی نمایاں ہے۔ پہلے زمانے کے شہتیں تو ایک ساسل حاشیے میں محدود کر دیا جاتی تھیں اور جو مدارج ہوتے تھے وہ گویا نقشے ہی میں سے کاٹ دیئے جاتے تھے۔ قربان گاہ کے پندے کے چاروں طرف دیوؤں کا حاشیہ ہے اور اس سے تحت الشہت کے واسیوں کو دکھایا گیا ہے؛ انکے اوپر قربانی کا دھواں آسمان کی طرف جاتا ہوا نظر آتا ہے۔ ہم یہاں دیوؤں کو آسمان پر حملہ کرتے ہوئے نہیں دیکھتے بلکہ خود مہبود زمین پر آتے ہیں اور انے دشمنوں کو انکے گھروں میں پا کر انکا بیج ناس کر دیتے ہیں۔ تنوع کے خیال سے ان دیوؤں کے جامہ کی ہر ممکن نہایت ظاہر کی گئی ہے؛ لیکن ہیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ دیو بد صورت نہیں اور انکی شکلیں مضحکہ خیز ہرگز نہیں۔ اس حاشیہ میں ذہنی اظہار کے بہت کم آثار ملتے ہیں؛ لیکن اسکی امیہ بھی تو نہیں تھی۔ ہم تمام حاشیہ کے مجموعی اثر کو خارجی ہی کہہ سکتے ہیں؛ لیکن انفرادی مجسمے تو سنک کاری کے بہترین نمونوں میں سے سمجھنے چاہیں۔ چھوٹا حاشیہ اس سے بالکل مختلف ہے بلکہ وہ اس سے زیادہ خوشنما بھی ہے اور ایسی کہیں کہیں شہزاد مورچوں سے جگہ بھر دی گئی ہے۔

پرگام کے سکے نہیں ہیں لیکن انہیں زیادہ تنوع نہیں پایا جاتا۔ انہیں میں

ہم کستوروری سکوں کا شمار کریں گے لیکن یہ تقریباً ہمیشہ ہم شکل ہوتے ہیں۔  
 باب ۲ پر گھام کے فنون لطیفہ کا اثر میرنا کے پچی مٹی کے مورتوں سے بھی

۱۔ پر گھام کے کئے۔ اہوف بلومر: پر گھام کے خاندان شاہی کے کئے Pergamon Im hoof-Bluner Die

Maczen der Dynastie von اکاڈمی برلن سلسلہ: جلد ۴۵۴ صفحہ ۱۰۰ فہرست سکجات نو

اصناف برطانیہ: میرنا: مولف درجہ Wreth لندن ۱۸۹۸۔ پر گھام نے ابتدا ہی سے بلدی کے ڈھانے شروع

کر دیئے تھے: دیکھو فہرست سکجات نو اور زمانہ برطانیہ صفحہ ۱۱ (اپولو ریتھنے کے پوجا) و ص

XXIX۔ فلے تاروس نے اٹیکائی چودہ میاں ڈھلو این جنرید ہی طرف سلیو کوس کا سر تھا اور اپنی

جانب نشہ پلاس: یہاں اس نے دراصل لیزری ماخوس کی نقل کی تھی لیکن لیزری ماخوس کے کھول

پر ڈھال عبودہ کے پیچھے رکھی نظر آتی ہے۔ ملاوہ یونیس دوم کے باقی یونیس اول اور اسکے جانشینوں

نے چودہ میاں بنوائیں انکے سیدھی طرف فلے تاروس کا سر اور دوسری جانب نشہ پلاس ہے: لیکن

یونیس دوم (صفحہ ۹۹ ق م) کے کھول کے ایک طرف خود اسکی شبیہ اور دوسری جانب دیو سوری

یا کھیری کا عتیس بنی ہیں۔ گیلر (: "ایری تھرائے") (Gaebler-Eryt e) صفحہ ۱۱ کا

رحمان: ہے کہ یہ فلے تاروس کے سردار لے سکے دراصل اتانوس اول کے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ

اتانوس اول تک تبدیلی کی کوئی قطعی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ لیکن اگر یہ واقعہ سچہ کہ یونیس اول نے

انطاکوس کو سارگوس میں شکست دی (سترابون ۱۳: ۶۲) تو یہ بات بالکل سمجھ میں آتی ہے کہ

اس نے کھول مطلوب حکمران کے سر کو سکوں سے نکال دیا ہوگا۔

کستوروری۔ تقریباً سنہ ق م میں ایک جدید کھنسی کستوروس اپنی سوس میں

ڈھالا گیا اور یہ اسقدر مقبول ہوا کہ بہت جلد اسکا پلن تمام مغربی ایشیائے کوچک میں پھیل گیا: اسکا نام

کستوروس اسوجہ سے چڑھ گیا کہ اسپرڈیا۔ حکمران کا یا ضحوق کی شکل بنی ہوئی تھی جو راز دہانے

بالکوس میں استعمال ہوتا تھا: اور میں دراصل اس افانے کا حوالہ دیا ہوا تھا کہ کیسے نے بالکوس کا

چند خاص مذہبی رسوم کھانے تھے جیسے دوران میں مختلف صندوقوں سے سانپ نکل کر رینگنے لگے۔ ج۔

روشر: "ناموس" Recher: Lex. ۱۰۸۶: ۱۰۸۷۔ یہ صندوق ان سکوں پر بنا ہوا

تھا۔ یہ کستوروری جاری رسوم دوسری ۱۰۸۶: ۱۰۸۷ کی چودہ میاں ہیں (پلین ۲۶۱) یا یولی کئے کہ

ایٹیکائی۔ دو درہیوں یا دانی گیلو کی برابر ہیں۔ بہت جلد یہ پر گھام میں ۱۸۷۱ء کے بعد

باب

ظاہر ہوتا ہے اور سحرنا کے بعض مورتیوں میں لی سپوس کے فن کو نفلس  
کیا گیا ہے۔  
لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ پرگامم میں صرف فنی شاہکار ہی نہ

بقیہ ماشیہ صنم گزشتہ - ردن صوبہ ایشیا میں مروج ہو گئیں اور ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سلسلہ قدیم  
کے بعد انہوں نے ان اکسندری سکوں کو جو سلسلہ قدیم سے مروج تھے، بازار سے نکال دیا۔  
(دیکھو اوپر؛ باب ۱، ماشیہ ۸)۔ انکی سیدھی طرف ایک صندوق اور ایک گھیرے میں سانپ  
بنا ہے اور الٹی طرف ایک ترکش ہے جسکے چاروں طرف سانپ لپٹے ہوئے ہیں۔ یہ کستو فوری پارو  
اور رچی تیوم، پرگامم، سمرنا، ایلی سوس، تھیا تھیرا، ساروس، تراپس، لاؤدیکھ، بک لکیہ،  
ایاسیہ، کبوتس، اور جہاں تہاں کویت کے شہروں میں ڈھالے جاتے تھے۔ ان نمکالوں کے نام  
سکوں میں طزائیں دیئے ہوئے ہیں۔ یہ سکے گویا بین الاقوامی تجارتی سکوں کا کام دیتے تھے اور ایشیہ  
کو پاک کے بڑے بڑے تجارتی مرکزوں میں ڈھالے جاتے تھے۔ ابتدائیں اکسندری سکے اکھڑاؤ کی  
دوش بدوش مروج رہے اسلئے کہ یہ دونوں بعض مرتبہ ساتھ ساتھ ڈھلتے تھے۔ ہیٹ نے (لندن سلسلہ ۱۰  
فہرست سکجات نوآؤر خاک و بڑا لایڈ، ایونیہ، لندن سلسلہ ۱۰) ان سکوں کا شمار کیا ہے جو ایلی سوس  
میں بنائے جاتے تھے؛ فہرذا: (۱) ایلیائی میار کے درہم منبر ایلی سوس شپیں ہیں؛ (۲) اکسندری  
چو درہمیاں؛ میولر (۳) قلعے تے روسی چو درہمیاں؛ (۴) کستو فوری؛ رموڈوزی مینار کے چو درہمیاں  
دو درہمیاں اور درہم؛ ایونیہ، ۶۱ - تصاویر ۱۱-۱۲۔ اس طرح ہر قسم کے ضروریات پوری ہو سکتی  
تھیں۔ ایلی سوس کے لئے دیکھو اوپر باب ۵، ماشیہ ۱۲۔

میرنیہ کا قبرستان Pottier, Reinach and Veyries 1 N cropole de My.

پیرس سلسلہ ۱۰ اور مختصر بیان پوتے کی کتاب زمانہ قدیم کے پختہ مٹی والے مے

statuettes de terre cuite dan l'antip te پیرس سلسلہ ۱۰، خصوصاً ۸۱ نمبر

خالصی مورتیاں بھی ملی ہیں۔



بلکہ اسکا زمینی نقشہ اور اسکی ظاہری شکل سب کا سب اس حیثیت سے ایک فنی شاہکار تھا جسکا اشارہ باب قبل کے حاشیہ ۲۰ میں کیا گیا ہے۔ وہ گویا خوش اسلوبی اور منظم بندش کا ایک نمونہ تھا اور اس سے کمال دلکشی ظاہر ہوتی تھی۔ ایشیائے کوچک کے دوسرے شہروں نے بھی پرگامہ کی طرح زمین کی اونچائی نیچائی کو خوبصورتی سے کام میں لا کر سرچار طرف کی آبادی کی نظریں اپنی طرف کر لی تھیں اور اپنی آبادی کو کچھ اس طرح سے منتشر کر لیا تھا کہ شہر سے دیہات اور دیہات سے شہر کی طرف مختلف مقامات سے دیکھنے سے مختلف النوع مناظر

۱۔ شہر "نظم مانی"۔ ہرٹس فیلڈ، ریمزے، پریسین اور راوس نے متعدد بار بحر اناطولیہ پرگامہ کے آبادکنے ہوئے شہروں کے خصائص پر نظم اٹھایا ہے۔ نوآبادیات قائم کرتے وقت قدما کے نظر کے سامنے جو اصول رہتے تھے انہیں ہرٹس فیلڈ نے اپنے رسالہ موسومہ "انواع نوآبادیات" (Hioschfield: Zur Typologie Griechischer Ansiedlungen، تحقیقاتی رسالہ موسومہ کرتیوس Abhandlungen E. Curtius Gewidmet برلن ۱۸۸۷ء) ارتقائے

اصول لدی Ent yick des Stadtbildes جدیدہ انجمن جغرافیہ Zertach. des Gesellach fuer Erd-Kunde ۱۸۸۷ء۔ ہم تین ازمہ کو ایک دوسرے سے متاثر کرتے ہیں، پہلے عہد میں تو شہر کا محل وقوع کے زبردست ہونے کی ضرورت ہے دوسرے میں شہر تجارت کے لئے موزوں ہونا چاہئے اور تیسرے میں اس کی مکنیت کے لئے کافی آسانیاں ہونی چاہئیں۔ پہلے عہد سے دوسرے عہد میں طول و پراور کے ذریعے سے ارتقا ہوتا ہے۔ ایشیائے کوچک کے قدیم ترین شہر ہارڈول کی چوٹی پر واقع تھے، لیکن جنوبی ازل و سائل میں زیادتی ہوئی، جیسے ہی انہیں میدانوں میں منتقل کر دیا گیا۔ پرگامہ کے شہروں میں آسانی اور سہولت کا بڑا لحاظ کیا جاتا ہے جب کبھی کسی شہر کی جگہ کی وہ سری جگہ آبادی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو انکو اس مقام سے ذرا دور ایسی جگہ آباد کیا جاتا ہے جو ریل و سائل کے لئے زیادہ موزوں ہے شہروں کیلئے مفصلہ ذیل شقیں مناسب ہیں :- (۱) پرانے شہر (۲) جن شہروں کو سلیکیوں نے آباد کیا تھا (۳) وہ شہر جن میں شاہان پرگامہ نے آباد کیا۔ نئے شہر جو پرانے شہروں کے قریب واقع تھے :- لاؤدیکہ، لکس، لیکس جو کہ آسان سے ذرا دور تھا

باب ۲۱  
بھانسنے آجاتے تھے۔ اس نوع کا شہر اے گئے تھا، جو پرکاشم ہی کے  
بخضہ میں تھا اور جبکی وجہ سے ہر موسم دکنے کوس کا درمیانی راستہ محفوظ

بقیہ ماشیہ صغیر گزشتہ - آریہ کیلانا بے کے قریب، انطاکیہ دریائے اورنوسس اسی گزشتہ  
کے قریب، ہمرنا اور ایلپی کوس بھی تھے محل وقوع کو متسل کر دیئے گئے وہ شہر جن میں پرکاشم کے حکمرانوں کے سیکولر یا دیگر تر  
شہر کے قریب آباد کیا تھا ب ذیل تھے: اپولونیہ و استرا تونیکہ، ہجرا سا کے قریب وادی کے کوس  
میں (دیکھو اوپر باب ۱۳ حاشیہ ۷) ریزے، ایشیائے کوچک ۱۳۶؛ آتالیہ، تھیاترا کے قریب،  
ریزے ۱۲۷؛ دیونی سوپوسس، قریب بلینڈس بالائی وادی میاندرین، یومی نیہ پلانیے کے  
قریب (باب ۱۳ حاشیہ ۷)؛ اپولونیہ بلیک سپی وید قریب سلیوکیہ، ریزے ۴۴۔ ریزے  
۸۶ کے بموجب یومی نیہ، دیونی سوپوسس اور فلا ویغیہ ذرا ڈو معال پر تھے، اور چونکہ لی سیاس  
و فلوی لے یوم اسی قسم کے محل وقوع پر تھے اسلئے ریزے انہیں پرکاشم کے متعلق ہی سمجھتا ہے۔ لی سیاس  
کے لئے دیکھو اوپر باب ۱۳ حاشیہ ۷۔ زمانہ مابعد میں جب مسلمانوں نے ان حصوں پر حملہ کیا ہے تو  
اس وقت بھی انہوں نے اپنی چٹانوں کو اپنے قلعوں کیلئے منتخب کیا، چنانچہ اسی شق میں ابوم فراس  
بھی آتا ہے جس کا ذکر باب ۱۳ حاشیہ ۷ میں کیا گیا ہے اگر اوپر کے بیان کے بموجب سلیوکی اور  
پرکاشم کی حکمران اپنی حکومت کے شہروں کے محلات و قلعوں کو ایسا اہم نہیں سمجھتے تھے تو اس کا  
ایک دوسرا سبب یہ تھا کہ مضبوط شہر ب وخواہ انکے صلح و نقاد ثابت نہیں ہوئے۔ انکے لئے  
یہ کافی تھا کہ بس شہر پر کاشم ناقابل تغیر رہے۔ بہت سے شہروں میں یونانی صرف اسلئے آباد کئے  
گئے کہ قریب و جوار کے متعدد نوس شہروں کو قابو میں رکھ سکیں۔

میں نے مختلف شہروں کی شماریں راوے کی سویت کا اتباع کیا ہے (صفحہ وغیرہ)۔  
(۱) محلہ کے نئے روس یا یونیس اول جیکے زمانہ میں پرکاشم کے نوشتوں میں ظاہر ہوتے ہیں؛  
قلعہ تاریہ جو زنجیرہ اید پر واقع ہے ۱۰، اور آتالیہ بلیک لیدیہ پر جسے (St. B. کے را کے  
مطابق) پہلے اگر دیکھو یا الوئیرا کہتے تھے؛ Str. ۱۳، ۶۰۷: یہ تھیاترا کے قریب تھا اور  
اسکا موجودہ نام شاگرد کوک قلعہ ہے؛ مقابلہ کرو راوے؛ "لیدیہ" ۱۹۳ وغیرہ؛ نو آبادیات  
Decolonia ۱۳، کیپرٹ؛ ایشیائے کوچک ۸؛ نقشہ راوے میں؛ ہیڈ ۴۴؛ ہسکوات  
"سلطنت"

ہو جاتا تھا۔ حال میں مختلف سیاحوں، مثلاً ٹکوریو سکی نے جنوبی ایشیائے کوچک میں سفر کر کے جو دلچسپ مرقع ہمارے لئے بہم پہنچائے ہیں ان سے ہیں

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - (۲) آناکوس اول (۱۱۹ ق م) : بزرگی تھے بیخ کنے کوں؛  
استرابون ۱۲، ۱۳۶؛ غالباً اس مقام کے قریب جہاں آناکوس نے خالیلوں کو شکست دی؛ راوے،  
”لیدیہ“ ۲۰۵، ”نواآبادیات“ ۱۳؛ راوے کا نقشہ؛ اسکے نزدیک = غلیہ۔ دیونی سوپوس بدریچ  
میاند ۷ St. B. h. v کے بموجب یہ شہر آناکوس دیونیس نے اس جگہ آباد کیا تھا جہاں نہیں دیونی ہوس  
کا ایک چوبی بت پڑا تھا؛ راوے ۲۹؛ حالیہ اور تاکوئی؛ کیپرٹ ۹؛ راوے کا نقشہ، ہیڈ ۵۶۲؛  
دوسری اور پہلی صدی ق م اور سلطنت روم کے زمانے کے سکے۔

(۳) یونیس دوم (۱۱۹ ق م) کے ساتھ راوے م ب ذیل شہر منسوب کرتا ہے؛ اپولونیہ بمثلک پٹیہ؛  
حالیہ اولوریو؛ راوے ۳۸؛ مقابلہ کرو پاٹولی ۱۳۰، ۸۶، ۲۱؛ اسٹریٹ (ہم ولف) کو یہاں بہت سے  
نوشے ملے؛ دیکھو اسٹریٹ (Sterrett) کا نقشہ، کیپرٹ ۹؛ ہیڈ ۵۲۱۔ نیز طبعی عہد میں سوزوپولس؛  
ریچرے ”یشیائے کوچک“۔ ۴۰ میتر و پولس بمثلک افروجیہ، در میان اپاسیہ و سیناوا؛ حالیہ  
”اتاری“؛ کیپرٹ ۹؛ نقشہ راوے میں ۳۹۔ مقابلہ کرو ہیڈ ۵۶۲ جہاں اسی نام کے چار مقامات  
دیئے ہوئے ہیں جن میں سے دو افروجیہ میں ہیں اور ایک لیڈیہ میں۔ میتر و پولس کے شمال و مغرب  
میں یوکارپیہ دریائے گائوکوس کے قریب؛ مقابلہ کرو راوے؛ ”لیدیہ“ ۳۲۲ و ۲۲۵؛ اور ص ۱۱  
افروجی پنتا پولس کے لئے جس میں یوکارپیہ، رے روپولس، اوتروس، سٹیکوریوم اور برطولوس  
شامل تھے۔ نقشہ بات کیپرٹ ۹؛ راوے۔ اس کے مشرق میں فلو سیلیوم؛ پاٹولی ۵، ۱۵۲؛  
راوے ۱۴؛ ہیڈ ۶۸؛ سکوبات سلطنت روم؛ حالیہ آک شہر۔ سلسلہ ق م کے ایک  
نوشے میں اپولونس کا ذکر ہے؛ راوے ۷۷ جو فرض کر لیتا ہے کہ سلسلہ ق م میں جب یونیس دوم  
نے اپنی بیوی کے نام پر ستراتونی کیہ آباد کر چکا تو اسکے بعد اس نے ماں کے نام پر یہ شہر آباد  
کیا۔ اپولونس؛ راوے ۱۶ محل وقوع قریب بالاموت، تھیاتیرا کے مغرب میں۔ ٹھنڈا کہتا ہے کہ  
اپولونس اور ٹوشول والا دلی دیہ ایک ہی شہر کے دو نام ہیں، لیکن راوے اس سے متفق نہیں  
ہیڈ ۵۸۸؛ سکوبات سلطنت؛ کیپرٹ ۸؛ راوے کا نقشہ۔ اپولونس کے ذریعے سے ہیرکانیہ  
کے میدان کو (جہاں مقدونی آباد تھے) قابو میں رکھا جاتا تھا۔ ستراتونیکلیہ دریائے گائوکوس؛

بالک

پہلے آٹالوسیوں کے مقبوضات میں سے بعید ترین شہر یعنی آتالیہ ملک پمفیلیہ کے متعلق پہلے سے کہیں زیادہ معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ اس کے بارے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - راوی ۱۳؛ ب سے پہلے ۱۲۹ ق م میں اسکا ذکر ہے (ادورس ۱۰۱۵)؛ حالیہ سلیٹرک؛ کیپرٹ ۵؛ راوی کا نقشہ - یونانیہ ہلک کاریہ : St. B؛ راوی ۲۶؛ محل وقوع نامعلوم -

(۳) آٹالوکس دوم "فلاویوس" (پہلے ۱۲۹ ق م)؛ پہلے نوپوس؛ مقابلہ کروڈروائے سن ۳، ۲۲۵-۲ - اپولونیا، مینیریہ میں دریائے رھین واکوس کے قریب اس جھیل پر جسکا نام پہلے تو ارقی تہ تھا لیکن آٹالوکس دوم نے اس کا نام بدل کر اپنی ماں کے نام پر جھیل اپولونیا رکھ دیا۔ اسی لئے راوی (۱۱) کا خیال ہے کہ اس شہر کا نام بھی اسی جہت سے اپولونیا رکھا گیا ہو گا۔ حالیہ ابوالیونٹ - اگر وہ کچھ جرنیس اور اسکے بعد دوسرے مولنوں نے ویز فرست فوڈائز برطانیہ (مینیریہ) حد میں اس کے ساتھ منوب کئے گئے ہیں واقعی اسی کے ہیں تو پھر یہ نتیجہ نکالنے میں حق بجانب ہو چکے کہ اپولونیا کا نام قدیم تر تھا۔ ہیڈ، ۴۴۴؛ لیبارٹاشن تصاویر ۲۵ - فلاویہ؛ ڈروائے سن ۳، ۲، ۲۶۶؛ راوی ۲۰ - حالیہ اعلیٰ شہر؛ زنجیرہ ۲۹

توٹوس کے شمال و مغربی دھلاؤ پر - اکثر زلزلے آتے رہتے ہیں - ہیڈ ۵۵۲؛ دوسری اور پہلی صدی ق م کے خود مختار تاجانے کے کچھ؛ کیپرٹ ۸؛ راوی کا نقشہ - کرتیوس؛ تہہ رسالہ تاریخ و جغرافیہ ایشیائے کوچک "Curtius; Nachtrag Zu den Beitr. Zur Geschichte

und Topog. اکاڈمی برلن، ۱۸۷۲ - فلاویہ کے ذریعے سے ان کے نوپوس کی نگرانی کی جاتی تھی جو سارکوس میں رہتے تھے - یہ شہر تاریخ میں اسلئے مشہور ہے کہ دراصل ایک ترکوں نے تمام ایشیائے کوچک فتح کر لیا تھا، یہ برابر مدافعت کرتا رہا اور سن ۱۲۹ تک حملہ آوروں کی اطاعت نہیں کی - یہ خیال کہ فلاویہ کو مسیریوں نے آباد کیا ہو گا، جسے ڈروائے سن نے کافی اہمیت دی ہے، اسکا اصل سبب یہ ہے کہ پرگام والے بادشاہ اور بلیوس فلاویوس کے مابین غلط سمجھ کر دیا گیا ہو ہی نہ ہلک آفروجیا راوی ۳۱؛ حالیہ ٹیکلی بدریائے فلاویوس؛ کیپرٹ ۹؛ راوی کا نقشہ؛ ہیڈ ۵۶۲؛ دوسری اور پہلی صدی ق م کے تاجانے کے کچھ - ہیڈ کہتا ہے کہ یہاں سے سکوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے باشندے اکائیائی اصل ہونے کے مدعی تھے - آتالیہ

۱۱۱ اور انطاکیہ کی طرح پمفیلیہ کے شہروں میں بھی محراب دار ٹرسکس نکلی ہیں۔  
 اتنا لوسیوں نے بلدی زندگی کو فروغ دیا اور کہیں رہ لینی کا عوس

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - ہلک پمیلیہ؛ دیکھو نیچے؛ راوے ۲۴؛ ہیڈ ۵۸۳؛ دوسری  
 ق م سے نکلے ڈھلے جاتے ہیں۔ ترے کوس واوے نواندہ؛ یہاں کے قلوں کے طرز تعمیر  
 کے لئے راوے ۲۴۔ یہاں میں اسکا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ اتاریوس کے شمال میں یعنی ملک  
 سینہ یہ ایک مقام تھا جسے بعض مورخ آتالیہ کہتے ہیں اسکا اصلی نام آتالیہ تھا (جسکا ماخذ آتیس)؛  
 مقابلہ کرو فریکل ص ۱۲۶ - یہ بات قابل لحاظ ہے کہ پرگام کے شہروں میں اکثر اپولو کا حوالہ  
 ملتا ہے؛ اسکی وجہ یہ ہے کہ اتا کوس اول کی بومی کا نام اپولونیہ تھا؛ لیکن ممکن ہے کہ اسکی  
 وجہ یہ بھی ہو کہ اپولو کی پوجا کرنے کے باوجود سکیوکیوں نے کسی شہر کا نام اسکے نام پر  
 نہیں رکھا تھا اسلئے ممکن ہے کہ پرگام والوں نے اسکی مخالفت میں یہ نام رکھے ہوں۔ شہر و نکلے  
 اندرونی حالت کے لحاظ سے اسے نکلے (جسکا موجودہ نام نرود دلمہ لسی ہے)؛ دیکھو پ ۱۱۱؛  
 مقابلہ کرو بولن؛ "قدیمات اسے نکلے" Bohn: Alterthuemer von Aigai برلن قسط ۱۱۱

(سالنامہ انجمن آثاریات کاتہ ۲ Ergänzungsheft II Jahrb d. arch. Instit

پرگام کے شمال مغرب میں ایک اور شہر؛ ہفتہ وار جریدہ انجمن لسانیات برلن "Berl. Phil. Woch.  
 ۱۸۸۶ء ص ۱۱۱۱ پمیلیہ کے شہروں کے لئے دیکھو لاکورونسکی؛ "بلدیات پمیلیہ دوسری ق م

Lauckoronski: Staedte Pamphyliens und Pisidiens جلد ۱؛ داناس ۱۸۹۷ء

مع بہت سی تصاویر کے؛ اس کتاب کا حکمیاتی حصہ اکثر و بیشتر پمیلیہ کے قلم سے ہے۔ دیکھو  
 یادداشت گ۔ ہرشل فیلڈ جو برلن کے ہفتہ وار جریدہ لسانیات "Berl. Phil. Woch.

۱۸۹۷ء شمارہ ۱۱۱ میں طبع ہوئی ہے۔ آتالیہ؛ نہایت خوش آئند بندرگاہ؛ شہر ساحل کے  
 قریب ایک پہاڑی پر آباد تھا۔ پمیلیہ کہتا ہے کہ تیل می سوس سے لیکر (جو روموڈز کے مقابل ایک  
 بندرگاہ ہے) اوے نواندہ و ترمیوس ہوتے ہوئے آتالیہ تک تمام ملک پرگام کا مقبوضہ  
 تھا۔ پرگے میں دو محرابوں والی ٹرسکیں متنازع ہیں جو ایک دوسرے کو زاویہ قائمہ پر کاٹتی تھیں -  
 سکیون ایک سطح مرتفع پر واقع تھا؛ یہاں دسی زبان میں چند کتبے نکلے ہیں جو سمجھ میں نہیں آتے؛  
 ربول؛ "کتبات قدیمہ" Roehl Inscr. Antiquiss ۱۴۱ - اسپندوس؛ بہت بڑی تماشہ گاہ؛

کے قدم بقدم ملے، حکمرانوں سے ملے تاکروس نے اپنا کاروبار  
لگایا تھا۔ بلاشبہ تیزمی ناخوس نے ایک فحہ فلسفیوں کو ملک بدر

بقیہ حاشیہ گزشتہ۔ اسکندریہ میں ایک ترک اسپندی تھی۔ اجیر سپاہیوں کا  
ذکر کرتے ہوئے پینیلیہ والے کے لئے ”اسپندی“ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے جس سے معلوم ہوتا  
کہ شاہ پینیلیہ والے اجیر سپاہی اسی ترک میں رہتے ہوئے (زنوبون: ”اقدام“ ۱۲، ۲۱)؛  
کور نے لیوس پوپس (۸)۔ جیسے اسپندی وں اجیر سپاہیوں کے لئے مشہور تھا اسی طرح ساحل سمندر کے  
ساحل پر شہر سید سے میں (جو ایک تنگ ناقص جزیرہ نما آباد تھا) بحری قزاقوں کا بازار  
تھا۔ یہاں دو بڑی ایک چھوٹی محراب دار ٹرکیں تھیں۔ محراب دار ٹرکیں اب بھی شامی شہروں  
اور سلوکیہ دریائے کالی کا دنوں اور سولی پوپس میں نظر آتی ہیں۔ اتالویوں اور سیلے  
کے مابین جھگڑا؛ فریکل (۲۵)۔ بالائی رحین داگوس کا شہر ایزانونی قابل لحاظ تھا (حفیر حصار  
کے قریب کھنڈر کیپرٹ ۶، ۷) کا نقشہ، اسکی تفصیل لیبیا کی کتاب مسفر نامہ اٹاریاتی؛  
Lebas: Voyage archeol. اشاعت راتاش، پیرس ۱۸۸۵ء میں) یہاں اسی ہیہ پہاڑی

دادی میں ایشیائی طرز کی ایک قدیم مذہبی راجدھانی تھی؛ ہیہ ۵۵۷ء؛ سک جات سلطنت کو  
ملا وہ خوشنما کی کے ایشیائے کوچک کے شہروں میں ایک اور خصوصیت تھی جو  
اسکے حسن کو دو بالا کرتی تھی؛ وہ یہاں فنی شاہکاروں کے انتشار کے لئے کافی موقع تھا اور  
اس سے نہیں ایک خاص امتیاز پیدا ہو جاتا تھا۔ ملی الموم لوگ اس بات کا کافی اندازہ نہیں  
کرتے کہ ایجنٹر کے اکروپوس میں بہت سے مجسمے نہایت مختصر مقام پر بیکار کئے تھے جنکی وجہ  
انفرادی شاہکاروں کی آب و تاب ماند ہو جاتی تھی، اور یہی کیفیت روما کے فورم اور  
اسکے تجافوں اور محرابوں کی تھی۔ یہ مانبدہ سکندریہ دور کی خصوصیت تھی کہ مختلف ایوان اور  
مجسموں کو کمال خوبی کے ساتھ منتشر کرنے کا انتظام کیا گیا اور اسی مناسبت سے محل وقوع منتخب  
کیا گیا۔ مثال کی طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کھل میں چیز کا مطالبہ کرنے کے ہم عامی ہو گئے ہیں؛  
یعنی ایک ایسا پس منظر ہمیں کوئی فن شاہکار متاثر طور پر کھڑا ہو معلوم ہو، وہ چیز ایجنٹر کے  
اکروپوس میں موجود نہ تھی، بلکہ یہاں ایک بت کے آگے دوسرا کھڑا تھا اور ایک پر توجہ مرکوز  
ہونے کے بجائے چار طرف منتشر ہوتی رہتی تھی۔ اسکی کیفیت بالکل ایسی تھی جیسے آج کل کے کسی

باب ۲

کر دیا تھا، لیکن وہ بلدی زندگی کی بہت کچھ قدر کرتا تھا، چنانچہ اس نے لیزیہ نقیہ اور اسکندریہ (ٹروے) آباد کئے، ایفی سوس کو منتقل کیا اور سمرنا کو ازسرنو بایا جس کے بعد یہ شہر (استرابو کے قول کے مطابق حسین ترین شہروں میں شمار ہونے لگا۔ اتالوسی حکمرانوں نے اصول کی پیروی کی اور اپنے اپنے ناموں پر حسب ذیل شہر آباد کئے : فلے، تازیہ، یومینیہ، اتالیہ، فلادلیفیہ، پولولس یا پولونیہ (داخل ہو کر) پولولس یونیس دوم اور اتالوس دوم کی والدہ کا نام تھا)۔ انھوں جو شہر آباد کئے تھے ان میں اور سلیو کی شہروں میں ایک قسم کا بتائ یا یا جاتا ہے اسلئے کہ موخر الذکر میں مقدونی عنصر کو تفوق حاصل تھا۔ اگلے برعکس پرگام کے حکمراں خالص یونانی عنصر کی طرف زیادہ مائل تھے اور اسی لئے یونانی ہمیشہ ان کے ساتھ تعامل کرنے کے لئے تیار رہتے تھے لیکن اسکا یہ نتیجہ نہیں نکلا کہ اسکی وجہ سے انکا پائے تخت بالکل آزاد بلکہ یہ نجاتا، اسلئے کہ انھوں نے ہمیشہ عہدہ داروں کے انتخابات پر اثر ڈالا اور شہر کو جسکے ڈھالنے کی اجازت نہیں دی لیکن انکی حکمرانی میں ایفی سوس کو ہر ممکن آزادی حاصل تھی۔ سلطنت پرگام سے ان ممالک کی مثال ملتی ہے جہاں مختلف بستیوں کے خود مختار رہی کے ساتھ ساتھ ملک کی وحدت کی کوشش بھی کی گئی ہو؛ اسکا محل وقوع مختلف لیگوں (جیسے اسپارٹا، ایجینز، ایولی اور اکالیائی ایک) اور سلطنتوں کے درمیان ہے جس میں ایک حد تک رھوڈز، پھر سوریہ اور آخر میں سلطنت روم شامل ہیں۔ ہم اس خیال کو یہاں اس سے زیادہ آگے نہیں بڑھا سکتے۔

اب ہم ادبیات و حکیمات میں پرگام کی اہمیت کا اندازہ کریں گے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - نوادر ناز کے کمروں کی بیکار نے یونانیوں، انفرادی شخصوں اور فنون کو گویا ایک گہنی ٹیکنے کے لئے جگہ دیدی اور یہ یونان کے لئے اسکی سب سے بڑی خدمت تھی۔

یہ تمدن پرگام کے لئے مقابلہ کروون و دلاموڈرزیولنڈ ورف؛ انکی گونوس ساکن کاریتوں ۱۵۳ و غیرہ۔ اسکندریہ کے بتائ پر اس نے زور ڈالا ہے (۱۶۱)۔ اسکو فانیس ساکن

باب

اسکے دربار کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس نے تقریباً اتنی ہی ان علمی شبیہ جاتی کی سرپرستی کی جتنی خود بطالکس نے کی تھی لیکن سہم پرکاشم کی حکیماتی زندگی کا صحیح تخیل اتنی آسانی سے قائم نہیں کر سکتے جتنا اسکندریہ کے حکیماتی زندگی کا، اسلئے کہ سو خالذ کریں جو کچھ کرو فر تھا اسکے آئندہ ممالک تھے، چنانچہ ہم اسکا آسانی کے ساتھ پتہ لگا سکتے ہیں۔ اسکے برعکس پرکاشم ایک قدیم تمدن کا ملک تھا اور ایسے شہروں سے قریب تھا جو مدت دراز کے حکیمات و ادبیات میں ممتاز تھے جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ کسی معصفت کو اتالوسیوں کی سرپرستی کے لئے خاص پرکاشم میں بود و پاشش اختیار کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ پرکاشم کا ادبی تمدن ایک وسیع رقبے کے ادبی تمدن کے ساتھ مخلوط ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں پرکاشم میں جو حکیمات کا سلاطہ کیا جاتا تھا اسکا تعلق اتنے ابتدائی زمانے میں اسکندریہ کی طرح کسی خاص ادارے کے ساتھ نہیں تھا اس لئے کہ اول تو اتالوسیوں کے عروج کا زمانہ ذرا بعد کا ہے اور دوسرا سبب اسکا وہی ہے جو ابھی بیان کیا گیا ہے۔ تا وقتیکہ کسی طالب علم کو ذاتی اور مادی مواقع حاصل نہ ہوں اسوقت تک اسکے لئے اسکندریہ جیسے دور و دراز مقام کو جانا کچھ آسان کام نہ تھا، لیکن پرکاشم تو انسان نہایت سہولت کے ساتھ شجر بے کے خاطر بھی جاسکتا تھا۔

بقیہ مائشہ صفحہ گزشتہ۔ - نیز لفظ جو اسکندریہ میں رہتا تھا، اسے پوسیدون کی مشین کوئی کو (۲۰، ۲۰، ۲۰، ۲۰) جس سے اسے نیاں کا افادہ نکلتا تھا، بالکل مصنوعی اور جعلی قرار دیا۔ اس کو تسلیم کرنے سے یونانیوں کی نظروں میں پرکاشم کی دقت میں چار چاند لگ جاتے۔ اب تائیں پرکاشم کا ایک ہی اکادمی سے تعلق، ایضاً، ۱۶۔ پرکاشم میں پین اسٹھ نیہ کا قیام، فریکل، "کتبہ بات" Fränkel. Inschr. - بعد میں رواتی وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ - خرمی سپوس نے کتاب "بے قاعدگی" Peri anomalia بھی اور اسکے بعد کہیں نے اسکا اتباع کیا۔ اپولو دوروس ساکن ایٹھنر ارسلانوس کا اور روماتی دیو جانش دینے سے تیوں کا شکر دیتا تھا۔ عام طور پر دیکھو کرسٹ ۱۶ - ۲۱۶۔



باب ۲

گوئیٹیس دوم ہی نے پرگامم کو بڑے بڑے حکیماتی ادارات کا مرکز بنایا تھا پھر بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایتھنی اٹالوس بھی حکیمات کو فروغ دینے میں بہت کچھ مدد و معاون ہوئے اور غلے تائروس تک نے ذاتی طور پر اس طرف اپنے میلان کا اظہار کیا۔ گوئیٹیس اول نے ایتھنز کی اکاڈمی کے ساتھ گہرے تعلقات پیدا کئے، اور اسکے صدر مجلس، ارکے سی لاؤس نے جو ایولس میں شہر تیانہ کا باشندہ تھا، ہمیشہ اس سے خط و کتابت جاری رکھی اس سے برابر روپیہ لیتا رہا اور جب اٹالوس اول بادشاہ ہوا تو ابھی مدح میں ایک قصیدہ بھی لکھا۔ ارکے سی لاؤس کے شاگرد اور اسکے جانشین لاکلی دیس ساکن سرنگی بھی پرگامم میں قدر کیجاتی تھی لیکن جب اٹالوس اول نے اسے اپنے پائے تخت بلایا تو اسنے جواب دیا کہ جہاں پناہ تصویر دیکھنے میں وورجی سے لطف آتا ہے۔ اٹالوس نے اس کے اس جواب پر برا نہیں مانا اور اکاڈمی میں ایک مخصوص باغیچہ لگا کر اسکا نام لاکلی دیوم رکھا۔ اسی طرح سے مشائی فلسفی لیکون نے بھی یونانی کی دعوت کو رد کر دیا حقیقت یہ ہے کہ یونان کا ذہنی مرکز جھوڑ کر فلسفی ایک ایسے شاہی دربار میں جا کر رہنا پسند نہیں کرتے تھے جہاں ذہنی پیچ کے مواقع کم تھے، گو بعد میں رواقیوں نے محض علوم و فنون کے فروغ کے خاطر اس اصول کو توڑ دیا۔ اٹالوس اول خود بھی مصنف تھا۔ چنانچہ اسوقت تک اسکی ایک کتاب کا بارہ مخوما ہے جس میں اس نے اپنے زمانے کے ایک صنوبر کے درخت کا ذکر کیا ہے جو ۲۰۰ فٹ اونچا تھا۔ اس کے دربار میں

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ مختلف موقوف کیلئے دیکھو کرٹ کے مختلف حصے خصوصاً ۴۹۶ (کرٹس نمبر)

۴۹۷ (ابولودوروس ساکن ایتھنز) اور زوسیل مختلف حصے بلاؤل کے مثلاً ۵ (کمران اور انکی سرپرستی تہذیب) ۱۲۴ (اکاڈمی) ۴۰۶۔

(موزابیوس ساکن ایونیوس) ۶۱۷ (نیاتھیس ساکن کیزیروس)۔

۶۶۵ (پروے سون ساکن ایوم) ۷۶ (بیٹون) ۴۹۱ (ابولوبوس ساکن برگے) اور جلد ۲، باب (پرگامم کلاسک لسانیات) ۲۲ وغیرہ (ابولودوروس ساکن ایتھنز) ۲۰۶ (کراتی پوس ساکن پرگامم وغیرہ)۔

بال

انتیگوڈس ساکن کارستوس اور نیاں تھیس رہتے تھے جنہیں سے اول الذکر نے نہ صرف فلسفیوں کے سوانح عمریاں لکھیں بلکہ ایک نقاش کی حیثیت سے تاریخ فنون لطیفہ پر بھی قلم اٹھایا۔ ساتھ ہی بادشاہ کے پوتے مون ساکن آئیون کے ساتھ بھی تعلقات اچھے جو سفر نامے لکھنے میں مشاق تھا (دیکھو نیچے، باب ۲۲)۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ یونیس دوم کے عہد میں اس سلطنت کو پہلے سے زیادہ استحکام حاصل ہو گیا تھا، اور لوگوں نے قلعے میں بند ہونے سے ڈرنا چھوڑ دیا تھا، اسی لئے اب اسکندریہ کے ویناے علم و فن کا چرچہ اتار گیا اور ہم پڑھتے ہیں کہ خاص مغل شاہی میں ایک کرہ رکھا گیا اور نباتاتی حیوانیاتی باغات لگائے گئے۔ پرگامہ والوں کو شو شاعری کا بھی ذوق تھا۔ ہم اس سے پہلے ہی باب ۴ میں نکاندروموزائیوس ساکن ایجی سوس کا ذکر کر چکے ہیں، جنہیں سے ثانی الذکر نے یونیس اور اتالوس کے مدح میں قصیدہ لکھے، انہیں مورخ بھی تھے، اور اپولو دوروں نے اپنے وقائع کو اتالوس دوم کے نام پر منون کیا، اس شہر میں سخوی، ریاضی دان، سولید ثلاثہ کے ماہر اور طبیب جو نظر آتے تھے انہیں سے بعض کافی ممتاز تھے۔ سانیات میں پرگامہ کرائس ساکن مالوس کا مسکن بننے کی وجہ سے مشہور ہوا، جسے ارسطارخوس کے خلاف (جو زبانوں کا اصول اول ملالت کو سمجھتا تھا) یہ کہا کہ زبانوں کی ترقی کا دار و مدار بے قاعدگی ہے۔ کرائس کی وجہ سے جو کلیلیہ جیسے مسکن رواقیت سے آیا تھا، پرگامہ میں رواقیت کا اثر بڑھ گیا۔ طبیب استراپیوس کے ساتھ کرائس نے روما جاکر (دیکھو اوپر، باب ۱) وہاں درس دیے۔ اس سے ذرا پہلے اپولونیوس ساکن پرگے کیوجہ سے (جو کبھی اسکندریہ اور کبھی ایجی سوس رہتا تھا) پرگامہ نے میدان ریاضیات میں بھی شہرت حاصل کی، اس حکیم نے محزوطی تراشوں پر اپنا مشہور رسالہ لکھ کر اتالوس اول کے نام پر منون کیا، اور اسی طرح بمتون نے اپنا رسالہ ”تجنیق“ کسی ایک اتالوس کے نام پر منون کیا۔ آخر میں ہمیں یہ کہنا ہے کہ کوس واسکندریہ کی طرح پرگامہ میں بھی ایک مدرہہ طبیب

۱ اور معلوم ہوتا ہے کہ حمام اور معدنی پانی بھی مقبول عام تھے۔ یہاں کا  
آخری بادشاہ اتالکوس سوم مولید ثلاثہ کا بڑا طالب علم تھا۔ ان سب امور  
کے علاوہ میں نے اپنے حواشی میں میدان خطابت میں پرگاہم کی اہمیت پر  
کچھ لکھا ہے۔

۲ یہاں یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یونانی خطابت و اسلوب کی پہلی تین صدیوں کی تاریخ کی طرف  
ناظرین کی توجہ مبذول کی جائے۔ انکا ارتقا ایشیائے کوچک، یونان و روم میں مختلف انداز  
سے ہوا تھا، لیکن اصل جو نظریہ سب سے زیادہ قابل قبول معلوم ہوتا ہے اس کو پرگاہم کی طرف  
سب سے زیادہ تائید ملی تھی۔ تیسری صدی ق م میں نام نہاد ”اسلوب ایشیا“ نمودار ہوتا ہے  
جسکا حوالہ سسرو: ”برودتوس“ ۲۵ اور ”خطاب“ ۲۳ میں ملتا ہے۔ استرابو (۱۴، ۶۴۸)  
نے اسے چیکے سیاست ساکن کنیشیہ سے منسوب کیا ہے۔ اس کے خصائص کے بابت بہت سی خیال  
آرائیاں کی گئی ہیں لیکن واقعات کو یقین کے درجہ تک نہیں پہنچایا گیا؛ اس کے لئے فاصلہ مقابلہ کرو

بلاس ”خطابت یونان از سکندر تا اگستس“ Blass: Die griechische Beredsamkeit

برلن ۱۸۶۵ء اور in dem Zeitraum von Alexander bis Augustus

فرکمان (Volkmann) پاولی ۱، ۷۹ء میں۔ لکھا جاتا ہے کہ اس نوع ایشیائی یا  
”نوع ایشیائی“ کے ساتھ بالانہ آمیزی کو منسوب کیا جاتا ہے، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس کا بھیجے سید  
میں قیہ بھی نہیں۔ جہاں ”زندگی یونان“ ۳۱ء نے اس اسلوب کا میکالے کے اسلوب سے بہت  
اجما مقابلہ کیا ہے (چھوٹے چھوٹے فقرے)۔ پھر یہ فرض کیا جاتا ہے کہ یہ بالانہ آمیزی خاص طور پر  
پہلی صدی ق م کے ایشیائیوں میں پائی جاتی تھی (زوسےیل ۲، ۴۹۵)۔ آخر ترین تفسیر میں جسکا بعض  
زوسےیل نے ۲، ۴۶۳ وغیرہ میں دیا ہوا ہے اس اسلوب کے ارتقا میں مفصلہ ذیل خارج بیان کئے  
ہیں :- ۱) چیکے سیاست سائے ایشیائی نوع کی ابتدا ہوتی ہے بنے استرابو کے قول کے مطابق  
ایٹیکنی ”اسلوب“ کا خاتمہ کر دیا۔ (۲) ایٹیکنی کی طرف زوئل بلاس کہتا ہے کہ اس کی ابتدا دوسری  
صدی ق م میں ہیراکورس ساکن تیموکس سے ہوتی ہے۔ زوسےیل ۱۲، ۴۷۱ وغیرہ سے یہ خیال  
ہو جاتا ہے کہ اس خصوصیت کی بنیاد نہایت کمزور ہے اور خود اسکا خیال ہے کہ ردخل واصل اگا تھا ہی دیس  
ساکن کیندوس سے دوسری صدی ق م کے ابتدا میں شروع ہوا (۶۹۲، ۱) لیکن اگا تھا ہی دیس

۴۹۹ ق م میں جب ایفیس سوس کا پرگامم میں الحاق ہو گیا تو یہ بھی پائے تخت کی طرح تمدن پرگامم کا مرکز بن گیا۔ فنونِ لطیفہ کے میدان میں

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - محض اپنی جزائی تصانیف میں کبھی کبھی اس نئے اسلوب کو اختیار کیا ہے اور انہیں ایک مبصر کے ہول کا لقب نہیں دیا جاسکتا۔ (۳) دوسری صدی ق م کے آخری حصے میں خود ایشائیوں کی طرف سے مناسبت کی طرف میلان پایا جاتا ہے اور اس میلان کا مرکز رھوڈز تھا (زورے میل ۲، ۴۸۹)۔ اس رھوڈزی مسلک کے متعلق بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، لیکن جو کچھ اقتباسات ہم زورے میل ۲، ۴۸۹ وغیرہ میں پڑتے ہیں ان سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے متعلق کچھ زیادہ معلومات حاصل نہیں ہے۔ (۴) دوسری صدی ق م کے آخری حصے کے بعد (زورے میل ۲، ۴۸۵) ایشیا میں بالآخر آئینہ کی طرف ایک جدید میلان نظر آتا ہے۔ (۵) آخر کار ایک کلاسیک ہی کو غلبہ حاصل ہوتا ہے؛ اس میلان کا منہج ایک حد تک آئینہ اور کچھ پرگامم ہے (زورے میل ۲، ۴۸۲)۔ زورے میل (۴۸۲) اپنے عام خیالات کے رو سے اور اس واقعہ کے اعتبار سے کہ پرگامم والے اپولو دوروس نے جو اکتاویان کا استاد تھا، روم میں ایک کلاسیک کے فروغ دینے میں ضرور مدد دی ہوگی۔ (اپولو دوروس کے لئے دیکھو زورے میل ۴، ۴۸۲، ۵ وغیرہ)۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس ایک کلاسیک کے بابت ہمیں جو کچھ بھی معلومات حاصل ہیں ان کا منہج و مآخذ دیونیسیوس ساکن ہالی کارنا سوس ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ بلاس کے بوجب (۱، ۹) ایک کلاسیک کا پیروہ سمجھا جاتا تھا جو کس ایک کلاسیک مصنف کی پیروی کرے لیکن ساتھ ہی ایسے مختلف النوع مصنف جیسے افلاطون، لیسیاس، ایسکریس، دیوسکریس ہی پریس ب ایک کلاسیک تھے، یہ کہ ایشائیوں کے مفروضہ سرگروہ ہیکے یاس نے ایک کلاسیک مصنف لیسیاس کی پیروی اور ایک کلاسیکوں کا رھوڈزی سیوس دیوسکریس کا بڑا بھاری مان تھا تو پھر یہ سب کچھ دیکھ کر ہم اسی نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ تاریخ ادبیات یونان کا یہ تکلف باب فریاد ہوائی ہے۔ اور اس کے خلاف جو بھی کیسے لکھا ہے جب علاوہ دیونیسیوس کے ہمارے پاس کسی ایشیائی، یا ایک کلاسیک، یا کسی رھوڈزی، کا لکھا ہوا کچھ بھی نہیں ہے چنانچہ ہمیں اس کا ذرا سا بھی اندازہ نہیں ہے کہ اس نے "ایشیائی" یا "رھوڈزی" اسلوب والے کیسے لکھے تھے؛ ایک کلاسیک کو روم میں پہلی فتح اس وقت ہوئی جب وہاں کے بہترین ایک کلاسیک، لیسیوس کا دوروس نے لیسیاس ہی پریس اور دیوسکریس کے

باب

یعنی سوس اکا ساس کا مسکن تھا جسے نام نہاد "پورگیٹیرے" شمشیر باز (جو اب نو اور خانہ کو وریں ہے) بنایا، اس محلے کے رگ پیموں سے جانفشانی چلتی ہے لیکن اس میں دسوزمی نہیں پائی جاتی۔

ہمسایہ مملکت 'تھی بیہ' میں جو ابھی سے یونانی بلدیات سے بھری پڑی تھی، دوسری حیثیتوں سے حکومتیں ایسی نائیس یو رگی میں نے یونانی پھیلائی، یہ وہی حکومتیں تھیں جو اپنے والد پرواس دوم کو قتل کر کے تخت پر بیٹھا اور سلسلہ ق م سے شاید سلسلہ ق م تک حکومت کی۔ حقیقت یہ ہے کہ بد معاشری میں باب بیٹے سے اور بیٹا باب سے بڑھا ہوا تھا (دیکھو اوپر باب ۱۰)۔ نام نہاد نقلی اسکیم نوس نے جو چند آموز جغرافی نظم لکھی اسکا مخاطب شاہ حکومتیں ہی ہے۔ میں نے اس سے پہلے باب ۲۰ حاشیہ ۶ میں کا پادوسیہ میں یونانی تمدن کے اریارامیس کے سرپرستی کا ذکر کر چکا ہوں۔ مدنی سلطنت اور و فرز کے کا پادوسیہ میں محض عیش پرستی کو مروج کرنے پر ہی اکتفا کیا تھا۔

تمدن کے اعتبار سے شمال و مغربی ایشیائے کوچک کا تھریس اور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۸۷۔ اسلوب کی شکل کی (زکو سے ۵۰۳)۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس نے کس اسلوب کو ترجیح دی۔ لیکن دیونیسیوس کہتا ہے کہ کبھی قدم طرز کی خطابت جو سکذر کے نزلے سے برابر زوال پذیر ہو رہی تھی، وہ اسکے زمانے سے پہلے ہی تقریباً مردہ ہو چکی تھی (زکو سے ۲)۔ ۴۸۷)۔ پھر ملا وہ دیونیسیوس کے یا اس سے پہلے کونسا شخص "ایکائی" کہے جائے گا مستحق تھا؟

۴۸۷ تھی بیہ۔ سلسلہ ق م کے بعد کے زمانے تک میرلیہ اپامیہ کے سکوں پر قدیم نام برابر کندہ ہے اور اپامیوں "کانفط سلسلہ ق م یعنی رومن عہد تک نمودار نہیں ہوا، جبکہ تاریخ سکونیاں" ۴۳۷۔ کیوس پروسیاس میں تھی بیہ کے حکمرانوں کے زمانے میں تانبے کے سکے بنتے ہیں، لیکن سلطنت روم سے پہلے نیتھ، ککوچی ویرا اور دوسرے تھی بیہ والے شہر کے نہیں ڈھالتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید تھی بیہ نے اپنے شہروں کی آزادی ذرا محدود کر دی تھی، روم کے عہد میں انہیں زیادہ آزادی حاصل تھی۔

باب

اور ہمسایہ جزائر سے تعلق تھا؛ ان جزیروں میں سے یہاں میں صرمت  
ساموتھریس کا حوالہ دوں گا جسکی درگاہ کبیرجی کو سخت در کے عہد کے  
بعد بڑی بیماری وقت سے دیکھا جاتا تھا۔ یہاں بہت سے بادشاہوں  
کے طرف سے چڑھاوے چڑھائے جاتے تھے، مثلاً لیسری ماخوس کی بیوی  
ارسی نوئے اور گیرانوس کی طرف سے اور فلاڈیفوس نے اس جزیرے میں  
ایک مدور سنگدہ بنوایا جسکے کمینڈر مال ہی میں برآمد ہوئے ہیں۔ یہاں دوسرے  
جو مجھے لکھے ہیں انہیں سے فتح کی ویسی کا ایک بے صرمت، جواب کو اور  
میں ہے، خاص طور پر قابل لحاظ ہے؛ بہنیں پولیور کی میں کے سکوں سے معلوم  
ہوتا ہے کہ یہ سنگدہ ق م کی جنگ سلاوس کی یادگار ہے اور انہیں فتح کی ویسی  
جہاز سے اگر بھاگ پر نفیری سجاتی ہوئی کٹھری نظر آتی ہے۔

نہ ساموتھریس۔ کوئٹے، ہاؤزر و نیمان: "ساموتھریس کی آثار ماتی تحقیقات  
Conze ; Hauser & Niemann : Arch. Untrsuch. auf Samothrace  
و آٹنا، ۱۸۹۵ء و سالہائے مابعد دو جلد  
سکوں کے لئے دیکھو سکجات قدما، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸،

# باب بست و دوم

## یونانی تمدن دوسری صدی ق م میں

(۴) رھوڈز

ملوکیوں کا سطلانہ کرنے کے بعد اب ہم جمہوریتوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ یہاں سب سے پہلے رھوڈز کو لیجئے اس لئے کہ اپنے محل وقوع اور اندرونی تعلیمات کے باعث اس جزیرے کا مفصلہ بالامملکتوں سے گہرا تعلق تھا۔ یہ جزیرہ یوں تو ایشیاء کے ایک گوشے میں واقع ہے، لیکن اس کا رخ افریقہ اور یورپ دونوں کی طرف ہے چنانچہ مدت دراز تک برابر یہ ان تینوں براعظموں کے مابین ایک نہایت ہی کارآمد واسطہ بنا رہا ہے۔

قدیم ترین زمانے سے برابر جزیرہ رھوڈز کو ایک خاص اہمیت حاصل رہی ہے۔ ہومر میں اسکا جو ذکر ہے اسکے علاوہ اسٹرابو کہتا ہے کہ پہلی ادلمپیاد سے بھی پہلے رھوڈز ہی دور و دراز ممالک میں ”آدمیوں کو بچانے کی غرض سے“ سفر کیا کرتے تھے، چنانچہ انہوں نے ابیریہ میں رھوڈسے اور اٹلی میں پارٹینونے (نیپلز) اور دوسرے شہر آباد کئے۔ کہتے ہیں کہ چند کریمیوں کی مدد سے انہوں نے

۱۲

اسکی میں گیللا آباد کیا، کنیدوس والوں کو ساتھ لیکر لپارہ گئے، مملکتوں سے مل کر بحر اسود کے کنارے اپولوئیہ بسایا، ایشیائے کوچک کے جنوبی ساحل پر فاسےس و سولی کے آباد کاری میں مدد و معاون ہوئے اور مصر ہی مشہر کوکراتس میں جو یونانی نوآبادی تھی اسیں بھی رصوڈز والے موجود تھے۔ خود ان کا منج و ماخذ آہر کوکس تھا، لیکن انہوں نے فن پسند بھی نہیں کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو پہلے اسی جزیرے میں رہتا تھا، اور انہیں فنیقیوں کا بھی ذکر ہے جو کسی زمانے میں وہاں آباد تھے لیکن جنہیں جزیرے سے نکال باہر کر دیا گیا تھا۔ اس جزیرے میں تین ممتاز بستیاں تھیں، یعنی شمال میں پالی سوس، مشرق میں لیندوس اور مغرب میں کامیروس، اور ان شہروں کو کوکس، کنیدوس اور کچھ عرصے کے لئے ہالی کارناسوس کے ساتھ ملا کر وریانی ششہ بلدیات کا لقب دیا جاتا تھا، جسکا مرکز کنیدوس کے قریب ترسی پوسوم کے اس پر اپولو کے بت خانے پر تھا۔

رصوڈز کو ہمیشہ نہایت زبردست سیاسی اہمیت حاصل رہی تھی، لیکن جب مشرق میں پالی سوس، لنڈوس، اور کامیروس والوں نے متفقہ طور پر ایک جدید شہر آباد کرنے کا تہیہ کر لیا تھا یہ اسی اہمیت میں گویا چار چاند لگ گئے اس لئے کہ جو قوتیں اس وقت تک بادوی النظر میں منقسم تھیں وہ اب متحد ہو گئیں اور اس اتحاد کا جو اثر نہ صرف جزیرے پر بلکہ تمام یونان پر پڑا وہ بہت جلد آشکارا ہو گیا۔ یہ نیا شہر پالی سوس سے کچھ زیادہ دور نہ تھا اور جزیرے کے شمالی کنارے سے فوراً مشرق کی جہت میں واقع تھا۔ اسکی دو بندرگاہیں تھیں جو ایک دوسرے کے قریب شمال کی طرف کوکسلی ہوئی تھیں۔ پہلے شہر ان بندرگاہوں سے دوئل کے فاصلے پر ہے، اور اسی بعد کی وجہ سے اس محل وقوع میں محدود رہے اور سمولی طرز کا یونانی شہر آباد نہیں ہو سکا اور قلعہ اور یہ بندرگاہ گویا ایک بڑے قبضے کے طالب تھے۔ جدید رصوڈز کی تدبیر تعمیر ہو و اس کے سپرد کی گئی جسے سمندر سے ایک تماشہ گاہ کی شکل کا شہر تعمیر کیا اور اسکی



۲۲۔ سترکس خطہ مستقیم کے اصول پر بنائیں۔ اسکے زیریں محلہ جات کو اکثر پہاڑی سیلابوں کی وجہ سے نقصان پہنچا کرتا تھا اور تمام ضلع کو ہمیشہ زلزلوں کا ڈر لگا رہتا تھا۔

چوتھی صدی ق م کے دوران میں رھوڈز کی ہمیت خاص طور پر نمایاں ہوئی اور اس زمانے میں اس نے سکوں کا ایک جدید معیار قائم کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جزیرے کو وینائے تجارت میں ایک خاص امتیاز حاصل تھا (جلد ۴، ص ۱۹) تختہ رکے زمانے میں رھوڈز کی شہرت اس درجہ ترقی کر چکی تھی کہ اس بادشاہ نے اپنے وصیت نامے کو اس جزیرے

سے رھوڈز کے لئے دیکھو جلد ۱، باب ۱۲، اور حاشی متعلقہ ان تصانیف میں مفصل ذیل کا اضافہ مناسب ہوگا؛ ہملٹن : ایشیائے کوچک میں تحقیقات (Hamilton : Researches in Asia Minor)

جلد ۳، روس : سفرنامہ جزائر یونان Ross : Reisen auf den Griech Inseln

جلد ۳ و ۴، نیوٹن : مشرق میں مسافرت و تحقیقات Newton : Travels & discoveries

In the Levant لندن ۱۸۱۵ء؛ بلیو و کوکٹرے : جزیرہ رھو Billiot et colteret.

L'Isle de Rhodes، بوٹرموند "جمہوریہ ہالین رھوڈز Bottermund

De Republic Rhodior comm ۱۸۱۵ء؛ گلبرٹ، دوکنا بحیرہ قسطنطنیہ یونان،

Gilbert. Handb der griech. Staatsalt. ۳، ۱۸۱۵ء؛ کوک : قیام مملکت ہائے قدیم

der Eustehung der staadte der Athen لایپزگ ۱۸۱۵ء، شوٹاخر و جمہوریہ

رھوڈز Schumacher: De Repub. Rhod. Comm ۱۸۱۵ء؛ نور کی کتاب

"رھوڈز زمانہ قدیم" Torr: Rhodes in ancient times، کیمبرج، ۱۸۱۵ء؛ بیٹا ہے

اور اسمیں مواد مبرا ہے اور یہ نوشتوں کو بھی استعمال کرتا ہے۔ نقشے، نیوٹن، کسٹیناس

حالیہ رھوڈز کا سطحی نقشہ اسلئے اہم ہے کہ اس سے بندرگاہوں کا پتہ چل جاتا ہے۔ نیوٹن

جہاں "سلطنت یونان" باب ۱۵ میں تالیث اور اعتبار عامہ کے بابت کچھ لکچر رائیں دی ہوئی ہیں۔

اسناد قدیمہ خصوصاً سترابون ۱۴، ۶۵۲

افسانوں کا انحصار ۳۹ میں دیا ہوا ہے۔

باب ۱۰

کے سپرد کرنا مناسب سمجھا لیکن اس کا ساتھ دیا تھا۔ لیکن اسکی موت کے بعد اس نے اسکی جانشین کے سامنے سر نہیں جھکایا جسکی وجہ سے دیمتریوس پولیورکی تیس سے اسے جھگڑنا پڑا، اور اس جھگڑے میں اس جزیرے کی عزت و وقت پہلے سے بھی بڑھ گئی۔ اسکی خارجی طرز عمل کے اصول جو اگلی ڈیڑھ صدی تک برابر جاری رہے، سب ذیل تھے: جملہ اس پنڈ ملکوں سے عمدہ تعلقات، لیکن کسی سے جراحی یا دفاعی مخالفی کا فقدان؛ آزاد بحری تجارت کا قیام، جسکی وجہ سے رھوڈز نے تہیہ کر لیا کہ جو کوئی اس اصول کا سد راہ ہوگا اسپر جنگ آزمائی کی جائے گی اور جو اسی طرز عمل پر چلے گا اس کی مدد کی جائے گی۔ اور پھر (ایٹھنز کی طرز عمل کے برخلاف) رھوڈز نے ان خدمتوں کا، جو مفاد عامہ کے خاطر کی گئی تھیں، کسی بحری راست سے مسلط کسی قسم کے معاوضے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اسکی وجہ سے ہر ایک کے دلیں رھوڈز کی عزت المضاعف ہو گئی، چنانچہ جب سال ۳۰ ق م میں جزیرے میں زلزلے کی وجہ سے یہاں کے باشندوں کو بڑی بڑی تکالیف اور صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑا تو ہر ملک نے اسے طرح طرح کے تحائف بھیجے تاکہ تجارت کی آزادی کی تائید ہی میں رھوڈز نے اپنے طیف بیزنٹہ تک کی مخالفت کی (باب ۱۰) اور اغلب امر یہ ہے کہ بطلموس کے ساتھ آویزش کیوجہ سے یہی ہوئی۔ جب یونیس نے فارناکس کے ساتھ جنگ کے دوران میں پونسوس کو بند کر دینا چاہا تو اسنے اسے باز رکھا، روپیہ دیکر مہر داد فرما کر اسے پونسوس کے خلاف اسنوف کی مدد کی، اور کوشش کی کہ رومن اس معاملے میں مداخلت کریں،

۱۔ سکندر رھوڈز میں اپنا وصیت نامہ رکھ دیتا ہے۔

۲۔ دیکھو اوپر، باب ۱۲۔

تاہم رھوڈزی ایک طرح کے معقول سیادت بحری کا مطالبہ کرتے تھے لیکن اس سے یہ مقصود نہیں تھا کہ کسی طرح کی سلطنت بنائی جائے۔ دیکھو جلد ۲ کے آخری اوراق۔

پولی بیوس ۵، جہ میں ان تحائف کا تذکرہ ہے جو زلزلے کے بعد مختلف حکمرانوں نے رھوڈز کی نذر کئے۔

۱۱۱۔ گو یہ کوشش بالکل رائیگاں ثابت ہوئی تب بحری قزاقی کا انسداد کرنے میں  
 رموڈزی ٹرے سرگرم تھے اور انھوں نے کسی نہ کسی طرح سے اس کام  
 میں کریٹیوں کی مدد بھی حاصل کر لی (کنوسوس و بے راپینا)۔ انھوں نے  
 فیلقتوس پتھر کی دست درازیوں کو روکنے کے لئے بجد کوشش کی (۱۱۱)۔  
 اور سنہ ۱۱۱ ق م میں مصر و فیلقتوس سے ملکر صلح کر لی۔ بعد میں جب فیلقتوس  
 نے چال چلکر انھیں پہلے تو ہرقلی داس کے ذریعے سے اور پھر کیونیون و  
 قصے میں انھیں نقصان پہنچایا تو وہ اس سے بہت بہادر می کے ساتھ  
 لڑے (باب ۱۶)۔ روما و فیلقتوس کے درمیان جو صلح ہوئی تو اس سے  
 اقلیمی حصے پر ان کے جملہ دعاوی پورے نہیں ہوئے، گو یہاں اس سے پہلے  
 ہی سے انکی ایک بستی تھی۔ اس سے زیادہ انھیں اٹکالوس کے خلاف  
 کامیابی حاصل ہوئی تھی جس کے مقابلے میں انھوں نے رومنوں کی ہر قسم کی مدد  
 دی تھی اس لئے کہ اس موقع پر انھیں تیل میوس کے علاوہ تمام کاریہ اور  
 لکیہ مل گیا۔ لیکن جب لکیہ والوں نے رموڈزی حکومت کی سختی کی شکایت  
 کی تو رومنوں نے اسکا اعلان کر دیا کہ ہم نے لکیہ والوں کو رموڈز کے سپرد  
 دوستوں کے حیثیت سے کیا ہے، غلاموں کے حیثیت سے نہیں۔ اسیں شبہ نہیں  
 کہ غلطی رموڈزیوں ہی کی تھی۔ یہ سچ ہے کہ انھیں اسپر فخر تھا کہ ہم ہاپنے  
 بحری جلیفوں سے خراج نہیں لیتے، لیکن اگر وہ لکیہ والوں کے ساتھ اسی  
 قسم کا برتاؤ کرتے تھے جیسے کائونوس و سترائونیکہ کے ساتھ (جنہ وہ اکیو میں

۱۱۲۔ بونفوروس کی وجہ سے رموڈزی کیویس سے مخالفت، پولی بیوس ۶۲۷۔ رموڈز اسٹوف کی  
 مدد کرتا ہے، پولی بیوس ۵۶۴۔

۱۱۳۔ سلمہ زم میں رموڈز اسٹوف کے بابت روما کو ایک سفارت روانہ کرتا ہے، پولی بیوس ۶۲۳۔  
 ۱۱۴۔ رموڈز اور بحری قزاقی، ٹور ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲۔ قزاق دیمتریوس کی رموڈز کے خلاف طر فدار  
 کرتے ہیں، دیودورس ۲۰، ۲۱۔ کرتی بحری قزاقوں کے ساتھ جنگ، پولی بیوس ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳۔  
 رموڈزی ہنصل لائی یوم میں، پولی بیوس ۶۱، ۶۲، وغیرہ۔

باب

تائیت سالانہ خراج لیتے تھے (باب ۱۸، ماضیہ ۶) تو اس سے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ اقلیمی علاقے سے خراج لینا چاہتے تھے اور رومن یہ کہنے میں حق بجانب تھے کہ انکا اصل مقصد مرکز یہ نہیں تھا۔ ہم اس سے پہلے باب ۱ میں اس مصیبت پر بحث کر چکے ہیں جسکا رومادورپرسیوں کے باہمی آویزش میں رھوڈزی شکار ہونے اگر ہم یہ فرض کریں تو حق بجانب ہو چکے کہ انے جو ناماقبت اندیشی سرزد ہوئی تھی اور جسکی وجہ سے انکی تاریخی غیر جانبداری میں فرق آگیا تھا، وہ اس گھمنڈ کی ایک نشانی تھا جو انے کا دؤنوس وکیہ کے ساتھ سخت برتاؤ میں ظاہر ہوا تھا لیکن جب انکی سیاسی قوت میں زوال ہو چلا تھا، اسوقت بھی آزاد تجارت کے لئے جو جوش انیں تھا اسیں سرمو فرق نہیں پیدا ہوا تھا، اور اسوقت بھی وہ برابر بحری قزاقوں کے ساتھ جنگ آزما ہوتے رہے۔ آخر اس انھوں نے مہر دادو پاتور کا ساتھ نہ دینے سے اپنی دوراندیشی اور نکتہ دانی کا ثبوت دیا (دیکھو باب ۲۶)

علی العموم رھوڈز نے بڑے بڑے بڑے آراستہ نہیں کئے، اسلئے کہ عام طور پر اسکا مقصد صرف یہ تھا کہ کسی طرح بحری قزاقوں کو ڈک دئے چنانچہ اسل مقصد کے حصول کے خاطر تین چار جہاز بھیجے جاتے اور وہ بعض مرتبہ بحری قزاقوں تک کا چکر لگاتے۔ ظاہر کہ جب کبھی کسی قوت والے بادشاہ کا مقابلہ کرنا ہوتا تو ایسی حالت میں بڑے بڑے بیڑوں کی ضرورت پڑتی تھی مثلاً سلسلہ ق م میں رھوڈز، پرکھاکم اور بیزنطہ نے بل کر،، جہاز بنائے، انطاکوس وای جنگ میں صرف رھوڈزیوں نے پہلے ۲۵، پھر ۳۶ اور آخر میں ۲۰ مزید جہاز آراستہ کئے اور سلسلہ ق م میں سمندر پر انکے،، جنگی جہاز تیار ہوتے تھے علاوہ ازیں انکے تجارتی جہاز بھی مسلح تھے۔ قدیم ایجنینوں کی طرح رھوڈزیوں کو جنگی چال وصال خوب آتی تھی، وہ دشمن کی صف کو چیر ڈالتے اور انکے جہازوں پر ایک طرف سے اور عقب سے حملہ کرتے تھے۔ پہلی صیقلی جنگ میں رھوڈزمی اپنی ہل نے لکی بوم کے مقام پر رومنوں کے خلاف اپنی غلت پھرت میں امتیاز حاصل کیا۔ رھوڈزی قلاحوں کی مہارت اسقدر مسلح تھی کہ

باب

یونانی زبان میں ایک کہاوت ہو گئی کہ دس جہازوں کے لئے دس رھوڈزی کافی ہیں۔ انکو اپنے پیشے پر خوش تھا وہ ایک رھوڈزی ناخدا کے قصے سے معلوم ہوتا ہے جسے اپنے جہاز کو طوفان میں ڈوبتے ہوئے دیکھ کر پوسیدان دیوتا کو مخاطب کر کے کہا کہ ”اے سمندر کی دیوتا تمہیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ میں تمہارے لئے اپنا جہاز عمدہ حالت میں روانہ کر رہا ہوں۔“

اسکندریہ اور یورپی بندرگاہوں کے درمیان جو تجارت ہوتی تھی اس کا راستہ رھوڈز ہو کر تھا، اور یہی جزیرہ شامی تجارت کے ایک جزو کے لئے مرکز بن گیا تھا۔ اسیں قدیم زمانے کے پراسوں کی طرح ایک گودام بنا ہوا تھا جس میں سامان تجارت کے متونے رکھے تھے۔ سلاسلہ قم کے قریب زمین میں بھی رومن مملکت کے اجازت سے رھوڈز ہی سسلی سے اناج دوسرے ملکوں کو لیجاتا تھا۔ علاوہ ازیں اسکی بکرا سود کے ساتھ بہت کچھ تجارت تھی یعنی اسکے ملاح شراب اور تیل تیار کرتے اور غلام، اناج، چمڑا، شہنہ وغیرہ وہاں سے اپنے ساتھ لاتے، اور ہم رھوڈز و نیز نطہ کے مابین جس بھگڑے کا اوپر ذکر کر چکے ہیں وہ دراصل اسی درآمد و برآمد سے اٹھا تھا۔ سلاسلہ قم والے زلزلے کے بعد رھوڈزی پر سوریہ میں محاصل درآمد و برآمد سے مستثنیٰ ہو گئے۔ اس جزیرے میں بہت سے غیر ملکی بھی رہتے تھے اور جس طرح اہل نوجوان انگریز تجارتی اصول سیکھنے کے لئے ہامبرگ جاتے ہیں اسی طرح سے اس زمانے میں نوجوان یونانی تجارت میں مہارت پیدا کرنے کے لئے رھوڈز بھیجے جاتے تھے۔ رھوڈز کا قانون تجارت نہایت سخت تھا، اسکے مطابق باپ کے بعد بیٹا تمام آبائی قرضہ کا (روما سے بھی زیادہ) ذمہ دار تھا اور روما میں جس طرح کبھی کبھی قرضہ داروں کو رقوم کی معافی دیدی جاتی تھی اس کے برخلاف رھوڈزی اس طرح عمل کو پسند نہیں کرتے تھے۔ رھوڈز کے مشہور بکری قانون کے متعلق ہمیں صرف یہ معلوم ہے کہ خطرے کے وقت مال کو سمندر میں پھینک دینے کے جو نقصان ہوتا تھا اسے ہر متعلق شخص پر سادیا نہ تقسیم

باب

کرایا جاتا تھا

رہو دوزی دستور سیاسی کے متعلق ہیں بہت ہی کم معلومات حاصل ہیں۔ اسکا تو ہمیں علم ہے کہ مستقر جسمہ میں ایک مجلس خاص اور ایک جمعیت عوام تھی۔ گوامونیت کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے لیکن اغلب امر یہ ہے کہ رہو دوز میں مجلس خاص کا اثر (مثال کی طور پر) آئینہ کے زیادہ تھا۔ علاوہ اختیارات چھ پریشائیں کے قبضے میں تھے لیکن ان کے علاوہ استرے کی اور ناؤ آرخ بھی تھے جو (عوام کے منظوری سے) غیر ممالک کے ساتھ عہد نامے بھی کر سکتے تھے۔ ساتھ ہی یالی سوس، کامیر دوس و لنڈوس کی بستیاں بھی قائم برابر رہیں اور انکی بعض قراردادیں جن کا تعلق

لہ کار و بار میں سختی کے ساتھ ایسا انداز ہی رہتی باقی تھی: ٹورا ۱۱۔ رہو دوزی ضابطہ تجارت :

ایضاً ۵۲۔ پونیٹر: رہو دوز کا قانون اشیاء اگندہ "Prennder De lege Rhodia de jactu" ایرالکین، ۱۸۹۱ء۔

یہ دستور رہو دوز کے بابت دیکھو، سناد مو ۱۱۱۔

انہی میں ساکن رہو دوز بال میں سخت درہم کا ایک قابل عہدہ دار تھا۔

۱۵۰۲ء ۱۹۱۵ء ۲۳۔

رہو دوزی ایسرا البحر کو عہد ناموں پر دستخط کرنے کا اختیار تھا؛ پولی بوس ۵۱۲: اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ رہو دوز صرف فوری ضروریات کے لئے پسند ہوتا تھا۔

لنڈوس کی حیثیت: نیوٹن میں تصاویر "سفر نامہ" ۱۹۲۱ء۔

امراغربا کا خیال کرتے ہیں: اشرا ۱۲۳ ۶۵۲۔

مالیات: ٹورا ۶۶۔ ڈٹن برگ کا خیال ہے کہ نیوٹن والا کتبہ (کتبہ جات نو اور خانہ برطانیہ)

۳۴۲) ہمیں مملکت کے لئے چندے کا بیان ہے رہو دوز کے متعلق نہیں بلکہ کوس کے متعلق ہے؛

دیکھو پٹن دیکس: "کتبہ جات کوس" Paton & Hicks: Inscriptions of Cos

سکجات سے پتہ لگتا ہے کہ مالی کارناما کوس اور لنڈوس دونوں رہو دوز کے تابع تھے؛ ہیڈ:

تاریخ سکویات "Head H.N. ۵۲۶ ۵۲۴۔

باب

مقامی معاملات (خصوصاً مذہبی معاملات سے متعلق) ہم تک پہنچی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے (اور ویسے بھی یہ ظاہر ہے) کہ خارجی معاملات صرف رھوڈز ہی میں طے ہوتے تھے۔ بہر حال اس قسم کی قراردادیں سب سے زیادہ لندوس اور سب سے کم یالی سوس کے متعلق ہیں، جسکی وجہ سے قیاس جاسکتا ہے کہ بہت سے باشندے یالی سوس سے اٹھ کر قریب کے شہر رھوڈز چلے گئے ہونگے اور اسکے برعکس لندوس کی اکثر آبادی اپنے ہی شہر میں رہی ہوگی۔

اگر ہم اس شکایت سے اندازہ کریں جو رھوڈزیوں نے سلاقم کے نقصانات کی توہم محسوس کرینگے کہ رھوڈز کی آمدنی بہت کافی ہوگی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے زلزلے کے بعد ہےرون و کیلون فرمانروایان سرکاری طور پر رھوڈز کے شہریوں کی تعداد میں اضافے کے لئے دس سال تک روانہ کئے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہریت کے حصول کے ساتھ ساتھ نئے شہری کو محصول بھی ادا کرنا پڑتا ہوگا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ رھوڈزی اپنا حق شہریت کسی حالت میں ایک راہگیر اجنبی کے ہاتھ فروخت کرنا پسند نہ کرتے ہونگے، چنانچہ ہم یہ فرض کر سکتے ہیں کہ اول تو ایسے لوگوں کو جو اپنے حسب نسب کی وجہ سے شہریت کے دعویدار ہو سکتے تھے، انہیں روپیہ ادا کرنے پر شہریت کے حقوق مل جاتے ہونگے اور دوسرے یالی سوس، کامیروس و لندوس کے ہر شہری کو جو نئی رھوڈزی مملکت کا شہری بننا چاہتا تھا اسے بھی روپیہ ادا کرنا پڑتا ہوگا۔ یہی وجہ رھوڈزی مملکت کی اچھائی کیفیت کی ہے۔ اسلئے کہتا ہے کہ اغرازی "خدماتِ عامہ" کے ذریعے سے رھوڈز کے مالدار لوگ مملکت اور غریبوں کے امور سرانجام دیتے تھے۔ ہم ایک نوشتے سے یہ نتائج کر سکتے ہیں کہ یہی کیفیت جزیرہ کوس میں بھی تھی، اس نوشتے سے معلوم ہوتا ہے کہ کوس میں جس کا ہم تعین نہیں کر سکتے، جنگ کے اخراجات سکے لئے چندہ کیا گیا، اور

باب ۲۲

جس شخص کا نام چندہ دھندگان کی فہرست میں سب سے پہلے تھا اس نے سات ہزار درہم دیئے اور دوسروں نے پانچ ہزار اور دس درہموں کے بیچ میں مختلف رقوم ادا کیں۔ پس سب سے پہلی رومن فنیقی جنگ کا ایک واقعے کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ اپنی خارجی حکمت عملی میں رھوڈز نے جو دوراندیشانہ طریقہ اختیار کیا وہ آسکی اعیانی کیفیات کے بالکل حسب حال ہے۔ اور جب اس نے ایک مرتبہ اس سے گریز کیا تو اسے بڑا نقصان اٹھانا پڑا۔

نہ صرف یونانی ریاستوں میں بلکہ دوسرے ملکوں میں بھی رھوڈزی مختلف حیثیتوں سے ملتے ہیں اور مختلف عہدوں پر نظر آتے ہیں۔ مثال کی طور پر ہرسم تھوگراس (جلد ۳ باب ۱)، مشہور و معروف براوران، مین تور، ویم تون اور ہی بعل کا ذکر کر نیچے جسکا حال اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے۔

رھوڈز خاص طور پر مذہبی جزیرہ سمجھا جاتا تھا اسے مستقر جزیرے کے قیام کے بعد یہاں کا سب سے بڑا مسمود، سلیوس تھا اور مشہور و معروف کولوسوس اسی کا مجسمہ تھا۔ اس سے پہلے لندوس کی آتھینے اور کوہ اتابیریس کا زیوس بہت کچھ ہر دغیرز تھے؛ آج بھی لندوس

Heffter: Die Götterdienste "قدیم رھوڈز میں طرز عبادت"

auf Rh. im Alter. ۱۸۲۷ء۔ تور، ۴۳ء؛ لندوس میں ہرقل کی عجیب و غریب پوجا؛ ایضاً

۸ء۔ "طعام مشترک" کیلئے تور، ۵۵ء؛ فوکارٹ؛ "آئین ہائے مذہبی یونانیوں میں" Foucart:

Les assoc. rel. chez les Grecs, ۱۱۳ء؛ "ایٹالس کو چیک میں طعام مشترک"

ایضاً ۱۱۴ء۔

کابیریس میں زیر زمین کاریز؛ تور، ۶ء۔

رھوڈز کے ایک جھٹے میں چاروں طرف ستون تھے، لیکن جنوبی رخ کے ستون دوسروں ادبچے تھے؛ تور، ۶ جہاں وہ درتروہ کیوس ۵۰ء کا اتباع کرتا ہے۔ چہند سال ہو سے اس طرح



باب ۲۲

اور کوہ اتابیر پوس دونوں کے بت مانوں کے گنڈر موجود ہیں۔ ہیلوس کی عید بے حد تزک و اہتمام کے ساتھ ستمبر میں منائی جاتی تھی، اور تھو قربانیاں اسپرچڑھائی جاتی تھیں، سب سے ممتاز چار گھوڑوں کی جوڑی تھی جسے سمندر میں ڈبو دیا جاتا تھا۔ تاریخی زمانے میں بھی فنیقی سچا رہی ہی یالی سوس میں پوسیدوں کی پوجا کی اہمیت کرتے تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا آغاز فنیقیہ ہی میں ہوا ہوگا۔ رھوڈز میں اسکے پوس کا جو مندر تھا اسکے متعلق ایک انجمن اسکے پیمان تھی جہاں جسمانی ورزشیں کرائی جاتی تھیں اور بہت سے رھوڈزی اپنے عجیب و غریب ورزشی کرتبوں کی وجہ سے چار داناں عالم میں مشہور ہوتے۔ ان میں سے اول نمبر دیاعورس تھے جانشین دیاعورمی تھے جن کا دعویٰ یہ تھا کہ ہم ہرقل اور سینٹی ارسطو منیس ٹی اولاد سے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ رھوڈزیوں میں انجمنوں کو بڑا فروغ حاصل تھا جس سے انکی اخلاقی مضبوطی کا پتہ چلتا ہے۔ نوشتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انیں "ایرانوٹے" یا دائرے موجود تھے جنہیں سے بعض کے نام تو لیبودوں کے ناموں پر اور بعض دوسرے ملکوں پر رکھے جاتے تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے بہت سے اراکین دوسرے ممالک کے باشندے ہونگے، مثال کی طور پر پوسیدوں اور ہرمیوں، لیمنوسیوں اور ساموٹھریسیوں کا ذکر کافی ہوگا۔ انکی حلیت عورت میں بہت کچھ تنوع پایا جاتا تھا، گو ہم وثوق سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ انہیے حلسوں میں کیا کیا ہوتا تھا، ہمیں صرف اسکا علم ہے کہ ان دائروں کی جائداد ہوتی تھی اور انہیے ذریعے سے مردہ اراکین انکی تدفین عمل میں آتی تھی یہ کہ اراکین اپنی اپنی انجمنوں کو روپیہ دیتے تھے اور اسکے مسا دھنے میں انکی عیب معمول بڑی عزت کی جاتی تھی، چنانچہ انھیں خطابات کا مستحق

بقیہ ماضیہ صفحہ گزشتہ - کا ایک چھتہ پوسپی میں بھی لایا تھا اس شمس جزیرے والے دھوپ کو پسند کرتے تھے -

باب ۲۲

سمجھا جاتا تھا بعض کو چندہ معاف کروایا جاتا تھا اور انہیں گھیرے ہی انعام میں نہیں دیئے جاتے تھے بلکہ نجانوں میں مجسمے بھی بنائے جاتے تھے گوان مجسموں کے تنصیب کیلئے مملکت کی اجازت ضروری تھی۔ رھوڈزیوں کی مذہبیت اس سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ وہ اس قاعدے کی نہایت شدت سے پابندی کرتے تھے چڑھاؤں کے کسی حالت نقصان نہیں پہونچانا چاہیے۔ کہتے ہیں رھوڈز کو شکست دینے کے بعد ارکی میتر نے مطلوب شہر میں ایک مجسمہ نصب کیا تھا جس میں اسے رھوڈز کے شخصے کو کوڑے مارتا ہوا دکھایا گیا تھا۔ جب رھوڈزی از سر نو آزاد ہوئے تو انہوں نے اس توہین آمیز نشانی کو مسمار نہیں کیا بلکہ اسے دیوار سے گھیر کر اور اس دیوار کو مستف کر کے اسے ارمنی ممنوعہ قرار دیا۔ رھوڈز اور دوسرے ریاستوں کے درمیان جو دوستانہ تعلقات تھے انہی یادگار میثقیں بہت عام تھیں۔ مثلاً رے رون نے رھوڈز میں ایک محبوبہ ایسا دکھایا جس میں عموم سر قوسہ عموم رھوڈز کے سر پر گھیرا کھتے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ سلسلہ ق م میں رھوڈزیوں نے دس ہزار طلائی سکوں کے قیمت کا ایک طلائی گھیرا مارا وہ کیا اور انے اٹھنے کے تنجانے میں روما کا ایک بت نصب کیا جسکی اونچائی ۱۵ فٹ تھی یہ تناسب بھی تھا اسلئے روما کو از سر نو اپنا خطر فدا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کا وقت آگیا تھا۔

چڑھاؤں اور دوسرے فنی کارناموں کا ذکر کرنے کے بعد ہم رھوڈزیوں کے فنون لطیفہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ یہ فنون زمانہ قدیم میں بھی اہم

۹۹۔ سیدیکر: "یونان" CXV-CKVI Boed: Griechenland رھوڈزی فنون لطیفہ سے مختصراً بحث کرتے ہیں نیز دیکھو ابواب متعلقہ بیرون کی کتاب "تاریخ فن کاران یونان" Brunn - ۹۲ - Geschichte der griech. Kuenstler - ۱۱۸

رھوڈز کے مجسمے؛ ٹور ۸۹ وغیرہ؛ ٹورڈز: رھوڈز کا عظیم المذبحہ Lueders: Der Koloss Zu Rhodos ۱۸۶۵ء۔

باب ۲

سمجھے جاتے تھے۔ قصہ بان کیا جاتا تھا کہ اس تھا لاسا کے بیٹے، جس نے  
 پوشیدہ دن کا ترسول گھڑا تھا، یعنی تمبی نیس، اسی جزیرے میں کار و بار چلاتا  
 تھا۔ رموڈوزی قبرستانوں میں ہیں بہت سے برتن لے ہیں جنکی ساخت  
 نہایت ہی قدیم طرز کی ہے۔ لیکن رموڈوزی فنون کو جس عہد میں سب سے  
 زیادہ عہد زیر بحث یعنی مستقر جزیرہ کے قیام کے بعد کے زمانے میں مقبولیت  
 حاصل ہوئی۔ ہم اس سے پہلے کی بلدیوں دیکھ چکے ہیں کہ جنوب و مغربی  
 ایشیائے کوچک میں فنون کو بہت بڑا ارتقا نصیب ہوا تھا، اور اس وقت  
 اسکا مرکز بائی کارنا سوس تھا۔ لیکن اس شہر کے تختہ رکی مخالفت کر نیچے  
 بعد اسکی اہمیت میں بہت کمی ہو گئی اور جہاں تک فنون لطیفہ اور تمدن  
 کا تعلق ہے، اسکی جگہ رموڈوزی نے لے لی تھیں ایک جیسو ریہ کو وہی امتیاز  
 حاصل ہوا جو اس سے پہلے ایک ملوکی یا اے سخت کو حاصل تھا۔ پھر سکوں  
 سے معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم تھوڈوسی مدت تک بالی کارنا سوس پر  
 رموڈوزی کا براہ راست اثر پڑا اور گورنار کوس و لیدیوس جو رموڈوزی کے قریب  
 ہی واقع تھے، ترقی اور مرفہ الحالی کے شاہراہ پر گامزن تھے، لیکن وہ بھی  
 اس کے اثر سے بچ نہیں سکے۔ ہم جلد ۲ باب ۲۹ میں دیکھ چکے ہیں کہ سوسوں  
 کے مقبرے کے تعمیر کیوجہ سے بہت سے مشہور و معروف نقاش  
 بالی کارنا سوس میں جمع ہو گئے تھے، اور انہیں سے ایک یعنی بریاس نے  
 یعنی اسی شخص نے جس نے اکھدریہ میں سارہیں کا بہت خانہ تیار کیا تھا

بقیہ ماشیہ صفحہ گزشتہ۔ - عظیم اہمیت محسوس کے وجود سے ہم نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ رموڈوزی والوں  
 میں ایک طرح کی اکثر ضرورت ہوگی اور اگر ہم یہ فرض بھی کر لیں کہ ان میں سے اکثر پڑاؤں کے مجسمے تھے،  
 تاہم ہمارے اس خیال میں کمزوری نہیں پیدا ہوگی۔ رموڈوزی نہ صرف نفیس بلکہ عظیم الشان محسوس  
 کے خواہاں تھے اور انکے بنانے کے لئے انکے پاس کافی روپیہ تھا۔ ہماری دانت میں جب ایک  
 چھوٹی سی جگہ میں بہت سے عظیم الشان مجسمے کمرے ہو چکے تھے جن غالباً مسودوں کے اور  
 بعض پری تائسوں اور متول تاجروں کے ہو چکے یا تو انکا اثر انی اچھا نہیں پڑتا ہوگا۔ رموڈوزی

(باب ۱۸) رھوڈزیس پانچ مہموؤوں کے عظیم الشان محسے تیار کئے۔ لی سپون نے ایک چوکڑا سی تھیاری کی جھیر سورج لگا دو تا بیٹھا ہوا تھا۔ اسکے شاگردوں میں سے ایک رھوڈزیس تھاکے مشہور تانبے کا کوپس تیار کیا جو ہیکس کا ۱۰۵ فٹ اونچا مجسمہ تھا اور جو زمانہ قدیم سے ہفت عجائبات عالم میں شمار کیا جاتا تھا۔ سلسلہ ق م میں محاصرے کے اٹھ ماہ کے بعد شہر والوں نے ائمہ ہدایت میں سے ایکی اجرت دی تھی جو دیتھو پولیورچی میں کے چھوڑے ہوئے مال کے نیلام سے ملے تھے۔ عظیم الشان مجسمہ سلسلہ ق م کے زلزلے تک برابر کھڑا رہا اور اسکے بعد پھر دوبارہ نصب نہیں کیا گیا، اور جب ساتویں صدی مسیحی میں اسکے ٹکڑا ٹکڑا ہوا گیا تو انھیں لاوے کے لئے نوسو اونٹوں کی ضرورت پڑی۔ سلسلہ ق م کے زلزلے سے لیکر سلسلہ ق م کے پریسوں والی جنگ تک کا زمانہ رھوڈز کی انتہائی مرفہ احوالی کا زمانہ سمجھنا چاہئے اور یہی وہ زمانہ ہے جب اسکے اکثر فنی شاہکار جبکہ نوشتوں میں تذکرہ ہے تیار ہوئے تھے۔ ان نوشتوں سے ہمیں معلوم ہوتا ہے انیس سے اکثر و بیشتر میں انسانوں کو دکھایا گیا تھا۔ رھوڈزی عظیم الجثہ مجسموں کو پسند کرتے تھے، اور یقینی کہتا ہے کہ رھوڈزیس ایک سو ایسے مجسمے تھے۔ ہمارے نزدیک رھوڈزیوں کے پسند میں یہ بڑا نقص تھا۔ باوجود ان بیانات کے اگر ہم تک دو مشہور و معروف مجسمے جنہیں سے ایک رھوڈزیوں نے اور دوسرا اتریس کے سنگ تراشوں نے بنایا تھا، ہم تک نہ پہنچے ہوئے، تو ہمیں رھوڈزی فنون کا بہت ہی اندازہ ہوتا ہے ہمارا مطلب لاؤکون اور فارنیز والے سائڈ سے ہے۔ لاؤکون کا مجموعہ جو بظاہر وہی ہے جو قدما میں اس قدر مشہور و معروف تھا، بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ کے بکے، ہیڈ ۵۴۔ ہالی کارناؤس ہیڈ ۵۶۔ کوکس؛ ہیڈ ۵۶۔ کنیدوس؛ ہیڈ ۵۴۔ نیٹوں کے اکتشافات کی وجہ سے ہم اس قابل ہو گئے ہیں کہ ہالی کارناؤس کی طرح کنیدوس کے فنون کا مطالعہ کرنا ہو تو نوادہ خانہ برطانیہ جانا پڑے۔

باب ۲۲

رہو ڈوزی اس کے ساتھ پولی دوروس اور ایتھانو دوروس نے تیار کیا تھا۔ جب پرگام کے مجسمے ملے ہیں اس وقت سے لاؤکون کے مبداء کا مسئلہ پہلے سے زیادہ صاف ہو گیا ہے اس لئے کہ پرگام کے حاشیہ میں بھی ایک دیو ہے جس کی کیفیت نظر آتی ہے جو لاؤکون کی ہے لیکن ہم یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ رہو ڈوزی مجسمے میں دونوں سے ترقی کی کیفیت نظر آتی ہے، خارجاً تو دونوں لڑکوں اور ان کے باپ کے یکجا ہونے میں اور داخلہ دوسوزی کے اظہار میں یہ گویا پرگام کا فن ہے لیکن وہ فن جس میں یو بے کے فن کار نے گویا ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ فانیئر کا سائڈ تراپس و اسے تو رسکوس اور اپولونیوس نے تیار کیا تھا۔ یہ مجسمہ اسوجہ سے انا اہم نہیں اس لئے کہ اس کے اہم ترین حصے وہ نہیں ذہنی کیفیات کا اظہار ہوتا ہے، وہ سب آل کے تجرید کا نتیجہ ہیں۔ اس مجموعہ کو "سائڈ" کا لقب جو دیا گیا ہے وہ بالکل ٹھیک ہے اس لئے کہ اس میں صرف سائڈ ہی کی ایسی بقیہ ہے جسے یونین کے ساتھ قدیم کہا جاسکتا ہے اور اس کے متعلق فنون لطیفہ کے مورخوں نے جو صفحے کے صفحے کرتے ہیں ان کا یہ متحق معلوم نہیں ہوتا۔ یہاں ہم یہ کہہ دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ سلطنت روما کے زمانے میں جنوب و مغربی ایشیا کے کویک کے فنون کے قائم مقام سب کے سب ایک شہر یعنی افروڈیسیاس (کاسیہ) کے رہنے والے تھے۔ انہیں سے سب سے زیادہ مشہور و معروف ارسطیاس اور پاپیاس ہیں اور کاپی تول کے نوادر خانے میں جو تیس قطاروں کے مجسمے ہیں وہ انہی کے تیار کردہ ہیں۔

سکندر کے بعد کے زمانے میں رہو ڈوزی رنگ کاری کو بھی فروغ حاصل ہوا۔ ہم یہاں کے سب سے بڑے رنگ کاری یعنی پروٹوگنیس کا اس سے پہلے ہی ذکر کر چکے ہیں۔ (جلد ۳ باب ۲۹) اس کے برعکس ہیں رہو ڈوزی شعرا کے متعلق کچھ زیادہ کہنے کی حاجت نہیں ہے۔ اپولونیوس رہو ڈوزی دراصل مصری تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس خبر کے کے تاجروں کو رنگ کاری اور سنگ کاری کی بہت شہرت و شاعری سے



باب ۲۲

جہاں ہو گیا اور اپنی اس جدید حیثیت سے اسے رومن تمدن کی تذکرگی قلب  
ماہیت میں عملی حصہ لیا۔ جہاں مدبر پولی پوس نے جو اسی ٹولی کا تھا،  
یونان پر روم کے اثرات ڈالنے کا سامان کیا، وہاں فلسفی پائنتیوس  
یونانی زندگی اور خصائص کے اثرات روم پر ڈالنے میں مدد و معاون  
ہوا۔ وہ مہات اور مسافرت میں سی پو کے ساتھ رہتا، چنانچہ سلاسلہ تمام  
میں اس نے اسی طرح ایشیا اور مصر کا سفر کیا۔ اپنی زندگی کے اواخر میں وہ  
تقریباً سلاسلہ ق م سے آئینگز کے رواقیوں کا سرگروہ بن گیا اور آخر الامر  
سلاسلہ ق م میں اس نے داعی آل کو لیک کہا۔ وہ ہول اجتہاد کا مانی  
تھا اس نے اخلاقی ذمہ داری کا ایک نظریہ پیش کیا، جسے سر و نے اپنا  
بنالیا۔ ہم باب ۲۴ میں اس کے اور رواقی فلسفے کے ان اثرات کا ذکر  
کریں گے جو رومن قانون پر پڑے۔

گو پوسٹید و فیوس کی زندگی کا تعلق دراصل اس کے بعد کے عہد سے  
ہے لیکن ہم پائنتیوس کے اس اہم شاگرد کا حال نہیں بیان کرنا مناسب  
سمجھتے ہیں۔ وہ سلاسلہ ق م میں شام کے شاہا پامیہ میں پیدا ہوا تھا لیکن چونکہ اس نے  
رمو ڈز ہی میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی اس لئے علی العموم اسے رمو ڈزی  
ہی بیان کیا جاتا ہے۔ وہ آئینگز میں پائنتیوس کے دروس میں شریک  
ہونا تھا اور اسے سلاسلہ ق م اٹلی اور اسپن کا لمبا سفر کیا۔ اس سفر سے  
واپس آکر وہ آئینگز کے رواقیوں کا سرگروہ بن گیا۔ اس نے اسپر بھی  
اکتفا نہیں کیا بلکہ وہ شہر کے امور میں بھی حصہ لیا کرتا تھا، چنانچہ وہ  
پرسی تانس بھی مقرر ہوا اور سلاسلہ ق م میں رمو ڈز کی طرف سے روم  
کیا جہاں اس کی ماریوس سے ملاقات ہوئی۔ سر و نے اسے رمو ڈز  
میں درس دیتے ہوئے سنا، اور پوسپی اس کے بڑے سرپرستوں میں سے تھا۔

بقیہ ماشیہ منہ گزشتہ۔ شاگرد تھا رمو ڈز ہی میں رہتا تھا، زو سے قبل ۱۶۸  
۱۷۵

کاستور کے لئے زو سے قبل ۱۶۷ - ۳۶۶

باب ۲۲

معلوم ہوتا ہے کہ اسے سلسلہ ق م میں وفات پائی۔ اسکی اکثر تصانیف تاریخی رنگ کی تھیں، جن میں سب سے مشہور تاریخ پولی بوس کی کتاب کی ۵۲ جلدوں میں تکمیل کی شکل میں تھی، اور چونکہ اسکی معلومات محض نظری نہیں تھیں بلکہ انکا پیرایہ عمل بھی تھا، اور اسے دور دراز مقامات پر سفر بھی کئے تھے اسلئے وہ اس قسم کے کتاب لکھنے کا بغایت اہل تھا۔ علاوہ ان میں اس نے اپنا وقت سجاو قیافوں کے مد و جزر کے تحقیقات میں بھی صرف کیا۔ اگر ہم ایک نسبت طویل جزو کو پیش نظر رکھ کر (جو مہرداد کے زمانے میں روماء کے خلاف ایچمنزیوں کے بغاوت سے متعلق ہے) حکم لگائیں تو ہم اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ پوسیدونیوس کے اسلوب میں زندگی اور حاضر جوابی کے عناصر پائے جاتے ہیں اور وہ پولی بوس سے بالکل متضاد ہے اسلئے کہ موخر الذکر ہمیشہ سید خطیر اور بعض مرتبہ ایک حد تک شیخی باز معلوم ہوتا ہے۔

دوسرے رھوڈزی مورخوں میں سے ہم کالکس ٹوس کا شمار کر سکتے ہیں جنے دربار اکندر یہ کے متعلق دھپپ وقائع لکھے (دیکھو باب ۲)۔ علاوہ ان میں کاستور نے بھی اپنے زمانے کے وقائع مرتب کئے، لیکن یہ شخص بہ نسبت اپنی حکمیاتی تفصیلات کے اس سیاسی حصے کی وجہ سے زیادہ مشہور ہے جو اسے مہرداد کے زوال کے سلسلے میں لیا تھا۔ گو زمانہ قدیم میں خطابت کا ایک مسلک رھوڈز کی طرف بھی منسوب کیا جاتا تھا، لیکن ہم اس کے خصائص کا تعین نہیں کر سکتے۔ اسکا سلسلہ بھی تو اس شخص کے ساتھ اور کبھی ہی پریس کے ساتھ ملایا جاتا ہے۔ جو تصور سلسلہ ق م میں رھوڈزی سفیر نے رومن سینات میں کی ہیں اسکی بڑی تحریف کی گئی۔ پہلی صدی ق م کے رھوڈزی اسلوب کا پہلا بڑا روایتی

۲۲ خطابت - مقابلہ کرو باب ۲۱، حاشیہ ۸۔

رھوڈزوں کی طاعت، پولی بوس ۲۵۱۲۱۔



باسطیا

وجہ تے کلیس ساکنان الالبندہ کے دو شاگردوں کے سر بے اور یہ وہ لوگ  
 ہیں جو اپنے زمانے میں مسک ایشیاء کے امام مانے جاتے ہیں۔ ان شاگردوں  
 سے پہلا تو آپولونیوس مالاکوس تھا، جو مسک قیام میں الالبندہ سے رموڈوز  
 آیا، اور دوسرا اپولونیوس مولون تھا، جو مسک قیام اور مسک قیام میں  
 رومانیوں میں رموڈوز بھی سفر کیا۔ جب وہ رومانیوں میں تھا تو اسی سلسلے سے ملاقات  
 ہوئی جو ایٹینس و ایشیاء میں قیام کے بعد بعض مولون کے سامنے زانوئے تلمذ  
 خم کرنے کی غرض سے خاص طور پر رموڈوز گیا۔ اس زمانے میں رموڈوز  
 نوحوان رومن طالب علموں کے آماجگاہ بنی ہوئی تھی، یہی وہ جگہ تھی جہاں  
 قیصر بروٹس اور کائیوس نے علم خطابت کے سبق لئے تھے، ان میں  
 سے کائیوس کا استاد اور سنے لائوس تھا، اسی نے کائیوس کی فتح رموڈوز  
 کے بعد فاتح سے ذرا ملٹم ہوئی التجا کی تھی لیکن یہ التجا شروع نہیں ہوئی  
 اور کائیوس نے شہر کو کمالی بربریت سے تاراج کر دیا۔ ہم جانتے ہیں کہ  
 قی بیروں نے اپنی بلا وطنی کا زمانہ رموڈوز ہی میں بسر کیا اور اپنا وقت  
 شیودوروں ساکن گدارہ سے فن خطابت کے اصول سیکھنے میں صرف کیا۔  
 بہت سے دوسرے شہروں کی طرح رموڈوز میں بھی استادوں کو  
 شہر ہی طرف سے تنخواہ ملتی تھی۔ ایک موقع پر پولی بوس رموڈوزیوں پر  
 الزام لگاتا ہے کہ انہوں نے اسی مقصد کیلئے پولیس سے روپیہ لیا، حالانکہ  
 اس کے نزدیک خود انہیں ہی معاوضہ دینا چاہئے تھا۔

رموڈوز اسکا متحق ہے کہ اسکی بہت کو ذرا تفصیل کے ساتھ بیان  
 کیا جائے، لیکن میں یہاں اسکا بہت ہی مختصر بیان کر سکا ہوں۔ ہم باسٹیا  
 میں دیکھ چکے ہیں کہ سیاسی اعتبار سے اسکی حیثیت بنایت اہم تھی اور  
 اور وہ بڑے بڑے سمندروں کے جہاز رانی کا گویا حامی و معاون  
 مانا جاتا تھا۔ اسکا واحد نقص یہ تھا کہ قلمی ملک میں وہ اپنی رعایا سے  
 ذرا غمی کا سلوک کرتا تھا۔ جو کام رموڈوز نے مشرق میں انجام دیا وہ  
 رومانیوں نے مغرب میں پورا کیا، چنانچہ ان دونوں ملکوں کے درمیان ایک طرح کا

نطرس سے تعلق نظر آتا ہے اور جب رسوڈوز نے اپنے نامناسب طرز عمل کی وجہ سے اپنے اصلی درجہ کے رہتے کو گھو دیا تو روماء ہی ایک ایسی مملکت رہ گیا جو آزادانہ رسل و رسائل کی جماعت پر کمر بستہ تھا، اور آخر اس نے وہ کر دکھایا جو نہ آئینہ سے ہوا تھا اور نہ رسوڈوز سے۔ ایک نوع سے روماء اور آئینہ کے طرز عمل میں مماثلت پائی جاتی ہے، وہ یہ کہ اس نے اپنے طیفوں سے (رسوڈوز کے خیال کے برخلاف) مستقل محافلے کا دعویٰ کیا، لیکن پھر کم از کم کچھ مدت تک (آئینہ کے برخلاف) اس نے کسی قسم کے خراج کا مطالبہ نہیں کیا۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ اسکی بنیاد آئینہ کے بنیاد سے کہیں زیادہ مضبوط تھی۔

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ آخری جنگ مقدونیہ کی وجہ سے رسوڈوز بالکل ہی گر گیا، لیکن ہم اس سے متفق نہیں ہیں۔ یوں تو خود رسوڈوزوں کا قول تھا کہ دیوس کے آزاد بندہ رکا ہنجانے سے انہیں بڑا بھاری نقصان اٹھانا پڑا، لیکن جیسا ہم اگلے باب میں دیکھیں گے، یہ حکم تجارت کی ہر شاخ پر نہیں لگایا جاسکتا۔ اول تو دیوس کی اہمیت سو برس سے زیادہ نہیں رہی، پھر یہ قانوناً ممکن تھا کہ تجارت کے حقیقی اجزاء لائیونگ یعنی سرمایہ اور فہم اور اس میں چھوٹے سے جزیرے کو منتقل کر دیئے گئے ہوں، یہ یقینی امر ہے کہ وہی اعتبار سے رسوڈوز کو شہ ق م میں مشکل سے کوئی نقصان پہنچا ہوگا، اسلئے کہ اس کے بعد بھی وہی جنوب و مغربی ایشیائے کوچک کا وہی مرکز برابر بنا رہا۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ فنون و ادبیات کے شعبوں میں سامندر کا خوبوں والا ضلع، جہیں ترائیس اور الامندہ واقع تھے، آخر کار رسوڈوز میں اپنی قوتوں کا مظاہرہ کرتا ہے اور اسکی برتری وہیں تسلیم کی جاتی ہے۔

# باب سبست سوم

## یونانی تمدن دوسری صدی ق م میں

### ۵۔ ایتھنز و دیلوس

اس عہد میں بھی ایتھنز کی زندگی اپنی پُرانی روش پر برابر چلتی رہی اور دوسری صدی ق م کے ایتھنز بھی اپنے پانچویں صدی ق م کے پیشروں کی طرح ادبیات و فنون لطیفہ میں غائر دلچسپی لیتے رہے چنانچہ انہیں حکیم سقراط و ابی قوروس کی طرح اب بھی فلسفیانہ مطالعے سے اتنا ہی ربط تھا بلکہ زمانے زیر بحث میں اس سے بھی زیادہ نوجوانوں کی تعلیم پر توجہ دینا شروع ہوئی تھی۔ ایسے شہ نہیں کہ آجکل اس عہد کے ایتھنز یوں کے اخلاق کے خرابی کے راگ گمانے کا گویا رواج سا ہو گیا ہے، لیکن یہ راہ اتنی ہی مغالطہ آمیز ہے جتنی اس سے پہلے تھی۔ یہ سچ ہے کہ اوروپوس کی تاراجی کی حرکت نامعقول تھی، لیکن پانچویں صدی ق م میں بھی ایتھنز یوں پر روپیہ پورنا خوب آتا تھا، صرف فرق یہ تھا کہ اس زمانے میں اسکا پورا بار آٹکے حلفاء و مراء سب پر پڑتا تھا۔ عہد زیر بحث میں ایتھنز یوں پر یہ الزام بھی لگایا جاتا ہے کہ وہ اجنبی بادشاہوں سے فنی شاہکار اور اوقاف حاصل کرتے تھے لیکن خود ان شعبوں کے

باب ۲

ترقی دینے میں خاموش تھے۔ یہ الزم لگاتے وقت لوگ یہ بھول جاتے ہیں یونانیوں کے خیال کے بموجب مدت دراز سے یہ سمجھا جاتا تھا کہ یونانی خالق ہوں کے نام پر تھنہ شالٹ وقف کرنا ایک مواب کا کام ہے چنانچہ گلی گلیس کے عہد ہی سے برابر اجنبی حکمران اسے اپنے لئے ایک خاص امتیاز اور اعزاز تصور کرتے تھے (جلد ۱، باب ۱) اور یہ خیال تیسری اور دوسری صدی ق م میں بھی اتنا ہی موثر تھا۔ اگر کوئی مالدار شخص کسی کو تھنہ دے تو اسکا منظور کرنا دوسرے کا فرض سمجھا جاتا تھا خواہ وہ خود کتنا ہی مالدار کیوں نہ ہو۔

میں ناظرین کو مختصر طور پر اپنی یاد دلاؤں گا کہ دوسری صدی ق م کے بیشتر حصے میں علاوہ ایک اور ضلع ہالیا رتوس کے، مملکت ایتھنز میں پاروس، ویلوس، نیکیروس، ایروس اور لیمینوس بھی شامل تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایتھنز کے پاس جو ملک تھا اتنا بڑا ملک مشکل سے کسی دوسرے مملکت کے قبضے میں ہو گا، چنانچہ اسے شہریوں کو مالدار بننے کے بہت سے موقع تھے۔ ہم اگلے سکوں سے معلوم کر سکتے ہیں کہ اس ملک کا زوال اتنا نہیں ہوا تھا جتنا عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔

ایتھنز کی جو عزت و وقت دوسروں کی نظر میں تھی اسکا اندازہ

۱۰ کیو ہلز: "ایتھنز میں غیر ملکیوں کے ملکات دوسری صدی ق م میں"

Kochler: Ueber den. Auswärtigen Besitzstand Athens in 2 Jahrhundert,

۱۰ جدیدہ معلومات ایتھنز" Ath Mitt. ۲۵۷۱، وغیرہ، ہرٹز برگ ۸۴۱۔

اس عہد میں ایتھنز میں عمارات، دامنوت، "بلدیہ ایتھنز، جلد ۱، لاپیزرگ، ص ۶۹؛ کرتیوس: تاریخ بلدیہ ایتھنز، برلن ۱۸۹۹ء، خصوصاً از ص ۲۱۹۔  
فرانزویوں کے تحالف جمہوریوں کو؛ پولی بوس، ۵، ۹۰۔ آج تک کسی نے  
مینیو کو اسپرملون نہیں کیا کہ اس نے کیوں ٹیوک بریبوک سے روپیہ لیکر اس کے معاہدے  
میں اسکا مجسمہ نصب کیا۔

۱۲۲

ان اوقات سے ہوتا ہے جو غیر ملکی ایجنٹوں کے لئے کرتے تھے اور جنکے معاوضے میں وہ انھیں ذرا مبالغے کے ساتھ اعزاز دیتے تھے۔ مسئلہ قیام میں انہی گولڈس اور دیٹر یاس کا شکر یہ انھوں نے دو جدید قبیلوں یعنی انتی گولڈس و دیٹر یاس قائم کر کے ادا کیا اور ان عالی شان متجہوں کے مجسمے ہر مردیوس و ارستوگی تون کے بتوں کے دروش بدوش نصب کئے۔ زمانہ مابعد میں انھوں نے اپنے اس طرز عمل کے اصلاح اولمپیو دورس اور خرمیو ندیس کے ساتھ ساتھ آزادی کے خاطر لڑنے سے کی اور اس طرح انھیں گویا یہ حق حاصل ہو گیا کہ اولمپیو دورس اور دوسرے وطن دوستوں کے مجسمے نصب کر کے انہی یاد تازہ کریں۔ اسی طرح جب غالیوں کو شکست ملی اور انھیں نچا دکھانے میں ایجنٹوں نے حصہ لیا تو ایجنٹوں نے اس موقع سے بھی فائدہ اٹھا کر بہت سے بت نصب کئے جن غیر ملکی محاصرہ بانوں کے مجسمے بنا کر انھیں متاڑ دیا گیا وہ لیزی ماخوس، پرموس، اودولیون ساکن یاہونیہ اور اسپارٹو کوس ساکن بومفورس تھے۔ ان کے بعد بطلمیوس فلاولیفوس نے ایجنٹوں میں ایک ورزش گاہ (اور کتاب خانہ) سمی "بطلمیویم" تعمیر کی جو شہر میں اپنی نوع کی پہلی ورزش گاہ تھی، چنانچہ ایجنٹوں نے پڑانے قابل انتی گولڈس و دیٹر یاس کی جگہ ایک نیا قبیلہ بطلمیائس بنایا، ساتھ ہی اسے اجداد ایجنٹوں میں شامل کیا اور مصری مہبود ساراپس کے پوجا کو اپنے یہاں رواج دیکر اسکے اعزاز کو بڑھایا۔ جنگ خرمیو ندیس کے افسوسناک انجام کے بعد کچھ مدت تک ایجنٹوں میں ایک متحد و نوی حرس رہا اور طویل دیواریں گھنڈ رہ گئیں۔ مسئلہ قیام میں دیٹر یوس کی موت کے بعد ڈیرسہ تالنت کے معاوضے میں (جو شاید آراتوس نے جمع کئے تھے) اجیر سپاہوں کے جہدار دیو جالتس نے ایک کاکے وہ مقامات جو اسکے انتظام میں تھے (یعنی موتی نمینہ پرائیوس اور سو نیوم س سالکس ایجنٹوں کے حوالہ کر کے ایجنٹوں کے خدمت انجام دی (دیکھو اوپر، باب ۱۰)۔ اس پر اسے شہری بنایا گیا اور پر وڈریہ کا اعزاز دیا گیا، نہ صرف یہ بلکہ ایک نیا تھوار دیو جنینہ منایا جانے لگا۔

باب

اور ایک نئی درزش گماہ بھی اسکے نام پر موسوم کی گئی جسکی تعمیر کے اخراجات تقریباً صرف اسی نے نہیں بھرے ہونگے۔ اسکے تھوڑے دن کے بعد دو ایٹینزیوں یعنی پورقلیدس دیکینوں نے ایٹینز اور پرائیوس کی دیواروں کی مرمت کر کے ایٹینز کی خدمت انجام دی جسکی وجہ سے انکا بہت کچھ اعزاز و اکرام کیا گیا۔ انھوں نے ایٹینز کو اکائیائی لیگ کی شرکت سے بھی باز رکھ کر اپنے وطن مالوف کی عزت برقرار رکھی بلکہ جسکے بغیر ایٹینز کو اراٹوس اور کلیمینس کے آویزش میں مقدونیوں کے دوش بدوش لڑنا پڑتا۔ وہ اکائیائی لیگ سے علیحدہ کر کے مصری محافظ کے وفادار بنے رہے اور رفتہ رفتہ اس محافضے میں برگامہ، رموڈز اور روما بھی شامل ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ ایٹینز نے ان طاقتور سلطنتوں سے جو مخالف کیا تو اسیں اسے بہت کچھ نفع ہوا ہو لیکن اگر ایٹینز کی حکومت قومی ہوتی تو اسکا طرز عمل اس طرز عمل سے بالکل مغایر ہوتا۔ ہمارے نزدیک صورت حال اسکے بالکل برعکس ہے۔ ایٹینز میں کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو دور و دراز روما اور برگامہ کو مقدونیہ سے زیادہ قوت والے سمجھتا، وہ مقدونیہ جسکے بادشاہ نے کچھ ہی دن بعد اٹیکا کو تاراج کر کے گویا اپنی قوت و سطوت کی دھاک بٹھا دی۔ الفرض ہمارے نزدیک مقدونیہ کا مقابلہ کر نیکا تہیہ صرف جذبات کے تحت کیا گیا۔ ایٹینزیوں نے اپنے افعال سے فیلٹوس جیسے بادشاہ کو اتنا برہم کیا کہ آخر کار اسے جو کچھ ملا اسے جلا دیا اور باقی جو بچا اسے برباد کر دیا۔ یہ طرز عمل یونانیوں کی تاریخ میں تقریباً لاثانی تھا، چنانچہ ایٹینزیوں نے اسکا بدلہ یوں لیا کہ اسکے نام کے تہواروں کو منسوخ کر دیا، اسکے نام کے ہجاریوں کو برخاست کر دیا، اسکے اور اسکے آباء و اجداد کے بت توڑ کر بھینک دئے

۲۔ پورقلیدس دیکینوں؛ پلوٹارک: ۴۱

جدید قبیلے؛ ہیرمان ٹومز؛ ۱۳۵-

و قسمت کا خیال ہے کہ ایٹینز کا اکائیائی لیگ سے طعمہ رہنا نہایت منصفانہ اور سودمند فعل تھا۔

اور جن مقامات کا اس سے کچھ بھی تعلق رہا تھا انہیں ملعون قرار دے دیا۔ ایتھنز کے تختہ پھین اس طرز عمل کے وجہ سے اسے ملعون کرتے ہیں۔ اگر ہم اسے قابل اعتراض قرار دیں تو ہم اور بھی زیادہ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ ان کا مقدونیہ کے ساتھ جو برتاؤ تھا وہ جذبات کے بنا پر تھا نہ کہ مدبرانہ دوراندیشی کی بنا پر۔ ایتھنز لوگوں نے پھر ایک مرتبہ دنیا کو دکھا دیا کہ وہ دل کے اچھے ہیں۔ فیلکٹوس کے خلاف انکا حلیف اتالوس اول فرمانروائے پرکاش تھا اور یہ ایتھنز کے عظیم اشران محنوں میں شمار کئے جانے کے قابل ہے۔ اس نے اکادمی کو لاکے دیوم نذر کیا اور اس شہور و معروف تختہ کو لا کر کھدایا۔ یونیس دوم (۱۹۷ء) بھی اتنا ہی مہربان تھا؛ اس نے دیونی سوس کے تماشہ گاہ میں محراب یونیس لکھا اضافہ کیا تاکہ لوگ اسیں بارش سے پناہ لیں۔ اسطرح اسکے بھائی اتالوس دوم (۱۹۷ء ق م) نے محلہ کیرامیکوس میں اگورا کے مشرقی جانب ایک ویوڑ بھی تعمیر کرائی، جسکے باقیات اس وقت تک موجود ہیں، اس مقام پر نیلام ہوا کرتے تھے۔ یہ تقریباً سنہ ۱۹۷ ق م میں ایتھنز لوگوں نے اتالوس اول کے نام پر ایک جدید قبیلہ اتالوس موسوم کیا۔ دوسری صدی ق م میں ایتھنز کے محسنوں میں ایک شامی حکمران انطاکوس چہارم ایسی فائیس (۱۹۷ء ق م) کا اضافہ ہوتا ہے اور ہم دیکھ چکے ہیں کہ اسے شہنشاہ استرابونکوس مقرر کر دیا جاتا ہے (باب ۱۲)۔ عجیب بات ہے کہ جس کو کمپیوٹر بحیل غنہ شاہ ہدریان نے کی اسکا آغا دیک روٹن کو سویوس نے کیا تھا جو اس انطاکوس کے خدام میں سے تھا۔

ہیں ان عمارتوں کے بابت بہت کم معلومات ہیں جو اس عہد میں

۱۹۷ ایتھنز میں متعصب تھے؛ دہشت ۱۹۷، ۱۹۷-۱۹۷۔ پولی بیوس ۱۹۷؛ ہمارے نزدیک دہشت نے اس بارے میں ایتھنز کے ساتھ انصاف نہیں برتا۔

۱۹۷ آڈلر؛ "ایتھنز میں شاہ اتالوس کی ڈیوڑمی Adler; Die Stoa des Koenigs Attalos zu Athen برلن ۱۹۷ء۔

رومنوں نے بنائیں۔ پھر اسی لوس کا منگتی ایوان دراصل مقدونی مہم کے  
ابتدائی دور (سولہ ق م) میں تیار ہوا تھا؛ اس کے بیٹے پھر اسطیس نے  
اسے بلجیہ میں اسکی مرمت کی ہے۔

ان واقعات سے کہ اپنی قبرس کے باغیچے بلکہ کے اندرونی حصے میں واقع تھے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ آبادی کی کثافت اضافی میں کمی ہو گئی ہوگی لیکن یہ استدلال مختتم نہیں سمجھنا چاہئے اسلئے ممکن ہے کہ وہ فیصل کے قریب ہوں اور جیسا ہیں معلوم ہے، شہروں کے فیصل کے قریب بہت سی غیر متوجہ اور ضعیف پڑی ہوئی ہے۔ میں اسکا بھی کافی ثبوت نہیں لاہے کہ طبقہ امرا جس کی تعدادیں روز بروز کمی ہوتی جا رہی تھی، عیش و عشرت کی طرف متوجہ ہوتا جاتا تھا، بلکہ اسکے برعکس ہم یہ حکم لگا سکتے ہیں کہ فیاضانہ تمدن کو ایتھنز میں ترقی ہو رہی تھی۔ ہمارے نزدیک اسکا ثبوت دو چیزوں سے دیا جاسکتا ہے یعنی ایک تو نوجوانوں کی تعلیم کی طرف پہلے سے زیادہ رجحان سے اور دوسرے فلسفیانہ مسالک کی روز افزوں اہمیت سے۔

نوجوانوں کی تعلیم سرکاری ادارہ ”ایف بی“ (بلوچ) کا ایک جزو سمجھی جاتی تھی۔ ایک ایجنسی لڑکا اٹھارہ برس کی عمر میں ”ایف بی“

۱۹۰۱ء

۲۴۱ ص ۲۴۰ معاویہ - اندرونی کوس کی پھین میں کال الوقت نا: کرتیوس: " تاریخ ہلدی " Curtius: ۲۴۲ ص ۲۴۱ " ابتداءء محمد و دامن " Stadtgesch.

۱۲۵ ایٹمنز کی آبادی میں کمی؛ دسمبر ۱۹۴۹ء ہمارے نزدیک باغیچے میں کیناس سے جو روپوس کی تفصیل کے کچھ اندر رکھ باہر تھا، یہ نتیجہ نہیں نکلا کہ روٹا کے آبادی میں کمی قسم کی کمی ہو رہی تھی۔  
 کرپوس: ”تاریخ بلدی“ ۲۲۳ -

Grassberger : Erziehung und Unterricht im Klass. Alterthum



باب ۲

یا بالنع سمجھا جاتا تھا (دیکھو جلد ۲، باب ۱) جسکے بعد اسے دو سال تک تربیت دی جاتی تھی اور مقدونی عہد میں اس قسم کی تربیت کا دروازہ میٹوئیکوں کے لئے بھی کھلا ہوا تھا۔ یہ تربیت ورزش گاہوں میں بھی کی جاتی تھی اور زیر سامہ بھی، لیکن ان دونوں کی نوعیت میں فرق تھا۔ انہیں نہ صرف پانچ ورزشوں یعنی کودنے، نیزہ اندازی، دوڑنے، گھیرا پھینکنے، کشتی گرمی، اور گھوڑہ بازی کی مشق کرائی جاتی تھی، بلکہ فنون حرب بھی سکھائے جاتے تھے، جیسے تیر اندازی، گوبین (جو رھوڑیوں، دو لوہوں اور بلیاریوں میں رائج تھا) اور منجینیق کا استعمال۔ ساتھ ہی نوجوان ایتھنز کو گھوڑے کی سواری، گھوڑا پانچنے اور تیرنے میں بھی مہارت پیدا کرنی پڑتی تھی۔ اس طرح جو جسمانی قوت پیدا ہوتی تھی اسکا وقتاً فوقتاً امتحان کیا جاتا تھا، مثلاً نوجوانوں کی ماراثون جیسے مقامات کو بیدل جانا پڑتا، اور سالاس والے ایاکس کے میلے اور مونپینیہ کے اریس والے میلے میں کشتیوں کی دوڑوں میں بھی حصہ لینا پڑتا تھا۔ یہ بات اس عہد کے عام رجحان کے عین مطابق تھی کہ قدیم ورزشوں کے ساتھ ساتھ فوجی قواعد بھی سکھائی جائے، اسلئے کہ بہت سوں کا خیال تھا کہ شہریوں کو بہ نسبت سیدھی سادی ورزشوں کے فوجی قواعد کی زیادہ ضرورت ہے۔ یہ راہ منجملہ دوسرے یونانیوں کے فلوپونے میں کی بھی تھی اور اسی اصول کے تحت یہ اکائیوں کو از سر نو کار فرما سپاہی بنانے میں کامیاب ہو گیا تھا اور انھیں لیکٹاراتوس نے جو ورزشی کیلوں کا ماہر تھا، میدان جنگ میں بھی کارنایا انجام نہیں دیا بلکہ اس نے اپنی قوم کی حربی صفوں کو بہت کم کر دیا۔ نوجوانوں کی ذہنی تعلیم لازمی نہیں تھی لیکن اکثر نوجوان اسے حاصل کرتے تھے، اور یہ دو حصوں میں منقسم تھی، ایک میں تو فوج گانا سکھایا جاتا تھا اور

بقیہ ماضیہ صفحہ گزشتہ - اپنی بیا کے لئے دیکھو اوپر، باب ۲، حاشیہ ۹۔

ایتھنز میں ورزش گاہیں، جو حسموت، جلد ۲، ص ۲۲۶۔

باب ۲

دوسرے میں ادبیات و حکیات - یونانیوں کو موسیقی کی جو تعلیم دی جاتی تھی اسکی بنیاد موسیقی اور رقص کے باہمی گہرے تعلق پر تھی۔ یونانک کہتا ہے کاناچ تو یا خاموش شاعری ہے چنانچہ ایٹھنزی نو جوانوں کا طریق رقص نقالی سے ملتا جلتا تھا۔ ہیں عہد سلطنت روم کے ایک حکمائے سے (جس شہر تیس کی طرف سے لڑا کوں اور لڑکیوں کے استادوں کے تقرر کا ذکر ہے) معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں ورزش پر موسیقی کو کس حد تک ترجیح دی جاتی تھی۔ ہم یہ فرض کرنے میں حق بجانب ہونگے کہ ایٹھنزی کی برابری کرتی ہر شہر کی خواہش ہوگی، اور ممکن ہے کہ تیس والوں کو (جو دیونی سوس کے پیروں کا آماجگاہ بنا ہوا تھا) دوسرے شہروں سے زیادہ موسیقی کا شغف رہا ہو۔

ادبیات و حکیات کے شعبوں میں تین چیزیں ایک دوسرے سے ممتاز تھیں یعنی صرف دشمن، خطابت اور کلام مقبول عام شعرا کا کلام پہلے صرف نحو کے لحاظ سے اور اسکے بعد انکے مواد کے لحاظ سے پڑھا جاتا تھا اور اس تمام نصاب کو "نصاب محیط" کہتے تھے۔ اس کے برعکس فلسفہ کو مکتب و مدر سے کے باہر سمجھا جاتا تھا اور اسکا مطالعہ ہر فرد پر چھوڑ دیا جاتا تھا، گو جہاں تک ہیں علم ہے جس زمانے کا ہم ذکر کر رہے ہیں اسیں بہت کم ایسے امیر یا غریب ایٹھنزی ہونگے جو انکی طرف توجہ نہ کرتے ہوں۔ ہم اس سے پہلے ہی فلسفیوں کے مسائل یعنی اکادمی، لیکیم کے قریب کا باغیچہ (مستقر مشائیں) باغیچہ امیتوروس اور ایوان بوقلموں کا ذکر کر چکے ہیں۔ الہی بیہ کے متعلق جو درس ہوتے تھے انکے لئے بطلیسیا یوم، دیو جانیوم اور پالا دیوم کے قریب کا مکتب مخصوص تھے۔

ایٹھنزی میں فلسفیوں کی جو وقت کی جاتی تھی وہ دو چیزوں سے معلوم ہوتی ہے ایک تو یہ کہ وہ بعض نہایت اہم خدمات پر مامور ہوتے تھے اور دوسرے ارسطیون اور مہر داد کے معاملات۔

علاوہ فیلوخوروس والپوودوروس کے اس زمانے کے ایٹھنزی میں مشغول

بابت ہیں کچھ زیادہ معلومات حاصل نہیں؛ لیکن ہیں اسکا ضرور علم ہے کہ اس عہد میں ایٹینز غیر ملکی مصنفوں کی آماجگاہ بنا ہوا تھا اور انہیں سے ہم صرف دو مشہور مصنفوں کے ذکر پر اکتفا کریں گے، یعنی تھائیوس ساکن تورونیسیم اور پولس ساکن ایونم۔ ایٹینزیوں سے شروع کرو تو پہلا نام فیلوخوروس کا ہے جو ایٹیکائیوں میں سب سے اہم سمجھے والا گزرا ہے؛ اسے جنگ خرمیونڈیس کے بعد اسی کو کوس گونا تاس نے بطلیموس کا ساتھی سمجھ کر مروڈالا۔ اپولو دوروس ارسطاخوس ائمرو فٹین کا شاگرد تھا؛ اس نے یونانی مجبوروں، جغرافیہ اور تاریخ عالم پر کتابیں لکھیں جنہیں سے آخری دو موضوعوں پر جو کتابیں تھیں وہ سہ وزنی بحر میں تھیں اور تاریخ عالم والی کتاب (جو نہایت وسیع تالیف تھی) اناکس دوم کے نام پر معنون تھی؛ لیکن وہ کتاب خانہ جو اسکے نام سے منسوب کیا جاتا ہے وہ دراصل اسکا نہیں تھا۔ تھائیوس جو تقریباً ۴۴۵ ق م میں پیدا ہوا اور تقریباً ۴۰۵ ق م تک زندہ رہا، اس نے اپنی زندگی کے آخری دس سال ایٹینز میں بسر کئے۔ وہ ایک بڑا بھارتی عالم تھا، اور اسے اعلیٰ و سلسلے کی جو تاریخ نامی ہے اس میں بہت کچھ مواد بھرا ہے اور اسکے اسلوب میں بہت کچھ نکتہ رسی نظر آتی ہے۔ بعض مرتبہ وہ اپنی پسند و ناپسندیدگی کو بلا کسی لحاظ کے صاف اور صریح طور پر ظاہر کر دیتا ہے؛ لیکن جب وہ پولیون کی تعریف کرتا ہے اور اکاتھو کلیس سے نفرت کا اظہار کرتا ہے تو اسکا نشانہ قصداً نہیں جاتا۔ پولیون تقریباً دوسری صدی ق م کے دورِ اوّل میں تھا اور وہ ان مولفوں میں سے اہم ترین تھا جنہوں نے مختلف ممالک و بلاد کے خصائص پر قلم اٹھایا ہے وہ سیر و سیاحت کو دل سے پسند کرتا تھا، لیکن اسے ایٹینز اتنا مرغوب تھا کہ اس نے وہیں سکونت اختیار کر لی اور وہاں کا باضابطہ شہری بن گیا۔ وہ نوشتوں پر اپنے زمانہ کا مبصر تسلیم کیا جاتا تھا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اوپر کے چار مولف اپنے اپنے علوم و فنون میں ماہر تھے،

۱۵۲

چنانچہ اس زمانے میں بھی ایجننڈہ مدنیۃً اسکا بنا ہوا تھا، لیکن یہ علوم  
اس وقت درپہ کے علوم سے مختلف تھے اسلئے کہ اسکی زیر یہ موالیسۃً  
اور صرف نسخہ کا گہوارہ تھا اور ایجننڈہ تاریخی و جغرافیہ تخص و تحس کا  
ظاہر ہے کہ سیاسیات کو اسی شہر میں فروغ حاصل ہونا ممکن تھا جسے آزادی  
میں ہوئے اس عہد میں ایجننڈہ میں شعر و شاعری نے فروغ نہیں پایا، بلکہ واقعہ

۵ قلو خوروس - کرٹ ۲۶۰، زکوٰۃ میل ۱۱، ۵۹۴

اپولو دور رس؛ کرکٹ ۷، ۳۹، (زور سے میل ۲) ۲۲ -

تائیوس؛ ہولم؛ "نیا سسل" ۲، ۱۶۶-۴۸۔ اس کے بعد اسی شخص کے بابت جو کچھ  
معلومات حاصل ہوئی ہیں وہ سب زور سے ملے ۱، ۵۹۳ میں جمع ہیں۔ فی الجملہ زور سے ملنے والی تائیوس  
کے ساتھ انصاف برتا ہے لیکن تولیوں و اکاٹھوکیس کے بابت اس نے جو حکم دگایا ہے وہ انصاف پر  
جبنی نہیں ہے اور چونکہ یہ دونوں قضیتیں ممتاز ہیں اسلئے مجھے انکی بابت یہاں لکھنا پڑا۔ زور سے ملے  
(صفحہ ۷۷) میں تائیوس کو معلوم کرتا ہے اسلئے کہ آئسے تولیوں کی تعریف کے طرمار باذکر دیئے  
خصوصاً اسلئے کہ اس میں اسکی ذاتی صنعت مضمر تھی۔ زور سے ملے کی مراد عموماً گزاری سے ہے۔ حاشیہ ۲۸۱  
میں تو وہ اسلئے تکذیب تاریخ کا لقب دیتا ہے لیکن ہمارے پاس اسکا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ تائیوس  
نے تولیوں کے بابت کوئی غلط بیانی کی ہو اور اغلب اریہ ہے کہ اپنی عالی منشی کیوجہ سے تولیوں  
اس تعریف و توصیف کا مستحق ہے جو تائیوس انکی کرتا ہے۔ زور سے ملے کے حکم کی مرکز بنیاد کا پتہ  
اس سے بھی لگتا ہے کہ جہاں بعض اسوجہ سے کہ تائیوس تولیوں کا ممنون احسان ہے اسلئے اسکا جرم کریمہ  
ہو جاتا ہے وہاں تائیوس کو اکاٹھوکیس سے جو نفرت تھی اسے اسلئے قابل مسامحتی گردانا جاتا ہے  
کہ اکاٹھوکیس نے اسے ملک بدر کر دیا تھا۔ گویا ملت میں منافرت کی وجہ سے کسی ہو جاتی چاہئے۔  
لیکن منونیت تعریف و توصیف میں محمد نہیں ہونی چاہئے۔ یہ بھی در نظر سے سمجھ میں آتا ہے کہ زور سے ملے (حاشیہ ۲۸۵)  
کس طرح اس پر شبہ کرتا ہے کہ تائیوس واقعی اپنی اس رائے کا قین کرتا تھا جو اسے تولیوں کی بابت ظاہر کی۔  
جب ایک ایسے ظالم پر جس بدی کوٹ کوٹ کر عبوری ہو ایسی برائیوں کا الزام لگایا جائے جو یونانیوں میں عام  
تھیں تو پھر الزام لگانا نوالے کا ہرگز یہ مقصد نہیں ہو گا۔ ایس وہی پُرانا عقیدہ ہے کہ مسکران کسی بچی  
بد اخلاق نہیں ہو سکتا۔

تو یہ ہے کہ نظم کا دور گزر چکا تھا اور آئینہ زہی میں نہیں بلکہ کہیں بھی ہم اسے باب ۲۳

فنون لطیفہ کے شعبے میں یونان ابھی تک تعمیری کام میں مصروف تھا اور اس بارے میں آئینہ زہی کو خاص امتیاز حاصل تھا جو تسمی اور تسمی ہی صدی ق م میں (اور دوسری صدی ق م میں پرگام میں) سنگ کاری کا مرکز ایشیائے کوچک رہا تھا اور اس کے بعد بھی یہاں کے فنون لطیفہ مردہ نہیں ہوئے۔ لیکن

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - پرتھون ساکن الیوم، سمنون پریر Preller پاؤل د ۱۹۹۱ء میں اس کے تصانیف کے اجزاء کی اشاعت لاپنرگ، میونخ، جزو ۱، ۱۸۸۱ء، کرسٹ ۲۹۳؛ زو سے سل ۱، ۶۶، ۶۶، ۶۶۔

میں نے سلسلہ ق م اور سلسلہ ق م کے درمیانی عہد کے ادبیات کا سلسلہ واریان یہاں محض اسلئے نہیں دیا کہ اس کی بابت اکثر مورخین پرگام، رھوڈز اور آئینہ زہی کے سلسلے میں بیان کئے جا چکے ہیں۔ باقی واقعات کرسٹ اور زو سے سل میں لکھے گئے ہیں؛ انہیں سے زو سے سل برطانی نظم اور شعلوں پر نہایت عمدہ انداز سے نظر ڈالتا ہے۔ نیز دیکھو اس جلد کے اختتام پر کا ذکر۔

۱۹ فنون لطیفہ - برٹون: تاریخ فنون یونان Brunn: Geschichte der griechischen Kunst Kuenstler ۵۳۷ وغیرہ (خاندان پرلیکلیس) ۵۴۲ وغیرہ (آئینہ زہی نقاش) ۵۵۹ وغیرہ (اس عہد میں آئینہ زہی فنون کے خصائص) ۵۷۰ وغیرہ (اٹلی میں ایشیائے کوچک کے نقاش) ۵۷۶ وغیرہ (اس عہد میں ایشیائے کوچک کے فنون کے خصائص) ۵۹۵ وغیرہ (پاسی ٹلیس اور اس کے جانشین)۔

مرے: کتابچہ آثار یونان Murray: Handbook of Greek Archeology لندن ۱۸۹۲ء؛ اس کتاب میں مسلک پاسی ٹلیس کی ایک خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے کہ ہیرن و جہانی منظر ہرے پائے جاتے تھے۔

ہاؤزر: جدید ایشیائی ریلیفیں Hauser: Dieneu-attischen Reliefs ۱۸۹۹ء؛ یہ یونان کے ریلیف کے تنقید کے ساتھ ہفتہ دار جدیدہ لسانیات، برٹن Berl. Phil. wock ۱۸۹۰ء نمبر ۲۰ میں ملے ہوئے ہے۔

باب ۲

ایشیائے کوچک کے اس کارفرمانی کے ساتھ ساتھ یورپی یونان میں بھی فنی اچیا ہو رہا ہے جسکی وجہ سے یہاں ایسے شاہکاروں کی تکمیل ہو رہی ہے جو اپنی خوب روئی اور اپنے علو کی وجہ سے ممتاز ہیں اور اس عہد کے سب سے پیش پیش شاہکاروں میں سے بہت سے اچینز کے اور بعض ”یونان کبیر“ کے باشندے ہیں۔ ان میں سے بعض کے شاہکار ہم تک پہنچے ہیں۔ ہم صرف بعض قدیم مصنفوں کے حوالوں سے پولیگلیس کا پتہ چلتا ہے جسے یقیناً بہت سے مجسمے بنائے ہوئے لیکن اس سے بھی زیادہ ہمارے پاس فن کاروں کے ایک دوسرے خاندان کے بابت مواد موجود ہے جو اپنے سرگروہ یاسی تیلیس کے نام سے موسوم ہوا۔ اسے شک نہیں کہ یہیں خود یاسی تیلیس کے بابت صرف یہ واقفیت ہے کہ وہ یونان کبیر کا رہنے والا تھا، مشرق میں وہ رومن شہر ہی بنا اور وہ ایسا مفکر تھا جسے فنون لطیفہ پر بھی قلم اٹھایا۔ لیکن اسکے بانشینوں کے شہ کار اس وقت تک موجود ہیں۔ اسکے بیٹے اسٹیفانوس نے ایک وردشی نوجوان کا مجسمہ تیار کیا جسکے اعضا بالکل اصل کے مانند تھے اور اس اسٹیفانوس کے بیٹے جیسے لاؤس نے اور پریس دولکتر کا وہ ساکن مجسمہ تیار کیا جو اب ولالود ووسمی میں ہے۔ اس مسلک کو عام طور پر ”آتھانی“ کہا جاتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس لفظ سے پورے معنی ادا نہیں ہوتے اسلئے کہ اس کا کوئی نشان نہیں کہ اسے دوسرے سالک کے خصوصیات جمع کر دی گئی ہوں۔ ایشکائی فنون سے جو اثر ہم پر ہوتا ہے وہ اس اثر سے مناسر ہے؛ انکے کارناموں اور شاہکاروں کا دور زمانہ قبل مسیح کے اختتام اور سنہ میسوسی کے ابتداء کا ہے؛ اور انہی میں سے وہی کان والا مشہور قلمی مجسمہ جو اچینز ہی ایولونیوس نے تیار کیا تھا (نیملز والا مشہور نماز پر قل (جسکا کار ساز اچینز ہی مگلی کون تھا) اچینز ہی کلیونیس کی میدیجی والی دیس اور نام ہنا و گرمانی کوس جو دراصل ہرٹس کے وضع کے رومن خطاب کی شبیہ ہے اور جسے ایک دوسرے اچینز ہی کلیونیس نے تیار کیا، یہ سب اسی مسلک سے متعلق ہیں۔ علاوہ ازیں ہیں اس بات کا علم ہے کہ اچینز ہی

دیو جانسن نے تقریباً سترہ ق م میں اگر سیاتھ کے ٹیکل آہنہ کے لئے مجسماتی ستون بنائے اور معلوم ہوتا ہے کہ دیوی کان کا ایک ایسا ہی ستون جس سے ایڑیہ تصویر کی یاد تازہ ہوتی ہے اسکا بنانے والا بھی یہی دیو جانسن تھا، اور ایک ستون میں جواب والا البانی میں ہے اس کے بنانیوالوں یعنی کرتون اور نکولاؤس نے اہلی نو نے کی تزیین کی کوشش کی ہوگی۔ سو سی پوسس کا بنایا ہوا سنگ مرمر کا طرف پوتیسوس کا رصیتون جو جدید نو اور خانہ کا پی قول میں ہے اور ساپیون کا طیار کردہ مرمری طرف جواب میپلز میں رکھا ہے، ان سب سے معلوم ہوتا ہے کہ ایتھنز میں نقاش دوسرے اسالیب کو کس خوبی کے ساتھ منطبق کرتے تھے۔ قدیم فنی اسلوب کی طرف جو رجحان ہے وہ اس عہد کے بہت سی منبتوں میں نظر آتا ہے لیکن ان کے کارسازوں کے نام نہیں معلوم۔ انفرنیم ہم دیکھتے ہیں کہ سنسکرت ق م تک تو ایتھنز ہر طرح طح کے مصائب کا شکار بنا تھا، لیکن جونہی اسے تھوڑا بہت سکون نصیب ہوا، اسی وقت اس میں قدیم فنی کمال نمود کر آیا، اور ساتھ ہی ساتھ ہی ہیں آئیں اور ایشیائے کوچک کے فنون میں بدیہی فرق نظر آتا ہے۔ منبتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بہ نسبت ایشیا کے یہاں قدیم اسلوب کا کہیں زیادہ اتباع کیا جاتا تھا اور اس پر لکھے ہوئے مجسموں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ ہی ساتھ یہاں تخلیقی آزادی سے بھی زیادہ کام لیا جاتا تھا۔

دوسری صدی ق م کے بیشتر حصے اور پہلی صدی ق م میں کچھ عرصہ تک جزیرہ دیوس کو ایک طرح پر ایتھنز کا تتمہ سمجھا جاتا ہے گو اسے اپنی حد تک بہت کچھ آزادی ملتی تھی۔ مال میں فرانسیسوں نے جو کھدائیاں کی ہیں ان سے اس کی کیفیات پر روشنی پڑتی ہے اور ان سے معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ تمدن پر ان کا گہرا اثر پڑا تھا، چنانچہ یہ مناسب ہو گا اگر ہم یہاں اس کے نتائج کو مختصراً بیان کریں گے۔

نلہ دیوس۔ اہم فرانسیسی اکتشافات کا مختص بیڈیکر: یونان اشاعت ثانی؛ د ۱۸۲۲ء

باب ۲

دیلوس کے عروج کا زمانہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب اس نے تقریباً  
 مسیح قبل ق م میں اتھینز میں حکومت کا جواب دے کر اپنے کندھے سے اتار کر پیناک دیا اور  
 جب رھوڈزیوں اور تھلیس کے کہنے سے قدیم اتھینز میں ایک بدل کر خبریے  
 والوں کی داور مملکت بن گئی۔ اسی مملکت کے دو خاص معبد تھے، یعنی ایک تو  
 تھیموس میں انصافیت و پولیسیدون کا مندر اور دوسرے اس سے کہیں زیادہ  
 اہم دیلوس میں ایولو کا بت خانہ (واضح ہو کہ ڈیل Diehl ۱۶۵ سے معلوم  
 ہوتا ہے کہ تھیموس آج بھی جزائر دور کا مذہبی مرکز بنا ہوا ہے)۔ اس لیگ کی  
 مجلس دیلوس یا تھیموس میں جمع ہوتی تھی اور گوہیں اس مجلس اور لیگ کے سب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - دیا ہوا ہے اور وہی نقشہ بھی ہے۔ مفصل تاریخی تنقید اور تاریخ  
 فنون لطیفہ کے لئے دیکھو ڈیل: "آثار یونانی سیاحت یونان میں" Diehl: Excursions  
 archeologiques en Grece پیرس، سن ۱۲۵۹ء نقشہ کے -  
 شیوفر: معلومات جزیرہ دیلوس Schoeffler: De Deli Insulae rebus  
 برلن، ۱۸۸۹ء

جو مول اس جزیرہ کی کھدائیوں کا نکلوا رہا ہے اور مغرب اس کے قلم سے ایک  
 مفصل کتاب نکلنے والی ہے۔ اسی اثناء میں بعض مضامین (خصوصاً ہومول Homolle کے  
 مضامین) پریدہ مراسلات یونان Bull. de corresp. hellenique میں سن ۱۸۸۷ء سے ۱۸۹۷ء  
 تک شائع ہوئے ہیں جن کی فہرست ڈیل اپنی کتاب کے صفحہ ۱۲۵ پر دیتا ہے۔  
 نیز تاریخ کے خطاب سے جو تاریخ اور زمانہ مابعد کے آریارخ کی یاد تازہ ہوتی ہے،  
 بولی بیکس کہتا ہے کہ پرسیکس کے حکم کا اعلان جزیرہ دیلوس میں بھی ہوا تھا، ۱۲۵  
 ۲ (۱۶، ۵)۔

دیلوس کے تجارت نے جو رخ اختیار کیا اس سے رھوڈز کے زوال کا میلان  
 ظاہر ہوتا ہے، شیوفر ۱۸۸۷ء -  
 تجارتی شرکتوں کے لئے دیکھو ایضا -  
 نختاس: استرابلو ۱۴، ۶۶۸ -



باسیلا

مقتدر عہدہ دار یعنی نیز یارخ (افسر جزیرہ) کے متعلق بہت ہی کم واقفیت ہے، لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس مجلس کے اہمیتارات کم و بیش ویسے تھے تیسری صدی ق م میں ویلوس میں غیر ملکی اثرات میں اسی طرح سے تنوع ہوا جسے دوسرے جزائر میں ٹھوڑے دن تک تو مقتدر و نیہ کا ستارہ اقبال چمکا، اور انہی گولوس کو اناس اور فیلقوس پنجم نے جزیرے میں اپنا اثر پیدا کیا (دیکھو اوپر باسیلا) لیکن ملی عہوم امن کی لیاک کے ارٹین یعنی رھوڈز، اور خاص کر مصر کو تنفوق حاصل رہا۔ جب جنگ کینوس کھینانے میں مقتدر و نیہ کو شکست ملی تو ویلوس کچھ عرصے کے لئے انطاکوس سے جابلا، لیکن روما اور انطاکوس کے باہمی آویزشوں ہی میں روما نے اپنی توجہ اس جزیرے کی طرف مبذول کرنی شروع کر دی تھی۔ ویلوس کو واقعی صورت حال سے اس درجہ ناواقفیت تھی کہ رھوڈز و پیرگام کے ساتھ ساتھ انصوں نے پرسیوں کے ظاہری عروج سے متاثر ہو کر اسکی طرف رخ کر دیا اور اس فرمان کے اشاعت کی اجازت دیدی جسکی رو سے پرسیوں نے جلاوطنوں کو واپس بلایا، چنانچہ رومانے اس جانبدارمی کو مطمئن قرار دیکر ویلوسیوں کے ارضی پر قبضہ کر لیا اور اسے ایٹھنزیوں کو دیدیا لیکن ساتھ ہی ساتھ ویلوس ایک آزاد بندرگاہ بن گئی اور اسنے وجود کے درخشاں ترین زمانے کے طرف اپنا قدم اٹھانا شروع کر دیا۔

یہاں کا اقتدار علی ویلوسی ایٹھنزیوں کے عہد کے ساتھ وابستہ تھا اور بالکل ایٹھنزی کی طرح انہی بھی ایک خاص مجلس تھی۔ ہم پڑھتے ہیں کہ ایٹھنزی کی طرف سے ایک ایسی جلیٹیس یا نگران رہتا تھا، لیکن ہمیں اسکا علم نہیں کہ اسنے فرائض کیا کیا تھے۔ اسنے ساتھی ایک تو وہ دو عہدہ دار تھے جنکے سپرد بیت خانوں کی نگرانی تھی، اور دوسرے وہ دو اشخاص تھے جنکے سپرد خزانہ عامہ تھا، جنہیں سے ایک قومی بنک کا ناظم تھا۔ ان دو عہدہ داروں سے اطالوی شہروں کے دو عہدہ داروں کی یاد تازہ ہوتی تھی۔ ہر چہ تھے سال ایٹھنزی سے ویلوس کو پیسہ ساز بھیجے جاتے تھے جنہیں ویلوسی پیسہ ساز کہتے تھے۔ لیکن ایٹھنزی زمینداروں سے زیادہ اہم ویلوس کے وہ غیر ملکی تھے۔

باب ۲

جو جزیرے میں تجارت کے لئے رہ پڑے تھے اور انہیں رومنوں اور اطالویوں کو تفوق حاصل تھا۔ سب سے پہلے تیسری صدی ق م میں ایک اطالوی جن کا نام نو دیوس تھا اور جو ملاشیہ کیپاٹنیہ کا باشندہ تھا اس جزیرے میں آیا اور اسکے بعد کالوزیوم کے ایک بوڑھوں کا نام پڑنے میں آتا ہے؛ مگر ق م سے برابر ہم دیکھتے ہیں کہ ہر سال روما سے ایک پریتور یا ایک قنصل جزیرے میں آتا ہے اور اپنی اور روما کی طرف سے معبود کی عبادت کرتا ہے جس طرح اس جزیرے کے ایجنزی خانہ انوں کا سہ ماہ بعد نسل ہم بتا چلا سکتے ہیں اس طرح سے ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں مدت دراز تک ایک میں اطالوی قبیلے یعنی سے ہی کے ارکان پائے جاتے ہیں۔ نوشتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض دوسرے ملکوں سے بھی سوداگر آتے رہتے تھے، لیکن ان سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ یورپی یونان اور مقدونیہ والے کم آتے تھے اور جزائر ایجین اور ایٹائے کومک کے شہروں سے تو آنے والے بس شافہ ہی تھے، چنانچہ ہمیں انہیں ایک بھی نوڈومی نظر نہیں آتا۔ اس کے برعکس اس جزیرے کے ہر نقطہ ہر قلیہ بہ ساحل انہیں، امی سوس، غم قیہ بہ ملک کریمیہ، نکومید یہ دلیقیہ بہ ملک بھی نیہ، الابندہ (کاریہ) سولی و مالوس (کلیکیہ) قبرص اور خاص طور پر شام کے شہروں مثلاً ارادوس، برمی ٹوس، صور، سیدا، عسقلون، جے راہوس، لاؤدیکیہ، انطاکیہ و اسکندریہ کے ساتھ گہرے تعلقات تھے۔ مغرب میں صرف نیالیوس و تارنوم کا ذکر پڑنے میں آتا ہے۔ ان س باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دیوس کی تجارت مشرقی بحال بکیرہ اسود، بھی نیہ، ایٹائے کومک کے جنوبی ساحل اور خاص کر شام و مصر کے ساتھ اور مغرب میں اٹلی کے ساتھ ہوتی تھی۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ دیوس کے ساتھ جن ملکوں کے تعلقات نہیں تھے وہ مفاسد تھے، لیکن ہم اس سے متفق نہیں ہیں۔ ایسے تجارتی مراکز تو بہت کم ہیں جن کے تعلقات تمام اقطاع عالم کے ساتھ ہوں، باقی بڑے بڑے مرکزوں کے تعلقات خاص خاص ممالک سے ہوتے ہیں، یعنی ان کے بہت سے چوٹے بندرگاہوں اور چند بڑے بندرگاہوں سے روابط ہوتے ہیں۔ محض اس لئے کہ کسی خاص بیرونی بندرگاہ

کی ممبرگ سے معمولی تجارت ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ بندرگاہ  
چھوٹا سا ہوگا اسلئے کہ شاید اسکی تجارت برکین سے نسبتاً زیادہ ہو یہی حکم دیوکس  
اور ہجرہ دوم کے بعض دوسری بندرگاہوں پر بھی لگایا جاسکتا ہے۔ دیوکس  
کے بھی اپنے روابط تھے اور ملکن ہے کہ رموڈز جیسے شہروں کو جنکے اس سے  
کوئی تعلقات نہ تھے بہت کچھ امتیازات مائل ہوتے۔ ممبرگ میں قہوہ  
اور برکین میں تمباکو کے تجارت کی جو اہمیت ہے وہی اہمیت دیوکس میں  
برودہ فروشی کی تھی اور وہ اپنے زمانے میں دنیا بھر میں سب سے ڈرائنگس  
سمجھا جاتا تھا۔ دیوکس کی اہمیت اس سے معلوم ہوتی ہے کہ ایک مشہور تھی  
کہ اپنا مال بار کر کے دیوکس لیجاؤ اور وہاں آ کر دو تو بس یہ سمجھ لو کہ وہ بک گیا۔  
دیوکس کا رقبہ تین مربع میل سے ذرا زیادہ ہے، جب استدرنید و دورتے میں  
ایک مخصوص تجارت کو فروغ ہو تو پھر کسی دوسری چیز کے لئے ذرا مشکل سے جگہ  
نکل سکتی ہوگی۔

دیوکس کے ایک بڑے نجاس ہونے سے اسکی تجارت کے رخ کی علت  
اچھی طرح سے عیاں ہو جاتی ہے اسلئے کہ غلام بکرا سود کے ساحلوں، یعنی نیہ کلیکیہ  
ساحل اچھ مسر سے آتے تھے اور دیار مغرب کے وہ حصے جنکے ساتھ دیوکس کو  
تعلق تھا وہی تھے جن کو رومن سوداگر اپنے ساتھ غلام لیجاتے تھے۔ یہ سب ملحوظ  
رکھ کر ہماری سمجھ میں آتا ہے کہ رموڈز و ایشیائے کوچک کے ساتھ دیوکس کے  
تجارتی روابط کیوں نہیں تھے۔ اگر ہم تجارت دیوکس کی اس تخصیص کو نظر انداز  
کر دیں اور ساتھ ہی اس امیر کو ملحوظ رکھیں کہ دیوکس کے پرند اور انڈے مرہم اور  
معدنی پیداوار نسبتاً نہایت قلیل تھے تو ہم دیکھیں گے دیوکس کی ان دو چیزوں  
یعنی شست طاس اور گوٹ لینڈ سے بہت کچھ مائت ہے جو زمانہ وسطی اولاد  
زمانہ جدید میں منڈیولہ کی حیثیت سے خاصے متاثر ہیں۔ دیوکس اور گوٹ لینڈ  
میں ایک مشابہت اور ہے اور وہ یہ کہ شہر دیوکس کی طرح گوٹ لینڈ کا شہر  
وہی تھی مختلف تجارتی شہروں کے باشندوں کی جا ملاقات تھا، چنانچہ  
اگر ہم مطلقاً دیوکس نہاں کا انطباق جرمن تجارتی شرکتوں کے گہوارے یعنی

بالا

شہر دسویں پر کریں تو غلط نہ ہو گا۔ ویلوس کے اہم ترین تجارتی شہر تھے منفصلہ ذیل تھیں :- پوشیدہ ولی، صلاح، برسی ٹوس کے تاجر اور بٹیارے (جن کا ایک حرم غیر ملکی معبودوں کے بت خانے کے قریب تھا) اور جو روما کی پوجا بھی کرتے تھے، واضح ہو کہ زمانہ مابعد میں برسی ٹوس دیا مشرقی میں قانون روما کے مطابق کام کر رہا تھا؛

ہر قلمی جو تصور کے باشندے تھے اور ہر کسی یا اہل اہلی۔ ناموں کے مختلف نسبت کی وجہ سے ابھل گیا تھا کہ یہ میلا تو فوری اور پھیلا پھرتا ہے خاص مذہبی جماعتیں تھیں جنہیں سے اول الذکر مصری اور آخر الذکر شامی ویسے متعلق تھیں۔ لیکن چونکہ یہ بات بالکل عیاں ہے کہ مصری یا شامی ویلوس کو اپنی ملکی دیویوں کی پوجا کی غرض سے نہیں جاتے ہوئے بلکہ انکے جانے کی غرض و غایت محض تجارت ہوگی اسلئے دوسری شہر کتوں کی طرح یہ شہر تیں بھی یقیناً کاروباری شہر تیں ہی ہونگی۔

شہر ویلوس اور جزیرے کا حرم جو اسی کے قریب ہی تھا، اس چھوٹے سے جزیرے کے مغربی رخ پر کوہ کیتھوس اور سمندر کے درمیان واقع تھے۔ انکے صدر دروازوں کا رخ جنوب کی طرف تھا اور یہاں سے تنجانے کو جو اسٹاک جاتی تھی اسکے دونوں جانب مہبود کے نام کے چڑیا ہاؤس دکھائی دیتے تھے۔ خاص بت خانہ ایٹھنیز کے تھے سیوم کے برابر تھا اور ایک سطح مرتفع پر باروس سنگ مرمر کا بنا ہوا تھا۔ انکے قریب ہی لیتو اور افرو دیت کے دو چھوٹے چھوٹے تنجانے تھے۔ حرم کے اندر اپنے کس اور دیونی ٹوس کے مخصوص مسجد بھی تھے اور ایک قربانگاہ زیوس پولوس کے نام پر بھی مسمون تھی۔ اس حرم کے اندر خزانے بیجاروں کے مکانات اور دیوڑھیاں تھیں جنہیں سے بعض میں سالن آکر قیام کرتے تھے۔ انطا کوس چہارم کی تعمیر کردہ دیوڑھی خاص طور پر مشہور تھی اور چونکہ اسپرکسانڈوں کے سر رہنے ہوئے تھے اسلئے اسے سانڈوں والی دیوڑھی کہتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ میلہ سول کے سینگوں والی قربانگاہ اس کے ایک کونے پر بھی ہوئی تھی۔ ایڈولف کے دم کے قریب ان سوداگروں کے مکانات

۱۳۳

دیوڑمیاں اور بت خانے تھے جو اگر دیوس میں رہ پڑے تھے۔ یہاں ایک مربع میدان اپنی وسعت کی وجہ سے ممتاز ہے اور اسے بعض تو منڈی بتاتے ہیں اور بعض اٹالومی ہر میسوں کا سکھن۔ حرم کے جنوب کی طرف خلیقوس پنجم کا بنا یا ہوا ایک حرم اور ایک دیوڑھی تھی۔ اس سے ذرا اوپر پہاڑی کے رنج پر تماش گاہ، کالی رسی کا تخانہ اور نام نہاد غیر ملکی میسوں یعنی ساراسین امی اس اور انوس کا ایک بت خانہ تھا؛ اپولو کا غار کوہ کیستھوس کے چوٹی کے ذریعے تھا اور اس چوٹی پر زیوس کیستھوس اور ایتھینے کیستھاس کے مبد تھے۔ تماش گاہ سے ذرا اوپر پونچی کی وضع کا ایک خانگی سکھ بھی کھود کر نکالا گیا ہے۔

خزیرے کے مغربی ساحل پر کوہ دیاں تھیں۔ قدیم زمانے میں دیوس کو ایک نمونہ کی بندرگاہ کہتے تھے اور جب پونیولی کے تفریق کی ضرورت پیش آئی تو اسے لوگوں نے "چھوٹا دیوس" کہہ کر اسکا رتبہ بڑھایا۔

دیوس میں تو اپولو کی حفاظت میں غلاموں کی خرید و فروخت کی جاتی تھی؛ لیکن اوہر ویلی میں اسی میسوں کی حفاظت میں انیں آزادی ملتی تھی، گواٹس آزادی کو بھی ایک طرح کا کاروبار گردانا جاتا تھا، اور اسکا طریقہ یہ تھا کہ غلام کو رسمی طور پر میسوں کے ہاتھ فروخت کر دیا جاتا تھا۔

ایسی دوروس والے مبد اسکے بیوس میں چڑھاؤں کے جو نقشے نکلے ہیں ان میں عجیب و غریب فوق فطری اثرات کا ذکر ہے جس سے اس قوم کے توہم پرستی کا دلچسپ ثبوت ملتا ہے۔  
اولمپیا پر بھی متعدد نوپنی نسل کے حکمرانوں کے احسانات ہیں۔

۱۱۵۴ء قبل مسیح - دیکھیں؛ افضل؛ بیڈیکر ۱۵۴ء مع نقشہ۔ فرانیسوں نے یہاں بہت کچھ کھدایا کی ہیں اور ان سے مسئلہ جات متعلقہ پر ضرور روشنی پڑے گی۔

ایسی دوروس؛ بیڈیکر ۲۵۲ء مع نقشہ؛ ڈیل ۳۱۱ء مع نقشہ وحوالات ضروری؛  
کارڈنز؛ البتاب جدیدہ؛ باب ۱۲۔

۱۱۵۴ء قبل مسیح - دیکھیں؛ افضل؛ بیڈیکر ۱۵۴ء مع نقشہ۔ فرانیسوں نے یہاں بہت کچھ کھدایا کی ہیں اور ان سے مسئلہ جات متعلقہ پر ضرور روشنی پڑے گی۔  
ایمانی، Curtius: Olympia in hellenistischer Zeit، مصنفوں جو آدابیات

باب ۱۲

خاص ارض یونان کے تمدنی مرکزوں کا ذکر کر چکے کے بعد اب ہم اگلے باب میں اس شہر پر اس تمدن کے اثرات بیان کریں گے جسے یونانیوں کو بالآخر اپنا سیاسی پنج تسلیم کرنا پڑا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - برلن chaeol. Gesell - میں ۹ - نومبر ۱۹۰۲ء کو پڑھ کر سنایا گیا اور جو ہفتہ وار جریدہ لسانیات صفحہ نمبر ۱۳ و ۱۴ میں از سر نو طبع ہوا ہے

# باب بہشت چہارم

## یونان کے اثرات روم پر

### پولی بیوس

”بے بس یونان وحشی فاختوں پر غالب ہو گیا اور اپنے فنون سے بربری  
لاطم کو مالا مال کر دیا۔“

در اصل اس قول سے پوری حقیقت مترشح نہیں ہوتی۔ روم بعض بربری  
فاحت نہیں تھا، اور یونان نے رومنوں کو بعض فنون لطیفہ ہی نہیں سکھائے۔  
یونان و روم کے متوجہ فیض تعلقات ایک طرح پر ایک نہایت ممتاز یونانی  
یعنی پولی بیوس کے شخصیت میں نظر آتے ہیں، اور کم از کم اس موقعہ پر ان دونوں  
کا درمیانی واسطہ فنون نہیں تھے بلکہ وہ دو پسپا تھی جو اسے رومن مملکت کے ساتھ  
وابستہ کئے ہوئے تھے۔

لے پولی بیوس۔ اسکی بابت بہت کچھ مواد موجود ہے، مثلاً کروشیفہ: علم المآخذ  
K. W. Nitzsch: Polybios "پولی بیوس" Quellenkunde

پولی بوس ایک معزز باپ کی کورٹس کا بیٹا میگالوپولس کا رہنے والا تھا اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ تقریباً مسیح ق م میں پیدا ہوا تھا۔ ایک بڑی حد تک قلوبوئے مین کے ساتھ تعلقات کی وجہ سے وہ مدبر اور سپاہی بن گیا، اور سب سے پہلے زندگی عامہ میں شہسوار ق م میں اسوقت قدم رکھا جب وہ اپنے محترم و معظم استاد کی راکھ کے ساتھ ایک جلوس کے ہمراہ سینینیہ میں کالوپولس گیا۔ روما اور پرسیوں کے باہمی آویزش کے زمانے میں لیگورتاس و پولی بوس نے مکمل غیر جانبداری کے اصول کو پیش رکھا اور اس طرح روما کو اپنے آپ سے مشکوک کرایا، اور وہ ان ایک ہزار اکائیوں میں سے ایک ٹھکانا

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ: کیل ۱۸۴۲ء؛ پاؤلی ۱۸۴۳ء میں مضمون "پولی بوس" مولف فوٹس Fuchs؛ کھ جیس؛ لپوس کے پانچ عشرہ H. Niessen: Die 5 Dek des Livius برلن ۱۸۶۸ء؛ دالتون؛ "ماخذ پولی بوس" Valetton Die Pol. fontibus اور ٹرٹ، ۱۸۶۹ء؛ جہانی: "یونانی زندگی اور خیالات" Mahaffy: Greek Life and thought لندن ۱۸۸۴ء؛ صیغہ ۱۹۵۵ء؛ ر۔ فون سکا: "مطالعات پولی بوس" R. von Scala: Die Studien des Pol جلد ۱، اشنگھارٹ، ۱۸۹۰ء۔

پولی بوس ایک عالم مورخ تھا۔ ہم ان مورخوں کو تین شعبوں میں تقسیم کر سکتے ہیں: (۱) مولف: جن میں ملک اسطاطائیس کے پیر اور اچھے مخصوص تجربات، ایکائی، وقت نگار اور خاک نویس شامل ہیں۔ (۲) فن کار: خطابوں کے شاگرد جیسے ایغوروس، تھیوپومپوس، انائیوس، زمانہ بعدیں پوشیدہ نویس جیسے فلسفی۔ (۳) علمی مورخ، جیسے پولی بوس۔ تقاریر کی نقل صرف تیسری شوالے کرتے ہیں، لیکن پولی بوس ہی ایسا ہے جو خود بھی تقریر کرتا ہے (جلد ۹)۔ ان شعبوں سے باہر ہیرودوٹس اور زینوفون ہیں، اسلئے کہ وہ محض تذکرہ نویس ہیں، طوسی ویش کا مقصد بھی یہ نہیں ہے کہ وہ کوئی عالمانہ تاریخ لکھے بلکہ اس خطابت کا پہلو نظر آتا ہے (دیکھو اس کے نئے جلد ۲، نیز جہانی: "مسائل تاریخ یونان" Mahaffy: Problems in Greek History، باب ۵)۔

پولی بوس کے علاوہ طوسی ویش سے مماثل ہیں۔ مقابلہ کر و طوسی ویش ۲۲۱ء، پولی بوس



بابت

جنہیں روماجا کر جواب دی کرنی پڑی۔ رومائیں اسکی تقدیر دوسروں سے اچھی نکلی، یعنی اسے رومائیں رہنے پہنے کی اجازت مل گئی، جبکہ بعد وہ ایسلیوس پولوس سے یہاں مہمان رہہ پڑا اور سی پو ایسلیاٹوس کو علوم یونان بھانے شروع کر دیئے۔ بڑے بڑے متنازعہ رومنوں کے ساتھ روبا پیدا ہونے سے اسکے سیاسی خیالات میں ایک ناموسی تغیر پیدا ہوا، اور اسے شہر کا یقین ہو گیا کہ روماکا اقتدار دنیا کے لئے ایک بڑی بیماری نہمت ہے چنانچہ اسوقت سے وہ برابر جہاں تک ہو سکا اس خیال کو رائج کرتا رہا اور حتی الامکان رومن سیادت کو یونان کے لئے مفید بنانے میں کوشاں رہا۔ شہر ق م میں وہ اور اسکے ساتھیوں کو اپنے دیس جانے کی اجازت دیدی گئی، لیکن بجائے یونانیوں کے بے کار مباحثوں اور محبکڑوں میں شریک ہونے کے اسنے اپنی خدمات رومنوں کی نذر کر دیں اور سی پو کے ساتھ افریقہ چلا گیا۔ یہ اسی کے سامنے کا واقعہ ہے کہ سی پو نے ہومر کے مشہور رومسوف اشعار کا (جو دراصل ٹرواے کے لئے لکھے گئے تھے) قراطجنہ پر انطباق کیا، اور میگالوپولس والوں کا تو قول یہ ہے کہ بولی پو ہی کے مشورے سے سی پو نے اس جنگ کے لئے تمام نفیس تدبیریں سوچی تھیں، گو نہمتہ کے خاتمے کے ذرا ہی بعد وہ ممیسوس کے مستقر پہنچا اور رومن ماموروں کو بہت سے امور میں نرم و ملائم ہونے کے لئے کہا۔ ان رومنوں نے اسے اس کام پر مقرر کیا کہ وہ جدید صورت حال یونانیوں کو بتائے اور انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کرے اور ساتھ ہی نئے انتظامات کو عمل میں لائے۔ ان سب باتوں کی وجہ سے اسکے ملک والے ہمیشہ کے لئے اسکے مہول منت ہو گئے، معلوم ہوتا ہے کہ ان واقعات کے بعد وہ اپنی عظیم اٹان تاریخی تالیف کے بڑے مواد فراہم کرنے اور اسے منضبط کرنے کے دقیق کام میں لگ گیا۔ وہ مشرق کی طرف گیا۔

بقیہ ماشیہ گزشتہ - تقدیر کیلئے، علاوہ مشہور جرمن رسالوں کے (جیسے ریویسکر Roesiger کے تالیفات) دیکھو ف۔ ایگر: یونانی دی توتے F. Altegre La deesse greeque, Tyche پیرس، ۱۸۹۹ء ایک طرح یہ دی اعلیٰ ترین مشرقی دی بن گئی۔

باب

اور مصر کا سفر کیا، جہاں سلسلہ ق م میں وہ یانائے تیوس کے ساتھ  
 سی پوسے ملائی ہوا اسکے بعد اس نے بالائی اٹلی، اسپین اور غالیہ کا سفر  
 کیا، اور آخر کار یونان آکر ۴۲ برس کی عمر میں راہی ملک عدم ہوا۔  
 پولی بیوس کی تاریخ چالیس جلدوں میں تھی، لیکن اس کے بیشتر حصے  
 محض غلاموں کی شکل میں ہم تک پہنچے ہیں۔ سب سے ممتاز خیال جو اس  
 کتاب میں دوڑ رہا ہے، وہ سلسلہ ق م سے ۶۹۰ ق م تک کی رومانی قوت  
 و سطوت کا خیال ہے۔ پہلی دو جلدیں تہیذ اور ہمیں منجملہ دیگر امور کے تیسری تھی  
 جنگ کا ذکر ہے، آخری دس جلدوں میں نتائج پر بحث کی گئی ہے اور  
 سلسلہ ق م سے سلسلہ ق م تک کے ایام پر نظر دوڑائی گئی ہے۔ پولی بیوس  
 کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ قسمت ہی کی خوبی کتنی کہ رومن اثرات ایسے  
 دور دراز مقامات تک پہنچ گئے، اور اس بات کے ثبوت میں وہ ان تمام  
 کارناموں کو شمار کر کے دیتا ہے جو رومنوں نے اطراف و اکناف عالم میں  
 بیک وقت کر دکھائے۔ حقیقت یہ ہے کہ پولی بیوس کی کتاب ایسی تاریخ  
 ہے جو ایک بڑے پیمانے پر لکھی گئی ہے۔ لیکن یہ تاریخ ایسی ہے جس کا نظریہ  
 مقصد صرف یہی نہیں ہے جو ہر حکمرانی تصنیف کا ہوتا ہے، یعنی حقیقت کو منجملہ  
 کرنا؛ بلکہ اس کا ایک مقصد عملی بھی ہے اور پولی بیوس اسے مدبر کے کام  
 کی کتاب بھی بنانا چاہتا ہے، تاکہ اس سے وہ امور عامہ کی نگرانی کی کریں  
 بہ آسانی سیکھ لیں۔ اس کا نقطہ نظر طوسی ویدیش کا سا ہے، لیکن دونوں میں فرق  
 یہ ہے کہ جہاں طوسی ویدیش صرف اختلال کو دیکھتا ہے اور اسی کی کیفیات بیان  
 کرتا ہے، وہاں پولی بیوس کے سامنے ایک ایسا مقصد ہے جسکی تکمیل بھی ہو چکی  
 ہے گو اس کا راستہ بھینٹی اور تیرمی سے پر ہے، اور وہ مقصد رومانی سیادت  
 ہے لیکن اس سیادت کو کبھی پنج واقعی سلطنت نہیں سمجھنا چاہئے، بلکہ پولی بیوس  
 کے نزدیک رومانی ایک ایسا جھگڑا جو مختلف ممالک سے ارفع و اعلیٰ تھا۔  
 حقیقت یہ ہے کہ یہ خیال ہی پچوا کا تھا، اور ایک مدت تک واقعی صورت حال بھی  
 یہی تھی۔

ایسا

پولی ہیوس کا عملی مقصد یہ تھا کہ تاریخ کو ایک خاص قاعدے کے تحت  
تالیف کیا جائے، اور یہی وجہ اس کتاب کے بعض نقائص کی بھی ہے، مثلاً اسے  
مناقشوں اور مباحثوں کو ضرورت سے بہت زیادہ طول دیا ہے مگر ہمیں  
یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اسکے زمانے میں متن سے حواشی کو نکال دینے کا قاعدہ جاری  
نہیں ہوا تھا۔ پولی ہیوس مختلف چیزوں کو اپنی اصلی ماہیت میں دیکھتا ہے مثلاً  
جب وہ جلد ۳، باب ۸ میں دکھاتا ہے کہ رومنوں نے غیر اقوام کے مجملوں سے  
کس طرح فائدہ اٹھایا، تو وہ ان اصول کو پیش کرتا ہے جنہر تمام مدبر حتیٰ المومس عمل  
کرتے ہیں اور انہیں عمل کرنا پڑتا ہے۔

اسلوب کے لحاظ سے اچھی کتاب کا معیار بہت اونچا نہیں ہے، لیکن مواد  
کے اعتبار سے یہ نہایت بلند ہے۔ پولی ہیوس نے ایک بڑے موضوع پر وسیع نظری  
سے کام لیا۔ ہمیں شبہ نہیں کہ اسکی حیثیت ایسی تھی کہ اسکے بعد کسی دوسرے یونانی کی  
نہیں ہوئی یعنی اسکے بعد کوئی یونانی ایسا نہیں نکلا جو پہلے سپہ سالار اور بعد میں  
کسی کا استاد رہا ہو، نہ کوئی ایلا یونانی نظر آتا ہے جس سے رومنوں نے مدبر  
کا کام لیا ہو۔ اسی کیفیت فی نفسہ ممکن بھی نہیں تھی اسلئے کہ سلاطین م کے بعد  
یونان کے کوئی ممتاز مدبر پیدا ہی نہیں کیا۔ لیکن اگر یونان نے روما کو کوئی مدبر  
نہیں دیا تو ہمیں جی شاک نہیں کہ اسنے ایک دوسرے طریقے سے روما کے  
عملی عقل و فراست کو تقویت پہونچائی، اور یہ ہیں ان دونوں ملکوں کے ذہنی  
تعلقات کے مطالعے سے بخوبی معلوم ہو جائے گا۔

کہ یونان کا روما پر اثر ہم سن، "تاریخ روم" میں اسکی بابت بہت سے پارے ہیں اور ہر جگہ ہی چھل  
تھاں اس پر بحث کرتا ہے۔ م۔ وولگٹ: "رومن خالگی قدیم است" M Voigt

Roemische Privatsalter. ۱۔ میولر ۱۸۶۱ء وغیرہ ۸۱۲ء وغیرہ میں۔ ۱۔ دیوڈ پولی

رومنوں کے یونانی دوست اور استاد Dupuy; De Graecis Romanorum

smicis and praeceptoribus پیرس سنڈلہ، ہائی: "یونانی زندگی" باب

ان تعلقات کی ابتدا نہایت ہی قدیم زمانے سے ہوتی ہے۔ یونان نے اپنے شہر کو بربروں کا شہر سمجھی نہیں سمجھا تھا بلکہ ہمیشہ یونانی علوم کے چشمے سے سیراب ہونے اور یونانی تمدن سے استفادہ حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ جب رومیوں میں مادیات ہوں کا راج تھا اس وقت بھی وہ وقتاً فوقتاً ایٹینز جیسے نفیس قوانین کے شہر اور ولینٹی جیسی فالگاہ کی طرف رخ کیا کرتا تھا۔ ایسی شبہ نہیں کہ ابتدائیں جمہوریہ روم نے غیر ملکیوں سے ذرا سرد مہری کا برتاؤ کرنا شروع کیا، لیکن اغلب امر یہ ہے کہ باوجود اس سرد مہری کے روم اور سمیٹے میں اچھے تعلقات قائم رہے ہوئے۔ زمانہ نابعد میں جب روم کو بید اور اہم یونانی شہروں کے ساتھ تعلقات رکھنے پڑے تو یونانی عنصر اپنا پورا زور لگانے لگا، اور اس زور کا سب سے بڑا مظاہرہ چوتھی صدی ق م میں نیاپولس اور تیسری صدی ق م میں تارتوم میں ہوا۔ تیسری صدی ق م کے نصف اول میں تمام اطالیہ زیرید اور پہلی عیسوی جنگ کے بعد تمام سسلی پر رومنوں کا قبضہ ہو گیا اور جب رومن افواج سرگوسہ پر قابض ہوئیں تو یہ پہلا موقع تھا کہ بڑی تعداد میں یونان کے فنی شاہکار روم آئے اور اسکے بعد یہ قاعدہ سمجھنا چاہیے کہ جب رومن کسی ملک کو فتح کرتے تو وہاں کے فنی شاہکار لا کر اپنے شہر کی تین کرتے۔ مقدونیہ اور روم کے درمیان جو جھگڑے اور لڑائیاں ہوئیں انہی وجہ سے یہ تعلق اور بھی قریب تر ہو گیا، ہم اس موضوع پر ابواب ۱۵ میں کافی بحث کر چکے ہیں۔ امور بالا کی مدد سے ہم روم اور یونان کے باہمی تعلقات کی تاریخ میں سات عہدوں کو منیر کر سکتے ہیں اور یہ عہد ان مملکتوں اور ملکوں سے مطابقت رکھتے ہیں جنہوں نے وقتاً فوقتاً روم پر اثر ڈالا: (۱) ولینٹی و ایٹینز؛ (۲) سمیٹے؛ (۳) نیاپولس؛ (۴) تارتوم و باقیماندہ اطالیہ زیریں؛ (۵) سسلی؛ (۶) یونان خاص؛ (۷) ایشیائے کوچک۔ اس امر کا تعین آسانی سے نہیں کیا جاسکتا کہ مختلف مملکتوں نے فرد فرد رومن تمدن کو کس انداز سے مدد دی ہو گی، تاہم ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اپولو، ارمیس اور لاتونا کی پوجا کا فنی شاہکار تھا، اور کیریس، لیس، اور لبرا کا نیاپولس یا ولینٹی (ایلیہ)؛ روم میں موخر الذکر مسبودوں کی پوجا

یونانی زبان میں یونانی بجا ریوں کے ذریعے سے کوہ اوپین میں کے اس مندر میں  
 کیجاتی تھی جو کاسیوس نے مسئلہ ق م میں یونانی تعمیر کاروں کی مدد سے تیار  
 کرایا تھا جنگ سائونوم کے دوران میں (جسکی ابتدا مسئلہ ق م ہوئی) فینائیوں  
 کا ہی نہیں بلکہ (مجیب بات ہے کہ) الیبیاد میں کاجسہ بھی روم میں نصب  
 کیا گیا مسئلہ ق م میں پہلی دھوپ کھڑی سسلی سے روم آئی۔ جب  
 ایشیائے کوچک سے روم کے تعلقات پیدا ہوئے تو ساتھ ہی ساتھ مشرقی مہموں نے  
 بھی روم میں رواج پایا چنانچہ مسئلہ ق م میں کیسیلے یارحیا اور اس کے لگے اور مغلیہ  
 کامیلا جڑنے لگا ہمارے لئے یہ بالکل ناممکن ہے کہ یہاں ان سب آلوں جانوروں  
 طباقوں وغیرہ کا ذکر کریں جو یونان نے آکر روم میں فروغ ہوئے۔

یہی نہیں بلکہ یونانی زندگی کے اثرات سے تمدن رومنوں کے تمام  
 خیالات و احساسات کی روش میں بدیہی تبدیلی پیدا ہو گئی جسکا ایک نتیجہ یہ نکلا  
 کہ رومنوں کا مذہب جو یونانی مذہب سے بالکل متغائر تھا اسے یونانی مذہب  
 کے عین مطابق قرار دیا گیا اور دونوں میں جو مہموں ایک دوسرے کے مائل تھے  
 انہیں ایک دوسرے کے مائل سمجھا جانے لگا۔ رومن بود و ماند میں جو تبدیلیاں  
 ہوئیں انکی ایک وجہ تو یہ تھی کہ ممتاز رومن یونانی ممالک میں سفر کرنے لگے اور  
 دوسری وجہ یہ تھی کہ رفتہ رفتہ یونانی سفراء، نقاش اور اساتذہ روم آئے لگے  
 اور یہ گویا قاعدہ بن گیا کہ کوئی یونانی گرفتار ہو کر آتا تو روم کی ذہنیت پر  
 بالائے شرام اثر ڈالتا۔ ان سب باتوں کا نتیجہ بالآخر یہ نکلا کہ روم کے ممتاز ترین  
 دائروں نے تمدن کی قومی روش بالکل چھوڑ دی۔ یہاں ہم یہ کہہ سکتے ہیں  
 کہ اگر رومن تہذیب یونانی روش اختیار نہ کرتی تو غالباً وہ یونانی تہذیب کے  
 سامنے بالکل فنا ہو جاتی؛ اور جب یونانی تمدن کے ہوا خواہوں نے رومن زبان  
 اور رومن ادبیات کو یونانی سانچے میں ڈھالنا شروع کیا تو انھوں نے ایک نوع کر کے

تہذیب مادرنیہ کاسیلا Ludi Megalensis ہر سال ۴ مارچ کو کیسیلے یا مادرنیہ کے اعزاز میں  
 جڑا کرتا تھا۔ کیسیلے زمین کی دیوی کا نام تھا (ترجمہ اردو)

بہار

اس زبان اور اس ادب کو فہم ہونے سے بچا لیا۔ بہت سے ذہنی اثر و منول کا رجحان یہ تھا کہ یونان کی چھٹی باتوں کو اختیار کر لیا جاتا ہے۔ ایسے رومنوں میں اولیت کا فخر کوئنگ ٹیوس غلامی نیوس کو حاصل تھا، آگسٹس بعد ایلپیوس پولوس، خاندان سی پو، فل ویوس ٹولبی لیور اور کلاودیوس مارکیلیوس آتے ہیں۔ یہ بالکل عیاں ہے کہ رومن مدبروں کے ذہنی سرگروہ تہذیب و تمدن یونان کے کچھ ایسے گرویدہ ہو رہے تھے کہ انہوں نے رومائین اسکی ترویج میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا، اور یہ مزید ثبوت اس حقیقت کا ہے (جسے اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے) کہ یونان کی ذہنی کیفیات ابھی تک معرض زوال میں نہیں آئی تھیں۔ ایلپیوس پولوس کی طرح کورنی کیہ نے اپنے بیٹوں کو یونانی استادوں سے تعلیم دلوائی اور می میریوس گراکھوس نے رواقی فلسفی بلوسیوس کی (جو کیا نیہ کے شہر کیمے کا باشندہ تھا) راہ لی اور اس نے بہت کچھ اہمیت دی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ رومن خاندان ٹروائے سے اپنے حسب نسب کا آغاز کرتے تھے؛ اور یہ بھی یونانیت کی ولادگی کے باعث تھا اور ساتھ ہی اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ رومائین نے آپ کو سیاسی اعتبار سے یونانیوں سے برتر سمجھتا تھا۔ لیکن اس کے دوش بدوش ایک گروہ ایسا بھی تھا جو اطالوی تمدن کو قائم رکھنا چاہتا تھا، اور اس کا سرگروہ مارکوس پولیوس کا تو تھا، جو مسالہ ق م میں فلسفہ مقرر ہوا، لیکن وہ اس امنڈتے ہوئے باؤل کو روک نہیں سکا، اور جب اسے فل ویوس ٹولبی لیور پر ایمپوس کو اپنے ساتھ لیجانے کا الزام لگایا تو وہ اپنی حد سے بڑھ گیا۔ لیکن وہ اس وقت بالکل برسر حق تھا جب مسالہ ق م میں خواہش کی کتین فلسفیوں کو شہر بدر کر دیا جائے۔ یونانی تمدن کی مخالفت کی وجہ سے اس سے پہلے اس قسم کے کئی واقعات ہو گئے تھے، مثلاً مسالہ ق م میں ایپیتوری فلسفی اٹھکائیوس اور طلس کوس کو شہر بدر کرنے گئے تھے مسالہ ق م میں ایک نیپاتی تجویز کا نفاذ ہوا تھا کہ جو یونانی فلسفی اور خطاب لاطینی زبان میں درس دیں انہیں نکال دیا جائے، اور مسالہ ق م میں قریب کے زمانے میں سنسروں نے خطابوں کو لاطینی زبان میں

۱۲

درس دینا ممنوع قرار دیدیا۔ غرضیکہ کم از کم عوام الناس کے لئے یونانی علوم و فنون کا دروازہ گویا بند کر دیا گیا۔ لیکن یہ سب بالکل بے سود ثابت ہوا۔ اس لئے کہ باوجود ان سب تدبیروں کے یونانی تمدن برابر جگہ کرتا رہا۔

اس تمدن کا روم پر اس قدر زبردست اثر تھا کہ رومن ادبیات، یعنی علاوہ مذہبی اور ملکی ضابطوں، تہمتوں اور سرکاری کاغذات کے باقی سب رومن تصانیف یونانی تمدن کے اطالومی سرزمین پر لانے کے مترادف ہو گئیں۔ جس شخص نے اس مقصد کی طرف اپنا قدم پہلے پل بڑھایا وہ لیویوس اندرونی کوس تھا، جو دراصل اندرونی کوس نامی ایک یونانی تھا جو نارتھم کی فتح کے بعد روم آ کر لیویوس سالی ناتور کے خاندان میں شامل ہو گیا اور بعد ازاں اسکے بچوں کو پڑھانے لگا۔ کچھ مدت بعد اسے آزاد میں لے گئی اور وہ دوسرے کو بھی یونانی و لاطینی کا درس دینے لگا۔ لاطینی درسی کتاب جیسا کرنے کی غرض سے اس نے اودیسی کا قدیم ساترینی بھری ترجمہ کیا۔ جب سہولت قیام میں کیوریول ایڈیل وردیوں اور سردیوں کو یونانی طریق کے مطابق تماشہ گاہ پر لائے تو بہت اہم وقت اندرونی کوس نہ صرف بطور درویدہ کوس و سروریہ نویس، بلکہ بطور سنگیت کے نمودار ہوا اور اپنی تالیفات جو دراصل نئے سانچے میں ڈھلے ہوئے یونانی ناکام ہی تھے، رومنوں کے سامنے پیش کیں، اسکے سپرد ایسی نظمیں لکھنے کی بھی خدمت کی گئی جن میں نغمہ و موعظ پر کنواری لڑکیاں لکھیں اور اس طرح خود سرکاری طور پر ادبیات کے اس عزو کو جس پر یونانیت کا لہر اٹھتا تھا، تسلیم کر لیا گیا۔ سہولت قیام میں اندرونی کوس کا بڑھاپے میں انتقال ہو گیا، لیکن اس وقت رومن شعر و شاعری اس راستے پر بھی طرح قدم رکھ چکی تھی جو اس نے اسکے لئے تیار کیا تھا۔

گو کہ پانی آزاد کردہ غلام کئے یوس نئے ویوس اندرونی کوس سے بھر میں اذرا چھوٹا تھا اور صرف سہولت قیام میں پیدا ہوا تھا، لیکن اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے اس لئے کہ اس نے اپنے ناکجوں اور رزمیہ نظموں سے ایک بالکل جدید رستمہ بنایا کیا۔ اس کی نظموں میں جو ساترینی بھریں لکھی گئی ہیں پہلی قسیمی جنگ کا تذکرہ ہے تو ان سے پہلے ایک تہمد میں اس نے نیاس کی فریسی کا ذکر ہے جو لاطیوم آنے سے پہلے

سلی گیا تھا۔ اس شاعری کی تائید سی پو نے کی لیکن میٹلیوریوں نے اسے مورد الزام قرار دیا۔ سلسلہ ق م میں وہ سی پو کے ساتھ افریقہ گیا اور وہیں اسکا انتقال ہو گیا۔

اس سے بھی بڑا شاعر کون تئوس امیوس ساکن روڈ نے (کالابریا) تھا یہ ۲۳۹ ق م میں پیدا ہوا اور بڑا ہو کر چار زبانوں یعنی سانی، اوسکانی، یونانی اور لاطینی کا ماہر بن گیا۔ سلسلہ ق م میں وہ سنتوریوں بن کر سردانیہ گیا جہاں کا تو کو میتور تھا۔ گو کا تو ہر نئی چیز سے بظاہر نفرت کرتا تھا، لیکن جس نئی چیز کو وہ پسند کرنا تھا اسکی ترقی میں مدد ہوتا تھا، چنانچہ اس نے امیوس سے رومانا جانے کے لئے کہا جہاں اسے معلمی کا پیشہ اختیار کیا اور اوین میں کے پب محلے میں رہنے لگا۔ اسکے دونوں سی پو اور فل ویوس ٹوبی لیور کے ساتھ اچھے تعلقات تھے، چنانچہ اسنے اپنے پرتیوری جس کے ساتھ یونان لیجا کر اسکی عزت بڑھائی۔ ٹلوپس کے بیٹے کون تئوس نے اسے فوجی نوآبادیوں میں زمین دلوادی اور اسے رومن شہری بنوایا۔ اسکا انتقال سلسلہ ق م میں ہوا۔ اسکی تصانیف میں سب سے اہم ”انخبار“ Annales تھے جن میں اسنے فحش کہنی بھر میں رومانی تاریخ بیان کی تھی اس وزن کو رائج کر کے اسنے وہ مناسبت کلامی گو یا محفوظ کر دی جسکو لاطینی زبان کے کلمات آخرہ کے حذف ہو جانے کی وجہ سے ایک طرح کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ یہ نظم جن میں اسکا کوس کے شجکت تک کے واقعات بیان کئے گئے تھے تاریخ رومانا کا فوجی نصاب بن گئی۔ ساتھ ہی ساتھ امیوس نے یونانی علوم اور یونانی تمدن کے منتشر کرنے میں بھی مدد دی۔ اسنے ایسی غاروس نامی ایک نظم لکھی جو بظاہر اپنی خارجی نصاب کا ترجمہ تھا، جن میں سے اکثر میں آغاز عالم کا ذکر تھا۔ اسنے مشہرت افراد سات میں بوہیموس کے مذہبی رومان کو نئے قالب میں ڈھلکراضافہ کیا، اور ارمیتر آتوس ساکن ٹیٹلا کی ایک طبی نظم کا کم و بیش آزادانہ ترجمہ کیا۔ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ ان تینوں تالیفات میں اس کا لایر ہی شاعر نے اپنے سامنے سلی کے اشعار بطور ایک نمونے کے رکھے تھے۔ اپنے ادبی تالیفات کے سب سے نیچے درجے میں اسنے سوتادیس کے نظم کی نقل کی (دیکھو اوپر باب ۱۱)



مالک کے میدان میں رومنوں نے خاص طور پر یونانیوں کی نقل اتار دی۔ ظاہر ہے کہ یہاں اس کا موقعہ نہیں کہ ہم رومن مالک نویسوں کا منفصل ذکر کریں؛ یہاں ہم صرف چند سروریہ نویسوں کا ذکر کریں گے: پلوٹوس ساکن ایتھنز نے سلسلہ ق م تیسویں اپنی موت تک چالیس برس متحمل جدید ایٹیکا کی سروریہ کو نئے سانچے میں ڈھال کر تماشہ گاہ پر پیش کیا؛ سٹاتیوس کئی کی کیوس، جو سلسلہ ق م میں شاہی ملک عدم ہوا، اینیوس کے ساتھ رہتا تھا، اور اکثر و بیشتر میناندر کے تالیفات کو کام میں لاتا تھا؛ ترمیوس آفرطوکیس کے زمانے میں افریقہ سے ترمیوس لوکاؤس کے کھر آیا اور اپنے مالک کے ہاتھوں اغراض ہو گیا۔ ترمیوس کی رسائی اعلیٰ ترین رومن معاشرت میں تھی اور وہ رفتہ رفتہ سی پو افریقائیوس اصغر اور نئے کیوس کا دوست بن گیا۔ اسے میناندر کے سروریوں کو کئے کی کیوس سے زیادہ عروج پہنچایا اور انہیں دوسرے کھیلوں کے اجراء داخل کر کے گویا اسی اصول کا اتباع کیا جس پر اس سے پہلے پلوٹوس عمل پیرا ہو چکا تھا۔

رومانیت یونانی ادبیات کی مقبولیت اول تو اس رومن تالیف و تصنیف کے ابتدا سے ظاہر ہوتی ہے جس کا بھی ذکر کیا جا چکا ہے دوسرے سرور و تھلوس کے عہد کے تالیفات سے ظاہر ہوتا ہے جس پر یہاں بحث نہیں کی جاسکتی، اور اس سے اس عظیم الشان اثرات کا پتہ لگتا ہے جو یونان کے رومان پر پڑے؛ یہ اثر رومن مستقر کے روزمرہ بود و ماند کے فنی تزئین سے بھی ظاہر ہوتا ہے جو پہلی صدی ق م سے بعد نظر آتی ہے لیکن یہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ اثر محض ادبیات فنون اور روزمرہ کی زندگی پر پڑا، بلکہ اس کا مظاہرہ اس واقعے سے بھی ہوتا ہے کہ یونانی تمدن ایک نہایت ہی اہم اور سودمند اصلاح میں مدد و معاون ہوا، جو رومن تہذیب و شائستگی کا ایک درخشاں کارنامہ تھا۔

رومن سلطنت کی وسعت کے بعد غیر ملکیوں کے جوگروہ کے گرد پہلے تو اٹلی ہی سے اور پھر مشرقی ممالک سے رومان اکرم جمع ہو گئے انہی وجہ سے شہر کے نظام قانونی میں بہت کچھ اختلال رونما ہوا۔ ابتدا میں تو غیر رومنوں کا رومان میں جمع ہونا

ایک

خطرناک تصور کیا گیا، چنانچہ افسران بالادست نے انہیں شہر بدر کرنا شروع کیا۔ لیکن ایک ایسا شہر جو دور دراز بلدیات و ممالک کا پہنچ بننے کا دعویٰ کرے اس کے لئے یہ لازم تھا کہ اپنی فیصل کے اندر شہریوں اور غیر ملکیوں کے دوش بدوش رہنے سے کما انتظام کرے ورنہ اپنی اس حیثیت سے دست بردا ہو جائے۔ اسی طرح اس سے قبل ایتھنز نے میوٹھی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے سے غیر ملکیوں سے دوستی پیدا کی تھی۔ روماء ایتھنز کے کہیں زیادہ زندگی عامہ میں ترقی کر چکا تھا، اور اب خانگی قانون کے میدان میں بھی اسے یونانیوں سے بہت کچھ پیش پیش ہو گیا۔ قانون عامہ کے دائرے میں انہوں نے یونانی نقطہ نظر سے کہیں آگے بڑھ کر غیر رومن ملتوں کو روماء کے شہری حقوق عطا کرنے شروع کئے، تو دوسری طرف پرتیوری احکام کے ذریعے سے "قانون ملکی" کے دوش بدوش ایک "قانون اقوام" بننے لگا جس کا انطباق ان غیر رومنوں پر ہوتا تھا جنہوں نے روماء میں بود و باش اختیار کر لی تھی، اور اس طرح خانگی اصول قانون کے میدان میں ایک بنیاد بنی۔ اسی عظیم الشان اور سودمند جدت کر دی۔ اس "قانون اقوام" کے قواعد کی بنیاد کچھ تو غیر ملکیوں کے رسم و رواج پر تھی، اور کچھ ان عام اصول پر تھی جو عقل کے لئے قابل قبول ہوں اور ساتھ ہی امر متعلقہ کے لئے مناسب ہوں۔ چونکہ اس "قانون اقوام" کے اصول کا (جسے قانون فطری کہتے تھے) انطباق رومنوں اور غیر رومنوں کے تنازعات پر کیا جاتا تھا، اس لئے جو معاملات اس کے ذریعے سے طے پاتے تھے نہیں روز بروز اضافہ ہوتا گیا اور ایک ایسے معاشرے کی بنیاد پڑ گئی جس میں جملہ خانگی حقوق پوری طور پر اس وقت تک محفوظ سمجھے جاتے تھے جب تک وہ اقوام کے عام رسم و رواج اور عقل انسان کے منافی نہ ہوں۔ اس طرح رومن سلطنت کے غیر محدود توسیع کا امکان پیدا ہو گیا۔ ایسی سلطنت جس کے اندر ہر اس شخص کے حقوق محفوظ ہوں جو اس میں داخل ہو جائے روماء کا سب سے بڑا کارنامہ اسی قانون فطری کی تخلیق تھی، اور ہمارے دانت میں اس کے مقتضوں کی اہمیت اس کے سپہ سالاروں سے کہیں زیادہ تھی۔

لیکن ہمارے پاس اس کا ثبوت موجود ہے کہ اگر یونان شرکِ طال نہ ہوتا تو "قانون فطری" کا نفاذ اس قدر آسانی اور تہی جلدی سے نہ ہوتا۔ یہ روائی ہی تھے جنہوں نے رومن مقننوں کے اس دقت طلب کام میں مدد کی، اور ادھر رواقیوں نے اکادمی سے بہت کچھ سبق حاصل کیا۔ قانون فطری کے ذریعے سے یہ مسئلہ صاف اول میں آ گیا کہ آخر انصاف کس کا مقتضی ہے، اور اس کے یقین کے لئے ایک طرح کے فلسفیانہ تمدن کی ضرورت تھی، ایسے تمدن کی نہیں جو ایک اصول کو قطعی قرار دیکر باقی سب کو خارج کر دے، بلکہ ایسے تمدن کی جسکی ابتدا محض غلبیت سے ہوتی ہو، واقعہ یہ ہے کہ تمام علمی اصول قانون کا نفاذ اسی غلبیت سے ہوتا ہے۔ اگر قوانین کا دار و مدار عقل انسانی پر ہے تو انہیں صرف غلبیت ہی مد نظر ہو سکتی ہے اور اسی وجہ سے انہیں وقتاً فوقتاً انکی نظر ثانی کی ضرورت لاحق ہوتی ہے اور سطح چونکہ ہر اصول کے کسی خاص مقدمہ پر انطباق کے وقت مختلف حکم لگائے جاسکتے ہیں جن میں سے ایک میں غلبیت کا پہلو ہوتا ہے اسوجہ سے عدالتیں صرف یہی کر سکتی ہیں کہ غالب ترین پہلو کو پیش نظر رکھ کر تجویز دیں۔ الغرض جس فلسفے کا اصل اصول اس غلبیت ہی پر مبنی ہو وہی علمی اصول قانون کی ترقی میں زیادہ سے زیادہ مدد و معاون ہو سکتا ہے اور فلسفہ اکادمی کا فلسفہ تھا۔ اس اکادمی نے زمانہ مابعد کے رواقیوں پر خاص اثر ڈالا، اور یہی وہ روائی تھے جنکے اصول سے رومن واقع ہوئے۔ یہ بالکل صاف ہے کہ رواقیوں نے فرض شناسی کے خیال کی ترقی میں جو اصول قانون کا ایک عنصر ہے ضرور مدد دی ہوگی پناٹے یوں میں جسے رومن بہت کچھ مانتے تھے، دو رجحانات گویا اگر ملتے تھے ایک تو وہ رجحان جس کا مقصد اخلاقی فرائض کا تعین تھا اور دوسرا وہ جو غالب ترین پہلو کی طرف جاتا تھا۔ قصہ مختصر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ روم کی عظیم ترین اور مفید ترین مخلوق یعنی قانون روماء کے ارتقا میں مدد کرنا محض حین در رومن اشعار پر اثر ڈالنے کے بسبب یونانی تمدن کا کہیں بڑا کارنامہ تھا، اور اسی جہت سے سسرو کی تصانیف کو بڑی اہمیت دینی چاہئے تھے۔

بالک

یونان میں فلسفہ تو موجود تھا، لیکن اصول قانون مفقود تھا (دیکھو جلد ۳ باب ۲ حاشیہ ۴) اور بغیر کسی قسم کے اصول قانون کی زندگی ماشہ کیسے سرسبز ہو سکتی ہے؟ یہ رو ما ہی تھا جنہے سب اسے پہلے یہ مسئلہ دنیا کے سامنے پیش کیا کہ عدالتی استیادیز کا دار و مدار محض فوری اثرات پر نہیں بلکہ عام اصول پر ہونا چاہئے۔ رومن پر بخوروں نے دراصل تسلسل قانونی کا قاعدہ رائج کیا جسے تحت مثال مقدمات کے تجاویز دینے پر ایک ہی اصول کا انطباق ہونا چاہئے لیکن شکل یہ تھی کہ ابتدا میں انھوں نے خود اپنے ہی قانون کے مطابق فیصلے کئے جسکے باعث وہ غیر ملکیوں کیلئے قابل قبول نہیں تھے۔ اسپر انھوں نے اور قسطنطنیہ نے ”قانون اقوام“ و ”قانون فطری“ نکالا جسکا انطباق غیر دمنوں پر ہونے لگا، اور اسکے نکلنے میں انھوں نے یونانی فلسفے سے کام لیا۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ دنیا پر یونانی فلسفے کا احسان ہمیشہ ہمیش کے لئے ہو گیا۔ اگر رو مانے یہ قاعدہ مقرر کیا کہ قوانین کا انطباق چند خاص خاص معین اصول کے تحت ہونا چاہئے تو یونانی فلسفے نے مادلوں کو یہ سکھایا کہ خاص خاص مقدمات کو عام قواعد کے تحت کیسے جمع کرنا چاہئے۔

جب میں نے اس باب کے ابتدا میں یہ کہا تھا کہ یونان نے محض فنون لطیفہ کو لاطیوم میں رائج کرنے سے کہیں زیادہ کار نمایاں انجام دیا تو میرا مقصد رومن خانگی توہین پر یونان کے انہی اثرات سے تھا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - اور رومین (Stoici) پاؤتی میں اور روم سن بتوین ملک Mommsen, Statut ۴، ۳، ۴ - شائیں: ”قانون سلطنت“

Reichrecht (ص) وغیرہ جہاں وہ ایک یونانی ”قانون اقوام“ کے کوششوں کا ذکر کرتا ہے؛ لیکن وگٹ (Vogt) کی طرح وہ یہ فرض کرتے وقت اپنی حد سے بڑھ جاتا ہے (ص) کہ دوسری صدی ق م کے وسط سے یونانی ملکوں نے تمام غیر ملکیوں کو ”قبضہ آرضی“ اور ”سلطنت“ کی اجازت دیدی تھی ہر یونانی ملک آفرنگ آزاد رہی اور اگر بعض میں اس حد تک رواداری ہوئی تھی مگر جو تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ باقی نے بھی اتباع کیا ہو گا۔ جس طرح کوئی قوم کسی رواج کو رفتہ رفتہ تسلیم کر لیتی ہے اور اسے یہ قبول نہیں ہو سکتا اس پر لڑنا اسکے لئے لازم ہے اس طرح سے ایک عام یونانی قانون اقوام کی بنیاد میں آزاد قبول بھی ہو سکتی تھی۔ میرے نزدیک ہم شائیں کی رائے کو صرف اس شرط کے ساتھ ہی منے کے تسلیم کر سکتے ہیں۔

# باب سبست و پنجم

ایشیا۔ سلطنت پرگامم پر روما کا قبضہ

مہرادیو پاتور کا عروج۔ کریمیہ کے یونانی

۱۲۶ ق م تا ۱۴۶ ق م

اگر یونانی تاریخ کو ۱۴۶ ق م ہی میں ختم کر دیا جائے تو یہ کچھ ایسا ناواقب نہ ہوگا۔ یورپ میں تاریخی کورنتھ سے روما کی مخالفت میں یونانیوں کے قطعی بے بسی کا اظہار ہوتا ہے اور تقریباً اسی زمانے میں سرزمین ایشیا میں مشرقیت کے حربے کے سامنے یونانی تمدن کو پیچھے کی طرف ہٹنا پڑتا ہے۔ تاہم یونانیوں کی سیاسی اہمیت کا اس سال کیلئے خاتمہ نہیں ہوتا اور اس کے بعد دوسری صدی ق م اور خصوصاً پہلی صدی ق م تک روما ایشیائی یونان کا مالک نہیں بنتا تاہم آخر کار وہ یونان کے پرانے رہبر ایچمنز کو نیچا دکھاتا ہے اور آخری مقدونی بادشاہ ہیپنی خود مقدونیہ کو بھی معدوم کر دیتا ہے۔ الغرض ۱۴۶ ق م تک یونانی اپنی سیاسی اہمیت مکمل طور پر نہیں کھو جاتی۔ اگر ہم یہ خیال کریں کہ ۱۴۶ ق م سے ۱۲۶ ق م تک کے زمانے میں وہ کام مکمل ہوا تھا جس کا آغاز ۱۴۶ ق م میں ہوا تھا تو ہم

اب

اس عہد کو ارتقا کا عہد کہیں گے؛ یہ وہ عہد ہے جس میں بعض مقدونی ملوکتیں زندہ ہیں، لیکن انکی بھی نزع کی سی حالت ہے۔ اندرونی اعتبار سے ایشیا کے لئے رومن عہد کی ابتدا ہو چکی ہے، لیکن خارجی اعتبار سے مقدونی عہد ایک حد تک اب بھی برابر جاری ہے۔ لیکن یہ واقعہ نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کہ ہمدادی جنگوں ہی میں رومن سیادت کے خلاف یونانی زندگی کے رد عمل کی ابتدا ہوئی تھی، چنانچہ اس کتاب کو سلسلہ ق م تک پہنچانا بغایت مناسب ہے، خصوصاً اس لئے کہ سلطنت روم کی تنظیم اس سنہ تک مکمل نہیں ہوئی۔ ہماری دانت میں سلسلہ ق م سے سلسلہ ق م تک کا زمانہ بجائے تیسری ہونے کے ایک اہم نامی زمانہ ہے۔ سلسلہ ق م کے بعد یورپی یونان نے رومنوں کو بالکل وق نہیں کیا، بلکہ جو کچھ بھی مشکلات تھیں وہ ایشیا کے کیفیات کی وجہ سے تھیں۔ اس نواح میں روم کی تائید کا بیڑا سلطنت پر حکام نے اٹھایا تھا، جس پر سلسلہ ق م سے

لے کیوپ (Kœpp) نے (Rh. Mus.) ۱۵۲، ۲۸ وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اتالوس سوم

اتالوس دوم کا بیٹا تھا۔ اتالوس کی جنگی تیاریاں، قرچیل ۲۲۶ - ۲۲۸ کے بوجب اتالوس کو اپنے پیشرو کی عہد میں کچھ نہ کچھ محنتیں اقتدار حاصل ہو گیا تھا۔ ۲۲۹ کے بوجب اتالوس سوم کے موت کے بعد ہی پر حکام والوں نے انکی وصیت کو تسلیم کر لیا۔

شاہی پر حکام اب صوبہ ایشیا بن جاتی ہے؛ ہرگز بزرگ ۳۳۵، ۱ وغیرہ؛ موسم سن: تاریخ روم ۳، ۵۱، ۱۱۱۔ اسکا ہم اس وقت تک تعین نہیں کر سکے کہ اس وصیت نامے کے رو سے روم کو کیا کیا اقتدارات حاصل ہو گئے یا ابتدائی دور میں صوبہ کی کیا کیفیت تھی۔ موسم سن (۵۲، ۲) کہتا ہے کہ رومنوں نے پرلے محل معاف کر دیئے؛ رانکاشس (۸۳) کا خیال ہے کہ انھوں نے مرث اسکا "وعدہ" کیا؛ موسم سن ۳، ۵۱ میں لکھا ہے کہ ابتدائی ملک پر تقریباً کوئی محصول مائد نہیں کیا گیا تھا۔

پیشانیہ و پسیدیہ؛ مارکو آرٹ؛ انتظام مملکت "Marquardt : Staatsverw" ۲۲۲، ۲۱۷، ۱۷۱

سلسلہ ق م تک اٹالوس دوم حکمران تھا۔ اٹالوس نے سیاسیات کی بھول بھلیا نہایت دشمنی سے عبور کر لی تھیں۔ اس نے نہایت مستعدی کے ساتھ فارناکس شاہ یونانوں کی اس کوشش کو بار بار روک دیا تھا کہ وہ یونانیوں کے بیٹے کی (جو بعد میں اٹالوس سوم بنا) حمایت کرے دیکھئے، ایک فلاڈلفوس کے براورہ محبت اس انعام کی متقاضی تھی کہ اسکا بھائی (یا یوں کہو کہ اسکا بیٹا) تخت سے علیحدہ کر دیا جائے! اسے کاپادوسیہ میں اریارائیس کا ساتھ دیا (دیکھو ابواب ۱۸ و ۱۹) اور <sup>۱۵۶</sup>سلسلہ ق م میں پروسیاس دوم کا نہ صرف مقابلہ کیا بلکہ <sup>۱۵۷</sup>سلسلہ ق م میں خود اسکے بیٹے نکومیدس کے ہاتھوں اسکا کام تمام کرنے میں مدد و معاون ہوا۔ بعد ازاں اس نے دیستیریس کے مخالفت میں اسکندریہ کو تخت شام پر بٹھایا اور رومنوں کو قلعوں والی مقدونیہ اور اکائیائیوں کے مقابلے میں مدد دی۔ اسکے بعد اس کا بھتیجا اٹالوس سوم (سلسلہ ق م) تخت پر بیٹھا، لیکن یہ ایک نااہل خود سر تھا اور اسکا شغل یا تو باغبانی تھا ورنہ موم کے مورتیاں ڈھانا! یہی وہ شخص تھا جس نے اپنے بعد رومنوں کو اپنا وارث بنا کر انہیں ہمیشہ کے لئے رہن منت کیا، اور رومنوں نے بلا لحاظ اس امر کے کہ خود وہی کے ایک ناجائز بھائی ارستونیکوس نامی تھا، انہوں نے اس ورثے کو قبول کر لیا اور اسکی تاویل یہ کی کہ اسکے بعد وہ نہ صرف پرگام کے راجدھانی اور خزانے کے مالک بن جائیگے بلکہ اسکے مفروضہ دعوای بھی انہیں ورثے میں پہنچیں گے۔ یہیں شبہ نہیں کہ اٹالوس کا اصلی خیال یہی تھا۔ یہ پرگام کے خاندان کے خصائص میں سمجھا جائے کہ جس انداز سے اسکی ابتدا ہوئی اسی سے اسکا اختتام بھی ہو گیا۔ اسکی ابتدا خانگی طرز سے یعنی فلے تائروس کے خزانہ اور روپیہ فین کرینے سے ہوئی تھی۔ اسکے بعد پرگام کے حکمرانوں نے اپنی دولت اور اپنے تدبیر کے زور سے تاج شامی اپنے سر پر رکھ لیا تھا؛ اب اس خاندانہ کے آخری تاجدار کو یہ خیال ہو گیا کہ اسکی حیثیت شخص خانگی ہے اور اپنی خانگی ملک کی طرح اس نے اپنے ملک کو دوسروں کو دے ڈالا۔ اس نے نہ صرف روپیہ اور زمین رومنوں کے لئے چھوڑی بلکہ یونانی شہر بھی، اور روم اپنی قدیم اعلیٰ داروغہ عامی کی حیثیت سے اس قدر گر گیا تھا کہ اس نے یہودیہ (جو صریحاً ناجائز

باج

تھا) باطل و غش قبول کر لیا۔ حقیقت یہ ہے کہ پولی بوس جس صورت حال پر اس وقت  
طلب اللسان ہے وہ ایک بالکل جدید ہیئت اختیار کر رہی تھی ہے۔ ساتھ ہی ہمیں یہ یاد  
رکھنا چاہیے کہ صرف عدیدی گروہ ہی نہیں بلکہ عمومی گروہ بھی اس حکمت عملی میں لوٹ  
نظر آتا تھا۔

لیکن ارسلونی کوس نے نہ صرف اپنا آبائی ورثہ طلب کیا بلکہ سمرنا کے قریب  
لیوکائے کے مقام پر اپنی سلطنت کا اعلان کر دیا اور فوکیوں نے اسے تسلیم بھی کر لیا۔  
لیکن دوسری اقوام نے اس سے منہ موڑ لیا۔ چنانچہ ایہی سوس والوں نے اگلے سمنہ  
برصغرت دیدی اور اسے اندرون ملک میں بھگکا دیا۔ اب وہ سب سے مظلم طبقہ  
بینی غلاموں کی طرف آیا اور انکا ایک لشکر مرتب کر کے میدان میں کود پڑا۔ اگلے  
کچھ عرصے بھی جانے اور انکی مدد سے اسنے تیا تیرا، اپولونس، کوکوفون اور میندوس  
ہی نہیں ملکہ ساموس تک فتح کر لئے۔ اب روما کو مداخلت کے سوا چارہ کار نہیں تھا۔  
لیکن انکی پہلی کوششیں روما کو سخت نرسیت اٹھانی پڑی۔ روما کا مہا بجا رہی کی بی بیوں  
کراسوس مولیا نوس کو ارسلونی کوس نے شکست دی اور تھریسیوں نے ایک گروہ نے  
اسے گرفتار کر لیا، اور جب اسے دیکھا کہ یہ بات روما کے لئے سخت ذلت کا باعث  
ہوگی کہ بربری اقوام اسکے مہا بجا رہی قیدی کی نالش کریں تو اسنے جان بوجھ کر انھیں  
غصہ دلایا تا آنکہ انھوں نے اسکا کام تمام کر دیا (سنہ ۱۰۰ ق م)۔ اسی زمانے میں  
ارسلونی کوس نے اریار تھیس پنجم شہ کا پاؤسیہ کا ایک معرکے میں خاتمہ کر دیا۔  
اب مارکوس پر پیارومن سپہ سالار مقرر ہوا اور اسنے نہ صرف ارسلونی کوس کو  
شکست دیدی بلکہ اسے گرفتار بھی کر لیا۔ رومن ارسلونی کوس کو روآ لے گئے اور وہاں  
انکی گردن مار دی گئی۔ پر پیار کے انتقال کے بعد مارکوس اکوئی لیوس نے پرکامم کا  
یہ بند و بست کیا کہ میریہ، تیرید یہ، کار یہ اور جزائر کا تو ایک رومن صوبہ بنایا گیا اور اس کا

مذہب و مذہب کہ اس زمانے میں غلاموں کو اپنے حقوق کا احساس پیدا ہو رہا تھا اور شرق اور غرب دونوں میں  
انکی قوت بڑھ رہی تھی (مثلاً دیکھو سسلی کی جنگ غلامان)۔ ارسلونی کوس واسنے اپنے آپکو جلیو پو  
یا بلدیہ آفتاب کے باشندے کہتے تھے۔



نام ایشیا رکھا گیا؛ کیسری کو س اور روموز پہلے کی طرح آزاد رہے؛ تیل می کو س عہد  
 کلیکیہ میں شامل ہو گیا؛ آنا لوسیوں کے تھریسی مقبوضات کا صوبہ مقدونیہ میں الحاق  
 کیا گیا؛ اسی گینا پر خود رومنوں نے قبضہ کر لیا؛ لیکاؤنیہ اور (استد میں) کلیکیہ  
 اسپیرا کا پادوسیہ کے حوالے کئے گئے لیکن کچھ عرصہ بعد کلیکیہ اسپیرا پر رومانے  
 قبضہ کر کے اسے آئندہ صوبہ کلیکیہ کا مرکز بنایا۔ یہ واقعہ سن ۱۰۶ ق م کا ہے جب  
 مارکوس انٹونیوس نے کلیکیہ والے بحری قزاقوں کے خلاف جنگ آزمائی کر کے  
 انہیں بچا دکھایا، اور اسی زمانے میں مغلیہ اور سپیدیہ بھی کلیکیہ میں شامل کر لئے گئے  
 یہی نیہ اور پونتوس دونوں افرو جیہ کبائے پر یعنی ان ممالک پر جولائی مساند  
 ہیں یا جو افرو جیہ پاروریوس کے سطح مرتفع پر واقع ہیں، دانت لگائے بیٹھے تھے۔  
 اب آگونی کیوس نے اسے گویا نیلام پر چڑھا دیا اور چونکہ مہر داد نے سب سے  
 زیادہ قیمت لگائی اس لئے بولی اسی کے نام ختم ہوئی لیکن رومانے اس تصنیف  
 پر صاف نہیں کیا، بلکہ اسے بجائے کا یوس گرا کھوس نے ایک تجویز منظور کر لی کہ اس  
 ملک کو آزاد ہونا چاہئے جسکے دوسرے معنی یہ ہوئے کہ یہ ایشیائی آبادی مالگڈاری  
 کے ان عظیم داروں کے حوالہ کر دی جائے جنہیں وہ مقرر کرے۔ رومانے طبقہ غربا کا  
 یہ خیر خواہ اس جھگڑے میں جو طبقہ انجیان کے ساتھ برپا تھا صرف یہی کر سکتا تھا کہ  
 کاروباری طبقہ یعنی نام نہاد مبارزوں کو اپنا طرفدار بنائے، اور اس مقصد کے حصول  
 کے لئے اسنے انکی طرف نہ صرف ان رومنوں کو ڈال دیا جنہیں عدالتوں میں ماض  
 کرنا تھے، بلکہ انکی طرف وہ سب غیر ملکی بھی گویا اسپیناک دیئے جنہیں وہ مہیا کر سکتا تھا۔  
 نہ صرف یہ کہ اسنے بجائے سیناتیوں کے مبارزوں کو عادل مقرر کیا۔ بلکہ اس نے  
 خاص طور پر یہ انشٹام کیا کہ جدید صوبہ ایشیا کے مالگڈاری کا ٹھیکہ خود رومانے نیلام  
 کیا جائے؛ چونکہ رومانے کو یہ ورثے میں ملا تھا اور اسکا محفل پر بورا تھا تو تھا، اس لئے اس  
 ٹھیکے کے نیلام میں یونانی ملتوں کے حقوق کا مطلق کوئی دخل نہیں تھا، اور اس ٹھیکے کے  
 مستحق رومانے کے کاروباری لوگ یعنی نام نہاد مبارز قرار پاتے تھے۔ اسکے جو نتائج  
 نکلے انپر ہم بعد میں بحث کریں گے۔

بہر حال یہ ملک تو شاہ پونتوس کے انگلیوں میں سے گویا پس گیا لیکن

باب

اسے اسکے بعد دوسرے محاذ میں کامیابیاں حاصل ہوئیں جنگی وجہ سے اسکے خاندان اور اسکے ملک کی اہمیت بڑھ گئی۔ ہم تیرہویں اور اٹھارویں باب میں شاہان پونتوس کی ابتدائی تاریخ بیان کر چکے ہیں۔ ہم دیکھ چکے کہ کشمیس کے بعد اریوہرزان اول اور ہرداد دوم تخت پر بیٹھے جبکہ بعد فرناکس نے (تقریباً ۶۹ ق م سے) حکومت کرنی شروع کی اور اسکے بعد ہرداد سوم غلاوٹلوں غلاوٹلیفوس یوکرگیس جو غالباً فرناکس کا بھائی تھا بادشاہ بنا۔ ہم یہ بھی پڑھ چکے ہیں کہ ان حکمرانوں نے رفتہ رفتہ ملک کے یونانی شہروں پر قبضہ کر لیا، جیسے ۶۹ ق م میں اماٹرس، ۵۵ ق م سے پہلے امی سوس اور ۳۵ ق م میں اسٹوف انکے قبضے میں آگیا۔ ہرداد سوم نے (تقریباً ق م) ایک بیڑا تیار کیا اور اپنی فوج کا سپہ سالار دورمی لاؤس ساکن امی سوس کو بنایا۔ اسے اپنا پائے تخت اماسیہ سے اسٹوف کو منتقل کر دیا اور وٹوس و اینٹینز کو تحفہ تحائف دیکر گویا یونانی تمدن کی مہمت انسانی کی ساتھ ہی اسے سچی نیہ کے خلاف آٹاکوس کی مدد کی رومنوں کے ساتھ دوستی پیدا کر کے تیسری فنیقی جنگ میں انہیں کمک بھیجی اور اسٹونی کوس کے جنگ میں انکا طرفدار بنا۔ افروجیہ کبرے کے نکل جانے کے بعد اسے گویا معاویہ کے طور پر پہلے انیس شاہ لیلیا کونیہ کے وصیت پر پورا ملک لیلیا کونیہ مل گیا اور غالبیہ میں بھی اسکا اثر بڑھ گیا؛ یہ بھی فرض کریا گیا ہے کہ رفتہ رفتہ اسے افروجیہ کبرے مل ہی گیا ہوگا۔ عین عروج کے زمانے میں اسکے بعض صاحبوں نے اسے مار ڈالا اور اسطرح کم از کم فی الوقت پونتوس کی ترقی میں رکاوٹ

۱۵- ۲۷- ۱۵- ق م سے پہلے ہی امی سوس کا پونتوس میں الحاق ہو گیا تھا؛ رائٹاش: ہرداد: ۴۰۔

ہرداد: اعظم کے نسب کے متعلق دیکھو رائٹاش: "بینٹن ٹوکیٹس" ۷۰ اوپرو۔

رائٹاش (۵۰- ۵۴) افروجیہ کے ایک بکنے سے یہ استدلال کرتا ہے کہ ہرداد

غلاوٹلوں یوکرگیس نے افروجیہ کبرے پر قبضہ کر لیا؛ دیکھو تہ ۱۵۷- ۱۵۸

پیدا ہو گئی۔ اس نے وصیت کی کہ میرے بعد میری بیوی جو غالباً انطاکوس اسی فلیس بادشاہ سوریا کی بیٹی تھی اپنے بچوں سمیت حکومت کرے۔ لیکن بادشاہ کے مرتے کے بعد اس ملک اور قاتلان شاہی نے ملکر کچھ مدت تک حکومت کی۔ یہ سروسٹوس کے خیر خواہ تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ پرگام، ہنسی نیہ یا کا یا دوسرے کی طرح پونتوس بھی رومن قابض میں شامل ہو جائیگا۔ لیکن اس موقع پر بادشاہ کا بڑا لڑکا متھراؤس یوپاتور نمودار ہوتا ہے اور اس کے آتے ہی سلا باکل پلٹ جاتی ہے۔

متھراؤس یوپاتور سال ۱۳۳ ق م میں اسٹوف میں پیدا ہوا تھا۔ یہ وہ ذہنی اور جسمانی دونوں اعتبار سے ممتاز تھا اور اسے بچپن میں جو تعلیم دی گئی اسکی وجہ سے اسکی فطری قابلیتوں میں اور بھی زیادہ نشو و نما پیدا ہو گیا تھا۔ وہ ہر قسم کی جسمانی ورزشیں کر سکتا، ہر طرح کے علوم و فنون کو سیکھ سکتا اور پونتوس کی ہر ایک زبان بول سکتا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ خود اسکی ماں قاتلوں کی سازش میں شریک تھی جسکی وجہ سے خود اسے اپنی جان کا خطرہ محسوس ہونے لگا تھا، چنانچہ اسنے زیر کھانے اور انکے تریاق استعمال کرنے کی عادت ڈالنا شروع کی۔ جب اسنے دیکھا کہ دربار میں اسکی جان سلامت نہیں رہے گی تو وہ (چودہ سال کی عمر میں) وہاں سے چلا گیا اور روایت کے بموجب سات برس تک پہاڑوں میں رہا جو تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ عرصے تک وہ اسی سوس بھی رہا۔ بہر حال، وہ ایک بیک اسٹوف آیا

تھہ ہروداکی ماں کے نام اور نب کے لئے دیکھو رائناش: تین ملکیتیں Reinach: Trois Roy. ۱۷۹، ۱۸۰ء: مہرداد "ص ۵۵۔ جہاں رائناش بالکل صحیح اسے لال کرتا ہے کہ مسمون (ایسوس) کے جنوب میں جو شہر لادقی ہے وہ اسی لادقیس نے آباد کیا ہوگا، مقابلہ کردہ ترجمہ ۱۸۰ء اور رائناش: مہرداد ۲۹۰۔ تختہ ۶۱ پر جو کہ بادشاہ کے ماں کے طرف منسوب کئے گئے ہیں انکی بابت بعض معبروں نے مجھ سے یہ بات کہی ہے کہ پونتوس کے سکوں میں علی ایہوم اسے پائے جاتے ہیں اور ان سکوں کو اسے دھونا کماؤ کم نہایت ہی قابل توجہ ہے۔

تھہ ایہوف بلومر: یونانی سکے بات Imhoof Blumer: Griech. Muenzen میں ہے۔  
۱۷۹ء میں یہ ثابت کرتا ہے کہ مہرداد صرف جنگل ہی میں نہیں (دوسری ٹوس ۲۷۰) بلکہ اسی ٹوس میں بھی رہا تھا۔

باب

اور حکومت پر قبضہ کر کے اپنی ماں کو قید میں ڈال دیا جہاں وہ تھوڑے دن بعد مر گئی۔ اسے اپنی بہن لاؤکس کے ساتھ نکاح کر لیا۔ جب وہ تخت نشین ہوا ہے تو اسکی آبائی سلطنت کے حدود بہت تنگ ہو چکے تھے، غلطی آزاد ہو گئے تھے، ارستان صغیر اور بھی نیہ پونٹوس کا علاقہ دبا بیٹھے تھے۔ لیکن عنان حکومت ہاتھ میں لیتے ہی اسنے قابل یونانیوں کو مامور کر کے تخم شدہ اقتدار کو حاصل کرنا چاہا اور ایک نفیس فوج مرتب کی جسکا مرکز چھ ہزار کا ایک ایسا رسالہ تھا جو مقدونی اصول پر مسلح تھا۔ مہر داد کو بہت جلد اس فوج کو کسوٹی پر رکھنے کا موقع مل گیا۔

ہوا یہ کہ کرمیہ کے یونانیوں نے اس سے مدد و طلب کی شی اس جزیرہ نما کے مشرق میں پانسی کا پیوم کی مملکتی نوآبادی تھی اور اس کے عین مقابل کیمیری بوسنوروس کے دوسری طرف فنا گوریہ نامی نیوس کی نوآبادی واقع تھی۔ یہ دونوں شہر دریائے ڈون کے دہانے کے دو شہروں یعنی تھیو دوسینہ و تانائس سے پانچویں صدی ق م

شہ کیمیری بوسنوروس کے لئے دیکھو جلد ۱، - اسیں منسلک ذیل اسناد کا اضافہ کرنا چاہئے: قی ریون: تھوری

Thirion : De Civitat. Græc. in Chers. taur. condit: "بحرہ نوشتہ جات یونان"

پیرس ۱۸۵۸ء؛ بوج: "مجموعہ نوشتہ جات یونان" Bœckh : C. I. Gr. ۲، ۸۰ وغیرہ؛ بیکو "جزیرہ نما ہرقلیہ" Becker : Die herakl. Halbinse ۵۷، ۱۰۰؛ بوسولٹ: تاریخ

یونان، ۱، ۵۸۸ وغیرہ؛ تریل و سیتھانی: کیمیری: بوسنوروس کے قدیمات Gill et Stephani

Antiqu du Bosph. cimmerien جلد ۳، پیٹر برگ، ۱۸۵۸ء، اشاعت جدید

مرتبہ رانائش پیرس ۱۸۹۱ء؛ کونداکوف، ٹولٹونی و رانائش: قدیمات روس جنوبی، (Kondakof)

Tolstoi et Reinach : Antiqu. de la Russie merid. پیرس ۱۸۹۱ء؛ رایس:

مطالعات آثار یونان Rayet : Etudes d'Archeol. پیرس ۱۸۹۰ء؛ رانائش:

مہر داد، صف ۵ وغیرہ؛ لاتی شیف: "بحر اسود کے شمال ساحل کے قدیم نوشتے" Latyshev : Inscr.

جلد ۱، پیٹر برگ ۱۸۸۵ء؛ اولیبیہ و لانوشہ ant. oræ septentr. Ponti Eux.

مجموعہ نوشتہ جات یونان، ۳۵، ۳۶ = ڈٹن برگ ۱۸۶۸ء؛ نیز دیکھو، راکوٹ ۱۵۰، ۱۵۱۔

خوشنویس کا محل وقوع؛ کیمیریٹ: نقشہ یونان Kiepert : Atlas von Hellas

نیز بلیکس کا منارہ؛ رانائش: مہر داد ۸، ۷۔

باج

میں مل گئے تھے اور اس سلطنت بوسفوروس پر جسکے آئینہ کے ساتھ نہایت  
 قریب کے تعلقات تھے، پہلے تو یونانی خاندان ارضیانیان اور اسکے بعد تھریسی خاندان  
 اسپارو وکیاں تخت پر بیٹھا (دیکھو جلد ۲ باب )۔ جزیرہ نما کے مغرب میں ہرقلیہ  
 پونٹیکا کے دور سیوی نے پانچویں صدی ق م میں شہر خرسونیز اس موقع پر آباد کیا تھا  
 جہاں تورسی قوم اپنی خوئی دیوی اریس کی پوجا کرتے تھے لیکن تیسری صدی ق م  
 ہی سے ان یونانی نوآبادیوں کے اقتدار میں برابر کمی ہو رہی تھی اور جب آئینہ  
 انکاشت و پناہ نہیں رہا، اور مصری غلہ نے بحارود کے غلے کا مقابلہ کرنا شروع  
 کیا تو کریمیہ کے یونانیوں کو بڑا بھاری دھکا لگا اور جزیرہ نما کے بربروں یعنی توریوں  
 اور اسکیشوں نے ان پر باؤ ڈالنا شروع کیا۔ بحارود کے مغربی سمت والے یونانیوں  
 کا بھی یہی مشر ہوا، چنانچہ اولبیہ میں ایک نوشتہ برآمد ہوا ہے جس میں ان شہریوں  
 کی تعریف و توصیف کی گئی ہے جنہوں نے اس شہر کے حفاظت میں بڑی بڑی قربانیاں  
 کی تھیں۔ پانتی کا پیوم میں شاہ ہے ری ساویں کو ایک اسکیشی شہزادے  
 سسی ساوواکوس کو اپنا والی و وارث بنا ناٹرا۔ اسکیشی حکمران سکی لوروس کے اسی  
 بیٹے تھے، اور اس نے انھیں بندھی ہوئی جھاڑو کا قصہ سنا کر اتفاق و اتحاد کی تسلیم دی،  
 چنانچہ (اپنے باپ کے بعد) وہ سب اپنے بڑے بھائی پلاکوس کے علم کے نیچے  
 آ گئے۔ ان سب باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ توریں یونانی تمدن کا ستارہ و گردش  
 میں تھا اور کسی ملک سے مدد کی امید نہیں تھی۔ اس موقع پر لوگوں نے دیکھا کہ مہر داد  
 غایت مستعدی کے ساتھ اپنی سلطنت کو منظم کر رہا ہے جس کی وجہ سے اس سے نئی  
 نئی امیدیں بندھنے لگیں اور اس سے مدد کے لئے التجا کی گئی۔ بحارود کے شمالی  
 اور جنوبی ساحلوں کے درمیان مدت دراز سے ریل و رساں جاری تھے اور اسکی وجہ  
 یہ تھی کہ پانتی کا پیوم اور مہر داد کے پائے تخت اسنوف کے مابین نسلی رشتہ تھا۔  
 خرسونیز نے علی الاعلان شاہ پونتوس کی سیادت کو تسلیم کرنا منظور کیا، اور پے پی سی  
 نے، جو اسکیشوں کے جنگل میں پھنس گیا تھا، خفیہ طور پر شاہ پونتوس سے پہلو اٹھایا  
 کہ میں تمہیں اپنا وارث بنا سکتا ہوں۔ انتر من مہر داد نے کریمیہ میں ایک خیمہ سر کرنے کا بیہ کر لیا  
 اور اسکا کام دیوتاؤں ساں اسنوف کے سپرد کر دیا۔ دیوتاؤں نے توریوں کو سخت دیکر ان پر مستعظا

ب

حکومت کرینگے۔ شہر یونانورہ آباد کیا اور خود سالہ ق م میں ایشیاء میں گیا لیکن اسکے  
 پیٹھ موڑتے ہی ملے کی تجدید کردی اور خرسونیر نے دوسری دفعہ کوٹوس کی مدد مانگی۔  
 دیوناناتوس پھر واپس گیا اور بار بار کچیلوں اور روسولانیوں کو شکست دی چنانچہ  
 بالاکوس رو باجھاگ گیا۔ لیکن اب سوماکوس نے سنے رمی ساویس کو قتل کر دیا اور خود  
 پانسی کا پوم کا بادشاہ بن بیٹھا۔ لیکن جلد ہی رومل بھی شروع ہو گیا۔ غالباً مسئلہ  
 میں دیوناناتوس نے پیٹھ و دسیہ اور پانسی کا پوم کو فتح کیا اور مہر دادہ قائم کر خرسونیر  
 و شاہ بوسفورس منتحب ہو گیا۔ اسے اس وقت تک اطلاق دادی دونوں طسرح  
 کی کامیابیاں ہوئی تھیں۔ اسنے یونانیوں کو بربریوں کے ہاتھوں تاراجی سے بچایا  
 تھا چنانچہ اسکے معاوضے میں انہوں نے اسے دسویں سالانہ اور ایک لاکھ اسی ہزار  
 پیانے غلہ کے (حکلی قیمت تقریباً ۵۰ آنت ہوتی) دینے کا وعدہ کیا۔

اسکی آئندہ کامیابیوں کو تاریخ کا صحیح تعین نہیں کیا جاسکتا، مگر ہمیں یہ معلوم ہے  
 کہ انیس سے اکثر بحیرہ اسود کے شمالی ساحل پر ہوتی تھیں۔ یہاں دریائے نیروس (نیروس)  
 کے دہانے پر جو منارہ نیو بلیس کے نام پر موسوم تھا اس سے ایک ایسے سید سالار  
 کے نام کی یاد تازہ ہوتی تھی جو مہر دادہ کے فوج میں لازم تھا۔ اس نواح میں جو سارانی  
 (روسولانی، شاہی سارانی، یانی کی) رہتے تھے وہ اور بستارانی بادشاہ کے دوست  
 بن گئے چنانچہ اول الذکر نے شہ سواری میں اور ثانی الذکر نے پیدل فوج میں  
 اپنے جوہر دکھائے۔ اودیسوس کے سکول اور استروس، تو می، اور اپولونیہ نے  
 رومنوں کے حملے کی جو مدافعت کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ملکان کے شمال  
 میں تھیں ساحل پر جو یونانی تھے وہ اسکے طرفدار تھے۔ یہ کریمہ کے مشرق میں اسکا  
 قابو صرف میدان کے رہنے والے سندیل پر تھا اور کوہ قاف کے نامہوار ڈھل  
 پر اسکا کوئی اثر نہیں تھا۔ اسکے عکس اسنے کوٹوس اور دریائے فاسس (انگولیمہ)  
 کے وادی پر (جہاں ساحل یونانی بلدیات دیو کوریاس و فاسس واقع تھے) قبضہ

۱۔ اودیسوس کے سکول پر بحمد کا مہر دادہ کے سر کے مانند ہے؛ راناش : دوتین  
 نوکتیں ۱۹۶۱۔

کریا۔ اس نے دریائے گورن کے باہمی حصے یعنی گورن کے مشرق میں جو قبیلے آباد تھے ان کے ساتھ اور ارستان کبیر و اتروا یعنی گمیا تہ تجارتی عہد نامے کے اور اسی پاتر شاہ ارستان صغیر کے حصیت نامے کی رو سے یہ ملک بوجہ الیس، سیکوس اور فرات کے درمیان ایک قدرتی نقطہ مرافعت تھا، اسکے قبضے میں آگیا، جس کے بعد اس ملک کے ناقابل عبور پہاڑی قلوں پر اس نے خزانے تعمیر کئے۔ اس طرح بوجہ روم گویا اسکا غلبہ کا ثبوت دوم تھا، گورن ایک سلع خانہ جنہیں لکڑی، تار کول اور سن، کی کمی نہ تھی اور ارستان صغیر اسکا قلمہ۔ وہ اپنے جہازوں کے ذریعے سے بحر اسود کو قابو میں رکھتا تھا، اور اس کا شہر اسنوف ایک بحری مرکز اور پائے تخت تھا۔ اس سلطنت کا نام پونتوس بالکل ٹھیک تھا اور بلاشبہ مہر واد اپنے کارناموں سے پوری طور پر مطمئن تھا۔ لیکن سخت در عظم کی طرح وہ ہل میں مزید کاغواہاں رہتا تھا اور اسکی آرزو یہ تھی کہ ایشیائے کوچک کے مغرب اور جنوب میں اپنی سلطنت کو پھیلائے۔

کہتے ہیں کہ قبل اسکے کہ اس مقصد کے حصول کیلئے وہ جنگ جاری کرے، اس نے ملک کے ایک حصے کا سفر کیا، اور جو کچھ اس نے اس جزیرے نام کے مختلف حصوں میں دیکھا اس سے یقیناً اسکا سیلان مہم کی طرف اور بھی زیادہ ہو گیا۔ روم اب وہ پرانا زبردست روم نہیں رہا تھا جسکی سب عزت کرتے تھے اور جس سے سب لرزہ بر اندام ہوتے تھے، اب وہ پرانا روم نہیں تھا جو اپنی شہری خصائص کی وجہ سے ملک غیر کے نظروں میں ممتاز تھا۔ روم کے ایشیائے علاقے دو اضلاع میں منقسم تھے، یعنی ایشیا و طلیکلیہ۔ طلیکلیہ کے پرور تہور کے فرائض میں سے ایک یہ فرض بھی تھا کہ وہ طاروس اور جنوبی ساحل کے بے شمار پہلوں کی بحری قزاقوں سے نگرانی کرتا رہے، لیکن چونکہ اسکے پاس بڑہ نہیں تھا اسلئے وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا، جس کی وجہ سے بحری قزاقی سینے سے بھی زیادہ فروغ پرتی اور اب یہ بحری قزاق شاہ پونتوس کے اعلیٰ درجہ کے خلیف بن گئے۔ اسی طرح ایشیا کا پرور تہور ایک دوسرے سبب سے بالکل بے اقتدار تھا۔ کایوس گراکھوس نے روم کے عدالتیں اور ایشیا کے محامل دونوں رومن مالیاتی سرتا جوں کے حوالہ کر دیئے تھے۔ محامل کے

باب

ٹھیکہ داروں کی حیثیت سے انہوں نے ایشیا کے باشندوں کی خوب لوٹ مار کی اور ان لوگوں کو سزائیں دوانے میں مطلق ہاک نہیں کیا جو انہیں انکے جلب زر میں ذرا بھی سزا راہ موعتے تھے۔ اس قسم کا رتاؤ بعض بہترین رومن شہریوں کے ساتھ کیا گیا جسے کو منتوس مویوس سکائے دولاہو بعدین چلکر مہا پجاری بنا، اور جو تفسر بناسنہ ق م میں ایشیا کا پردکانسل تھا، اور اسکا نائب روتی لیوس رونوس جو خود روما کا کانسل رہ چکا تھا۔ ان لوگوں نے ایشیا کے محاسن ٹھیکہ داروں کے بد عملیوں کو روکنے کی کوشش کی مٹی سبکی وجہ سے روتی لیوس پر روما میں تغلب کا مقدمہ دائر کیا گیا۔ باوجود اسکی وہی بے گناہی اور خود مویوس کی وکالت کے اسے مجرم گردانا گیا جسکی وجہ آخر کار اسے ایشیا میں جلاوطن ہونا پڑا اور یہاں کے لوگ اس سے بخوبی واقف تھے اور اسکے معرفت تھے۔ صرف ٹھیکہ دار ہی ایشیا کو تاراج نہیں کر رہے تھے بلکہ روما کے مستقل عہدار ایشیا میں تھے وہ مذرانے لیکر اور بڑی شرح سود پر لوگوں کو خور و میہ دید کر ایشیا یوں کو بھجودق کرتے تھے! الغرض اگر کوئی قابل نجات مہندہ آتا تو ایشیا وائے نہایت خوشی سے روما کا جوا اپنی گردنوں سے اتار کر پھینک دیتے کسی حوصلہ مند فاتح کھیلے دوسری حکمتیں کسی نوع سے سدا رہیں بن سکتی تھیں اسلئے کہ یہ فاتح آسانی سے انہیں یہ کہہ کر اپنی طرف کر سکتا تھا کہ وہ روما کے خلاف ان سب کو حمایت کرنا چاہتا ہے۔ اس ٹھیکہ میں آزاد تجارتی جمہوریں مثلاً ہرقلیہ کینرکوس اور رمودور شامل نہیں تھیں اسلئے کہ ان پر اسقدر ظلم نہیں کئے گئے تھے کہ وہ روما کے خلاف سر اٹھانے کی ضرورت سمجھیں۔ اسی طرح غالیوں پر بھی بہت کم انحصار کیا جاسکتا تھا اس لئے ان پر بھی مدت و راز سے رومنوں نے مظالم نہیں کئے تھے۔ اس کے برعکس نیم بربری ریاستیں مٹی مٹی نیہ پھلا گونیہ اور کاپادوسیہ یونجوس سے خواہ جبراً اور نہ ترکیب چلنے سے مل سکتی تھیں نپلا گونیہ اپنے حکمرانوں کے تعدد و کثرت وجہ سے کمزور تھی؛ کاپادوسیہ بھی کمزور تھی لیکن اگلی کمزور تھی کے اسباب دوسرے تھے۔ اسکے بادشاہ اریارامیس فلک پاتوریوس سے جس کے موت کے بعد جو سلسلہ ق م میں اسطونی کوس والی جنگ میں واقع ہوئی، اس ملک میں بڑا بھاری غلبہ فاش رائج کیا اس کے بعد چونکہ اسی بوہنہ عیان حکومت خود اپنے قطع میں رکھنا چاہتی تھی اسلئے اس نے خود اپنے پانچ بیٹوں کو قتل کروا ڈالا لیکن سلسلہ ق م



اس ملک کے تخت پر اریار تھیں اسی فانیس بیٹھا اور یہ وہی اریار تھیں تھا جسکی  
 بیوی لاؤدیس مہرود شاہ پونٹوس کی بہن تھی۔ اس نے سلسلہ ق م تک حکومت  
 کی لیکن اس سال میں ایک شخص سمی گوردیوس نے اسے قتل کر دیا۔ اس جرم کے  
 ارتکاب کے بعد گوردیوس مہرود کے پاس چلا جاتا ہے اور اس کے دربار میں  
 بہت بڑا رسوخ حاصل کرتا ہے، اور اریار تھیں فیلو میتورا اپنی ماں لاؤدیس کے ولیت  
 میں کا پادوسہ کے تخت پر بیٹھتا ہے۔ انرض مہرود کے لئے کا پادوسہ کا حصول  
 ناممکن تھا۔ تبھی نیہ میں بچو مدیس دوم اسی فانیس حکمران تھا۔ سلسلہ ق م میں اس  
 شخص نے اپنے باپ کو قتل کر دیا اسلئے کہ باپ اسے قتل کرنا چاہتا تھا، اور  
 اسی طرح وہ تخت پر بیٹھ گیا، وہ ایک نہایت بزرگوار شخص تھا، اور نظاہر دونوں کا  
 دوست بنتا تھا، لیکن چونکہ رومنوں نے ارسلونی کوس کے مخالفت کے احام  
 میں اسے افرو جیہ کبرئے نہیں دی تھی اسلئے اسے رومنوں سے برخاش تھی اسلئے  
 پائس ایک اچھی فوج اور ایک بیڑا تھا اور بعض دولت مند یونانی شہر بھی اسلئے  
 قرضے میں تھے، چنانچہ یہ ممکن تھا کہ بچو مدیس کو روما کا مد مقابل بنالیا جائے اور نہیں  
 تو کم از کم ایشیائے کوچک کے دوسرے ملکوں کے خلاف تو اسے کامیابی  
 کا بہت کچھ موقع تھا۔ تاہم ان سب طبعوں سمیت بھی روما کے مقابلے میں ہتھیار  
 اٹھانا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ یہ سچ ہے کہ دوسری صدی ق م کے اختتام پر پائس  
 عظیم الشان جمہوریہ ریکرمی اور پونٹوس اقتدار باؤڈال رہے تھے کہ مہرود  
 انکا میدان میں کامیابی کی امید کے مقابلہ کر سکتا تھا۔ مگر مشکل یہ تھی کہ اس نے  
 پوری طور پر تیاریاں نہیں کی تھیں اور دوسرے وہ رومنوں کا ہمایہ تک نہیں  
 تھا۔ انرض سلسلہ ق م تک مہرود نے رومنوں کے ساتھ جنگ نہیں چھیڑی۔  
 سلسلہ ق م سے سلسلہ ق م تک وہ روما سے جنگ آزمائی کا براہ راست  
 خواہشمند نہ تھا، بلکہ اسلئے مقابلے میں صرف ایشیائی حکمران ہی براہ راست ایستادہ  
 سلسلہ ق م میں مہرود اور بچو مدیس کے مابین منافبت ہو گئی اور اسکے  
 بعد دونوں نے پہلا کو نیہ پر چھاپا مار کر اسکی اپنی تقسیم کر لی جسپر وہاں کے  
 حکمرانوں نے روما سے مدد کی التجائی اسطرح سکی گوردیوس کے بیٹوں نے بھی

باب

دست اتماد اسی طرف بڑھایا۔ رومنوں نے اسکیشیوں کی طرف سے دونوں بادشاہوں کے سامنے صدائے اٹھان بلند کی اور کہا کہ یورپ والوں کے لئے ہے جس سے انیسویں صدی مسیحی کے ”اصول منروہ“ کی یاد تازہ ہوتی ہے یہ باوجود اس کے مہرداد و حکومد کی صرف اپنی فتوحات ہی پر اپنا قبضہ نہیں رکھا بلکہ غالباً کو بھی اپنی حمایت میں لے لیا۔ لیکن اسکے بعد نہیں اس میں جھگڑا ہو گیا جس میں مہرداد کو زک ملی نچوئیس نے کا پا دوسیہ پر حملہ کر کے خود لاوویس کے ساتھ نکاح کر لیا اور اس طرح ایک ہی واریں ملک کا ملک اپنے قبضہ میں لے لیا لیکن اب مہرداد اس ملک پر ٹوٹ پڑا، نچوئیس کو یہاں سے نکال دیا اور اسکی جگہ اسکے بھتیجے اریارامیس ہفتم ”فلوئیور“ کو تخت پر بٹھایا لیکن جب اس نے اسکا مطالبہ کیا کہ کورویس کو کا پا دوسیہ وہیں آنے کی اجازت ملنی چاہئے تو نو عمر بادشاہ کو یہ ہراس ہو گیا کہ کہیں اسکی قسمت اپنے باپ کی قسمت کے ساتھ والستہ نہ ہو چنانچہ یہ ہمت کر کے اپنے اموں کی مخالفت پر کمر بستہ ہو گیا۔ ایک فوج لیکر اسکے مقابلے کے لئے چلا لیکن مہرداد نے اسے دھوکا دیکر گھٹو کرنے کے لئے بلایا اور خود اپنے ہاتھ سے اسکا کام تمام کر دیا۔ کہتے ہیں کہ اسکے جد امجد مہرداد نے اریارامیس کے مفروضہ جد و امیس کو بالکل اسی طرح سے قتل کیا تھا یہ اب مہرداد نے اپنے ایک بہت سالہ بیٹے کو جسے اسنے کا پا دوسیہ کے ایک سابق بادشاہ اریارامیس کے اولاد سے بتایا، یہاں کے تخت پر بیٹھایا اور کورویس کو وزیر مملکت بنا دیا۔ لاوویس کے ایک دوسرے بیٹے نے کا پا دوسیہ فتح کرنے کے کوشش کی لیکن اسے کامیابی نہیں ہوئی اور وہ خود کام آیا۔ اس طرح اریارامیس کے خاندان کا بالکل ہی

۳۔ رومنوں کا ”اصول منروہ“؛ اپیان مہرداد“ (App. Mithr.) ۱۳۔ اٹلا کوس سوم کے ساتھ بھی یہی اصول بڑا گیا؛ دیکھو اوپر باب ۱۔

۴۔ کورے کیوس میس کی حیات داریس (Corn. Nep. Dat.) اور کس تیس کے ہاتھوں داریس کے قتل کا جو تذکرہ ہے اسکی میں وہی شکل ہے جو یوستیوس ۲۸، ۱۱۱ یو پاتور کے ہاتھوں اریارامیس کے قتل کی وہی ہوئی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا ان دونوں میں سے ایک بیان محض معنوی ہے؟

خاتمہ ہو گیا۔ ہمیں شک نہیں کہ فلاوڈس نے رومادالوں سے کہا کہ میرا ایک تیسرا بیٹا بھی ہے اور ان سے التجا کی وہ اسے کاپادوسیہ کے تخت پر بٹھائیں، لیکن اسکارومنیوں نے منصفانہ جواب دیا کہ بظاہر گونیہ اور کاپادوسیہ والوں کو اپنے حکمراں خود منتخب کرنے کا پورا حق ہے۔ اس پر بظاہر گونیہ والوں نے تو اپنی پرانی طرز حکومت کا احیاء کیا اور کاپادوسیہ نے ایک عالی خاندان شخص ار یوبرزان فلوروما یوس کو ۹۵ء ق م میں اپنا بادشاہ بنالیا۔ اس صورت حال کو دیکھ کر مہرواد نے اپنے منصوبوں کو اٹھا رکھا اور اپنے بیٹے اور گوردیوس دونوں کو واپس بلالیا۔

دیاردغونی میں اسکی قسمت نے یاوری نہیں کی لیکن مشرق میں اسے کامیابی حاصل ہوئی۔ مدت دراز سے ارمینی قوم جو افروبیوں کے ہم جدی تھی چاروں طرف پھیل رہی تھی مگر انیس اب آزادی حاصل نہیں تھی اسلئے کہ پہلے تو ایران کے اور اس کے بعد سلوکیوں کے باجگزار بن گئے تھے اور صرف جنگ گلیشیہ کے بعد ہی اڑکیاں

تھیں۔ یہ سب ایران کی تاریخ بال غیرین ہے۔ دیکھو راناشس، مہرواد ۱۰۰ء، بابول، شامان سورہ ص ۷۷، "فون گٹسمنڈ، تاریخ ایران" Von Gutschmid : Gesch Irans - ۸۰ -

آخر الذکر سورہ کہتا ہے اس سے پہلے ایک جنگ میں اس ملک (یعنی ارستان کیرا کے بادشاہ کو مجبوراً اپنے بیٹے تیکرانیس دوم کو بطور غلام پارٹھیوں کے حاکم کرنا پڑا تھا۔ بعد ازاں شاہ پارٹھیا نے ازانوسیس اول شاہ ارستان کے خلاف (جوشا بد تیکرانیس کا بھائی ہو گیا) اس بیٹے کا ساتھ دیا اور ۱۰۰ء ق م میں اس کو اپنے آباؤ اجداد کے تخت پر بزرگ نشیمن بنا دیا۔ لیکن واقعات یہ ہیں کہ یوستسی ۱۰۵ء کے بموجب مہرواد اعظم شاہ پارٹھیا نے ازانوسیس شاہ ارستان سے جنگ چھیڑی اور یوستسی ۱۰۳ء، ۱۰۲ء کے مطابق تیکرانیس پارٹھیا میں یرغمال تھا۔ اس کے علاوہ کچھ راناشس اور فون گٹسمنڈ لکھتے ہیں وہ بس خیالات کا مجموعہ ہے۔ مثلاً راناشس کہتا ہے کہ ازانوسیس کے شکست کے بعد تیکرانیس یرغمال بن کر پارٹھیا گیا، اور فون گٹسمنڈ کا قول ہے کہ وہ مین اس موقع پر واپس آگیا پارٹھیا میں ان دونوں میں سے کوئی بھی حق پر ہو چکا ہے اور چونکہ یوستسی ۱۰۵ء خود بھی قابل انحصار نہیں اسلئے شاید ان میں سے کوئی بھی حق پر نہیں ہے۔

باب ۲

تو ارمنستان کبیر میں (جہاں شہر ارتخا تا اس مقام پر آباد ہوا جو ہنری لیل  
 نے اسکے لئے مختص کی تھی) اور زریادیس مغربی حصے میں جسے صوفیئے کہتے تھے۔  
 خود مختار بن گئے۔ ارمنستان کبیر کے تخت پر ۹۵۰ ق م میں ٹیکرائس بیٹھا۔ ٹیکرائس  
 ۹۵۰ ق م میں پیدا ہوا تھا اور گوردہ مستند تھا لیکن ساتھ ہی بے چل بھی تھا اسے  
 مہرداد کی بیٹی قلو تیرا سے شادی کی اور اپنے خسر کے کہنے سے پہلے تو صوفیئے کو  
 مغلوب کیا اور پھر کاپادوسیہ پر قبضہ کر کے وہاں گوردیوس کو متولی سلطنت بنا دیا۔  
 اس طرح گویا مہرداد کا گویا اتنا ہی اثر ہو گیا جتنا پہلے تھا، لیکن اس مرتبہ بھی اسکی  
 کامیابی کے اثرات کو استقلال نصیب نہیں ہوا۔ اریو برزان نے فرار ہو کر سیدھی  
 رومانی راہ لی اور اسکے ہتھکڑی پر مجلس سینات نے کلیکیہ کے پرو پرتیور کو رنے کو سولا  
 کو اسکے از سر نو تخت نشیں کرنے کا حکم دیا۔ سولا اس کے مطابق دریائے فرات تک گئے  
 بڑھا جہاں اسے ایک پارتھی سفیر خوش آمدید کہنے کی غرض سے اسے ملا۔ اس ملاقات میں  
 سولا خود ایک مرتفع تخت پر بیٹھا اور اپنے ایک طرف شاہ کاپادوسیہ کو اور دوسرے  
 جانب سفیر پارٹھیا کو بٹھایا۔ جب یہ سفیر واپس پارٹھیا گیا تو اسے اس الزام پر  
 سزائے موت دیکھی کہ اسنے اپنے ملک و مالک کے مرتبہ کا لحاظ نہیں رکھا تھا اس  
 موقع پر بظاہر تو صرف ارمنستان کو مغلوب کیا گیا لیکن دراصل مہرداد کے اقتدار کو  
 بھی زل پہنچی اسلئے کہ گوردیوس کے قبضے میں جو زام حکومت تھی وہ مہرداد ہی کے  
 وسیع سے تھی۔ لیکن بالفعل مہرداد نے اپنے غصے کا اظہار نہیں ہونے دیا۔

## یادداشت

۹۵۰ ق م کے بعد کی بالخصوص ۹۵۰ ق م کے بعد کے زمانے کی

۱۵۱

اسناد :- پوسیدونیوس ساکن اپامیہ؛ دیکھو اوپر باب ۳، ماشیہ ۱۱۔  
 سہرو کے دوست اریخاس ساکن انطاکیہ کے افعار جو اسے کبریٰ اور  
 مہرادی جنگوں پر لکھے تھے محض واقعات تک محدود نہیں تھے۔ وہ لوگوں کے  
 ساتھ گیا تھا، اور زمانہ العبد کے مصنفوں نے اسی سے لوگوں کے مہم کے بابت وہ  
 دلکش حالات اخذ کئے جو اب یہیں ملتے ہیں؛ دیکھو رانشاس : Mithradates : Reinach

۴۲۷

جو تعلقات اریخاس کے لوگوں کے ساتھ تھے اسی قسم کے تعلقات تھیوفانیس  
 ساکن مٹی لنہ کے پومی کے ساتھ تھے اور اسی طرح اسے بھی اپنے دوست کی تالیف  
 میں قصائد لکھے تھیوفانیس ہمیشہ حق پسند نہیں نظر آتا۔

پومی کے اطلاعات اور سولا کے یادداشتیں دونوں میں کبر و تفاخر کی کیفیت  
 پائی جاتی ہے؛ انہیں سے خلیہ رونیہ کے یادداشتیں قابل لحاظ ہیں؛ انہیں لکھا ہے کہ جنگ  
 میں ایک لاکھ میں ہزار دشمن اور صرف چودہ روٹن کام آئے؛ پلوٹارک؛ "سولا"

Plut. Sulla ۱۹۔ اگلے عکس روٹی کیوس روٹوس؛ جبکہ تذکروں سے ایان  
 نے اخذ کیا، واقعات پر مبنی تھے۔ یہیں انہوں نے کہ پلوٹارک نے لوگوں کے  
 سوانح عمری میں سالت کے جن "وقائع" Sallust : Historiae سے

سند لی ہے وہ اب مفقود ہو چکے ہیں۔

عہد انیس کے متعلق مفصلہ ذیل کا ذکر مناسب ہے؛ فلوروس؛ یوتروپوس  
 اور زیوس انہوں نے لیومی کی تلخیص کی؛ دیکھو رانشاس؛ "مہرادی" Reinach

(Mithradates) ۴۲۱ وغیرہ؛ نیز لیوس کے مخلصات و مقدمات (Prologi)

میں تروگوس پومی کے تصنیفات جنہیں معاملات مشرقیہ کے بابت لیومی کا تہہ سمجھا  
 جائے؛ دیودورس؛ شاہ ہیردکامہر بخولاوس ساکن دمشق جسے ۴۲۱ء جلد نہیں  
 ایک تاریخ عالم (Historia Katholike) لکھی؛ مقابلہ کرومیو (۴۲۳ء) وغیرہ

رانشاس؛ "مہرادی"؛ ۴۲۱ء؛ "سیورر"؛ تاریخ قوم یوڈ (Schuerer : Gesch.)

(der jued volkes) ۴۲۱ء؛ "استر"؛ ساکن اماسیہ جسے پولی بیوس کے سلسلے  
 میں ۴۲۱ء ق م کے واقعات "یادداشتہ تاریخی" (Hypomnemata historika)

باج

کے ۷۷۲ جلدوں میں درج کئے۔ قدما کی اتنی قدر نہیں کرتے تھے جتنی پوسید وینوس جیسے تیز طبیعت اور نکولاؤس جیسے مہذب و متین مورخ کی۔ یوڈاٹخ (Cæsar in Oriente) (۱۸۹۱ء) کا خیال ہے کہ قیصر کے مہاتر شرقیہ (سینٹرل ایشیاء) کے لئے وہی کلوٹارک اور اپیان کی سند تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کلوٹارک نے اپنی حیات کے لئے سولا و سالت میں سولا کے یادداشتوں، حیات کوکونوس کے لئے آرخیاس کا اور حیات پوسہ کے لئے ٹھیوٹولیس کا اتباع کیا ہے۔ جنگ مہردادی کے لئے اپیان کے اسناد پہلے تو لیومی اور اسکے بعد نکولاؤس معلوم ہوتے ہیں۔

دیون کالیوس نے پہلے تو لیومی اور پھر سالت کا مطالعہ کیا تھا۔ شامی اور سیوڈی تین کے لئے دیکھو ٹیوٹور، تاریخ قوم یہود، جلد اول، تہجد۔  
اس عہد کی سب سے نفیس تاریخ رائٹس کی کتاب ”مہردادیو پاتور، شاہ پونتوس“ (Reinach : Mithridate Eupator, Roi du Pont)۔ پیرس ۱۸۹۰ء ہے، میں نے اسے نہایت نفیس ترتیب مضامین کا اتباع کیا ہے۔ اس کتاب میں ہر ایک واقعہ کی سند دی ہوئی ہے چنانچہ میں ناظرین کرام کی توجہ یہی مبذل کرونگا۔ سوریتہ کے لئے دلیھو بالول، شاہان سوریتہ (Babelon : Dois de syrie) فیوئرر، تاریخ قوم یہود، اور کون، اضافات بہ تاریخ سلیوکیان (Kuhn ; Beitrage) ۱۸۹۱ء (Z. Gesch des Seleuk.)۔

یزدکھو قنلے، یونان بہ قیادت روما (Finlay : Greece under)

۱۸۷۸ء (the Romans) بریوٹے دوپریل و پلانٹے، یونان بعد فتوحات روما (Brunet de Presle et Blanchet ; La Grece depuis la conquête des Romains.)

۱۸۶۱ء

# باب بست و ششم

مہر داد و سولا

الحق م تاسمہ م

نظاہر ۹۱ حق م کے اوائل میں دیار مشرقی میں رومن اقتدار مستحکم ہو چکا تھا۔ لیکن یہ صرف دھوکا ہی دھوکا تھا، اور اگر ہم اس صدی کا صحیح اندازہ کرنا چاہیں جو بیت جلد اس اقتدار کو ہونچا تو ہمیں دنا زیادہ غائر نظر سے دنیا کے اس حصے کے حالات کا مطالعہ کرنا پڑیگا اور جس طرح ہم نے ایشیائے کوچک کی کیفیات پر اپنا وقت صرف کیا ہے اسی طرح سے شام و مصر کی صورت حال پر نظر ڈالنی پڑے گی۔

ان دو سلطنتوں میں سے شام میں وراثت سخت دشمنی کے باعث ابھی تک تنازعات جاری تھے۔ ہم انیسویں باب میں اس نقطہ تک اس ماک کی تاریخ بیان کر چکے ہیں جب انطاکیہ کو ششم "مگرپوس" اور اسکے سوتیلے بھائی انطاکیہ کو ششم "کیزنچے کوس" کے مابین جھگڑا چل رہا تھا۔ انیس سے اول الذکر دیمتریوس دوم کا اور دوسرا انطاکیہ کو ششم "سیدھے کوس" کا بیٹا تھا، اور ان دونوں کی ماں بطلمیوس ٹومبر کی بیٹی کلیوپاٹرا تھی، وہی جس نے پہلے تو اپنے شوہر اور اسکے بعد اپنے بڑے بیٹے کو

باب

جان سے مروا ڈالا اور اسکے بعد جب اس نے اپنے دوسرے بیٹے گریوس پر وار کرنا چاہا تو اسے معلوم ہو گیا اور اس نے (تقریباً سالہ ق م میں) اٹا اپنی ماں ہی کو ملک میں کو بیٹھا دیا۔ اسکے بعد گریوس کم و بیش خاموشی کے ساتھ حکومت کرتا رہا تا اُنکھ انطاکوس کینزیجے کوس نہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس پر اس جھوٹی سی سلطنت کے ٹکڑے ہو گئے، جنہیں سے گریوس شمالی سوریہ اور کلیکیہ پر اور کینزیجے کوس ویش کو اپنا پائے تخت بنا کر فیقیہ اور حیلے سوریہ پر قابض ہو گیا۔ سالہ ق م میں گریوس کو اسکے منظور نظر ہرقلیون نے جان سے مار ڈالا جب کیریسی کے کوس نے سلطنت تے شمالی حصہ کو فتح کر چکی گوشتش کی مگر گریوس کے بیٹے سیکو کوس ششم کے ہاتھوں شکت ملنے پر اسے خودکشی کر لی۔ سالہ ق م میں اسکے بعد اسکا بیٹا انطاکوس دہم یو سے جس تخت پر بیٹھا۔ اس زمانے میں ملک شام میں جو غفٹار مچا ہوا تھا وہ اس واقعہ سے جی طرح سے سمجھیں آتا ہے کہ انطاکوس دہم کلیو پاتر اسلیمہ سے نکاح کرتا ہے جو پہلے تو گریوس کی اور اسکے بعد خود انطاکوس دہم کے باپ کیریسی کو کوس کی بیوی رہ چکی ہے۔ اب یہ ملک اول تو سلیو کیوں کے دو شاخوں کانینی دیمتریوس دوم اور انطاکوس ستم کے اولاد کا میدان کا زار بنا ہوا تھا اور دوسرے اسپس شاخ اول کے اراکین یعنی گریوس کے پانچ بیٹوں کے مابین تنازعات بھی برپا تھے۔ ہم ان واقعات پر اس سے زیادہ وقت دینا مناسب نہیں سمجھتے اس لئے کہ وہ بنی نوع انسان کے تاریخ کے لئے بالکل بے کار ہیں، لیکن ان سے یہ صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ روما کو ملک شام کی طرف سے کسی قسم کا خطرہ باقی نہیں رہا تھا۔

اگر مصر خود اپنے ہاتھوں اپنے زوال کی ترکیب نہیں مل رہا تھا تو اسکی وجہ یہ تھی کہ اس ملک کے جھگڑے نسبتہ آسانی سے طے ہو جاتے تھے۔ جو کوئی بھی اسکندریہ پر قابض ہوتا وہی ملک کا مالک بھی بن جاتا، اور محل سرا پر قابض ہونے کا آسان طریقہ یہ تھا کہ فریق ثانی کو جلد از جلد ملک عدم ہو چکا دیا جائے چنانچہ جو کوئی بھی اس کام میں سب سے زیادہ ماہر ہوتا وہ محل سرا، اسکندریہ اور مصر کا مالک بن جاتا۔ سالہ ق م میں فیلیکون کے انتقال کے بعد اسکی بیوہ نے جو اسکی بھانجی بھی تھی، زام حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ اسکا میلان بہ نسبت اپنے بڑے بیٹے لاتیروس کے اپنے چھوٹے بیٹے



اسکندریہ کی طرف زیادہ تھا؛ اسکا قابو ہوتا تو وہ لائیمیرس کو اسے طرح جزیرہ  
 قبرص جلا وطن کر دیتی جیسے کسی زمانے میں اسکندریہ کو کیا گیا تھا۔ آخر کار سلسلہ ق م  
 میں وہ اپنے منصوبوں میں کامیاب ہو گئی لیکن جب اسکندریہ اسکا منظور نظر نہیں رہا تو  
 اسنے اسکا خاتمہ کرنا چاہا تھا؛ مگر اسکندریہ نے ہتھیار بدل کر خود اپنی ماں کو ہی ملک عدم پر  
 پہنچا دیا (سلسلہ ق م)۔ سلسلہ ق م میں اسکندریہ کا انتقال ہونے پر لائیمیرس  
 مصر واپس آ گیا۔ واضح ہو کہ میسکون کے انتقال کے بعد اسی کے مرضی کے مطابق  
 سرزمین پر اسکا ایک مفروضہ بیٹا ایون حکومت کر رہا تھا، اور جب اسکا آخری وقت  
 آیا تو (تقریباً سلسلہ ق م ۹۶) میں اسنے اس ملک کی رومنوں کے نام وصیت کر دی  
 گو رومنوں نے اس پر قبضہ نہیں کیا۔

الفرع، اگر سورہ اور مصر دونوں میں سے کوئی ملک روما کوگز بند نہیں ہونچا سکتا  
 تھا، اور ساتھ ہی اگر روما ایشیائے کوچک پر بلا شرکت غیرے حکمران تھا تو پھر مہر واد کو کسی  
 قسم کے جارحانہ کارروائی کے منتظر کی امید رکھنا لاعمل تھا۔ لیکن یہ بھی ظاہر ہے کہ  
 اگر روما نے مشرق میں قدم جمانا چاہے تو اسے خود اپنے گھر کے اندر اپنی حیثیت کو  
 مستحکم کر لینا ضروری تھا، اور یہی وہ بات تھی جو سلسلہ ق م کے موسم سرما میں مشتبہ  
 تھی اسلئے کہ اسی زمانے میں اطالوی آبادی نے روما کے اطراف علم بغاوت بلند  
 کر دیا تھا۔ ظاہر ہے کہ جب تک کہ جنگ علفا جاری تھی اسوقت تک روما ایشیائے کوچک  
 قسم کا شدید طرز عمل جاری نہیں رکھ سکتا تھا، اور یہ وہ موقع تھا کہ مہر واد جیسا شخص  
 مشکل سے اسے ہاتھ سے جانے دے سکتا تھا۔ وہ تاک میں بیٹھا ہوا تھا کہ بھی نہ  
 کے واقعات نے اسے مداخلت کا بہانہ دیدیا۔

اس ملک میں سلسلہ ق م کے قریب منجھو میں ایسی فائیس کے بعد اسکا بڑا بیٹا

سلسلہ ق م۔ ا۔ کون: "مضافات تاریخ سلوکیان از سلسلہ ق م تا سلسلہ ق م" A. Kuhn: Beitrage

(Zur Geschichte der Seleukiden Von 125—164 V. Chr) آلٹ کرٹن، سلسلہ ق م۔

پاتھیرن پر انطاکیہ منجھو کا غلبہ، فن گٹسک: "ایران" Von Gutschmid: Iran. ۷۶، ۷۷

قلو تیرہ کے حکومت (۱۸۰ ق م) تاک کی معرکہ تاریخ، مہانی، سلطنت، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳

باب ۲

نکو دس سو ملو باتور تخت پر بیٹھا۔ یہ بادشاہ اپنے دادا پرویساکس دوم کی طرح بڑل  
ظالم اور نہایت رزئل طبیعت کا انسان تھا۔ بادشاہ کے دوسرے بیٹے کو جسکا نام سقرام  
تھا، اسکے باپ نے شکایتیں کا خطاب دیکر بغلا گونہ دیدیا تھا؛ لیکن جب بھی نبول  
کو سق قلم میں بغلا گونہ خالی کرنا پڑا تو اسے اسکے معادضے میں پانچ سو تانت مل گئے  
جنپر وہ کینچوس میں رہ کر گزارہ کرنے لگا۔ لیکن وہ اس رقم پر قانع نہیں رہا اسلئے کہ وہ  
ایک بادشاہت کا مالک بننا چاہتا تھا، چنانچہ اپنے باپ کی مشہور و معروف نوعادت  
پر انحصار کر کے اسے رونوں سے استدعا کی کہ وہ اسے شاہ بھی بنادیں اور  
جب انھوں نے اس درخواست کو نامنظر کیا تو اسنے لیٹ کر ہمداد کے سامنے اسی  
مضمون کی درخواست پیش کی۔ ان دوسا زشیوں کا خیال تھا کہ نکو دس کو قتل کر دینگے  
لیکن وہ اپنے اس منصوبے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ اسپر سقرام نے پوتوسی فوج کی  
مدد سے بھی نیہ فتح کر لیا۔ اور ساتھ ہی ساتھ ہی ہمداد نے کا یادوسہ پر قبضہ کر کے وہاں  
اپنے بیٹے کو از سر نو تخت نشین کر دیا۔ اب سق قلم میں فریق ثانی یعنی نکو دس اور  
اروبارڈان نے رونوں سے مدد طلب کی۔ اگر وہاں پر اب بھی اسی قسم کا دباؤ پڑتا رہتا  
جیسا چھ ماہ قبل پڑ رہا تھا تو وہ ہمداد کے خلاف کچھ بھی کارروائی نہیں کر سکتا تھا؛ لیکن ابھی  
مرامات کی وجہ سے اسکے دشمنوں کی صفیں خالی ہوتی جا رہی تھیں چنانچہ اب وہ اپنی  
پوری قوت کے ساتھ ایشیا کی طرف مال ہو گیا مجلس سنیات نے ایک قرارداد منظور  
کی کہ نکو دس اور اروبارڈان کو ضرور اپنے اپنے تخت پر بیٹھانا چاہئے اور ابھی کارفرمائی  
کا ذمہ دار سابق کا نس قلم۔ اکوئی لیوس کو قرار دیا۔

یہ انتخاب کوئی اچھا انتخاب نہیں تھا اسلئے کہ گو اکوئی لیوس بہادر تھا لیکن وہ رومو  
کے طماع طبقے کا شاہد ب سے طماع فرد تھا اور نہ تو میدان تدبیر نہ میدان جنگ میں  
اپنی اہلیت کی وجہ سے ممتاز سمجھا جاتا تھا۔ تاہم روما کا اثر اتنا زیادہ تھا کہ یہ سنتے ہی  
ہمداد نے ہتھیار ڈال دیئے اور نہ صرف اپنے بیٹے کو واپس لایا بلکہ سقرام کا سرے  
سے خاتمہ ہی کر دیا۔ روما کے لئے تو یہ کارروائی بالکل کافی تھی؛ لیکن اکوئی لیوس کی

خبر یہ نام نام ملک میں نہایت عزت کے نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور ہر مری عہد کی یاد تازہ کرتا تھا۔

باب

طے کیلئے کافی دیکھی چنانچہ اسے روسیہ طلب کیا اور چونکہ مہرداد نے روسیہ ادا کرنے سے  
 انکار کر دیا اس لئے اسے خود اپنے طیف بنحو میں سے روسیہ وصول کر لیا چنانچہ اپنے انوار  
 پر سے کرنے کی غرض سے بنحو میں سے یونان کی اراضی کو تاراج کیا۔ اس مہرداد نے  
 اکوئی لیوس سے شکایت کی لیکن ظاہر ہے کہ اسکا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ اس کے بعد اسے آگے  
 بڑھ کر کاپادوسیہ پر قبضہ کر لیا اور فریقین کے مابین آخر کار سوشہ قوم کے مابین جنگ چھڑ گئی  
 رومنوں نے میدان کارزار میں چار لشکر روانہ کئے یعنی ایک تو بھی نیہ والا لشکر  
 اور تین دوسرے رسائے خنیں ایشیائی بھی تھے اور تھوڑے سے اٹالوی بھی۔ ان لشکروں  
 کی سپہ سالاری کا کام اکوئی لیوس اور ایشیا وکیلک کے پروریٹوروں نے نبی کاسیوس  
 وادیوس کے سپرد کیا گیا لیکن سوشہ قوم میں ان سب کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا جس کے  
 بعد کاسیوس جزیرہ صوموز کو وادیوس لاؤدیجیہ بدریا نے لیکوس کو اور اکوئی لیوس سس لنہ  
 کو بھاگ گئے۔ اب تقریباً تمام بر اعظم نے رومائے کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا اور صرف  
 چند ہی شہر ایسے ہو گئے جیسے کنیشہ بدریا نے سی پی کوس و استرا تو نیکیہ یہ ملک کار یہ  
 جو رومائے کے وفادار بنے رہے ہوں اسی طرح بہت سے جزائر نے بھی انکی سیادت کو تسلیم  
 کر لیا۔ لاؤدیجیہ نے اوپوس کو اور سس لنہ نے اکوئی لیوس کو شاہ مہرداد کے محالہ کر دیا  
 جیسے اسے اول الذکر کے ساتھ تو اچھا برتاؤ کیا لیکن اکوئی لیوس کو وہ جگہ جگہ اپنے  
 ساتھ خود بخوار جانور کی طرح لئے پھرا اور آخر کار پرکام ہو چکا اسے روایت کے بموجب  
 اسے سیسہ پھلو کر اسکے گلے میں اندھ لودیا جس نے اسکا خاتمہ ہو گیا۔ اس پسند جو یہ تھا  
 ہرقلیہ، کینیکوس و صوموز نے مہرداد کا ساتھ نہیں دیا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رومائے  
 نے برا فروختی کا پورا سامان پیدا کر دیا تھا لیکن بہت سے سنجیدہ لوگ ایسے تھے جو  
 مہرداد کو لادہ می سخات و ہندہ قرار نہیں دیتے تھے۔ بادشاہ نے جو اس وقت ایشیوس  
 میں تھا، پہلے سے بھی زیادہ اس بات کا فیصلہ کر لیا کہ کسی نہ کسی طرح سے اپنے  
 دشمنوں کی صفوں میں ہیبت پیدا کرنا ضروری ہے۔ آزاد کردہ صوبہ ایشیامیں اس وقت  
 بھی تقریباً ایک لاکھ اٹالوی تھے اور وہ کم و بیش سب کے سب ملک کو روز بروز  
 زیادہ مفاسد بنارہے تھے۔ مہرداد نے سوچا کہ اگر وہ ملک بدر کر دیے گئے تو وہ فوراً  
 لے مہرداد نے رومنوں سے کہا کہ جو امو کی تجارت کو بند کرنے کے ملوں کو جہ سے سخت نقصان پہنچتا ہے اور اس کی

باب

سپاہی بن کر واپس آجائیں گے؛ اگر وہ اندرون ملک میں قید کر دیئے گئے تو یہ وقت طلب ہو گا اور آپس روپیہ خرچ ہو گا؛ لیکن اگر وہ خود یونانی شہری آبادی کے مدد سے قتل کر دیئے گئے تو ان کا بس خاتمہ ہو جائے گا اور چونکہ آپس خود یونانی بھی شریک ہونگے اسلئے ان کا مفاد پہلے سے بھی زیادہ اسکے ساتھ وابستہ ہو جائے گا۔ الغرض ہمداد نے حکم نافذ کر دیا کہ ایک خاص دن ان سب اطالویوں کو قتل کر دیا جائے اور اس حکم کی تعمیل نہ صرف اسکے عہدہ داروں ہی نے کی بلکہ اس کام میں شہری عمال نے بھی مدد دی۔ ہمداد نے یہ بھی حکم دیا کہ جاسوسوں کو انعام اکرام دیئے جائیں اور جو لوگ ان اطالویوں کو پناہ دیں انہیں سزا دی جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ ملک والے اعلیٰ کے دسیوں سے اس قدر نفرت کرتے تھے کہ انہیں کہیں بھی پناہ نہیں ملی۔ صرف چند ہی ایسے تھے جنکی جان نہیں لی گئی؛ انہیں سے ایک روٹی کیوس بھی تنہا جے یہ سزا دیکھی کہ آئندہ وہ بجائے رومن لباس کے ہمیشہ یونانی لباس پہنا کرے۔ اس موقع پر اسی ہزار اطالویوں کی جان لی گئی۔ ان سے یونانیوں کو اس قدر مال عنایت ہاتھ لگا کہ مختلف بلدیات نے اپنے اپنے قرضے بے باقی کر دیئے اور ہمداد نے فرمان صادر کر دیا کہ قدیم صوبہ ایشیا کے باشندوں سے پانچ سال کا کوئی محصول نہ لیا جائے۔

۱۷۱۶ ان اطالویوں کے قصے کے لئے جنہیں یہودیوں نے جزیرہ کوس میں امانت رکھا تھا جنہیں ہمداد نے لے دیکھو راناش: "ہمداد" (Reinach : Mithir) ۱۲۱۷ حاشیہ ۶۔

ہمداد کا ایک خطا سروسرود اور یونی پوس اس وقت تک موجود ہے جس میں وہ خبر سے ہون ساکن نمبر کے سر کا انعام ۴۰ تالنت مقرر کرتا ہے اسلئے کہ اسے چند رومنوں کی جان بھی پی تھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمداد اپنے دشمنوں کا بیجا کرنے میں کمال مستعدی کا اظہار کرتا تھا؛ کیسہ کاوشہ بیلرون کی طرح مومن سن ۱۷۱۶ Ath. Mitth ۱۵۱۶ دیکھو جریدہ لسانیت برلن "Berl

Phil. woch. ۱۸۹۱ ص ۱۲۷۔ یونی پوس کے لئے دیکھو راناش: "ہمداد" ۱۷۱۶؛ سب سے ق م کے موسم سرما میں یہ اسٹوف کے مقام پر کس ہزار ٹیکوں کا قایم تھا۔  
اطالویوں کے سکوں کے لئے دیکھو راناش: "ہمداد" حاشیہ ۱۔

بادشاہ ایشیائے کوچک کے فتح پکڑی طرح قانع نہیں رہ سکتا تھا بلکہ اب اسکی خواہش تھی کہ خود یونان پر قبضہ کرے۔ ظاہر ہے کہ یہاں وہ روماء کے تنفر کے احساس پر جو ایشیائیں اہل ترقی طیف بنا ہوا تھا، انحصار نہیں کر سکتا تھا اسلئے کہ یونان میں وہ طریقہ رائج نہیں تھا جسکے تحت ملکی فصل ٹھیکہ رویے جانتے تھے۔ تاہم عجیب و غریب بات ہے کہ یہاں بھی ایک ملیف مل گیا، اور ایسا ملیف جو ب ریاستوں سے زیادہ خود مختار تھا، یعنی ایٹینز۔ اس شہر میں روماء کے خلاف جذبات موجود تھے اور یہ جذبات زیادہ تر فلسفیوں اور خطابوں میں عام تھے اسلئے کہ یقیناً یہ قبول نہیں کتا تھا کہ ایٹینز کسی زمانے میں ایک درخشاں اور مشہور آفاق مملکت تھی اور اسی طبقے نے عوام کو یہ سکھایا کہ ایٹینز کے ادبار کا سبب رومائی دست درازیاں ہیں۔ علاوہ ازیں بین اس موقع پر ایٹینز میں ایک دستور کی شکست تھی اور اسکے حل کرنے میں روماء در راہ بنا ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ یونان کی ترقی کی بابت ایٹینزیوں کی بہت کچھ امیدیں مہروداد کے ساتھ وابستہ تھیں، خصوصاً ایسی حالتیں جب اسے عظیم الشان کامیابیاں حاصل ہو چکی تھیں اور یونان کے ذہنی مستشرقین کے ساتھ اسکے خاندان کے ہنایت گہرے تعلقات رہ چکے تھے۔ یہی اسباب تھے کہ جب ایک ہوشیار شخص ارسطیون نے جو ایٹینز کے مشائیوں کے سرگروہ تھا، اس فخر مند بادشاہ کے ساتھ اپنے شہر کی طرف سے رسل و رسائل جاری کئے تو کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا بلکہ ارسطیون خود اپنی ہوس گیا جہاں مہروداد نے اس پر اعزازوں کی پوچھا کر دی۔ جب واپسی میں اسکا ملکہ ارسطیون، برائش: مہروداد، ۱۳۹، حاشیہ ۱؛ اس مقام پر اسی کے نام کے بابت بحث کی گئی ہے اسلئے کہ عجیب بات ہے کہ تاریخ ایٹینز کے اس حصے کا سب سے اہم مورخ یعنی پوتید وینوس اسکا نام لکھتے ہوئے بتاتا ہے: ۱۴۰، حاشیہ ۱، سکوں کے لئے؛ ۱۴۱، حاشیہ ۱۲۔ پے یسکون کے لئے؛ ویکموزو سے میل ۲، ۲۹۶ تا ۲۹۹۔ ارسطیون نے جو روش مہروداد کے ساتھ جائز رکھی وہ اس شاہ ایران کے سلق دیوس تھیس کے روش کے مثل تھی اور بطرح دیوس تھیس نے مقدونیہ کے اقتدار کی مخالفت کی تھی اسی طرح ارسطیون روماء کا متقابل بن گیا۔ میں یہاں کیفیات و شخصیات کے مشابہت و منازت پر بحث نہیں کر سکتا۔

باب ۱۶

جہاز کاریتوس میں کسی چٹان پر چڑھ گیا تو ایٹھنزوں نے اس کے لئے ایک سرکاری  
 مہمشی کا انتظام کیا اور وہ ایٹھنز میں ایک پالکی میں بیٹھا داخل ہوا جسکی نشست ارغوانی  
 رنگ کی تھی اور پائے وغیرہ چاندی کے بنے ہوئے تھے۔ اس نے اپنے سفر کے  
 رواد میں فاسح و ناپسراود شاہ کی ایک تانبہ کی تصویر پیش کی اور اس کے دربار کے  
 قوت و سطوت کے حالات نہایت وضاحت سے بیان کئے۔ اب ایٹھنزوں نے  
 قدیم عمومی دستور کا احیاء کیا اور ساتھ ہی روماء کے ساتھ ایٹھنز کا جو عہد نامہ ہوا اتفاقاً  
 اسے منسوخ قرار دیکر قہر واد کے ساتھ ایک محالفہ کر لیا۔ ارسطیون صدراسترائے کو اس  
 مقرر کیا گیا اور چودہویں اور طلائی استاتروں پر جو خاص طور سے اس موقع  
 کے لئے ڈھالے گئے، شاہ پونتوس کے علامات یعنی پیکاسوس یا چاند تارا  
 بنایا گیا۔ چونکہ ویلوس میں بہت سے رومن آکر آباد ہو گئے تھے اس لئے اس جزیرہ  
 نے روماء کا اتباع نہیں کیا، چنانچہ ارسطیون نے اپنے ایک مشافی ساتھی یعنی ایلیون  
 ساکن تیوس کو جزیرے کی طرف روانہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ لیکن یہ قبضہ زیادہ  
 دن تک نہیں رہا اس لئے کہ بعض رومن واپس آ گئے اور انہوں نے جزیرے کو از سر نو  
 چھین لیا۔ لیکن ویلوس میں رومنوں کا اقتدار دیر پا ثابت نہیں ہوا اس لئے کہ قہر واد  
 کا بیڑا ایٹھنز جاتا ہوا یہاں ٹھہرا اور اس کے امیر البحرار نے لاؤس نے اس جزیرے کو  
 نہایت سخت سزا دی اس نے میں ہزار شہریوں کا قتل بام کیا اور عورتوں اور بچوں  
 کو غلام بنا کر فروخت کر دیا اور اس طرح کو بارودہ فریوش کو غلامی کی اصل حقیقت سے  
 آگاہ کر دیا! مال غنیمت قہر واد اور ایٹھنز کے درمیان تقسیم کر دیا گیا۔ ان واقعات  
 کے بعد بظاہر گو اس بادشاہ کے ساتھ ایٹھنز کی وابستگی بڑھ جانی چاہئے تھی، لیکن  
 اس کی بجائے قہر واد نے شہر میں دو ہزار کا ایک حرس رکھ دیا، اور پوسیدہ ویلوس  
 اٹھنے آمیز انداز سے کہتا ہے کہ ان سپاہیوں کا سب سے متاثر کام یہ ہو گیا کہ شہریوں

۱۷ اگر ارسطیون کی تقریر کا بیان سمارت ال قرطاجینہ سے (جس پر بہت کچھ بحث ہو چکی ہے) کو نتیجہ نکالنا چاہیے  
 (Ath.) (۲۱۳۵) تو ہم صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ان قرطاجینوں کی طرف سے سفارت تھی جو کہیں نہ کہیں  
 بطرناکان وطن کے آباد تھے۔ اس طرح مشہور میں پرتانینوں نے مخافت مقامات کو اپنے دودھ پیچے تھے۔

کچھ بچہ کر انہیں طرح طرح کی سرسٹیں دیں چنانچہ شہری اپنا وطن الون چھوڑ کر دوسرے  
 مقامات کو جانے لگے چونکہ اب پرائیوس انجینئرز سے جدا ہو گیا تھا لہذا یہاں بھی ایک  
 سرسٹ مقرر کیا گیا۔ اسکے بعد رخنے لاؤس نے باقیماندہ یونان کو بھی زیر کیا۔ ادمر ٹوڑے  
 بڑے جزیروں میں سے بحری قزاقوں کا آماجگاہ یعنی کریٹ کے تعلقات مہر داد  
 کے ساتھ اچھے تھے لیکن رمونڈزیوں کے منظم جمہوریہ نے اسکے ساتھ ملنے سے انکار  
 کر دیا، اور جب اس نے اس پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تو اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔  
 شمشہ ق م کے سوم سرما میں وہ پرکاشم واپس چلا گیا، اور اسے اس نے اپنی مملکت  
 کا (جہیں اب سواحل بحیرہ سوڈانیا کے کولک دیونان شامل تھے) اپنے تخت  
 بنا لیا تھا۔ اس نے پرکاشم میں بغیس طوائف کئے بنائے انہیں اسے ایک جدید  
 مہر دادی کا انداز کیا، لیکن جیسا ہم دیکھیں گے یہ سنہ کچھ زیادہ دن تک نہیں چلا۔  
 رومن مہر داد سے جنگ آزمائی کرنے پر مجبور تھے لیکن مشکل یہ تھی کہ جنگ  
 مطلقاً وجہ سے وہ بہت پڑ گئے تھے اور دوسرے ردما کے سیاسی فریق کے ایک  
 دوسرے کے ساتھ جو تعلقات تھے وہ پہلے سے بھی زیادہ تلخ ہو گئے تھے۔ نکان  
 کی وجہ سے تو انکی مالی اور فوجی حالت نہایت زبون ہو گئی تھی اور سیاسی تنازعات  
 کی وجہ سے اس امر پر اتفاق ہونا نہایت دشوار تھا کہ جنگ کا انتظام کس کے قبضے  
 میں ہو اور کس کے سرسٹ کی کامیابی کا سہرا رکھا جائے۔ مجموعی گروہ تو ماریوس  
 کے موافق تھا اور اچائی گروہ سولا کو سپہ سالار بنانا چاہتا تھا۔ سولا شمشہ ق م میں  
 کاسل تھا، چنانچہ مجلس سیناٹ نے قاعدہ کے مطابق اسی کے سپر جنگ کا انتظام  
 کر دیا، لیکن ٹریبونوں کی کوس روموس نے عوام کو آمادہ کیا کہ اپنے اعلیٰ اختیارات کو  
 کام میں لا کر ماریوس کو سپہ سالار بنادیں۔ اس پر سولا اپنے رسلوں کو لے کر جوٹولام تھیم  
 (تھے) آئے بڑھا اور روما کا فریق مخالف کو جاوایا۔ اس جھڑپ میں سٹی کیوس  
 تو کام آیا، اور ماریوس بھاگ گیا۔ اسکے بعد مظفر منصور سولا بغیر یہ سوچے ہوئے  
 کہ میرے بعد آخر کیا ہوگا، شمشہ ق م کے ابتدا میں جہازیں بٹیر کر اپنا رومس مل دیا۔  
 جنگ اب ایک فیصلہ کن حد تک پہنچ گئی تھی اور رومانے ایشیائیوں کے خلاف  
 ایشیائیوں سے کام لینے کے بجائے اب اٹلی کے دسیوں کو مہر داد کے خلاف بھجا دینا

بالج

سپہ سالار (یعنی سولا) چالاک اعلیٰ درجہ کا منتظر بے خوف، سخت گیر اور ایسا شخص تھا جو فتح و نصرت کے بعد اپنے سپاہیوں کو ہر بات کی اجازت دیدیتا تھا۔ وہ اپنے تارخ کا قائل تھا اور اسے اسکا نام آفرودیت رکھتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ لوگ اسے اٹینہ میں فلکس (قسمت والا) اور یونانی میں لیا فرودیوس (فریقہ کرنے والا) کہیں۔

جب وہ ایسا یروس و تھسلی ہو کر پوشیدہ آیا تو اس نے دیکھا کہ صورت حال پہلے سے بہت بدستور ہو گئی ہے اور اس تبدیلی کی وجہ یہ مقدونی صوبہ دار کے پروکومیسٹور سور کی حکمت عملی ہے۔ اس نے آؤس و ارسطیون نے میدان جنگ میں اسکا مقابلہ کرنا بھی بہت نہیں کی بلکہ اول الذکر تو پرائیوس اور ارسطیون آئینہ بن چکے تھے۔ جب سولا بلکہ کر کے پرائیوس نے لے سکا تو اسے اسکا تو خاصہ کر لیا اور آئینہ بننے کی ناک بندی کر دی، ہم دیکھ چکے ہیں کہ پوتوس سمندر پر قایم چنانچہ اسکے جہاز پرائیوس کو سامان رسد پہنچاتے رہے لیکن ادھر آئینہ بننے کو بہت جلد مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ سولا کے نائب لوکولوس نے چار ماٹھے کرنے شروع کئے لیکن اسے اپنا کام مکمل کرنے کو ایک سال لگ گیا۔ اس وقت مہر داد کو چاہئے تھا کہ جلد سے جلد یونان میں ایک زبردست فوج روانہ کر دئے لیکن اسکی بجائے اسنے اسے اپنے بیٹے نام نہاد اریادائیس اور سپہ سالار تاکیس کے کمان میں تری راستے سے نہایت اٹینان اسکے ساتھ روانہ کیا۔ شہ ق م میں اسکا مقدونیہ پر قبضہ ہو گیا اسکے بعد شہ ق م کی ابتداء میں مہر داد کے دشمنوں کو رومہ کے عمومیوں نے زک و کز سولا کو معزول کر دیا، اور گو مار یوس زیادہ دن تک زندہ نہیں رہا لیکن اسکے بعد سولا کو رومہ کے جانب سے کھٹکا ہی لگا رہا۔ اسکی حکمت عملی اب یہ ہو گئی کہ رومہ سے جو حربہ اس پر ہونے والا ہے اس سے پہلے ہی یونانی معاملات طے کرائے، چنانچہ اسنے پرائیوس پر از سر نو بلڈ بول دیا لیکن اس مرتبہ بھی وہ ناکام ہوا۔ اب اسنے آئینہ بننے پر حملہ کیا، اور یہاں اسے کامیابی حاصل ہوئی تھی پرائیوس دروازے اور مقدس دروازے کے درمیانی فیصل پر جہاں کے ننتری کافی خبردار نہ تھے، قبضہ کر کے یکم مارچ شہ ق م کو رات کے وقت اسنے اپنے سپاہیوں کو شہر میں گھس جانے کا حکم دیا یا بلکہ داخل



ہونے کے بعد رومنوں نے بہت سے آئینہ نری شہریوں کو تہ تیغ کروا لیکن سولاہی با  
 پر ہوشیہ فخر کرتا تھا کہ اس نے مکانات کو جلنے سے بچالیا۔ دیکھئے مسلسل غارتگری  
 کی وجہ سے رومنوں کے اخلاق اس درجہ پست ہوئے تھے کہ کسی شہر پر قبضہ  
 کرنے کے وقت مکمل غلام ہو تو اسکے ساتھ آتش زدگی بھی لازمی سمجھی جاتی تھی  
 اور اس سے کسی شہر کو نجات ملنا یہ سالار کے معنوں کا ثبوت سمجھا جاتا تھا!  
 ارستیلون اور اسکے ساتھی اگر دیوس فرار ہو گئے۔ اسکے بعد پرائیوس رومی  
 رومنوں کا قبضہ ہو گیا، گو مونی خیمہ کا قلعہ برابر رخصے لاؤس ہی کے قبضے  
 میں رہا۔ اسی دوران میں سسٹم ق م کے موسم بہاریں اریارہیس کا سسلی  
 میں انتقال ہو گیا اور بعد میں پتہ چلا کہ خود اسکے باپ ہی نے اسے زہر لودایا  
 تھا یہ اب فوج کلینٹہ تا کسی کوس کے کمان میں تھی اور اس نے اپنے لاؤس  
 کو طلب کر لیا، چنانچہ موخرالذکر مونی خیمہ سے دست بردار ہو کر تھر موہلی کے  
 مقام پر تھائی کوس سے جا ملا۔ یہاں سے پونتوسی فوج وادی میں تھئی کوس ہوتی  
 ہوئی اٹھئیں وینہ پہونچی اور اس شہر کے شمال میں سولا کے مقابلے میں آئی۔ وین

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ ۲۰؛ راتناش: ہمداد ۱۵۵۔ مقدس دروازے کے بابت و انجوت: بلڈ

آئینہ ۱، ۲۴۶، ۲۵۷، ۲۶۲؛ فوش جوڈ مجموعہ بومیسٹر ۱۳۹؛ لولنگ Loelling مجموعہ

یونکو ۳۳۳؛ ہیرین ویرال: قدیم آئینہ کے عمارت و میناٹ Harrison & Verall: the

Mythology & monuments (جہاں ساتھ دیون بتایا گیا ہے کہ توح: تاریخ و دیات

of ancient Athens Curtius: Stadtgeschichte ۲۱ (جہاں اسے دیون

کے جنوب میں بتایا گیا ہے)۔ آئینہ میں رومنوں کی نوآبادی؛ انکاب سے متاثرہ دیون پونیس ایلکوس تھا۔

مقابلہ کرد کرتیس؛ تاریخ و دیات ۲۵۲؛ غاری میں؛ دیوس اور روما (دی) کے بچاری آئینہ میں؛ کرتیس

۲۴۸۔ اریو بارڈاں دوم شاہ کا پادوسیہ کی بدردی آئینہ کے ساتھ؛ کرتیس ۲۳۷؛

یہ بادشاہ اودیوم کی تجدید کرتا ہے۔

کے نام نہاد اریارہیس کو زہر دیا جاتا ہے؛ پلوٹارک: پلوٹارک ۲۷۔

باب

فوج میں ساڑھے سولہ ہزار اور پونتوسی لشکر میں ساٹھ ہزار سپاہی تھے، لیکن سولا نے دشمن کو پہلے تو مشرقی سمت میں بھگا دیا اور اسکے بعد انہیں کال سخت دیکر ان کے پڑاؤ میں جا گھسا۔ صرف کس ہزار آدمی قتل عام سے بچے اور ارنے لاؤس کے ساتھ قائلس فرار ہو گئے حقیقت یہ ہے کہ اس لڑائی میں روہن سپاہیوں کی بہادری رومن فوج کی حرکت پذیری اور سبقت بہتر سپہ سالاری کی وجہ سے انہیں اپنے دشمنوں کے متقدمہ فوجی تحریک پر غلبہ حاصل ہوا تھا۔ اسی زمانے میں اگر پولیس والوں نے بھی پاس سے مجبور ہو کر ہتھیار ڈال دیے تھے۔ ارطیون کو تو فاسخانہ جلوں کے لئے محفوظ رکھا گیا۔ اسکے بعد رومنوں نے اعلان کیا کہ اتھینز حسب سابق خود مختار رہے گا اور جزیرہ ویوس اس کی مذکر کے اتھینز می آبادی کو پورا کرنے کی غرض سے اسکی اجازت دیدی کہ جویونانی جاے اتھینز جا کر وہاں بود و باش اختیار کرے لیکن چونکہ فہر واد کو بحری قیادت حاصل تھی اسلئے عقید و نہ کے کامیابی کے باوجود رومنوں کا یونانیہ پر قبضہ نہیں ہو سکا اور ایشیائے کوچک میں بھی بادشاہ کاستارہ روینڈال تھا۔ ابتدائیں تو اس حصہ دنیا میں یونانیوں کو کامیابی ہی کامیابی ہوتی رہی اور محمد بادشاہ نے اپنی مہربانیوں اور عفو و کرم کی بوجھار کر دی لیکن اس مشرقی فرمانروا کے لئے مطلق العنانی لازمی تھی اور یہ مطلق العنانی یونانیوں کو ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی چنانچہ جب کبھی اسے کسی بغاوت کے خبر ملتی تھی تو اسکے بہیمی خصال جوش میں جاتے تھے۔ سب سے پہلی سمینٹ جو چڑھی وہ فاطمی سرداروں کی تھی جنہیں مع اپنے بیوی بچوں کے قتل کر دیا گیا۔ اسکے بعد چونکہ بہت سے جیوسیون نے رومنوں کا ساتھ دیا تھا اسلئے پونتوس کے بیرے نے اس جزیرے پر حملہ کیا اور یہاں کے باشندوں کو نخاس میں فروخت کر دیا اور جزیرے کا نام بدل کر (بادشاہ کی ایک بیوی کے نام پر) بریس رکھ دیا یہ لیکن بادشاہ کو اسکی پادشاہی ایک دوسری نواح میں ملی۔ پونتوسی امیر البحر زینوبیوس نے اپنی سوس جا کر وہاں کے باشندوں کو کبجا ہونے کا

حکم دیا۔ لیکن اس سے خوف زدہ ہو کر کہیں اسکے ساتھ وہی برتاؤ نہ کیا جائے۔ وہ  
 بیوس والوں کے ساتھ کیا گیا تھا اسی سوس والوں نے جمع ہونے سے انکار کر دیا  
 اور الٹا زینو سوس کو قتل کر دیا۔ اسکے بعد شہر والوں نے نہایت وسیع قدامت پسندی  
 کی کہیں، مثلاً غلاموں کو آزاد کر دیا حقوق شہریت کی توسیع کی اور محل و دیگر مہلتا  
 کی مقدار کم کر دی۔ ایسے سوس والوں نے ایک اعلان میں جو اس وقت تک موجود  
 ہے یہ ظاہر کیا کہ شاہ یونٹوس کا ساتھ محض مجبور ہو کر دینا پڑا ہے اور وہ اس  
 موقع سے فائدہ اٹھا کر دشمنوں کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ اس سے  
 کم سے کم یہ امر توصف ظاہر ہو جاتا ہے کہ جب ایشیا میں بادشاہ کا اقتدار برقرار  
 تھا اس وقت بھی انھوں نے بغاوت کر کے اپنی جرأت و بہت کا ثبوت دیا حقیقت  
 یہ ہے کہ اس وقت بھی یونانی پچھلے گئے گزرے نہیں تھے جیسا ابھی بابت اکثر حکم  
 ملگایا جاتا ہے۔

جب سلطنت کے ممتاز ترین شہروں میں سے ایک نے علم بغاوت بلند  
 کر دیا تو اسکے بعد دوسرے مقامات نے بھی اسی کے قدم بقدم چلنے کی کھان لی۔  
 انیس سے بعض پر بادشاہ کا از سر نو قبضہ ہو گیا اور دوسرے شہروں پر اپنا اثر قائم  
 کرنے کے لئے اسلئے یہ اعلان کر دیا کہ ہماری سلطنت کے تمام شہر آزاد ہیں گے  
 تمام غیر ملکیوں کو شہریت کے حقوق حاصل ہو جائیں گے سب غلاموں کو آزاد و ملیجی  
 اور تمام قرضے منسوخ قرار دیئے جائیں گے۔ اس اعلان کی وجہ سے سرمایہ و زر بڑھتے  
 پہلے سے بھی زیادہ اسکے مخالف بن گئے اور یونانی الاصل درباروں نے اسکے خلاف  
 ایک سازش کی۔ بادشاہ کو یہ خبر ملی تو وہ ایک دن ایک لپک کے پیچھے گھس گیا اور  
 سازشیوں کے مشوروں کا ایک ایک لفظ اپنے کانوں سے سن لیا جبر اس نے  
 سولہ شخصوں کو جھپٹ لیا وہ اس سازش میں ملوث سمجھتا تھا، یہ تیغ کرا دیا۔  
 لیکن ادھر روم میں صورت تبدیلی ہو چکی وجہ سے جو قریب بربق تار ہوا اس کے

٢٩١

اسے فائدہ ہی ہوا۔ ل۔ دوائے ریوس فلاکوس نے جو ماریوس کی جگہ کانسٹینٹین مقرر ہوا تھا دو بیٹوں کو ساتھ لیکر اڈریانک کو عبور کیا تاکہ سولا سے سپہ سالاری کا جائزہ لے کر ہمدرد کے خلاف جنگ جاری رکھے۔ مگر فلاکوس طمع اور نفاق تھا، لیکن اپنی چالاکی اور خاص کر اپنی ناما قبیلہ اندیشی میں اس سے بھی اسکا نائب فلاویوس فسٹیوس یا بڑا ہوا تھا۔ فسٹیوس ہی وہ شخص تھا جس نے ماریوس کے جنازے پر ہتھیار بھاری سکائی وولا کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی اور جس نے بعد میں یہ شکایت کی تھی کہ دیکھو سکائی وولا نے اپنے آپکو قتل نہیں ہونے دیا بلکہ جب فلاکوس نے اپنے سپاہیوں سے کہا کہ سولا کے خلاف سرزمین یونان میں جنگ آزمائی کریں تو انہوں نے اس کا کھانا نہیں مانا اور اسے آخر کار انیس شمال کی طرف چل کر ہمدرد سے لڑنے کا حکم دیا۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ رومنوں کے باہمی نفاق سے شاہ ہمدرد کا پڑا بھاری ہو گیا تھا۔ بادشاہ نے اپنے رخنے لاؤس کی مدد کے لئے وورمی لاؤس کی قیادت میں ہی ہزار کی ایک فوج جزار کو روانہ کیا۔ اسکے سپہ سالاروں نے بیوتیہ ہی کو میدان جنگ کے لئے انتخاب کیا لیکن بیوتیہ میں انہوں نے یہ طے کیا کہ یہ مقام اور ہمدردوں سے ہو گا جہاں دس ہزار کے سوارے کو اپنے کانٹانے دکھانے کا کافی موقعہ تھا۔ سولانے اپنی فوج کو دشمن کے کمپوٹاک لاکر اسے مغلوچ کرنے کی کوشش کی لیکن ایشیائی لشکر نے رومن فوج کو تباہ کر دیا اور جب سولانے دیکھا کہ اسکے سپاہی فرات پر رہے ہیں تو اسے بذات خاص میدان میں کو دو پڑنا پڑا۔ الغرض جب پوتوس کے فوج نے دوبارہ حملہ کیا تو اسے پسپا ہونا پڑا اور رات ہونے پر رومن خندقیں میں دشمن کے کمپوٹاک پہنچ گئیں۔ اب پوتوس والوں کے سامنے یہ رومن خندقیں اور پچھے کو پائس قبیلہ تھی تباہ کار ایشیائی یونانی مغلوب ہوئے اور رومنوں نے کمپوٹاک بول دیا اور بے شمار آدمیوں کو تہ تیغ کر دیا۔ جو لوگ بچے ہیں سے دونوں سپہ سالار بھی تھے اور اپنے لاؤس کو تو دودھ تک دلدل میں جیبا رہنا پڑا مگر اسکا بھی فائدہ ہو جاتا۔ (مستحق قلم)

١٢٣٢-١٣٣٢ هـ - ١٣٣٢ - ١٣٣٢  
Cic. pro S. Roscio

اس واقعہ کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے کہ یہ کبر و اکابر کتنا فاجر و فاسق ہے۔

جنگ اور جوہر کی تاریخ، موم سن بتائیں گے کہ ۳۴ ماہ یا زائد ہمداد ۱۹۰۸ء و نول لیا خط

اب اس جنگ سے یونان میں تو فہرہاد کے اقتدار کا خاتمہ ہو گیا۔ اب اسے ایشیا کے حملے کی ہدایت کی تیاری کرنی تھی۔

اسے اس بات سے اطمینان تھا کہ اس کے سب سے خطرناک دشمن یعنی سولا کے پاس اس وقت تک بٹرا نہیں تھے جس کے باعث وہ یونانیوں پر قبضہ نہیں کر سکا تھا۔ سولا کے نسبت اسے فلاکوس سے کم خطرہ تھا۔ فلاکوس نے شمال کا رخ کیا اور جب اسکی فوج ایشیا میں آخر کار پہنچی تو کائناتل اور اسکے نائب سے درمیان جھگڑا پیدا ہونا ناگزیر ہو گیا۔ والیر پوسٹ نے فلا دیوس فمبریا کو اسکے عہدے سے علیحدہ کر دیا لیکن اسکے بدلے میں فلا دیوس نے سپاہیوں میں غد کرادیا اور آخر کار محومید یہ کے مقام پر کائناتل کو قتل کر دیا گیا۔ (۱۸۷ ق م) اسکے بعد سپاہیوں نے غداروں کے سردار کو انارسیہ سالار بنایا اور مجلس سینیات نے اس تقریر کی توثیق کر دی یہ اب جمعی نیہ میں ہو کر آگے بڑھا اور راستے میں جسے جی چاہا ملک عدم کو پہنچایا۔

صورت حال کچھ اس قسم کی تھی کہ سولا اور فہرہاد دونوں نے آپس میں صلح کرنی چاہی۔ اصل میں خود فمبریا بھی صلح کرنا چاہتا تھا لیکن وہ کسی شمار و قطار میں نہیں تھا۔ درحقیقت سولا اور فمبریا دونوں خود اپنے مقاصد کے حصول کے لئے فہرہاد کے مقابلے میں کھڑے ہوئے تھے۔ لیکن ادھر فہرہاد کی حالت بھی اچھی نہ تھی اسلئے کہ اگر دونوں میں سے کسی رومن سپہ سالار نے دوسرے کے فوج پر غلبہ حاصل کر لیا تو پھر غلبنا فہرہاد کا خاتمہ ہی ہو جائے گا، اور اسنے سوچا کہ میرے لئے پس بھی بہتر ہے کہ اگر دونوں میں سے کوئی اسے مناسب شرائط پیش کرے تو انھیں منظور کر لے۔ اب دوسرے طرف دونوں سپہ سالار اپنی اپنی طرف سے اچھی شرطیں پیش کرنے کے لئے تیار تھے اسلئے کہ وہ جانتے تھے کہ جس کسی نے فہرہاد سے صلح کر لی اسے دوسرے کو (فہرہاد) کے مدد سے یا بدولت اسکی مدد کے مغلوب کر لے اس طرح خود روم پر قبضہ کر لینے کا بہت اچھا موقع ملے گا۔ لیکن یہی ظاہر ہے کہ فہرہاد کے ساتھ سولا کو (بہ نسبت فمبریا کے) صلح کرنے میں زیادہ آسانی ہوگی اسلئے کہ فمبریا صرف ایک لٹیروں کا سردار تھا جو قتل و غارت میں کامیابی حاصل کر کے صف اول میں شامل آیا تھا؛ لیکن سولا ایک تجربہ کار سپہ سالار

باب

اور بد بر تھا۔ ہمداد کو معلوم تھا کہ سولا کے ساتھ صلحنامہ کرنے میں اسے یقیناً فائدہ ہو گا لیکن نمبر یا کے ساتھ صلح کرنے میں ممکن ہے کہ کچھ فائدہ نہ ہو۔ امداد سولا نے کوئی صلحنامہ ہمداد سے کیا تو بلاشبہ اس کے بعد نمبر یا کا خاتمہ ہو جائے گا اور سولا اطمینان سے اٹھی واپس جائیگا۔ اس صورت حال کو اس نے افسوس سے سمجھ لیا اور سوچا کہ اگر میں دونوں رومنوں کے بیچ میں پڑ جاؤں تو یہ مفید ہو گا، چنانچہ اس نے سولا سے ملاقات کرنے کی استدعا کی اور دونوں سپہ سالار ویلیوم پر (جو یورپیوس پر واقع ہے) ملے۔ آخر کار مفصل ذیل صلحنامہ پر فریقین کے متفق ہو گئے:۔ ہمداد اپنی ان تمام فتوحات سے دست بردار ہو جائے گا جو اس نے شہ ق م سے کی تھیں اور شاہ پوتوس کے حیثیت سے رومن قوم کا حلیف بن جائیگا۔ وہ دو ہزار تالنت ادا کرے گا اور ملایم سمیت، یہ جنگی جہاز جو الہ کریگا اور سپاہیوں کی تنخواہوں کا بھی انتظام کریگا۔ نیز قرار پایا کہ فریقین اپنے اپنے قیدیوں کو رہا کر دیں گے، مطلق یہ ہے کہ اس شق میں کوئی کیوش کا نام اس طرح لیا گیا کہ یا کہ وہ موت زندہ تھا۔ نیز ایشیائی یونانیوں کو جو بادشاہ سے مل گئے تھے عام معافی دیدی جائے گی۔ اس نے ٹاؤس کو اسکا پور یقین تھا کہ ہمداد اس صلحنامے کی توثیق کر دے گا، چنانچہ اس نے اس سے پہلے ہی خالکس اور اپناٹر سولا کے حوالہ کر دیا۔ رومنوں نے اسے یونانیہ میں ایک جاگیر بطور انعام کے دی اور ساتھ ہی اسے دیار دولت رومیہ کا خطاب عطا کیا۔ اس وقت تک تو ممکن ہے کہ وہ خفیہ طور پر رومنوں کا ساتھ دیر باہو، لیکن کچھ مدت کے بعد وہ ملے الاعلان رومنوں کے طرف چلا گیا۔ باوجود اس کے ہمداد نے اس کے بعد بھی اس پر اعتبار کیا اور سولا کے ساتھ مزید گفت و شنود کا کام اسی کے سپرد رہنے دیا۔

اس دوران میں نمبر یا بادشاہ پر زبردست دباؤ ڈال رہا تھا۔ نمبر یا ہمداد سے شکوکے تو پلے پلے (جو دراصل زمین و آگوش پر واقع ہے) شکست دیکر درجنوب کی طرف چلا اور اس خبر کو سن کر خود بادشاہ پر کامیاب چھوڑ کر ساحل کی طرف کو فرار ہو گیا۔ جس وقت نمبر یا اسے کشک کا محاصرہ ہو رہی تھی اس نے ہرگز رہا تھا اس وقت کو کو اس کچھ جہاز لیکر آجودہوا اور نمبر یا نے لوگوں سے کہا کہ دونوں لڑکر حملہ کریں

۱۲ اور بادشاہ کو گرفتار کرنے کی کوشش کریں : اسکا لوگوں نے یہ جواب دیا کہ میں تم سے  
 انسانی کیوں کے کسی قسم کے تعلقات نہیں رکھنا چاہتا اور یہ کہہ کر عجلہ پا کر ظاہر سے  
 کہ اس کے سینے پر تھے کہ دونوں کے درمیان جھگڑا ہو جاتا اور فیہ یا یقیناً لوگوں کو کوشش  
 کے جہازوں کو گرفتار کر لیتا۔ الغرض بادشاہ بال بال بھی گیا اور مٹی لٹہ جا کر وہاں  
 اپنے لشکر کا اقامت گاہ حصہ جمع کیا۔ جب اس نے لاؤس آیا کہ سولا کے ساتھ جو شرائط  
 صلح قرار پائی تھیں انکی بادشاہ سے توثیق کرانے تو مہر دوانے اس سے کہا کہ تم  
 کسی طرح سے رومن سپہ سالار کی اور میری لافاست کراؤ، چنانچہ دونوں پہلو  
 کے مابین دروانوس کے مقام پر (جوانی دوس کے جنوب میں واقع ہے) ملاقات ہوئی،  
 اور ذرا سے پس و پیش کے بعد مہر دوانے اپنے لاؤس کا دستخط شدہ عہد نامے  
 کی توثیق کر دی اور جہازوں کی معیت تعداد کو حوالہ کرنے کے بعد گھر واپس چلا گیا۔  
 لیکن اس صلح نامہ کا مرتبہ ایک التوائے جنگ سے زیادہ نہ تھا اور  
 رومن مجلس سینات نے اسکی بھی توثیق نہیں کی، اس وقت اسلئے نہیں کہ مجلس  
 سینات سولا کے مخالف تھی اور بعد میں اسلئے نہیں کہ سولانے کبھی سنجیدگی کے ساتھ  
 اس عہد نامے پر زور نہیں دیا۔ اب سولا کیلئے یہ کام نسبت آسان تھا کہ ایشیا میں  
 فمیریہ کو زیر کر دے۔ اس کام کے لئے کسی جنگی قہر کی مطلق ضرورت نہیں پڑتی  
 اسلئے کہ فمیریہ کے سپاہی جوق جوق اس سے آئے اور آخر کار موسم خزاں شہد ق م  
 میں فمیریہ نے پر کام میں اپنے ہاتھوں اپنی جان لے لی۔ اب بجز چند جزائر کے  
 جو متحدہ مدت تک ہتھیار اٹھائے رکھے اور بحری قزاقوں کے خنص سولانے چھو بھی  
 نہیں۔ تمام ایشیائے کوچک نے فاتح کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دیئے۔ بحری قزاق  
 تو پہلے سے بھی زیادہ جبری ہو گئے، چنانچہ انھوں نے کلاز دے گئے، ساموس  
 اور ساموتھریس کو اپنے جہازوں سے شدید نقصان پہنچایا لیکن سولانے ان  
 واقعات پر مطلق توجہ نہیں کی۔ اسے فطرت نے ایک ایسی صفت و دہیت کی  
 تھی جسکے زور سے وہ کسی خاص موقع پر سب سے اہم نقطے کا تعین کر سکتا تھا اور  
 اپنی تمام قوت اسی ایک چیز پر صرف کر کے باقی ماندہ امور کو بالکل نظر انداز کر دیتا تھا  
 اسوقت طرف ایک ہی چیز اہم نظر آتی تھی، وہ یہ کہ فوج والوں کو روپیہ اور آرام

بائے  
 لہجائے تاکہ کچھ عرصے بعد وہ اپنے سپہ سالار سمیت اٹلی جائے اور وہاں کے عجمیوں  
 کو شکست دے۔ اسکا خیال تھا کہ اگر یہ مطلب حاصل ہو جائے تو اس دوران میں بحری  
 قزاقوں کو ہاتھ بھی نہیں لگانا چاہئے۔ ایشیائے کوچک کے آرام دہ مسکنوں میں ہر روز  
 شہر ہی کو اپنی خواہ کا پانچ گنا یعنی سولہ ورہم روزانہ شہریوں سے ملتا تھا اور نہ صرف  
 یہ بلکہ اسکی خوراک بھی مفت تھی اور وہ چاہتا تو اپنے دوستوں کو بھی مفت مدعو کر سکتا تھا  
 اپنے علاوہ ستوروں کو پچاس دوہم روزانہ ملتے تھے۔ اگر لشکر چھ ماہ پڑا تو اسے  
 تقریباً ساڑھے بائیس کڑوہم روپیہ ہوا۔ اسکے علاوہ ایشیاداولوں کو ہر جہ و خرچہ جنگ کے  
 طور پر روما (یعنی سولا) کو ایک مستبدہ رقم ادا کرنی پڑتی تھی۔ ہمیں یہ بات ضرور  
 اچھی تھی کہ یہ روپیہ مالیاتی ٹھیکہ داروں کے واسطے سے نہیں جاتا تھا۔ انحصار  
 مفصلہ ذیل شہروں کو روما کے وفاداری کے بدلے میں آزادی ملی تھی :- ایوم نیوس  
 فنیشیہ بدریانے سپی لوس استرا تو نیلیہ، تاباسے ہاک کاریہ، نیز صوڈز کو کالونوس  
 اور بعض چھوٹے چھوٹے جزیرے مل گئے۔

سہم ق م کے موسم گرما میں سولا پرائیوس کی طرف چلے با اور اپنے چوتھے  
 ولے ریوس والی لیجن کو لی کی نیوس مورینا (پروپریٹور) اور لوپوٹس (کوئیستور)  
 کے ماتحتی میں بھجور دیا۔ اس نے پہلے تو یوبیہ کے شہر ایلیپوس میں غسل کے ذریعے  
 اپنی گھمبیر کا علاج کرایا اور اسکے بعد ایٹین سے بعض فنی شاہکار اور کتابیں لیتا ہوا  
 سہم ق م میں ۱۴ ہزار آدمیوں کے ساتھ پاترائے ویر ایوم ہوتا ہوا اٹلی گیا۔ روما  
 ہونچکر اسنے عجمیوں کی سکھرت کا خاتمہ کرایا اور روما کو ایک جدید دستور دیا جو پھر  
 کے نہایت قلیل الحیات ثابت ہوا۔



# باب بست و ہفتم

## مہرود و تیکرلان و لو کو کوس و پوپی کے خلاف

### مہرود کی موت

### سلطنت سلیوکیان کا خاتمہ

### سلسلہ ق م تا سلسلہ ق م

مہرود کو ابھی خود اپنی سلطنت میں بہت کچھ کرنا تھا بلکہ اس نے اپنے ہم نام بیٹے کو جو اس سے پہلے کوکس میں نائب شاہ تھا، واپس بھیجا لیکن تھوڑی ہی مدت

اسے مہرود کی سلطنت اور اس کا طرز حکومت۔ اس خاکے میں جتنے واقعات مندرج ہیں وہ سب کے سب دانتاش: "مہرود" یونان توڑ Reinach: Mith. Eup. ص ۱۱۱ سے لے گئے ہیں، لیکن میں نے اس کا مقابلہ سلطنت مہرود اور تخت در سے جو کیا ہے وہ میرا اپنا خیال ہے۔

اس بادشاہ کی سلطنت بحری سلطنت تھی اور اس میں سمندر کے سوا مل ٹال تھے اور یہ وہ سمندر تھا جسے شاہی جہازوں نے تقریباً پچاس سال تک برابر اپنے قابو میں رکھا تھا بعد مغرب ہی

۱۷۱

کے بعد اسے ملکہ قید میں ڈال دیا جہاں اس کا خاتمہ ہو گیا۔ لوگیت بوسفوروس نے علم بغاوت بن کر دریا تھا، اور مین اس وقت جب بادشاہ ادھر کی طرف جا رہی

بقیہ مائستہ صفحہ کر مائستہ۔ ایسی سمت تھی جہاں دوسری ملکیتیں موجود تھیں مثلاً تھینیہ، ہیرنڈہ اور بیزنڈہ، لیکن ان سلطنتوں کا مقابلہ ہر دوا کی سلطنت سے نہیں کیا جاسکتا۔ اس سلطنت کے تین حصے یعنی پونتوس، کولخس اور بوسفوروس تھے اور ان میں غزابی یہ تھی کہ ان کے مابین صرف سمندر کے راستے سے تعلقات پیدا ہو سکتے تھے اس لئے کہ ان تینوں کے درمیان نہ بخیرہ پیریا دوس کے دھلو ان دس اور اس بھی زیادہ ناقابل مہور کوہ قاف مائل تھے، جہاں ہر دوا کے قبضے میں صرف چند ہی منفرد قلعے مثلاً طرابزون و دیو سکوریاس ہی تھے۔

اس زمانے میں کرمیہ کی آبادی اچھل کے کہیں زیادہ گنجان تھی، اس لئے کہ جنگلات کو کاٹنے کی وجہ سے ملک کے ایک بڑے حصے کو دیرانہ کر دیا ہے اور اس زیادہ تر کاشتکار اور ملاح رہتے تھے۔ یونانی شہروں میں پانتی کا پیم (حالیہ کرج) کا محیط ۳۰ استادیہ (تقریباً ۱۰ میل) کا تھا، ٹانگورہ میونٹی قبائل کے سامان تجارت کا مرکز تھا اور ٹانگورہ میں جو کاشتکاری اور شہر قی تجارت کا رہسند گذرتا تھا۔

کولخس سلطنت کا ایک سو بڑا تھا۔ اس میں اول تو کولخس آبادی تھی، جن میں سے بہت سے لوگ دیسے مکانوں میں رہتے تھے جنگی بنیاد سیدی ملکہ یوں پر تھی، دوسرے اس دیسے فاس کی وادی میں بعض ہر باد کا رتھے جو اپنے آپکو مصری بتاتے تھے، تیسری جنوب میں بعض دوسرے مہل باشندے اور شمال میں بعض یونانی آباد کار تھے جو زیادہ تر دیو سکوریاس میں مقیم تھے اور جماعتی ہیرہ و البانیہ کے ذریعہ سے بکھرے سود کے ساتھ تجارت کرتے تھے۔ اس ملک میں شہر بولیاں بولی جاتی تھیں اور صرف دیو سکوریاس میں تین سو تیرہ زبانوں کی ضرورت پڑتی تھی۔

خاص ملک پونتوس کے تین منطقے سمجھے جاتے ہیں، یعنی پہلا منطقہ توساٹل کا، دوسرا اندرون ملک کے دریاؤں کا جو پہلے توساٹل کے متوازی بہتے ہیں اور اس کے بعد شمال کا رخ کرتے ہیں اور تیسرے اندرون ملک کے کوئی دو بحیرے (دیکھو اوپر باب ۱۲)۔ اس ملک کا سب سے ذریعہ علاقہ وہ میدان تھا جس پر اسکا دیو سکور باکرل جاتے ہیں اور جن میں کوآنہ، اماسیہ اور کبیرہ کے شہر واقع ہیں۔ اس ملک میں کھار اور ماہی گیری (خاص کر ٹیٹی بھلی کا شکار) اہم پیشے تھے۔ عالی اس قبیلے، جن کے نواؤں کا کام کرتے تھے،

تیار کر رہا تھا، روم کے ساتھ جنگ چھڑ گئی۔ اس وقت ارسے لائوس روم تھا اور اسکی صلاح پر سلسلہ ق م میں لی کی ٹیوس مورینا نے پوتوس پر حملہ کر دیا اور

بقیہ ماسیہ صفحہ گزشتہ۔ کان کنی میں مشہور تھے۔ گوٹاک کے بندرگاہ جیسے کنیز کوس، کلاؤڈے کاس اور کنید کوس اور خصوصاً اسٹوف کی دوہری بندرگاہ بھی تھیں لیکن سال سے اندرون ملک کے راستے اتنے اطمینان بخش نہیں تھے اور نہ دریا جہاز رانی کے قابل تھے۔ تاہم اسیامیہ اور کوماناس تجارت کے اہم مرکز بن گئے جاتے تھے اور قدیم ایرانی شاہراہ انک کوماناس جو کہ جاتی تھی اہمیں سے ارستان کے ملک نکلتی تھی۔ جو اشیاء ارستان و علاقہ عربی سے کوماناس جاتی تھیں اور بہت مانے کے چاروں طرف رہنے والے کارکنوں کے ہاتھوں مکمل ہوتی تھیں وہ یہاں سے مغرب کی طرف اسی ٹیوس و اسٹوف ہوتی ہوئی ایٹینز، دیوس و صوفیڈز چلی جاتی تھیں۔

تہذیب و تمدن کے اعتبار سے بھی پوتوس خاص کے باشندوں میں انتہاء درجہ کا تنوع پایا جاتا تھا، یہاں ایسے قبیلے تھے جو اس وقت تک درختوں میں رہتے تھے (ہنٹا کو سیناٹے) ایسے بھی نہیں انک یہ طریقہ چلا آتا تھا کہ بچہ پیدا ہونے پر باپ کو کئی روز تک گزارنا پڑتا تھا (تبارینی) اور بعض قبیلوں میں زیادہ تر شکار اور مکھ بانی رائج تھی۔ کاپادوسیہ میں جاگیرداروں کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ اپنے سرفروں کو فروخت کر دیں۔ میں اس سے پہلے ابواب ۱۲، ۱۳ اور ۱۴ میں کاپادوسیہ و پوتوس کے تمدن کا ذکر کر چکا ہوں، یہاں میں اس بات کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ پوتوس و کاپادوسیہ کی سب سے بڑی دیوی یعنی ماگی دریائے ساروس والے کوماناس اور دریائے اسیوس والے کوماناس دونوں میں پوجا کی جاتی تھی اور پوتوس والے کوماناس کے ہاں پجاری کو سلطنت کا سب سے وقیع عہدہ دار سمجھا جاتا تھا۔ کوماناس زمانہ حالی کے مقام توگت کے قریب واقع تھا (جس کا نام پوتوسیہ سے ماخوذ ہے) اور یہاں متعدد مذہبی مراکز تھے۔ جو ایرانی پوتوس میں آباد تھے وہ اپنی عبادت بعض مقدس مقامات میں کرتے تھے جہاں عجیب و غریب خاتونیاں ملتے تھیں اور انہیں سب سے ممتاز درجہ دیا ہے ایس کے قریب شہر زیلا میں تھا۔

یونانی عنصر سال پر روز بروز اہم تر ہوتا جاتا تھا۔ یہاں اساترکس ایک نہیں شہر تھا۔ اور وہ بندرگاہوں والا اسٹوف بہت ممتاز مانا جاتا تھا۔ اسی ٹیوس کے ایٹینز کے ساتھ نہایت قریب کے تھیں تھے بلکہ کچھ عرصے تک تو اسے پراپتوس ہی کہتے تھے (دیکھو ہیکس) تانچ نسکو کبات ۴۴، ۴۵، سکون پر اٹوکی تصویر، اس کے قریب ہی یوپیاتوریہ نامی بسنتی تھی جس کے چاروں طرف قلعہ فیلیل تھی۔ طرابزون کا

بابت

یہ جو نیکہ صلح نامہ جر و انوس کی مجلس سینات نے توثیق نہیں کی تھی اس لئے سورینا کو یہ کہنے کا پورا موقع تھا کہ اس کے اطلاع میں روما اور ہرواد کے مابین

بقیہ مائشہ صفحہ گزشتہ - ذکر بہت کم سننے میں آتا ہے۔ ہرواد قابل یونانیوں کی بہت کچھ قدر کرتا تھا اور ان کے ساتھیوں میں دوری لاؤس اور گایوس بھی تھے۔ دیونائوس جس نے بوسنوروس کو خلیفہ اسنوف کا رہنے والا تھا۔ ساتھ ہی ہرواد نے اندرون ملک کو بھی یونانی قالب میں ڈھال دیا۔ اس نے دریائے لیکوس اور دریائے ایرس کے سنگم پر شہر پاپتوریا آباد کیا۔ امانیہ ایک یونانی شہر بن گیا؛ مقابلہ کروا ستر ایو ۱۲، ۶۱۴ رانشال ۲۴۹۔ امانیہ کے خزانہ دار اسٹرابون کے اعداد میں سے یونانی (دوری لاؤس) ایرانی اور ہٹلر کوئی سب نظر آتے ہیں۔ ہرواد کے عہد حکومت میں اندرونی شہر و دیہات کے کئے ڈھالے جاتے ہیں اور ان پر یونانی کتبے اور شیشیں بنائی جاتی ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ایرس درے میں ہرواد کا طرز عمل وہی تھا جو اس سے پہلے سکندر اور خاندان سیکو کو کس کارہ چکا تھا۔ پونٹوس کو ایک قدرتی، قومی سلطنت نہیں کہا جاسکتا اور اس کا نام ہی جو ایپائروس کی طرح کسی مقام سے منسلک ہے وابستہ ہے اس امر کو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن ہرواد نے اسے ایک وسیع بحری سلطنت بنا کر اس نام کو ایک مناسب نئے پٹے اور اپنی سلطنت کو بطالہ کے سلطنت سے مشابہ کر دیا اور صلیح بطلیموس سلطنت میں بحر روم کے ساحل کا جنوب و مغرب شامل تھا اسی طرح پونٹوس میں شمال و مشرقی علاقے شامل ہو گئے۔ دونوں سلطنتوں کے دو توانج ایسے تھے جسے جب تک ساتھ صرف جہازوں میں بندہ کر رہل و رسائی ممکن تھا، ایک کاسرنا و قبرص اور دوسرے کاکوٹس و بوسنوروس اور ادھر ہٹلر کوئیہ کے ساحل میں فنیقی ساحل کی مائت پائی جاتی ہے۔ یہ مشابہت بعض دوسری چیزوں میں بھی نظر آتی ہے تاہم اس اسنوف سے اسکندر یہ آیا۔

نظم و نسق - مجلس ملک میں نام نہاد اعز و اقارب شامل تھے (رانشال ۲۵۲، مائشہ) و ذرا بہ۔ ہم ایک وزیر جنگ، ایک وزیر عدل اور ایک متحدہ ملک کا نام سن رہے ہیں۔ ہرواد مختلف مذاہب سے آشنا ہوا تھا کہ اس نے دوری لاؤس کو کوہا کا چاچا بنایا۔ صوبے :- دو طرح کے تھے، یعنی ایک تو استرانیہ کے لیے اور دوسرے ایپارخیائے، تاہم بعض شہر ایسے بھی تھے جن میں شاہی حرم رہتا تھا لیکن جو دوسرے معاملات میں خود مختار تھے (رانشال ۲۵۶) میترو دوروس کچھ مدت کے لئے میر مجلس عدالت تھا۔ مالیات کا انتظام اتنا ہی اچھا تھا جتنا حکومت بطالہ میں اور ہم دیکھتے ہیں کہ مسلسل جنگوں کے

اس وقت تک جنگ جاری ہے۔ بلاشبہ بادشاہ نے مورینا کو بالیس پرستہ قہر میں  
میں شکست دی اور رومنوں کو کاپادوسیہ سے نکال باہر کیا لیکن اسکی سیاسی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ باوجود ۶۶ ق م جیسے قریب زمانے میں ہرداد کے خزانے میں تقریباً  
دس کروڑ روپیہ تھا اور یہ پچھتر تلوں میں منقسم تھا۔

ہرداد سکے سونے اور چاندی دونوں کے تھے؛ تاہم سکے بنانے کا اختیار اپنے  
شہروں کو دیا تھا اور اسی سوس خاص طور پر نہایت افراط سے سکے بنا تھا جنہر بادشاہ کا نشان بنا تھا  
(بارہ شہر؛ رانشاش، ۱۶۰) پانچویں کا پیوم، فاناگوریہ اور خوسونیز کو آزاد سمجھا جاتا تھا؛ چنانچہ ان شہروں  
کو سونا اور چاندی سکوک کرنے کا بھی اختیار تھا۔ کتیس کے زمانے سے (جبکہ ایک نادر نمونے  
کے لئے دیکھو رانشاش: "تین مملکتیں" Reinach: 'Trois royaumes' ۱۶۲) تصویر x.2

شاہان پوتوس نے سونے کی تسلیک کو موقوف کر دیا تھا؛ ہم اس سے اچھی طرح سے واقف ہیں کہ سولون  
نے سونا چاندی سکوک کرایا اور ہرداد یو پاتور نے بھی سہ قہر کے بعد جب وہ اپنے آبچو ایشیا  
کا مالک سمجھنے لگا، اسی اصول پر عمل کیا۔ یہ بات بھی تک حل طلب ہے کہ آسٹہ قہر کے بعد اسے  
سونے کے سکے بنانا موقوف کر دیئے تھے؛ دیکھو رانشاش ۲۶۱، اور تین مملکتیں ۱۹۸۔ سونے کے  
سکے جو پوتوس اور پرگھام میں سکوک ہوئے، ایٹکا میاں کے ہیں؛ انکا وزن دو درہم تھا اور انکی قیمت  
میں تقریبی درہموں کے ساوی تھی۔ سب سے عام تقریبی سکے ایٹکا میاں کی چودہویں مٹی۔ ہرداد نے  
فوجی پڑاؤں میں بھی سکے ڈھلائے؛ مثلاً سہ قہر میں آرتے لاؤس کے ذریعے سے یونان میں  
سہ قہر میں ایریار تھیس کے ذریعے سے مقدونیہ میں؛ سہ قہر میں خود اپنے آپ پارہوم  
میں (رانشاش ۲۶۲)۔ اسکی چودہویں پر خود اسکی شبیہ بنی ہوئی تھی جسے سہ قہر کے بعد  
سکندر عظیم کی شبیہ کے مائل کر دیا گیا اور اسے یونانی سکے سازی کا آخری شاہکار سمجھا جاتا ہے۔  
اس سکے کے اٹلی طرف پیکاسوس اور (پریکوس۔ ایرانی) چاند تارا بنے تھے جو شاہی نشان  
سمجھے جاتے تھے اور جو (اسی ترتیب سے) بالآخر سلطنت عثمانیہ کے لٹانات بن گئے؛ سہ قہر  
کے بعد پیکاسوس کے چاروں طرف پتوں کا ایک گھیر نظر آتا ہے؛ اسکی مائٹ کستور خوری سے  
(دیکھو اوپر باب ۱۱ حاشیہ ۴۰۔ اندرون ایشیا کے فتح کے بعد پیکاسوس کی جگہ بارہ سنگا نظر آتا  
جب اریس کا خاص جانور سمجھا جاتا تھا۔ سہ قہر کے بعد سے سکوں پر سہ قہر قہر والا سنہ

بقا کا مسئلہ اب مشتبہ ہو چکا تھا اور مورینا کے جانشین گائی نیوس کے زمانے میں بھی مجنبہ یہی صورت حال جاری رہی۔ سولا کے حیات میں ہرداد کو برابر

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ درج ہے: دوسرے سنین کے لئے دیکھو اوپر باب ۲۶۔  
ان سکوں میں مقدونی ہونیوں کا اتباع کیا گیا ہے۔

پونتوس کے ابتدائی حکمرانوں کے فوج میں حبشیوں کے علاوہ یونانی اور غلطی اجیر سپاہی بھی ہوتے تھے۔ ہرداد یو پاتور نے شمالی قبیلوں یعنی اسکیشیوں، سارماتیوں، کلٹوں اور ٹیرسینوں کو بھرتی کیا، علاوہ ازیں اسکی فوج میں بہت سے اطالوی بھی تھے اور آخر کار انکا ایک پورا رسالہ بنا دیا گیا۔ اسکے بہترین مہندس تھساوی، نکونڈیس اور کالی مائوس ساکن امی کوس تھے۔ اسنے ایک بڑا بیڑا ترتیب دیا جسکے لئے اسنے اشیاء، اہتمام تو اپنے ملک ہی سے جیسا کہ اور رہبر باوقوفیت سے بلائے در نہ بحری قزاقوں میں سے منتخب کر لئے۔ سسٹہ قم میں اسکے پاس چار سو بیٹے یا بیٹے طبقہ جہاز تھے اور اسکے علاوہ بہت سی دوسری کشتیاں بھی تھیں۔ اپنی حکومت کے دوران میں ہرداد نے ایشیائی فوجی نظم کے بجائے مقدونی نظم کو رائج کیا اور اپنی حکومت کے آخری زمانے میں وہ رومن نظم کو اپنے ملک میں رائج کرنا چاہتا تھا جس سے اسکی تیز فہمی کا پتہ ملتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سولا، ٹوکوبوس اور پدمپتی جیسے عظیم الشان سپہ سالار اسے شان سکے اور وقت آیا تو خود اسی نے اپنا خاتمہ کر لیا۔

میں اس سے پہلے ہی ہرداد کے غیر معمولی فطری قابلیت کا ذکر کر چکا ہوں وہ عظیم الشان تہ تو ش کا انسان تھا اور استعدادی اس کوٹ کوٹ کبری ہوئی تھی، چنانچہ ایک مرتبہ اس نے چوبیس گھنٹوں میں گھوڑے کی چٹے پر ڈیڑھ سو میل کا سفر کیا۔ اپنی زندگی کے آخری سال میں (جب اسکی عمر ۶۹ سال کی تھی) وہ پورے ہتھیاروں سمیت کوڈکرزین پر سوار ہو سکتا تھا۔ وہ اپنے پیروں کے برخلاف ایک خوب رو انسان تھا (امہوف: یونانی شبہیں  
mhool: Griech.

Portrait. اور راناش "دین ملکیت" تصویر ۱۰)۔ وہ چالاک، مستعد، خطاب اور تیزی سے بھرا ہوا تھا اور اگر اپنے کامیابی کی بال برابر بھی امید ہوتی تو بھی ناامید نہ ہوتا۔ دوسرے مالک کے بعض ممتاز علماء اسکے دباؤ کو سہاگ سمجھتے تھے جیسے دہودوروس ساکن اور امیتوم، جو کارمی کارکن اور دہر تھا، پندرہ دوسرے ساکن، ایک سس، میتر ددو مایوس جے ہرداد نے ابوالملک کا خطا

صلحنامہ وردانوس کی توثیق کی امید لگتی رہی لیکن جب شہ ق م میں اس  
آمرینی سولا کا انتقال ہو گیا تو ہمدان نے یہ اندازہ کر لیا کہ اسکے بعد کسی قسم کی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - دیا تھا (خامی خطاب، رائنش ۲۸۲) اور جو میر عدل مقرر ہوا، معلوم  
ہوتا ہے کہ بادشاہ اس سے ناخوش ہو گیا اور وہ اپنی علیحدگی کے منصوبے ہی عرصے بعد کر گیا۔ ہمدان  
نے طب اور سیاسیات کا خاص طور پر مطالعہ کیا تھا اور اس موضوع پر اپنے زمانے کے بہترین جہاں سے  
رسل و رسائل لکھتا تھا، جیسے زکاریاس ساکن بابل اور اسکے پیادیں ساکن پروسیاس سے یعنی علاج  
بھی دریافت کئے جنہیں مجموعی طور پر ہمدانیات کہتے تھے اور جو اسکے بعد بھی برابر رائج رہے۔ اس کا  
طبيب خاص، پاپیاس ساکن امی سموس عدالت مرافعہ کارکن بھی تھا، واضح ہو کہ بطلان اور شاہان پر حکام  
اطباء کو حکومتی امور کے انجام دہی پر بھی مقرر کیا کرتے تھے۔ ہمدان فون لطیفہ کا بھی سرپرست تھا۔  
(رائش ۲۸۶)۔ وہ خوبصورت اسباب خانہ داری کا شائق تھا، اس کا تخت شاہی اور اسکے  
سرکاری پلنگ سونے کے بنے ہوئے تھے، اور جب اسکے تالا اور وہاںے توش خانے کے خدمت  
بنانے کی ضرورت پیش آتی تو اس میں ایک ہمینہ لگ گیا، اس توش خانے میں ہمدان دوسری چیزوں کے  
سنگ سیلانی کے ۲۰۰۰ طباق تھے جو سونے میں جڑے ہوئے تھے۔ ہمدان نے دیوین نیمہ اور  
ایکٹی کو چڑھا دے پیچھے اور اپنی سوس کے انیس اور بونوروس کے دینیر کی تعظیم و تکریم کی۔ لیکن  
جو وقت اسکے دل میں ابھرا تو اس کی تھی وہ کسی دیوتا کی تھی۔ شہ ق م میں اس نے ایک مذہب کو ہی پر  
اسکے نام پر بہت بڑا چڑھا دیا چڑھایا جس کے شعلے دیرہ مومل سے نظر آتے تھے۔ اسکے محلات شاہی  
انسوف، امی سوس، فارناکھ اور یو پاتوریہ میں اور ایک گرمانی محل مہیل سنی فانی پر تھا اور اسکے خاندان  
کے خالی مقبرے اس وقت تک اسیہ میں نظر آتے ہیں۔

ہمدان کے حالی موالیوں میں غلام آزاد کردہ غلام مسخرے، طبیب ارکان محس شاہی سبھی  
کھاتے تھے، اور بہت سے شریف یونانی اور رومن اور بلاوطن بادشاہ اسکے دربار میں موجود رہتے۔ زندگی  
خوشیوں اور سرگرمیوں سے لبریز تھی اور شکار، ناٹک، ورزش، دھرم اور انیس سویتی بہترین پینے والے  
کھانے والے اور کھینے والے کو انعام یہ سب چیزیں دربار ہمدان میں عام تھیں۔ کھانے پر بیٹنے سے پہلے  
وہ ہمیشہ تریاق کھالیا کرتا تھا اور کبھی اپنے پرستے سے کھار کو الگ نہیں کرتا تھا۔ اس کا خاندان بہت ہی  
تھا اور وقتاً فوقتاً وہ اپنی بیویوں اور بچوں کا صفایا کیا کرتا تھا۔ اس کی بیویوں میں سے ہم صرت ایک نامور

سینائی نوٹس نہیں ہوگی، چنانچہ اب اسنے ازمیر و جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ اگر باوجود اسکے بھی جنگ کا آغاز پانچ برس تک نہیں ہوا، تو اسکی وجہ یہ تھی کہ اول

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ واقف ہیں جو یونانی تراویں اسلئے کہ انہی میں کیرکڑ ظاہر ہو رہے۔ ان یونانی بیویوں کے نام منتمہ (از استرا تو فیکہ) 'بریس (از حیوس) 'استرا تو میں (از پونٹوس) ہیپ کرگنہ (جو گویا اینزوں کے طالب میں داخل ہوئی تھی) ہیں۔ اسکے ان بیٹوں میں سے جو ابھی جائز اولاد دیتے تھے یعنی شکوہ عورتوں کے وطن سے تھے، ہم اپنے بیان میں ہر داد اور اریار تھیس کا ذکر کر چکے ہیں جنہیں فالبا بادشاہ نے خود مردا ڈالا، اسکے ملاوہ ماخاریس اور فارناگیس کا بھی ذکر اچکا ہے جنہیں سے اول لڑکر نے خودکشی کر لی اور دوسرے نے باپ ہی کا خاتمہ کر دیا۔ اسکے ایک ناجائز بیٹے ہر داد والے پر حکام نے یوکیوس قصر کے زمانے میں کافی امتیاز پیدا کیا۔ سلسلہ ق میں ہم ہر داد کے چار باقی ماندہ اولاد سے دو چار ہوتے ہیں: ان سب کے فارسی نام ہیں اور لڑکیوں کے یونانی نام، جنہیں سے کلیو پاترانے تیگران سے نکاح کیا، کہتے ہیں کہ قے ناس کی نسبت حکمران کا پادوسیہ کے ساتھ اور ہر داد ہلہیہ کی نسبتیں شاہان مصر و قبرص کے ساتھ ہو گئی تھیں، لیکن ان آخری دو کا کام اپنے باپ کے ساتھ تمام ہو گیا۔ ہر داد کی بیٹیوں میں سے یو پاترہ اور دیما باس لویہی کے فاتحانہ جلوس میں شریک تھیں۔

سکندر اعظم اور ہر داد دونوں میں دو چیزیں عجیب نظر آتی ہیں ایک تو خندان دونوں کی شخصیتیں اور دوسرے ان دونوں کے حوصلے شخصی حیثیت سے ہر داد میں سکندر کے بہت کم خاص نظر آتے ہیں، لڑکیوں کی شبیہوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں کی شکل ایک دوسرے کی سی تھی (نیز دیکھو اوپر باب ۲۶ حاشیہ ۶) ہر داد میں بربری عنصر بہت کچھ متاثر ہے؛ اعتدال اس کے پاس سے ہو کر نہیں بچتا؛ اسکی غمیش پس کاؤن کے مترادف ہے اور جو کوئی اس سے سر تابی کرتا ہے وہی ختم کر دیا جاتا ہے [لیکن متبادل کر سکندر کا دعویٰ الہیت اور اسکے شاخ، مترجم اردو]۔ اگر کوئی شہر جسے خود اسنے قائم کیا ہے بغاوت کر بیٹا ہے تو وہ اسے برباد کر دیتا ہے اور خود اسکا کوئی بیٹا بغاوت کرتا ہے تو وہ جان سے مار ڈالا جاتا ہے۔ تاہم ہمیں لشکر و انتہان کے خصائص ضرور پائے جاتے ہیں اور کبھی کبھی وہ دوسروں پر امتیاز بھی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ سکندر میں غلط اسلئے تھی کہ وہ کوئی بڑا کام کرنے کے بعد بچتا تھا، لیکن ہر داد میں اس صفت کا شائبہ بھی نہیں پایا جاتا۔ اب حوصلوں کو لیجئے۔ یہاں ان دونوں کے خصائص میں بہت کچھ مماثلت پائی جاتی ہے، خصوصاً اس بات میں کہ دونوں کے حوصلوں کی



خارجہ اسکی کوئی ضرورت نہیں تھی اور دوسرے اس زمانے میں روما کو تین دوسرے  
 دشمنوں کو زیر کرنا تھا یعنی تھریس قوم، ہسپانیہ میں سر توریکوس اور بحر قزاق۔

بقیہ حاشیہ گزشتہ۔ کوئی مدینہ تھی اور جبرج سکندر مشرق اقصیٰ کو منسوب کرنا چاہتا تھا  
 اسی طرح ہرداد مغرب اقصیٰ کے اندر وہی حصوں میں جانا چاہتا تھا۔ اور پھر ان مہمات کے نتائج میں زمین  
 و آسمان کا فرق ہے۔ سکندر میں انسانیت کا جذبہ موجود تھا، چنانچہ اس کے سپاہیوں نے پہلے تو اس کے  
 احکام سے سرتابی کی لیکن اسکے بعد وہ برابر اس سے وابستہ رہے، ہرداد ایک ظالم یونانی تھا چنانچہ  
 اسکی قوم اس سے مذاری کرتی ہے اور جب وہ غیر مسلم ممالک میں ہم سر کرنا چاہتا ہے تو اسکا خاتمہ کر دیتی  
 ہے۔ اسیں شبہ نہیں کہ سکندر کی طرح ہرداد ایک قومی بادشاہ نہیں تھا، اور (بالمخصوص اسکی حکومت کے  
 اختتام پر) اسکی فوج محض اجیر سپاہیوں پر مشتمل تھی۔ سکندر کی طرح ہرداد مشرق و مغرب کو ایک  
 کر دینا چاہتا تھا، صرف فرق یہ تھا کہ وہ ایران سے نکلا اور سکندر یونان سے۔ لیکن اس فرق کے باوجود  
 ہرداد کو یونانی قومیت کے محافظہ کے حیثیت سے سکندر پر فوقیت ضرور حاصل تھی لیکن اس کی سب سے  
 بڑی جہتمتی یہ تھی کہ اسکا مقابل روما تھا۔ اس تنازع میں روما اصول آزادی کا قائم مقام تھا، اور یہ  
 قاصدہ ہے کہ تمدن اقوام میں ذاتی حکومت کے ٹویدوں کو ہمیشہ نیا دیکھنا پڑتا ہے۔ پولین صرف  
 اسوقت تک کامیاب رہا جب تک وہ آزادی کا ٹویدہ بنا رہا، اور کراویل کا بالکل ٹھیک موقعہ پر خاتمہ ہو گیا۔  
 ہرداد نے ایشیا میں یونانی تمدن کو فروغ دیا اور اس حیثیت سے یونانی تاریخ یونان میں اسکی  
 ایک خاص رتبہ ہے۔ اگر وہ کامیاب ہوتا تو ممکن ہے کہ زمانہ آئندہ کی ”سلطنت بیزنطہ“ کی کئی صدی  
 پیش بندی کر دیتا۔ یہ بات یقینی ہے کہ ایسے شہنشاہوں میں جیسے کیرسوس (جو کورینٹس کے شہر آیزوریہ میں پیدا  
 ہوا تھا) اور ایکسکوئوروس (جو پسیدیہ کے شہر سلوکیہ کا باشندہ تھا) ہرداد کے کہیں کم یونانی تمدن کے  
 اثرات تھے، اور شہنشاہان بیزنطہ کے سلطنت میں ملکیت یونان کی طرح بحر اسود کے چاروں طرف واقع تھی۔  
 ایک لحاظ سے ہرداد نے سکندر کے کام کی تکمیل کی، وہ یہ کہ اسنے میں ان ہی مقامات پر حکومت  
 کی جو سکندر کے سلطنت سے باہر رہ گئے تھے۔ یونانی سکندر نے سلطنت ایران کے بیشتر حصے کو فتح کر کے  
 اسے یونانی قالب میں ڈھالنا چاہا، ایرانی ہرداد نے سلطنت ایران کے اس حصے پر قابو پایا جسے  
 سکندر نے چھوڑا تھا اور اس کے شمال اقصیٰ میں جو یونانی آباد تھے انہیں اپنی سلطنت میں ملا دیا اور انہیں  
 بربروں کے دباؤ سے آنا نہ دیا، انہیں اپنی سلطنت کے چاروں کونوں کو یونانی بنادیا۔ لیکن وہ روما کا

بائیں

غیر ملین لوگوں اور ہر طرح کے تارکان وطن کے وجود کے باعث بحری قزاقوں کے تئیں ادیں بہت کچھ اضافہ ہو گیا تھا۔ ان قزاقوں کے قبضے میں ساحل خانیہ بحری قلعے، اور پہاڑی گڑھیاں آٹھویں صدی اور یہ آزادانہ رسل و رسائل کے لئے بڑی بھاری سہارا بنے ہوئے تھے۔ آخر کار روم انکی سرکوبی کے لئے مجبوراً تیار ہو گیا۔ مورینا نے سلطنت کبیرہ کا (جوان قزاقوں سے ملی ہوئی تھی) خاتمہ کر دیا، اور ششم ق م میں پ. سر ویلیوس داتینہ نے، جو کلیکیہ کا پروپریتور تھا، کلیکیہ، پٹلیکیہ اور ازیوریہ میں بہت سی ریاستوں کا خاتمہ کر دیا۔ جیسے کہ "ازوریکوس" کا خطاب حاصل ہو گیا۔ ان واقعات کے باوجود بھی وہ سمندر پر پہلی ہی سی طرح طاقتور بنے ہوئے اور انکی قوت میں یہ واقعہ بھی مدد و معاون ہوا کہ سوریہ کی آزاد ملکیت اب باقی نہیں رہی تھی اور یہ ملک باضابطہ ارمنستان کے بادشاہ کا تابع بن گیا تھا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ شام کا ازلی دشمن مصر تھا، لیکن ادھر تو سلیوکی ایک دوسرے سے دست و گریباں رہتے تھے اور ادھر مصر کی حالت روز بروز زبون ہوتی جا رہی تھی۔ ششم ق م میں بطلمیوس لاتیقیوس کے انتقال کے بعد اسکا بیٹا اسکندر سوم تخت پر بیٹھا۔ لیکن اسکندر زیادہ دن تک زندہ نہیں رہا، اور آخر کار اسے عوام الناس نے قتل کر دیا۔ گواسکے بعد ایک وصیت نامہ بآدم ہو جسکی رو سے اسنے اپنی تمام

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ مقابلہ نہیں کر سکا، جو خود یونانی قلاب میں داخل گیا تھا اور شخصی حکومت کی یونانی تہذیب کو جمہوری حکومت کے یونانی تمدن کے سامنے نچا دیکھنا پڑا۔ قلاب رائٹس بال میں کہتا ہے کہ ہر ماد کے خصائص سے کسی روسی مندر ما زوائی یا دما زہ ہوتی ہے اور جب ہم یہ دیکھتے ہیں تو یہ بات خاص طور پر قابل لحاظ معلوم ہوتی ہے کہ سلطنت رومیہ کا موس ولادیسر اول سلطنت ۹۸۹ء یا ۹۹۰ء میں کریمہ والے غزوہ میں مر گیا۔ میانی ہوا۔ رائٹس (تھوڈا و ۱۸۱۱ء) کہتا ہے کہ ولادیسر کے بیٹے کے دن گویا کونستنس دوم کی روح نے مجرماً؛ اسیر و گویا صدیوں اور نسلوں کے قہر کو پر کر کے ہر ماد کی روح نے پیشراظم کے روح کے ساتھ مضافہ کر دیا وہ پیکر جس کے خصائص میں ہر ماد کی بہت سی صفات پائی جاتی ہیں۔

باب

سلطنت کی رو مان کے نام وصیت کی تھی تاہم لاتیسی رقت (۳۲) کے دو نام نہاد ناجائز بیٹے  
 مینی بطلیموس اولیتیس اور ایک دوسرا بطلیموس مصبر و قریص پر قابض ہوئے۔  
 چونکہ اس قسم کے لوگوں کو غیر ملکی جہات سر کرنے کی اہلیت نہیں ہوتی اسلئے اس وقت  
 یہ فرض کرنا قرین انصاف تھا کہ اگر سلیوکی سلطنت کا خاتمہ ہونے کو ہے تو ابھی جبکہ  
 پارسی لے لیں گے۔ پارسی رفتہ رفتہ ہیکا توہمی لوس سے ہمدان تک پھلان سے  
 سخت کسر می تاک بڑھ آئے تھے اور ان سے ہمداد اعظم بھی مرعوب ہو گیا تھا اس وقت  
 ہمداد فرمانروائے پونتوس کا پھر یہ تمام ملک ایٹلیا سے کوچاک پر اڑا تھا اور اس کا  
 پائے تخت پر گام نہا ہوا تھا لیکن ہمداد اعظم کے استقلال پر ساما بابل لیٹ گئی۔  
 ہم انیسویں باب میں دیکھ چکے ہیں کہ اس سے پہلے ہی ایشیوں نے یونانی باختری  
 سلطنت کو زیر کر لیا اور اس کے بعد انہوں نے آگے بڑھ کر پارسیا فتح کیا لیکن عجبات  
 ہے کہ اس ملک کے تخت پر انہوں نے اسی برس کے ایک شخص سینا تر کوئس کو بٹھایا۔  
 ایکٹیشہ کے اثرات کی وجہ سے پارسیا کی قوت کم از کم فی الوقت کم ہو گئی اور تیکران  
 شاہ ارمنستان کو جو خود بین اور ناقابل اعتبار ہونے کے ساتھ ہی ساتھ بہادر اور  
 جرمی بھی تھا۔ یہ موقع مل گیا کہ اپنے کارناموں سے دنیا کی نظر کو خیر کر دے اور  
 ساحل سورہہ تک بار بار اپنی سلطنت کے حدود پھیلا دیے۔ شمالی عراق عربی، میگڈنیہ  
 اور افرور و پارتیوں سے لینے کے بعد وہ آگے بڑھ کر میدیہ میں گھس گیا۔ اس نے  
 ہمدان کا محل جلا کر خاکستر کر دیا اور اپنا اثر اٹھاتا بڑھا یا کہ المانیہ، امیریہ، اتر و پانیٹے اور  
 میدیہ جملی، گور و مے نے اور اویانیٹے کے بادشاہوں کو اپنا سلیط و منقاد بنالیا۔  
 بعد ازاں سلسلہ ق م میں اس نے علاوہ سلوکیہ یہ ساحل بحر و انطاکیہ کے باقی تمام بالائی  
 سورہہ کو زیر کر لیا اور یہاں کے لئے ایسے سکے ڈھلوائے جن پر اسکی شبیہ بنی ہوئی تھی پھر  
 تقریباً سلسلہ ق م میں اس نے بطلیمائس سمیت فنیقیہ کے بیشتر حصے پر قبضہ کر لیا اسے  
 کا پادوشیہ کو منسوب کیا اور شہر مزاکا اور ارمی سرحد کے گیارہ دوسرے شہروں کے  
 باشندوں کو لیکر اس نے اپنے تخت ٹیکر انڈ کر تہ آباد کیا۔ یہاں تک رومنوں نے  
 اسکی ترقی میں کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اسکی بیوی کلیوپا ترہ نے یونانی تمدن کو فروغ پہنچایا  
 اس کے ارسی ہداریں ایک مصنف قیر و دوروں راکن اسپس رہتا تھا اور تیکر انڈ کی رو میں

دربانی سو سی اداکار یونانی ناولک کے کسبل کرتے تھے۔ خود بادشاہ کا بیٹا ارتا و سدیس  
اول نے یونانی زبان میں کتابیں لکھیں۔

ظاہر ہے کہ تیکران کے فتوحات اسکے خسر مہر داؤ کے کمال مسرت کا باعث  
ہوئیں خاص کر اسلئے کہ مہر داؤ کے دماغ میں اس وقت بہت سے خیالات بھرے ہوئے  
تھے۔ اسنے اپنی دو بیٹیوں کی شادی کے لئے دونوں بعلبکسوں سے پیام سلام کرنے  
شروع کر دیے تھے۔ علاوہ ازیں بحری قزاقوں سے اسکے تعلقات بہت اچھے تھے،  
اور جب اسنے دیکھا کہ صوبہ ایشیا کے باشندے پھر حملی ٹھیکہ داروں کے پھندے  
میں پھنس گئے ہیں تو اسنے اسکے ساتھ بھی نامہ و سام شروع کیا، اور اس سے بھی زیادہ  
یہ کہ سرٹوریوس کے ساتھ اسپین میں ایک معاہدہ کر لیا، جو روم کے لئے یقیناً مفید تھا۔ اسطرح  
چونکہ اطالویوں نے اب روم کے ساتھ صلح کر لی تھی اسلئے اسنے ماریوس کے فرقہ کے  
ساتھ اچھے تعلقات پیدا کر لئے۔ سرٹوریوس نے مہر داؤ کو بھی نیہ کا پادوسیہ، پفلو کو نیہ  
اور غا لٹیمہ کا الحاق کرنے دیا اور ساتھ ہی اسکے پاس ماریوس جیسا قابل سپہ سالار  
بھی پیدا۔ اسکے معاوضے میں بادشاہ نے سرٹوریوس کو تین ہزار تانت اور چالیس ہزار  
سجیدہ دیے۔ ان سب باتوں سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ مہر داؤ جنگ کی تیاریاں کر رہا ہے۔  
رومنوں کو صورت حالات کا پوری طور سے علم تھا، لیکن جب متحمل وہ جنگ  
کی استعداد کرتی نہیں جاتے تھے گو مشرق میں بھی نیہ کے واقعات کی وجہ سے  
جنگ آخر کار چھڑ ہی گئی۔

مشرق کے انتقام پر یہاں کے نامتو بادشاہ نکومدیس فلوپاتور کا  
انتقال ہو گیا۔ اپنے دادا کی طرح وہ بھی اسنے اپچورومن قوم کا آزاد کردہ غلام تھا  
اور جب وہ مرا تو اسنے اپنی تمام سلطنت اچھے نام وصیت کر دی۔ چونکہ اسکا ایک  
بیٹا موجود تھا اس لئے رومنوں کو اسکا وارث بننے سے انکار کر دینا چاہئے تھا،  
لیکن محض ٹھیکہ دار اپنی ترکیبوں کے لئے ایک نیامیدان جانتے تھے، چنانچہ  
نکومدیس کے لڑکے کو فی الفور ناجائز قرار دیدیا گیا لیکن مہر داؤ ہرگز اس بات کو  
پسند نہیں کرتا تھا کہ رومن بوسخوردس اور ٹیمیس پونت دونوں پر قابض ہو جائیں  
اور جب رومنوں کو اسکا یہ ارادہ معلوم ہوا تو انھوں نے جنگ کی تیاریاں کرنی

شروع کر دیں۔ جنگ کے اغراض کیلئے کلیکیہ لوگوں کو کوس کے سپرد کر دیا گیا اور علاوہ  
 دو لیجنوں کے جو پہلے ہی سے وہاں موجود تھیں اسے دو دودالے ایانی لیجنیں  
 بھی دیدی گئیں جو نمبر یا کے آخری ایام میں اسکے پاس ہی تھیں۔ دوسرے کاسٹل  
 مارکوس اور میلیوس کو تاکو بھی نیہ روانہ کیا گیا۔ جنگ کی ابتدا مہرداد نے ہی  
 کی اور پہلے ہی وار میں خالکیہ وں کے مقام پر کوتا کو شکست دیکر کیز کو کوس  
 کا محاصرہ کر لیا۔ مہرداد جزیرہ ٹائے ارکو نے سوس میں تھا، چنانچہ موقع پا کر  
 بوکو کوس اپنے ساتھی کی مدد کے لئے آپونجا اور بادشاہ کو جزیرہ ٹائیں  
 بند کر دیا۔ شہر مہرداد کو دشمن کی صفیں چیر کر نکلنا پڑا اور بہت کچھ نقصان  
 اٹھا کر لڑتا لڑتا واپس اپنی سلطنت میں پہنچ گیا۔  
 اب صورت حالات اسکے مخالف ہو گئی تھی مارکوس مارکوس لیمنوس  
 کے قریب جزیرہ ٹائے میں قتل ہو گیا، اور سکاہ ق م میں ستر توریوس کی موت  
 کے بعد مہرداد کے پاس دیار مغربی میں کوئی ٹوید باقی نہیں رہا جو اپنے ملک میں  
 بھی اسے جنگ میں لڑیں اٹھانی پڑیں اور جب اسکے سوارے کا ایک حصہ لڑائی  
 میں کام آگیا تو آخر کار اسے ارمنستان صغیر کی طرف ہٹ جانے کا ہتھیہ کر لیا  
 لیکن کوچ کرنے سے پہلے شاہی مصاحبوں نے خزانے کو ایک محفوظ مقام  
 پر جمع کرنے سے فوج والوں نے دھوکے اور قریب پر حملہ کیا اور غدر کر لیا  
 جس کی وجہ سے بادشاہ کو دو ہزار سوار اور خزانہ ساتھ لے کر فرار ہونا پڑا۔ واضح  
 ہو کہ یہ واقعہ اگاتھوگلیس کے حالات کی یاد تازہ کرتا ہے (دیکھو باب ۷) اور  
 ویسے ہی اسپر اور مہرداد کے مظالم اور متعدی دونوں میں ایک طبیعت ملکت  
 پائی جاتی ہے۔ اب اس خاندان کا آبائی وطن یعنی پونٹوس بھی ہاتھ سے جاتا رہا  
 بادشاہ کی خواہش یہ تھی کہ کسی نہ کسی طرح اس ملک پر از سر نو قابض ہو جائے  
 لیکن فی الوقت اسے دنیا پر ظاہر کرنا جاہا کہ ملک بدر ہوئے پر بھی مشرقی بادشاہ  
 کو اپنی عزت اور خودداری کا ستقدرا احساس ہوتا ہے چنانچہ اس نے اپنے  
 زمان غانے کے افراد کو فاتحوں کے قبضے میں جانے کے بجائے فاراکیہ کو  
 احکام بھیجے کہ ان سے ایک ایک کو قتل کر دیا جائے پھلہ دوسروں کے اسکی بیٹلیں

باب

روشنک و استاتیرہ اور اسکی بیویاں برٹیس و منئمہ بھی (موسم گرما سہ قیم) ملک عجم سے بخاندی گئیں اور صرف چند ہی ایسی بیویاں رہ گئیں جو اسکے ساتھ تھیں۔ تیلران کے پاس پانچ لاکھ کی عظیم الشان فوج باقی تھی چنانچہ اب ہر داد اپنے داماد کے پاس بھاگ گیا۔ لیکن اب ترائیں شاہ ارمنستان نے بے پروائی کا اظہار کیا اور دو دروازے کے ایک قلعہ میں اسے آ کر جانے کا حکم دیدیا۔ ہر داد تو اس قلعہ میں بیٹھا تھا اور اسکی سلطنت کے بلدیات یکے بعد دیگرے لوگوں کے قبضے میں جا رہے تھے، گواماسیہ امی سوس اور اسٹوف کے طویل مدافعت سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ اپنی یونانی رعایا میں غیر مقبول نہیں تھا۔ گورومنون نے اسے مقبوضہ شہروں کے بعض حصص کو ملا دیا فی الجملہ انھوں نے انکے ساتھ اچھا برتاؤ کیا اور باشندوں کے ساتھ نسبتاً اچھا سلوک کر کے محاصلی ٹیکس داروں کو ناراض کر دیا۔ لوگوں نے اپنے نسبتی بھائی اپوس کلاودیوں کے ذریعے سے تیلران کے پاس پیام بھیجا کہ ہر داد کو فوراً حوالہ کر دو، لیکن تیلران نے اسے حوالہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے برعکس ہر داد کے بیٹے مختار نے جو کیمیری بوسفوروس کا صوبہ دار تھا، ایک ہزار تانت کا ایک گھیرا لوگوں کے پاس تحفہ بھیجا، جس سے رومن قوم کے دوستی کا ستحق قرار دیا گیا۔ اسکے بعد موسم بہار ۶۹ء ق م میں جب تیلران نے سنا کہ لوگوں دریاے فرات کو عبور کر کے ارمنستان پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو اسے ہر داد کے ساتھ مفاہمت کر لی۔ اس پر لوگوں تیلران کو کرتہ کی طرف بڑھا اور جب تیلران ہر داد کو چھوڑ کر اچھی مدافعت کرنے کے لئے آیا تو اسے دریا کے کنارے شکت دیدی۔ کہتے ہیں کہ لوگوں نے سولہ ہزار کی فوج سے ڈھائی لاکھ کے لشکر پر حملہ کیا اور جنگ میں اسکے صرف پانچ اور دشمن کے ایک لاکھ کام آئے۔ آخر کار تیلران تو کرتہ یونانی اور کلیکیہ والے جس نے رومنوں کے حوالہ کر دیا۔ علاوہ بے شمار مال غنیمت کے رومنوں کے ہاتھ آٹھ ہزار تانت تو صرف مسکوک روپیہ آیا اور ہر رومن سپاہی کو آٹھ سو درہم ملے۔ اسکے بعد کو لمکینے پر بھی رومن قبضہ ہو گیا اور انطا کو سس ۱۳ جو انطا کو س اور کلیو پاترہ سلینہ کا بیٹا تھا شام کے تخت پر بیٹھا، گو وہ بھی بہت جلد قتل ہو گیا۔

۱۵۱

سہ ق م میں ٹیکران اور مہروداد نے اپنے اپنے لشکروں کو اور سرفو منظم کیا۔ اب لوکولوس نے سیفون پر حملہ کرنا چاہتا تھا، لیکن اسکی فوج نے اس کا اتباع کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ اس پر وہ ارمنستان کے قلب کی طرف بڑھا اور دریائے ارسامیاس پر اپنے دونوں دستوں کو شکست دی، لیکن جب اسنے وادعی ارگنیں کے شہر ارگس آتا جانے کا ارادہ ظاہر کیا تو اسکے سپاہیوں نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا۔ اب وہ عراق عربی واپس آیا اور راستے میں نصیبین لے لیا۔ مروالیرانی لیجن میں برس تک برابر (سہ ق م) فوجی خدمت انجام دے رہی تھی، اور اب لوکولوس کے چھوٹے نسبتی بھائی پ۔ بھلو دیوس کے بھوکانے سے اسنے آگے بڑھنے سے قطعی انکار کر دیا جسکی وجہ سے آخر کار مہروداد نے اپنی آبائی سلطنت کو از سر نو فتح کر لیا۔ ادھر رومائیں عموماً اناس کا جام صبر لبریز ہو رہا تھا۔ لوکولوس کو کامیابی پر کامیابی ہو رہی تھی تاہم دشمن ویسا کا ویسا ہی تھا۔ الغرض اسکی جگہ مارکوس اکیلیوس گلابریو مقرر کیا گیا۔ اب لوکولوس نے مجلس سناٹ کا حکم ماننے سے انکار کر دیا اور برابر اپنے عہدے پر قائم رہا لیکن چونکہ سپاہیوں نے خود اسکا حکم ماننے سے انکار کر لیا اسلئے اس چال سے کسی کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ الغرض وہ توایشیا کو چھوڑنا نہیں چاہتا تھا اور سپاہی کسی قسم کا ہم سر کرنا نہیں چاہتے تھے چنانچہ آخر کار وہ تروکیوں کے ملک میں چلا گیا اور ادھر مہروداد نے پونٹوس اور ٹیکران نے کا پادوسیہ پر قبضہ کر لیا۔ آخر کار جب روما سے دس مامور لوکولوس کے منقولہ علاقہ کو منظم کرنے کی غرض سے روما سے آئے تو انہیں نے دیکھا کہ علاقہ بھی غائب ہو اور فوج بھی اسلئے کہ فوج کا ایک حصہ تو گلابریو کے پاس اور دوسرا واپس روما چلا گیا تھا۔

اب بظاہر مہروداد کے اقبال کا ستارہ پھر اوج پر تھا اسلئے کہ بادشاہ نے اپنے ملک پر از سر نو قبضہ کر لیا تھا اور گلابریو خاموش پڑا ہوا تھا لیکن جلد ہی ایک عظیم الشان تبدیلی ہوئی۔ اول تو ٹیکران نے پھر اسکا ساتھ چھوڑ دیا، پھر سہ ق م میں اسکے دوست اور حلیف یعنی بحر می قزاقوں کا خاتمہ ہو گیا۔ انیس اسقدر بہت ہو گئی تھی کہ وہ المچ کے ان جہازوں کو بھی پکڑنے لگے جو رومانا جاتے ہوئے تھے اور ظاہر ہے کہ روما اسکا روادار نہیں ہو سکتا تھا۔ اب عموماً روما کی آنکھ کے تارے

بات

کئے یوس پومپی کو قانون گابینیہ کے ذریعے سے بحر و بر دونوں پر تین سال کیلئے وسیع اختیارات دیئے گئے اور صرف تین مہینے کی تکمیل مدت میں اسے ایک ہزار تین سو جہاز گرجا کر کے اوتیس ہزار بحری قزاقوں کو قتل کر کے اس قصے کا ہی خاتمہ کر دیا اور انیس سے بہت سوں کو ایسے ضلوع میں مثلاً اکائیہ والے دیئے اور اور کلیکیہ والے سولی میں جھکا نام اب پوپئو پوس رکھا گیا آبا و کیا گیا جنگی آبادی تنجنان نہیں تھی۔ مہر داد کے لئے اس سے بھی نقصان رساں بات یہ تھی کہ جنوری ۶۶ ق م میں قانون مانی لیا نے پومپی کو جو اس وقت تک کلیکیہ میں تھا، صوبہ جات بھی نیہ کلیکیہ اس حکم کے ساتھ حوالہ کئے کہ وہ مہر داد و ٹیگران کیساتھ جنگ جاری رکھے۔ مہر داد نے اب پارٹیسوں سے مدد کا طلبگار ہوا، لیکن انکے بادشاہ فرامیس نے یہ مناسب سمجھا کہ اپنے واماومینی مہر داد کے باقی بیٹے نوجوان ٹیگران کا ساتھ دے اور فورا ارشستان پر حملہ کر دیا۔ لوگوں کو تو اب روم میں اپنے فاتحانہ جلوس کا (جو آخر کار تین سال بعد نکالایا) فخر تھا، پومپی نے ساتھ ہزار سے زیادہ پیدل اور تین ہزار سواروں کا ایک لشکر تیار کیا جس میں والیر کوس والے سپاہی نہایت خوشی سے بھرتی ہوئے جہاں یہ مشہور تھا کہ لوگوں کی بد قسمت ہے اور دوسروں کو بھی بد قسمت بنا دیتا ہے وہاں پومپی نہایت خوش قسمت مشہور تھا۔ ہمارے نزدیک وہ اٹلی میں ان لوگوں کی پہلی مثال تھا جو اپنے آپ کو بچا کر اپنے دوستوں کو مبتلا کر دیتے ہیں۔ مہر داد پومپی کی فوج سے نصف لشکر بھی جمع کر سکا اور جب اسے اس سپہ سالار کے ساتھ محنت و مشورہ جاری کی تو اس کا یہ خطرناک اثر یہ پڑا کہ اس کی فوج میں جو اطالوی مفرور تھے وہ اس کے مخالف ہو گئے۔ اس نے نہایت سخت سزائیں دیکر بہ اسی کو دور کیا لیکن اس سے اسکے سپاہیوں میں اور بھی بے چینی پیدا ہو گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سپہ سالار کا خاصا نقص موجود تھے لیکن وہ پہلے ہی سے بد قسمت تھا۔ آخر کار ایک روز رات کے وقت پومپی امپراٹور اور اس کی فوج کو کال طور سے شکت دیدی جکے بعد وہ اپنی بیوی ہیپ سٹراٹیہ کے ساتھ ارینی سرحد کے پہاڑی قلعہ سنوریہ کو بھاگ گیا۔ یہاں پہنچ کر انیسے معلوم ہوا کہ ٹیگران نے اس کے سر کا انعام ایک سو تالیف مقرر کر دیا ہے۔ اس میں غصہ نہیں کہ ٹیگران اصغر پومپی سے جا ملا تھا، لیکن شاہ ارشستان نے اس کا



باب

جو الزام ہمداد پر رکھا تو یہ اسکی بڑی بیماری بے وقوفی تھی۔ الغرض ہمداد نے بہت جلد اپنی تدبیروں کو پلٹ دیا اور اب وہ مٹھی بھر فوج پیکر شعل ارض روم کو عبور کرتا ہوا دمی اکا پاس ہوتا ہوا ساحل پہنچا اور وہاں سے کوشش کے شہر دیوسکوریا بس کا رخ کیا جہاں اسنے البانیوں اور اسی بیروں کو (جو دادی کور میں رہتے تھے) اپنا طردار بنالیا۔ یہ دونوں قبیلے کسی زمانے میں ارمستان کے تابع تھے لیکن اس سلطنت کے کمزور ہونے پر آزاد ہو گئے تھے۔ تھیران صخر کو لے کر پومپی اترھا تا کیا اور وہاں بوڑھے بادشاہ نے وفات شامی کا اعلان کر کے ساتھ ہزار تالنت پومپی کے حوالہ کئے جسکے مساو ضے میں اسے رومن قوم کے دوستوں کے ملحقے میں شامل کر لیا گیا لیکن اس واقعے کے بعد تھیران اصغر اور پومپی میں جھگڑے پیدا ہو گئے اور رومن سپہ سالار نے بڑے بادشاہ کے ساتھ بدسلوکی کرنی شروع کی۔ اسپر البانیوں نے دادی کور میں پومپی پر وار کیا لیکن خود ہی شکست کھائی اور اسکے بعد رومنوں نے اسی بیروں کو بھی نیچا دکھایا۔ ان سب واقعات سے ہمداد کے دل پر یہ اثر پڑا کہ اب اسے دیوسکوریا بس کا تحلیہ کر دینا پڑے گا؛ چنانچہ وہ ساحل ہوتا ہوا ایک تنگ راستے سے کیمیری بوسفوروس گیا، اور جب محار نے یہ دیکھا کہ اسکا باب اسپر کسی قسم کا رحم روا نہ رکھے گا تو اسنے خود کشی کو لی۔ اسکے بعد پامپی کا پوم نے ہتھیار ڈال دیئے الغرض جب شامی ق میں پومپی نے سنا کہ ہمداد نے پھر ایک سلطنت پیدا کر لی ہے تو اسنے جنوب کا رخ کیا، ارمستان کبیر میں بادشاہ کے ہاڈ متی ملنے فتح کئے اور اسی سوس میں موسم بہار سال ۱۱۷ ق م میں مفتوحہ ملاقوں کا انتظام کر دیا۔ انیس سے بعض تو شخصی حکمرانوں کے سپرد کئے گئے مثلاً فرانکیہ و طرابزون غاصبی دیو تاروس کو اور کوتانا نوجوان اسنے لائوس کو؛ باقی ماندہ علاقہ قدیم و جدید بلدیات کے سپرد کر دیا گیا۔ منسلک ذیل کو ملاحظہ فرمائیے۔

دریاے ایس کے مغرب میں پومپی پوس جو دریائے ایمناس پر نیا شہر تھا؛ پھر ہائیس و ایرس کے مابین نیا پوس جسکا قدیم نام فازے ہون تھا؛ اسکے بعد ایہ نریلا و میکاپولوس (قدیم سبائنہ مالہ سیوس) بالائی ایس پر؛ دریاے ٹیکوس کے طرف میں دیوسپولس (کبیرہ جسکا بعد میں قیصرہ جدید نام پڑا) اور تانو پوس

باب

(یو پاتوریہ) جسے مہرواد ہی نے آباد کیا تھا اور اسی نے برباد کیا؛ سال پر اسنو داماسٹرس۔ یہاں پھر قدیم یونانی اصول بلدیہ کا دوبارہ ایک بڑے پیمانے پر المطباق کیا جا رہا تھا۔

اب مہرواد نے پوسپی سے صلح کی گفت و شنود شروع کی، لیکن پوسپی نے اسے یہ کہہ کر مسترد کر دیا کہ بادشاہ کو اپنے آپکو رومنوں کے حوالہ کر دینا چاہئے۔

اسکے بعد رومن سپہ سالار سوزیہ کی طرف چلا اور طے وقت اس نے کہا کہ میں اب مہرواد کو خود اپنے آپ سے زیادہ مہیب دشمن، یعنی قحط کے جسم پر چھوڑے دیتا ہوں۔ پوسپی کا یہ قول عجیب و غریب تھا، قحط اور وہ بھی کیمیری بوسٹوں میں! لیکن حقیقت یہ ہے کہ بہت جلد مہرواد نے خود اپنے ہی پاؤں پر کھڑی ماری۔

سلسلہ قحط کے اختتام سے پہلے اس نے ۳۶ ہزار آدمیوں کی ایک نئی فوج اور ایک نیا بیڑا جمع کر لیا تھا۔ اب وہ یہ چاہتا تھا کہ اسکلیٹھ و پالونیہ ہو کر اپنی بعل کی طرح اٹلی پر ان پڑے اور اس کا خیال تھا کہ راستے میں سارماتی، باسٹرنی اور فالوئی اس سے لجھائیں گے۔ ہم کاتی لین کے سلسلہ قحط والی ساؤتھس سے یہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس زمانے میں اٹلی میں بد امنی پھیلی ہوئی تھی چنانچہ یہ بات امکان سے بعید نہ تھی کہ اگر اسکے سپاہی و فادار رہیں تو اسے کامیابی حاصل ہو جائے لیکن یہ شرط پوری نہ ہو سکی اور اسکے ایک منظور نظریہ یعنی کاسٹور سائن رھوڈز نے فنا کر دیا۔ یہاں بغاوت کر دی۔ تھو دوسیہ نیم فایوم اور خرسونیز باغیوں میں شامل ہو گئے اور حسنہ کار بادشاہ کا بیٹا فرناکس نے جسے حال ہی میں اسکے باپ نے اپنے اصول کے خلاف ایک سازش کرنے کے بعد معاف کر دیا تھا، پانسی کا ہیوم میں جہاں بادشاہ ہیتم تھا اپنے سپاہیوں سے دوبارہ بغاوت کرادی۔ جو بھی مہرواد و سٹاک پر بغاوت فرو کرنے کے لئے جا رہا تھا، باغی اسپرٹوٹ پڑے اور وہ نہایت مشکل سے اپنی جان بچا کر شاہی محل پہنچ سکا۔ وہاں ہو چکر اس نے اور اس کے بیٹیوں یعنی مہروادہ اور تیسہ زہونی کیا لیکن اس کا اثر صرف عورتوں پر ہوا۔ جب مہرواد نے دیکھا کہ میں سبھا جاتا ہوں تو اس نے اپنے فالوئی محافظ شہوت کو حکم دیا کہ میرے بدن میں تلوار بھونک دو۔ دوسرے لئے باغی گھس آئے اور بادشاہ کی لاشیں پر

باب

اپنا تمام غریظہ غضب نکال لیا (سلسلہ ق م)۔

پومپی کو ہمداد کی موت کی خبر شام میں ملی۔ اس خبر سے روما اور رومن فوج دونوں میں گویا گھبراہٹ کے چراغ جل گئے اور مارکوس ٹولیوس سروس کے تحریک پر رومیوں میں دس روز کی عید منائی گئی۔ جب پومپی اسی سروس واپس آیا تو وہاں اسے فرناکیس کی ایک سفارت ملی جس کے ساتھ بوٹر سے بادشاہ کی لاش بھی تھی جسے اس نے اسٹوف کے شاہی قبرستان میں دفن کر دیا۔ فرناکیس کو ملکیت یوسفوروس ملی اور ہمداد کے دوسرے اولاد اور عہدہ دار خاتمانہ بلس میں شرکت کے لئے روما روانہ کر دیئے گئے۔

اب ہم سلسلہ کی طرف دوبارہ لوٹ کر شام میں پومپی کے فتوحات کا بیان کرتے ہیں۔ اس حصہ دنیا میں بادشاہوں اور شہروں کے باہمی قصے تھیں، بالکل لامتناہی تھے۔ ایسیہ کے حکمران کے ہاتھوں اٹالکوس کے مارے جانے بعد پومپی نے خاندان سلیوکیان کو معزول کر کے سوریہ کو ایک رومن صوبہ بنا دیا اور یہودیوں کی بھینچنی کی وجہ سے پومپی کو یروشلم بھی فتح کر کے اسے یہودی ملکیت کو یہودی قوم کے مدد تک محدود کر دیا۔

سلسلہ ق م کے بعد ایشیا میں جو ممالک رومن اقتدار کے ماتحت چھو گئے تھے انکی سب ذیل تنظیم کر دی گئی: صوبے، یعنی وہ قطعات جن پر روم کی حکومت چلتی تھی یا جن پر انکی نگرانی تھی ایشیا، تھریس، پونٹوس، کلیکیہ اور سوریہ۔ تھے؛ بلوکیٹیں؛ کاپادوسیہ؛ اسکے شمال میں غلطی دیونٹاروس کا ملک جس میں حصص فالطیہ و فرناکیہ و طرابزون شامل تھے؛ جنوب میں کوماگینے، جیسر ایک دو خلا خاندان حکمران تھا، جس کے آباد اجداد باپ کی طرف سے قدیم ایرانی قبیلوں کے اور ماں کی طرف سے سلیوکیوں کے باشندے تھے۔ میں یہاں چھوٹی چھوٹی لوگوں کا ذکر صرف یہی کرنا کافی سمجھتا ہوں کہ انہیں سے بعض مذہبی عقیدے اور ان حالات کی طرف باب ۲۹ میں پھر رجوع کرونگا۔ تمدن کے لئے ہدایات کی اہمیت بہت زیادہ تھی اور کوکوس و پومپی دونوں ہر طرح سے انکا دل بڑھاتے تھے چنانچہ پومپی نے ایشیا میں ۲۹ جدید شہر آباد کئے۔

سکندر مند ولسی میں ارمنستان پھر طبرستان تک آیا؛ سلطنت ارمنستان میں پومپی کی نیلوم سوریہ

ایشیاب ایک طرح کی "مقدس سلطنت روما" بن گئی تھی جس میں دنیوی اور مذہبی دونوں طرح کے خمران اور آزاد شہر پائے جاتے تھے اور یہ کیفیت ملک کے لئے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - مارکوارٹ: "رومن ایشیائی" (Koenigreich Kleinarmenien, Die Organization durch Pompejus, Marquardt, Roemische Staatsverf

۱۲۹ء -

Th. Mommsen: Die Dynastie von "کوماگینے - روم سن: "خاندان کوماگینے"

Athen Mittheil. رسالہ Kommagene ۲۹ء، روم سن: "تاریخ روما" ۴۴۵ء، ہومان و پٹسٹائن: "سفر نامہ ایشیائے کوچک و سوریہ شمالی"؛ Humann & Puchstein Reisen in

Kleinasien & Nordsyrien. برلن ۱۸۹۸ء۔ اس کتاب میں فرود داغ کے عمارت کی تصویر اور بیان دیا ہوا ہے، لیکن اس سے پہلے ہی محمدی بک نے اسے شائع کر دیا تھا۔ رائٹس: "خاندان کوماگینے"

Reinach: La Dynastie des Commagenes "جریدہ مسالہات یونان"

Revdes. Etudes grecques ۱۸۹۰ء، ص ۲۶۲۔

اس خاندان کا ابوالآباد چوتھی صدی کا ایک باختری نژاد اور دست تھا جو ایرانی صوبہ دار تھا۔ اس خاندان کے آخری بادشاہوں کے سلسلہ کو جسے بابلوں نے فیکل مپوڑ دیا تھا (شاپان سوریا)؛

ccviii Babelon: Rois de Syrie وغیرہ اسے اب رائٹس نے مکمل کر دیا ہے لیکن

اس میں ابھی تین کا پہلو نہیں پیدا ہوا (دیکھو دوروس ۱۴۲ء) (الف) میں کوماگینے کے جس صوبہ دار لیلیا پائوس کا تذکرہ ہے اسکا تعلق اسی خاندان سے تھا۔ اسکا بیٹا ساموسا کا آباد کرنے والا ساموسیس تھا جس کے

اتک موجود ہیں (بابلوں: ccviii)۔ اس کے بیٹے ہرداد کالی کی کوس نے انطاکیہ کو شہر گریچس کی بیٹی لادیس کے ساتھ شادی کی جس کے بیٹے انطاکیہ اول نے ملک پر سولہ ق م سے پہلے سے

کم سے کم سولہ ق م تک حکومت کی اور یہی وہ بادشاہ ہے جسے فرود داغ کی شاندار عمارت بنائی۔ کوماگینے کے باقی ماندہ فرمازہ اول کا بیان بابلوں: "شاپان سوریا" میں دیا ہوا ہے اور انہوں نے آخر کار

کلیکیہ اور لیکاونیہ کے حصوں پر حکومت کی۔ سولہ ق م میں وہ سپازیان نے اس سلطنت کا خاتمہ کر دیا اور آخری فرمازہ کا بیٹا ایمنز چلا گیا جہاں وہ آخری پونٹوس بن گیا۔ ایمنز کے بیٹے نے کی ویران عمارت

(جس کے کتبے ابھی تک موجود ہیں) اسی کا مقبرہ ہے۔ واضح ہو کہ اسکے جد امجد اور دست کو بھی ایمنز کا شہر

بہت ہی مفید تھی۔ ہمیں شبہ نہیں کہ ایشیائیوں کو بڑی بڑی قبریں محال میں دینی ٹیڑھی تھیں۔ پومپئی نے رومن خزانے میں ۲۰ کروڑ سترتھیں (یعنی تقریباً ۲۶ کروڑ روپیہ) نکالا اضافہ کیا؛ اسکی فوج کو ۱۶ سوتالنت (یعنی تقریباً ۱۶ کروڑ روپیہ) ملا اور جو فاطحانہ جلوس پومپئی کا ۲۸ سہ ۲۹ ستمبر ۸۹ ق م کو نکلا وہ نہایت آناک تھا۔

بقیہ ماضیہ صفحہ گزشتہ۔ حال تھی (مجموعہ نوشتجات ایٹکا C. I. A. ۱۰۸۱) (۱۰۸۱) (۱۰۸۱) (۱۰۸۱) یہاں نہایت دلکش انداز سے کہتا ہے، قدیم ایرانی خاندان اپنے باختریونی حوصلوں اور تون کے قبضوں سے کبھی سواحل بحیرہ ایجینا اور کبھی قلعہ جات کو ہمارے جا پڑتا اور آخر کار وہ بالاس اتھینے کے مقدس چٹان کی ایک چوٹی پر اکٹھا کر لیا۔ یہاں یہ بادشاہ آدم کر رہا ہے اور اسکی یاد ان سب فرمانرواؤں سے کہیں زیادہ ہے جنہیں خود انکے تختہ ہائے شاہی پر انکی موت نے اگلے تھانے کے اس وقت تک جہانک خوبصورتی کے مسلک کا اہل جوتار ہے گا اور اسکے پیرو زیارت کے لئے یونان جاتے رہیں گے اس وقت تک اگر پومپس کی روشنی سے باختری اور رقت کا روضہ بار بار منور ہوتا رہے گا۔ اس غلو پاؤس سے اس کشش کا نہایت عمدہ ثبوت ملتا ہے جو مشرقیوں کو یونان کی طرف لاتی تھی۔ واضح ہو کہ فلو پاؤس ایک رومن کانسل اور برادران اروال میں سے تھا (جنگلے سپرو دیا دیا کے پوجا کا کام تفویض تھا)۔

۲۸۶ ق م سے ۲۸۱ ق م تک پورے یونان کے حالات کے لئے میں ہرگز بزرگ ۲۸۶ ق م و فیرو کا حال دو ٹوکا اور یہاں صرف چند اور بیان کرنے پر اکتفا کر دے گا۔ رہن پر پی پولس کے ماروھا ٹیرو دینہ میں پولو ٹارک: Cim: ۲۱۔ مقدونیہ کے براہ و پرتور کالپرسوس میرو (سیدھی ق م) کو سروس اپنی تقریر پیرو میں دیر زانی بتاتا ہے جسے دو لابیلا کے اتھی میں سپہ ق م میں ایشیا کا اور اسے بعد پر و پرتور کی حیثیت سے سسلی کا ستیاناس کیا۔

رومن رومو د میں باغت کیے تھے۔ اریو بارزان اول و سوم ایجنٹری تریون کرتے ہیں (ہرگز بزرگ ۲۸۶ ق م) پومپس ایجنٹری کو ۵۰ سالٹ شہر کے تریون کے لئے دیتا ہے۔ پومپس ایجنٹری کو خاندانے پونچا تا ہے اور سروس کی طرح ایلیوس کے راتوں میں شریک کر لیا جاتا ہے۔ سروس ایجنٹری میں قید جیسے رہتا ہے اور پورٹریس و جہل میں ایجنٹری آتے ہیں۔ ایجنٹری میں اریو پولس کے اقتدار میں دست خاص طور پر قابل لکھا ہے اور اب کو قوالی عدالت فیلیماٹ اور مذہب ہاسکا اثر ہے (ہرگز بزرگ ۱۴۴ ق م)؛ سلوم ہوتا ہے کہ اکتفا خاکلی خاطر رومانے اس مجلس کے اقتدار میں اضافہ کیا پھر لکھ دیتے ہیں کہ ایجنٹری روز روز تمدن کا مرکز اور دنیہ اکتھت بنا جاتا ہے۔

# باب سبست و ششم

پومپی، قیصر کراسوس

فار سالوس

قیصر مصر میں

فلپی

انتونی و کلیوپاترہ

مصر کی سیاسی حیثیت

سلطنتِ روم تا سلسلہِ قسطنطین

ہمارے قصے کا باقی بیان کرنے میں زیادہ وقت درکار

باب

نہیں ہو گا۔ پوہی نے تو ایشیائی مسالمت کو اپنے خیال اور خوشی کے مطابق طے کر دیا تھا، لیکن اس بندوبست کو قانونی جامہ پہنانے کے لئے اسکی ضرورت تھی کہ اسکی توقع مجلس سیناٹ میں کر دیا جائے اور یہ مجلس اس توثیق سے برابر گزر کر تھی کہ چنانچہ اس فاتح نے عمومی رہبر قیصر اور دو متمند کراسوس سے اتحاد عمل کرنے کے اپنے مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اس طرز کار کی وجہ سے پوہی نے اپنے خطرناک ترین مد مقابل قیصر کو (جو اس سے کہیں زیادہ مستعد اور کہیں زیادہ جالاک تھا) آگے بڑھنے میں مدد دی۔ قیصر نے آہستہ آہستہ تمام عالیہ فتح کر لیا، اور اسی ملک میں جو ردائیں کچھ ایسا دور نہیں تھا، ایک نفیس لشکر کھڑا کر دیا۔ محض اسکی ذات سے وابستہ تھا۔ اسی دوران میں کراسوس کو مشرق میں سرحد سوریرہ پر پارسیوں کے مقابلے میں کامیابیاں ہوئیں، لیکن ایدریہ کے جنوب میں کارہائے کے مقام اسنے انکے ہاتھوں شکست کھائی اور اسکے بعد جب وہ ایک جھگڑے کے طے کرنے کے لئے (جو بلاشبہ پارسیوں نے خاص طور پر پیدا کیا تھا) پارسی سپہ سالار سوریناس سے گفتگو کر رہا تھا تو اسے وہیں ملک عدم ہو چکا دیا گیا (۱۳۷ ق م)۔ جب کئے سی فون میں شاہ اریٹیا کے سامنے یورپی پدیں گئے نالک باکھائے کا کیل جو رہا تھا تو آگاہے بجائے پتھروں کے کراسوس کا سر لئے نیم یونانی حاضرین کے سامنے نمودار ہوا اور اسکے گھستے ہی فتح و نصرت کے اس خونی سے ثبوت کو دیکھ کر واہ واہ اور مرعبا کے شور سے تماشہ گاہ گونج اٹھا۔ اس وقت میں فاتح خود سوریرہ میں تو داخل ہوئے لیکن کایوس کا یہ کوس نے نہایت دانشمندانہ طرز پر دشمن کی مدافعت کی۔ اب پوہی اور قیصر تنہا ایک دوسرے کے روبرو تھے۔ پوہی از سر نو اس فریق یعنی ایشیائیوں سے جالاک تھا جسکے ساتھ اسنے اپنی زندگی کے

لحمہ خانہ جنگی سے جس عہد کی ابتدا ہوتی ہے اس کے لئے علاوہ مستند تاریخ ہائے روما کے منسلک ذیل کتابوں کا مطالعہ سودمند ہو گا :- یودائچ : "قیصر مشرق میں" Judeich: Caesar in Orient لائپرک شٹٹہ : خصوصاً کاسٹاکو وزن : آگستوس اور اس کا عہد Gardthausen: Augustus und seine Zeit ۱۸۷۱ء لائپرک شٹٹہ :-

بانی

ابتدائی ایام بسر کئے تھے اور قیصر کا مقصد بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ عمومی سردار کی جگہ تمام مملکت کا سردار بن جائے۔ الغرض دونوں شخصوں کے درمیان مشفقہ میں تنازع برپا ہو گیا۔ قیصر نے ردِ مابِ قرضہ کر لیا، پومپی کے پیروں کو ہمسائیہ میں بمقام الروہ شکست دی اور خود کو آمر مطلق بنوایا؛ اس کے بعد وہ مشرق کی طرف چلا اور شکستہ ق م میں فارس کو اس کے مقام پر خود پومپی کو شکست دیدی۔ اس طرح سلطنتِ روما کے اس عظیم الشان سحرانی کیفیت کو فرو کرنے کے لیے مشرق کی یونانی دنیا کو ایک خاص اہمیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اسی میں سب سے اہم مناظر پیدا ہوتے ہیں اور اسی میں پہلے قیصر کے مخالفوں پھر فلاشیہ کے مخالفوں اور آخر میں قیصر کے متبغی کے مخالفوں کو میدانِ عمل منجھاتا ہے۔ لیکن مغرب ہی نے آخر پلٹنے جھکائے۔ اور اگر یونانی جمہور قیصر اور کسار ویاٹوس کے خلاف تھے تاہم ان کے حریفوں یعنی پومپی، قاتلانِ قیصر اور اتونانی کی بیگمناہ کارروائیوں کو جسے انکی معاندانہ روش کو بدل دیا۔

دبانے پومپی سے پومپی اپنی پوس مٹی لہذا اتالیہ (ہلک پم قلیہ) اور جڑیں ہوتا ہوا مصر پہنچا۔ مصر میں بطلمیوس اگلے مہینے کے ۲۱ سالہ بی بی قلیہ پاترہ ہنرم اور ۱۳ سالہ بی بی بطلمیوس چار دہم جن کا پومپی کسی زمانہ میں اتالیق رہا تھا حکمران تھے۔ اگلے مہینے آخری بطلانہ کی طرح ایک عالم اور بے اصول شخص تھا جسے دونوں کیساتھ اور جس کے ساتھ دونوں نے بے پرواہی کا برتاؤ کیا تو ان بھائی بہن کی آپس میں نسبت ہو گئی تھی۔ لیکن دونوں میں جھگڑا ہو جانے کی وجہ سے بطلمیوس کے ساتھیوں نے قلیہ پاترہ کو ملک سے نکال دیا تھا اور شام کی سرحد پر اس سے برس بیکار ہو گئے تھے۔ پومپی کا خیال تھا کہ جب وہ مصر پہنچے گا تو اس کے شاگرد اسے خوش آمد کہیں گے لیکن جب اسکی کشتی پیلوزیوم کے قریب کوہ کاسیوم کے بندرگاہ میں ٹکرا اُترا تو وہی اور اس نے بطلمیوس کے پاس پیام بھیجا تو مصری وزیر پومپی نوس واپس اس نے نو عمر بادشاہ کو صلاح دی کہ تمام مشکلات سے نکلنے کی بہترین تدبیر یہ ہوگی کہ پومپی کا کام تمام کر دیا جائے، چنانچہ پومپی سے کنارے پر جانے پہلے ایک کشتی میں بیٹھنے کے لئے کہا گیا اور اس کے بیٹے سیکنٹوس اور اسکی بیوی کے سامنے (جو جہاز پر ہی رہ سکے تھے) اسے قتل کر دیا گیا۔ اوہر



قیصر ہلیس پونت ورموڈز ہوتا ہوا اسخندریہ پہنچا، اور جب اسے پوسپی کاسر  
 دکھایا گیا تو (کتنے سی خون کے واقعہ کے بالکل برعکس) اسپراسکا بید اثر پڑا۔  
 مصریوں کو امید تھی کہ وہ ملک سے فوڑا چلا جائے گا، لیکن دو چیزوں نے اسے  
 مصر چھوڑنے سے باز رکھا، ایک تو رویہ جمع کرنے کی خواہش اور دوسرے  
 کلیو پاترہ کا دلربا حسن، اور چونکہ اس کے پاس بہت کم فوج تھی اسلئے مصری وزرا  
 نے بھی اس کے قیام کو مناسب ہی سمجھا تا کہ وہ آسانی سے اسکا کام بھی تمام کر دیں۔  
 انھوں نے اسخندریہ کے باشندوں اور رومن حرس سے (جو شہر قیام سے  
 وہاں مقیم تھا) بغاوت کرا دی، اور بظاہر معلوم ہوتا تھا کہ تلاشیہ کے تیسرے رکن کا  
 خاتمہ بھی مشرق ہی میں ہو جائے گا۔ ایک مرتبہ اتوارے ایک ڈوٹے ہوئے جہاز  
 میں سے کنارے تک تیرنا پڑا، اور اسے شہر کے ایک چھوٹے حصے پر قابو رکھنے اور سمندر  
 سے اس کے ریل و رسال جاری رکھنے میں بڑی مشکل پڑی۔ ہمیں شبہ نہیں کہ اس بغاوت  
 کا اسے سامنا کرنا پڑا تھا اسے رومن سپاہیوں کی مستعدی سے بڑی مدد ملی تھی۔  
 بہر حال انکی اسی وقت گلو خلاص ہوئی جب مہرداد اعظم کا بیٹا مہرداد ایک فوج  
 لیکر مصر پہنچا اور پلو زیم پر قبضہ کر کے دریائے نیل کے مشرقی کنارے پر ہو کر  
 آگے بڑھا۔ اب قیصر نے اپنے لشکر کو جہازوں پر سوار ہونے کا حکم دیا، وہ فاروس  
 کا دور کر کے اسخندریہ کے مغرب میں اترا اور ماریونی جھیل کا پلرنگا کر مہرداد سے  
 مل گیا۔ آخر کار متحدہ افواج نے مصریوں کو شکست دیدی اور لڑائی میں خود شاہ  
 بطلمیوس ڈوب کر مر گیا۔ اب قیصر نے تمام اسخندریہ پر قبضہ کر کے مصر کو زیر کر لیا  
 حکومت مصر کلیو پاترہ اور اس کے دوسرے بھائی بطلمیوس کے سپرد کرنے کے بعد  
 اسے شام کا رخ کیا، جہاں اسے انطاکیہ، بطلمیوس، کبارہ، لاؤ و جیہ برسائیل بحر  
 اور رومکس کو انکی وفاداری کا انعام دیا اور رومن حرس و محال سے سودیوں  
 کو جو آزادی حاصل تھی اسکی توثیق کی۔ اس کے بعد اسے ایشیائے کوچک جا کر مہرداد  
 اعظم کے بیٹے اور قائل فارناکس کو زیلا کے مقام پر شکست دی ( واضح ہو کہ یہی  
 وہ لڑائی تھی جس کے بعد اسے مجلس سینات کو وہ شہر تین لٹا میں آیا، میں نے  
 دیکھا، میں نے مغلوب کیا، لکھ کر بھیجے تھے) فارناکس کو خود اس کے ہی صوبہ دار اساندر نے

بات

بوسنوروس میں جان سے مار ڈالا۔ اب قیصر نے ایشیائے کوچک کی تنظیم میں چند تبدیلیاں کیں اور قبرص کو جسے رومن حمایت میں آزادوی مائل تھی وہ بڑھاپا لکھ کے حوالہ کرنے سے دیا۔ مشرقی میں انتونی کے غیر رومیانہ طرز عمل کی گویا ابتدا کر دی۔ یہاں ہم غارتگری کی اور قیصر کے کامیابیوں کا ذکر نہیں کر سکتے اور تھا پوس و مندا کا بھی اس موجودہ تاریخ سے کوئی تعلق نہیں۔ یہاں ہم ان تدابیر پر بھی بحث نہیں کر سکتے جو سلطنت روم کے تنظیم کے لئے اسکے دماغ میں انھیں اور جنہیں سے بعض کو وہ پورا کر سکا اور بعض کو نہیں اگر ان تدبیروں سے وہ سلطنت کا شخصی حکمران بن جاتا جیسا بعض کا ایک حد تک صحیح خیال ہے تو اسیں شبہ نہیں کہ اس دستور کو اتنا استقلال نصیب نہ ہوتا جیسا اسکے قبیلے کے سیاسی نظم سے روم کو میسر ہوا جو حقیقت یہ ہے کہ عدیمیت کو (جو بالکل ناکارہ ہو گئی تھی) زیر کرنے کی توجہ ضرورت تھی لیکن یہاں ہی بے میل مطلق العنانی اسکی جگہ کو پر نہیں کیا جاسکتا تھا۔ کم از کم اسیں تو لشکر کی گنجائش نہیں کہ قیصر کی محاسن نیات کو (جو اسوقت تک صاحب اقتدار رہ چکی تھی) محض محاسن شور نے بنا کر ذلیل کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسیں اس دور پریشانہ تدبیر کا مادہ نہیں تھا جو بعض مصنف اسکے ساتھ منسوب کرتے ہیں اور اگر ہم اس واقعے کو ان خیالات کے ساتھ لائیں جو اس زمانے میں عام تھے تو پھر ہم اس کے قتل کی ماہیت اور ماہیت کو اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہیں مگر اسوقت جب یہ خود سرائیک دوسرے سکندر کے مانند سلطنت پارٹھیا کو فتح کرنے کی فکر میں تھا، اسکے دشمنوں نے یونانی انداز سے اسکا خاتمہ کر دیا تھا۔

۱۔ کاسیوم کامل و توخ؛ بیڈیکر "سحر" Bed. Aegypten ۲۵۲ -

گبارا، جیٹا، ۶۵۹؛ بیڈیکر "فلسطین" ۲۸۶ -

قیصر بطریق شہزادوں کے حوالہ قبرص کو دیتا ہے؛ دیون کاسیوس ۲۵۲ - جے اس کا علم نہیں کہ آیا موسم سن اس واقعہ کو اپنی کسی کتاب میں بیان کیا ہو۔

قیصر - موسم سن نے قیصر کی ایک نہایت تابناک تصویر کھینچی ہے اور اپنا یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ قیصر کا مقصد اعلیٰ یہ تھا کہ اپنے قہر و قوت میں گرے ہوئے ملک اور اس سے بھی زیادہ ذلیل ہر سیاہ

وہ جنگیں جو قیصر کے قتل کے بعد برپا ہوئیں اور برابر آخری مند دست سلطنت جاری رہیں وہ زیادہ تر مشرقی ممالک اور دنیا کے یونان میں لڑی گئیں۔ قیصر کے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ یعنی یونانی قوم کے سیاسی و فوجی و ذہنی اور اخلاقی نشاۃ ثانیہ کو فروغ پہنچا (تاریخ روم ۳۵۶، ۳۵۷)۔ پھر ص ۴۵ پر وہ کہتا ہے کہ جس بے اخلاقا بلت کے ساتھ اس نے رومن حکومت کو ایک نئے قالب میں ڈھالا اسی سے اس نے یونانی قوم کے احیاء کا ذمہ لیا اور کھنڈر مغنم نے جس کام کی ابتدا کی تھی اُسے از سر نو شروع کر دیا۔ اگر یہ سب درست ہے تو پھر قیصر کی شخصیت تاریخ یونان میں بھی ایک نمایاں شخصیت بن جائے گی لیکن میرے پاس اس کا کوئی ثبوت موجود نہیں کہ یہ اسکے اعلیٰ داروغہ متاخذ تھے اور اسکے کارناموں کے ایسے درخشاں نتیجے نکلے اور جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ رومن سن کی کتاب کے گیارہویں باب کا وہ حصہ جس میں قیصر کا کردار بتایا گیا ہے اب جرمانی مدارس کے کتب نصاب میں داخل ہو گیا ہے تو میرے پہلے سے بھی زیادہ اپنے خیال کا اعادہ کرنا چاہتا ہوں۔ میرے نزدیک رومن سن نے اپنی رائے کا ثبوت نہیں دیا اور اسکی ضرورت ہے کہ ہم اس عدم ثبوت کا پوری طور پر ممانعہ ازہ کر لیں۔ رومن سن نے قیصر پر جو حکم لگایا ہے اس سے بعض دیگر مورخین نے بھی اختلاف کیا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ اگر رومن سن کے صفر کے کہنے (یعنی قیصر کے انفرادی کارناموں) کو پیش کیا جائے اور پھر یہ ثابت کر دیا جائے کہ ان سے وہ نتیجے نکل سکے جو رومن سن نے دکھائے ہیں تو پھر ہم اس قصے کو اپنے اصل رنگ میں دیکھ سکیں گے اور اس زمانے کے رومنوں اور یونانیوں کے متعلق ایک صحیح تر رائے قائم کر سکیں گے اور اس رائے پر زور دے سکیں گے کہ قیصر نے جس سیاسی دستور کا نفاذ کرنا چاہا اسکے دستِ حق نہیں تھے۔ رومن سن کے بیان میں پلانٹینس کی توالی کے تنظیم کا ہے۔ یہاں بلاشبہ قیصر کی اصلاح سود مند ثابت ہوئی۔ اسکے بعد رومن سن اس خراب معاشی حالت کو تفصیل سے بیان کرتا ہے جس سے قیصر اٹلی آنے پر دو چار ہوا (ص ۴۵)۔ وہ کہتا ہے کہ اس مرض کی بنیاد ناقابل علاج تھی اور جو کچھ ادویہ اسکے لئے استعمال کی جاتی تھیں ان کا بیخ و بام خد عوام ہوسکتے تھے یا مروارید کے اثرات۔ واقعہ یہ ہے کہ ہوشیار سے ہوشیار طبیب کی طرح جس عقل حکومت بھی خن فاسد کو خون صالح میں تبدیل نہیں کر سکتی یا بس سے زیادہ نہیں کر سکتی کہ ان نقائص کا اندازہ کرے جو فطرت کے شغائش قوتوں کو روکتے ہیں۔ ہمیں شبہ نہیں کہ قیصر نے اپنے اصلاحات کو عمل کا جامہ پہنایا اور ان تمام حدود کے ساتھ جو رومن سن نے شمار کیے ہیں وہ بہت کچھ کامیابی بھی حاصل ہوئی۔ وہ اور اٹلی کے بعد صوبوں کی باری آئی۔ یہاں رومن سن کہتا ہے کہ قیصر سے

باب

قانون کا اور پھر ایتھونی کا دار و مدار مشرق پر اور سلیکیس تو س پومپی کا اولاد یونانی سسلی پر ہے۔ قیصر کا ارادہ تھا کہ بروٹوس کو مقدمہ دینے کا اور گائیوس کو

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - پہلے روم میں عام خیال پھیلا ہوا تھا کہ صوبے رومن قوم کی گویا جاگیر ہیں، لیکن قیصر نے اس خیال کا انزال کر دیا (صفحہ ۵)۔ یہ رائے موم سن کی اس رائے سے مختلف ہے جس کا اس نے دوسری جگہ اظہار کیا ہے۔ ہم باب ۱۹ حاشیہ ۵ میں دیکھ چکے ہیں کہ نہ صرف اپنی تاریخ روم میں بلکہ رومن قانون عامہ پر اسے جو کتاب لکھی ہے اس میں بھی یہی رائے ظاہر کی ہے کہ ”جاگیر“ کا نظریہ کایوس گراکھوس سے گائیوس تک تسلیم کیا جاتا تھا۔ اب اس سے مطلقاً باز نہیں کرتا (باب ۱۹ حاشیہ ۵) کہ اس نظریہ کے ابتداء کایوس گراکھوس سے ہوئی تھی، یا یہ کہ قیصر نے اس خیال کا انزال کر دیا تھا، لیکن ظاہر ہے کہ موم سن خود یہ نہیں کہہ سکتا تھا، ورنہ پھر یہ نظریہ کایوس کے زمانے میں دوبارہ کیسے نکل سکتا تھا۔ یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ قیصر کے ارادوں کے برعکس امپراطوریہ کے عہد میں یہ خیال از سر نو رائج ہو گیا، لیکن اس کا ثبوت ہے کہ قیصر نے اس خیال کا انزال کر دیا تھا۔ اپنے قول کے ثبوت میں موم سن صرف یہ واقعہ پیش کرتا ہے کہ قیصر نے اطالویوں کو صوبوں میں لپکا کر آباد کر دیا تھا اور سوال یہ ہے کہ اس سے صوبوں کے حالات میں بہتری پیدا ہوئی یا اس سے انکی مرزا محالی میں کمی ہوئی۔ یہ بات قابل لحاظ ہے کہ موم سن قرط جنہ کی آباد کاری کو خاص طور پر اپنے خیال کے ثبوت میں پیش کرتا ہے (۱۱۵ ۱۳۵) اور کہتا ہے (صفحہ ۵) کہ یہاں قیصر کایوس گراکھوس کے اصول پر کاربند ہوا، لیکن ہم دیکھ چکے ہیں کہ خود موم سن تاریخ روم ۱۱۱۰۲ (۱۲۰) ج کے قول کے مطابق جب کایوس گراکھوس نے افریقہ میں رومن نوآبادی کی بنیاد ڈالی تو اسے یہ نیا نظریہ پیش کیا کہ ماتحت علاقوں کی اراضی مملکت کی ”خامی ملک“ ہے۔ یہی تو پرانی ”جاگیر“ کا نظریہ ہے اور اس میں وہی طلب زرعی تو مضحکہ خیز ہے جب قیصر اس کا اعادہ کرتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ اس نے یہ سب فلسفے پہلو کوٹے ہوئے کیا، لیکن ہمارے نزدیک یہ قرین قیاس نہیں۔ صرف یہی بات اوپر کے واقعات سے عیاں ہے کہ قیصر نے صوبوں کے ساتھ معینہ دہی سلوک کیا جو کایوس گراکھوس نے کیا تھا اور اس نے کسی نسبت کم لطف و کرم کے خیال کا انزال نہیں کیا۔ موم سن اس کے بعد ملت روم کے عام قانونی اصلاحات پر بحث کرتا ہے اور دکھاتا ہے کہ قیصر نے اس شعبہ میں بھی کچھ نہ کچھ اصلاحات کئے، لیکن یہاں میں جو کچھ ہوا اس کے

اسودہ کا صوبہ وار مقرر کیا جائے اور اب اس کے انتقال کے بعد یہ دونوں ایجنٹ  
جائے جہاں آرمود پوس و آرسطوگٹون کے مجسموں کے قریب ان کے بت نصب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اعتبار سے قیصر کی ذمہ داری تیس سو سال کی تھی۔ اس کے موم سن  
”رکاب“ جدید ضابطے کے خاکے“ کو قیصر کی طرف منسوب کر کے اور اسے مختلف اموال کی طے کرنے کے لئے  
ضروری قرار دیکر اس کی ذمہ داری تیس سو سال کی کرنا ہے۔ لیکن اول تو قیصر کا ارادہ کبھی پورا نہیں ہوا،  
اور ضروری اصطلاحات کبھی نکل نہیں ہوئے اور دوسرے اس کا قابل توفیق پہلو صرف موم سن کا خیال ہی  
خیال ہے اس لئے کہ وہ خود کہتا ہے کہ ”چونکہ قیصر کا یہی ارادہ ہو گا اس لئے ضرور اس کا یہ ارادہ تھا“۔ قسمتی سے  
لوگ اپنے ارادے کو عمل میں لانے سے مجبور بازار رہتے ہیں لیکن ہم کسی شخص کی طرف صرف وہی امور تو منسوب  
کر سکتے ہیں جو یا تو پورے ہو گئے ہوں یا انکم از کم جکا ارادہ ظاہر کیا گیا ہو اور محض یہ کہہ کر کہ غلام بات ضرور  
غلام شخص کا ارادہ ہو گا۔ اس شخص کے ساتھ واقعتاً اس ارادے کو منسوب کرنا تو جاری سمجھ میں نہیں آتا۔  
آخر میں موم سن کہتا ہے کہ سکس مازی میں جن اصطلاحات کی ابتدا کی جا چکی تھی۔ قیصر نے انہیں جاری  
رکھا اور خنتری میں بھی اصلاح کی۔ ان سب باتوں کو مد نظر رکھ کر موم سن اپنی اس رائے کا اظہار  
کرنا ہے کہ قیصر نے ایک ”ایسا ایوان تعمیر کیا جس میں کسی قسم کی خامی نظر نہیں آتی“ اور جکا ہر ایک پتھر  
قیصر کے غیر خامی بنانے کے لئے بالکل کافی ہے۔ لیکن ہماری دانت میں دوسروں کے خیالات پر عمل کر کے  
دیسے سکون کے ملاح کا مسئلہ تھا کوئی شخص غیر خامی نہیں بن سکتا اور ہر قیصر ہمارے نزدیک اس  
انعام کے لئے کافی“ نہیں تھا۔ الغرض چونکہ قیصر نے صوبوں کے ساتھ تھا تو ایسا ہی سلوک کیا جیسا اسکے  
پیشرو کرتے آئے تھے اور چونکہ اس کے طرز کار کی ماہیت کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا، اور چونکہ اسی میں  
اسے صرف باوجود مخالف کو روک دینے پر اکتفا کیا، اس لئے ہمارے نزدیک اس کا کام صرف کو توالی،  
بدلتی تسلیکی اور تعمیری اصطلاحات تک محدود تھا۔ ہم خود کہتے ہیں کہ یہ سب نہایت کارآمد اصطلاحات تھیں  
لیکن محض ان سے وہ اس قیصر کا خانی کا سختی نہیں بنتا جسکی اسپر بارشیں کجائی ہے۔ اب میں ایک اہم  
مسائلے کی طرف ناظرین کرم کی توجہ مبذول کرونگا جس سے ظاہر ہو جائے گا کہ یہ سب تشریف و توصیف  
تسلطاً نامناسب ہے۔ سوال یہ ہے کہ قیصر سلطنت روم کے لئے کس قسم کا دستور بنانا چاہتا تھا ہوم سن  
کہتا ہے (صفحہ ۴۴) کہ قدیم بادشاہوں کی طرح واحد مالک اعلیٰ بننا چاہتا تھا، جس کے بیٹے ہو گئے کہ  
اسکی آمد و آمد مطلق بننے کی تھی۔ بلاشبہ وہ قانون سادی کے اختیارات میں عموم کو بھی خریک کار

باب

کئے گئے، وہاں سے انہوں نے مشرق کی راہ لی جہاں دولاہیلا کو شام میں شکست دیکر لاو دیکھیہ اور طار سوکس کو ویران کر دیا۔ اسکے بعد کایوں ایشیائے کوچک میں

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ بنانے کا خواہشمند تھا، لیکن خود روم سن کتاب کے یہ عمومی اقتدار ایک ایسے سائے کے خائل مقاب کی اصل نہ ہو اور ایسا رومی تصور اعلیٰ تھا جس کے ساتھ ہر قسم کی حکومت آسانی کے ساتھ مفاہمت کر سکتی ہو۔ قیصر کی مرضی یہ تھی کہ مجلس سنیات کی نوعیت محض علاج کار کی رہ جائے لیکن یہ خاک راہ حصہ بھی کسی مادی بنیاد پر قائم نہیں تھا، چنانچہ بعض مرتبہ مجلس سنیات میں ایسی تجویزیں بھی منظور ہو جاتی تھیں جن کا کسی موجودہ سنیاتی کو خیال تک نہیں ہوتا تھا۔ (موم سن) اس تصور کا گویا اصل یہ تھا کہ روم پر مطلق العنانی کے صلہ و درجہ اصول پر حکومت کی جائے اور سیاسی مجلس سے مضبوطی اغاز سے مدد لی جائے کیسا یہی وہ حکمت علمی تھی جس کے ذریعہ سے ان لوگوں کو دنیا جنم دیا جانے والا عجاوب اخلاقی اعتبار سے قیصر سے کسی پنج کمتر نہیں تھے کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ کوئی قابل شخص ان لوگوں کے ساتھ جنم پر وہ اپنے لطف و کرم کی بوجھا کرے انہیں اپنے سے کمتر درجہ کا سمجھنے میں حق بجانب ہے اور کیا انکی اصلاحات خود دار انسانوں کی دائمی اخلاقی اصلاح کے لئے کافی ہو سکتی ہیں؟ خود روم سن کی یہ رائے ہے (۲، ۱۰۹) اگر کسی ملک کیلئے مطلق العنانی ایک بڑی بھاری مصیبت کے قلعہ ہے، لیکن روم سن یہ بھی کہتا ہے کہ یہ مصیبت اتنی بڑی نہیں جتنی کبھی مددیت کی مطلق العنانی حکومت میں سے یہ انسان کر سکتے ہیں کہ اسکے نزدیک قیصر کا وجود و حکمت کے لئے ایک بڑی مصیبت تھا، لیکن اس مصیبت کا درجہ ذرا کم تھا۔ مطلق العنانی مددیت میں حکام میں سے ایک حاکم دوسروں پر قابو حال کر سکتا ہے (جیسا تفصیلیہ میں ہوا) لیکن اگر حاکم ایک ہی ہو، اور وہ ہی اپنی عقل کو نیٹے تو پھر حکومت سے نکلنا نہایت ہی دشوار ہو جائے گا۔ اس قسم کا دستور بنانا دیا ہی ہو گا جیسا ملک ایشیائیں کا چھوٹے چھوٹے مغربوں کو نکال باہر کرنا اور یہ کارروائی نہایت سودمند ہو، لیکن اس سے کل ایشیائیں کی نیکی کا ثبوت ہرگز نہیں ملتا۔ روم سن کہتا ہے کہ قیصر کے سودنے کے خواہش سے اسکے قول اور فعل دونوں میں اعلیٰ درجہ کا استقلال پایا جاتا ہے اور اسی سے ہم اسکے ذہنی زاویہ نگاہ کا پتہ لگا سکتے ہیں، میری یہ رائے ہرگز نہیں ہے کہ قیصر کی یہ خواہش کو اسکے دوسرے افعال کا لازمی نتیجہ کہا جاسکتا ہے، بلکہ میرے نزدیک اس قسم کے ارادے سے اسکی (اور اس کے پیشرو حکمرانوں کی) سنہ جہد و جدی ظاہر ہو جاتی ہے (دیکھو جلد ۳، باب ۲۵، حاشیہ ۳) لیکن اگر (موم سن) کے قول کے

باب

میں بڑھا گیا اور رھو ڈنکو تاراج کیا۔ بروٹس بھی ایشیا گیا لیکن وہاں لکیہ کے بہادر باشندوں کو زیر کرنے میں اتنا وقت لگا دیا کہ انہی وجہ سے اس صوبے والے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - مطابق) اس قسم کے دعوے سے قیصر کے استقلال کا اظہار ہوتا ہے تو یہ استقلال عمل دماغ پر مبنی تھا۔ اس قسم کا استقلال آخری شہنشاہوں کے ساتھ بھی منسوب کیا جاتا ہے، اور اگر قیصر کو بھی وہی مرض تھا تو پھر ہمارے نزدیک اس کے کانظر یہ جو اسے "قدیمیات روا" Lange: Roem-Alt ۴۶۰۳ء میں پیش کیا ہے، یعنی یہ کہ آخری زمانے میں قیصر کا دماغ خراب ہو گیا تھا، بالکل درست ہوگا۔ اگر اس طرح کے شخص کے ساتھ رومنوں اور یونانیوں کے "سیاسی فوجی" ذہنی اور اخلاقی احیاء کے مقصد اعلیٰ کو منسوب کیا جاتا ہے تو اول تو قیصر کے نظریہ کارناموں سے اس مقصد کا ثبوت ہی نہیں ملتا، اور دوسرے کم سے کم اس کے دعوئے الوہیت کا تو اس سے کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا۔ یونان و روم کے مسبودوں کی طرف اعلیٰ مجموعہ احیاء و صفات انسانی کا کام منسوب نہیں کیا جاتا تھا، اور خود محنت و رہنمائی سے مسبود نہیں بنا کر اسے اس طرح کسی نفل انسان کے بہتر بنانے کی خواہش تھی۔ صرف ایک بات قیصر کے بابت صاف ظاہر ہے، وہ یہ کہ وہ اپنے آپکو رومنوں اور انکی سلطنت کا بلا شرکت غیرے مالک بنانا چاہتا تھا، اور چونکہ موجودہ عہدیت کے قلعی ضرر دہانی کی وجہ سے یہ تبدیلی سلطنت کے لئے بالکل مستحکم ہوئی اسلئے اسنے ایک طرح پر سلطنت کے فوجی اور سیاسی احیاء کی طرف قدم اٹھایا، لیکن اسکا مطلق علم نہیں کہ اس احیاء کا (خود قیصر کے ذہن میں) لوگوں کے ذہنی اور اخلاقی کیفیات پر کس طرح مفید اثر پڑ سکتا تھا۔ یہاں ہم ایک دوسری بات بھی کہیں گے۔ اقوام کے ذہنی اور اخلاقی بہتری بڑے بڑے مفسدوں (مثلاً سولون) کا طبع نظر رہی ہے لیکن قیصر اور سولون کے مابین بڑا بھاری فہم تھا اسلئے کہ اس ایک چیز کی کمی تھی مین ایک سولون بننے کیلئے جس اخلاقی خوبی کی ضرورت ہے وہ اسے کافی مقدار میں موجود نہ تھی۔ ہمارے اس قول کے ثبوت میں کسی دلیل کے پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس سلسلے پر سوم سن صورت یہ کہنے پر اکتفا کرتا ہے کہ اسنے کلیو پاترہ کے ساتھ جو ناجائز تعلق پیدا کیا وہ محض سیاسی حکمت عملی پر مبنی تھا، اگر یہ قیصر ہی ہے تو پھر اسنے اسے روم کیوں بلایا۔ ہمارے نزدیک اس تعلق کی بنیاد اسقدر سیاسی حکمت عملی و فنی مہینش و مشرت۔ اسنے اس کے چھوٹے بھائیوں کو ایک مختصر بھی ریاست کا کھونا

باب

ہیں مخالف اور اس سے بظن ہو گئے۔ الزمری قیصر کے قتل کے بعد کا جوش  
شرق میں برابر گھٹ رہا تھا؛ اسکا سیاسی واقعات پر بہت کم اثر پڑا اور آخر کار

بقیہ ماضیہ صفحہ گزشتہ - دیکھا تھا، تو کیا اس سے قبرصوں کے اخلاق کی درستی متعین ہو؟  
موم سن کہتا ہے کہ قیصر طیناء لمن اراد خشک مزاج تھا اور ہم اس سے اس بارے میں متفق ہیں؛ لیکن  
ان صفات کا شخص کبھی کسی قوم کو ذہنی اور اخلاقی اعتبار سے کسی قوم کو منتقل کرنے کا اہل نہیں ہوتا اور  
اسے یہ احساس ہوتا ہے کہ اگر انقلاب ممکن بھی ہے تو اس کے ذریعے سے وہ مل میں نہیں آسکتا، بلکہ اس کے لئے  
جن صفات کی ضرورت ہے وہ جوش اور طبعیت ہیں۔ موم سن قیصر کا مثالیہ فارطیس وکراسول سے کہتا ہے  
لیکن ان دونوں میں کسی طرح خشک مزاجی نہیں تھی۔ ہمارے نزدیک موم سن نے قیصر کی جو تصویر کشی ہے  
اسکے نفسیاتی اعتبار سے غلط ہونے کی بھی ایک دلیل کافی ہے۔ الزمری اس سے ہمارے اس ماضیہ کا مقصد  
پورا ہو جاتا ہے کہ قیصر کا نہ تو یہ دیکھا تھا کہ یونانیوں کا احیا کرے نہ دانتا نکلیا، ہوا۔ اب اگر ہم نفسی  
سے مثبت کی طرف پھریں تو دو چیزیں ایسی ہیں جنہیں ہر خور کرنا پڑے گا، ایک تو اسکی غفیت اور دوسرے  
اسکے کارنامے۔ ذاتی طور پر ہمیں جذب کشش کا مادہ ہے۔ وہ خوش مزاج ہے اور اس انسان  
ذرات بھی ہیں وہ مل میں آزاد ہے اور جو کرتا ہے خود کرتا ہے وہ عظیم کام ہے اور میدان جنگ میں  
اسکی عظمت میں کام نہیں سمجھتے ایک فرد کے وہ محنت کے برابر ہے اور ان دونوں میں جو فرق ہے  
وہ یہی کہ قیصر کے اخلاق کھنڈر سے زیادہ بہت ہیں اور اس میں طبعیت کا نام نہیں۔ جب وہ اپنی شخصی فطرت  
کو مل میں لانا چاہتا تھا تو اس وقت وہ فطرت انسانی کا مطالعہ چھوڑ چکا تھا، یا کم از کم یہ کہنے کے اسے نئی نوع  
انسان کے خصائص کے مطالعے کی پروا نہیں رہی تھی؛ اگر یہ واقعہ نہ ہوتا تو پھر وہ خود اپنے ظاہری  
دوستوں کے ہاتھوں مارا نہ جاتا۔ اس کا تدبر ایک حد تک مفید رہا کیاب تھا اور ایک حد تک ناکام؛  
سلطنت کا سکون اور صلاحات کی ابتداء یہ دونوں کام مفید تھے؛ ناکامی اس کی اس کوشش کو چوٹی کر  
ایک ایسی مطلق العنان حکومت قائم کرے جس میں (موم سن کے قول کے مطابق ص ۱۵۵) وہ آقا بنے  
اور اسکے ہم طبعیں اسکے مددگار (جنہیں "سابقوں" کا رتبہ تک حامل نہیں ہوتا) گویا اسکے عظیم ہمل جو  
اسکی جاگیر میں کام کرتے رہیں یہیں یہاں اسکی ضرورت نہیں کہ روس شہریوں کے لئے اس قلم میں جو جگہ  
باقی رہتی اس پر غور کریں۔ یہ بدستور ہی اسکے خاتمے کا باعث ہوا۔ آگستوس اس سے بال مختلف تھا۔ اس  
دور اندیشی پائی جاتی تھی اور خود میں اور دوسروں میں جن باتوں کی کمی تھی ان سے وہ واقف تھا اور



جسیت اسی کی رہی جسکے ہاتھ میں تلوار تھی چنانچہ ان سال کو قلیبی کے میدان میں قرار ملا جہاں جمہور نے رہبروں کی حماقت اور ان کے مخالفین کی شجاعت دونوں نے ملکر معاملات سیاسی کو ہموار کر دیا (سلسلہ ق م)۔ کاسپوس کے اپنے آپ کو بلاوجہ ہلاک کر دینے کے بعد اب اچیاں گروہ کا واحد رہبر سیکس تھوٹس پومپی تھا جسے اب سسلی میں ایک طرح کی فزاقانہ ملوکیت قائم کر لی۔ کچھ مدت تک سیکس تھوٹس کی قسمت نے اسکا ساتھ دیا اور اسکی قوت برابر ترقی کرتی رہی تاںکہ اسنے سامان رصد رو ما جانے سے بالکل روک دیا اور اس طرح رومنوں کی ذہنیت پر براہ راست اثر ڈالا چنانچہ سلسلہ ق م میں اوکٹاویا تھوس اور اتھونی دونوں کو اسکی خود مختاری کو تسلیم کرنا پڑا۔ لیکن سلسلہ ق م میں اگر کیا نے سسلی کے شہر ٹولونو خوس کے قریب اُسے ایک سمجھوتہ لڑائی میں شکست دیدی جس سے اسکی آزادی کا خاتمہ ہو گیا۔ اور وہ آخر ایشیا جاکر گیا جہاں اسکا انتقال ہو گیا۔ سسلی ہی میں ٹالائیہ کا میسرفرو والیسی تھوس اپنی حماقت سے اپنا اقتدار کھینچا اور اب اوکٹاویا تھوس کا دیار مغربی میں کوئی بھی مد مقابل نہیں رہا۔

مشرق میں سیاسی صورت حال بر مدت دراز تک مارک انتونی قابو یافتہ تھا۔ شخصیت نہایت بہادر اور نہایت تجربہ کار تھا لیکن ساتھ ہی اتنا ہی کھلتے راقص جتنا پولیور کی میس بلکہ بے اصولے پن میں تو اس سے بھی آگے بڑھا ہوا تھا چنانچہ پولیور مارک

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - یہ جانتا تھا کہ اس کی سے کیسے کام لیا جائے وہ اس ہول سے خوب چمچا س سے واقف تھا کہ ایک ایسی قوم میں خاص شخص حکومت زیادہ دن تک نہیں چل سکتی جہاں رعایا کا تمدن ماکم کے تمدن کی کیفیت کے مساوی ہے چنانچہ وہ مجلس سنیات کو جو عدلیہ کی پرانی قائم مقام ہے بنے ساتھ حکومت کے کاموں میں مہیمہ و شریک کرتا ہے اور اس دو عملی کی ابتدا کرتا ہے جو وقت سلطنت روم کے حالات کے عین مطابق ہے۔ قیصر نے کبھی کسی مخالف کو جان سے نہیں مارا بلکہ ہمیشہ اعیانیت کی جگہ مطلق اعلان حکومت کو قائم کرنے کی کوشش کی چنانچہ اعیان ہی نے اسکا کام تمام کر دیا۔ اسکے جکس آگستوس نے اپنے ہزاروں مخالفین کا خون کیا۔ لیکن ساتھ ہی اعیانوں کو حکومت سلطنت میں اپنا مہیمہ و شریک بنالیا اور اس چالاک کی اور ظلم کے امتزاج کی وجہ سے وہ ایک بڑی عمر کا آرام سے خطی طور پر مراد اس کے بعد اسکا کام باقی رہا۔

ان دونوں کا ایک دوسرے سے موازنہ بھی کرتا ہے جس نے اپنا اقتدار قائم رکھنے کے  
 زرین موقع کو ہاتھ سے پھیل جانے دیا اور ایک بدنام اور اذیت خیز صورت کے ہاتھوں  
 اسے انکو جمع بننے دیا جنہاں شاید کبھی اتنے ذمی اثر اور مستعد شخص نے نہ بنے دیا  
 ہو گا۔ کلیو پاترہ نے سلسلہ ق م میں اسے طارکوس میں پکڑ لیا، پھر سلسلہ ق م میں  
 جب اس میں اور اوگتاوین میں مفاہمت ہو گئی اس وقت چند روز کے لئے اسے  
 جھوڑ کر از سر نو سلسلہ ق م میں مین اس وقت اسے واپس بلایا جب وہ پارٹھیوں  
 کے خلاف چلتے ہی والا تھا، اور اس وقت تک برابر اس کو قتل کرنے سے کھینچتی رہی تھیں  
 اس نے اسے توڑ دیا۔ سلسلہ ق م میں نہ صرف سوریہ بلکہ لاؤدیجیہ تک ایشیائے کوچک  
 بھی پارٹھیوں کے قبضے میں چلا گیا تھا، لیکن اسکے بعد انہیں وین تی دیوس بائوس  
 کے ہاتھوں شکست ملی تھی اور واپس ہٹ جانا پڑا تھا۔ اب انتونی چاہتا تھا کہ انہیں  
 پوری طور پر زیر کر دے، لیکن اس نے نہایت بد سلیقگی کے ساتھ اس کام کو انجام دینا  
 شروع کیا۔ وہ پہلے تو شمال کی طرف سے ارمنستان کو راترو پائیٹنے آیا اور  
 فراسیا (یعنی موجودہ تحت سلیمان، جو جبل ارمیہ کے مشرق میں ہے) کے محاصرے  
 میں بہت دیر لگائی اور جب مغرب سے اسکے رسل و رسائل منقطع کر دیئے گئے توڑے  
 بھاری نقصانات اٹھا کر اسی پھر کے راستے سے واپس شام کی طرف ہٹ گیا۔  
 اسے بالکل جھوٹے اعلانات رو ماروانہ کے جنگی بنا پر اور اوگتاویان کی تحریک  
 پر اسے مجلس سنیات نے معمولی اغزاز کا موقع قرار دیا۔ اگر اوگتاویہ کیا تھا مفاہمت  
 کرنے کے بعد انتونی کو اوگتاویان کی مدد بلجائی تو شاید وہ جنگ جاری رکھتا، لیکن  
 اس نے سلسلہ ق م میں اوگتاویہ سے قطعی کنارہ کشی اختیار کر لی اور سخت درپہ میں محض  
 ہاتھانہ جلوس نکالنے پر اکتفا کیا۔ یہ ہاتھانہ جلوس اس خوشی میں نکالا گیا کہ اس نے اپنے  
 مفروضہ غیر وفادار حلیف ارتاد اسکس دانے ارمنستان کو گرفتار کر لیا تھا، اور اسکے بعد  
 جو واقعہ سب سے عجیب و غریب ہوا وہ یہ تھا کہ ہمیلکہ شاہان کے خطاب سے کلیو پاترہ  
 کا اعلان کیا گیا اور اسکا قیصر سے جو بیکہ قیصریوں تھا اسے اسکا ہم طیس یا منتوی  
 بنایا گیا۔ اسکا انتونی سے جو لڑکا اسکا سخت دشمن تھا اسے ارمنستان ملا اور دوسرے  
 مصری شہزادوں کو اسی طرح سے مختلف ممالک ملے۔ آخر میں انتونی نے قطعی طور پر

باب

اوگتاریہ کو طلاق دیدی۔ ان ذیل واقعات کی خبر سنکر ومنوں کے دل برداشتگی کی حد مرہی لیکن انتونی نے انہیں یہ امید دلا کر کہ اوگتا ویان کا خاتمہ ہونے والا ہے اور عنقریب مجبورہ کا اچھا کر دیا جائیگا۔ انہیں دوبارہ اپنی طرف کر لیا۔ ان دونوں کے مابین جنگ میں کسی قسم کا شبہ نہیں رہا تھا، اور اوگتا ویان نے ازراہ چالاکی کلیو پاترہ کے ساتھ جنگ کی ابتدا کر کے گویا پانسہ پھینک دیا۔ اسکے کہنے سے انتونی اپنے تمام عہدوں سے علیحدہ کر دیا گیا۔ اسنے اپنا قیمتی وقت سانس اور انجینئرین کلیو پاترہ کے ساتھ عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے میں صرف کر دیا۔ کلیو پاترہ کے غداری سے جنگ اکتوبر (۱۲ ستمبر ۱۸۷۱ء) کی فیصلہ کن شکست اور ہمیں انتونی کا ذیل طرز عمل، یہ سب ایسے تاریخی واقعات ہیں جنکے اعادے کی اس جگہ ضرورت نہیں۔ گو اب ان دونوں میں مثبتی نہیں تھی تاہم یہ سخت دریغ ہے کہ انتونی تو اپنے مقدر کا انتظار کرنے کے لئے اور کلیو پاترہ مزید غداری کے تیاری کرنے کے واسطے۔ آخر اسنے پہلو زیوم اوگتا ویان کے حوالہ کر دیا اور یہ خیال کر کے کہ انتونی کا بہترین انجام خود کشی ہی مناسب ہے اسنے خود اپنی وفات کی خبر پھیلا دی تاکہ انتونی اپنے ہی ہاتھ سے اپنا خاتمہ کرے۔ یہی ہو یعنی انتونی نے خود کشی کر لی اور اب کلیو پاترہ نے چاہا کہ جیسے اسنے انتونی کو بھالیاتھا ویسے ہی اب اوگتا ویان کو بھالنے کی لیکن ادھیر عمر کی مصرائی کا جادو سر و مہر نو جوان سپہ سالار پر نہیں چلا چکا تھا اسنے خود اپنے ہاتھوں اپنی جان لے لی جو ہمارے دانست میں واحد قابل تعریف کام تھا جو اس سے کبھی سرزد ہوا ہوئے۔

ملکہ کلیو پاترہ - گارٹ ہاؤس ۱، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳

باب ۱۵

مصر آج ایک رومن صوبہ بن گیا لیکن اس سے اس قانونی رتبہ میں بہت کمی واقع ہوئی۔ اور اس قسم کی کمی کی ضرورت بھی نہ تھی اس لئے کہ اس ملک میں شام کی طرح مختلف اقوام یا ملتیں آباد نہیں تھیں اور چونکہ پہلے ہی سے مصریوں کو کسی قسم کے حقوق حاصل نہیں تھے اس لئے ظاہر ہے کہ انھیں کسی حق سے دست بردار ہونا ہی نہیں پڑا۔ یہ ملک پہلے ہی ایک بڑی زمینداری کے حامل تھا اور آئندہ بھی اسکی یہی حیثیت رہی؛ فرق صرف اتنا تھا کہ زمیندار اب ایک سند رہیہ نہیں رہتا تھا بلکہ اسکا مستقر و ماحق اور دوسرا فرق یہ تھا کہ اسکا انتظام بطالعہ کے انتظام سے بہتر ہو گیا۔ یہ زمیندار ہمیشہ خود امیر طور تھا اور حال ہمیشہ ایک رومن مہاجر مورتا تھا۔ سیناتیوں

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ عاشق اتونی کے تقدیر نامہ شکل نظراتی ہے ملک کے خطاب کا اس وقت تک اتنا اثر ہے کہ اسی سے مرعوب ہو کر امپراتور (۶۸۱ء) کے ایک اسی عورت بتاتا ہے جس میں بہت سے لوگ ان خصائص نمایاں تھے۔ لیکن یہ عیاں ہے کہ کم از کم وہ ان خصائص کو ملک پر حکومت کرنے میں کام میں نہیں لائی۔ پھر یہی نہیں بتایا جاتا کہ آخر یہ خصائص تھے کون سے۔ اسکی اخلاقی برائیاں اسقدر زبان زد خاص و عام ہیں کہ انکا احاد اس مقام پر بے سود ہو گا۔ علاوہ ازیں وہ ظالم و سناک ہی تھی مثلاً اسنے خود اپنے چھوٹے بھائیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ وہ فانی تھی (جیسے اتونی کے ساتھ) اور انتہائی عیاری کی وجہ سے اس سے سنبھانہ افعال بھی سرزد ہو جاتے تھے، جیسے اکتیوم کے مقام پر اس کا فرار ہو جانے سے ظاہر ہوتا ہے۔ اسکی زندگی غایت نامشائستگی سے بھری ہوئی تھی اور اس معاملے میں اسنے اپنے سلسلہ قلم کے بعد کے مشیروں کی سمیت ہی ادا کی۔ لیکن اسکی موت کا واقعہ اسکا عام عاداتوں سے مختلف طور پر پیش آیا۔ وہ صرف ایک شخص میں دوسروں سے بڑی ہوئی تھی۔ ہر وہ پیر میں لیکن یہاں بھی گستوس اسکا استاد تھا۔ جاتی اپنی کتاب "سلطنت" (۶۹ء) اکتیوم کے مقام پر کلیو پاترہ کے طرز عمل پر بعض نہایت لطیف نفسیاتی راوی کا انہار کرتا ہے۔ وہ یہ کہنے میں بالکل حق بجانب ہے (۷۵ء) کہ کلیو پاترہ (جسے ۷۵ء پر وہ خوبصورت جوانکے نام سے مخاطب کرتا ہے) اپنے اجداد کلیو پاترہ کو اور اسی دونوں سے ایسی زیادہ تر نہیں تھی۔ اس سے میری اس رائے کی توثیق ہوجاتی ہے کہ سلسلہ قلم سے برابر بطریق عورتی اولی درجہ کی بدکاری تھی۔

مصر ایک رومن صوبہ بن جاتا ہے کہ۔ گلوٹ ہاؤزس ملے لکے۔ میں نے اس بات میں جو تفسیل دی ہے وہ سب اس کتاب میں ملے گی۔ اس نے جزائیہ کا بھی غائر مطالعہ کیا ہے اور

کو کبھی مصر میں قدم رکھنے کی بھی اجازت نہیں تھی۔ اس تبدیلی کے بعد ملک کی  
صرف ابحالی میں اضافہ ہوا، اپنے اجداد کی طرح کلیو پاترہ کے زمانے میں ملک میں اتنی  
بد نظمی پھیلی تھی کہ یہاں خود اپنے خرچ کیلئے بھی کافی اناج پیدا نہیں ہوتا تھا اور اس کے  
وزرا نے دریائے نیل کے سیلاب کو منظم کرنے کی کسی کوشش نہیں کی تھی۔ تو یہی اعتبار  
سے بھی مصر کی حالت میں زیادہ تبدیلی نہیں ہوئی۔ میوز خانہ برابر قائم تھا، گو چونکہ اب  
تعلیم و تدریس کے مواقع بہ نسبت اسکندریہ کے روما میں زیادہ تھے اس لئے اب  
یہ علوم و فنون کامر کر نہیں رہا۔ اس کے برعکس اسکندریہ میں روز بروز ایک فطری ادب  
نے ترقی کی، اور رومن عہد میں ایک مشرکانہ، یہودیانہ اور میویانہ فلسفے کو فروغ پہنچا۔  
اس محرک کے پچھ ہی بعد اولیٰ دیان نے سلطنت روما کو وہ دستور دیا جو  
بدت دراز تک برابر قائم رہا۔ اس نے قیصر کے سیاسی جدت طرازیوں کے ساتھ  
خذ مناصفا و دعو ما کدر کے اصول پر عمل کیا، اور سب سے اہم بات یہ  
ہے کہ اسے سینات کو حکومت کے کام میں بہت دافر حصہ دیدیا لیکن ظاہر ہے کہ  
حکومت میں سب سے زیادہ حصہ اسکی ذات ہی کا تھا۔

اب ہم اپنی کہانی کے خاتمے پر پہنچ گئے ہیں، اور ہمارا کام صرف یہ باقی  
رہ گیا ہے کہ مصنف کیونانی قوم بالآخر کلیئہ روشن اقتدار کے لئے سرنگوں ہو گئی ہے  
اسوقت کے اسکی سیاسی حالت کو بیان کریں اور اسکی ذہنی کیفیات پر سرسری طور پر  
نگاہ ڈالیں۔

## یادداشت متعلق باب ۲

اس میں توجہ کی گنجائش نہیں کہ دنیا سے یونان اپنی اسوقت کی حالت پر قائم  
تھی۔ حاشیہ ۱: کہ مشرقی مشرق سے دیئے گئے امن کے ہم کے لئے جیل اور یہ کاغذ ۱۶۷۱ء  
- ۱۶۷۱ء اور جنگ اکتوبر کاغذ -

باب

نہیں رہ سکتی تھی۔ اگر اسے کچھ تھوڑی بہت مدت کے لئے باقی رہنا تھا تو پھر اس  
 تنظیم کے علاوہ جو اسٹوس نے قائم کی سلطنت روما کی کوئی دوسری تنظیم ناممکن العمل تھی  
 اور فی الجملہ حکم لگایا جاسکتا ہے کہ خود سلطنت کے لئے بھی بہترین تنظیم یہی تھی۔ ہم  
 اپنے اس نتیجے کو مفصلہ ذیل امور پر مبنی کرتے ہیں۔ (۱) یونانی قہروں کے لئے  
 یہ ناممکن تھا کہ خواہ اپنے آپ یا متحد و نوئی حکمرانوں سے مل کر کسی طرح کا عام دستور  
 سیاسی نافذ کریں چنانچہ اگر انھیں خرابی سے بچنا ہی تھا تو اسکا علاج باہر سے یعنی روما  
 ہی کی طرف سے ممکن تھا۔ (۲) قیصر نے جو دستور تجویز کیا تھا اس سے اس مرض کا  
 علاج ناممکن تھا اسلئے کہ خود روما کے لئے وہ ناقابل قبول تھا۔ موم سن کہتا ہے  
 (جلد ۱۵) کہ قیصر روما کو سلطنت کے بہت سے بلدیات میں اولین رتبہ دینا چاہتا تھا  
 یعنی اسے اسی سطح پر لے آنا چاہتا تھا جہاں میلن، ایتھنز اور اٹھالکھ تھے؛ انکی خواہش  
 یہ تھی کہ وہ اسیانوں کو کانسٹنٹون وغیرہ کے عہدے و دیگر محض روما کی حکومت انکے  
 سپرد کر دے اور ہر انفرادی عضو یہ جیسے بلدیات اقوام اور لگیوں پر اپنے مددگار  
 غلاموں یا آزاد شدہ لوگوں کے ذریعہ قابو حاصل کرے۔ ہمیں اسے سخت درکی  
 نقل اتارنی تھی، لیکن ہمیں کامیابی قطعی ناممکن تھی اسلئے کہ عوام الناس نے جو حقیقی  
 آلہ حکومت تھے، سخت درکے لئے تو مشکلات ہی پیدا کیں اور قیصر کے ساتھ تعامل  
 کرنے سے قطعاً انکار کر دیا۔ سکندر مقدونیوں کا مقبول عام باؤشہ تھا، تاہم انکے  
 راستے میں متحد و نوئی اور صرف متحد و نوئی ہی حال ہوئے؛ اور قیصر تو روما میں غالب  
 سمجھا جاتا تھا۔ قبائل کو ریلیک، کلاؤڈیہ و لیویہ کے افراد کسی طرح سے اتنے ذلیل  
 نہیں بن سکتے تھے کہ محض بلدیہ روما کے عہدہ دار رہ جائیں اور ان کا کام صرف یہی  
 باقی رہے کہ بدر روئوں کی دیکھ بھال کریں، سڑکوں کو صاف رکھیں۔ اور بت خانوں  
 کے دروازوں پر قلعی کرا دیا کریں۔ (۳) انکے برعکس اسٹوس نے جس دستور کا نفاذ  
 کیا وہ اپنا کام مدت دراز تک انجام دیتا رہا، اسٹوس کی تدابیر سے مفصلہ ذیل نتائج  
 مستنبط ہوتے ہیں (الف) اسے سلطنت کے قہر کو قائم رکھا اور فوج اور عوام  
 نگرانی خود اپنے ذات سے وابستہ کر کے امن عام میں متحد و ملگون ہوا۔ (۲) اسنے روما  
 کو سلطنت کا ممتاز ترین شہر بننے دیا اور اسکے بڑے بڑے گھرانوں کو سلطنت کے

باب

انشطا میں بہیم و شریک بنا کر انکے سپرد صرف رومای میں نہیں بلکہ صوبوں میں بھی بہت  
 عزت و اقتدار کے کام انکے سپرد کر دیئے (مجلس سینات)۔ اسپر بھی وہ قانع نہ رہتے  
 لیکن احکام ہزارے موت نے انکی آنکھیں کھول دیں۔ اسنے صرف یہی نہیں کیا کہ قیصر  
 کے اصول کا اتباع کر کے یونانی بلدیات کو دیواراج عطا کرے بلکہ بڑے بڑے  
 شہروں کو شہنشاہ کے ماتحتی میں سلطنت کے خدمت کرنے کی اجازت دے، بلکہ  
 اسنے ایک واقعی دمی اثر مجلس سینات کی کنیت انکے لئے کھول دی اور اس طرح  
 انہیں بھی انشطا میں سلطنت میں اپنا شریک بنالیا۔ ان تمام طریقوں سے اسنے  
 دمبر (۱) تمام سلطنت کو (۲) سلطنت کے مرکزی شہر کو اور دمبر (۳) ماتحتیوں  
 کو جس الامکان ممکن کر دیا۔ (۴) اس واقعے سے کہ اس دستور کے نفاذ کے بعد  
 یونانی شہری زندگی کو مزید ترقی ہوئی، یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ دستور تاریخ یونان ہی کے مہول  
 کے مطابق تھا، بلکہ ہمارا تو یہ خیال ہے اسے گویا تاریخ یونان قدیم کا ایک نہایت مناسب  
 منہا غے کمال کہنا چاہئے۔

# باب سبست و ہم

## ابتدائی قیصریہ روم میں یونانیوں کی سیاسی کیفیت

عام طور پر مورخوں کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ آستوس اور اسکے جانشینوں کے عہد میں یونانیوں کی سیاسی کیفیت کا ذکر بیان کرتے ہوئے نسبت حقیقت حال کے اظہار کے وہ قانونی حقیقت کا زیادہ لحاظ کرنے لگتے ہیں۔ اس موضوع پر بحث کرنے میں ہم رومن سلطنت کے تنظیم بیان کرینگے اور خاص طور پر ان صوبوں کی کیفیت بیان کرینگے جنہیں یونانیوں کی آبادی تھی۔

تقریباً ہر شخص اس بات سے واقف ہے کہ مسیح ق م کے بعد سلطنت روم کے صوبوں میں سے وہ صوبے جن کو امپراطور اور اسکی فوج کے حمایت کی خاص طور پر ضرورت تھی وہ تو براہ راست اسکے ماتحت ہو گئے اور باقی مجالس سینات کا اقتدار قائم رہا۔ مسیح ق م میں جن سرحدی علاقوں کا سلطنت میں الحاق ہوا وہ سب کے سب امیری صوبے بن گئے اور قدیم صوبوں میں سے سٹام اور تھرکی بھی یہی حیثیت ہو گئی۔ سیناتی صوبہ داروں کا رتبہ بڑا اٹھا، لیکن امیری صوبہ داروں کا اقتدار



۲۹

زیادہ وسیع تھا اور انہیں اول الذکر سے زیادہ فوجی اختیارات حاصل تھے۔  
 سب سے قدیم صوبہ جس یونانیوں کی بڑی تعداد آباد تھی جزیرہ سلسلی تھا اور  
 اسکے بعد مقدونیا کا تہہ آتا تھا۔ قیصر کے عہد میں سالیہ ستمے علاقے کا زیادہ تر حصہ  
 غالبیہ زونونیا میں شامل ہو گیا۔ سلطنت میں اکیلائیہ اور سیوی سنہ کے ابتدائی  
 سالوں میں میزوریا دونوں صوبے بن گئے۔ ایشیائے کوچک میں ملوکیٹ پر کام کا انحاق  
 کر کے اسکا نام ایشیا (سلطنت) میں رکھا گیا، اسکے بعد سلطنت میں مکیلیک ملاؤ کچھو اور پڑ  
 باب (۲۵) سلطنت میں مکیلیک کے وصیت سے بھی نیل گیا اور سلطنت میں  
 میں ملوکیٹ پونٹوس کے مغربی حصے کا بھی احاق ہو گیا۔ صوبہ غالبیہ سلطنت میں منظر ہوا،  
 اسمیں پسیدہ اور ایزاٹونی تک مشرقی افرو جیہ شامل تھے اور بعد میں لپٹا گونیا و پونٹوس  
 کے شہر ول کا بھی اسی میں احاق کر لیا گیا۔ سلطنت میں کا پادوسیہ کے خاندان کا  
 خاتمہ ہو گیا اور اسے پونٹوس کے ساتھ ملا دیا گیا۔ سلطنت یعنی کلاؤ دیوس کے عہد تک  
 لیکیریا و مین نہیں بنا اور اسی سنہ میں مکیلیہ بھی سلطنت روم میں ملا لیا گیا۔ صوبہ ایشیا  
 میں خناراجین بھی شامل تھے اور کلاؤ دیوس نے رھوڈز کو بھی اسی میں ملا دیا۔ ہم  
 پڑچے ہیں کہ سلطنت میں شام پر روموں کا قبضہ ہو گیا، کہیں یہودی بھی شامل  
 تھا لیکن ستم میں اسکا ایک جداگانہ صوبہ بنا دیا گیا۔ اس بیان سے یہ صاف  
 ظاہر ہوتا ہے کہ صوبوں کی حیثیت میں برابر تبدیلیاں ہوتی رہیں بلکہ نیا پوچھئے تو انکے علاؤ  
 بھی رد و بدل ہوتے رہے جبکہ ذکر یہاں نہیں کیا جاسکتا۔ صوبوں کے رختے خم کئے جاتے  
 تھے، بڑھائے جاتے تھے نئے صوبے بنائے جاتے تھے دوسروں سے ٹالے جاتے  
 تھے غرض ہر طرح سے انکے رقبوں اور حیثیتوں میں رد و بدل ہوتا رہتا تھا اور چونکہ  
 اچھی کیفیت ایسے اضلاع کی تھی خنیر روم کی نگرانی ہی نگرانی تھی اس لئے اس قسم کی  
 تبدیلیاں کرتے رہنا ایسا دشوار نہ تھا جتنا اس صورت میں ہوتا اگر یہ سب واقعات روم  
 کے براہ راست زیر انتظام ہوتے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں صوبہ داری خدام سلطنت کا  
 کوئی باضابطہ عملہ نہ تھا بلکہ صوبہ دار کے مددگاروں کی حیثیت سے عہدہ دار برابر  
 آتے جاتے رہتے تھے اور روماء صوبوں کے مختلف حصوں کو زیادہ سے زیادہ  
 آؤناوی دینے کے لئے ہمیشہ تیار رہتا تھا۔ اس موضوع پر اسکے بعد پھر قلم اٹھاؤ گا

باب

اور یہاں ان ملک کے کیفیات کا ایک خاکہ کمپنوں گامینس رو من زندگی کو خسروغ  
پہنچتا رہا تھا۔

جب سسندقی م میں قیصر نے سالانہ کو مغلوب کیا تو اسکے علاقے کے ایک حصے  
کا تو رو من سلطنت میں الحاق کر لیا گیا لیکن اسکی آزادی برابر قائم رہی اور اسنے کچھ مدت  
اپنے یونانی تمدن کو برابر محفوظ رکھا تاہم اٹلی میں شہر میلز میں یونانی تمدن اس سے بھی  
زیادہ زور دار تھا۔ بلاشبہ اس شہر میں ایک رو من نوآبادی قائم ہو گئی لیکن اس میں  
یونانی زبان اور مختلف عہدوں کے یونانی نام برابر رہے مثلاً یہاں فریبیون کو ڈیمیلز  
کہتے تھے۔ رو منوں نے سسلی کو لاطینی قلب میں ڈھالنا چاہا۔ سمجھتے ہیں کہ قیصر یہاں  
کے باشندہ کو لاطینی شہریت اور اتھوئی مکمل رو من شہریت دینا چاہتا تھا، لیکن  
انکے ارادے پورے نہیں ہو سکے۔ کستوس نے جزیرے کے مختلف شہروں میں  
رو من نوآبادیاں بسائیں۔ تاہم ان سب باتوں کے باوجود سسلی میں یونانی تمدن نے  
اپنا گھر بنالیا اور جب بیزنطی سلطنت نے اس پر قبضہ کیا تو اس سے اسکو پہلے سے بھی  
زیادہ قوت پہنچی۔

خاص یونان میں دو شہر یعنی اسپارٹا اور آئینیز مدار آزاد رہے اور آئینیز کو تو اسکی  
بھی اجازت دی گئی کہ اپنے خزان گزار ملاقوں یعنی جزائر انچی روس، ایمینوس، امبروس  
دو کیوس کو برابر اپنے ماتحت رکھے۔ انکے علاوہ دوسری یونانی ملتیں بھی برابر خود مختار  
رہیں اور انھیں خود اپنے قوانین نافذ کرنے کا اختیار رہا کہ صرف ان میں اور آئینیز و  
اسپارٹا میں صرف یہ فرق تھا کہ ان میں گورنروں کے فساد کے مطابق دستوری  
تبدیلیاں ذرا جلد جلد ہوتی رہتی تھیں بشرقی یونانی اضلاع میں سے بہت سے اضلاع

لسہ سایہ؛ برسم سن ۶۹۰ ق م یونانی نے اپنے مضمون فی عناصر دریائے رھائن کے کنارے“ Loescheke:

Berl. Elemente in der kunst des Rheinlandes“ جو برلن کے ہندو واد جریہ لسانیات

نمبر ۱۹۳۲ میں طبع ہوا ہے یہ ثابت کیا ہے کہ سایہ کے ذریعہ سے یونانی

تمدن کو ملک رھائن پر فرما ہوا۔

۱۹ کی طرح مغربی یونان میں مختلف علاقوں (مثلاً اکائیائیوں کو باہم متحد ہوجانے کی اجازت تھی۔ سستوس نے تو اس مسئلہ کوئی ایک کو بھی از سر نو منظر کیا اور ایتھنز کے مقابل میں کھوپس کا شہر آباد کر کے اسے مستحکم کر دیا۔ آخر میں تھسلی و ایسٹروس بھی صور اکائیہ میں ملا جو کچھ مقدونیہ میں رومنوں نے تھسالونیکہ، ایتھنی پوس اور ویراچیوم کی خود مختاری تسلیم کر لی انگو انیس سے پہلا شہر رومن پوپریور کے مستقر ہونے لگی وجہ سے خاص طور پر روما کے زیر نگرانی تھا۔

تھسلی میں رومنوں نے ادیریا، ایتھنی پوس، تیرنٹہ اور ساموتھرس کو خود مختار مان لیا۔ خرسونیز پر اگر کیا کا قبضہ ہو گیا اور آخر وہ امیری جاگیر بن گیا۔ اندرون ملک میں بھی بہت سے مقامات (مثلاً فلیوپوس میں بعض مرزہ احوال یونانی ملتیں نظر آتی ہیں۔ مینیریہ کے ساحل پر قدیم زمانے سے یونانی شہر چلے آتے تھے اور اب ان کے عقب میں رومنوں نے یونانی زبان بولنے والی اقوام کے دو آبادیاں قائم کیں یہاں کے صوبے داروں کو بھراسو کے ثانی ساحل والے شہروں کی بھی نگرانی کرنی پڑتی تھی۔ ان شہروں کی ایک خاص مشیت تھی اسلئے کہ اندرونی اعتبار سے تو وہ خود مختار تھے، لیکن انہیں سارماتی حکمرانوں کو خراج ادا کرنا پڑتا تھا۔

ایشیائی صوبوں کے اندرونی معاملات میں بہت بڑا تنوع پایا جاتا ہے۔ علی الرغم رومنوں نے قدیم ادارات میں مداخلت نہیں کی اور اس طرح شہروں کی اندرونی خود مختاری

۱۵ ایتھنز، سوم سن (Staatsr) ۶۶۸/۳۔ تی میریوس کے زمانے میں بھی ایتھنز ایک "طیف" ہی رہا۔ ایتھنز کے مقبوضات، سوم سن: تاریخ روما ۵۲۵/۲۵۳۔ گتوس کے عہد میں ایتھنز کی ترقی، کریکوس ۲۵۲/۲۴۱۔ مرمی درمازہ اور میدان ۲۵۵/۲۵۴۔ اگر کسی سوم اور اگر کیا کا میاں ۲۵۴/۲۵۵۔ شاہ ہیرود، ۲۶۰۔ اتحادات سوم سن: تاریخ روما ۵۲۵/۲۴۳۔

۱۶ اشکیونیہ، سوم سن: تاریخ روما ۲۳۳/۲۴۱، ۲۴۲/۲۴۳۔ ایک عہدوار ہیلادائیس اور ایک "پان سیلی میں کایونان میں ذکر سننے میں آتا ہے۔ یونان میں گد اگر ایلیٹ ۲۵۵/۲۵۶: حکومتی ماسور Correctores ابتدا ہی میں یونان پہنچ جاتے ہیں ۲۵۶۔

۱۷ مقدونیہ، سوم سن ۲۵۵/۲۴۴۔ تھسلی، مارکوارٹ ۱۵۶/۱۵۷، سوم سن ۵، ۲۴۴/۲۴۹: فلیوپوس،

باب ۲۹

کو برابر قائم رکھا، اور پوپھی نے شہری ملتوں کو پہلے سے بھی زیادہ اہمیت دیکر یونانی ملخص کو تعویت پوپنجائی صوبہ ایشیا میں شاہان پر قائم ہی نے محاصل کی ادائیگی میں اسی طرح وحدت پیدا کر دی تھی جسے اہلسی میں نے رومن اور اہل قرطاج نے اور رومنوں نے صرف یہی نہیں کیا کہ اس طرح حکومت پر براہ راست قابو حاصل کریں مگر کایوسس گراکھوس کے ضرر رساں قوانین کے ذریعے میں آپس میں تقاضے پیدا کر دیئے، چنانچہ گو آخر کار محاصل ملکہ داعی کا طریقہ منسوخ کر دیا گیا لیکن اس سے یونانی ملتوں کے خود مختاری میں جو کمی ہوئی تھی وہ ہو گئی۔ صوبہ ایشیا میں عدالتی ضلع کا طریقہ رائج تھا جس کے مستقروں میں پروکانسٹ کچھ ہی کرتا تھا۔ اس عدالتی اقتدار سے اول تو پروکانسٹ کے عہدے کی ابتدائی نہایت سمجھ میں آتی رہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا اقتدار نظر ثانی کرنے اور غیر انتظامی امور کو سر کرنے پر مشتمل تھا، اور دوسرے اس سے پروکانسٹ کو مختلف ملتوں کے معاملات میں اپنا پورا اثر ڈالنے کا موقع ملتا تھا لیکن یہ طریقہ ہر صوبے میں رائج نہیں تھا، مثلاً شام میں اس قسم کے ضلع کا ذکر سننے میں نہیں آتا۔ باوجود ان مشکلات کے جو صوبہ ایشیا پر پڑتی رہتی تھیں اس کے مشہور شہروں کی اسودگی اور اہمیت اب بھی قائم تھی۔ سبھی میں بھی بعض قابل بحال شہر نظر آتے ہیں جن میں مکونیدیا اور مالکدون ممتاز ترین ہیں اور یہ بات غور کرنے کے قابل ہے کہ تمام ملک شہری ضلع میں منقسم تھا۔ یہی کیفیت پوپھی کے زمانے سے فیلاگوینیہ و پونٹوس کی تھی، جہاں اسٹوک اسٹون اچی سوس اور دریائے ایناس پر پوپیسو پوس بڑے بڑے شہروں میں شمار کئے جاتے تھے لیکن غالطہ اور کاپادوسیہ کی حالت ذرا مختلف تھی اس لئے کہ ان صوبوں میں دیہاتی زندگی کو متوقف حاصل تھا، چنانچہ غالطہ میں قدیم قبائلی دستور برابر رائج تھا اور کاپادوسیہ مختلف انتظامی ضلع میں منقسم تھا۔

بقیہ ماخیزہ صفحہ گزشتہ - نومبر ۱۹۲۵ء؛ شمالی ساحل کے شہر، ملاکواٹ  
۱۵۴۳ء؛ نومبر ۱۹۲۳ء -

جن میں سے ہر ایک پر ایک ایک اشرافے کو حکومت کرتا تھا۔ زمانہ مابعد  
 میں یعنی اٹھ دسویں صدی روس اور قسطنطین کے درمیانی عہد میں یہاں کے  
 اشرافے کیوں کے بجائے شہری اختلاص قائم ہو گئے تھے اس لئے کہ ان خصوص  
 کے یونانی شہروں کی تعداد برابر بڑھ رہی تھی اور یونانی محضر روز بروز زیادہ  
 قوت پکڑتا جاتا تھا۔ یہاں کے خود مختار شہروں کے نام تیانہ، مزاکو (جس کا  
 نام بدل کر پہلے تو پوسے بیہ اور پھر قیصریہ ہو گیا اور پارا تھیہ اور ارغی لائس  
 ہیں۔ غالباً یہ میں کوئی خود مختار شہر نظر نہیں آتا، لہذا میں جو کچھ بھی شہری زندگی  
 ہے وہ اس کے پسیدہ والے حصے کے شہروں یعنی ترمیسوس و ساگالوسوس  
 تک محدود ہے۔

لیکیہ کی کیفیت خاص ہے۔ اس ملک نے مہر وادو کے خلاف روسوں کا  
 ساتھ دیا تھا اور اس کے بعد پر دوس کی بہادرانہ مقاومت کی تھی، چنانچہ اسے  
 کلاؤدوس کے عہد تک برابر آزادی حاصل ہوئی۔ اس میں ۲۲ شہروں کی  
 ایک لیگ تھی اور ان شہروں کو رائے دہی کے اختیارات حاصل تھے اور ان کے  
 قائم مقاموں کو (جو تعداد میں ایک ایک یا دو دو یا تین تین ہوتے تھے) سالانہ  
 جمعیوں میں مجتمع ہونے اور لیگ کے صدر یعنی لیگاریس کو منتخب کرنے کا اختیار  
 تھا۔ ایسے شہروں کی تعداد چھ بیسیت میں تین تین قائم مقام بننے کا اختیار تھا  
 چوتھی اور اس مشق میں پیارہ، اولیمپوس، میرا، نکوس، زائوس اور نیارہ  
 شامل تھے۔ روسوں نے اس غلیہ میں مطلق مداخلت نہیں کی، لیکیہ کے اہم ترین  
 شہریوں کے پاس اور اسپندوس آئے۔ لیکیہ میں (جس میں ازوایہ شامل تھا) خود  
 مختار بلدیات تھے، یعنی طاروسوس، انازاروس، قیصریہ، کورکوس، موسوس  
 سلکیہ، ہدیائے کالی، کادوس، لکائے، سکی، مجلس عام طاروسوس میں منع ہوتی تھی اور ساکس، لیکیہ میں  
 کہلاتا تھا۔ آگستوس نے لیکیہ کے دو بیاسوں کو یعنی اولیا اور نکو، نکو کو جو زنجیرہ مالوس  
 میں تھی، آزاد چھوڑ دیا۔ قبرص والوں کی بھی حد فہم تھی اور پانوں قبرص کا مقدس  
 مستقر اعظم تھا۔ سرس کو کریت میں لا دیا گیا اور یہاں بھی ایک صدر مجلس اور کریتاریس  
 کا ذکر سننے میں آتا ہے۔

اب

یونانی نے شام کے ملک کی شہروں اور ریاستوں کا جو تقسیم کی تھی وہ برابر قائم رہی۔ شمالی سواریہ میں خلیج سلیکوس کے چار شہروں امریکیروس، سنے راپوس، بیروہ، ایسی فانیہ، بالانیہ (بئی پاس) بیڈیکو (۳۸۵) اور ذرا جنوب کی طرف مشہور قسطنطنیہ شہروں اور بافہ، عسقلون اور غزہ اور اندرونی ملک میں دیکاروس، دسارہ کو خود مختاری حاصل تھی ایک مشہور کتابچہ میں "خود مختاری کے اس رعایت کو روماء کے انتظامی تدبیر کے طرف منسوب کیا گیا ہے اور یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ رومنوں کا اس سے یہ مطلب تھا کہ انہیں اپنے صوبہ داری عہدہ داروں کی تعداد بڑھانی نہ پڑے۔ ہمارے نزدیک جو بات واقعات پر مبنی ہے وہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ ہمارے نزدیک رومن اپنے اس اصول پر برابر قائم رہے کہ ہر چیز کو اپنے حال پر چھوڑ دینا ہی زیادہ مناسب ہے اور جن شہروں کے اچھے تعلقات اچھے تھے انہی خود مختاری میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی، اسی لئے بہت سے عہدہ داروں کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی۔ واقعہ تو یہ ہے کہ رومن لوگ صوبہ داری عہدہ داروں کے بائیسیت سے زیادہ مانوس ہی نہیں تھے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ شام میں بہت سی ملیں ایک دوسرے کے دوش بوش اس و امان سے زندگی بسر کر رہی ہیں در انحالیکہ ان میں سے بعض میں رومن عہدہ دار نہیں پائے جاتے جس سے شامی شہروں کے باشندوں کے اعلیٰ صفات کا پتہ چلتا ہے اور ہمیں صرف شامیوں کے عشرت پسندی پر اور ان کے صدی مزاج ہی پر اندویش نہیں چاہئے بلکہ اچھی اس صفت کو بھی ممتاز کرنا چاہئے۔ حال ہی میں یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ اغلباً شامی شہروں میں یونانی خانگی قانون رائج تھا چنانچہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایشیائے یونانی اپنے اصول میں بکے تھے۔ شام کے آزاد ریاستوں میں سے بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - دورہ کریمائے پروکلائ کی وہی حیثیت تھی جو ایرانی قبضہ کی تھی اور یہ اسی کی طرح نظر اعلیٰ اور ثالث اعلیٰ تھا۔

جس نے میں شہری انطاع، مارکوارٹ ۱۹۸۴، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲۱۹۷، ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ۲۲۰۰، ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ۲۲۰۳، ۲۲۰۴، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۲۲۰۸، ۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ۲۲۱۱، ۲۲۱۲، ۲۲۱۳، ۲۲۱۴، ۲۲۱۵، ۲۲۱۶، ۲۲۱۷، ۲۲۱۸، ۲۲۱۹، ۲۲۲۰، ۲۲۲۱، ۲۲۲۲، ۲۲۲۳، ۲۲۲۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۶، ۲۲۲۷، ۲۲۲۸، ۲۲۲۹، ۲۲۳۰، ۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳، ۲۲۳۴، ۲۲۳۵، ۲۲۳۶، ۲۲۳۷، ۲۲۳۸، ۲۲۳۹، ۲۲۴۰، ۲۲۴۱، ۲۲۴۲، ۲۲۴۳، ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ۲۲۴۶، ۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۵۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲، ۲۲۵۳، ۲۲۵۴، ۲۲۵۵، ۲۲۵۶، ۲۲۵۷، ۲۲۵۸، ۲۲۵۹، ۲۲۶۰، ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، ۲۲۶۳، ۲۲۶۴، ۲۲۶۵، ۲۲۶۶، ۲۲۶۷، ۲۲۶۸، ۲۲۶۹، ۲۲۷۰، ۲۲۷۱، ۲۲۷۲، ۲۲۷۳، ۲۲۷۴، ۲۲۷۵، ۲۲۷۶، ۲۲۷۷، ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، ۲۲۸۰، ۲۲۸۱، ۲۲۸۲، ۲۲۸۳، ۲۲۸۴، ۲۲۸۵، ۲۲۸۶، ۲۲۸۷، ۲۲۸۸، ۲۲۸۹، ۲۲۹۰، ۲۲۹۱، ۲۲۹۲، ۲۲۹۳، ۲۲۹۴، ۲۲۹۵، ۲۲۹۶، ۲۲۹۷، ۲۲۹۸، ۲۲۹۹، ۲۳۰۰، ۲۳۰۱، ۲۳۰۲، ۲۳۰۳، ۲۳۰۴، ۲۳۰۵، ۲۳۰۶، ۲۳۰۷، ۲۳۰۸، ۲۳۰۹، ۲۳۱۰، ۲۳۱۱، ۲۳۱۲، ۲۳۱۳، ۲۳۱۴، ۲۳۱۵، ۲۳۱۶، ۲۳۱۷، ۲۳۱۸، ۲۳۱۹، ۲۳۲۰، ۲۳۲۱، ۲۳۲۲، ۲۳۲۳، ۲۳۲۴، ۲۳۲۵، ۲۳۲۶، ۲۳۲۷، ۲۳۲۸، ۲۳۲۹، ۲۳۳۰، ۲۳۳۱، ۲۳۳۲، ۲۳۳۳، ۲۳۳۴، ۲۳۳۵، ۲۳۳۶، ۲۳۳۷، ۲۳۳۸، ۲۳۳۹، ۲۳۴۰، ۲۳۴۱، ۲۳۴۲، ۲۳۴۳، ۲۳۴۴، ۲۳۴۵، ۲۳۴۶، ۲۳۴۷، ۲۳۴۸، ۲۳۴۹، ۲۳۵۰، ۲۳۵۱، ۲۳۵۲، ۲۳۵۳، ۲۳۵۴، ۲۳۵۵، ۲۳۵۶، ۲۳۵۷، ۲۳۵۸، ۲۳۵۹، ۲۳۶۰، ۲۳۶۱، ۲۳۶۲، ۲۳۶۳، ۲۳۶۴، ۲۳۶۵، ۲۳۶۶، ۲۳۶۷، ۲۳۶۸، ۲۳۶۹، ۲۳۷۰، ۲۳۷۱، ۲۳۷۲، ۲۳۷۳، ۲۳۷۴، ۲۳۷۵، ۲۳۷۶، ۲۳۷۷، ۲۳۷۸، ۲۳۷۹، ۲۳۸۰، ۲۳۸۱، ۲۳۸۲، ۲۳۸۳، ۲۳۸۴، ۲۳۸۵، ۲۳۸۶، ۲۳۸۷، ۲۳۸۸، ۲۳۸۹، ۲۳۹۰، ۲۳۹۱، ۲۳۹۲، ۲۳۹۳، ۲۳۹۴، ۲۳۹۵، ۲۳۹۶، ۲۳۹۷، ۲۳۹۸، ۲۳۹۹، ۲۴۰۰، ۲۴۰۱، ۲۴۰۲، ۲۴۰۳، ۲۴۰۴، ۲۴۰۵، ۲۴۰۶، ۲۴۰۷، ۲۴۰۸، ۲۴۰۹، ۲۴۱۰، ۲۴۱۱، ۲۴۱۲، ۲۴۱۳، ۲۴۱۴، ۲۴۱۵، ۲۴۱۶، ۲۴۱۷، ۲۴۱۸، ۲۴۱۹، ۲۴۲۰، ۲۴۲۱، ۲۴۲۲، ۲۴۲۳، ۲۴۲۴، ۲۴۲۵، ۲۴۲۶، ۲۴۲۷، ۲۴۲۸، ۲۴۲۹، ۲۴۳۰، ۲۴۳۱، ۲۴۳۲، ۲۴۳۳، ۲۴۳۴، ۲۴۳۵، ۲۴۳۶، ۲۴۳۷، ۲۴۳۸، ۲۴۳۹، ۲۴۴۰، ۲۴۴۱، ۲۴۴۲، ۲۴۴۳، ۲۴۴۴، ۲۴۴۵، ۲۴۴۶، ۲۴۴۷، ۲۴۴۸، ۲۴۴۹، ۲۴۵۰، ۲۴۵۱، ۲۴۵۲، ۲۴۵۳، ۲۴۵۴، ۲۴۵۵، ۲۴۵۶، ۲۴۵۷، ۲۴۵۸، ۲۴۵۹، ۲۴۶۰، ۲۴۶۱، ۲۴۶۲، ۲۴۶۳، ۲۴۶۴، ۲۴۶۵، ۲۴۶۶، ۲۴۶۷، ۲۴۶۸، ۲۴۶۹، ۲۴۷۰، ۲۴۷۱، ۲۴۷۲، ۲۴۷۳، ۲۴۷۴، ۲۴۷۵، ۲۴۷۶، ۲۴۷۷، ۲۴۷۸، ۲۴۷۹، ۲۴۸۰، ۲۴۸۱، ۲۴۸۲، ۲۴۸۳، ۲۴۸۴، ۲۴۸۵، ۲۴۸۶، ۲۴۸۷، ۲۴۸۸، ۲۴۸۹، ۲۴۹۰، ۲۴۹۱، ۲۴۹۲، ۲۴۹۳، ۲۴۹۴، ۲۴۹۵، ۲۴۹۶، ۲۴۹۷، ۲۴۹۸، ۲۴۹۹، ۲۵۰۰، ۲۵۰۱، ۲۵۰۲، ۲۵۰۳، ۲۵۰۴، ۲۵۰۵، ۲۵۰۶، ۲۵۰۷، ۲۵۰۸، ۲۵۰۹، ۲۵۱۰، ۲۵۱۱، ۲۵۱۲، ۲۵۱۳، ۲۵۱۴، ۲۵۱۵، ۲۵۱۶، ۲۵۱۷، ۲۵۱۸، ۲۵۱۹، ۲۵۲۰، ۲۵۲۱، ۲۵۲۲، ۲۵۲۳، ۲۵۲۴، ۲۵۲۵، ۲۵۲۶، ۲۵۲۷، ۲۵۲۸، ۲۵۲۹، ۲۵۳۰، ۲۵۳۱، ۲۵۳۲، ۲۵۳۳، ۲۵۳۴، ۲۵۳۵، ۲۵۳۶، ۲۵۳۷، ۲۵۳۸، ۲۵۳۹، ۲۵۴۰، ۲۵۴۱، ۲۵۴۲، ۲۵۴۳، ۲۵۴۴، ۲۵۴۵، ۲۵۴۶، ۲۵۴۷، ۲۵۴۸، ۲۵۴۹، ۲۵۵۰، ۲۵۵۱، ۲۵۵۲، ۲۵۵۳، ۲۵۵۴، ۲۵۵۵، ۲۵۵۶، ۲۵۵۷، ۲۵۵۸، ۲۵۵۹، ۲۵۶۰، ۲۵۶۱، ۲۵۶۲، ۲۵۶۳، ۲۵۶۴، ۲۵۶۵، ۲۵۶۶، ۲۵۶۷، ۲۵۶۸، ۲۵۶۹، ۲۵۷۰، ۲۵۷۱، ۲۵۷۲، ۲۵۷۳، ۲۵۷۴، ۲۵۷۵، ۲۵۷۶، ۲۵۷۷، ۲۵۷۸، ۲۵۷۹، ۲۵۸۰، ۲۵۸۱، ۲۵۸۲، ۲۵۸۳، ۲۵۸۴، ۲۵۸۵، ۲۵۸۶، ۲۵۸۷، ۲۵۸۸، ۲۵۸۹، ۲۵۹۰، ۲۵۹۱، ۲۵۹۲، ۲۵۹۳، ۲۵۹۴، ۲۵۹۵، ۲۵۹۶، ۲۵۹۷، ۲۵۹۸، ۲۵۹۹، ۲۶۰۰، ۲۶۰۱، ۲۶۰۲، ۲۶۰۳، ۲۶۰۴، ۲۶۰۵، ۲۶۰۶، ۲۶۰۷، ۲۶۰۸، ۲۶۰۹، ۲۶۱۰، ۲۶۱۱، ۲۶۱۲، ۲۶۱۳، ۲۶۱۴، ۲۶۱۵، ۲۶۱۶، ۲۶۱۷، ۲۶۱۸، ۲۶۱۹، ۲۶۲۰، ۲۶۲۱، ۲۶۲۲، ۲۶۲۳، ۲۶۲۴، ۲۶۲۵، ۲۶۲۶، ۲۶۲۷، ۲۶۲۸، ۲۶۲۹، ۲۶۳۰، ۲۶۳۱، ۲۶۳۲، ۲۶۳۳، ۲۶۳۴، ۲۶۳۵، ۲۶۳۶، ۲۶۳۷، ۲۶۳۸، ۲۶۳۹، ۲۶۴۰، ۲۶۴۱، ۲۶۴۲، ۲۶۴۳، ۲۶۴۴، ۲۶۴۵، ۲۶۴۶، ۲۶۴۷، ۲۶۴۸، ۲۶۴۹، ۲۶۵۰، ۲۶۵۱، ۲۶۵۲، ۲۶۵۳، ۲۶۵۴، ۲۶۵۵، ۲۶۵۶، ۲۶۵۷، ۲۶۵۸، ۲۶۵۹، ۲۶۶۰، ۲۶۶۱، ۲۶۶۲، ۲۶۶۳، ۲۶۶۴، ۲۶۶۵، ۲۶۶۶، ۲۶۶۷، ۲۶۶۸، ۲۶۶۹، ۲۶۷۰، ۲۶۷۱، ۲۶۷۲، ۲۶۷۳، ۲۶۷۴، ۲۶۷۵، ۲۶۷۶، ۲۶۷۷، ۲۶۷۸، ۲۶۷۹، ۲۶۸۰، ۲۶۸۱، ۲۶۸۲، ۲۶۸۳، ۲۶۸۴، ۲۶۸۵، ۲۶۸۶، ۲۶۸۷، ۲۶۸۸، ۲۶۸۹، ۲۶۹۰، ۲۶۹۱، ۲۶۹۲، ۲۶۹۳، ۲۶۹۴، ۲۶۹۵، ۲۶۹۶، ۲۶۹۷، ۲۶۹۸، ۲۶۹۹، ۲۷۰۰، ۲۷۰۱، ۲۷۰۲، ۲۷۰۳، ۲۷۰۴، ۲۷۰۵، ۲۷۰۶، ۲۷۰۷، ۲۷۰۸، ۲۷۰۹، ۲۷۱۰، ۲۷۱۱، ۲۷۱۲، ۲۷۱۳، ۲۷۱۴، ۲۷۱۵، ۲۷۱۶، ۲۷۱۷، ۲۷۱۸، ۲۷۱۹، ۲۷۲۰، ۲۷۲۱، ۲۷۲۲، ۲۷۲۳، ۲۷۲۴، ۲۷۲۵، ۲۷۲۶، ۲۷۲۷، ۲۷۲۸، ۲۷۲۹، ۲۷۳۰، ۲۷۳۱، ۲۷۳۲، ۲۷۳۳، ۲۷۳۴، ۲۷۳۵، ۲۷۳۶، ۲۷۳۷، ۲۷۳۸، ۲۷۳۹، ۲۷۴۰، ۲۷۴۱، ۲۷۴۲، ۲۷۴۳، ۲۷۴۴، ۲۷۴۵، ۲۷۴۶، ۲۷۴۷، ۲۷۴۸، ۲۷۴۹، ۲۷۵۰، ۲۷۵۱، ۲۷۵۲، ۲۷۵۳، ۲۷۵۴، ۲۷۵۵، ۲۷۵۶، ۲۷۵۷، ۲۷۵۸، ۲۷۵۹، ۲۷۶۰، ۲۷۶۱، ۲۷۶۲، ۲۷۶۳، ۲۷۶۴، ۲۷۶۵، ۲۷۶۶، ۲۷۶۷، ۲۷۶۸، ۲۷۶۹، ۲۷۷۰، ۲۷۷۱، ۲۷۷۲، ۲۷۷۳، ۲۷۷۴، ۲۷۷۵، ۲۷۷۶، ۲۷۷۷، ۲۷۷۸، ۲۷۷۹، ۲۷۸۰، ۲۷۸۱، ۲۷۸۲، ۲۷۸۳، ۲۷۸۴، ۲۷۸۵، ۲۷۸۶، ۲۷۸۷، ۲۷۸۸، ۲۷۸۹، ۲۷۹۰، ۲۷۹۱، ۲۷۹۲، ۲۷۹۳، ۲۷۹۴، ۲۷۹۵، ۲۷۹۶، ۲۷۹۷، ۲۷۹۸، ۲۷۹۹، ۲۸۰۰، ۲۸۰۱، ۲۸۰۲، ۲۸۰۳، ۲۸۰۴، ۲۸۰۵، ۲۸۰۶، ۲۸۰۷، ۲۸۰۸، ۲۸۰۹، ۲۸۱۰، ۲۸۱۱، ۲۸۱۲، ۲۸۱۳، ۲۸۱۴، ۲۸۱۵، ۲۸۱۶، ۲۸۱۷، ۲۸۱۸، ۲۸۱۹، ۲۸۲۰، ۲۸۲۱، ۲۸۲۲، ۲۸۲۳، ۲۸۲۴، ۲۸۲۵، ۲۸۲۶، ۲۸۲۷، ۲۸۲۸، ۲۸۲۹، ۲۸۳۰، ۲۸۳۱، ۲۸۳۲، ۲۸۳۳، ۲۸۳۴، ۲۸۳۵، ۲۸۳۶، ۲۸۳۷، ۲۸۳۸، ۲۸۳۹، ۲۸۴۰، ۲۸۴۱، ۲۸۴۲، ۲۸۴۳، ۲۸۴۴، ۲۸۴۵، ۲۸۴۶، ۲۸۴۷، ۲۸۴۸، ۲۸۴۹، ۲۸۵۰، ۲۸۵۱، ۲۸۵۲، ۲۸۵۳، ۲۸۵۴، ۲۸۵۵، ۲۸۵۶، ۲۸۵۷، ۲۸۵۸، ۲۸۵۹، ۲۸۶۰، ۲۸۶۱، ۲۸۶۲، ۲۸۶۳، ۲۸۶۴، ۲۸۶۵، ۲۸۶۶، ۲۸۶۷، ۲۸۶۸، ۲۸۶۹، ۲۸۷۰، ۲۸۷۱، ۲۸۷۲، ۲۸۷۳، ۲۸۷۴، ۲۸۷۵، ۲۸۷۶، ۲۸۷۷، ۲۸۷۸، ۲۸۷۹، ۲۸۸۰، ۲۸۸۱، ۲۸۸۲، ۲۸۸۳، ۲۸۸۴، ۲۸۸۵، ۲۸۸۶، ۲۸۸۷، ۲۸۸۸، ۲۸۸۹، ۲۸۹۰، ۲۸۹۱، ۲۸۹۲، ۲۸۹۳، ۲۸۹۴، ۲۸۹۵، ۲۸۹۶، ۲۸۹۷، ۲۸۹۸، ۲۸۹۹، ۲۹۰۰، ۲۹۰۱، ۲۹۰۲، ۲۹۰۳، ۲۹۰۴، ۲۹۰۵، ۲۹۰۶، ۲۹۰۷، ۲۹۰۸، ۲۹۰۹، ۲۹۱۰، ۲۹۱۱، ۲۹۱۲، ۲۹۱۳، ۲۹۱۴، ۲۹۱۵، ۲۹۱۶، ۲۹۱۷، ۲۹۱۸، ۲۹۱۹، ۲۹۲۰، ۲۹۲۱، ۲۹۲۲، ۲۹۲۳، ۲۹۲۴، ۲۹۲۵، ۲۹۲۶، ۲۹۲۷، ۲۹۲۸، ۲۹۲۹، ۲۹۳۰، ۲۹۳۱، ۲۹۳۲، ۲۹۳۳، ۲۹۳۴، ۲۹۳۵، ۲۹۳۶، ۲۹۳۷، ۲۹۳۸، ۲۹۳۹، ۲۹۴۰، ۲۹۴۱، ۲۹۴۲، ۲۹۴۳، ۲۹۴۴، ۲۹۴۵، ۲۹۴۶، ۲۹۴۷، ۲۹۴۸، ۲۹۴۹، ۲۹۵۰، ۲۹۵۱، ۲۹۵۲، ۲۹۵۳، ۲۹۵۴، ۲۹۵۵، ۲۹۵۶، ۲۹۵۷، ۲۹۵۸، ۲۹۵۹، ۲۹۶۰، ۲۹۶۱، ۲۹۶۲، ۲۹۶۳، ۲۹۶۴، ۲۹۶۵، ۲۹۶۶، ۲۹۶۷، ۲۹۶۸، ۲۹۶۹، ۲۹۷۰، ۲۹۷۱، ۲۹۷۲، ۲۹۷۳، ۲۹۷۴، ۲۹۷۵، ۲۹۷۶، ۲۹۷۷، ۲۹۷۸، ۲۹۷۹، ۲۹۸۰، ۲۹۸۱، ۲۹۸۲، ۲۹۸۳، ۲۹۸۴، ۲۹۸۵، ۲۹۸۶، ۲۹۸۷، ۲۹۸۸، ۲۹۸۹، ۲۹۹۰، ۲۹۹۱، ۲۹۹۲، ۲۹۹۳، ۲۹۹۴، ۲۹۹۵، ۲۹۹۶، ۲۹۹۷، ۲۹۹۸، ۲۹۹۹، ۳۰۰۰، ۳۰۰۱، ۳۰۰۲، ۳۰۰۳، ۳۰۰۴، ۳۰۰۵، ۳۰۰۶، ۳۰۰۷، ۳۰۰۸، ۳۰۰۹، ۳۰۱۰، ۳۰۱۱، ۳۰۱۲، ۳۰۱۳، ۳۰۱۴، ۳۰۱۵، ۳۰۱۶، ۳۰۱۷، ۳۰۱۸، ۳۰۱۹، ۳۰۲۰، ۳۰۲۱، ۳۰۲۲، ۳۰۲۳، ۳۰۲۴، ۳۰۲۵، ۳۰۲۶، ۳۰۲۷، ۳۰۲۸، ۳۰۲۹، ۳۰۳۰، ۳۰۳۱، ۳۰۳۲، ۳۰۳۳، ۳۰۳۴، ۳۰۳۵، ۳۰۳۶، ۳۰۳۷، ۳۰۳۸، ۳۰۳۹، ۳۰۴۰، ۳۰۴۱، ۳۰۴۲، ۳۰۴۳، ۳۰۴۴، ۳۰۴۵، ۳۰۴۶، ۳۰۴۷، ۳۰۴۸، ۳۰۴۹، ۳۰۵۰، ۳۰۵۱، ۳۰۵۲، ۳۰۵۳، ۳۰۵۴، ۳۰۵۵، ۳۰۵۶، ۳۰۵۷، ۳۰۵۸، ۳۰۵۹، ۳۰۶۰، ۳۰۶۱، ۳۰۶۲، ۳۰۶۳، ۳۰۶۴، ۳۰۶۵، ۳۰۶۶، ۳۰۶۷، ۳۰۶۸، ۳۰۶۹، ۳۰۷۰، ۳۰۷۱، ۳۰۷۲، ۳۰۷۳، ۳۰۷۴، ۳۰۷۵، ۳۰۷۶، ۳۰۷۷، ۳۰۷۸، ۳۰۷۹، ۳۰۸۰، ۳۰۸۱، ۳۰۸۲، ۳۰۸۳، ۳۰۸۴، ۳۰۸۵، ۳۰۸۶، ۳۰۸۷، ۳۰۸۸، ۳۰۸۹، ۳۰۹۰، ۳۰۹۱، ۳۰۹۲، ۳۰۹۳، ۳۰۹۴، ۳۰۹۵، ۳۰۹۶، ۳۰۹۷، ۳۰۹۸، ۳۰۹۹، ۳۱۰۰، ۳۱۰۱، ۳۱۰۲، ۳۱۰۳، ۳۱۰۴، ۳۱۰۵، ۳۱۰۶، ۳۱۰۷، ۳۱۰۸، ۳۱۰۹، ۳۱۱۰، ۳۱۱۱، ۳۱۱۲، ۳۱۱۳، ۳۱۱۴، ۳۱۱۵، ۳۱۱۶، ۳۱۱۷، ۳۱۱۸، ۳۱۱۹، ۳۱۲۰، ۳۱۲۱، ۳۱۲۲، ۳۱۲۳، ۳۱۲۴، ۳۱۲۵، ۳۱۲۶، ۳۱۲۷، ۳۱۲۸، ۳۱۲۹، ۳۱۳۰، ۳۱۳۱، ۳۱۳۲، ۳۱۳۳، ۳۱۳۴، ۳۱۳۵، ۳۱۳۶، ۳۱۳۷، ۳۱۳۸، ۳۱۳۹، ۳۱۴۰، ۳۱۴۱، ۳

باب ۲۹

منفصلہ ذیل کچھ زمانہ تک برابر خود مختار رہیں: کوماگینیٹس ایرانی نسل نمود پسند فرمانروا حکمران تھے جنکا تمدن یونانی تھا (دیکھو باب ۲، حاشیہ ۲)؛ کوہ لیان میں خالکس کے شاہی خاندان کی حکمرانی تھی (لیان = حالیہ آسمان، جو ہرودت و دوشق کے درمیان واقع ہے، بیکڈیکر؛ "فلسطین" ۳۰۵)؛ خالکس کے مشرق میں اسیلہ؛ اسے تھوزا دیسیس (دیکھو اوپر باب ۲، حاشیہ ۱۲)؛ دوشق پر دو صدی تک یعنی سلسلہ تک برابر بناتیون کا خاندان حکومت کرتا تھا اور اس کا پائے تخت تیر تھا؛ یہودیہ میں سلسہ ق م میں مشہور اور ذمی بادشاہ ہیرودت تخت نشین ہوا، یہ اپنی پاتر کا بیٹا تھا اور مکابی ہیر کا فوس کا وزیر اعظم رہ چکا تھا۔ اس ہیرودت نے یونانی تمدن کو فروغ دیا اور بہت سے شہر آباد کر کے انھیں یونانی طرز پر سواراج کے حقوق عطا کئے؛ ان شہروں میں سے ایک فلسطینی قیصریہ تھا جسے پہلے آسٹروٹوس تویرس یا مینار شترتون (دیکھو اوپر باب ۲۰ حاشیہ ۱۷) کہتے تھے۔ پالمیرہ خود مختار تھا۔ ان ریاستوں کے متعلق مارکوارٹ اسی رائے کا اظہار کرتا ہے جو اس نے شہروں کے بابت پیش کی ہے وہ یہ کہ رومان کے درپے سے اس وقت تک محال وصول کرتا رہا جب تک وہ صوبہ شام میں ان کا ادغام کرنے کے قابل بنا۔ یہاں یہ صاف دیکھتے ہیں کہ رومن طرز عمل کا اس مورخ کو کتنا غلط اندازہ ہے، اور اگر ہمیں تاریخ کے ایک نہایت ہی اہم واقعے یعنی اس لاشانی مملکت کے اندرونی تنظیم کے بابت ایک فاسٹس غلطی میں نہیں پڑتا ہے تو ہمیں اس خیال کا فوراً ہی آزاد کر دینا لازمی ہے، مارکوارٹ کہتا ہے کہ رومنوں کا خیال تھا کہ ریاستوں کو کسی روز صوبے میں مدغم کر دیا جائے؛ لیکن خود مارکوارٹ کے نزدیک ان ریاستوں کے علاوہ صوبہ شام کا باقی ماندہ حصہ بھی تو ایسے شہروں ہی پر مشتمل تھا جن کو سواراج حاصل تھا؛ اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اگر رومنوں کا مقصد یہ تھا کہ ریاستوں کا صوبے میں الحاق کر دیا جائے تو اس سے صرف یہ ہوتا کہ جن ریاستوں پر بالواسطہ حکومت ہوتی رہی تھی ان کی وہی حیثیت کر دی جاتی جو دوسری ایسی ریاستوں کی تھی جنہاں سے زیادہ براہ راست حکومت نہیں کی جاتی تھی؛ اور اس کے دوسرے معنی یہ ہونے کہ اس طریقے سے لوکی ریاستوں کو جمہوریئے

بالج

بنانے کی تجویز تھی رہے محال تو انکی کیفیت بالکل وہی رہتی جو پہلے تھی۔ اس سے یہ ظاہر ہے کہ مکمل ادغام کے الفاظ بالکل ہی بے معنی ہیں۔ تمام ممالک میں شام ہی سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ کچل کے زمانے میں صوبے کے لفظ سے جو معنی لئے جاتے ہیں وہ اس ملک پر منطبق نہیں پاتے تھے۔ حر و ما کلا شام میں صرف یہ کام تھا کہ معاملات کی نگرانی کر کے اور محاصل وصول کرے لیکن ہے کہ صوبہ ایشیا میں صورت حال اس سے مختلف ہو حقیقت یہ ہے کہ سلطنت روما (یا کچل کے زمانے میں سلطنت برطانیہ) کی بنیاد محض نظریات پر نہیں مبنی چاہیے۔

۵۔ یہودیہ اور ہسپانیہ ممالک میں یونانیت؛ شیورڈ ۲، ۲۶۹-۲۷۰۔ یہودیوں نے یونانی طرز بیان کو اختیار کر لیا، جس سے مسلم ہوتا ہے کہ انپر یونانیت کا کثرت اثر تھا؛ شیورڈ ۲، ۲۷۰ وغیرہ۔

۶۔ حواریہ میں ایک سنو ریادیس؛ مارکوارٹ ۲، ۲۷۲۔ شام کے ساتھ رومنوں نے جو ملک روم کا کیا اس میں اعلیٰ مقاصد کیلئے؛ ایضا ۲، ۲۸۰ و ۲۹۰۔ اگر مارکوارٹ کا ادنیٰ یہ خیال ہے کہ رومن پاتے تو شام کی بلدی خود مختاری کو مٹا کر اور حکمرانوں کو سزول کر کے اس ملک پر براہ راست رومن حکومت قائم کر دیتے تو ہمارے نزدیک وہ زمانہ مالیہ کے خیالات کو قدیم زمانہ میں منتقل کر رہا ہے۔ ہماری دانت جلد نہ تو ان لوگوں کے ذہن میں یہ بات آئی تھی اور نہ یہ ممکن ہی تھا۔

۷۔ فالکس؛ مارکوارٹ ۲، ۲۸۳؛ شیورڈ ۲، ۲۸۳۔ اس زمانے کے فالکس اور ایلا کے حکمرانوں کے ناموں میں لفظ "ایسٹیناس" نظر آتا ہے اور یہ سب سے پہلے سنہ ۱۰۰ ق م میں اسی علاقہ میں ملتا ہے (پولی بیوس ۵، ۹۰)۔ اسی طرح سے تقریباً سنہ ۱۰۰ ق م میں فالکس میں ایک بلیلیاس (ولڈنٹیوس) (Jos Ant. ۱۳، ۱۶، ۳) اور ایلا میں سنہ ۱۰۰ ق م میں ایک متائیوس ملے ہیں۔ (پولی بیوس ۵، ۹۱) ان ممالک میں شاہی خاندانوں نے مدت دراز تک اپنی حیثیت برقرار رکھنی مقابلہ کر دینے والا؛ شیورڈ ۲، ۲۸۳۔

دشمن؛ مارکوارٹ ۲، ۲۸۶؛ شیورڈ ۲، ۲۸۶؛ ۱، ۲۰۹؛ مشا ان نیاکھی کی تاریخ۔

شام میں یونانیت؛ مارکوارٹ ۲، ۲۷۰؛ کون؛ ادارت بلدی (Kuhn)۔

(Stadteverf. ۲، ۳۱۴ وغیرہ؛ شیورڈ ۲، ۲۸۳)۔



۱۹

سوائے مصر کے باقی سلطنت روما کے ہر حصے کے یونانی مختلف بلدیات میں منظم نظر آتے ہیں اور سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر انکی سیاسی حیثیت کیا تھی۔ اصولاً تو انکی سیاسی حیثیت وہی ہے جو تیسری صدی ق م میں تھی (دیکھو باب ۵) یعنی وہ خود مختار ہیں لیکن مطرح تیسری صدی ق م میں بادشاہ انپراٹر ڈالتے تھے اسی طرح اب وہ روما کے زیر اثر ہیں اور وہ عقیدہ بادشاہت سے انپراٹر ڈالتے ہیں۔ صرف ایک فائدہ انہیں ضرور ہے کہ اب وہ مسلسل برسرِ کار بادشاہوں کے حوص و آزار کا شکار نہیں بنتے۔ کسی بلدیے کے اہم قرار و ادول کی صوبے کے والی کے ذریعے سے توثیق لازمی ہے اور وہی اسے ملے کرنے کا حجاز ہے کہ کونسی با شہم ہے اور کونسی غیر اہم شہروں میں اب بھی خود انکی کے قوانین کا نفاذ ہوتا ہے اور تسمرات کو تو ملی تعلیم اور مذہبی عبادت یہ سب انکی کے نگرانی میں ہیں بلکہ اگر روما انکی اجازت دے تو وہ محفل بھی وصول کرتے ہیں۔ پلوٹارک سے ایک رسالے سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسری صدی عیسوی جیسے آخری زمانے میں بھی یونانیوں کے زعم میں انہیں سواراج حاصل تھا۔ واضح ہو کہ یہ اختیارات آزاد بلدیات کو بھی حاصل تھے اور ان شہروں کو بھی جو روما کو خراج ادا کرتے تھے۔

شہروں کو ایک دوسرے کے ساتھ اتحاد کرنے کا بھی اختیار حاصل تھا۔ ہم ان اتحادوں کا کئی مرتبہ ذکر کر چکے ہیں انکے حالات کو مبالغہ آمیز انداز سے جو مرتب کیا گیا ہے اور جو غلط خیالات پھیل گئے ہیں وہ ان خیالات کے نمائندے ہیں جن کی اوپر تردید کی جا چکی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا کام صرف مذہبی فرائض ادا کرنا تھا۔ بلاشبہ جو قراردادیں محفوظ ہیں انکا تعلق زیادہ تر اعزاز دہی اور ہتواروں سے ہے لیکن اس سے یہ نتائج نہیں کیا جاسکتا کہ انکے علاوہ دوسرے قراردادیں منظور کرنے کا حق نہیں تھا۔ اول تو لیکہ وائے اتحاد سے ہیں یہ تہہ طبقے کے سلطنت روما میں اس قسم کے اتحادوں کو سیاسی حقوق حاصل تھے۔ مارکوارٹ کہتا ہے۔ (۲۲، ۴) کہ رومن عہد میں لیکہ کا قدیم وفاق و ستور برابر نافذ رہا صرف فرق یہ ہوا کہ اب معاملات خارجہ اور عہدیں محفل کا کام اس وفاقہ سے سلب کیا گیا۔ ہمارے نزدیک پہلی تحدید اغلباً

۲۹

درست نہیں اور دوسری قطعاً غلط ہے۔ اگر لیگ قائم رہی تو دوسرے اقوام اور ریاستوں سے اس کے تعلقات بھی ہونگے اور ہمارے پاس اس کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ یہ تعلقات براہ راست نہ رہے ہوں۔ ظاہر ہے کہ لیگ جنگ نہیں کر سکتی تھی، کو قانوناً اسے اس کے لئے بھی کوئی امر مانع نہ تھا۔ پھر لیگ اپنے اندرونی معاملات کو بغیر روپیہ خرچ کئے ہوئے انجام نہیں دے سکتی تھی اور انہیں شبہ کی گنجائش نہیں کہ وہ شہروں سے روپیہ لیکر اسے وفاقی انتظامات میں خرچ کرتی ہوگی۔

انجیل کے زمانے کے انتظامی اضلاع کو خود اپنے مالیات پر قابو ہوتا ہے حالانکہ انجیل کی کچھ سیسلطنت روم سے کہیں زیادہ مرکزیت لئے ہوئے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایشیائے کوچک کا بیشتر حصہ لیکہ سے بہت زیادہ روم کا تابع تھا، اور بس سے ہم ان اتحادوں کے اندرونی اختیار کا پتہ لگا سکتے ہیں۔ ابتدائی عہد امپراطوری میں امیری صوبوں کو نکال کر باقی ماندہ ایشیائے کوچک میں صرف پانچ ہزار امدادی فوج تھی جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حفاظت عامتہ کا دار و مدار خود باشندگان ملک پر تھا۔ اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ باشندگان ملک کا اپنی کوتوالی انتظام ہو گا اور انتظام ملک میں حکومتی عہدہ داروں کے ساتھ ساتھ شہروں کا بھی حصہ ہو گا۔ علاوہ ازیں ان اتحادوں کے سپرد بہت ساری سرکاری اور پبل بھی تھیں۔ انہیں یہ بھی اختیار تھا کہ رومن صوبہ داروں کی شکایت صدر میں کریں ان سب باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں عہدوں اور تہواروں کے انتظامات اور خطابات و اعزاز میں اضافہ کرنے سے کہیں زیادہ اختیار حاصل تھے۔

۱۔ مختلف شہر اپنی قراردادوں کو گورنر کے سامنے پیش کرتے ہیں، روم سن ۵، ۲۲۱؛ لیکن خود اپنے قوانین کا نفاذ کرتے ہیں؛ ایضاً ۲۲۸۔

سلطنت روم میں یونانی ملتوں کی حیثیت پر روم سن نے اپنی کتاب "تاریخ مملکت" کی تیسری جلد میں رومن قانون کے پہلے بحث کی ہے اور اس بنیاد پر اس نے ان ملتوں و نیز ان سب ملتوں کی تقسیم کرنے کی کوشش کی ہے۔ سلطنت روم میں پائی جاتی تھیں وہ ان کی دوسری

۱۹

المرض امپراطور نے روما کے زمانے میں یونانی بلدیات کو تواری تمہیل است، پرتش عائنہ، تعلیم اور روزمرہ کی قانونی کارروائیوں کا انتظام خواہ انفرادی اور نہ

بتیمہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ بیان کرتا ہے یعنی ایک تو خود مختار رہا یا (۶۴۵، ۲) اور ماتحت رہا یا جو درپہل خود مختار تھے لیکن جنگی خود مختاری رومنوں کے حکم پر مبنی تھی لیکن تقسیم صرف اس حالت میں است کہیں جا سکتی ہے اگر اس قسم کے اختیارات یا تو ظاہر ہوں درنہ انکا قانون روما سے استمدال کیا جاسکے اور ساتھ ہی اگر اسے انفرادی سطوں کے واقعی حالات سمجھ میں آئیں لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ آیا انکے وجود کا قانون روما میں کہیں پتہ لگتا ہے؟ ہم سن سمجھتا ہے (ص ۱۷۱) اگر ماتحت وفاقہ کے اندر دو متضاد خیالات ایک دوسرے میں مخلوط ہو جاتے ہیں تو تابعداری کی حیثیت اس سے بھی زیادہ دوغلی اور پیچیدہ ہے۔ انکے سننے یہ ہوئے کہ یونانی شہروں اور روما کے باہمی تعلقات جنہیں جوہم سن ماتحت وفاقیتوں اور تابعداری کے خطابات دیتا ہے انکا قانون روما سے کسی طرح کا تعلق نہیں تھا۔ لیکن یہ سلسلہ اس سے بھی زیادہ پیچیدہ بن جاتا ہے۔ جوہم سن کہتا ہے (ص ۱۷۱) کہ "خود مختار نہ ماتحتی سے بھی زیادہ غیر مشروط ماتحتی کے لئے اس سے بھی سادہ اور کافی مدافعی تشریف کی ضرورت ہے اسلئے کہ صریح قانونی تعلق ان ہم اور ہم متضاد الفاظ سے بجائے صاف ہونے اور بھی زیادہ پردہ ٹھکانیں چلا گیا ہے۔ انکے دوسرے سننے یہ ہوئے کہ رومن ان یونانی سطوں کے لئے جو کلیتہً انکے قبضے میں تھیں جو الفاظ استعمال کرتے تھے انکے سطوں سے اصل مطلب حاصل ہونے کے بجائے اصل مطلب کے بالکل عکس کا اظہار ہوتا تھا۔ اس طریقے سے جوہم سن (ص ۱۷۵) دونوں طریقوں پر تنقید کرتا ہے اور "خود مختاری کے مابین فرق کرتا ہے اور کہتا ہے کہ رومنوں نے اسلیت واقعات پر پردہ ڈال دیا تھا۔ لیکن ص ۱۷۵ پر وہ لفظ "خطابی" اصطلاحی کے لئے نہیں بلکہ دستوری کے لئے استعمال کرتا ہے۔ ص ۱۷۶ پر وہ بڑا دلزدہ کاری طرز بیان کا ذکر کرتا ہے۔ ان سب باتوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اول تو رومن اپنے ماتحت سطوں کے لئے جو لفظ استعمال کرتے تھے وہ انکی قانونی حیثیت کا اندازہ لگانے کے لئے کافی نہیں اور دوسرے یہ کہ اس قانونی حقیقت کا سرے سے اندازہ لگایا ہی نہیں جاتا اور اگر یہ کہا جائے کہ خود ان سطوں کے افعال سے حقیقت حال معلوم ہو سکتی ہے تو جوہم سن اس کا کافی میں جواب دیتا ہے اور کہتا ہے کہ رومن "مرواداری" کے مہول پر کار بند تھے! الغرض ہم انفرادی سطوں کے روما کے ساتھ ان صریح تعلقات کا پتہ نہیں لگا سکتے جو جوہم سن فرض کر لیتا ہے لیکن کیا جوہم سن کے

اجتماعاً خود ہی کرتے تھے تو پھر وہ کسی سوئیزرستانی صوبے یا شمالی امریکہ کی ریاست یا جرمنی کے علاقے سے کس طرح کم تھے؟ حقیقت یہ ہے کہ ایش اور مال کے کسی واقفہ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - خیال کے مطابق اس قسم کے صریح قانونی تعلقات کا وجود بھی تھا ہمارے  
 مائے میں انکا وجود نہیں تھا۔ اگر ماتحت وفاقیتوں سے تو متضاد قانونی خیالات کا اظہار ہوتا ہے تو پھر یہ  
 تعلقات صریح قانونی تعلقات نہیں ہو سکتے اور کل تابعداری کے حالت میں بھی یہی حکم لگایا جاسکتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ  
 اہم کی گنجائش ہے (دیکھو اوپر)۔ رومن قانون کے اعتبار سے ماتحتانہ خود مختاری میں دو غلاپن ہے چنانچہ  
 دو قانوناً اسکا کوئی وجود نہیں، یکم سے کم ہیں کسی طرح کی "صراحت" نہیں پائی جاتی۔ اگر ماتحتانہ خود مختاری  
 کے معنی کو (جسے صد ۱۷۱) پر خود مختارانہ ماتحتی کا نام بھی دیا گیا ہے) عام لوگ سمجھ سکتے تو یہ نظریہ  
 قابل قبول ہو سکتا، لیکن واقعہ اسکے خلاف ہے اسلئے کہ جب نوع ارضی کو اپنی خوشی سے ایک دوسرے  
 کی جگہ رکھا جائے تو پھر یہ بچا سے مامیوں کے سمجھ سے باہر ہو جاتا ہے۔ ان سب واقعات سے  
 جو چیزیں ہوجاتی ہیں وہ حقیقت حال سے یعنی یہ کہ رومن جس ملت کے ساتھ جیسا چاہتے برتاؤ کرتے۔  
 الغرض اس عقیدہ کا مفصل (جسے اور دست دی جاسکتی ہے مثلاً ۷۵۵) یہ ہے: "مومن کہتا ہے  
 کہ مختلف شہروں کے روماء کے ساتھ مختلف قسم کے تعلقات تھے اور ان تعلقات کو وہ بیان کرتا ہے  
 اور انکی تحدید کرتا ہے، لیکن اسکے نزدیک چونکہ ان تعلقات کا قانون روم میں نہیں پتہ نہیں اس لئے رومن  
 نے ان تعلقات کو قانون کے تحت لانے کی غرض سے ایسے ادارات پیدا کئے جو "دوغلے" تھے یعنی  
 رومن اصول سے متاثر تھے۔ علاوہ ازیں انہوں نے اسی اصطلاحات استعمال کرنی شروع کیں جن سے  
 انہوں نے جان بوجھ کر اہل واقعات کو غلط پیرائے میں بیان کیا اور اس طرح روشنی کی ان کڑوں کو چھپا دیا  
 جسکی وجہ سے شاید یہ تعلقات آشکارا ہو جاتے۔ ہم اس نظریہ پر صرف یہ حکم لگاسکتے ہیں کہ ہمیں ناہمیت  
 کا پہلو نہیں ہے گو یہ سب ممکن ضرور ہے۔ اسی قسم سے کیا فائدہ جسکا ذکر کسی قدیم کتاب میں نہیں ہے،  
 جسکی کہیں کوئی تشریح کی گئی ہے اور نہ ہمیں کسی قسم کی مداخلت نظر آتی ہے۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ خود رومن  
 نے "مومن" اور "منا" جیسے اظہار شک و شبہ کے جو الفاظ استعمال کئے ہیں اس سے اپنے تمام بیان کو  
 محض مضمون اور قیاس سے زیادہ وقعت نہیں دی اور ممکن ہے کہ اس نے اپنے قیاس سے اس لئے  
 کام لیا ہو کہ وہ ان تعلقات کو کسی رومن قانونی اصول کے تحت نہیں لکھ سکتا تھا لیکن پھر کیا اسکے لئے اس  
 قسم کے مفروضے کی ضرورت بھی تھی؟ ہمارے نزدیک اسے اس قسم کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ واقعات یہ ہیں

کے راجست میں فرق صرف اتنا تھا کہ اہل کوئی گورنر یا شہنشاہ ایسے معاملات میں مداخلت نہیں کرتا جن میں اسے مداخلت کرنے کا حق نہیں، اور انجی ایکس

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ یونانی قوم پر روماء کے اثرات مختلف انداز سے پڑے اور انکی مطلق ضرورت نہیں کہ ان اثرات کو کسی طرح توڑ مروڑ کر کالونی جامہ پہنا دیا جائے۔ یہ پیش روماء کے ساتھ یا مجبوراً اور نہ اپنی خوشی سے مل گئی تھیں۔ اول تو روماء کو اختیار حاصل تھا کہ جیسا چاہے انکے ساتھ برتاؤ کرے اور وہ اسکے احکام کی پابندی کرنے پر مجبور تھے اور انکی غیر مشروط پابندی کے لئے کسی قسم کے توفیق کی ضرورت نہیں تھی بلکہ یہ تعلق خود قوانین قدرت کا ایک لازمی جزو سمجھا جاتا تھا لیکن دوسری حالت میں کم و بیش مرتکب یا کم از کم سلسلہ اقرار موجود تھا جسے یا تو صراحتاً اور نہ خاموشی کے ساتھ تسلیم کر لیا گیا تھا اور جو نسبت فریق ثانی کے روماء کیلئے زیادہ مفید تھا۔ یہ قانون اقوام کا اساسی اصول ہے کہ ہر جہد نامے کے الفاظ میں بہت کچھ تنوع ہو سکتا ہے اور یہ مفید کرنا فاضول ہے کہ اتنی مختلف النوع قانونی حیثیت کے قونو کو ایک ہی شق میں دیا جائے روماء کے شق میں لایا جاسکے۔ ہر ایک کے ساتھ خود اسکے حالات کے اعتبار سے برتاؤ ہوتا تھا۔ ظاہر ہے کہ حالات کے اعتبار سے بہت توابع کے غایت ایک ہی ہوگی، لیکن اسکی تقسیم کا دار و مدار مضمل پر تھا، اور نہیں رومن قانون کے کسی اصول کے تحت لانے کی کوشش ہے سود ہوگی اور یہ بالکل بے کار ہوگا کہ غاص اس مقصد کے لئے قانون میں کسی نئی ”دوغلی“ شق کا اضافہ کیا جائے۔ ہم باب ۱۱ حاشیہ ۵ میں کہہ چکے ہیں۔ روماء کے خانگی قانون کو چند خاص سال سے دو چار ہونا پڑا تھا اور ”قانون ملکی“ کے ساتھ جبکہ انطباق صرف رومن شہریوں پر ہوتا تھا، ایک قانون اقوام کی بھی ضرورت پیش آئی تھی اور جس پر کارروائیوں کو ایک دوسرے میں مدغم کر دیا گیا تھا۔ یہی کیفیت رومن قانون حاشیہ کی بھی ہے۔ قانون عامہ کا تعلق زیادہ تر حکم دینے اور حکم ماننے سے ہے اور یہ ابتدا میں صرف رومن شہریوں کے لئے ضروری سمجھا جاتا تھا لیکن ابتدا ہی میں روماء کے ساتھ دوسری قوموں کے بھی تعلقات پیدا ہو گئے۔ جب تک صرف ایسی اطالوی قومیں ہی نے روماء سے تعلقات پیدا کئے جو یا تو لاطینی زبان ورنہ اسی خاندان کی کوئی زبان بولتی تھیں، وقت تک تو اسے یہ ترکیب چلی کہ قبض حقوق شہریت ان قوموں کو دینے اور بعض نہیں دینے انکے بعد جب روماء یونانی قوموں سے دو چار ہوا اسوقت یہ محسوس ہوا کہ ایک طرف تو اس طرح کی نصف مراعات کے کام نہیں چلے گا اور دوسرے جانب رومنوں کا اس طرف میلان نہیں تھا کہ اتنے وسیع رقبے میں

باب

زمانے میں اس قسم کی مداخلت غیر معمولی کارروائی نہیں سمجھی جاتی تھی۔ ساتھ ہی  
ہیں یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ مجلس سینات کے سامنے مختلف بلدیات کے جو تنازعات

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ محد و شہریت کے حقوق بھی دوسروں کو مل سکتے ہیں ان اثرات  
کے تحت روم نے ان باتوں کے ساتھ تعلقات کی بنیاد خاص بین الاقوامی اصول کو بنایا اور ہر ملت کے  
ساتھ جو تعلقات قائم کئے انکا دار و مدار مخصوص حالات و واقعات پر رکھا۔ انیس سے بعض تو بالکل رعایا  
کے رحم پر تھیں اور بعض ایسی تھیں کہ روم نے انکی خدمات کا تعین کر دیا تھا۔ آخر کار امپراطوریہ کے زمانے  
میں ان ناقابل درجہ بندی امتیازات کا بالکل خاتمہ کر دیا گیا اور رومن سلطنت کے تمام رعایا کے لئے ایک  
عام سیاسی قانون نافذ کر دیا گیا۔ حضرت عیسائی ولادت پر ہی سلطنت ایسے مغرور سیاسی ہیتوں کا  
مجموعہ بنی ہوئی ہے جو اپنے معاملات کی خود مختاریں اور ان سب کی نگرانی کا کام ایک مغرور سیاسی  
ہستی (روما) کرتی ہے۔

عام معلومات کے لئے دیکھو کون: پوسٹی نیان کے زمانے تک سلطنت روم کے شہری و دیہاتی

ادارات (Kuhn: Die städtische und buergerl) Verfass. des roem. Reichs)

جلد ۱، لایپزگ، ۱۹۰۶ء۔

خود مختار اور پابند شہروں کی سیاسی حیثیت تقریباً ایک سی ہی تھی؛ مارکوارٹم، ۱۹۰۱ء

۲۵، ۲۵۳۔ ایشائے کوچک میں افواج کی کمی؛ موسم سن ۲۲۳ء۔

پلٹارک اپنی کتاب "اصول نگرانی" میں اس عہد کے جمہوریتوں کے ادارات کا بالکل اسی  
انداز سے ذکر کرتا ہے کہ گویا یہ عہد فارطیس و اپاسنوز اس کا ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بلدیہ کے مخصوص  
میں ان صوبوں میں تبدیلی نہیں ہوئی تھی۔

اتحادوں کے لئے موسم سن (Staator.) ۲، ۴۴ء۔ عام طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ وفاقیہ

دیکھو کہ ابھی تک جنگ کرنے کا امتیاز حامل شا اس بارے میں موسم سن ۱۳، ۶۱ء۔ اسٹرابو ۱۳، ۶۶ء  
کا ابتداء کرتا ہے۔

یوڈوٹائی (Duruy) نے خاص طور پر اپنی کتاب تاریخ روم سلطنت روم کے

شہروں کی خود مختاری پر زور دیا ہے۔

پیش ہوتے تھے وہ خاص طور پر اس مجلس کے قانونی حدود اختیار کے اندر ہونگے۔  
 ایسے حالات میں روم کی حیثیت محض ایک بیچ یا اثاث کی سی تھی اور اگر جنگ  
 سے بچنا ہو تو پھر اس طرح کی ثالثی ناگزیر ہو جاتی ہے۔ اس سے قدیم زمانے  
 میں غیر جانبدار ہمسایہ شہروں کو بیچ بنایا جاتا تھا (دیکھو اوپر، باب ۱۰)؛ اب  
 انکے بجائے روم ایک مستقل بیچ بن گیا۔ ایسے شبہ نہیں کہ جسطرح ازمینہ وسطی  
 کے کسی شہر کی مجلس انجمنِ تجارت کے حقوق میں مداخلت کرتی تھی اسی طرح روم نے  
 انفرادی شہروں کے اختیارات کو دنگھٹانے بڑھانے کا حق محفوظ کر لیا تھا،  
 اور اسکی طرف سے بلدی معاملات میں اکثر مداخلت ہوتی رہتی تھی لیکن دوسرے  
 مقامات میں بھی اس طرح کے واقعات پیش آتے ہیں اور زمانے حال کے  
 تحریری دساتیر کے دور میں بھی استردادِ حقوق کے شکائیں سننے میں آتی رہی ہیں  
 الغرض ہم یہ حکم لگا سکتے ہیں کہ بہت دانی قیصریت کے زمانے میں یونانیوں کے  
 شہری اقتدارات اتنے غم نہ تھے جتنے سمجھے جاتے ہیں۔ بلاشبہ آجکل کے ایک  
 نہایت مستند مورخ نے نہایت سنجیدگی کے ساتھ یہ سوال پیش کیا ہے کہ جب  
 انسان اپنے ملک کے لئے اپنی جان قربان نہیں کر سکتا تھا تو پھر ان کے لئے  
 زمانہ ان کے لئے زندہ رہنے میں کیا لطف تھا؟ یہ ہماری دانت میں اس خیال میں

۷۷۷ م م س (۲۶۲ء) شہروں کی افسوسناک حالت پر بہت کچھ زور دیتا ہے اور کہتا ہے میں یونانیوں  
 کے ساتھ ہمدردی کرنی چاہئے اس لئے کہ انکی آزادی سلب ہو چکی ہے۔ اس بارے میں اول تو ہمیں یہ کہنا ہے  
 کہ اطالویوں کو ان یونانیوں سے کچھ زیادہ آزادی حاصل نہیں تھی، بالخصوص اگر انکی کے زمانے سے تو ان کا  
 کوئی اختیار باقی نہیں رہا تھا اور ملکیت کے حکمت عملی صرف چند اشخاص کے قبضہ اقتدار میں رہ گئی  
 تھی۔ صرف فرق یہ تھا کہ یہ چند اشخاص اطالوی تھے اور اس طرح ان کا یونانیوں سے ذرا بالاتر درجہ تھا  
 کہا جاتا ہے کہ یونانیوں کے لئے ایک طرح کی ترقی سکوس تھی اور یونانی آئندہ سیاسیات پر اثر نہیں  
 ڈال سکتے تھے مثلاً فریسیس "نسلی" لندن ۱۸۹۲ء م س ۳۳۳ء کہتا ہے کہ کئی زمانے شہر کو کل آزادی حاصل تھی اور ہر شہر  
 معاملات و دنیا میں حصہ لے سکتا تھا لیکن نظریہ کے اعتبار سے یہ شہر حالات و دنیا میں حصہ لے سکتا تھا لیکن عمل میں اس سے مفاد  
 تھا اور فریسیس کا یہ حکم دراصل صرف ایک مختصر اور افسردہ ٹاپر لگایا جاسکتا ہے ان شہروں سے باہر یونانی رہتے تھے۔

۱۲

ایک طرح کی دلفریبی ضرور ہے لیکن ساتھ ہی مبالغہ بھی کیا گیا ہے۔ کیا پہلے کے زمانے میں صورت حال اس زمانے کے کیفیت سے بہت زیادہ مختلف ہے ؟ مرکزی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ ۔ اکثر و بیشتر اپنے خانگی معاملات میں بہک رہتے تھے اور سلطنت روم میں الحاق کے بعد ابھی حالت تقریباً ویسی ہی رہی جیسے پہلے تھی ۔ اسیں شک نہیں کہ حضرت مسیحؑ کے ولادت کے وقت نوکس یا سیکون یا سینیہ کے کسی باشندے کا بڑے بڑے سیاسی سائل پر اتنا اثر نہیں تھا جتنا تقریباً سترہ صدی قبل مسیح میں لیکن اسکے اثر میں اس کمی کا باعث اتنا اسکی آزادی کارواں نہیں تھا جتنا دوسرے واقعات حقیقت یہ ہے کہ یونانیوں کے ادارات میں اتنی تبدیلی نہیں ہوئی جتنا ادارات عالم میں پھر یونانیوں کی دنیا میں بہت کچھ وسعت پیدا ہو گئی تھی جب سیکون والے کی نظر صرف روم و روم سے گورکار و ٹانک محمد و تھی تو وہ اسیں حصہ لے سکتا تھا لیکن جب اسکی دنیا ستوں ہائے ہرقل (جبل الطارق) سے ابھرتا رہتا تھا دیکھ گئی تو اسکی اہمیت یقیناً کم ہو گئی ۔ سیاسی اعتبار سے یونانی برابر ہی جگہ رہے جہاں پہلے تھے اور اسی وجہ سے وہ دنیا کے تبدیل شدہ کیفیات کا مقابلہ نہیں کر سکے اسیں شبہ نہیں کہ اس تبدیلی کی وجہ سے انفرادی یونانی بلدیات کے آزادی میں بہت کچھ نکل دیا گیا اور جس اس سے انکار کرنے کی ضرورت نہیں کہ فوجی خدمت کے موقوف ہونے کی وجہ سے بعض نتائج ضرور متنبہ ہوئے ہونگے یا پانے زمانے میں شہریوں کے اس احساس سے کہ ہم میدان جنگ میں اپنے شہر کی حفاظت کر سکتے ہیں اسے اپنی خودداری کا زیادہ احساس رہتا ہوگا ۔ لیکن جنگ آزائی کے حق کی یہ کیفیت ہے کہ ان سب لوگوں کو جو کسی عظیم تر ادارے کے ارکان بننا چاہیں اس سے کہیں کبھی کو دست بردار ہونا پڑتا ہے جبکی ایک مثال جرمانی ریاستوں سے ملتی ہے ۔ ایسی حالت میں فرد کو دو قسم کے سدا سننے مل سکتے ہیں جن میں سے ایک قدما کی خدمت کا تھا اور دوسرا مال کے قوسوں کو بلا سلطنت روم میں شہریوں کو برابر اپنے اندرونی معاملات پر پورا قابو حاصل رہا اور انہیں اپنے بلدی دستوروں کو تبدیل کرنے کا بھی حق رہا لیکن معاملات عظمیٰ کے تسمین میں انکا کوئی حصہ نہیں رہا اور واقعہ ہے کہ وہ اسکی اہمیت کو سمجھتے بھی نہیں تھے ۔ اس کے برعکس انتظامی یکائی کی وجہ سے زمانہ مال کے ملکوں کے شہریوں کو مقامی انتظامات میں آزادی میں بہت کچھ کمی ہو گئی ہے اور اس کے سدا سننے میں نہیں بڑے بڑے معاملات اور قانون سازی میں حصہ لینے کا حق مل ہو گیا ہے لیکن یہ حق اول تو شخص کو کا ہی دھوکا ہے اور پھر قوانین کے متعلق انہیں نہایت ہی کم معلومات مل جاتی ہیں ۔ یہ ظاہر ہے کہ



د قدرت اور مرکزی قوانین (مثلاً پروٹیشہ میں "بلدی قوانین") کے وجہ سے اہل لوگ اپنے شہر کے اتنی بھی خدمت نہیں کر سکتے جتنی پہلی صدی مسیحی میں الائبندہ یا

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - انکی حیثیت قدیم زمانے والوں سے بڑھ کر اسلئے کہ حال کے طریقے سے بڑے بڑے سائل میں انہیں گہمی پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن اس سے یہ اتنا ج نہیں کیا جاسکتا کہ سلطنت روم کی بلدیات کی حالت قابلِ حقارت تھی اور ان کے بات کم از کم یہ تو کہا جاسکتا ہے کہ نسبتِ اہل کے انہیں بے ریائی کی بڑی خصوصیت حاصل تھی۔

ہیڈ نے سکوں سے شہروں کے خطابات کا مفہوم دیا ہے ("تاریخ سکوکات")  
 "رہبر" - ناقابلِ تاراجی وغیرہ (دیکھو اوپر باب ۲۰ حاشیہ ۱۸) "محل سے آزاد" - ایشیا کلساؤرا خود مختار شہر "گنیشیہ دریائے سیاندر" - "آزاد ستھر" (یہ نام صوبہ ایشیا کے بہت سے شہروں کا تھا جو غالباً بعض مخصوص میلوں کے مرکز تھے) "مرکز بحری" - "نیکوپولس" - "سپدے" - "کورچی" - "سیباسٹے" - "اسٹگے" - "دراسیدون" - "تریپولس" - "باروبکش" - "تکدہ" - "نیز" - "وہرا" - "ستہرا" - "چوہرا" - "اولین" - "تھینیہ" - "اولین" - شہر کے رتبہ کے لئے تعینہ دیکھو سیدیہ کے مابین اور ایشیا میں سمیرنا اور ایونی کوس کے مقابلہ تھا، اور جہاں سمیرنا اپنے آپ کو "اولین شہر ایشیا" کہلاتا تھا وہاں ایونی نے اپنے آپ کو "تمام ایشیا میں اولین اور سب سے اہم شہر" کا لقب دے رکھا تھا۔ اسطرح مٹی لہ "اولین شہر سوس" - "ساموس" - "اولین شہر ایونیہ" اور "ترامیس" - "اولین شہر یونان" - "پکاسے" جاتے تھے اور "پنطیلیہ" میں "سیدے" - "سیدیہ" - "میگالاسوس" - "پوسوس" میں "اماسیہ" اور "شام" میں "لاوڈیکیہ" یا "اصل بحر" - "اولین" - "نماز کے جاتے تھے۔ ان شہری مقابلوں پر بعد میں مورخ دیون نے ہتائے اور اس کا اتباع کر کے خود روم سن بھی طعنہ آمیزی سے پرہیز نہیں کر سکتا۔ یہ نفسیاتی صرف اسوقت ہی بجانب ہو سکتی ہے اگر اس سے یہ نتیجہ نہ نکالا جائے کہ اس زمانے کے ایشیائی ہر ملک اور ہر زمانے کے انسانوں سے زیادہ بیوقوف یا قابلِ مضحکہ تھے۔ اہل اگر کوئی شہر کس ملک میں اولیت کا دعوے کر کے اور ساتھ ہی اسی ملک میں دوسرے شہر بھی اسکے مقابل موجود ہوں تو اسکی کیفیت بھی ان شہروں کی سی ہوگی۔ یہ بات واقفاً مضحکہ خیز ہے کہ سمیرنا اپنے آپ کو ایشیا کا اور ایونی کوس "تمام ایشیا کا اولین شہر" کہلاتے! لیکن اہل بھی ایسے شہر میں جو مجسمہ ہی کرتے ہیں اور وہ بھی غایت سنجیدہ ملکات میں انگلستان میں یارک کا صدر انتھف "انگلستان کا لاٹ پادی" ہے اور کٹر بری کا صدر انتھف

ترائیس کا کوئی باشندہ۔ بلاشبہ میں اس کا معاوضہ سیاسی حقوق کی شکل میں مل جاتا ہے اور سلطنت رومہا کے شہری کو اس قسم کے کوئی حقوق حاصل نہیں تھے، لیکن یہ بات خوب اچھی طرح سے معلوم ہے کہ ایسے ملکوں میں بھی جو دستوری اعتبار سے دوسری کے لئے گویا ٹوٹہ ہیں اور جہاں عمومی نیابت کے ذریعہ سے حکومت پر ظاہری نگرانی رکھی جاتی ہے وہاں بھی ملکیت کے بڑے بڑے اہم امور کی کارفرمائی تھوڑے سے بڑے بڑے رہبروں کے قبضے میں ہوتی ہے۔ اس زمانے میں اہل کی نسبت ذرا کم رسمی منافقت پائی جاتی تھی؛ اس زمانے میں لوگ بلد سے کے ایسے حالات پر بحث کرتے اور ان پر قرار و منظور کرتے تھے وہ اچھی طرح سے واقف تھے اور جن سے افکار براہ راست تعلق تھا۔ اگر ہم چرچہ کو مد نظر رکھیں تو ہم اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ الائنڈ یا ترائیس کے کسی شہری کے سیاسی اہمیت اہل زمانے میں شہر نیپلز کے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ تمام انگلستان کا لاٹ پادری ہے اور سپرٹن صدر اسقف ڈبلن "ایرستان کا" اور صدر اسقف آرماء "تمام ایرستان کا" لاٹ پادری مانا جاتا ہے ہم یہ سن کر سکو اتے ہیں کہ شریف ایشیائی ایک سال تک آزیارن رہنے کے بعد بھی اپنے آپکو اسی لقب سے ملقب کرتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ اہل بھی ہمارے جھوڑیت پسندوں کے لئے القاب ہے "مدیر بلد" "تکفل" یا "کرئل" میں ایک خاص کشش ہے پہلی صدی ق م میں ایشیائیوں میں خطاب و القاب کی جو عواش پائی جاتی ہے اس سے یہ حرکتیں نہیں نکالا جاسکتا کہ انہیں اہل کے زمانے کے سوتیلے رستانیوں یا اسٹینچون کے کم تر درجے کی منفات پائی جاتی تھی۔

ان شہروں کے سکوں کے انکی مرزا کمالی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے جو سن کہتا ہے (تاریخ رومہا، ۲۵، ۲۶) کہ تمام ملکوں میں سب سے زیادہ ایشیائے کوچک بلدی تفاخر کا مسکن اچھا بنا ہوا تھا اور سکوں کے تلیک کا اصلی باعث یہ امر تھا۔ رومن حکومت نے ان شہروں کو اس بارے میں آزادی دیدی تھی، لیکن جب ہم اوپر دیکھ چکے ہیں پہلی رائے کا ثبوت ہی نہیں دیا جاسکتا خصوصاً اس لئے کہ زمانہ حال کے تاریخی تفصیل سے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ تھیریس میں بھی اسی قسم کے اعلیٰ درجہ کے سکے ڈھالے جاتے تھے، چنانچہ مناسب ہوگا اگر ہم اس بارے میں بھی تفاخر کی محنت کو اتنی ہی اہمیت دیں جتنی انسانی کاروبار میں ہر جگہ اسے حاصل ہوتی ہے۔

کسی شہری کی اہمیت سے زیادہ تھی۔

عام طور پر ابتدائی امپراطوریہ روم پر ایک شریف رومن کے زاویہ نگاہ سے غور کیا جاتا ہے اور اگر ہم اس کے برخلاف یونانی قوم کے ایک شہری کے نقطہ نظر سے غور کریں تو یہ یقیناً باعث حیرت ہوگا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس سلطنت کے مشرقی حصے میں بہت سی شہری قیثیں ہیں اور ان میں سے ہر ایک میں تھوڑے بہت اختلاف کے ساتھ کم و بیش اعیانی و مساتیر رائج ہیں اور ساتھ ہی ہر صوبے میں ان سطوتوں کی ایک طرح کی وفایتیں قائم ہیں جو اپنے اختیار سے مختلف النوع مسائل زندگی پر نگرانی رکھتی ہیں لیکن ساتھ ہی جن کے معاملات میں رومن پروکاسل کبھی کم کبھی زیادہ مداخلت کرتے رہتے ہیں۔ ان سطوتوں کے ضروریات صرف محصل کے ادائی میں سے پورے نہیں ہوتے بلکہ دو متمند و منفرد محال شہری بھی متمند بہ روم دیکر اپنے خزانے پُر کرتے ہیں اور ان کے معاوضے میں ان کے اعزاز میں اضافہ بھی کیا جاتا ہے۔ خدمت عامہ کا پُرانا طریقہ اس وقت تک رائج چلا آتا ہے جن ممتاز اور امیر شہریوں کو رومن حقوق مل گئے ہیں وہ اپنے بیٹوں کو رومن طرز کی تعلیم دیتے ہیں اور یہ تعلیم یافتہ یونانی بچے دفتری زندگی میں قدم رکھ کر آخر کار رومن سیناٹی بن جاتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ تعلیم یافتہ اور آسودہ یونانیوں کو دونوں قوموں کے حقوق حاصل ہیں۔

یورپی یونان مادی و منفرد محالی میں ذرا بچھے تھا لیکن ہمیں کوئی شبہ نہیں کہ اس وقت یا کسی دوسرے زمانے میں مشکل سے کوئی ایسا ملک ہوگا جو اس عہد کے ایشیائے کوچک یا سوریہ کی برابر دو متمند ہو اور نہ صرف ملکوں سے بلکہ شہروں کے باقیات سے بھی اس کا پورے طور پر اندازہ ہو جاتا ہے۔ یونانیوں میں بعض خصائص ضرور ایسے ہیں جن کی وجہ سے اس تابناک تصویر میں ذرا تاریکی پیدا ہو جاتی ہے، مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف بلدیات میں انفرادی حقوق کے متعلق آئے دن جھگڑے ہوتے رہتے ہیں اور اس سے بلدی تمدن کا اظہار ہوتا ہے۔ میں نے اس مسئلے کا ایک حاشیہ میں حوالہ دیا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ ایک بات اور ہے جس سے تصویر بالکل تاریک ہو جاتی ہے اور وہ امپراطوری کی پوجا کا مسئلہ ہے۔

شعبہ تھنریس روم اور آگستوس کی پوجا، کریٹوسس، تاریخ بلدی "Curtius : Stadgeschichte



۱۹۱ اس کے پر و کمال خوش ولی کے ساتھ لیسائڈز کے زمانے سے سکھڑ اور جانشینان سکھڑ کر کے عہد میں ہو کر رومن امپراطوروں کے زمانے تک اس طرح کے زندہ انسانوں کی پوجا میں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔

سلطنت روم میں براہ راست نیابت کا طریقہ رائج نہیں تھا، لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ سینات کے واسطے سے صوبوں کے ممتاز شہری حکومت میں حصہ لے سکتے تھے۔ یہ مجلس خود اپنے نقائص کو ایک حد تک دور کرتی رہتی تھی۔ یہ ایک ایسا ایوان تھا جس کے علاوہ روم میں کوئی دوسرا ایوان نہیں تھا، لیکن ساتھ ہی اسے آجکل کے ابتدائی ایوانوں سے کہیں زیادہ حکومتی اقتدار حاصل تھے۔ سینات کو مجلس مل نہیں کہہ سکتے بلکہ خود امپراطور کی طرح اس میں وحدت سلطنت کا گویا منظر ہوتا تھا۔ تاہم یہ بات قابل لحاظ ہے کہ مقررہ صوبوں کی جیسے کسی طرح کی آزادی کا پتہ نہ تھا۔ نیابت محاسن سینات میں نہیں ہوتی تھی جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مجلس آزادی کے عناصر کی گویا قائم مقام تھی۔ امپراطوروں کا کام یہ تھا کہ سلطنت کے مختلف حصوں کی حفاظت کریں اور اس مقصد کے حصول کے لئے انھوں نے ایک دفتری طبقے کا بیج بویا جو رفتہ رفتہ ایک تناور درخت کے مانند ہو گیا اور جس نے شہروں کی خود مختاری کو بہت کچھ گزند پہنچایا۔ آخر میں جب بلدیہی دفاتر کے ذریعہ سے ہر شہر کا خرچ لیا جانے لگا تو وہ خود بلدیات کے لئے ایک بارگراں بن گئے۔ عیسوی مذہب کی ابتدا میں اس کے پیروں نے شہنشاہ کی پوجا کی سخت مخالفت کی اور اس کے باعث آخر کار قدیم پرستی کا ازالہ کلی ہو گیا جو فی نفسہ ایک نہایت ہی اچھا کام تھا، لیکن یہ جی یاد رکھنا چاہئے کہ سلطنت روم کے لئے اس میں بھی ایک تاریک پہلو تھا اس لئے کہ جب سلطنت نے لوگوں کے عقائد میں دھکیل ڈالنے سے انکار کیا اور ساتھ ہی جب رفتہ رفتہ عیسوی مذہب رواج پاتا رہا تو آخر کار اس کا سرکاری مذہب قیویت ہو گیا اور اس کے بعد کی تاریخ تین قسم کے آفات سے پر ہے ایک تو شخصی حکومت دوسرے سرکاری کلیسا اور تیسرے زائد از ضرورت و فتنہ۔ یہی تین بلاؤں بر اس سلطنت بیزنطہ پر امتڈانی رہتی ہیں اور ہمارے نزدیک اس کے ہوتے ہوئے سلطنت ہرگز اس مدح سرائی کی مستحق نہیں جو آجکل اس کی جاتی ہے۔

۱۱۲

ابتدائی امپراطوری حکومت میں یونانیوں کی ذہنی کیفیات کو چند ہی غفلتوں میں بیان کرنا کافی ہو گا۔ ایجنسی کی اہمیت برابر قائم رہی ہے اور خود روشن بھی اسے تسلیم کر لیتے ہیں۔ یہاں بروٹوس، کامیوٹس اور سورس رہتے تھے، اور یہ شہر تمام سلطنت کے اولین مدرسہ فلسفہ کا مستقر تھا۔ انے مدرسہ خطابت کی وجہ سے رھوڈز نے بھی بہت بڑا اثر ڈالا، اور ہم بائبل میں اسخندریہ کی اہمیت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ لیکن خاص رومیوں میں بھی یونانی حکیمات کو ترقی ہوئی۔ جتنا لومی دیوڈروس نے اپنی "تاریخ عالم" میں مچھ کر لکھی، اور ہمارے نزدیک سلطنت روما کے پہلی دو صدیوں میں یونانی ادبیات و فنون نے اپنے فلتے سے پہلے گویا ایک طرح کا سنبھالا لیا۔

ایک اور بات نہایت اہم ہے، وہ یہ کہ کلاطین، سوریہ، اور طارکوس کے ساتھ ملکر سکندریہ نے مذہب کے ذریعہ سے دنیا کے اخلاقی احیاء کا بیج بویا، اور سانی سرزمین سے جن غمگین خیالات کی ابتدا ہوئی تھی وہ یونانی زبان ہی کے ذریعہ سے بنی نوع انسان تک پہنچے۔

ان تمام واقعات پر غور کر کے ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہونگے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دلاوت پر سیاسی حیثیت سے یونانی باطل فضا نہیں ہو گئے تھے، بلکہ جہاں تک فنون لطیفہ کا تعلق ہے ان میں وہ پراتنی بات اب بھی قائم تھی اور ادبیات و فلسفے کے میدان میں انھیں از سر نو امتیاز حاصل ہو رہا تھا۔

اب میں اس کام کے انجام کو پہنچ گیا ہوں جو میں نے ابتدا میں اپنے پیش نظر رکھا تھا، لیکن تجھے اسکا بھی طرح سے اعتراف ہے کہ میں نے اس کام کو مکمل انجام نہیں دیا ہے جس قدر کہ تجھے کہنا تھا وہ اپنے مناسب مقام پر نہیں کہا گیا، اور میں نے اسے حذف کرنا ہی بہتر سمجھا، لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ تاریخ یونان پر قلم ملانے والے کیلئے اس لاشائی قوم کے ہر ایک کارنامے کی مثل تصویر پیش کرنا بالکل ناممکن ہے۔ اس کتاب میں کہ انکریہ دکانے کی ضرورت کوشش کی گئی ہے کہ یونانیوں نے کس طرح مملکت اہدات کے بنیالات کو ایک دوسرے سے منطبق کیا، یہ خیال قدیم زمانے کے ساتھ مخصوص ہے اور زمانہ حایہ میں صرف جرمنی میں اور ایک حد تک چند روز کے لئے اٹلی کی تاریخ میں نظر آتا ہے یونانی مملکت میں شہر ہی اپنے تمام قواٹے انسانی کو تمام قوم

کے لئے وقف کر دینا ہے اور مطلق اپنی ملکیت کو اور خود اپنے آپ کو یونان ایک فنی شاہکار بنا دیتا ہے۔ بڑے بڑے آدمی نئے نئے انماز سے خدمت کرنا اپنا فخر سمجھتے ہیں، لیکن ایسے برعکس اکثر قوم کو اپنے رہبروں پر تفوق حاصل ہوتا ہے سلطنت روم میں بلدیہ کو روز افزوں اہمیت حاصل ہوتی ہے اور یونان مظہر و منشور روم کو نہ صرف اپنے فنون و ادبیات کے ذریعے سے بلکہ اپنی بلدیہ فرست کے ذریعہ سے بھی مغلوب کر لیتا ہے۔

پھر یونانی زندگی کا خاتمہ کسی طرح سنہ ۱۹۱ ق م میں بھی نہیں ہوتا لیکن یہ ایک ایسی حد ہے جسے عبور کرنا مناسب نہیں۔ اول تو یونانیوں کی قومی زندگی اس حد تک قائم رہی کہ اس کے بعد تھوڑی سی مدت بعد نصف سلطنت سیاسی اعتبار سے بھی یونانی اُچی بن گئی اور جب سسٹینین اعظم نے بنیرنطہ کو تسطیفینہ بنایا تو یہ شہر ایک جدہ یونانی سلطنت کا پائے تخت بن گیا جو برابر ایک ہزار سال تک جاری رہی۔ دوسری بات یہ ہے کہ یونانی تمدن دنیا پر اس سے بھی زیادہ طویل زمانے تک برابر اثر ڈالتا رہا اور جب بنیرنطہ نے اپنے جاہل ریزوں کی حفاظت کرنا چھوڑ دیا تو مغرب کے حتی المقدور نہیں چن لیا اور مغرب خود بنیرنطہ سے بھی زیادہ اچھے اثر میں آگیا۔ یونانی مشرق کے کنہوں پر غلامی کا ایک بارگراں رکھ جاتا ہے جو فیوس صدی عیسوی کے ابتدائک ہلکا نہیں ہوتا اور اس کے بعد یونان از سر نو تماشہ گاہ عالم پر نمودار ہوتا ہے۔ یونان کی جدید زندگی سیاسی اعتبار سے ہی نہیں بلکہ ذہنی اعتبار سے بھی اہم ہے اور ذہنی کیفیات میں وہ جہان تک ہو سکتا ہے اپنی گزری ہوئی روایات سے اپنے آپ کو وابستہ کرتا ہے۔ بلاشبہ سیاسیات کے میدان میں اس کی حالت ذرا مختلف ہے اس لئے کہ اس میں فرانس، اٹلی، اسپین، رومانیہ وغیرہ کی طرح پارلیمانی حکومت رائج ہے اور یہی وہ قیمت ہے جو اسے اس وحدت کی ادائیگی ہے جسکی قدیم زمانے میں اپنی ضرورت تھی۔ لیکن اس کے علاوہ دوسرے معاملات میں وہ زمانہ قدیم کے بہت کچھ مشابہ ہے۔ یونانیوں کا ساحل کیمین اور اس کی دوسری طرف منتشر ہو جانے سے چھٹی صدی ق م کی یاد تازہ ہوتی ہے اور ان نوآبادیوں کے سیاسی ارتقائیں جو اس سدا راہ ہیں وہ بھی اسی زمانے کے جیسے ہیں۔ آئیل کے ترک قدیم ایرانیوں کے

باب ۱۹

مثال ہیں، لیکن توح کے یونانیوں کو ترکوں کی جگہ لے لیا۔ قدیم یونانیوں کے ایرانیوں کو مطلوب کرنے سے زیادہ مشکل ہے اسلئے کہ چکل ملکوں کا ایک ایسا مجموعہ پیدا ہوا ہے جو موجودہ صورت حال کو قائم رکھنا چاہتا ہے اور اگر ترکی سلطنت میں زندگی باقی رہے تو اسے بھی قائم رکھنے کا خواہاں ہے۔ بلاشبہ اس سلطنت کے برابر جسے خیرے کئے جا رہے ہیں، لیکن اگر یہ طریقہ جاری بھی رہا تو اس سے ہمیشہ یونانیوں ہی کو فائدہ نہیں پہونچے گا، اسلئے کہ چکل جھوٹی سے جھوٹی مملکت بھی بڑی سے بڑی کے برابر حقوق طلب کرتی ہے۔

الغرض اگر یونان جدید اپنی منتشر اولاد کو یکجا کرنا چاہے تو اسے بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا، لیکن ہمیں شبہ نہیں کہ بالآخر اس سلطنت میں بہت سے جزیروں اور ساحلی آبادی کا الحاق ہو جائے گا، صرف شرط یہ ہے کہ یونان میں تمدن و تہذیب انسانی کو فروغ ہوتا رہنا چاہئے اور یہ وہ چیز ہے جو یونان قدیم کی لافانی عظمت کا راز اور یونان جدید کی عزت و وقعت کے تاج کا سب سے چمکدار ہیرا ہے۔ جہاں ذہن کی رسائی ہو وہاں فتح و نصرت بھی غلام بن جاتی ہیں۔



# تمتہ کتاب

اس عہد کے تمدن کی بابت چند خیالات

(۱) ادبیات

(الف) عام خصوصیات :- ہر قوم کے ادبیات میں ہمیشہ دو عناصر ہوتے ہیں۔ ہر قوم کے ادیبوں میں بعض تو ایسے ہوتے ہیں جو اپنے ہم عصروں کے جذبات کا اظہار کر کے کامیابی حاصل کرتے ہیں، اور بعض ان کے برعکس خواہ بالکل جدید خیالات کے علم بردار ہوتے ہیں ورنہ ایسے گزرے ہوئے زمانے کی یاد کو تازہ کرتے ہیں جسے وہ زندہ رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ دو گونہ ادبی ذوق اور اس عہد کی کتابوں میں صاف نظر آتی ہے جو اس وقت ہمارے پیش نظر ہے، اور ہم اس کا اندازہ خاص طور پر ان دو مقامات کے مصنفوں کے شامہ نگاروں سے کرتے ہیں جہاں اس ادب کا سب سے زبردست مظاہرہ ہوا۔ لیکن میں تو سرودید کے ذریعے سے اکثریت کے خیالات کا اور غلطی کے ذریعے سے ترقی آفریں تخیلات کا اظہار کیا جاتا ہے؛ اسلئے کہ اکثر شعرا روایات ماضیہ کے پیرو نظر آتے ہیں اور دوبارہ کو اپنے خیالات سے محظوظ کرتے ہیں، اور جب تیسویں سوئس اپنی حدت آفرینی سے مستغنی والوں پر اثر پیدا کرنا چاہتا ہے تو اسے اپنی کوشش میں لاپرواہی ہونا پڑتا ہے اور اسے بادشاہ انعام و اکرام کا مستحق نہیں سمجھا جاتا بلکہ اسے ہمیشہ مایوس و غمناک

کے اہلروں کو جدت طرازی کے میدان میں نخیوں سے آگے رکھنا پڑے گا اور حقیقت تو یہ ہے کہ مصر کے بدترین بادشاہوں کو صرف ونکو کا مطالعہ بطور ایک دلنوش تفریح کے ہاتھ آگیا تھا۔

(۲) اس عہد میں یونانی ادبیات کے زوال کے اسباب :-

ایٹھنز و اسکندریہ میں (منزلہ قم تک) ادبیات کے ترقی کے بعد ایک انقلاب رونما ہوتا ہے۔ پر حکاکم تو کبھی ادبیات کا گہوارہ نہیں بنا اور تقریباً ۱۵۰ ق م میں پولی بیوس ہی ایک ایسا مصنف تھا جسے ہم ممتاز کہہ سکتے ہیں اور ترتیب مضامین کے اعتبار سے اس میں بھی بہت کچھ نقائص پائے جاتے ہیں۔ وہ ایک ارتقائی دور کے ادبیات کا قائم مقام ہے جن میں یونانی قوم کے پرانے سستی اور اسکے ذہنی علو کے منہ معنی سیاسی طبع بدی میں ایک طرح کی مایوسی کی بھی کیفیت تھی۔ اسکے اراکین کو منطقی واقعات سے متاثر ہو کر بہت سی امیدوں اور آرزوؤں کو خاک میں ملانا پڑا تھا اور روما کی سیادت کی وجہ سے انہیں جو ہاتھ نہ رہا حاصل تھا اس پر قناعت کرنی پڑی تھی۔ پولی بیوس دراصل اپنے ہم ملکوں کے سامنے انکی نکتہ و زوال کے اسباب بیان کرتا ہے۔ منسلک قم تک صورت حال بالکل فیہرین رہتی ہے۔ اول تو یونانیوں کو یہ معلوم نہیں تھا کہ آخر روما کا ان کی نسبت کیا ارادہ ہے اور انہیں سے یہ اندازہ نہیں ہو سکتا تھا کہ سیاسی و معاشرتی تحریکات بالآخر کیا شکل اختیار کریں گی۔ قوم سے کم تر انہیںوں کے اختلافوں اور غلاموں کے جنگوں سے تو یہی معلوم ہوتا تھا کہ شاید جلد موجودہ ادارات ایک ساتھ منقلب ہو جائیں گے۔ ان سب واہموں کے باعث لوگوں کی توجہ ادبیات سے بالکل ہٹ گئی اور بہت ہی کم تصانیف شائع ہوئیں۔ ادبیات کو اس وقت تک فروغ نہیں پہنچا جب تک ہروداؤ ایشیا اور یوڈپ سے نکال نہ دیا گیا۔ لوگوں کو اب یہ معلوم ہو گیا کہ معاشرہ اپنے پرانے راستوں پر براہِ عمل رہا ہے اور گوروما امریت کا عود آ رہا ہے لیکن ذی اثر رومن یونانی تمدن کے روز بروز زیادہ معترف ہوتے جا رہے ہیں چنانچہ انہوں نے بہت کر کے از سر نو ادبیات اور حسن صورتی کو ترقی دینی شروع کر دی۔ ہم اس تبدیلی کا اندازہ اس وقت کر سکتے ہیں جب ہم پولی بیوس کے صریح واقعات

اور غلط اسلوب کا اسکے نفیس اور خوش مزاج جانشین پوسیدوئیس سے مقابلہ کرتے ہیں یونانی شاعر و شاعری کا تو خاتمہ ہو گیا ہے اور اس کی صرف چھوٹی چھوٹی شاخیں (جیسے چٹکلے) اب تک باقی ہیں۔ یہ ایک کلیہ ہے کہ قومی زندگی کے جذبات و احساسات کا مظاہرہ جن نزاکت سے نظم میں ہوتا ہے اتنا نثر میں نہیں ہوتا، اور روماکو تنوع حاصل ہونے کے بعد ان جذبات عالمیہ کا خاتمہ ہو گیا جن سے نظم متاثر ہوتی رہتی تھی اس کے علاوہ اویات کے زوال کا ایک دوسرا سبب بھی تھا۔ اگر رومن یونانی شاعری میں اپنی دلچسپی کا اظہار کرتے تو غالباً یونانی برابر نظم لکھتے رہتے لیکن رومن ایک عمل پسند قوم تھی۔ انہوں نے خود یونانی نمونوں کے مطابق ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا ادب تیار کیا تھا اور انہوں نے یونانی شاعری کے ساتھ جو دلچسپی دکھائی اس میں ان کی یہ خواہش تنہا تھی کہ وہ لاطینی زبان کے قالب میں اس کی نقل اتار سکیں۔ اس طرح یونانی شاعری کے لئے جو میدان تعاون تھا وہ اتنا وسیع نہ تھا۔ نثر کی کیفیت مختلف تھی اور اس قسم کے خیالات اس کے ارتقا کے راستے میں شامل نہیں تھے چنانچہ پہلی صدی ق م کے وسط سے یونانی نثر میں ایک نیا تیج پیدا ہوا اور تاریخ و فلسفہ اخلاق میں (جن میں سنجیدہ اور مزاحی دونوں پہلو موجود تھے) بہت سی تصانیف میدان میں آئیں۔

## (۲) انتظام سیاسی

(الف) پولس یا بلدیہ کی اصلیت :-

ہماری دانت میں قدیم مملکت، خواہ وہ منفرد بلدیوں پر مشتمل ہو یا مختلف ریاستوں کے مجموعے کی شکل میں ہو، اصل کی مملکت سے زیادہ انسان کے فطری حالات کے مطابق ہے۔ اصل کی مملکت ایسی سلطنتوں کی شکل میں نمودار ہوئی ہے۔

جنہیں پارلیمنٹی حکومت اور تحریری دستور رائج ہیں اور یہ روز بروز ایک طرح کی میکانیکی شکل اختیار کر رہی ہے۔ ہمیں بس اسکا افسوس ہے کہ انسان دھات کے بنے ہوئے ہے نہیں ہیں۔ آہل کی ملکیت اور قدیم ملکیت میں جو فرق ہے وہ یہی ہے کہ آہل کی ملکیت کا کام اوپر سے نیچے کی طرف اور قدیم ملکیت کا کام نیچے سے اوپر کی طرف انجام پاتا ہے۔ قدیم ملکیت میں اور آج کی ملکیت میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ اول الذکر میں اتنے زیادہ آغلاطیات کی حاجت نہیں بلکہ فرد جو چاہتا ہے کرتا ہے لیکن جو بھی وہ کسی دوسرے کے حقوق میں مداخلت کرنے لگتا ہے اسی وقت فوراً پوس یعنی بلدیہ کا سب سے بڑا افسر یعنی عادل بیچ میں آجاتا ہے۔ ملکیت جو بلدیہ کے ترادف ہے۔ خانگی امان اور بیرونی حفاظت کی ذمہ دار ہے۔ آخر میں ان سب شہری ملکیتوں میں سے سب سے بڑی انفرادی ملکیت یعنی روماس تمام رقبے میں امن وامان کا ذمہ دار رہتا ہے جس میں شہری ریاستیں پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ طرز حکومت بالآخر ناکام ہو جائے لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اساسی اعتبار سے غلط تھا۔ آہل جو انتظامی مرکزیت مقبول عام ہے انہیں بھی تو امید کے مطابق کامیابی نہیں ہوئی ہے اور آخر وہ ملکیتیں اتنی برفہ الحال نہیں ہیں جن پر فرانس کی پارلیمنٹ انتظامی مرکزیت کے نمونے پر حکومت ہوتی ہے بلکہ وہ ملکیتیں بھی زیادہ آلودہ ہیں جن میں مختلف حصوں کی آنے آنے امور کو انجام دینے کی سیاسی آزادی حاصل ہے ہمارے نزدیک پوس یا بلدیہ کی ایک ایسی حکومت بھی جس سے ہم خود بہت سے سبق لے سکتے ہیں۔

(۲) قدیم زمانے میں جو سیاسی ترقی ہوئی اس کا اندازہ مختلف ملوں کے باہمی اتحاد کی خواہش سے ہوتا ہے۔ ہر بلدیہ آزاد ہے تاہم ہر بلدیہ ملکیتوں سے بچنے کے لیے مختلف بلدیہ میں کشش کرتی ہیں کہ انہیں کسی طرح کا اتحاد قائم کر لیں سوال یہ ہے کہ کس چیز کو اتحاد کی بنیاد قرار دیا جائے کیا مذہب ان بلدیوں کو آپس میں ملا سکتا ہے؟ اسکی کشش مغلیہ نوامیس کے ذریعے سے کی جاتی ہے لیکن اس میں ناکامی ہوتی ہے اس کے بعد آئینہ آدراس پارٹا ظاہر ہی یا پس پر وہ سیادت کے ذریعے سے اس میں کشاں ہوتے ہیں لیکن یونانیوں کے جذبات اس سے متعلق ہو جاتے اور وہ اسے جراثیم

نہیں کرتے۔ اس کے بعد اکائیائی اور ایتھنی یہ صول پیش کرتے ہیں کہ ہر ایک کو مساوی حقوق ملیں اور ان جماعتوں میں جن میں کسی نہ کسی طرح کی نیابت کا قاعدہ رائج ہے، وہ اکثریت کے اصول پر قرار دے دیں منظور کرتے ہیں۔ لیکن اس میں بھی کامیابی نہیں ہوتی اور کم سے کم اکائیائی لیگ اپنے ارکان کو بلا جبر و اکراہ علیا نہیں رکھ سکتی۔ اب روماء تماشہ گاہ عالم پر نمودار ہوتا ہے اور اصول "ولایت" کے مطابق اتحاد کی کوشش کرتا ہے۔ وہ مختلف ملتوں کو خود اپنے معاملات طے کرنے کی اجازت دیتا ہے اور عملی العموم ان سے روپیہ یا فوج کا مطالبہ نہیں کر سکتا لیکن اس کا حکم ہے کہ وہ اس میں امن و امان سے رہیں۔ پھر چونکہ اب ذی اقتدار بادشاہ ہی باقی نہیں ہے اس لئے امن عامیہ کا قیام نسبتاً آسان ہو گیا ہے۔ روماء کی حکومت قدیم ایتھنز کی طرح حکومت کے ترقی یافتہ شکل تھی۔ اور ایتھنز کے راج میں رموز اور حیوس کو جو آزادی حاصل تھی اس سے ذرا زیادہ آزادی رومن راج میں خود ایتھنز کو حاصل ہے۔ تاریخ کا یہ حصہ حج کی طرح داروں میں گھومتا نظر آتا ہے۔ رومن سلطنت ایتھنز کی سلطنت سے زیادہ پائدار ثابت ہوئی، اور اگر اس میں زندہ انسانوں کی مشرقی یونانی پوجا کو پہلے سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ رائج نہ کر دیا جاتا تو اس سے بھی پائدار ثابت ہوتا۔ وہ دائرہ جلیسا ندر کے زمانے میں چھوٹا ہوا تھا۔ سکندر اعظم کے عہد میں بہت بڑا ہو گیا، اور شہنشاہی عہد میں اس کا حجم اتنا بڑھ گیا کہ کسی عظیم الجثہ آذرہ کے کی طرح اس نے ہر ایک بڑھتی ہوئی ہستی کا کلا گھونٹ دینا چاہا۔

## (ج) قبضات و دیہات۔

بلدیات کے مقابل دیہات ہیں اور مقدونیہ ایران کی مثال سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شدت سے ملوکیت کی موذی ہیں۔ عہد مقدونیہ میں دیہات کا پلہ بھاری معلوم ہوتا ہے لیکن یہ دھوکا ہی دھوکا ہے اور اصل میں پولس ہی کو فتح ہے چنانچہ اس کی مثال سوکرہ سے ملتی ہے جہاں بلدیات ملوکیت کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ پھر روماء اس صورت حال کو قائم ہی نہیں رکھتا بلکہ مغرب میں بھی جہاں پہلے قابل ہی قابل تھے، اسی طریقے سے راج کرتا ہے۔ ازمنہ عوسط کی اہستہ دہلیز میں رد عمل شروع ہو جاتا ہے اور

تتمہ کتاب

دیہات کا بول بالا ہو جاتا ہے یعنی دیہاتی آبادی پہلے سلطنت کے خدام کی حیثیت سے اور پھر اس کے آقا کی حیثیت سے نمودار ہوتی ہے تا آنکہ جرمانی ملکیتوں کا دار و مدار اسی دیہاتی آبادی پر ہو جاتا ہے اور اسی سے جاگیریت کی ابتدا ہوتی ہے جس کی بنیاد وفاداری پر ہے۔ تاہم شہری زندگی کا خاتمہ نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ رفتہ رفتہ اس کی اہمیت بڑھتی جاتی ہے اور شہر از سر نو آزاد ہو جاتے ہیں۔ یہ صورت حال طاقتور افراد مثلاً شہنشاہوں، بادشاہوں اور اسقفوں کی وجہ سے پیدا ہوئی اس لئے کہ انہوں نے خود اپنے اقتدار میں اضافہ کرنے کی غرض سے ان کی حمایت کی تھی اور اس طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ازمنہ وسطیٰ کے آزاد بلدیات خارجی اعتبار سے جرمانی و ارات سے پیدا ہوئے تھے لیکن داخلی اعتبار سے ان میں اصول کا پر تو نظر آتا ہے اور اس میں وہ جذبہ بغاوت مضمر ہے جو دیہاتیوں اور ان کے آقاؤں کے خلاف پیدا ہو گیا تھا۔ ہمارے زمانہ میں شہروں کی بے اندازہ بالیدگی کی وجہ سے ان کے اور دیہات کے باہمی تعلقات میں اتنی پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے کہ اس مضمون پر ایک بالکل جدید زاویہ نگاہ سے غور کرنا پڑے گا لیکن یہاں بھی قدیم یونانی اور رومن تاریخ کا مطالعہ خالی زائدہ نہ ہوگا۔

# تحریر مختصر

## از مترجم اردو

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس کتاب کا ترجمہ جو دس برس ہو شروع کیا گیا تھا آج ختم ہو گیا۔ یہ اردو میں پہلی بار اس طرح کی زبان اور انگریزی ترجمے کی شکل میں بھی اپنی نوع کی ایک لاشافی کتاب ہے اور سنیں اسکے فاضل مؤلف پروفیسر آڈولف ہولم نے اپنی انتہائی قابلیت کا پورا اظہار کیا ہے۔ یوں تو تاریخ یونان پر یورپی زبانوں میں بیشمار کتابیں موجود ہیں لیکن اسکی خصوصیت یہ ہے کہ باوجودیکہ یہ صرف چار جلدوں پر مشتمل ہے لیکن ہمیں جو تنقید سی پہلو ہے وہ تقریباً انتہائی غالب ہے بقنا اس سے کئی کئی نئے حجم کی کتابوں میں ہوتا ہے۔ پھر مؤلف نے صرف یہی نہیں کیا کہ قدیم یونانی و لاطینی کتابوں سے مواد حاصل کر کے اس موضوع پر لکھ دے بلکہ نہ صرف یونان کبیر یعنی جنوبی اٹلی اور جزیرہ ہسپانی میں بلکہ خاص ارض یونان میں خود جا کر اپنی آنکھ سے تاریخی مقامات کا مشاہدہ کیا ہے اور اسکے بعد یہ کتاب لکھی ہے۔ اسکے ساتھ ہی آڈولف ہولم کی نظر اتنی وسیع ہے کہ جب میں نے ان کتابوں کی فہرست بنانی بنی کے صفحات و ابواب کا اس کتاب کی دوسری جلد کے ساتویں باب سے آخر تک حوالہ دیا گیا ہے تو انکی تعداد ۲۰۲ نکلی اور اس فہرست

کے لئے ۲۲ صفحات درکار ہوئے۔ الغرض یہ کتاب سجا طور پر اپنی نوع کی واحد کتاب تسلیم کی گئی ہے اور اسی لئے شاید ہی یورپ کی کوئی زبان جو جس اسکا ترجمہ نہیں کیا گیا۔ اس کتاب کے ترجمے میں مجھے ہیشمار وقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اول تو یہ کہ خود انگریزی ترجمہ جس کا اردو ترجمہ اب ناظرین کرام کے سامنے پیش کیا جاتا ہے، نہایت درجہ ناقص تھا اور خصوصیت کے ساتھ پہلی تین جلدوں کے ترجمہ کے بعض نقصوں کی تو انگریزی ہی غلط تھی۔ افسوس ہے کہ میرے دسترس میں اصل جرسن کتاب نہیں تھی ورنہ اتنی وقت پیش نہ آتی۔ ساتھ ہی یونان کی تاریخ اس کے مذہب، اس کے معاشرے، اسکی لڑائیوں کے حالات کچھ ایسے غیر مانوس ہیں کہ اسے اردو زبان کی سلاست پر غیر معمولی بار پڑنے کا اندیشہ لگاتا ہے اور یہ مشکل اعلام کے اطلاق کا مسئلہ طے کرنے کے لیے بھی صرف ایک حد تک ہی حل ہوتی ہے۔ اعلام کے اطلاق کا سوال ابتدا میں نہایت پیچیدہ تھا۔ جب ناظرین کرام کو معلوم ہو گا خود انگلستان ہی میں لاطینی و یونانی اعلام کے تلفظ تھے، و مختلف طریقے رائج ہیں، ایک کے تحت تو الفاظ کا تلفظ انگریزی زبان کے قواعد کے مطابق کیا جاتا ہے یعنی جو تلفظ کہ مختلف حروف صحیحہ و حروف علت کا انگریزی میں ہے بس اسی کی نقل اتاری جاتی ہے۔ برعکس یورپ کے ممالک میں اس کے برعکس یہ کوشش کی جاتی ہے اصل تلفظ کا اتباع کیا جائے۔ لاطینی اور یونانی جنوبی زبانیں ہیں اور اسی لیے انہیں ایسے درشت تلفظ کی برداشت نہیں جیسے ڈراوٹ کا ہوتا ہے بلکہ اچھل بھی ان زبانوں کے جانشین اطالوی اور یونانی جدید میں بھی یہ تلفظ بالکل مفقود ہے اور اسی جگہ D, T کو "ڈ" اور "ت" لکھ کر لپی بولتے ہیں۔ پھر جہاں تک حروف علت کا تعلق ہے خود انگلستان میں بھی ایک مسلک ایسا پیدا ہو گیا ہے جس میں ہر قدیم زبان کا تلفظ اسی کے حروف کی اصلی آواز کے مطابق کیا جاتا ہے۔ انہی اصول کے مد نظر میں ہر جلد کے اختتام پر اعلام مذکورہ کے تلفظ کی ایک فرہنگ مسلک کر دی ہے اور مجھے امید ہے کہ صرف تاریخ یونان کے پڑھنے والے ہی اس سے فائدہ اٹھائی گئے بلکہ وہ لوگ بھی اس سے محظوظ ہونگے جو مغربی یورپ کی کثرت آوازوں کے اردو میں لانے کے متذہب نہیں۔ ظاہر ہے کہ بعض اعلام اصل سے ہٹ کر ہماری زبان کا جز و بن گئے ہیں جیسے ایٹنز، سکندریہ، وغیرہ انہیں میں نے حسب حال رہنے دیا ہے۔



اسی طرح غیر مانوس اصطلاحات کی ایک ایک فرنگ پر جلد کے اختتام پر مشکل کر دی گئی ہے اور چونکہ تاریخ کے حدود نہایت وسیع ہیں یعنی اس کتاب میں حکیمات، جمالیات، سیاسیات، معاشیات، ادبیات، فلسفہ، منطق، غرض بیشتر علوم یونان پر بحث کی گئی ہے اس لئے یہ اصطلاحات عام طالب علم کے لئے بھی مفید ہوئی۔ ان میں سے اکثر تودار الترجمہ جامعہ عثمانیہ کی موضوع میں لیکن بعض ایسی بھی ہیں جو مجلس اصطلاح سازی میں پیش نہیں ہو سکی اور میری ہی مختصر تصحیحی چارٹیں۔

نصاب جامعہ کے اعتبار سے سب سے پہلے جلد ۲ باب ۱ کا اسکے بعد جلد ۱ جلد ۲ باب ۱ تا ۶ کا پھر جلد ۳ وہم کا ترجمہ کیا گیا اور اسی دقیق کتاب کے مترجم کو جس قسم کی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا وہ نقشِ اول کے مطالعہ سے جہاں ہوا جائے گی۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ مشکلات رفتہ رفتہ آسان ہوتی تھیں تا آنکہ جلد ۳ وہم کے ترجمہ میں انکا احکاس بھی نہیں ہوا۔

آخر میں ان تمام کرمفرادوں کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا جنہوں نے کسی نہ کسی طرح سے مجھے اس میں مدد دی ہے بالخصوص نواب حیدر یار جنگ بہادر بلبلابائی مرحوم اور جناب جوش ملیح آبادی کا ممنون ہوں کہ انہوں نے سرکاری طور پر ان جلدوں پر نظر ثانی فرمائی اور خود اپنی اہلیہ کا بھی معترف ہوں کہ انہوں نے باوجود اپنی طویل و شدید علالت کے جلد ۲ وہم کے بہت سے ابواب پر نظر دیا۔ آخر میں جناب مولوی عنایت اللہ صاحب سابق ناظم دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے وقت فوقتاً اس ترجمے کے متعلق اپنی ماہرانہ اور قیمتی رائے سے متنبہ کیا۔ افسوس ہے کہ کوشش ملیح پریمی ہر جلد کے اختتام پر طویل طویل صحت نامے کی ضرورت پڑی لیکن اول تو انوکھا مضمون اور انوکھے نام اور پھر تھیر کا چھاپہ تعجب تو اس امر کا ہے کہ ان فہرستوں نے اس سے زیادہ طویل کیوں نہیں کی تھیں۔

بہر حال مجھے اس کا اعتراف ہے کہ مجھ سے اس ترجمے میں بہت سی فروگزشتیں ہوئی ہیں لیکن نوعیت کتاب کو ملحوظ رکھ کر مجھے امید ہے کہ ناظرین کرام انہیں اپنے لطف و کرم سے نظر انداز فرمائیں گے۔

آخر میں دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے آقا ؐ کی ولی نعمت

سلطان العلوم خسرو کن غلام اللہ علیہ السلام کے زیر سایہ ہم سب کو اپنے اپنے  
 فرائض بحسن و خوبی انجام دینے کی توفیق دے اور انکی خسروانہ سرپرستی میں جو مواقع امتیاز  
 علم کے ہیں میسر ہیں ان سے پورا فائدہ اٹھانے میں ہمارا امد و تمکین ہو۔ آمین

ہارون خاں شروانی

صدر شیبہ تاج جامعہ عثمانیہ

حیدرآباد دکن

۶۔ اگست ۱۳۴۱ھ

مطابق یکم رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ

# فہرست اعلا م

تاریخ یونان قدیم جلد چہارم

		A	
Acrocorinthos	اکروکورتھس	Abdera	ابدیرا
Acrotatis	اکروتاتس	Abila	ابیلہ
Acusilochus	اکوزی لوخوس	Abantides	ابانتی دیس
Adiabne	ادیابنے	Abrupolis	ابروپولس
Adonis	ادونس	Abydos	ابی دوس
Adramyttium	ادرامی تیوم	Acarnanians	اکارنائی
Adriatic	ادریائک	Ace	اکے
Adule	ادولے	Achæns	اکائیوس
Aeacides	ایاکی دیس	Achaean	اکائیائی
Aedepsus	ایدپسوس	Achaean League	اکائیائی لیگ
Aegæ	اے گئے	Achilles	اکیس
Aegean	اے گین	Acilius	اکیلیوس
Aegæmn	اے گیوم	Acrae	اکرائے
Aegina	اے گینہ	Acragas	اکراگاس
Aemelianus	ایملیانوس		
Aemilius	ایمیلیوس		

Ambracia	امبراسیہ	Aemilius Paullus	ایمیلیوس پاولوس
Ambracus	امبراکوس	Aenus	ایئوس
Amicus	امیکوس	Aeolis	ایولس
Ammon	عمون	Aetolia	ایتولیہ
Amnias	امنیاس	Aetolian	ایتولوی
Amorium	اموریوم	Afer	آفر
Amphictionic League	ایگ ہمشاکاں	Agasias	اگاسیاس
Amphilochus	امفی لوخس	Agathocles	اگاتھوکلز
Anarzarbus	انارزاربوس	Agave	اگاوے
Ancyra	انقرہ - انگورہ	Agelaus	اگے لاؤس
Andriscus	اندریسکوس	Agesander	اگے ساندز
Andronicus	اندرونیکوس	Agesilaus	اگے سی لاؤس
Andros	اندروس	Agis	اگس
Anicuis	انی کیوس	Agron	اگرون
Antagonius	انتاگونیس	Aene	اینے
Antialcides	انتاکی دیس	Ajax	ایاکس
Anticyra	انتی کیرا	Akampsis	اکامپس
Antigonia	انتی گونیہ	Alabanda	الابندہ
Antigonus	انتی گونوس	Albania	البانیہ
Antilebanon	انتی لیبان (جبل الشرق)	Alcibiades	الکبایڈس
Antimachus	انتی ماخس	Alexamenes	الکسامینس
Antiochia	انطاکیہ	Alexander	اسکندر
Antiochia	انطاکیس	Alexandria	اسکندریہ
Antiochus	انطاکوس	Alexandrian	اسکندروی
Antipater	انتی پاتر	Amastris	اماترس

Archelaus	ارنے لائوس	Antium	انتیوم
Archimedes	ارشمیدس	Antonius	انتونیوس
Arethusa	ارے تھوزا	Antony	انتونی
Arcus	اریوس	Apamia	اپامیہ
Argaeus	ارگایوس	Apamiacibotus	اپامیہ کبوتوس
Argive	ارگوی	Apaturius	اپاتوریوس
Argos	ارگوس	Apelles	اپے لیس
Argyraspidæ	ارگی راس پدائے	Aphrodisias	افرودیسیاس
Aria	آریہ	Apokletoi	اپوکلے توتے
Ariaramenes	اریارامنس	Apolonia	اپولونیہ
Ariarathea	اریاراتھیہ	Apollodorus	اپولودورس
Ariarthes	اریارتھیس	Apollonides	اپولونیدس
Ariobarzanes	اریوبارزانیس	Apollonis	اپولونیس
Ariosto	اریوستو	Appollonius	اپولونیوس
Aristarchus	ارسطارخوس	Appellicon	اپیلی کون
Aristias	ارسطیاس	Appian	اپیان
Aristion	ارسطیون	Appius	اپیوس
Aristippus	ارسطیپوس	Aquilius	اکوی لیوس
Aristemachus	ارسطو ماخوس	Arabia	عربستان - ملک عرب
Aristomenes	ارسطومینس	Arabia-petræ	عرب الحجر
Aristomicus	ارسطومیکوس	Arachosia	اراکوزیہ
Aristonous	ارسطونوس	Aradus	ارادوس
Aristotle	ارسطو طالیس - ارسطو	Arcadia	ارکیڈیہ
Armenia	ارمنستان	Arcesilaus	ارکسی لائوس
Armenian	ارمنی	Archelais	ارنے لائس

Atintania	اتن تانیہ	Armenia Major	ارمنستان کبیر
Atrax	اتراکس	Armenia Minor	ارمنستان صغیر
Atropatene	اتروپاتنے	Arrhideus	ارچی دیوس
Attalia	اتالیہ	Arsinoe	ارسی نوئے
Attalids	اتالوسی	Arsaces	ارشک
Attalus	اتالوس	Artavasdes	ارتاواسدیس
Attica	اتیکا	Artaxata	ارتخاتا
Attis	اتس	Artaxias	ارتخیا س
Audoleon	اودولیون	Artetarus	ارتی تاروس
Augustus	اغسطوس، آگستوس	Asander	اساندر
Auletis	اولے تس	Asarhapi	اسار ہاپی
Aurelius	اوری لیوس	Asbama	اسبامہ
<b>B</b>		Ascalon	عسقلون
		Asclepium	اسکلے پیوم
Baalbec	بعل بک	Asclepius	اسکلے پیوس
Babylon	بابل	Asia	ایشیا
Babylonia	بابلستان	Asia Minor	ایشیائے کوچک
Bactria	باختر	Asiarches	ازیارخس
Bactrian	باختری	Aspendus	اسپندوس
Balanea	بالانیا	Astacus	اشاکس
Balas	بالاس	Atabyrius	اتابیریوس
Bambyce	بامبی کے	Athamania	اتھامانیہ
Barsina	بارسینہ، بارسینہ	Athanadorus	اتھانادورس
Bas	باس	Athenaeus	اتھینیائوس
Bastaznee	بستازنی	Athens	اتھنز

Buzus	بوزوس	Basternae	بسترئی
Byzantium	بیزنطہ	Beggoritis	بگوریٹس
Byzes	بی زیس	Bel	بل
		Berenice	بری نیس
		Beroea	برویہ
Cabiri	کبیری	Berosus	بیروسوس
Cadi	کادی	Berytis	برستے تیس
Caesar	قیصر	Biton	بیتون
Caecilius	کئے کی لیس	Bituit	بی توئٹ
Caicos	کاٹے کوس	Bitys	بتیس
Caius	کائیوس	Balyndus	بلندوس
Calchas	کالکاس	Blossus	بلوسوس
Calchedon	کالخیدون	Boeotia	بیوتیہ
Caliope	کالیوپے	Boeotian	بیوتی
Calinicus	کالی نکوس	Bolis	بولس
Calycadnus	کالی کاڈنوس	Bosphorus	بوسفورس
Calynda	کالینڈہ	Boteiras	بوتیراس
Callicrates	کالیکراتس	Boule	بولے
Callimachus	کالی ماخوس	Brachylas	براخی لاس
Callixenus	کالیکسے نوس	Bretti	بریتی
Cumæ	کیے	Bruchium	بروخیوم
Camitrus	کامیتروس	Brundisum	بروندی نیم
Campania	کمپانیہ	Brutti	بروتی
Canæ	کانائے	Brutus	بروتوس، بروٹس
Candine Forks	خارہائے کودین	Bryaxis	بری اکس

Ceramicus	کیرامی کوس	Canopus	کانوپوس
Ceranus	کیرانوس	Canstan tine	قسنطین
Cerasus	کیراسوس	Caphyæ	کانیائے
Chaeronia	خیرونیہ	Capitol	کاپی تول
Chalcidon	خالکدون	Cappadocia	کاپادوسیہ
Chalcis	خالکس	Cardia	کاردیہ
Chaonea	خاؤنیہ	Caria	کاریہ
Characene	خراسین	Carystos	کارسٹوس
Chares	خاریس	Carmania	کرمان
Charonia	خیروینہ	Carnedes	کارنی دیس
Chios	خیوس	Carrahæ	کارحائے
Cibyra	کبیرہ	Carthage	قرطاجنہ
Cilicia	کلکیہ	Carthago Nova	قرطاجنہ
Ciliciarches	کلکیارخس	Carystus	کارسٹوس
Cilicia Aspera	کلکیہ اسپر	Cassander	کاساندر
Cimberi	کمبری	Cassandria	کاساندریہ
Cimmerii	کیمیری	Caspain	بحیرہ خزر
Cistophori	کستوفوری	Cassius	کاسیوس
Cius	کیوس	Casium	کاسیوم
Claudius	کلاؤدیوس	Castor	کاستور
Clazomenæ	کلازومینائے	Castabala	کستابالا
Cleanthus	کلیانتھس	Cato	کاتو
Clearchus	کلیارخوس	Caucasus	قفقاز
Cleombrotus	کلیومبروتوس	Cayster	کیستر
Cleonymis	کلیونیس	Celt	کلت



Craterus	کراتی رس	Cleopatra	کلید پاترا تلو تیرہ
Crates	کراتی	Clinias	کلی نیاس
Cratesipolis	کراتے سی پولس	Clodius	کلو دیوس
Cratesiclea	کراتے سکلیہ	Colchis	کولخس
Crete	کریٹ	Colophon	کولوفون
Cretan	کریتی	Colossæ	کولوسائے
Cretarches	کریتارخس	Colossus	کولوسوس
Crimea	کریمیہ	Comana	کوماننا
Critolaus	کری تولاؤس	Commagene	کوماگینے
Criton	کری تون	Consentia	کولسن تیرہ
Ctesiphon	کتے سی فون طیشفون	Coelesyria	کیلے سوریا
Curule Aedile	کیورول ایڈیل	Coracesium	کوراکے زیوم
Cybele	کی بیلے	Coreyra	کورکارٹرا
Cyclades	جزائر مدور	Corcyrian	کورکارٹری
Cydonia	کیدونیا	Corinth	کورنتھ
Cydnus	کیدنوس	Cornelia	کورنیلیہ
Cyinda	کیندہ	Cornelius	کورنے لیوس
Cynane	سنانہ	Coruncanus	کورنکانیوس
Cynoscephalæ	کینوس کیفالے	Corycus	کوریکوس
Cynthia	کین تھیہ	Cos	کوس
Cynthius	کین تھیوس	Cotta	کوتا
Cynthius	کین تھیوس	Cotyora	کوتیورہ
Cyprus	قبرص	Cotys	کوتیس
Cyrene	سرنہ	Cragus	کراگوس
Cyrrhestice	کیرھسٹیکے	Crassus	کیراسوس

Diodotus	دیودوتوس	Cyrrhus	کیرہوس
Diogenea	دیوجی نیہ	Cyzicus	کیزیکوس
Diogenes	دیوجانس	Cyzicenes	کیزیکینس
Diophrantus	دیوفانتس	Cyzicenus	کیزیکینس: نوس
Dioscurias	دیوسکوریا		
Dipylon	دیپیلون	D	
Dium	دیوم	Daphne	دلفنی
Docimium	دوکی میوم	Dardani	دردانی
Dodona	دودونا	Dardanus	داردانوس: در: دانیال
Dolabella	دولابیلہ	Decius	دیسوس
Dolopes	دولوپہ	Deidarus	دیدیواروس
Dorian	دوریانی	Delphi	دلفی
Dorimachus	دوریماخوس	Demetrias	دمیتریاس
Dorylaus	دوریلاؤس	Demiurgi	دمیورگی
Dymae	دیمائے	Demetrius	دمیتریوس
Dyme	دیپے	Democritus	دمیتریکریٹس
Dyrrachium	دیرائیم	Demophantes	دمیوفانتس
		Diadochi	دیادوخی
		Diaeus	دیایوس
		Diagoras	دیاغورس
Ebro	ایبرو	Diagoridea	دیاغوریہ
Ecbatana	ہمدان	Dicearchus	دیکیارخوس
Ecdemus	ایکدیموس	Didalsus	دوال سوس
Edessa	ایدیسہ	Dinocrates	دینوکراتیس
Egnatia	ایگنیاتیہ	Diocles	دیوکلیس
Elaea	ایلیاہ		

## E

Euclid	اتقلیدس	Elaeus	ایلائیوس
Eucratides	یوکراتی دیس	Eleusis	ایلیوسس
Eudemus	یوڈیمیوس	Eleazar	ایلیازار
Euergetes	یوڈرگی تیس	Elis	ایلیس
Euhemerus	یوہمیروس	Elusinian	ایلوسنی
Eumenia	یومی نیہ	Elymaeus	ایلی یوس
Eumenes	یومینس	Elymais	ایلی مائس
Eunostos	یونوستوس	Emessa	ایمسہ احص
Euphrates	فرات	Ennus	اینوس
Euryclydes	یوریکلیدس	Epaphroditus	ایپافروڈیتوس
Eurydice	یوری دیس	Ephesus	ایفی سوس
Eurypontidae	یوری پونتی	Epicharmus	ایپی خارموس
Eusebia	یوسے بیہ	Epicharmian	ایپی خارموسی
Eusebes	یوسے بیس	Epicides	ایپی کیدیس
Eusebius	یوسے بیوس	Epidaurus	ایپی دوروس
Eutychides	یوتی خدیس	Epigenes	ایپی جنیس
Euxine	افشین	Epiphanes	ایپی فانیس
		Epiphania	ایپی فانیہ
		Epirote	ایپی اروتی
		Epirus	ایپی اروس
		Eratosthenes	ایراتوس تینس
		Erechthonius	ایرخ تھونیوس
		Erechtheum	ایرخ تھیدوم
		Erginus	ارگی نوس
		Euboea	یوبیہ
F			
		Fabius	فابیوس
		Felix:	فیلکس
		Fimbria	فمبریا
		Flaminius	فلامینیوس
		Flavius	فلادیوس
		Fulvius	فلدیوس

Gracchus	گراکھوس		
Grammateus	گرا ماتیس	G	
Grypus	گری پوس	Gaballa	گابال
Gydnus	گیدنوس	Gabinus	گابینی نیوس
		Gadera	گادیرہ
		Gætæ	گیتائے
H		Galatæ	غالطی
Hades	ہادیس	Galatia	غالطیہ
Halicarnasus	ہالی کارناسوس	Galli	گالی
Halys	ہالیس	Gallia	گالیہ
Hannibal	ہانی بیل	Gallia Nerbonesus	گالیہ نربونیس
Hasdrubal	ہسدر بیل	Gatalus	گتالوس
Hecatombæum	ہکاتومبوم	Gauls	گالوی
Hecatomphylus	ہکاتومفی لوس	Gaza	غازہ - غزہ
Hegesianax	ہیگیسیاناکس	Gedrosia	گدران
Helioeles	ہیلوکیلیس	Gela	گیلا
Heliodorus	ہیلودوروس	Gentius	گینتیوس
Heliopolis	ہیلوپولس	Genucius	گینوکیوس
Helios	ہلیوس	Gergis	گرگس
Hellespont	ہلیس پونت	Glabrio	گلابریہ
Helorus	ہلوروس	Glycon	گلی کون
Hephæstus	ہیفائستوس	Gonatas	گوناتاس
Heraclea	ہیرقلیہ	Gordius	گوردیوس
Heraclides	ہیرقلی دیس	Gortyna	گورتی نا
Heræa	ہیرائیہ	Græco-Macedonian	گریانی مقدونی
Hermes	ہیرمیس		

Ionia	ایونیا	Hermias	ہرمیاس
Ipsus	ایپسوس	Hermione	ہرمیونے
Iris	ایرس	Hermus	ہرموس
Isauria	ازدریا	Hierocles	ہیروکلس
Issa	ایسا	Hieropolis	ہیروپولس
Issus	ایسوس	Hierapytna	ہیراپیتنا
Istrus	ایستروس	Hierax	ہیراکس
Italy	اطلی	Hieron	ہیرون
Italian	اطالوی	Hieronymous	ہیرونیموس
Itanus	ایٹانوس	Hipparch	ہیپارخ
Ithome	ایٹھوس	Hipparchus	ہیپارخوس
J		Hippocrates	ہیپکرات
		Hippomedon	ہیپومیدون
Jason	یاسون	Hortensius	ہورتینسیوس
Jaxertes	سرخوریا	Hostilius	ہوستیلیوس
Jehovah	یاہوواہ	Hyrceanus	ہیرکانوس
Jerusalem	یروشلم	I	
Jesus	یسوع		
Jew	یہودی	Ialysus	یالیسوس
Johanna	یوحنا	Iapyges	یانیگیس
Jollas	یولاس	Iberi	ایبری
Jonathon	یوناتھن	Iconium	ایقونیوم
Joppa	جافا	Idumæi	ایدومی
Jordon	اردون	Ilum	الیوم
Jubellius	یوبیلیوس	Illyrian	الیریان
Judas	یہوداہ	Imbros	ایمبروس

Lathyrus	لا تھیروس	Judea	یہودیہ
Latin	لاطینی	Julius	یولیوس
Latium	لاطیم	Justinus	یوستیوس
Lebanon	لبنان، لیبان	Juventius.	یوونتیوس
Lemnos	لیمنوس		
Leonnatus	لیونناٹوس	K	
Leontes	لیونٹس	Katpatuka	کت پتوکا
Leontini	لیونٹینی	Koina Sunodos	کوئینا سونودوس
Leontus	لیونٹوس		
Leosthenes	لیوسٹینس	L	
Leto	لیتو	Labio	لاہیو
Leucæ	لیوکائے	Laches	لاخیس
Leucas	لیوکاس	Lactantius	لکٹانٹیس
Leucoptera	لیوکوپٹرا	Lactares	لاکٹاریس
Libanus	لیبانوس	Lælus	لئے لوس
Licinias	لیکینیوس	Lænas	لئے ناس
Liguria	لیگوریا	Lævinus	لئے وینوس
Lindus	لندوس	Lamia	لامیہ
Lipara	لیپارہ	Laocoon	لاؤکون
Livius	لیویوس	Laodicea	لاؤدیکیا
Lochias	لوخماس	Laodica-	
Locri	لوکری	Catacæaumene	لاؤدیکیا کاتاکائمنہ
Locris	لوکرس	Laomedon	لاؤمیدون
Lucani	لوکانی	Laosthenes	لاؤسٹینس
Lucretius	لکریٹیس	Larissa	لاریسا

Malus	مالوس	Lucullus	لوکولوس
Mamertini	مارتی نی	Lycaeus	لیکائیوس
Manetho	مانے تھو	Lycaonia	لیکاڈنیہ
Mangrelia	مانگریلیہ	Lycon	لیکون
Manlius	مانلیوس	Lycophron	لیکوفرون
Marcellus	مارکیوس	Lycortas	لیکورتاس
Marcus	مارکیوس	Lychnitis	لیکھنیٹس
Marcus	مارکوس	Lycia	لیکیہ
Margian	مخراسان	Lyocum	لیکیوم
Marius	ماریوس	Lydia	لیدیہ
Maron	مارون	Lydiades	لیدیادیس
Mariotis	ماریوتس	Lysias	لیسیاس
Massalia	مسالیہ	Lysippus	لیسیپوس
Massaliots	مسالوی	Lysimachia	لیسیماخیا
Mathathias	ماتاثیاس		
Maximus	ماکسی موس		
Mazaca	مزا کا		
Mazaca-Eusebia	مزا کا یوسے بیہ		
Meander	میاندرا		
Media	مدیہ		
Medium	میڈیوم		
Megalopolis	میگالوپولس		
Megara	میگارا		
Melanthus	میلانتھوس		
Melanophori	میلانوفوری		

Morimene	موری پینے	Meleagrus	ملیاگروس
Moronea	مورونیا	Menander	مناندر
Morzius	مورزیوس	Menalcidas	منالکی داس
Mucianus	موکیانوس	Menecles	منے کلس
Mucius	موکیوس	Menelaus	منے لائوس
Munda	مندا	Menippus	منے پوس
Munychi	مونی خیا۔ مونی خیمہ	Mericus	مری کوس
Murena	مورینہ۔ مورینا	Mernnads	مرنادی
Mutines	موتی نیس	Messenia	مسینینہ
Mygdonia	میگدونیا	Metaurus	یتوروس
Mylasa	میلہاسہ	Metellus	میتے لوس
Myonnesus	میولے سوس	Metrodorus	یترو دوروس
Myndos	مین دوس	Micion	میکیون
Myra	میرا	Micium	میکیوم
Myrla	میرلا	Milesian; Miletian	ملطی
Myus	میوس	Milyas	ملیاس
		Minnion	مینین
		Mithridatic	مہرادی
		Mithridates	مہرادی مہرادی
		Moesia	مزیا
		Molon	مولون
		Molossi	مولوسی
		Molottis	مولوتس
		Monime	منیمہ
		Mopsus	موبسوس



<b>O</b>		Naupactus	نیوپاکتوس
Octavia	اوکتاویہ	Neanthes	نیان تھنس
Octavian	اوکتاویان	Neapolis	نیاپولس
Octavius	اوکتاویوس	Neeton	نیٹون
Oeniadae	اوئے نیادائے	Nea	نیائے
Oeta	ایتہ	Neon	نیون
Olympias	اولمپیاہ	Neoptolemus	نیوپٹولیموس
Olympiodorus	اولمپیودوروس	Nicaea	نقیہ
Olympus	اولمپوس	Nicanor	نیکانور
Olba	اولبہ۔ اولبا	Nicator	نیکاتور
Olbia	اولبہ	Nicatoris	نیکاتورس
Ophellas	وفیلاس	Nicocles	نیکوکلئس
Oppius	اپیوس	Nicolaus	نیکولاؤس
Oropus	اوروپوس	Nicomedes	نیکومیدیس
Orontes	اورونتیس	Nicomedia	نیکومیدیہ
Orophernes	اوروفرنز	Nicomopolis	نیکوپولس
Orestes	اورسٹس	Nile	نیل
Osiris Apis	اوسیرس آپس	Niobe	نیوبہ
Osroene	اوزروئنے	Nobiliar	نوبیلیور
Oscani	اوسکانی	Nola	نولا
<b>P</b>		Notium	نوتیوم
Paeonia	پاپونیہ	Novius	نوویرس
Pactus	پائٹوس	Nymphaea	نیمفائیہ
		Nysa	نیسہ

Paul	پولوس	Palacus	پالاکوس
Peithon	پیشون	Palestine	فلسطین
Pelion	پیلیون	Palladium	پالادیوم
Pella	پیللا	Pamphylia	پمفلیا
Pellene	پیلینے	Pamphylus	پمفلیوس
Peltæ	پیلٹائے	Pan	پان
Pelusium	پیلوزیوم	Pan Aetolikon	پان ایتولیکون
Penthius	پن تھیوس	Panaetius	پنائیٹس
Perdiccas	پردکاس	Pancum	پانکوم
Pergainum	پرگائوم	Pantaleon	پنٹالیون
Perge	پرگے	Panticapeum	پانتیکاپیوم
Perpenna	پرپنا	Pantochus	پانتوخس
Perseus	پرسیوس	Paphlagonia	پفلگونیا
Persepolis	پرسپولس	Paphos	پافوس
Persia	ایران	Papias	پاپیاس
Persian	ایرانی	Paropamisadae	پاروپامیساڈے
Persis	لارستان	Parthenius	پارتنیوس
Peucestas	پیوکستاس	Parthia	پارٹھیا
Phalerum	فالیروم	Pasias	پاسیاس
Phanagoria	فاناگوریا	Pasiteles	پاسیٹیلز
Pharæ	فارائے	Patara	پتارہ
Pharisees	فریسی	Patliputra	پاتلیپترا
Pharnace	فارناکے	Patrae	پاترائے
Pharnaoces	فارناکیس	Patrocles	پاتروکلز
Pharos	فاروس	Patronomi	پاترونومی

Plautus	پلوٹوس	Pharsalus	فارسالوس
Pleistarchus	پلیس تارخوس	Phasis	فاسس
Pogon	پوگون	Phigalia	فیکا لیا
Polemon	پولے مون	Phila	فیلہ
Poliorecetes	پولیورکی تس	Philadelphia	فلاڈیلفیا
Polyaratus	پولیاراٹوس	Philadelphus	فلاڈیلفوس
Polybius	پولی بیوس	Philetaeria	فلے تاٹریہ
Polyperchon	پولی پرخون	Philetærus	فلے تاٹروس
Polysperchon	پولس پرخون	Philetas	فلے تاس
Polyxeindes	پولیکسینڈاس	Philip	فیلقوس
Pompeii	پومپئی	Philippi	فلپی
Pompeiiopolis	پومپوپولس	Philus	فیلیوس
Pompey	پومپی	Philhellen	فیلہلسن
Pontus	پونٹوس، آتشین	Philometor	فلومیٹور
Popilius	پوپلیوس	Philopoemen	فلوپوئمن
Porcius	پورکیوس	Phithiotis	فیتھوٹس
Poseidon	پوسیدون	Phocion	فوکیون
Posidonius	پوسیڈونیوس	Phoenicia	فینیقیہ
Posthumius	پوسٹھومیوس	Phoenician	فینیقی
Praesus	پرائی سوس	Phraates	فراتیس
Protogenes	پروتوگنیس	Phrygia	افروجیہ
Prusias	پریسیاس	Pinara	پنارہ
Psophis	پسوفس	Pisidia	پسی دیہ
Ptolmaeum	پٹولیمائیوم	Pitane	پٹانہ
Ptolmaeus } Ptolemy }	پٹولیموس	Plutarch	پلوٹارک

Rhoetium	رومی تیدیم	Ptolemais	بطلیماش
Rodogune	رودوگونے	Ptolemies (The)	بطالسد
Romaeus	روایوس	Publius	پبلیوس
Rome	روما	Pydna	پیدنہ
Roman	رومن	Pylaemenes	پیلامنس
Rosus	روسوس	Pyramus	پیراموس
Roxana	روشنک	Pyrhus	پیرہوس
Roxolani	روکولانی	Pytheas	پی تھیاس
Rufus	روفوس	Pythia	پتھیہ
Rutilius.	روتیلیوس		
S		Q	
		Quinctius	کوئنگتیس
Sadduces	صدوقی	Quintus	کوئنٹیس
Sagallatus	ساگالاسوس		
Salamis	سالامس	R	
Sallassi	سالاسی	Ra	را
Samos	ساموس	Raphia	رافیا
Samothrace	ساموتھریس	Rhacotis	رہاکوتس
Sarapis	ساراپس	Rhamnus	رہامنوس
Sardinia	سردانیہ	Rhea	رہیا
Sardes	ساردس	Rhegium	رہیگیوم
Sarmatae	سارماتی	Rhizon	رہیزون
Saros	ساروس	Rhode	رہوڈے
Saunacus	سافاکوس	Rhodes	رہوڈز
Saevola	سکانی دولا	Rhodian	رہوڈزی

Sidon	سیدا	Scarphia	اسکارفیہ
Sila silva	سیلا سلوا	Scepsis	سکیپسس
Simion	شمعون	Scerdilaides	اسکردی لائڈاس
Sindi	سندی	Scipio	سی پیو
Sinope	اسنوف	Scodra	اسکودرہ
Sipylos	سیپی لوس	Scopas	اسکوپاس
Smyrna	سمرنا	Scoutussa	اسکوتوسا
Sogdiana	سغدین	Scylurus	اسکی لوروس
Soli	سولی	Scylletium	اسکی لیتوم
Sophene	صوفینے	Scymnos	اسکیم نوس
Sosibius	سوسی بیوس	Scythian	ایکیتی
Sosicrates	سوسی کراتس	Selene	سلیبہ
Soter	سوتر	Seleucia	سلیوکیہ
Soteria	سوتیریہ	Seleucid	سلوکی
Spardocidae	اسپاردوکیان	Seleucids	سلیوکیان
Spartocus	اسپارتوکوس	Seleucis	سلیوکس
Sphaerus	اسفائروس	Selencus	سلیوکوس
Statius	استاتیوس	Sellasia	سیلاسیہ
Stephanus	اسٹیفانوس	Sertorius	سرتوریوس
Strægus	اسٹراگوس	Severus	سیورس
Straton	اسٹراٹون	Sextus	سکسٹوس
Stratius	اسٹراٹیوس	Sicily	سیسیلی
Stratonice	اسٹراٹونیس	Sicyon	سیکیون
Stratonica	اسٹراٹونیکہ	Sidates	سیداتس
Stymphalus	اسٹیم فالوس	Side	سیدے

Teuthrania	تیو تھرانیا	Sulla	سولا
Tectosagas	تکتوساگیس	Sulpicius	سپلی کیوس
Telchines	تلکی نیس	Sulpicius Galba	سپلی کیوس گالبا
Telmessus	تل میوس	Sunedrion	سویندریون
Temesa	تیمے سا	Susiana	سوسمانا
Tempe	تیمپے	Synnade	سینادہ
Terentius	تیرنقیوس	Syracuse	سرقرسہ
Teridates	تری داتس	Syria	سوریہ شام
Tetrapolis	تتراپولس	Syrux	سی روکس
Teucer	تیوکر	T	
Teuta	تیوٹہ		
Teutones	تیوٹونس	Tabæ	تابے
Thalassa	تھالاسہ	Tænarum	تے نامم
Thapsus	تھاپسوس	Tamias	تامیاس
Theocritus	تھیو کری توس	Tanaïs	تانائس
Theodorus	تھیو دوروس	Tanis	تانس
Theodosia	تھیو دوسیا	Taras	تاراس
Theophrastus	تھیو فراسٹوس	Tarcondimotus	تارکوندی موتوس
Theopompus	تھیو پومپوس	Tauchira	توخیرا
Theoxene	تھیو کسنہ	Tauria	توریا
Therapeutæ	تھراپیوٹائے	Tauromcnium	تورومے نیم
Thermopylæ	تھر موبلی	Tauriscus	تورسکس
Thessalonice	تھسالونیکے	Tarsus	طرسوس طارسوس
Thibron	تھیبرون	Tean	تیبانی
Thrace	تھرےس	Teana	تیانہ

Tritæa	تری تائیہ، تری تیبہ	Thracian	تھریسی
Trocmi	تروکمی	Thraabybulus	تھراسی بولوس
Troglodic	تروگلودی	Thule	تھولے
Trogus	تروگوس	Tibirius	ٹی بیرس، تیبے ریس
Tryphon	تری فون	Tigranes	تیکران، تیکرانیس
Tyana	تیانہ	Tigranocerta	تیکرانو کرتہ
Tyche	تیوخنے	Tigris	دجلہ
Tyras	تیراس	Timarchus	تیمارخوس
Tyre	صور	Timæus	تمایوس
		Timocrates	تیموکرانیس
		Timoleon	تیمولیون
Umbria	امبریہ	Timon	تیمون
Urha	اورھا	Timoxenus	تیموکسنے نومس
Urmia	ارمییہ	Titus	تیتوس
Uscana	اسکانا	Tius	تیوس
		Tleptolemus	تلمپ تولیوس
		Tlos	تلموس
		Tomi	تومی
Valerius	والیریوس	Tolistoboi	تولستوبوی
Veii	ویائی	Tralles	ترالیس
Venase	وینائے	Trasimene	تراسی مین
Villius	ویلویوس	Trebizond	طرابزون
Viriathus	وریاتھوس	Triphyly	تری فیلپیہ
Vulso	ولسو	Tripomium	تری پومیوم
		Triptolemus	تری پتولیوس
Xanthus	زانٹھوس		

Zariades	زاریا دیس	Xeno	زینو
Zariaspa	زاریا سبا	Xenodotus	زینودوتوس
Zenobius	زینوبیوس	Xenophilus	زینوفیلوس
Zeugma	زیوگما		
Zeus Amarius	زیوس اماریوس	Z	
Zeus Ammon	زیوس عمون	Zabinas	زابی ناس
Zeus Soter	زیوس سوتر	Zacynthus	زاکتھوس
Zielas	زیئے لاس	Zagrus	زاگروس
Zipoites	زیپوئے تس	Zama	زاما



## فہرست اصطلاحات

تایخ یونان قدیم جلد چهارم

Dictator	آمر مطلق	۱۱) تایخ و سیاسیات و قانون	
Diodochi	جانشینان سکندر اعظم		
Discipline	تادیبہ		حقیقت مستقل
Dyarchy	دو عملی	Allodium	دقت ریت
Egktesis	قبضہ اراضی	Bureaucracy	کپیو
Epigoni	تابعین سکندر اعظم	Camp	میر عدل
Epiphanes	”ہویدا نشان“	Chief Justice	سنویت
Equites (Knights)	سوارانہ	Chronology	تجارت
Euergetes	”نعمن الملک“	Commercium	ماموریہ
Fee	معافی دواوی	Commission	مامور
Foreigner	پردیسی	Commissioner	استحفاظ
Garrison	جوس	Conservatism	تفصلیہ
Gladiator	شمشیر باز	Consulate	تعال
Hostage	یرغمال	Co-operation	حالیست
Imperium	تسلط، فوجی اختیارات	Cosmopolitanism	دفاعی مخالفہ
Interdict	اسکالم اقامتی	Defensive Alliance	تابع
Judge	مادل	Dependency	

Senate	سینات	Jus gentium	قانون اقوام
"Social War"	جنگ علفا	Jus naturale	قانون فطری
Society	معاشرہ	League	لیگ
Soter	"محافظ الملک"	Manipulum	فوجی رسالہ
Spartan	اسپارٹی	Magna Græcia	یونان کبیر
Spartiate	اسپارٹائی	Municipal	بلدیاتی
Stele	لوہ	Native	دییسی
Stoa poikile	ایوان قیلوین	Offensive Alliance	جراحی محالفہ
Territory	علاقہ	Optimates	احیان
Triumph (Roman)	فاتحانہ جلوس	Oracle	فالگاہ
Triumvir	ثلاثیہ	Pantheon	ہیکل آلمیہ
Mithridatic war	مہردادی جنگ	Patrocinium	ولدیت
Usufruct	حق تصرف	Phalanx	جبتا
Usurper	فاحص	Philometor	مادہ پسند
Vectigal	مالگزاری	Philopator	پدر پسند
(۲) ادبیات فلسفہ جمالیات		Phoros	خرن
Accent	علامت لہجہ	Pontifex Maximus	ہرہا ہماری
Actor	شگیت، اداکار	Protection	حمایت
Aesthetic	جمالیاتی	Protectorate	حمیہ
Alexandrine poetry	اسکندر وی نظم	Protective Country	دولت حامیہ
Amphitheatre	گول گھر	Protector	حامی
Aqueduct	کارندہ	Province	صوبہ
Architect	تعمیر کار	Representative	نمایندہ ادارات
		Institutions	
		Secundo-geniture	حق ثانویت

Plot	بندش	Artist	فن کار
Portico	پورتیکو	Assertions	دعای
Probability	احتمالیت	Atomic	ذراتی
Raumpoesie	نظم مکانی	Barocco style	اسلوب تزئینی
Rhetoric	خطابت	Canto	بند
Sceptic school	سکالر تباریه	Charyatid	مجمعاتی ستون
Simile	تشبیه	Comedy	سرودیه
Spiritus	ترخیم لفظی	Conception of the Good	تقریه خیر
Stoa	رواق	Cynic	کلیبی
Style	اسلوب	Dramatis personæ	انحاط شخصیت
Substance	جوهر	Egoism	انانیت
Suspension of judgement	تعطل حکم	Eistic	عاشقانه
Tragedy	درودیه	Elegy	مرثیه
		Epicurean	اپیکوری
		Existence	وجود
		Foreground	پیش منظر
		Idealism	مطهریت
Autumnal equinox	نقطه اعتدال بهی	Ideas	تصورات
Constellation	صورتهای نجومی	Idyll	صوری نظم
Coma Berenice		Lyric	غزلی
Inorganic	غیر نامیاتی	Ode	قصیده
Oblique	ترجیها	Optimistic	رجائی
Organic	نامیاتی	Parapet	سورچه
Science	حکیات	Peripatetic	مشائی
Scientific	حکمیاتی	Plastic Arts	فنون پیکر پذیری

(۴) حکمیات

عام اصطلاحات (۲)	
Magian	مجوی
Mineral	معذنی
Museum	موزه خانه نواد خانه
Narrator	تذکره نویس
Numismatist	سکه شناس
Painting	رنگ کاری
Philological	لسانیاتی
Poland	پولستان
Pole	پولستانی
Trident	ترسول
Anabasis	اقدام
British Museum	توادرخانه برطانیه
Chronographer	وقت نگار
Deck	عرشه
Decked Boats	عرشه دار کشتیاں
Ethnography	نسلیات
Herald	زعیم
Inviolable	نا قابل تنقیص
Machanician	مهندس

# صحت نامہ

## تیاخ یونان قدیم جلد چہارم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱	۵	Schueret	Schuerer
۱۲	۱۰	یوری پریس	یوری پریس
۱۳	۱۳	ایسی	ایسے
۱۴	۱۵	چھوڑ دیا جاتا ہے	چھوڑ دیا جاتا
۱۳	۵	Chrish	Christ
۱۹	۱۹	منظم	منظم
۲۰	۱۱	آئندہ	آئندہ
۲۳	۲۰	جسے	جیسے
۲۴	۷	اُر اُسے	اُسے
۲۷	۱۵	کیا	کر دیا
۲۸	۲۴	ہاتوں	ہاتھوں
۳۸	۵	ہوا	ہو
۴۰	۱۳	دشمن کا	دشمن
۴۱	۲	توتیروں	تیروں
۴۵	۴	فرور	فرور
۴۸	۲۵	نے اپنی	کی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۹	۱۴	Journey Asia Minor	Journey in Asia Minor
۶	۱۵	wolf	Wolf
۷	۱۶	کیس	ہکس
۸	۱۷	Inscaption	Inscription
۹۲	۱	میرد	مرکز
۹۷	۱۹	Ptolermies	Ptolemies
۹۸	۱۱	مسنون	مسنون
۹۹	۱۹	چودرہوں	چودہویں
۱۰۰	۲	اکروکواسٹوس	اکروکواسٹوس
۱۰۱	۲۰	اڈیک	راڈیک
۱۰۲	۲۵	ایسوس	ایسوس
۱۰۳	۹	متولی	متولی
۱۰۴	۱۱	توان	ان
۱۰۵	۱۶	نو	تو
۱۲۰	۲۵	پراختلافی	پراختلاف
۱۲۸	۱۹	کئی	کئی تفسیر
۱۳۱	۱۲	یونانی	یونانی
۱۴۵	۱۸	Guillanme	Guillaume
۱۵۰	۲۳	اورنیز	اورنیز
۱۵۵	۲۰	اشارے	اشارے
۱۶۱	۱۴	بن کر	بن گیا
۷	حاشیہ	x	باب ۴

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۹	۶	سکندر وال	سکندر ولد
۱۷۰	۳	صفحہ ۳۶۵	باب ۲۶
۱۷۴	۲۲	Raidet	Radet
۱۸۲	۱۸	ind	Jued.
۱۸۵	۱۹	Reichsrecht	Reichsrecht
۱۸۷	۱	میین داگوس	رعین داگوس
۲۰۴	۱۰	Puly	Pauly
۷	۲۳	یا پیروس	یا پیروس
۲۰۵	۵	Petre	Petrie
۷	۲۰	Ptolemæer	Ptolemæer
۲۲۱	۱۱	مسیا	مسیینا
۲۴۱	۲۲	پر پلر	پر پلر
۲۴۲	۴	cemischen	Rœmischen
۲۴۶	۲۲	یوری پریس	یوری پریس
۲۴۹	۱۴	یاؤس	یاؤلی
۲۶۴	۲۳	فرڈمی شد	فرڈمی زندہ
۲۶۶	۲۳	تورومے نیم	تورومے نیم
۲۷۱	۸	واجے	والے
۲۸۰	۶	پوپس	پوپو کاسپ
۲۸۱	۱۹	Ancient	Ancients
۲۸۹	۲	الفتوم	الفتوم
۲۹۳	۹	بطلیموس	XXIX بطلیموس
			XXIX میں لکھا ہے کہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۶	۱۶	کرگز موس	کوز موس
۳۰۹	۹	اسی	اس
۰	۱۶	پتر و کلیس	پتر و کلیس نے
۳۲۶	۵	نفیقہ	نفیقہ
۰	۲۱	دالی	دائے
۳۳۶	۲۲	میں	اشاعت سوم میں
۳۳۸	۱۹	Buemas	Bundes
۳۴۱	۲۲	باوجود	باوجود
۳۴۹	۲	اسپاریوں	اسپاریوں
۳۵۰	۲۱	ایٹولیہ	لقونیہ
۳۵۱	۲۲	علی دوس	جلی دوس
۳۵۳	۲۲	دوسرے	دوسرے
۳۵۹	۹	Gehlers	Gehlert
۳۶۹	۲۲	دریان اب	دریان
۳۸۳	۲۰	Dentsche	Deutsche
۳۹۳	۱۵	Achaeen	achaeene
۰	۱۶	Brandstaetter	Brandstaetter
۰	۱۷	Desarto	des
۳۹۵	۲۱	پانتوکیس	پانتوکیس
۳۹۷	۳	سیندیریوں	سی نیدریوں
۳۹۸	۳	سیندرونی	سی نیدرونی
۰	۲۳	ایژائے	ایژا
۴۰۰	۲۳	ایٹولی	ایٹولی



صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۰۳	۹	آخری	x
"	۱۹	ہے	ہے کہ
۴۰۷	۲۱	صوبہ داری	صوبہ داری
۴۰۸	۳	=	..
۴۱۵	۲۲ و ۲۱	بتوئیس	بتوئیس
۴۱۸	۸	کولوقون	کولوقون
۴۱۹	۲	ایتولیوں	ایتولیوں
"	۱۷	کے	کی
۴۲۸	۱۹	کہتے تھے	تھا
۴۳۳	۸	استیقان	استیقان
"	۲۲	Mel	Mel. numism.
۴۳۴	۷	خری ساوری	خری زاوری
"	۱۴	ترالیں	ترالیں
۴۳۱	۱۸	پہلا	پہلے
۴۴۲	۸	شوم	شوم
۴۴۶	۱۰	بیوی	بیویوں
۴۴۷	۲۳	et	et
۴۶۰	۱۰	It muses	Il museo
۴۶۱	۱۶	بولوں	بولیوں
۴۶۵	۱۲	disdivinites of	des divinite's d'
۴۶۷	۲۳	کتابخانہ	کتابخانہ
۴۶۸	۲۳	sons	sons

صفحہ	سطر	فعلط	صحیح
۴۷۰	۲۳	تو احد	تو احد
۴۷۲	۹	نویس	نویسوں
۴۷۵	۲۰	پیانی روس	پیانی روس
"	۲۱	کویا پی	کویا پی
۴۷۶	۱۵	Gesellschaft	Gesellschaft
"	۱۶	ڈینر	ڈینر
"	۲۳	یا کہوسی	یا کہوسی
"	۲۳	Bacchica	Bacchica
۴۸۷	۳	فرمانروایان	فرمانروایان
۴۹۲	۲۲	قارظیس	قارظیس
"	۹	پتا باسجا	پتا باسجا
"	۱۴	Neroutzos	Neroutzos: L' Anc. Alex
۴۹۵	۶	فورآ	
۴۹۷	۲۱	Obernummer	Obernummer
۴۹۸	۳	ایتولوں	ایتولیوں
"	۲۰	ایس	ایس
۴۹۹	۲۳	قدیم	قدیم
۵۰۰	۱۸	توہین آئینر تھا	توہین آئینر تھا
۵۰۲	۱۰	ر روبیل	ہسدر روبیل
۵۰۳	۱۹	اوقی گرہ	اوقی گرہ
۵۰۴	۵	اسی سال میں	اسی سال
"	۲۳	اجبر	اجبر
۵۰۵	۴	ہسدر روبیل	ہسدر روبیل

صحف	غلط	سطر	صفحہ
ار اتوس	ار اتوس	۱۲	۵۰۶
قون	فاردن	۲۱	۷
ہیں	ہی	۲۲	۷
ان دونوں	یہ دونوں	۱۲	۵۰۷
جہانی	جہانی	۱۸	۵۱۲
سے فزا	سے فزا	۲۳	۷
گناہ کاری	گناہ کاری	۸	۵۱۳
اور	۱	۶	۵۱۵
سینات	سینات	۱۳	۵۲۸
خیلی دو نیائے	خیلی دو نیائے	۶	۵۲۲
کا پا دوسیدہ	کا پا دوسیدہ	۵	۵۳۶
ایماندروائی	ایماندروائی	۱۶	۵۲۷
۫	براہ راست	۲۰	۷
گو	لیکن	۱۷	۵۳۸
دیمقتریس	دیمقتریس	۸	۵۳۹
یونانی	یونانی	۱۳	۵۴۰
گورقینانے	گورقینانے	۱۸	۵۵۰
کھائی بے	کھائی اور	۱۲	۵۵۱
ترے سوس	ترے سوس اور	۲۲	۷
میور	میوار	۱۲	۵۵۳
ایڈورڈین بری	ایڈورڈین بری	۱۶	۷
Sotheby	Solbby	۱۸	۷
ہفاسیتا	ہفاسیتا	۲۳	۷

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۵۲	۵	وار	ولد
۵۵۷	۹	سنیات	سینات
۵۵۸	۲۳	سینے	سینے نے
۵۵۹	۱۶	فرض نہیں تھا	فرض نہیں تھا کہ
"	۲۳	دوسری دفعہ یہ ہے	دوسری دفعہ یہ کہ
۵۶۰	۲۱	اپنے	ایسے
۵۶۵	۱۴	زوما	روما
"	۱۷	سروانیہ	سروانیہ
۵۶۸	۶	کریہ	کر -
"	۱۵	سکتی	سکی
۵۶۹	۲۰	۵۵	اس میں
۵۷۰	۲۲	یونرگی تیس	یونرگی تیس فیسکون ۱۳۶ ق م
۵۷۱	۱	فیسکون ۱۳۶ ق م	x
۵۷۲	۱۲	۲ لاوڈیکاٹس	" لاوڈیکاٹس "
۵۷۴	۹	Ein	x
۵۷۶	۱	ہے	x
"	۲۱	پسیوس	پسیوس
۵۷۹	۴	نے	x
۵۸۲	۵	وار	وار
"	۶	ایشیا کے لوگوں	ایشیا کی لوگوں
۵۸۵	۲۳	ایولیوں	ایولیوں
۵۸۶	۸	کے لئے کہا	کی استدعا کی
"	۲۲	جہتی	جہتی ہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۸۷	۱۱۰	یہ کہنا کہ تیئیس پر یہ الزام نہیں لگایا جاسکتا	اس کہنے سے کہ تیئیس رومانی ناکامی
		کہ وہ رومانی ناکامی سے اپنا بھلا چاہتا تھا	سے اپنا بھلا چاہتا تھا اسپر کوئی غلط
			الزام نہیں لگتا۔
۶	۲۱	وستر	وسترمیون
۵۹۰	۶	بلدیات دیہات	بلدیات و دیہات
۶	۷	واقعہ یہ ہے کہ	۴
۵۹۲	۸	تیئینز می - تیئینز	تیئینز می - تیئینز
۷	۱۳	سرگروہ	سرگروہوں
۵۹۳	۱	ہوئی تھی	ہوا تھا
۵۹۴	۳	روپیہ	روپیہ
۵۹۵	۱۶	پونجی گیا تھا	پونجی گیا تھا اور
۵۹۶	۱۷	کروپولی لیوسس	کروپولی لیوس
۵۹۷	۵۱	انطا کوس چہارم ؟ فیلو متور پر مادی گئی	انطا کوس چہارم فیلو متور مادی گئی۔
۶۰۶	۹	انکے	انکے
۶	۱۳	اب	۴
۶۰۷	۱۰	(مبارزوں)	(مبارزوں)
۶۰۹	۱۰	تیئینز	تیئینز
۶۱۰	۸	کیا	منظم کیا
۶۱۴	۱۱	جب	جیسا
۶	۱۲	؛	کہ
۶	۲۰	جور و منوں کے سلع پر	جو کم و بیش رومنوں کے سلع پر
۶۲۰	۹	Shal	Stadt

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۲۲	۱۷	Enquir	Enquiry
"	۲۳	کامیلی ریس	کامیلی ریس
۶۳۰	۱۵	کی سرجامہ	کاسر جامہ
"	۲۰	ایشائیل	ریشائیل
۶۳۱	۱۶	سردانا پاجوس	سردانا پاجوس
"	۱۸	خنیس	خنیس
۶۳۲	۲	تھا -	پڑ گیا -
"	۴	سٹری	سٹری
۶۳۴	۲۳	شبت	شبت
۶۳۵	۲۵	سفدین	سفدین
۶۳۶	۱	حکلت	حکلتوں
"	۲۳	اگر	اگرچہ
۶۳۷	۲۲	حامیہ	عامہ
۶۴۱	۱۴	۵۱	۵۲
"	۲۱	Ludwich	Ludwhich
۶۴۳	۱	۷۷۰	۷۷۶
۶۴۴	۱۲	کوئے	کوئے
"	۲۲	۲۱۹۰ء	۱۸۹۰ء
۶۴۵	۸	تھا	تھے
۶۴۷	۱۷	فلاورلیقوس	فلاورلیقوس
"	۱۸	سان	بیان
۶۴۸	۱۷	کئے	کئے
۶۴۹	۱۹	اور روسس	اور روسس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۴۹	۲۲	میود	میولر
۶۵۶	۱۷	بلیک	ہم
"	۱۹	ترتپو یواس	ترتپو لیموس
۶۵۹	۲	ہنے را پوس	ہے را پونس
۶۶۰	۳	اکالی کانوس	اکالی کادونس
"	۱۸	کیشی پوس	کیشی پوس
۶۶۱	۱۷	تشیوار	تشیوار
"	۱۹	سایہ	ساریہ
"	۲۰	طبریہ	طبریہ
"	۲۱	اس	اسی
۶۶۲	۵	کچس	کچس
"	۷	چونکہ	چونکہ
۶۶۳	۹	Bybliona	Babylonia
۶۶۴	۲۱	Babglonia	Babylonia
"	۲۳	تقابل	مقابل
۶۶۵	۲۵	مسئلہ	مسئلہ
۶۶۶	۱۷	برنینی	بورونینی
۶۶۸	۴	میکانیکی	میکانیکی
۶۶۱	۱۸	برلوکنر	برلوکنر
"	۲۱	کنبہ	کتبہ
۶۶۲	۲۴	چوٹی کے	چوٹی کے
۶۶۳	۲	کے	کے
"	۲۴		

صفحہ	سطر	فعل	صحیح
۶۷۴	۱۳	بہو ہو گیا	ہو گیا
۶۷۵	۱۹	تھا	ہیں
۶۷۵	۱۴	—	ص ۶۷۲
۶۷۶	۱۸	anla	aula
"	۲۰	Cesen	Gesch.
"	۲۱	bhandl.	Abhandl.
"	۲۲	Couze	Conze
۶۷۷	۲۱	Dio	Die
۶۷۹	۲۲	His am	Historiam
۶۸۱	۲	محرمیں	محرابیں
"	۱۶	جرم	حرم
۶۸۲	۲۳	منایا	بتایا
۶۸۳	۳	کے	کی
۶۸۴	۱۴	دایوں	نوائیوں
۶۸۵	۳	۵	۵
۶۸۵	۵	راتھ	روتھ
"	۶	—	xxviii
"	۱۳	Eryt :	Erythræ
"	۱۴	اول	اول
۶۸۶	۳	نہ	نہ تھے
"	۱۹	I N cropole de My	Le Necropole de Myrina
"	۲۱ و ۲۰	Slaluettes derreenite	Pottier, Les
"		dan lantip te	Statuettes de terre cuite
"			dans l'antiquité



صفحہ	سطر	خط	صحیح
۶۸۷	۱۲	Hioschfield	Hirschfeld
"	۱۴	Ent yick	Entwickel
۶۸۹	۲۲	دولی دیہ	دولی دیہ
"	۲۳	لوپولوس	اپولوس
۶۹۱	۲	۵	۵
"	۶	مینریہ ایک	مینریہ میں ایک
۶۹۵	۱۸	اوسخا	اوسخا
۶۹۹	۲۰	سکونیات	سکونیات
۷۰۳	۱۳	colteret جزیرہ رسو	Cotteret جزیرہ رسوڈز
۷۰۵	۵	مصر و میوس	مصر و میوس
۷۰۶	۷	نشانی تھا	نشانی تھی -
"	۸	ظاہر ہوا تھا	ظاہر ہوئی تھی -
۷۰۷	۵	چ	۳
۷۱۰	۴	کا	کے
۷۱۲	۶	ارلی مینریہ	ارلی مینریہ
"	۱۶	اسلے	اس لئے کہ
۷۲۲	۲	جاتے ہیں	جاتے ہیں کہ
"	۱۷	Kochler	Kochlar
"	"	Althens	Athens
۷۲۳	۱۴	کی	کئے
۷۲۹	۷	ائمہ روقین	اور روقین
۷۳۵	۴	مین	میں -
"	۱۲	اس	ایک

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۳۷	ہر جگہ	دیلوس	دیلوس
۷۴۲	۲۲	Mahoffy	Mahaffy
۷۴۵	۲۲	Romonorum	Romanorum
۷	۲۳	Smicis	amicis
۷۴۷	۹	لباقوں	کھانوں
۷۵۰	۲۳	کالائری	کالابری
۷۵۲	۱۷	قانون فطری	قانون فطری ہی
۷۵۳	۵	پرتیوروں	پرتیوروں
۷	۱۸	د قانون سلطنت	قانون سلطنت "mittheis"
۷	۲۰	Vorgt	Voigt
۷۶۱	۲۳	میونخ	میونخ
۷۶۴	۲	موڑتے ہی	موڑتے ہی اسکیشوں نے
۷	۱۱	کو	کی
۷۶۵	۱۰	ہل من مزید	"ہل من مزید"
۷۶۸	۲	یورپ	یورپ یورپ
۷۷۲	۱۵	دلیسو	دیکھو
۷	۷	Dois	Rois
۷۷۵	۲۴	قلکو بترہ کے	قلکو بترہ کی
۷۷۸	۱۷	Mithir	Mithri
۷۸۵	۲۳	x	۵۷
۷۸۶	۲۲	سراج	سراج
۷۹۱	۲	دو کو لوں	لو کو لوں
۷۹۵	۱۰	سیلوئیوں	سیلوئیوں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۹۶	۲۰	Imhoof	Imhoof
۸۰۰	۱۸	قالب	x
۸۰۱	۱	(۳)	x
۸۰۲	۱	کابٹا	کے بیٹے
۸۰۳	۱۷	سنگہ	سنگہ
۸۰۳	۲	والے اپانی	والے ریانی
۸۰۴	۵	پوپوپوس	پوپوپوس
۸۰۵	۱۲	Revdes. Etedes grecprues	Rev. des études grecques
۸۱۸	۱۷	ج	x
۸۳۲	۲۱	Elemente	Griechische Elemente
۸۳۳	۲	یفلگونہ	یفلگونہ
۸۳۴	۱۸	ایاس	ایاس
۸۳۵	۶	پوسے بیہ	پوسے بیہ
۸۳۸	۱۰	سنوریادھیس	سنوریادھیس
۸۴۲	۲۲	Slædtvenf	Stædtverf
۸۴۳	۱	کے ریاحت	کی ریاست
۸۴۴	۱۵	کہہ چکے ہیں	کہہ چکے ہیں کہ
۸۴۴	۱۱	پوستی نیان	پوستی نیان
۸۵۰	۲۲	دیوروائی	دیوروائی
۸۵۰	۳	جب	جیسا
۸۵۲	۲	رہنی	رہتی
۸۵۳	۱	رہنا	رہتا
۸۵۵	۱۱	سر دیہ	سر دیہ









